خاندانی علاج

KHANDANI ILAJ

M. Bhattacharyya & Co. (Private) Ltd.

ہومیو پیتھک

خاندانی علاج

KHANDANI ILAJ

جسکو

جناب مہیش چندر بھٹاچاریہ

نے

تالیف کرکے شائع کیا

ایم۔ بھٹاچاریہ اینڈ کمپنی پرائیوٹ لمیٹڈ

نمبر ۷۳ نیتاجی سبھاش روڈ۔ کلکتہ ۔۱

نے چھپوایا

نیو کمرشیل آرٹ پریس نمبر ۹ پرنسپ اسٹریٹ کلکتہ ۱۳ میں چھپی

۱۵ اگست ۱۹۷۳ء

بار پنجم

دیباچہ

یہ امر بالکل مسلمہ ہے کہ علاج ہومیوپیتھی اپنے ڈھنگ کا نرالا علاج ہے ان ادویات میں اس قدر جادو کا اثر ہے کہ ایک قطرہ دوا جان کندنی کے وقت آب حیات کا کام کرتی ہے۔ چنانچہ ہم نے اپنی زندگی کا یہ اصول بنایا ہے کہ ہندوستان کے ہر خاندان میں اس پر اثر علاج کا رواج ہو اور معمولی امراض میں لوگ خود ہی علاج کر لیا کریں۔ اور کسی سخت مرض میں یا حادثات میں ڈاکٹر کے آنے تک دوا دی جاسکے۔ اسی خیال کو مدنظر رکھ ہم نے ایک کتاب موسومہ پریوارک چکتسا، ہندی زبان میں شائع کی وہ اتنی مقبول ہوئی کہ ہمکو اسے کئی بار طبع کرانا پڑا۔ اردو داں صاحبان کا اصرار بہت ہوا کہ یہ کتاب زبان اردو میں بھی شائع کی جائے اور ہم کو بھی معلوم ہوا کہ اگر یہ کتاب زبان اردو میں بھی شائع کی جائے تو اشد ضرورت رفع ہوگی۔

لہٰذا یہ اردو ایڈیشن بار پنجم موسومہ خاندانی علاج پبلک کے سامنے پیش ہے۔ خاندانی علاج — اردو داں طبقہ میں اس قدر مقبول ہوئی کہ مجبور کو پبلک کے بیحد اصرار پر پانچویں دفعہ چھپوانا پڑا۔ باوجود اسکے کاغذ کی گرانی اور کمیابی اور طرح طرح کی دشواریوں کے چھپائی لکھائی اور کاغذ نہایت عمدہ، اور بیحد جاذب نظر ہے۔ یہ کتاب نہایت جامع ہے اور اسکو کامیاب بنانے میں کوئی دقیقہ اُٹھا کر نہیں رکھا گیا ہے۔ ایسی جامع اور مکمل کتاب زبان اردو میں آجتک شائع نہیں ہوئی اور قیمت صرف پندرہ روپیہ۔

قیمت میں معمولی سا اضافہ ہوا۔ یعنی فی جلد تین روپیہ۔ کا

اس کتاب میں انسانی جسم کی ساخت معہ تصاویر اور انسانی جسم کے اعضاء کے افعال نہایت متشرح طریقہ پر بیان کئے گئے ہیں۔ سائنسداں جناب ڈاکٹر ہنی مین صاحب موجد ہومیوپیتھی کی مختصر سوانح عمری اصول ہومیوپیتھی، علم جراثیم

امراض، فاد زہر، تریاق، زہر، صحت قائم رکھنے کے لئے اصول غذا کا بیان۔ حادثات (مثلاً چوٹ لگنا۔ موچ آنا۔ پانی میں ڈبونا وغیرہ ادویات کے رشتہ وغیرہ۔ مفید اور ضروری مضامین علاوہ متشرح بیان امراض کے نہایت تشریح سے درج کئے گئے ہیں جو دلچسپ اور مفید ہیں۔

اب ہم اپنے ناظرین سے استدعا کرتے ہیں کہ وہ علاج شروع کرنے سے پہلے مضامین کو بخوبی سمجھ لیں اور اس پر عبور حاصل کریں اُس کے بعد دوا دینا شروع کر دیں۔

(۱) ایک قطرہ دوا سے کیوں فائدہ ہوتا ہے صہ ۱۱۴ صہ ۱۱۵ اور کتاب کے آخر میں مقصد (الف) ملاحظہ ہو۔

(۲) امراض حاد اور مزمن۔ اور کتاب کے آخر میں مقصد (ب)

(۳) جراثیم۔ اور کتاب کے آخر میں مقصد (ج)

(۴) رشتہ ادویات

کتاب مجلد ہے۔ باوجود ان تمام خوبیوں کے اور کاغذ کی بے انتہا گرانی اور کسی حد تک نایابی کے قیمت صرف پندرہ روپیہ۔ محض رفاہ عام کے خیال سے رکھی گئی ہے تاکہ عوام زیادہ سے زیادہ مستفید ہوں۔

ہم کو اُمید قوی ہے کہ یہ کتاب ملک میں مقبول عام ہو چکی ہے۔ اس کا ہر گھر میں ہونا بیحد ضروری ہے۔

مہیش چندر بھٹاچاریہ اینڈ کو پرائیوٹ لمیٹڈ

اکانمک فارمیسی

نمبر ۳۷ نیتاجی سبھاش روڈ۔ کلکتہ ۱

فہرست تصاویر

فہرست مضامین

خاندانی علاج

باب اول

تشریح اعضاء انسانی

کسی کام کا فائدہ اس وقت تک نہیں معلوم ہو سکتا۔ جب تک کہ اُس کام کا کرنے والا اُس کا سبب اور مقصد اچھی طرح نہ جانتا ہو۔ مثال کے طور پر آپ ایک گھڑی ہی کو لیجئے۔ اس پر اچھی طرح غور کرنے سے معلوم ہو گا کہ اس کے کل پرزے اور پہیئے اپنے اپنے کام کو سرانجام دینے کے لئے ایک دوسرے کی مدد کے محتاج ہیں۔ اگر ایک جگہ کے دندانے ٹوٹ جاتے ہیں یا اس کے پہیئے ڈھیلے پڑ جاتے ہیں اور وہ پہیئے جس دُھرے پر گھومتے ہیں وہی اگر اپنی جگہ سے ہٹ جائیں تو کل پرزوں کے کام میں فرق پڑ جاتا ہے اور آخر میں گھڑی بند ہو جاتی ہے۔ اگر انسان کی بنائی ہوئی مشینری کی یہ حالت ہے تو قادرِ مطلق کی بنائی ہوئی مشینری میں جو انسان کی شکل میں ہے اور کاریگری میں سب سے زیادہ افضل ہے۔ یہ بات کیوں نہیں موزوں ہو سکتی؟ ہومیو پیتھک طریقۂ علاج، نہ صرف اُن تکالیف کی تمرقی کو دور کرتا ہے۔ جو قدرتی طور پر اس دنیا میں امراض کی شکل میں نمودار ہوتے ہیں۔ بلکہ اُن تکالیف کو دوبارہ ہونے سے روکتا ہے۔

اب ذرا غور کیجئے کہ یہ ہے کیا؟ یہ بھی غور فرمائیے کہ قدرت کے بنائے ہوئے اس جسم میں پیدا شدہ نقائص کو دور کرنا کتنا مشکل کام ہے۔ اسلئے جو شخص خواہ مرد ہو یا عورت، اس انسانی جسم کے امراض کا علاج کرنا چاہتا ہو۔ یا یوں سمجھئے کہ اس جسم کی کھوئی ہوئی صحت کو ازسرِنو بحال کرنا چاہتا ہو تو اس کو قدرتِ کاملہ کے سامنے صدقِ دل سے ایسی قابلیت حاصل کرنے کے لیے دعا کرنی چاہیے تاکہ اس افضل ترین مشینری کی صحت دوبارہ درست کر سکے۔ صرف وہی ایسی طاقت بخش سکتا ہے جس سے یہ کام پورا ہو سکے، اس لئے ہم سب کو اُس کا فضل و کرم حاصل کرنے کے لئے رب کے آگے سربسجود ہو کر

دُعا کرنا چاہئے۔

ہاں! ہم نے اس جسم انسانی کی تشبیہہ ایک مشینری سے دی ہے بلاشک یہ ایک مشینری ہے۔ اور اس وقت تک یہ ضرور ہی مشینری ہے۔ جبتک اس کے روز مرہ کا کام جاری ہے۔ لیکن یہ بھی سمجھ لینا چاہیئے۔ تاکہ یہ صرف مشینری ہی نہیں ہے۔ بلکہ یہ متحرک شئے ایک زندہ طاقت، ایک کام کرنے والی ذی عقل لوح ہے۔ اب آگے میں یہ بتلانے کی مختصر کوشش کرونگا کہ یہ مشینری ہے کیا۔ کیسے بنی ہے اور اس میں کن کن مخصوص پرزوں کی کون کون جگہیں ہیں؟ اس کتاب کے شروع نصف حصہ میں جسم انسانی کا بیان ہے اور نصف دوسرے یعنی آخری حصّہ میں اس مشینری کے کام اور انسان کی صحت پر اس کے اثر کا بیان ناظرین کتاب ہٰذا ملاحظہ کریں گے۔

جسم اِنسانی کی ساخت

معمولی طور سے یہ انسانی جسم اوّل ہڈیوں کا ڈھانچہ (SKELETON) ہے۔ دوسرے رباطات یا بندھن (APPENDAGES) اور تیسرے مختلف اندرونِ عضو (VISCERA) ان ہی تین مخصوص چیزوں سے بنا ہے اور اس ڈھانچہ کے اندر خود خداوند عالم کا افضل جلوہ یا روح موجود ہے۔

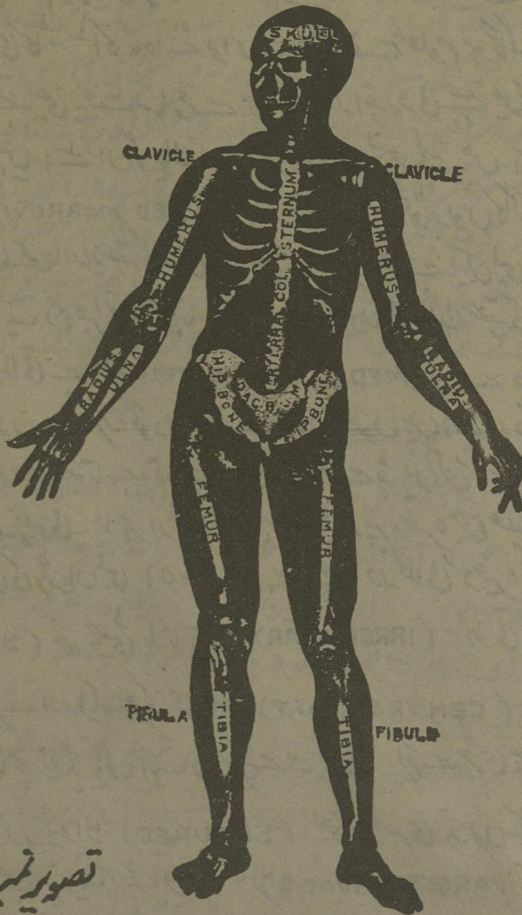
پہلے ہڈیوں کا ڈھانچہ ہے یہ عضلات (گوشت) کھال۔ شرایئن۔ ورید۔ عصب وغیرہ نازک حِصّے اور ہر اندرونی اعضاء کو جو غول میں رہتے ہیں محفوظ رکھتا ہے ہڈیوں میں عضلات وتر (ٹنس) رباطات (بندھن) نسیج (رگ) وغیرہ چپیاں ہیں۔ اور اپنی اپنی جگہوں پر محفوظ رہتے ہیں۔ اگر ہڈیاں نہ ہوتیں تو یہ کس کے سہارے رہتے۔ ہڈیاں آپس میں ملکر مفصل (جوڑ) بناتی ہیں اور جوڑ حرکت کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ ہڈیوں کا جوڑ بنانے والا یہ وہ یعنی وہ جگہ آپس میں ملتی ہیں۔ نرم ہڈی کی طرح کی چیز کے ایک غلاف میں ملفوف رہتا ہے۔ جسکو جوڑ کی کری (ARTICULAR CARTILAGE) کہتے ہیں۔ سب ہڈیاں اُن جھلیوں میں ملفوظ ہیں جن میں نسیج اور ورید شامل ہوئی ہیں ایسی جھلیوں کو پیریاسٹم (PERIOSITEUM) کہتے ہیں۔ ان ہی جگہوں سے عروق دمویہ (جسم کی پرورش کرنے والی شرائین ہڈیوں میں اُن چھوٹے چھوٹے ہڈی کے

سوراخوں (FORAMINA) سے داخل ہوتی ہیں جو اُن کے پردہ پر پائے جاتے ہیں۔ جب تک یہ جھلی ٹھیک اور کام کرنے کی طاقت رکھتی ہے تب تک ہڈیوں کی تمام خرابیاں ٹوٹنا۔ کھسکنا وغیرہ سُدھارے جا سکتے ہیں ورنہ نہیں۔ اگر ایک ہڈی کا ٹکڑا کاٹا جائے تو اس کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ اس کی سطح سخت اور ٹھوس ہے۔ یعنی یہ سخت نسابُج سے بنی ہے اور اندرونی حصّے میں اسپنج کی طرح بہت سے سوراخ ہیں۔ اسلئے ان کو جالدار یا سوراخ دار نسیج کہتے ہیں۔ اس جالدار نسیج میں سُرخ گودا (RED MARROW) بھرا رہتا ہے جس کو ہڈیوں کا گودا کہتے ہیں چھوٹی اور لمبی ہڈیوں کے جالدار حصّہ کی خالی جگہ میں گودا بھرا رہتا ہے۔ لیکن لمبی ہڈی کے مرکزی حصہ میں گودا ایک دم بھرا نہیں رہتا۔ یہ کھوکھلی جگہ ہڈیوں کے جالدار حصّہ کی خالی بیچ کے گودے کی نلی کہلاتی ہے (جوف) (MEDULLARY CAVITY) گودے دو طرح کے ہوتے ہیں سُرخ اور زرد۔ سُرخ گودا ہڈی کے جالدار حصوں میں اور زرد گودا بڑی ہڈیوں کے سروں میں ہوتا ہے۔ قد اور لمبائی کے لحاظ سے ہڈیاں کئی قسم کی ہوتی ہیں۔ ان میں چند چپٹی۔ چھوٹی۔ ناہموار لمبی ہوتی ہیں۔ ہاتھ پیر وغیرہ جن عضو کو زیادہ کام کرنا پڑتا ہے۔ ان کی ہڈیاں لمبی (LONG) پہونچے اور کلائی وغیرہ کی چھوٹی چھوٹی (SHORT) کچھ چپٹی یا ناہموار (IRREGULAR) ہوتی ہیں۔ لمبی ہڈیوں میں دو سرے اور ایک مرکزی حصہ (CENTRAL SHAFT) ہوتا ہے۔

ڈھانچہ کی ہڈیاں ایک دوسرے سے تین ذرائع سے جڑی ہیں (۱) سلائی دار جوڑ، یا درز والا (SUTURES) یعنی دوسری ہڈیوں کے نوکدار کناروں سے ملتی ہیں جیسے چندیا کی ہڈیاں (PARIETAL BONES) میں ہوتا ہے جس سے کھوپڑی بنتی ہے (۲) جوڑ کی کری (ARTICULAR CARTILAGE) جس کے ذریعہ سے ہڈیاں ایک دوسرے سے جڑی ہیں۔ یہ جوڑ کی جگہ پر ہوتی ہے (۳) رباطات یا بندھن (LIGAMENT) کے ذریعہ سے جوڑ ایک نہایت سخت چمکیلی چیز سے گھرے رہتے ہیں۔ انھیں اجوف جوڑ (ARTICULAR CAPSULA) کہتے ہیں۔ اسکے ذریعے سے ہڈیاں اپنی ٹھیک جگہ پر رہتی ہیں اور ہٹ نہیں جاتیں۔

ڈھانچہ

اس میں خاص خاص ہڈیاں دکھائی گئی ہیں



تصویر نمبر ا

(۱) کھوپڑی کاسہ (SKULL) (۲) سینہ کی ہڈی (STERNUM) (۳) ہنسلی کی ہڈی (CLAUICLE) (۴) بازو کی ہڈی (HUMERUS) (۵) کلائی کی بالائی اور زیریں ہڈی (RADIUS ULNA) (۶) مہرے کا ستون ریڑھ (VERTEBRAL COLUMN)

(۷) کولھے کی ہڈی (HIPBONES) (۸) ران کی ہڈی (FEMUR)

(۹) پنڈلی کی بڑی ہڈی (TILEIA) (۱۰) پنڈلی کی چھوٹی ہڈی (FIBALA)

پورے ڈھانچے پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔

مہروں کا ستون یا ریڑھ کا ستون:
- اس پر سر قائم رہتا ہے (SKULL)
- اس سے دو جوف بنتے ہیں۔
- جوف سینہ (THORAX)
- جوف شکم (ABDOMEN) اسی پر جوف پیڑو کا دارومدار ہے۔
- بالائی شاخیں یعنی دونوں ہاتھ (UPPEREXTREMITIES)
- زیریں شاخیں یعنی دونوں پیر (LONEREXTREMITIES)
- ان دونوں ہی کا اس سے تعلق ہے۔

مہروں کا ستون:- (SPINAL OR VERTEBRAL COLUMN) اس طرح بنا ہے اس میں جو ہڈیوں کی لڑی جڑی ہے اُسے مہرہ (VERTEBRA) کہتے ہیں۔ گردن، پیٹھ اور کمر سے نیچے تک ایک ڈنڈا سا جو کھڑا ہے اُسکو مہرے کا ستون یا ریڑھ کا ستون کہتے ہیں مقعد کے بالائی حصہ سے لیکر گردن تک ایک ستون کی طرح بن گیا ہے انھیں کو مہرے کہتے ہیں کُل مہروں کے ستون میں ۲۶ ہڈیاں ہیں ۷ گردن میں (CERVICAL OR NECK BOECES)

۱۲۔ پشت کے مہرے (DORSAL VERTEBRA)

۵۔ کمر کے مہرے (LUMBER VETEBRA)

۵۔ پشت گاہ کے مہرے (SACRUM BONES)

۳۔ دمچی کی ہڈی (TAIL LONES)

مہرے کی ہڈیاں ناہموار ہونے پر بھی ٹھیک طریقہ سے ایک پر ایک رکھی ہیں۔ اور انگوٹھی کی طرح ہوتی ہیں۔ بیچ میں سوراخ ہوتا ہے (VERTEBRAL FOREMEN) اس کے علاوہ اُن میں ایک دُم سی نکلی رہتی ہے۔ اس دو موٹے اور پتلے حصے ہیں۔ موٹا حصہ گول ہوتا ہے۔ اور اسی جگہ ایک گھیرا ہے جس کا پچھلا نوکدار ہوتا ہے۔ اور جو خارنما اُبھار (SPRINOUS PROCESS) کہلاتا تھا اور گھیرا اور کولا کے ملنے کی جگہ (PEDICLE) کہلاتا ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مہروں کے ستونوں کا سہارا ایک ہڈی ہے جس پر قائم رہتا ہے۔ اندرونی حصے میں گودا بھی ہے۔ سامنے اور دونوں طرف یہ ستون جھک بھی سکتا ہے۔ لیکن پیچھے کی طرف بالکل ہی حرکت نہیں ہے۔ کھڑے ہونے اور بیٹھے۔

(VERTEBRAL BODY) کی حالت پر خیال نہ رکھنے اور ٹیڑھے بیٹھنے اور کھڑے ہونے کی وجہ سے مہرے بے ترتیب ہو جاتے ہیں اور اسطرح ہڈیاں مُردار پڑ جاتی ہیں (CARIES) (OR RECROCIS) ستون کے مہروں میں دونوں طرف سے بارہ بارہ پسلیاں آکر جڑ گئی ہیں اُن کو ضلع (COSTAE) کہتے ہیں۔ ۱۲ پسلیوں میں اوّل سات سامنے کی طرف وسطی دھڑ میں سینہ کی ہڈی سے جڑی ہوئی ہیں۔ سینہ کی ہڈی تین حصوں میں بنی ہے۔ اوپر کے دونوں حصے ہڈی والے ہیں اور نیچے والا حصہ ادھیڑ عمر تک نرم اور لچکدار رہتا ہے۔ ۴۰ سال کی عمر کے بعد یہ ہڈی میں تبدیل ہو جاتا ہے اور کرڑوا ہو جاتا ہے۔ جسمانی ساخت کی ناواقفیت کی وجہ سے ۴۰ برس کی عمر کے بعد یہ حصہ سخت ہو جاتا ہے۔ لوگ اسکو جگر کی بیماری سمجھنے لگتے ہیں

ہم پھر پسلی کا بیان کرتے ہیں۔ اوپر کہا گیا ہے کہ سینہ کی ہڈی تین حصوں سے بنتی ہے۔ سینہ کی ہڈی (STERNUM) کچھ چوڑی اور چپٹی ہے۔ اوپر گردن سے شروع ہو کر پیٹ کی کوڑی (EOHIGASTRIUM) تک چلی گئی ہے۔ اوپر کا کچھ چوڑا ہے۔ اسی جگہ (FACET) ہیں۔ یعنی دونوں طرف کی ہڈیوں کے لئے گڑھے ہیں۔ یہ گڑھے سات سات ہیں۔ جن پر پسلیوں کی نوک رہتی ہے بالائی چوڑا حصہ (MANUBRIUM) درمیانی لمبا حصہ (MASATERNUM) سب سے زیریں نرم حصہ (CARTILAGE) حصہ (KIPHAID) (PROCESS) اول سات پسلیاں اضلاع صادقہ سچی پسلیاں (TRVE RIBS) کہلاتی ہیں۔ کیونکہ یہ سینہ کی ہڈی سے جڑی ہیں۔ پانچ میں اوپر والی کی تین کرّی ساتویں پسلی کی کرّی سے جڑی ہیں۔ آخری دو پسلیاں آزاد یا تیرتی پسلیاں کہلاتی ہیں کہ انکا ایک سرا کسی میں جُڑا نہیں رہتا۔ یہاں یہ بھی سمجھا دینا چاہیے کہ پسلیاں سینہ کی ہڈی سے ایکدم جُڑی نہیں ہیں۔ ان کے بیچ میں ایک اور کرّی سی رہتی ہے جسکو کرّی حقیقی (COSTAL CARTILAGE) کہتے ہیں۔ پشت کا پہلا مہرہ اور دونوں طرف کی پہلی پسلیاں اور سینہ کی ہڈی کے بالائی کنارہ پر ایک سوراخ ہوتا ہے۔ اس کے اندر سے عروق دمویہ گردن سے سینہ میں آتے ہیں۔ اور بہت سے دوسرے عروق اوپر کو جاتے ہیں۔ اب ہم کھوپڑی یا سر کی ہڈیوں کے بارہ میں بیان کریں گے۔ کھوپڑی

(۱) پیشانی کی ہڈی سامنے کی طرف ہے۔ (FRONTAL BONE)

(۲) (۲) چندیا کی ہڈیاں (PARICTAL BONES) دونوں طرف رہتی ہیں۔

بھی مل کر سر کی چندیا یا پیشانی کا بالائی حصہ بناتی ہیں۔

۴۔ گدی کی ہڈی (OCCIPITAL BONE) اس سے پیشانی کے پیچھے کا حصہ بنتا ہے۔



۵-۶ دونوں کنپٹی کی ہڈیاں (TEMPORAL BONES) دونوں ہی دونوں طرف ہیں۔ انھیں میں کان کے باہر والے سوراخ (OUTER EAR) ہیں۔

اس کے اندر چھوٹی ہڈیاں (OSSICLES) اور کان کا درمیانی حصہ بھی ہے (MIDDLE EAR)

(۷) کھوپڑی کے نیچے یا صحن میں (SPHENOID BONE) یہ دونوں کنپٹی کی ہڈیوں کے اندر ہیں۔ اس سے پیشانی کے نیچے کا حصہ بنتا ہے۔

۸۔ جالیدار ہڈی (ETHMOID BONE) یہ ناک کے اوپر اور آنکھ کے پیچھے کی طرف ہے۔ اس کے اندر سے سب رگیں گئی ہیں۔ لڑکپن میں یہ ملی نہیں رہتی ہیں۔ جس کو چندیا کہتے ہیں (OPEN FONTANELLE) سات یا آٹھ سال کی عمر میں یہ ہڈیاں مل کر سخت ہو جاتی ہیں۔

اس طرح آٹھ ہڈیوں سے مل کر کھوپڑی بنتی ہے۔

اب چہرے کی طرف خیال رجوع کیجیے۔ یہ حسب ذیل ہڈیوں سے بنا ہے۔ جوف منھ میں سب ملاکر ۱۴ ہڈیاں ہیں۔

(۱۲) اوپر کا جبڑا (SUPERIOR MAXILLARY BONE) جس سے رُخساروں کے بننے میں مدد ملتی ہے۔

۱۔ نیچے کا جبڑا (INFERIOR MAXILLARY BONE) اس جبڑے میں دانت رہتے ہیں۔ ان کے ملنے سے اوپر کے جبڑے کی ہڈی کی مدد سے سخت تالو اور ناک کی چھت بنتی ہے۔ درحقیقت ناک کا ہر ایک پچھلا ایسے مقام سے طارتا ہے جس کو جیب فکی (ANTRUM OF HIGHMORE) کہتے ہیں۔ اسی وجہ اگر کسی کو زکام ہو جاتا ہے۔ تو یہ مرض اندر اندر پھیلتا ہوا جیب فکی (ANTRUM OF HIGHMORE) میں

جا پہونچتا ہے اور رخساروں کے ابھار تک درد پہونچتا ہے۔ اوپر کے جبڑے میں دو نا ہموار ہڈیاں دائیں اور بائیں طرف رہتی ہیں۔ ان میں ۱۶ دانتوں کی جگہیں بنی ہیں۔ یعنی دونوں حصوں میں آٹھ آٹھ ہیں۔ یہ دونوں جگہیں جس جگہ ملتی ہیں وہیں سامنے کا حصہ اور ناک کے نیچے کی سطح بنتی ہے۔

نچلا جبڑا جو تیر کے فعل کے مانند ہے۔ اس کے محراب سے ٹھوڑی بنتی ہے اس میں ایک ابھار رہتا ہے جسکو زنخدان کا ابھار (RAMUS OF MANDILELE) کہتے ہیں۔ اس کے دو پشت ہوتے ہیں۔ باہری عضلہ ہونٹ کو حرکت کرنے میں مدد دیتا ہے۔ اور اندرونی عضلہ زبان کو حرکت دیتا ہے۔

۲-کویہ کی ہڈیاں (LACHRYMAL BONES) یہ جوف آنکھ کے سامنے والے حصے میں ہیں۔ ان کے راستہ سے آنسو نکلتے ہیں اور ناک میں آجاتے ہیں

۲- رخساروں کی ہڈیاں:۔ یہ چہرہ کے بیرونی اور اوپر کے حصہ میں ہیں۔ انھیں سے رُخساروں کا بالائی حصہ بنتا ہے

۲- تالو کی ہڈیاں (PALATE BONES) یہ ایک ایک دونوں طرف ناک کے پیچھے رہتی ہیں۔ ان سے تالو بنتا ہے تالو کے دو حصے ہیں ایک سخت اور دوسرا نرم۔ سخت حصہ دانت کا پچھلا حصہ ہے اور اسکے پچھلے کنارا ملائم تالو سے ملا ہے

۲- سیپی کی ہڈیاں (INFERIOR TURBINATED BONES) یہ دونوں ناک کے سوراخوں میں ایک ایک دونوں طرف ہیں۔

۲- بانسہ کی ہڈی (VOMERS) یہ ہڈی ناک کی بیچ کی دیوار کا پچھلا حصہ بناتی ہیں۔

آنکھوں کے جوف کے بارہ میں علیحدہ بیان کرنے کی ضرورت ہے۔ سر کے دونوں طرف ایک ایک گول گڑھا ہے جسے آنکھ کا گڑھا کہتے ہیں۔ یہ سات ہڈیوں سے بنا ہے۔

۱- پیشانی کی ہڈی (FRONTAL BONES) ۲- جال دار ہڈی (ETHMOID)

۳- کھوپڑی کے تلے کی ہڈی (SPHENOID BONE) ۴- کویہ کی ہڈی (LACHRIMAL BONE) (۵) اوپر کا جبڑا (SUPERI MAXELLARY)

(۶) تالو کی ہڈی (PALATE BONES) (۷) رخسار کی ہڈی (MOLAR BONES)

قبل اس کے کہ چہرہ اور پیشانی کا بیان ختم کیا جائے۔ ضروری ہے کہ علم علاج اور علم جراحی (SURGICAL) کے متعلق کچھ اور بھی بیان کر دیا جائے

پہلی بات یہ ہے کہ جس جگہ دونوں چندیا کی ہڈیاں، پیشانی کی ہڈی اور سر کی پچھلی ہڈی سے ملتی ہے۔ وہ بچوں کا تالو یا زمہ سر (FONTANELLES) ہے یہ تکونہ یعنی مثلث نما گڑھا ہے (ANTERIOR FONTANELLES) جو ایک سال سے کم عمر کے بچوں میں معلوم ہوتا ہے۔ اور اسی جگہ سامنے والی چندیا کی ہڈی دونوں کنارے والی چندیا کی ہڈیوں سے ملتی ہے۔

پہلا جوف یا گڑھا (POSTERIOR FONTANELLES) مربع ہے۔ یہ بھی سر کی پچھلی ہڈی اور کنارے والی چندیا کی ہڈیوں کے ملنے کی جگہ پر چھ ماہ کے چھوٹے بچوں میں معلوم ہوتا ہے۔ یہ گڑھے جیوں جیوں بچے بڑے ہوتے جاتے ہیں بھرتے جاتے ہیں۔

دوسری ضروری بات یہ ہے کہ نیچے کی ٹھڈی میں کس طرح کی چوٹ یا جھٹکا لگنے پر وہ دماغ میں پہونچتا ہے۔ اگر یکایک بہت زور کی چوٹ ہو تو اس سے کھوپڑی کی نلی پھٹ سکتی ہے۔ کھوپڑی کے اندر ہی بھیجا یا مغز (BRAIN) محفوظ ہے دماغ کے بارے میں بعد کو بیان کیا جائے گا۔

اب جوف عاز یا پیڑو (PELVIS) کے بارے میں بیان کیا جائے گا۔ اس میں آلۂ تناسل اور مجری بول وغیرہ شامل ہے اور اس سے ٹھہرے کے ستونوں کو سہارا ملتا ہے۔ اس میں حسب ذیل اعضاء ہیں۔

۲۔ عظم بلا نام یا استخواں بلا نام (OSINNOMINATA) ایک ایک دونوں طرف دائیں اور بائیں ہے

۱۔ قب یعنی سرین یا نشستگاہ کی ہڈی (SACRUM) پانچ مثلث مہروں سے بنتی ہے۔

۱۔ نشست گاہ کی ہڈی یہ تین مہروں سے بنتی ہے۔

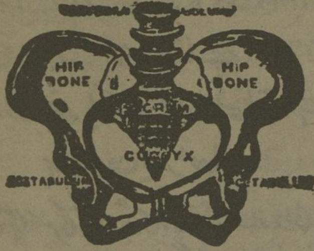
جوف عانہ یا خول پیڑو میں اوپر اور نیچے کی طرف ایک ایک سوراخ ہے اور نیچے کی طرف بھی ایک سوراخ ہے جسکو مخرج بول کہتے ہیں۔ جوف پیڑو کا اگلا حصہ یعنی مقام پیڑو کی دونوں ہڈیوں کا اتصالی خط جو (SYMPHISIS PUBES) ارتفاق العانہ

2

کہلاتا ہے۔ یہی آلات تناسل کا مقام ہے۔ مردوں کے آلات تناسل کو آلات تناسل مردانہ اور عورتوں کے آلات تناسل کو آلات تناسل زنانہ کہتے ہیں۔

تصویر نمبر ۳

جوف پیڑو کی ہڈیاں



مہرے کا ستون (VERTEBRAL COLUMN)

کولھے کی ہڈی (HIR BONE)

نشست گاہ کی ہڈی (SACRUM)

دُمچی کی ہڈی (SOCCYX)

بالائی جوف (ACETABULUM)

جوف پیڑو کا وہ حصہ جس کے سہارے ہم لوگ بیٹھتے ہیں نشست گاہ کی ہڈی (SCHIUM) کہلاتا ہے۔ جوف پیڑو مردانہ اور زنانہ میں حسب ذیل فرق ہے۔

جوف پیڑو زنانہ	جوف پیڑو مردانہ
ہڈیاں ہلکی ہوتی ہیں وہ ابھار کم ہوتی ہیں۔ جوف میں چوڑی جگہ ہوتی ہے بالائی حصہ کا سوراخ چوڑا ہوتا ہے مثلث نما ہڈی کم ٹیڑھی رہتی ہے محراب زیادہ چوڑا ہوتا ہے۔	ہڈیاں سخت ہوتا ہیں۔ عضلات کی وجہ سے جو جوف بنتا ہے وہ گہرا اور تنگ رہتا ہے جوف پیڑو کے بالائی حصہ کا سوراخ چھوٹا اور تنگ ہوتا ہے مثلث نما ہڈی بہت ٹیڑھی رہتی ہے جوف پیڑو کا محراب بھی بہت تنگ ہوتا ہے

اب ہم انسان کے جسم کی شاخوں کا بیان کریں گے

حقیقت میں جسم انسانی کے تین حصے ہیں۔ سب سے بالائی حصہ سر (HEAD) درمیانی حصہ جبہ یا تن یا دھڑ (BODY) نچلا حصہ اطراف سفلی۔ یہ اطراف سفلی شکم سے ہی شروع ہوتا ہے۔ اس کو نچلی شاخیں بھی کہتے ہیں۔ شاخیں دو ہیں اطراف علیا۔ یعنی دونوں ہاتھ اور اطراف سفلی یعنی دونوں پیر (UPPER AND LOWER - EXTREMITIES) اطراف علیا میں کندھے کے بغل سے دونوں طرف کے دونوں

ہاتھ۔ اور ہاتھ و اطراف سفلی میں کولھے سے لیکر دونوں پیر اور ران کے حصے شامل ہیں۔ اطراف علیا میں دو ہاتھ ہوتے ہیں۔ ہر ایک ہاتھ تین حصوں میں منقسم ہے۔ (۱) بازو (ARM) (۲) پہونچہ کلائی (FORE ARM) اور (۳) ہاتھ (HAND) کندھے (SHOULDERS) کے ساتھ دونوں بازو ملے رہتے ہیں۔ کندھے (SHOULDERS) دو شانوں کی ہڈیوں (SCAPULA) اور ہنسلی کی ہڈیوں (CLAVICLES) سے بنتے ہیں۔ (COLLOR BONES) اس لئے ہنسلی کی ہڈی کا شمار بھی بازو کی ہڈیوں میں ہے۔



اطراف علیا کی ہڈیاں

(۱) ہنسلی کی ہڈی (CLAVICLES) سامنے

(۲) شانے کی ہڈی (SCAPULA) پیچھے

(۳) بازو کی ہڈی (HUMERUS) بازو میں

(۴) کلائی کی بالائی ہڈی (RADIUS) اگلے بازو میں

(۵) کلائی کی زیریں ہڈی (ULNA) اگلے بازو میں

(۶) پہونچے کی ہڈی (CORPAL BONE)

(۷) ہتھیلی کی ہڈی (METACARPAL)

(۸) پوریں (PHALAGES)

اطراف سفلی کی ہڈیاں

جوف پیڑو کا کمر بند (PELVIC GIRDLE) ملا ہوا

بے نام کی ہڈی (OSSINNOMINATUM) سامنے

نشست گاہ کی ہڈی (SACRUM) پیچھے

ران کی ہڈی (FEMUR) ران

پنڈلی کی چھوٹی ہڈی (FIBVLA) پیر

پنڈلی کی چھوٹی ہڈی (TILIA)

کاسہ زانو یا چپنی کی ہڈی (PATELLA)

پیر کے ٹخنہ کی ہڈی (TORSAL BONE)

تلوے کی ہڈی (METATARSAL BONE)

پلوریں (PHALANGES)

تصویر نمبر ۵

BINU
FEN
pat
fib
PIT
A

ہاتھ کی ہڈیاں

پہونچے کی ہڈیاں (CARPAL BONE)

کشتی نما ہڈیاں (SCAPHAID)

مخروطی ہڈیاں (CANEIFORM)

ہلالی ہڈی (SEMI-LUNAR)

مٹر جیسی ہڈی (PISSIFORM)

مثلث نکونی ہڈی (TISIFORM) یہ کلائی کی دوسری لائن کی بیرونی ہڈی ہے۔

بڑی ہڈی (ORMAGNUM)

پشت دست کی ہڈیاں کل پانچ ہیں۔ ہر ایک انگلی میں تین تین پوریں (PHALANGES) ہوتی ہیں

پیر کی ہڈیاں

پیر کے ٹخنہ کی ہڈیاں (TARSUL BONES OR ANKLE BONES)

ٹخنہ کی ہڈی (ASTRGALUS) کشتی نما ہڈی (SCAPHAID)

ایڑی کی ہڈی (ORCALCIS) گرے کی ہڈی (CUNEIORM)

پانسہ نما ہڈی (CABOID BONE) تلوے کی ہڈی META TORBAL BONE)

پیر کے انگلیوں کی ہڈی (PHALANBES) ہر ایک انگلی میں تین تین اور

انگوٹھے میں دو، پوریں ہوتی ہیں

پورے ڈھانچہ میں مذکرہ بالا ہڈیاں ہوتی ہیں۔ یہ ہڈیاں جس مقام پر ملتی ہیں اسس کو جوڑ (JOINT) کہتے ہیں

جوڑ دو قسم کے ہوتے ہیں (۱) متحرک (MOVABLE) (۲) غیر متحرک (IMMOWABLE) متحرک جوڑوں سے ہر قسم کی حرکت ہوتی ہے۔ یعنی وہ گھوم پھر اور مڑ سکتے ہیں۔ غیر متحرک جوڑ جیوں کے توں رہتے ہیں۔ اپنی جگہ پر ہڈیاں باہم خوب پیوست رہتی ہیں۔ متحرک ہڈیوں کے کنارے جن ریشوں سے بندھے ہیں۔ ان کو بندھن یا رباط (LIGMONTS) کہتے ہیں۔

اب آگے ہم ہڈیوں کے اوپر جو چیزیں ہیں اُن کا بیان کریں گے۔

عضلات یا مچھلیاں

عضلات یا مچھلیاں (MUSCLES) ایک لیسدار شے کا مجموعہ ہے اور اس میں سکڑنے کی طاقت ہے۔ عضلات یا گوشت کا خوشہ ہے یا یک ایک گوشت کا ریشہ ہے۔ ہر ایک ریشہ میں بہت سے خلیے ہوتے ہیں۔ یہ کہا جاتا ہے کہ یہ ہڈی کے مقام سے پیدا ہوتے ہیں۔ اور دوسری ہڈی میں چسپاں ہو جاتے ہیں۔ عضلہ کا درمیانی گھنا حصہ عضلہ کا شکم کہلاتا ہے۔ اس کے پیدا ہونے اور ملنے کا مقام وتر (TENDONS) کہلاتا ہے۔ یہ بہت مضبوط اور چمکدار ریشے ہوتے ہیں۔ جو چمکدار نہیں ہوتے۔ عضلات میں رگ کے سرے داخل ہوتے ہیں۔ ان میں بہت عروق دمویہ ہوتے ہیں۔ ہر عضلات میں کھنچاؤ کا مادہ بستا رہتا ہے یہ انکے تناؤ سے ہے۔ معلوم ہوتا ہے ہر ایک عضلا میں پھیلاپن سکڑنے اور پھیلنے کی طاقت ہوتی ہے

اعصاب (NERUE) بجلی کے تار کی طرح زندگی سے پروئے ہیں۔ وہ چمکیلے سخت اور ڈوری کی طرح ہیں۔ وہ یا تو دماغ سے یا حرام مغز سے یا ہڈی کے گودے سے پیدا ہوتے ہیں اور جلد عضلات اور جسم کے حصے میں مل کر اپنا کام کرتے ہیں۔ یہ حسب ذیل تین کاموں میں سے کوئی نہ کوئی کام کرتے ہیں۔

(۱) اعصاب حرکت (MOTOR NERVES) اعصاب حرکت کا تعلق

عضلات کی حرکت سے ہے۔ اس کی وجہ سے کل عضلات سکڑتے بڑھتے یا اکٹھا ہوتے ہیں اور انھیں عضلات میں وہ ختم ہوتے ہیں

(ب) اعصاب الحس (SENSORY NERVES) ان کا تعلق نفس دماغ وفہم سے رہتا ہے۔ جیسے ہاتھ جلا اور دماغ نے محسوس کیا یہ کام اعصاب الحس کے ذریعہ ہوتا ہے یعنی اندرونی و بیرونی جلد یا جس جگہ وہ رہتے ہیں وہاں سے تکلیف و آرام، رنج و خوشی۔ سردی و گرمی، لامسہ، ذائقہ وغیرہ کی خبر دماغ کو پہونچا دیتے ہیں۔

(ج) ان کے علاوہ اعصاب ہیں جو پرورش کرنے والے اعصاب کہلاتے ہیں۔ وہ جن جگہوں پر ہیں وہاں پرورش کا کام کرتے ہیں۔ مثلاً اگر کوئی عصب کٹ جائے تو جسم کے جن حصوں کی یہ پرورش کرتا تھا وہ اس کی غیر موجودگی سے پرورش سے معذور ہو جائیں گے۔ یا دوسرے الفاظ میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ کالعدم ہو جائیں گے

جسم کے خاص خاص اعصاب مندرجہ ذیل ہیں۔

اعصاب عجزیہ:- یہ ران کے پیچھے سے اوپر جاتا ہے۔ دوسرے اعصاب بازو (BRACHIL) جو بغل کے گڈھے سے نکلتا ہے۔ باقی اعصاب بہت چھوٹے چھوٹے یا نہایت باریک ہیں۔ وہ گوشت کے طبقہ سے چھپے ہیں۔ اس جگہ کے عروق دمویہ کے ساتھ ہی وہ پردے میں جاتے ہیں اور ان کے ساتھ ہی تقسیم ہو جاتے ہیں۔ ان کی حفاظت کا انتظام ہڈیوں کے ذریعہ ہوتا ہے۔

عروق دمویہ:۔ دل کے مقام سے بہت شرائین اور وریدیں نکلتی ہیں انھیں کے ذریعہ سے تمام جسم میں خون کا دوران ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے ان کو عروق دمویہ (BLOOD VESSELS) کہتے ہیں۔ ان کے تین حصے ہیں۔

(۱)(ARTERY) شریان یا وہ نالیاں جن میں سرخ و صاف خون رواں ہوتا ہے اور جس کے ذریعہ دل سے نکل کر صاف خون جسم کے دور دور حصوں میں پہونچتا ہے اس کے اوپر گوشت کی تہہ ہوتی ہے۔ یہ کٹ یا ٹوٹ جانے پر سکڑتی ہیں۔ ان میں تڑپن ہوتی ہے۔ دل سے خون زور کے ساتھ نکلتا ہے اور وہ زور ہی کے ساتھ شرائین میں جاتا ہے۔ اسلئے ایک طرح کی تڑپن ہوتی ہے، یہ تڑپن بھی شرائین کے ذریعہ ایک مقام دوسرے مقام تک ہوتی ہے۔ جب کوئی شریان کٹ جاتی ہے تو اس سے زور

کے ساتھ دھار میں خون نکلتا ہے۔ اور یہ خون جگہ دار اور سُرخ رنگ کا ہوتا ہے۔

(۲) اوردہ (VEINS) ان کے ذریعہ جسم کے حصوں سے کثیف اور کالا خون دل کے دائیں حصہ میں پہونچتا ہے۔ ان پر گوشت کا غلاف نہیں رہتا ہے جب یہ کٹ جاتی ہیں تو ان سے دھیرے کی دھار میں کالا خون نکلتا ہے۔ شرائین ہیں جب چھوٹی ہو جاتی ہیں تو چھوٹی شرائین (ARTEIOLES) کہلاتی ہیں اور جب وہ چھوٹی ہوتی ہیں تو چھوٹی ورید (VENULES) کہلاتی ہیں (۳) عروق شعریہ یعنی بال سے باریک رگیں (CAPILLARIES) جب جسم کے کسی حصہ میں یہ رگیں داخل ہوتی ہیں تو چھوٹی شرائین چھوٹی ہوتے ہوتے بال سے باریک ہو جاتی ہیں۔ یہاں تک کہ ایک سیل والی دیوار میں بھی داخل ہو سکتی ہیں۔ اس حالت میں ان کو عروق شعریہ کہتے ہیں اس طرح کے عروق شعریہ ایک طرف تو شرائین کی چھوٹی شاخیں ہوتی ہیں جن کے ذریعہ ایک شریان سے دوسری طرف ملتی ہیں۔ دوسری طرف ایسی ہی ابتدائی شاخیں ہیں جو چھوٹی اوردہ میں ہی داخل ہوتی ہیں۔ اس طرح یہ عروق شعریہ شرائین کے آخیر کا اور چھوٹی وریدوں کے شروع کا حصہ ہوتی ہیں۔ اس میں شرائین کی تڑپن نہیں ہوتی۔ لیکن اسکے توسط سے خون ٹیڑھی دھار سے گرتا ہے۔ یہ دریا کی طرح ہے جسم کے ہر ایک سیل میں صاف خون پہونچاتی ہے اور وہاں سے کثیف خون اکٹھا کر کے دل کے دائیں حصہ میں پہونچا دیتی ہیں۔

دریا کی دھار کی طرح عروق شعریہ کا محیط کبھی کبھی عروق دمویہ (شریان یا ورید) سے بھی بڑا ہوتا ہے جو عروق شعریہ کے اندر سے گذرتی ہیں۔ شرائین سے خون تیزی اور جھٹکے کے ساتھ چھوٹی شرائین سے تیزی سے مگر شریان کی بہ نسبت کم جھٹکے سے آہستہ آہستہ بغیر کسی جھٹکے کے، عروق شعریہ سے چھوٹی ورید سے اوردہ سے دل میں داخل ہوتا ہے۔

عروق شعریہ جو عروق دمویہ سے ملتی ہیں۔ عروق رطوبی (LYMPHATICS) جسم کے ہر حصہ میں جب خون عروق شعریہ میں دورہ کرتا ہے تو ان کی پتلی پتلی دیواروں سے اس کا کچھ رقیق حصہ ٹپکتا ہے۔ اس ٹپکی ہوئی چیز کا نام رطوبت ہے۔

اس رطوبت میں شکر، پروٹین، چربی اور نمک وغیرہ چیزیں رہتی ہیں۔ جسم کی سیلیں رطوبت میں تر رہتی ہیں۔ اس رطوبت کے توسط سے سیلوں کی پرورش ہوتی ہے رطوبت، خاصکر نہایت باریک عروق شعریہ کی طرح ہوتی ہیں۔ ان کو عروق

جاذبہ (LYMPHATICDUCTS) کہتے ہیں۔ یہ رطوبت جس جگہ ٹپکتی ہے اُس کو

عروق کیلوسیہ یا عروق لبنیہ (RECETACULAMCHYLI)

کہتے ہیں۔ عروق کیلوسیہ جو پیڑو میں ہے اور وہاں سے

دل میں مجری الصدر یعنی سینہ کی نالی (THORACIC

DUCTS) کے ذریعہ رطوبت پہونچا دی جاتی ہے

رگوں سے عروق کیلوسیہ میں لے جانے کے راستہ میں

مجری الصدر اُن غدود جاذبہ

(LYPHATIC GLANDS)

کے اندر سے جاتی ہیں جو جسم میں عموماً سب

جگہ اور خصوصاً جوڑوں کے نزدیک اور جوف

پیڑو میں ہیں۔ یہ عرق جاذبہ ایک قسم کی بڑی نلی یا تمام

جسم کی پرورش کرنے والی چیز کے برابر ہیں اور غدود

جاذبہ وہ مقام ہے۔ جہاں اگر کوئی باہری یا کوئی

زہریلی چیز رطوبت میں مل جاتی ہیں۔ ان کو گھیر کر

ہلاک کر دیتے ہیں۔

تصویر نمبر ۵



تصویر نمبر ۶



عروق جذبہ اور غدود

جلد:- یہ جسم کا باہری غلاف (EXTERNAL COVERING)

ہے جس سے اندرونی رگیں وغیرہ محفوظ رہتی ہیں۔ اور حرارت غریزی یعنی

حرارت بدنی قائم رہتی ہے۔ یہ قوت لامسہ کا خاص ذریعہ ہے۔ انسان

کے بال ناخن اور جانوروں کے سینگ جلد ہی سے پیدا ہوتی ہیں۔

جلد میں تین حصے ہیں۔ باہری سے اندر کی طرف

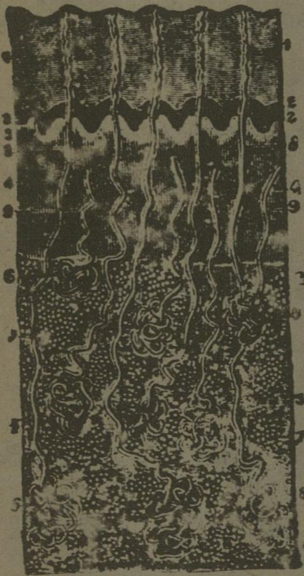
اس طرح ہیں۔

(۱) بشرہ یا بالائی طبقہ (EPIDERMIS)

اس میں رگیں اور عروق دمویہ نہیں ہوتیں (۲) درمیانی

طبقہ جس سے جلد میں رنگت آتی ہے (۲) اومعہ یعنی زیرین طبقہ (DERMIS OR TRUE SKIN) بالائی طبقہ سانپ کی کیچلی کی طرح باریک ہوتا ہے۔ اس کو جلد غیر حقیقی کہتے ہیں۔ اس میں رگیں عروق دمویہ چربی (FAT) اور غدود عرقیہ (SWEET GLANDS) رہتے ہیں۔ حقیقی جلد میں ٹھیک اوپر اور غیر حقیقی جلد میں ٹھیک نیچے ایک جالدار سیل رہتا ہے اس کا نام بنیادی غشا یا جھلی (BASE MENT) (MEMBRANCS) ان سیلوں میں ایسے اسباب موجود ہیں جن سے رنگ اور شباہت میں تبدیلی ہوتی ہے اسلئے اسکا نام رنگ کی سیلیں (COLOUR CELLS) ہے۔

تصویر نمبر ۷



(۱) اومعہ یا حقیقی جلد (DERMIS OR TRUE SKIN)

جلد (۲) رنگ کی سیلیں (COLOUR) (CELLS)

غدود عرقیہ (SWEET GLANDS)

چربی (FAT)

مسام جلد (PORES OF THE SKIN)

جلد ایک غلاف ہی نہیں۔ بلکہ خون سے کثیف چیزوں کو باہر نکال دینے والا ایک آلہ بھی ہے۔ جلد میں بیشمار چھوٹے چھوٹے سوراخ ہوتے ہیں۔ ان سوراخوں کو مسام جلد (PORES OF THE SKIN) کہتے ہیں۔ پسینہ کی صورت میں کثیف چیزیں اس کے ذریعہ سے باہر نکل جاتی ہیں۔

غدود یا گلٹیاں (GLAND)

جو تمام جسم کے عضو، خون وغیرہ سے کوئی چیز باہر نکال سکتے ہیں یا اکٹھا کرسکتے ہیں۔ ان کو غدود یا گلٹیاں (GLANDS) کہتے ہیں۔ جسم کے کل جگہوں میں غدود ہیں جیسے غدود عرقیہ (SWEET GLAND) رینالیوں

کا حلقہ ہے۔ اور ان میں ایک نلی ہوتی ہے۔ جس کا مُنھ جلد پر کھُلا رہتا ہے۔ یہی وہ سوراخ ہیں جن کو مسام کہتے ہیں۔ چربی کی گلٹیاں جلد کے اندرونی طبقہ میں ہوتی ہیں اور ان میں بھی نلی رہتی ہے اور اُن کی نلیاں بالوں کے خانہ میں کھلتی ہیں۔ ان میں سے ایک روغنی شئے نکلتی ہے جس سے ہماری جلد چکنی رہتی ہے۔

چربی (FAT) یہ ایک طرح کی مادی اور روغنی چیز ہے۔ یہ عضلات پر جلد کے اوپر اور نیچے رہتی ہے۔ اس کا کام جلد کو گرم رکھنا ہے۔

نسیج (TISSUE) یہ مثل ڈور کے ایک بندھن ہے۔ جسکے ذریعہ جسم کی مشینری اپنی اپنی جگہ پر قائم ہے۔ جب یہ دونوں ہڈیوں کا اتصال کرتے ہیں تو بندھن یا رباطات (LIGAMENTS) کہلاتے ہیں۔ اور جب عضلہ کا اتصال ہڈی سے کرتے ہیں تو ان کو نسیں یا پوتار (TENDONS) کہتے ہیں۔

بال (HAIR) باریک سوت کی طرح جو چیزیں بیرونی جلد پر معلوم ہوتی ہیں۔ انھیں روئیاں کہتے ہیں۔ داڑھی۔ مونچھ اور سر کے روئیں کو بال (HAIR) کہتے ہیں۔ ان میں نہایت باریک خلانے ہوتے ہیں۔ ان کی جڑیں جلد حقیقی میں ہوتی ہیں ان کو شعیرہ جراب یعنی بال کے کیسہ دار غدود کہتے ہیں۔

ناخن:- اس سے جسم کی حفاظت ہوتی ہے اور قوتِ لامسہ میں مدد ملتی ہے ناخن ہی روئیں کی طرح بیرونی جلد کی دوسری شکل ہے۔ ناخن کے تین حصّے ہیں۔ جڑ۔ جسم۔ کنارہ (FREE EDGE) عضلہ کے اوپر کا حصّہ جسم اور جلد کے نیچے والے حصّہ کو اُس کی (ROOT) کہتے ہیں۔

نظام عصبی یا اعضاء نفسانیہ

(NERVOUS SYSTEM)

اعضاء نفسانیہ:- انسان کے جسم میں آلات یا رگوں کا مجموعہ ہے جو معمولی طور سے کام کیا کرتا ہے۔ ان کو نظام (SYSTEM) کہتے ہیں جو آلات ہاضمہ کا کام کرتے ہیں۔ ان کو نظام ہضمی (DIGESTIVE SYSTEM) کہتے ہیں۔ انھیں کے اندر جوف شکم، غدود، جگر، وغیرہ ہیں۔ یہ آلات یا نظام جس سے ادراک، تحریک

ہوش وغیرہ معلوم ہوتے ہیں۔ انھیں نظام عصبی کہتے ہیں۔ نظام عصبی کے دو حصے ہیں

(۱) نظام دماغی یا حرام مغز

(۲) نظام شرکی (SYPATHETIC NERVOUS SYSTEM)

نظام شرکی سے پرورش کے آلات، جسم، غدود، اور عروق دمویہ کو رگیں ملتی ہیں۔ یہ سب نظام دماغی سے ملی۔ اُن کے دو جسہ ہوتے ہیں۔ جو مُہروں کے دونوں طرف لگے رہتے ہیں۔

(ا) ہر ایک جسہ یعنی دھڑ میں لمبی لمبی رگوں کی گرہیں ہیں۔ اُن کو عجرت یا پٹھے کی گرہ (GANGLIA) کہتے ہیں (ب) یا رگوں کے سرے جو عجرت سے مل گئے ہیں اور (ج) پیچ در پیچ رگیں یا رگوں کا جال (PLEXUSES) ہے۔ نظام دماغی کے حصے حسب ذیل ہیں۔

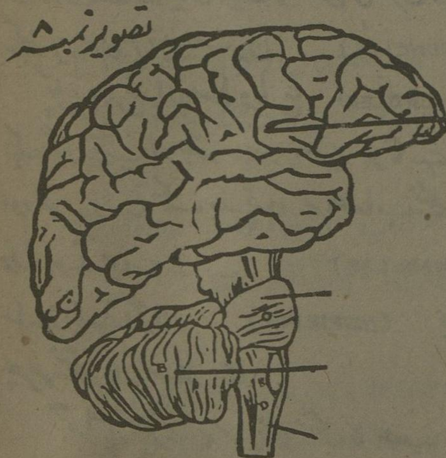
(۱) مقدم دماغ (CEREBRUM)
مؤخر دماغ (CEREBELLUM)

(۲) پل دماغ یا اوسط دماغ (POVS VEROLII) (۳) حرام مغز

(۴) رگ کا مقدم، درمیانی، مؤخر حصہ

مقدم دماغ یا بڑا دماغ:۔ اس کے دو حصے ہیں ان دونوں حصوں کے بیچ میں ایک درز (SAGITAL FISSURES) ہے۔ اسکی وجہ سے دماغ دو حصوں میں تقسیم ہو جاتا ہے۔

تصویر نمبر ۸



ان دونوں حصوں کو دماغ کا نصف کرہ (CEREBRAL HEMISPHERES) کہتے ہیں۔ یہ دائیں اور بائیں طرف رہتے ہیں۔

اوپر سے نیچے کی طرف مقدم دماغ، چھوٹا دماغ، پل دماغ اور حرام مغز کا نصف حصہ دکھائی دیتا ہے۔

داہنے کو دایاں نصف کرہ (RIGHT HEMISPHERE) اور بائیں کو بایاں نصف کرہ (LEFT HEMISPHERE) کہتے ہیں یہ دونوں حصے بھی نیچے جڑے ہیں. جس چیز سے یہ جڑے ہیں اس کو جسم ثلث (CORPUS CALLOSUM) کہتے ہیں۔ تصویر نمبر ۸ بغور دیکھئے۔

مقدم دماغ کا اندرونی پردہ مٹیلے رنگ کی چیز یا سیلوں سے بنا ہے۔ اس میں کہیں ابھار اور کہیں گہرائی رہتی ہے۔ ابھری ہوئی جگہ کو دماغ کا ابھار (CORVOBUTTON) اور گہری جگہ کو (SULCI OR SULENS) کہتے ہیں۔

اس کا اندرونی حصہ سفید چیز (WHITE MATTER) یعنی رگوں کے جال سے بنا ہے۔ دوسرے حصہ کو خالی مادہ (CORTEX OR GRAY MATTER) کہتے ہیں دماغ کا باہری حصہ سیلوں سے اور اندرونی عصبی بافت (NERVOUS TISSUES) سے بنا ہے۔ ہر ایک نصف کرہٗ دماغ کے نیچے خالی رہتا ہے۔ اور دونوں نصف کرہ دماغ کے درمیان ایک پتلی چیز رہتی ہے۔ اس میں کچھ سیال شئے ہے۔

مؤخر دماغ (CEREBELLUM) اس میں بھی دو نصف کرے ہوتے ہیں۔ اور یہ مقدم دماغ کے پیچھے رہتا ہے۔ اس میں بہت فرجات (سلبی یا سونی لنس) ہوتی ہیں۔ جو زیادہ گہری رہتی ہیں اس کے تین حصے ہیں۔

نصف کرے (HEMISPHERE) اور درمیانی حصہ (VERNIS) ان دونوں کے درمیان ایک ڈنٹھل کی طرح رہتا ہے جسکو (CORPUB DONTATUNE) کہتے ہیں۔ ان میں تین ستون (PEDUNCLES) ہوتے ہیں۔

پل دماغ یا اوسط دماغ (PONS VEROLEE) یہ مؤخر دماغ کے سامنے کا ایک گول ابھار دار حصہ ہے۔ یہ سفید ہوتا ہے۔ اس جگہ سے حرام مغز، مقدم دماغ اور مؤخر دماغ تک جانے والے اعصاب نکلے ہیں۔ پل کے نیچے دو چھوٹے چھوٹے گول دانے ہوتے ہیں۔ یہ (CORPUS MAMMILLAR) کہلاتے ہیں۔ اسکے سامنے ایک بڑا گولا (NISPHC BIB) پھر مجمع النور (OPTIC CHIASM) پھر سونگھنے کا راستہ ہے

حرام مغز:- یہ سوئی کی شکل کا عصب ہے اس کا سر تقریباً ایک انچ۔ طول اوپر

کی طرف ہے۔ اس کی موٹائی سب جگہ یکساں نہیں ہے۔ بیرونی حصّہ اور اندرونی حصّہ مٹیلے رنگ کا ہے۔ اُس کے وسط میں ایک سوراخ ہے اُس میں ایک نالی ہوتی ہے۔ جو دماغ کے چوتھے خانہ میں جاملی ہے اور اُس کا دوسرا ریڑھ کے ستون کے درمیانی نالی سے ملا ہے۔

ریڑھ کا ستون اور اُس کا گودہ:۔ یہ ڈیڑھ فیٹ لمبی ہڈی ہے اور اس سے کل ریڑھ کے ستون کا بھرا ہوا ہے۔ اس سے اعصاب کے اکتیس ۳۱ جوڑے نکلتے ہیں۔ اسکا بیرونی حصّہ مٹی کے رنگ کی چیز ہے اور اندرونی حصّہ سفید رنگ کی چیز (WHITE MATTER) سے بھرا رہتا ہے اور بیچ میں قناعت مرکز یہ یا حرام مغز کی نالی ہے۔

مقدم دماغ، پُل دماغ، حرام مغز اور ریڑھ کا ستون ان سب پر جھلیوں کے ۳۔ غلاف چڑھتے ہیں۔ باہری غلاف کو اُم جافیہ (DURA MATTER) کہتے ہیں۔ اس کا تعلق ہڈی والے حصّے کے غلاف سے ہے۔ یہ بہت ہی نازک عصبی ریشے کے بندھن کی طرح ہے۔ درمیانی غلاف یا دماغ کی جھلّی اُم دماغ (MENINGES) کو اُم رقیق (ARCH HOID) کہتے ہیں۔ اور دماغ کے سب سے اندرونی غلاف کو غشا رلین (PIA MATTER) کہتے ہیں۔ یہ عروق دمویہ کا جال ہے

اعصاب:۔ دماغ سے جسم کے مختلف حصّوں میں خبر لے جانے کا کام کرتے ہیں۔

اعصاب حسب ذیل حصّوں میں منقسم ہیں۔

(۱) **اعصاب الدماغ** (CRANIAL NERVOUS) وہ ہیں جو چھوٹے دماغ کے اندرونی پردہ سے نکلتے ہیں۔ ان کے بارہ جوڑے ہیں۔ اُن میں سے ہر ایک دونوں پہلو میں رہتے ہیں۔

(۲) **اعصاب النخاع یا حرام مغز کے اعصاب** (SPINAL NERVOUS) حرام کے ستون کے دونوں پہلو سے اعصاب کے ۲۱ جوڑے نکلتے ہیں۔

اعصاب دماغ حسب ذیل ہیں

(ا) **عصب شمی** (OFLATORY NERVOUS) اس سے سونگھنے کی طاقت پیدا ہوتی ہے۔ (ب) **عصب بصری** (OPTIC NERVOUS) یہ آنکھ کے ڈھیلے کے پیچھے سے داخل ہوتے ہیں اور نور انی پردہ (RETINA) کے

اندرونی طبقہ میں پھیل جاتے ہیں۔ ان سے دیکھنے کی طاقت حاصل ہوتی ہے

(ج) عصب محرک مقلہ یعنی (OCULO MOTOR) اس سے آنکھ کے کوئیے میں حرکت پیدا ہوتی ہے۔

(د) عصب محرک مقلہ (TRACPLCAR) اس سے آنکھ کی پلکیں اوپر اُٹھتی ہیں

(س) عصب ثلاثی وجہی (TRIGEMINAL NERVOUS) اس چہرہ، پچھلا جبڑا، ناک۔ منھ۔ زبان کا دو تہائی حصہ، اور دانت میں حرکت پیدا ہوتی ہے۔ اس سے چلنے اور کھلنے کی طاقت حاصل ہوتی ہے۔ (ص) عصب اشتیاقی یا عصب الشفاقی (ABDUCENS) ان سے اوپر کی جانب اُٹھتی ہے (ط) عصب الوجہ (FACIAL NERVOUS) اس سے کھوپڑی اور چہرے کے عضلات میں قوت حرکت پیدا ہوتی ہے اور زبان کے لئے ذائقہ پیدا کرتی ہے۔ (ع) عصب سمعی (AUDITORY OR ACOUSTIC NERVOUS) ان سے سننے میں مدد ملتی ہے (ف) عصب ذوقی (GLOSSO PHARY NGEOL) ان سے حلق کے عضلات اور زبان میں ذائقہ کی طاقت پیدا ہوتی ہے۔ (ك) عصب الراجع (VAGUS OR PNEUMOGASTRIC NERVE) یہ دونوں بڑے اعصاب ہیں۔ ان سے نرخرہ اور ہوا کی نالی پھیپھڑا۔ معدہ، بارہ انگشتی آنت اور جگر وغیرہ میں حرکت پیدا کرتی ہے۔ (ل) عصب اضافی (SPINAL ACCESSORY) پشت اور گردن کے عضلات میں حرکت پیدا کرتی ہے۔ اور بہت سے عضلات میں حرکت کی طاقت کا باعث ہے (م) عصب لسانی (HYPOG LOSSAL) اس سے زبان کے عضلات میں حرکت ہوتی ہے

اعصاب حرام مغز:۔ یہ اعصاب ۳۱ ہیں۔ اور حرام مغز سے شروع ہوتے ہیں۔ یہ حرام مغز میں دو طرف سے جڑے ہیں اور دونوں طرف کے سوراخوں سے نکل کر کل جسم میں پھیل گئے ہیں۔ جن دو حصوں میں جڑے رہتے ہیں۔ انہیں مقدم (ANTERIOR OR MOTOR) اور پچھلے یا دوسرے کو موخر (POSTERIOR) کہتے ہیں۔ اور بہت جگہوں میں ان کا خوشہ بن گیا ہے۔ یہ مقدم عصب اور موخر عصب فوراً ہی عصبی گروہ میں مل جاتے ہیں۔ اعصاب حرام مغز مندرجہ ذیل ہیں۔

(۸) جوڑ گردن میں۔ ۵ جوڑ نشست گاہ میں۔ ۱۲ جوڑ سینہ میں ایک جوڑ دُمچی کی ہڈی میں ہوتا ہے۔ ۵ کمر میں

ہر ایک عصب حرام مغز سے نکلتا ہے۔ اور ایک دوسرے سے مل کر جال (PLEXUS) بناتا ہے۔ یہ اعصاب عضلات کے سیلوں، گرہوں، جلد۔ نرخرہ، یا زبان میں ختم ہو جاتے ہیں۔

نظام دوران الدم

(CIRCUL ATORY SYSTEM)

اسمیں حسب ذیل اعضاء ہیں۔

(ا) دل

(ب) باہر نکلنے والی عروق دمویہ میں شرائین (ARTERIES)

(ج) اندر آنے والی عروق دمویہ (VEINS)

(د) چھوٹی چھوٹی متفرق عروق دمویہ (CAPILLARIES) عروق شعریہ، عروق جاذبہ (CYMPHTICS)

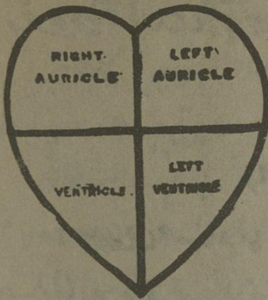
آخر کے تینوں کے بارے میں پہلے ہی بیان ہو چکا ہے اب ہم خون (BLOOD) اور دل (HEART) کے بارے میں بیان کرنا چاہتے ہیں۔

دل (HEART) دل ناشپاتی کی شکل کا جوف دار عضلاتی عضو ہے اس کا قد ایک بند ھی مٹھی کے برابر ہے۔ سینہ سے کچھ پیچھے کی طرف اور کچھ بائیں طرف ہٹ کر دونوں پھیپھڑوں کے درمیان میں واقع ہے۔ بالائی حصہ بہ نسبت زیریں حصہ کے کچھ زیادہ چوڑا ہے۔ اس کے اوپر جھلی کا ایک غلاف چڑھا رہتا ہے۔ جسکو غلاف القلب ((PERICORDIUM)) کہتے ہیں۔ اس سے سیال شئے رنکلتی ہے۔ جس سے دل کا بالائی حصہ تر رہتا ہے۔

دل کا اندرونی حصہ خول ہوتا ہے۔ جس طرح اوپر بیان ہوا ہے۔ یہ باریک عضلات کی جھلی اسکو چار چار حصوں میں تقسیم کرتی ہے۔ ترتیب وار اوپر نیچے، دائیں اور بائیں چار خلئے (AVRICLES) ہیں۔ —

اوپر کے دونوں دائیں اور بائیں اذن القلب، یا کان کی سیپی (AURICLE) اور نیچے والے دائیں بطن یا شکم کہلاتا ہے۔

تصویر نمبر ۹



دل کی باہری لکیریں

(۱) دل کا دایاں کان (RIGHT AURICLE)

(۲) دایاں بطن (RIGHT VENTRICLE)

(۳) دل کا بایاں کان (LEFT AURICLE)

(۴) بایاں بطن (LEFT VENTRICLE)

پس دل دائیں اور بائیں اس طرح ہے۔

دایاں:
- ایک دل کا کان (AURI CLES)
- ایک بطن (VENTRICLES)
- ایک عضلہ جو دل کے کان اور بطن کو جدا کرتا ہے۔

بایاں:
- ایک دل کا کان
- ایک دل کا بطن
- ایک عضلہ جو دل کے کان اور بطن کو جدا کرتا ہے۔

دل سے دونوں قسم کے صاف اور کثیف خون آتے جاتے ہیں۔

صاف خون چار پھیپھڑوں کے وریدوں (PULMONARY VEINS) کے ذریعے آتا ہے۔ کثیف خون اجوف فوقانی (SUPERIOR VENACAVE) اور اجوف تحتانی (INFERIOR VENACAVA) کے ذریعہ آتا ہے۔

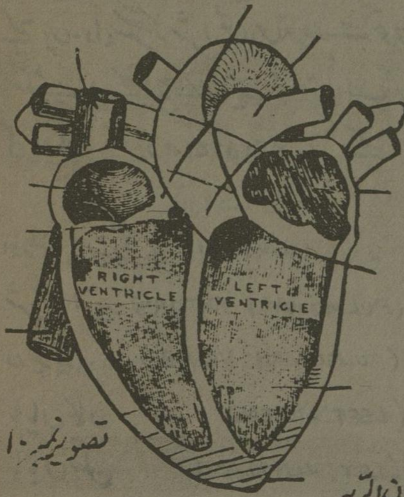
غذا کا حصہ اور سب جھوں سے لطف یا رطوبت بے نام والی شریان کے ذریعہ سینہ کی نالی میں گرتے ہیں۔

دل سے کثیف خون نکل کر شریان الریہ (PULMONARY ARTERY) کے ذریعہ پھیپھڑے میں جاتا ہے اور وطنی یا شہ رگ (AOR ATA) کے ذریعہ صاف خون کل جسم میں پھیل جاتا ہے۔

اب دل کے فعل پر غور کیجیے۔

اجوف تحتانی (INFERIOR VENACAEP) جو جگر کے اندر سے جاکر دل کے دائیں کان (RIGHT AURICLE OR ATRIUNSSE) میں کھل جاتی ہے۔ اس

میں کل نچلے عضو کا خون اکٹھا ہو جاتا ہے۔ اسی طرح جسم کے تمام حصّوں سے کثیف خون۔ اجوف فوقانی (SUPERIOR VENCAVA) میں آتا ہے۔ جو دل کے دائیں کان میں اسکو پہونچا دیتا ہے۔ جیوں ہی دایاں کان خون سے بھر جاتا ہے۔ یہ سکڑنے لگتا ہے۔ اور زور سے خون کو (RIGHT VENTRICLE) دائیں بطن میں ڈھکیل دیتا ہے۔ دایاں سہ دنداں دندانہ کواڑ (TRICUS PID VALVE) اس کے بعد ہی بند ہو جاتا ہے۔ اور خون کو واپس نہیں جانے دیتا۔ یعنے پھر دائیں بطن سے دائیں کان میں نہیں جانے پاتا۔



تصویر نمبر ۱۰

اس میں بالائی دائیں اور بائیں دونوں بطون دکھائے گئے ہیں۔

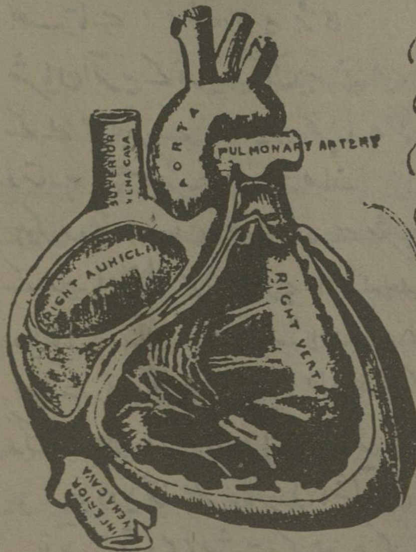
اس کے بعد جیوں ہی دایاں بطن بھرتا ہے۔ ویسے ہی یہ بڑی شریان الریہ کے ذریعہ صاف ہونے کے لیے پھیپھڑے میں پہونچا دیتا ہے۔ پھیپھڑے میں خون صاف ہوکر دائیں اور بائیں پھیپھڑے سے شریان الریہ کے ذریعہ بائیں بطن میں آجاتا ہے۔ اس کے بعد اس کان سے یہ خون بائیں بطن میں ڈھکیل دیا جاتا ہے۔ یہاں ۲ دو دندانہ کواڑ (BI-CUS FID VALVE) یہ اس کا واپس ہونا روک دیتا ہے۔ اس کے بعد جب بایاں بطن بھر کر سکڑنے لگتا ہے تو خون اورطی یعنی شہ رگ میں چلا جاتا ہے اور وہاں سے تمام جسم میں پھیل جاتا ہے۔

یہ اوپر بتا چکے ہیں کہ دل ناشپاتی کی شکل کی چیز ہے۔ یہ پانچویں۔ چھٹے ساتویں۔ آٹھویں پشت کے مہرہ کے نیچے رہتا ہے۔ اس کا بالائی حصہ بائیں سے بنتا ہے اور جسم کے درمیانی حصہ سے ۳½ انچ ادہر ہے۔ یہ ایک مضبوط عضلہ کا جوف ہے۔ جسکو غلاف القلب (PERICAR DIUM) کہتے ہیں۔ اس کا اندرونی حصہ ایک نرم جھلی سے ڈھکا ہے جسکو غشاء الباطن (ENDOCAR DIUM) کہتے ہیں

اب ذرا ان کواڑوں کے بارے میں بھی سمجھ لینا چاہیے۔

کان سے بطن میں خون آنے کے لئے ایک سوراخ ہر ایک طرف رہتا ہے۔ سوراخوں میں ایک کواڑ (VALVE) رہتا ہے۔ یہ ایک ہی طرف کھلتا ہے یعنی کان میں نہیں جا سکتا کیونکہ اس وقت یہ کواڑ آپ سے آپ بند ہو جاتا ہے۔ داہنی طرف تین کواڑ ہیں۔ اس لئے اس کا نام (TRI-CUSPID VALVE) سہ دندانہ کواڑ ہے۔ اور بائیں طرف دو کواڑ ہیں۔ اس لئے اس کو دو دندانہ کواڑ (BI-CUSPID VALVE) کہتے ہیں۔ دل سکڑ کر شرائین میں زور سے خون ڈھکیل دیتا ہے۔ اسی وجہ سے دل کے سکڑنے اور پھیلنے سے ایک آواز "لپ وپ" کی سنائی پڑتی ہے۔ اس آواز کو دل کی آواز (SYSTOLE) کہتے ہیں۔

تصویر نمبر ۱۱



اورطی یا شہ رگ (AOROTA)

شریان الریہ (PULMONARY ARTORY)

وریدیہ (PULMONARY VEINS)

بایاں کان (LEFT AURICAL)

بایاں بطن (LET VENTRICLE)

نظام ہضمی

(DIGESTIVE SYSTEM)

اس میں منھ حلق جس کے بارے میں نظام تنفسی میں بیان کیا جائے گا۔ معدہ چھوٹی اور بڑی آنت (SMALL AND L... [illegible]) سگنی (SIGMOID) (RECTUM) جگر (Liver) مثانہ (BLADDER) (PANCREASS) وغیرہ ہیں۔

منھ (MOUTH) اس کا اندرونی حصّہ لعابدار جھلی سے بنا ہے۔ یہ لعابدار جھلی . . . (MUCUS MEMBRANE) بھی جلد کے مانند ہوتی ہے اس کا رنگ سُرخی مائل ہے۔ اس میں غدود مفرزہ (SECRETING GLANDS) ہیں اور اس میں نزدیک آنیوالی چیز کو جذب کرنے کی طاقت ہے۔ غدود کی بابت آئندہ بیان کیا جائے گا۔

زبان :۔ یہ عضلات کا بنا ہوا آلہ ہے۔ ذائقہ کا ذریعہ ہے۔ چبانے میں بھی یہ مدد کرتی ہے۔

لوزتان (TONSILS) ایک قسم کی گٹھلیاں ہیں۔

تالو (PALATE) یہ ہڈی اور لعاب دار جھلی سے بنا ہے۔

اس سے ہضم ہونے کا فعل ہوتا ہے (اس کے بارے میں آئندہ بیان کیا جائے گا) زبان میں چند رگیں کانٹے دار (PAPILLAC) ہیں جن سے ذائقہ ملتا ہے۔

دانت (TEETH) کی قسمیں مندرجہ ذیل ہیں۔ دانت کی دو قطاریں ہوتی ہیں۔ بالائی اور زیرین۔

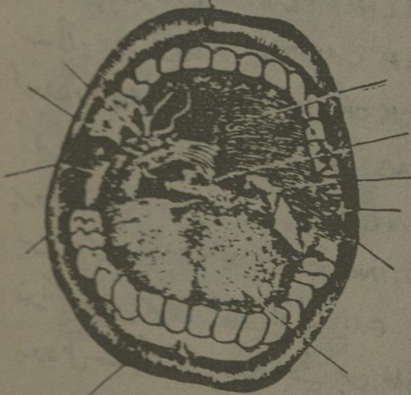
چار آگے کے دانت جن کو اسنان (INCISOR TEETH)

دو کچلیاں یا کیلے (CANINE TEETH)

چار داڑھی دوسروالی (BICUSPID TEETH)

چھ پچھلی ڈاڑھیں (MOLAR TEETH)

تصویر نمبر ۱۲



تصویر نمبر ۱۲

منھ کا اندرونی حصّہ، دانت، زبان تالو اور حلق دکھایا گیا ہے

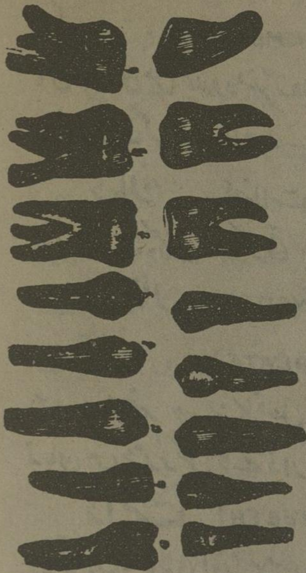
دانت کی دو قطاریں علیحدہ علیحدہ جبڑے کی ہڈی میں ہیں۔ جن پر یہ دانت رہتے ہیں اُس کو مسوڑھا کہتے ہیں۔ اس میں بہت سے عروق دمویہ اور اعصاب رہتے ہیں۔ جو اُن کے جڑ کے سوراخوں میں رہتے ہیں۔ ہم لوگوں کو دانت کا جو حصّہ

دکھائی دیتا ہے۔ وہ سفید کڑا انامل
چڑھا رہتا ہے۔ جب یہ ٹوٹ جاتا ہے
تو دوبارہ نہیں نکلتا۔ دانت کا وہ حصہ
جو مسوڑھوں میں رہتا ہے۔

دانت کی جڑ (FANG)

کہلاتا ہے۔ بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو
دانت نہیں ہوتے۔ چھٹے ماہ سے ڈیڑھ
برس تک دودھ کے دانت نکل آتے ہیں
(اوپر سے نیچے) پہلے تین جوڑے
ہمہ پچھلی داڑھیں ہیں۔ بعد والے جوڑے
کچلیاں اور آخر کے دو جوڑے انسان۔
چھ برس کی عمر ہوتے ہوتے یہ گر جاتے
ہیں۔ بعد کو نئے اور مستقل دانت (PERMANENT TEETH)
نکلتے ہیں۔ یہ گنتی میں بتیس ہوتے ہیں اور پھر بڑھاپے میں گرتے ہیں۔
اور اگر دانتوں کی حفاظت کی جائے تو ضائع نہیں ہوتے۔

تصویر نمبر ۱۴



تصویر نمبر ۱۵



سر دنداں (CROWN)

انامل یا جلد دنداں (ENAMEL)

ثب فی۔ جوف گودہ (PULP CAVITY)

گردن دنداں (NECK OF THE TEETH)

ڑنہ نداں۔ (TLAG OR ROOT)

پردہ دنداں (DENTINE)

سیمنٹ کا طریقہ (COOTING OF CEMENT)

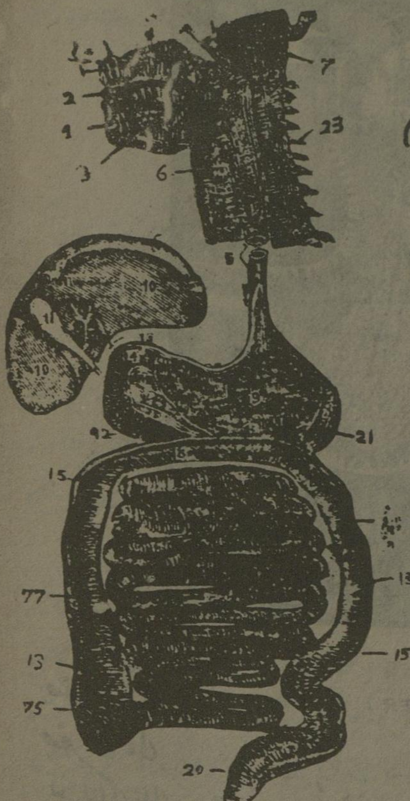
غذا کی نالی یا مری (ACSOPHAGUS OR GULLET)

یہ وہ نلی ہے جس کے ذریعے سے پیٹ میں جاتی ہے۔ جب تک غذا یہ نلی معدہ کی طرف

ہمیشہ سکڑا کرتی ہے۔ اسی وجہ سے سر جھکا کر کھانے سے بھی غذا آسانی سے معدہ میں پہونچ سکتی ہے۔ معدہ اور غذا کی نالی کے اتصال کو "فم معدہ" یا کوڑی کا مقام (CARDIAI ORIFICE) کہتے ہیں۔ اصل میں غذا کی نالی جوف سینہ میں جاکر حجاب حاجزہ (DIAPHRAGM) کو چیرتی ہوئی معدہ میں پہونچتی ہے۔

معدہ (STOMACH OR VENTRICUBSS) یہ ناشپاتی کی شکل کی کھوکھلی تھیلی کی طرح ہے۔ یہ بائیں جانب جوف شکم کے بالائی حصہ میں اور حجاب حاجز کے ٹھیک نیچے واقع ہے۔ اسی پر دل رہتا ہے۔

یہ منھ سے مری (غذا کی نالی) کے ذریعہ جڑی ہے۔ غذا کی نالی آنتوں تک نیچے چلی گئی ہے۔ اس مقام کو جہاں مری یا غذا کی نالی ہے مقام داخلہ (CARDIAC) کہتے ہیں۔ معدہ اور آنتوں کے مقام اتصال کو بیرونی دہانہ کہتے ہیں۔



معدہ باہر کی طرف جس ایک ار جھلی سے ڈھکا ہوا ہے اس کو باریطون (PERITOVEAM SEROUS COAT) کہتے ہیں۔ درحقیقت یہ معدہ کا ایک ڈھکن ہے درحقیقت یہ باریطون ایک جھلی ہے جس سے رطوبت تراوش پاتی ہے۔ جو شکم کی دیوار (ABDOMINAL WALL) کے اندر رہتی ہے۔

باریطون سے اور بھی کئی طبقے ہیں۔ جن کے علیحدہ علیحدہ نام ہے۔

غذا کے کل راستے

(۱) اوپر کا جبڑا۔
(۲) نیچے کا جبڑا
(۳) زبان کی جڑ
(۵) غذا کی نالی
(۲۵) معدہ

(۹) اس کا اندرونی حصہ

(۲۱) صفرا کی تھیلی

(۱۰) جگر کا دایاں و بایاں حصہ

(۱۴) (۱۳) (۱۲) (۱۱) بارہ انگشتی آنت

(۱۵) چھوٹی آنتوں کا بیچ

(۱۶) اعور

(۱۷) قولون صاعد

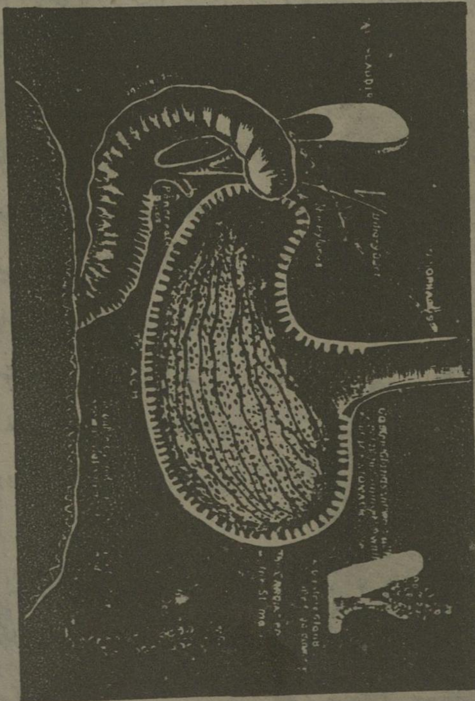
(۱۸) قولون معترض۔

(۱۷) قولون نازل

(۲۰) موٹی آنتوں کا ٹیڑھا حصہ

ان کے بیچ میں جوف بار یطون پیریٹونل کیویٹی ہے۔

تصویر نمبر ۱۶



(GALL BLADDER) صفرا کی تھیلی

(BIB DUCT) صفرا کی نالی

(PANEREATIC DUCT) لبلبا کی نالی

آنت (INTESTINE) معدہ (STOMACH)

غدود ہضمی یا غدود معدی (GASTRIC GLANDS)

ذرات ہضمی (GASTRIC CELLS)

شکم کی بائیں کھڑکی (CARDIAC AND OF THE STOMACH)

فتم اسفل یا مسّہ (POLYPUS)

غذا کی نالی یا مری (AESOPHAGUS)

بڑی آنتوں کی چھوٹی گلٹیاں (TUBULAR GLANDS OF THE -LARGE INTESTIVES)

معدہ کی بارہ انگشتی آنت اور صفرہ کی تھیلی کھلی ہے۔ اس میں جو دانہ دار حصہ دکھائی دیتا ہے وہ غدود ہضمی ہیں۔ کیڑے کی شکل کا جو حصہ ہے وہ رقیق سیال کو تراوش دینے والی گلٹیاں ہیں۔

معدے کے تین خاص طبقے

(ا) بیرونی یا سب سے بالائی طبقہ (PERILOVEUM) جس کے ذریعہ یہ شکم کی دیوار سے ملا رہتا ہے اور ملف کا دوران ٹھیک رکھنے میں مدد دیتا ہے۔

(ب) درمیانی طبقہ (MIDDLE OR MUSCULAR COOT)

یہ عضلات سے بنا ہے۔ معدہ میں غذا جاتے ہی یہ سب عضلات یکے بعد دیگرے سکڑ کر لہروں کے اٹھنے کے باعث ہوتے ہیں۔ یعنی معدہ کو ایک طرف سے دوسری طرف برابر چلاتے اور ہلاتے ہیں۔ اس لئے غذا فوراً پاش پاش ہو جاتی ہے اور لئی یا چٹنی کی شکل کی ہو جاتی ہے۔

(ج) اندرونی بلغمی طبقہ (MUCOVS COAT) یہ شہد کی مکھی کے چھتہ کی طرح ہے اس سے رطوبت نکلتی ہے۔ زیادہ رطوبت نکلنے کے لئے اس میں بلغمی جھلی کے بہت سے چھوٹے چھوٹے سوراخ ہیں۔ یہ بلغمی جھلی خاص طرح کے ذرات یا سیلوں کے ایک ہی طبقہ سے بنی ہے۔ اس کے سیلوں میں کوئی عروق دمویہ نہیں ہوتے ہیں۔ لیکن ان کی جڑ تک بہت سے عروق دمویہ جاتے ہیں۔ بلغمی جھلی کا

فعل رطوبت نکالنا ہے۔ وہ سیلیں جو اس طرح کی بنی ہیں کہ اُن میں جب جوش ہوتا ہے تو رطوبت تراوش پاتی ہے۔ اُن کو غدود کہتے ہیں۔ غذا کے سلسلے میں اوپر بتایا جا چکا ہے کہ باہر کی چیزیں یا زہر وغیرہ جو جسم میں آجاتا ہے اُسکو گھیر لیتی ہیں آگے نہیں بڑھنے نہیں دیتیں۔ یہ غدود دانہ دار ہوتے ہیں اور انکو غدود المفادیہ کہتے ہیں۔ لیکن حقیقت میں یہ غدود ویسے نہیں ہیں۔ جیسا خیال کئے جاتے ہیں۔ بلکہ ان سے سیّال چیزیں تراوش پاتی ہیں۔ اس لئے جو عضلات خاص قسم کی سیلیوں یعنی خدّات سے بنتے ہیں اور جن میں سیّال شئے کے رواں کرنے کی طاقت ہے اس کو غدود کہتے ہیں۔ آنسو کے غدود سے آنسو بہتے ہیں۔ پسینہ کے غدود سے پسینہ نکلتا ہے۔ بیضتہ المنی سے منی تراوش پاتی ہے اور اسی طرح دوسرے غدود بھی اپنا فعل کرتے رہتے ہیں۔ چونکہ یہ طے شدہ امر ہے کہ رطوبت لیجانیوالی گلٹیاں خاکر لعاب دار جھلی میں رہتی ہیں۔ اس لئے یہ سمجھ لینا بھی بالکل غلط نہ ہوگا کہ لعابدار جھلی کا پورا حصّہ رطوبت لے جانے والی گلٹیوں سے ہی پُر ہے۔ حقیقت میں غدود سب جگہ پھیلے ہیں۔ لعابدار اور دوسرے خاص خاص طبقے پر اِدھر اُدھر غدود ہیں۔ اور یہ ایک قسم کی خاص سیلوں سے بنی رہتی ہیں اور اپنی اصلی شکل میں عرق رہتی ہیں۔ غدود میں بہت عروق دمویہ، رگیں اور ملف ہوتے ہیں۔ رقیق سیّال رواں کرنے والے ہر ایک غدود خورد بین سے دیکھے جا سکتے ہیں۔ اور ان کے دھڑ۔ گلا۔ نالی، اور مُنھ ہوتا ہے۔ لعابدار جھلی یا طبقہ ایک ایسی لہردار چیز ہے جس میں ایسے غدود رہتے ہیں جن سے شور، چکنی اور لعابدار رقیق سیّال تراوش پاتی رہتی ہے۔

اب ہم پھر معدہ کے بارے میں بیان کریں گے۔ ہم کہہ چکے ہیں کہ اس کا اندرونی حصّہ لعاب دار جھلی سے بھرا رہتا ہے۔ جب پیٹ خالی رہتا ہے تو اسکی رطوبتی جھلی کی تہہ بندھ جاتی ہے۔

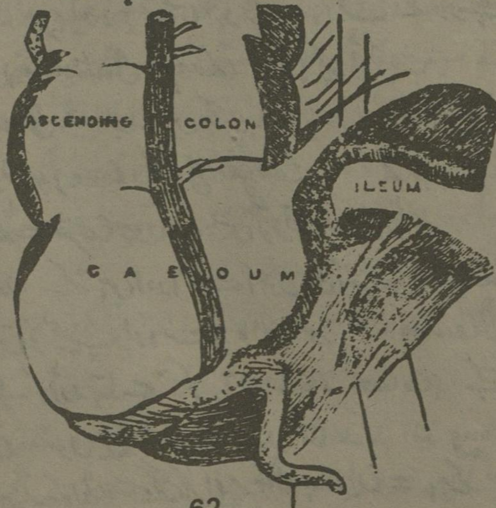
جب رطوبتی جھلّی کا زیادہ حصّہ معدہ کے اندرونی حصّہ کو تر رکھنے کے لئے رطوبت کی روانی کرتا ہے۔ تو اس کے بہت حصّوں میں رقیق سیّال رواں کرنے والے غدود بھر جاتے ہیں۔ جن سے ہضم میں (پیٹ میں) اور ہائیڈرو کلورک ایسڈ کی روانی ہوتی ہے۔ ایسے غدود کو غدود ہضمی (پیٹک گلینڈز) کہتے ہیں۔

اب غور کیجئے کہ ہاضمہ کا فعل کیسے ہوتا ہے ۔ غذا فم معدہ (Cardiac
ORIFICE) سے ہوکر معدہ میں جاتی ہے عضلات کے سکڑنے سے متھ جاتا
ہے۔ (churned) اور ساتھ ہی ساتھ رطوبتی غدود (Orifices or Gas
tric Glands) کے منہ سے رطوبت معدی (Gastric Juice)
نکل کر اس کو تر کرتی ہے۔ اس لئے غذا جو کھائی جاتی ہے آہستہ آہستہ دباؤ کی وجہ سے
پس جاتی ہے اور پانی کے مانند پتلی ہو جاتی ہے۔ اور باقی حصہ گاڑھا کائی کی طرح
ہو جاتا ہے اس پتلی شئے کو معدہ کے دوسرے طبقہ کی باریک باریک عروق دمویہ
کو جذب کر کے خون میں تبدیل کر دیتے ہیں ۔ باقی حصہ کائی کی طرح جس کو کیموس
(chyme) کہتے ہیں رہ جاتا ہے اُس کو اور بھی رقیق بنانے کے لئے تاکہ خون
میں مل جانے کے قابل ہو جائے۔ معدہ کے فم اسفل کے راستے آنتوں میں پہونچاتی ہیں۔
اس معدہ کے قسم اسفل پر ایک سخت عضلہ کا کواڑ رہتا ہے، جس کو عضلہ عاصرہ
(سکڑنے والا عضلہ (Sphincter) کہتے ہیں۔

آنت

آنت یا رودہ (Intestines) (Intistines or
bowels) کے زیریں حصہ میں رہتی ہے۔ یہ پیچ در پیچ نل ہیں۔ ان نلوں نے
پیچدار ہونے کی وجہ سے جوف شکم کا بہت سا حصہ گھیر رکھا ہے۔ جوان
آدمیوں کی آنت تقریباً ۱۰ ہاتھ لمبی ہوتی ہے۔ آنت کے دو حصے ہیں۔
(۱) بڑی آنت (Large Intistine) (۲) چھوٹی آنت (Small -
Intistine) یہ لمبائی میں تقریباً ۱۴ ہاتھ یا ۲۰ فٹ ہوتی ہے۔
۱۔ بڑی آنت (Large Intistine) بڑی آنت شکم کے
دائیں زیریں حصہ سے شروع ہوتی ہے۔ جس کو حرقفہ کولھے کی ہڈی (Iliac -
region) کہتے ہیں اور اسی سے اعور (کانی آنت (Intistinal caecum
ملی ہے۔ رودہ رقیق (پیچدار آنت) کا منہ اعور (Ileum) میں کھلتا ہے
اور اس جگہ پر ایک کواڑ رہتا ہے جسکو (Colon Valve) کہتے ہیں۔
بڑی آنت تین حصوں میں منقسم ہے قولون صاعد (Ascending
Colon) ۔ جگر کے اندر سے گزر کر اوپر جاتی ہے۔ وہاں سے ہو کر گھومتی ہے۔ اس کو

قولون مستعرض (TRANSYERSE) کہتے ہیں۔ اس طرح یہ بالائی شکم کے زیرین حصہ سے گزرتی ہوئی خط طحال میں پہونچتی ہے۔ یہاں سے یہ نیچے جھکتی ہے۔ اور وہاں سے قولون نازل (DESCENDING COLON) کہلاتی ہے۔
اس کا سب سے زیرین حصہ ترتیب وار قولون حرفی (PELVIC COLON) اور قولون عالی (ILIAC COLON) کہلاتا ہے۔ جس جگہ بڑی آنت جھکتی ہے اسکو تعاریج کہتے ہیں۔ اسی کا کیڑے کیڑے کی شکل کا کرمی نما زائدہ یا متعلقہ دود ہے (VERMI ORM APPENDIX) تقریباً ۳½ انچ لمبا ہے اعور یا کانی آنت (Cecum) میں کھلتا ہے۔ یہ بند نلی ہے جس کا فعل اب تک معلوم نہیں ہوا۔
چھوٹی آنتوں سے بڑی آنتوں کا فرق مندرجہ ذیل باتوں سے معلوم ہوتا ہے
ا۔ اس میں بڑی آنتوں کے بیرونی طبقہ پر تھیلی کی طرح چربی کا حصہ بالائی طبقہ سے پیدا ہوتا ہے۔ (ب) اس کے بیرونی طبقہ پر درمیان میں فیتے کی طرح ایک بندھن ہوتا ہے (ج) اس میں تھیلی کی طرح طبقے ہوتے ہیں (د) اس میں دلی اور غشائی صحامات جو چھوٹی آنت میں ہوتی ہیں اس میں نہیں ہوتیں۔ اس کے ساخت کے بارے میں اتنا ہی سمجھ لینا کافی ہے کہ بیرونی بالائی طبقہ، درمیانی عضلہ کا طبقہ اور رطوبتی غدود، اندرونی طبقہ، بلغمی اس میں رہتے ہیں۔



اعور یا کانی آنت کیڑے کی شکل کا کرم نما زائدہ اور قولون صاعدہ کا آغاز
قولون صاعد (Ascending colon) عور (CECUM)
رودہ رقیق (Ileum)

چھوٹی آنت (Small Intestines) چھوٹی آنت کی لمبائی ۲۰ فٹ ہے۔ غذا جو معدہ میں جاتی ہے۔ اس کا غیر منہضم حصہ اس چھوٹی آنت میں داخل ہوتا ہے۔ اس کے بھی چار طبقے ہیں ہضم ہونے کے وقت اس آنت میں صفرا کی تھیلی سے بذریعہ ایک نل کے صفرا (Bile) اور لبلبہ (Pancreas)
یا نالی سے بذریعہ ایک نل کے رطوبت لبلبہ (Pancreatic Juice)
آکر مل جاتے ہیں یا اس آنت سے بھی ایک قسم کی رطوبت نکلتی ہے اس کو افراز یا فتنی (Intestinal Juice or Internal secretion)
کہتے ہیں معدہ سے غیر منہضم آنتوں میں آنے کے بعد ان تینوں رطوبتوں میں پسا کرتا ہے۔ اس طرح غذا کا جوہر ہضم ہو کر خون جاتا ہے اور فضلہ پیچ در پیچ آنت میں گھومتا ہوا براز (Stool) کی شکل میں نیچے آجاتا ہے۔

جگر (Liver) انسان کے جسم میں جگر سب سے بڑا غدہ ہے۔ اس کا وزن تقریباً پچاس آونس ہے۔ یہ جوف کے دائیں طرف بالائی حصہ میں ٹھیک حجاب حاجز (Diaphragm) کے نیچے ہے۔ اس کے دو حصے ہیں۔ دایاں حصہ، دایاں فص یا دایاں لوتھڑا (Right lobe) اور بایاں حصہ، بایاں فص یا بایاں لوتھڑا (Left lobe) جس میں دایاں حصہ خاص طور سے بڑا ہے۔ شریان الکبد (Hepatic Artery) اور ورید الباب (Portal Vein) جگر میں خون پہونچاتے ہیں۔
ورید الکبد (Hepatic Veins) اس کو وہاں سے نکالتی ہے۔
جگر کے متعلق دو چیزیں غور کرنے کی ہیں (Gall Bladder)
صفرا کی تھیلی (۲) ورید الباب:- پہلے ورید الباب کے بارہ میں بیان کیا جائے گا۔ لبلبہ کی نالی طحال، معدہ اور چھوٹی آنت کی وریدوں سے ورید الباب بنتا ہے۔ یہ دو شاخوں میں جگر میں داخل ہوتا ہے ہر ایک شاخ جگر کے ایک ایک

حصّہ میں جاتی ہے۔ جگر کے اندر جاکر یہ عروق شعریہ اور جگر کے شریان میں ختم ہو جاتا ہے
جگر کی ورید الخفیں عروق شعریہ سے شروع ہوتی ہے اور اجوف نازل
(Inferior Venacava) میں خون لے جاتی ہے۔

صفرا کی تھیلی یا پتہ:- پتہ ناشپاتی کے شکل کی ایک کھوکھلی تھیلی ہے یہ جگر کے
سطح پر رہتی ہے۔ جس کے اندر اس کا ٹرا آخری سرا کچھ نہ کچھ دکھائی دیتا ہے اسکے
بالائی یا حصے یا گلے سے یامجری المرارہ (Cystic Duct) بنتی ہے جو درمیانی
حصہ اور پیچھے کی طرف سے ہوکر جگر کی نلی میں مل جاتی ہے اور اسطرح صفرا
کی نالی (Bile duct or ductus choledochus) بنتی ہے۔

لبلبہ:- (Pancreas) یہ بھی ایک بڑا غدہ ہے۔ لیکن جگر سے
چھوٹا ہے۔ یطحال کے بائیں رہتا ہے۔ اس کے سر، گردن، دھڑ، اور دم رہتی
ہے۔ اس میں رطوبت لبلبہ (Pancreatic Juice) رہتی ہے جو لبلبہ (Pancreas)
سے نکل کر آنت میں جاتی ہے۔

نظام تنفس

(RESPIRATORY SYSTEM)

اس میں ناک (NOSE) حلق (Pharynx) قصبۃ الریہ یا ہوا کی
نالی (Wind Pipe) پھیپھڑا (Lungs) حجاب حاجز
(Diaphragm) ہیں۔

ناک۔ (Nose) یہ ایک جوف ہے۔ جس کے اندر اور باہر دو دروازے
ہیں۔ اسمیں دو جوف ہوتے ہیں۔ اور دو سوراخ سامنے کی طرف۔ ایک دائیں اور
ایک بائیں طرف ہے۔ ان کو ناک کا سوراخ کہتے ہیں۔ اور ان دونوں جوف کے درمیان
ایک دیوار ہوتی ہے، اس کو حاجز اور دیوار فاصل (Septum)
کہتے ہیں یہ ناک کی درمیانی دیوار فاصل کچھ ہڈی اور کچھ کرکری سے بنی ہے۔ اس
پردے کے دونوں جانب ناک کے جوف ہیں۔ اور اسی کے درمیانی حصہ میں سپی نما
پیچدار ہڈیاں (Inferior turbinated Bones) ہیں

کل ناک کے جوف پر لعاب دار جھلی چڑھی ہے، اور ہر ایک جوف کی بیرونی دیوار کے اوپر کے جبڑے (superior maxillary) کے سوراخ سے ملی ہے۔ اسی کو اوپر کے جبڑے کی ہڈی کہتے ہیں۔ بالائی حصہ میں جہاں ناک کے دونوں پچھلے سوراخ کھلے ہیں۔ وہ منہ کا پچھلا حصہ حلق ہے۔ پچھلے سوراخ کو سوراخ بینی (Pest erior ners) کہتے ہیں۔

حلق :- (Pharynex) یہ وہ جوف ہے جو جوف دہن اور ناک کا آخری حصہ بناتا ہے۔ اور اُن سے بالکل ملا ہے۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں حسب ذیل ضروری ساخت ملتی ہے۔

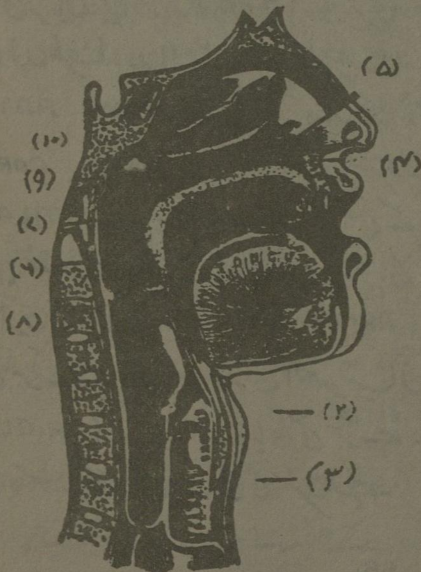
سامنے کی طرف اور بالائی حصہ کے دونوں جوف ناک

پیچھے کی طرف۔ دونوں قنات اوستاکیوس۔

درمیان و آگے۔ منہ۔

نیچے کی طرف :- قصبۃ الریہ یا ہوا کی نالی سامنے اور مری پیچھے کی طرف ہے۔

تصویر نمبر ۱۸



اس میں منہ اور جوف بینی نصف کرہ کی شکل میں دکھلائے گئے ہیں۔

(۱) کھوپڑی کے تلے کی ہڈی (۱۰)
(Sphenoid bone)

(۲) قنات اوستاکیوس (۹)
(Eus-tachian tube)

(۳) نرم تالو soft palates

(۴) کوا uvula

(۵) حلق Pharynx

(۶) ناک کا راستہ (۵)
(Nasal Passage)

(۷) اوپر کا جبڑا (UPPER GAW) (۱۰) زبان (TONGNE)

(۸) نیچے کا جبڑا (LOWER GAW) (۱۱) حنجرہ کی پان نما کری (EPIGLOTTIS)

(۹) سخت تالو (HARD PALATE) زخرہ یا حنجرہ (LARYNX)

حلق ۱ (PHARYNX) بالائی حصہ حلقوم بینی۔ درمیانی حصہ حلقوم

دہن (ORAL PHARYNX) اور نیچے کا حصہ زخرہ یہ متعلق حلق ہیں۔

تصویر نمبر ۱۹



ناک کا سوراخ دکھائی دیتا ہے۔

۱۸۔ بالائی نرم تالو۔ ۱۹۔ ہڈی کا بنا ہوا تالو

کا محراب ۱-۱-۹-۹-۶ پیچیدار ہڈیاں

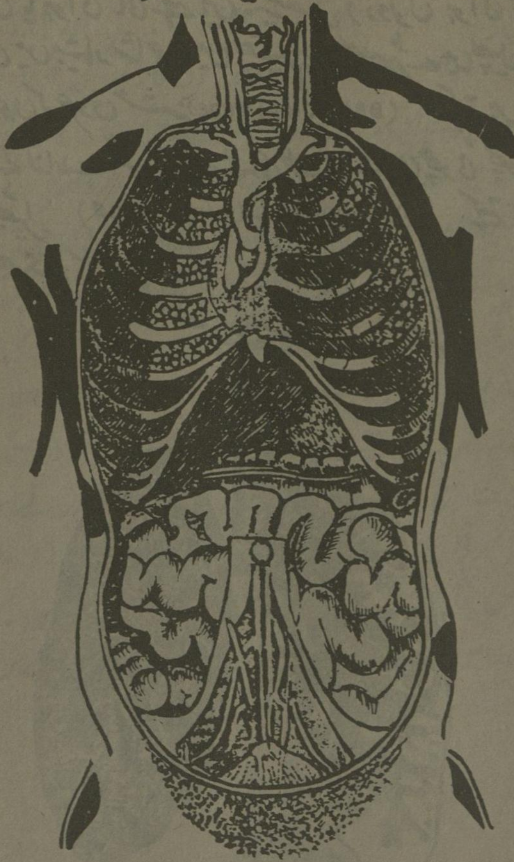
۱۴۔ بالائی جبڑہ کی ہڈی۔ دیکھئے

جوف بینی کس طرح اوپر کے جبڑہ کی ہڈی

سے مل گیا ہے۔

زخرہ حنجرہ (LARYNX) یہ آواز نکالنے کا آلہ ہے۔ یہ اسی جگہ سے شروع ہوتا ہے۔ جہاں حلق کا خاتمہ ہے۔ یعنی زبان کے پچھلے حصہ سے۔ اس میں بہت سی کریاں ہیں (۱) زنخدان کی بالائی کری۔ یہ ایک مربع شکل کی کری ہے۔ ایک ایک دونوں طرف اور ناک کے سامنے والے حصہ میں ہے۔ وہاں یہ سبب دقتی (PONUM ADAMI) بناتی ہے۔ اس کے اندر وتران الصوتیان (VOCAL CORDS) (۲) غضروف خاتمیہ (CRICOID CARTILAGE) ۔ یہ مثل نگ دار انگوٹھی کے ہے ذقن یا زنخدان کی کری کے نیچے ہے (۳) غضروف خاتمیہ کے بالائی کنارہ پر طرجہالی (CRICOID CARTILAGE) ہیچ نما کری (ARITENOID CARTILAGE) دونوں طرف ایک ایک ہے اور ان میں سے ہر ایک سے وتران الصوتیان لگے ہیں (۴) حنجرہ کی پان نما کری (EHIGLOTTIS) یہ زبان کی جڑ ہے۔ اور زخرہ کے پچھلے حصہ میں ہے۔ اس کی شکل ایک پتی کی طرح ہے۔

تصویر نمبر ۲۰



اس میں آواز کا آلہ یعنی نرخرہ، پھیپھڑہ، دل، معدہ، شکم میں دائیں طرف جگر، بائیں طرف طحال، گردہ، آنتیں، مثانہ وغیرہ دکھایا گیا ہے۔

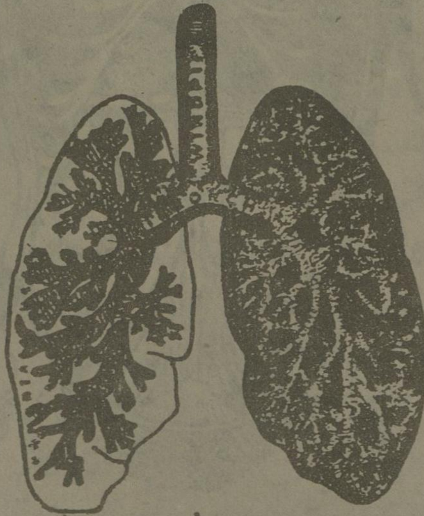
کل نرخرہ پر ایک لعاب دار جھلی چڑھی ہوئی ہے۔ اس سے اوپر کی طرف حلقوم اور نیچے کی طرف ہوا کی نالی ملی ہے۔

قصبۃ الریہ ہوا کی نالی (Trachea) اور شعبتیں (Branchi)

اس کا وجود غضروف خاتمیہ کے کنارے کے حصے سے ہوتا ہے۔ گلے کے نیچے ہوا کی

کی نالی (WIND PIPE) میں جوف سینہ آکر دو حصّوں میں تقسیم ہوگیا ہے۔ انھیں کو شعبتیں یا ہوا کی نالی کہتے ہیں۔ یہ شعبتیں (دونوں ہوا کی نالیاں) لطیف سے لطیف شکل میں بیشمار شاخوں میں تقسیم ہوکر پھیپھڑے میں پھیل گئے ہیں۔ اُن چھوٹی شاخوں کو عروق خشنہ (BRONCHIAL TUBE) کہتے ہیں۔ ہر ایک عروق خشنہ کے کنارے انگور کے خوشہ کی طرح بہت سی چھوٹی چھوٹی تھیلیاں ہیں انھیں جوف پھیپھڑا (AIR SACS یا LUNG SACS) کہتے ہیں اور ان میں ہمیشہ ہوا بھری رہتی ہے۔

تصویر نمبر ۲۱



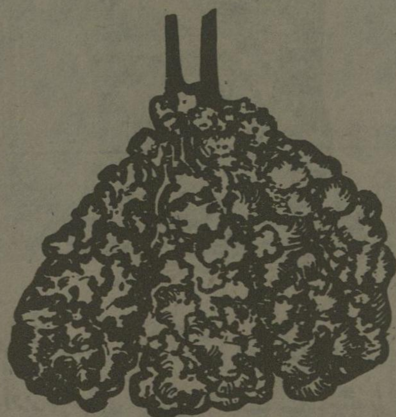
ہوا کی نالی (WIND PIPE) شعبتیں (BRONCHI) عروق خشنہ (BRONCHIAL TUBES)

جوف سینہ (THORACT) یہ سینہ کے اندر کا جوف ہے۔ یہ دو حصّوں میں منقسم ہے۔ اس میں دل اور پھیپھڑے ہیں۔ ہر ایک پھیپھڑے پر ایک بہت نرم طبقہ ہوتا ہے۔ جس کو غشار الصدر۔ سینہ کی جھلّی (PLEURA) کہتے ہیں۔

پھیپھڑا (LUNGS) اس میں بہت نرم سوراخ ہوتے ہیں۔ اور یہ سکڑتا اور پھیلتا ہے۔ اس کی شکل مندر کے گنبد کی طرح ہے جس کا نوکدار سرا

گردن کی طرف ہوتا ہے اور اُن کا زیرین کھوکھلا حصہ جوف سینہ میں ہوتا ہے پھیپھڑے دو ہوتے ہیں۔ یہ جوف سینہ دل کے دونوں طرف رہتے ہیں اور دل کے دائیں طرف کا دایاں پھیپھڑا (RIGHT LUNG) اور بائیں طرف کا بایاں پھیپھڑا (LEFT LUNG) کہلاتا ہے۔ ان کا رنگ کچھ مٹیلا ہوتا ہے یہ اسپنج کی طرح سکڑے ہوتے ہیں۔ یہ نرم اور ہلکے ہوتے ہیں۔ دائیں پھیپھڑے میں تین اور بائیں پھیپھڑے میں دو ٹکڑے ہوتے ہیں۔ جن کو فصوص (لوتھڑا (LOBES) کہتے ہیں۔ ہر ایک فص اور بھی بہت چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں منقسم ہے۔ یہ دونوں ٹکڑے جھلی سے علیحدہ رہتے ہیں۔ دونوں پھیپھڑے ملکر سینہ کا ۳/۴ سے زیادہ ہی حصہ گھیر لیتے ہیں۔ دونوں پھیپھڑوں میں بے شمار ہوا کے خانے (AIR CELLS) عروق خشنہ (BRONCHIAL TUBES) وریدیں شرائین اور عروق شعریہ بھرے رہتے ہیں۔ یعنے اس قسم کے لطیف آلات سے بنے ہیں۔ ہوا کے خانوں کی وجہ سے ہی یہ انگور کے خوشہ کی طرح معلوم ہوتے ہیں۔ اور انھیں خانوں میں ہوا بھرتی رہتی ہے۔ دل سے شریان الریہ (PULMONARY ARTERY) اس جگہ آتی ہے۔ بے شمار عروق شعریہ ہوا کے خانوں کے گرد لگے رہتے ہیں۔ اس کے دوسرے کنارے وریدالت کے ساتھ ملے رہتے ہیں۔

تصویر نمبر ۲۲



خوشہ جوف پھیپھڑا (LUNG SACS)

حجاب حاجز (DIAPHRAGM). جوف سینہ کے نیچے چپٹا

عضلہ ہے۔ یہ جوف سینہ اور شکم کو جدا کرتا ہے۔ اسلئے اس کا نام حجاب حاجز ہے۔ سامنے کے حصّے میں یہ زائد خنجرے (XIPHOID APPENDIX) کے پچھلے حصّہ سے اور اندرونی طبقے پر نیچے کی چپٹی نرم کریوں سے ملا ہے۔ اسی کے سہارے یہ پھیپھڑا اور دل قائم ہے اور پیٹ میں اس عضلہ کے نیچے ہے۔ بائیں طرف طحال اور معدہ اور دائیں طرف جگر ہے، اس کے دو ستون سے مثانہ کو سہارا ملتا ہے۔ اسی کے اندر سے ہو کر جوف سینہ سے مرخرہ اور شہ رگ داخل ہوتے ہیں۔ شکم سے جوف سینہ میں اجوف نازل اور سینہ کی نالی اور مختلف رگیں اور عروق دموبہ سب داخل ہوتی ہیں۔

تصویر نمبر ۲۳

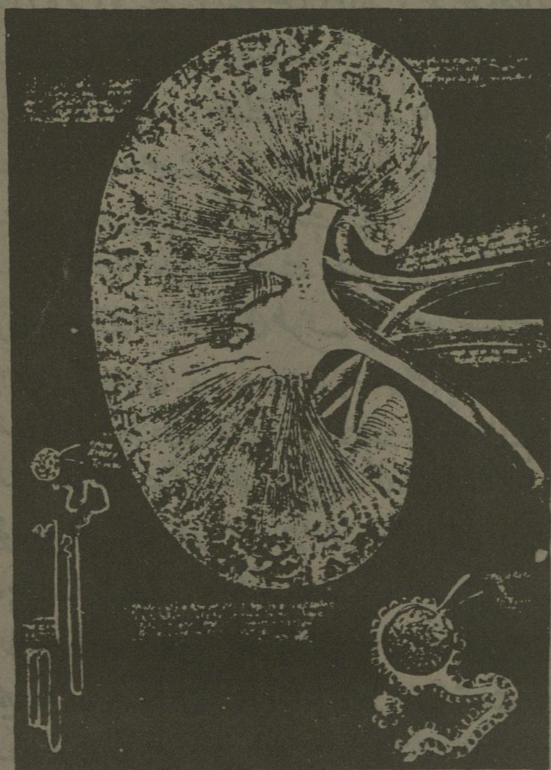


جوف شکم، اور جوف سینہ کو جدا کرتا ہوا حجاب حاجز دکھلائی دیتا ہے۔ اور درمیان میں دل اور پھیپھڑا ہر ایک طرف ہے۔ نیچے بائیں طرف شکم، اور دائیں طرف جگر ہے۔ طحال معدہ میں چھپی ہے۔

نظام بول (URINARY ORGANS)

بول یا پیشاب ایک قسم کی رقیق سیّال ہے جس میں خون سے علیٰحدہ کیا ہوا کثیف مادہ رہتا ہے۔ یہ دو غدود کا فعل ہیں کو گردہ (KIDNEYS) کہتے ہیں۔

تصویر نمبر ۲۴



مثانہ کا کٹا حصہ کیڑے کی شکل کا پیشاب پیدا کرنے والا اور نکالنے والا حصہ ہے۔ یہ اُسی طرح دکھایا گیا ہے۔ جیسا قدرتی حالت میں ہوتا ہے۔ بائیں مثانہ کا ایک خوشہ عروق دمویہ (GLOMERULES) بال سے بھی زیادہ باریک ہوتا ہے۔
جس مقام پر پسلیاں ہوتی ہیں اُسی جگہ کمر کے خطہ میں دونوں طرف گردے

رہتے ہیں۔ گردہ کی شکل گٹھلی کے مانند ہے۔ اور وہ ایک غلاف میں ملفوف رہتا ہے۔ اس سے دونوں طرف سے ایک ایک نلی نکلتی ہے۔ جس کو حالب پیشاب کی نالی (URETER) کہتے ہیں۔ یہ پیشاب کے تیار ہوتے ہی اُسے مثانہ (URINARY BLODDER) میں پہونچا دیتا ہے۔ اگر مثانہ یا گردہ کاٹ ڈالا جائے تو اس کا بیرونی حصّہ دانہ دار دکھائی دیتا ہے اور اس کے اندرونی حصّہ میں چھوٹی چھوٹی نالیوں کے نشانات ہیں۔ اور نوک دار ستون کی طرح معلوم ہوتا ہے۔ جسکو منارہ گردہ کہتے ہیں۔ اس میں ایک قسم کا مادہ رہتا ہے جو بول کو خون سے علٰیحدہ کرتا ہے۔ گردہ میں بہت سے قسم کی عروق دمویہ رہتی ہیں۔ تاکہ خون کا خاص حصّہ پیشاب نکالنے کے لئے اندر جا سکے۔

حالب:۔ (گردہ اور مثانہ کے درمیان کی نالی (ureter) یہ ایک چھوٹی نلی ہے۔ جس کی حالت کیڑے کی طرح ہے۔ یہ مثانہ سے جوف مثانہ تک ہوتی ہے۔

مثانہ:۔ مثانہ کیسہ نما عضلی طبقات سے بنا ہے۔ جس میں پیشاب جمع ہوتا ہے۔ یہ پیڑو کے دونوں ہڈیوں کے اتصالی خط کی طرف رہتا ہے۔ جب پیشاب سے بھرا رہتا ہے تو اس میں اُبھار ہوتا ہے۔ مردوں میں یہ سیدھی آنت کے سامنے۔ مگر عورتوں میں رحم اور اندام نہانی کے سامنے والے حصّہ میں رہتا ہے۔ اس راستہ کو جس سے پیشاب باہر نکلتا ہے۔ مجری البول (پیشاب کی نالی) (URETHRA) کہتے ہیں۔ عورتوں میں پیشاب کا راستہ صرف ۱½ انچ لمبا اور سیدھا رہتا ہے۔ اور صرف پیشاب نکالنے کے کام آتا ہے۔

مردوں میں یہ راستہ ۹ انچ لمبا ہوتا ہے۔ اور اس میں دو جھکاؤ یا گھماؤ ہوتے ہیں۔ اس لئے اس سے پیشاب اور مباشرت کے وقت منی نکلنے کے دونوں کام ہوتے ہیں۔

پیشاب ہمیشہ گردہ سے نکل کر مثانہ میں جمع ہوتا ہے۔

گردہ (K. KIDNEY)

حالب:۔ (پیشاب اور گردہ کے درمیان کی نالی۔)

(UR-ETER)

تصویر نمبر ۲۵



مشانہ (Bl. Bladder)

۲۔ دہانہ (Opening of urethra)

۱۔ حالب کا مثانہ میں کھلنا (Opening of ureter in bladder)

چوبیس گھنٹوں میں تندرست جسم سے کم از کم ۱½ اسیر پیشاب نکلا کرتا ہے۔ قدرتی پیشاب کا رنگ پانی کی طرح کبھی کبھی پیلا پن لئے ہوتا ہے۔

نظام آلات تناسل

ذکورہ:۔ مردوں میں آلہ تناسل کے ذریعہ سے ہی اولاد پیدا کرنے کا کام ہوا کرتا ہے۔ اس کے لئے ذکر یا قضیب (PENIS) ہے۔ قضیب کو چار حصّوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

(۱) بیخ ذکر یا قضیب (ROOT) (۲) دھڑ ذکر (BODY) (۳) گردن قضیب (NECK CERVIX) (۴) حشفہ سپاری (GLANS PENIS)

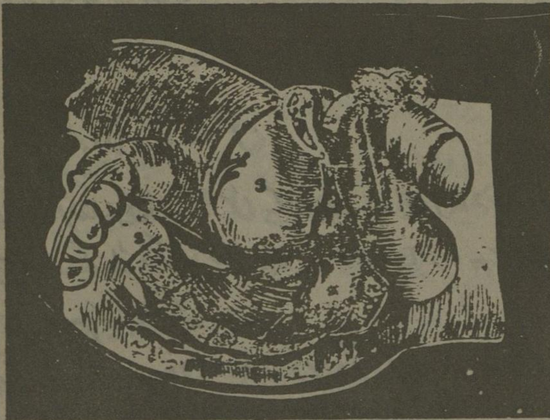
تین لمبے نلوں سے قضیب بنا ہے۔ اس ۲ نل لمبے لمبے دونوں طرف ہیں۔ ان دونوں کو جسم اجوف (پولا جسم (CORPORA COVERNOSA) کہتے ہیں۔

تیسرا نل متذکرہ بالا دونوں نلوں کے درمیان اور نیچے کی طرف ہے۔ اس نل کا نام درمیانی جسم اجوف (CORPUS SPONGIOSITM) ہے پیشاب کی نلی کا زیادہ حصّہ اسی میں چھپا ہے۔ یہ تینوں ہی آپس میں ملے ہوئے ہیں۔ اور یہ ایک ڈھیلے جالدار غلاف میں ملفوف ہیں۔ اور پور قضیب عجان (سیون کا مقام سے رباط کے ذریعہ جڑا ہوا ہے۔ قضیب کا نوکدار اگلا حصہ حشفہ یا سپاری (GLANS PENS) کہلاتا ہے۔ اس کا دہانہ (Meatus) اور درمیان کا اجوف کی طرح اس کو گردن قضیب (NECK OR CERUIX)

کہتے ہیں۔ پیچھے سے لیکر تینوں نلوں کے لئے ملنے کے مقام تک کو دھڑ قضیب (BODY) کہتے ہیں۔ اور مشانہ میں جالدار رباط کے ذریعہ پیڑو کی ہڈی (SYMPH) اور ارتفاق العانی (ISCHIO PUBIC RAMI) (YSIS PUBIS) میں ملا ہوا حصہ بیخ قضیب (ROOT) کہلاتا ہے

قضیب کی جلد ڈھیلی رہتی ہے۔ اس پر بال نہیں ہوتے اور جو کھال حشفہ تک جاتی ہے اُس کو قلفہ یا گھونٹ (PREPUCE) کہتے ہیں۔

نمبر ۳۶



۱۔ مرد کے آلۂ تناسل کا سیدھا کاٹ۔

۲۔ عجز جوڑ کی ہڈی۔

۳۔ مثانہ۔

درمیانی جسم اجوف اور دونوں کنارے کے جسم اجوف برابر پیچھے کی طرف عجان (PERINCUM) یا اس مثلث نما مقام تک چلے گئے ہیں جو سامنے کی طرف فوطہ اور پیچھے مقعد کے درمیانی حصہ میں ہے۔ درمیانی جسم اجوف کے ذریعہ مقعد کے پاس ایک طویل سرا بنتا ہے۔ اور یہاں سے یہ غدہ مذی کے ذریعہ مثانہ میں چلا جاتا ہے

مردوں کے آلہ تناسل کا ایک اور بیرونی حصہ جوف فوطہ

کہلاتا ہے۔ یہ کیسہ نما ہے۔ جس میں دائیں اور بائیں خصیہ ہیں جو حبل منوی یعنی منی ڈوری کے سہارے جوف فوطہ میں رہتے ہیں۔

آلۂ تناسل کے متعلق اندرونی عضو مندرجہ ذیل ہیں۔

غدی مذی (PROSTATE GLAND) خصیے (Testicles)

منی کی نالی (SPERMATIC CORD) خصیہ فوقانی (EPIDIDYMIS)

(بالائی) اور قنات منوی (منی کی نلی) (SEMINAL TUBES) ان سب کے بارے میں مختصراً آگے ذکر ہوگا۔

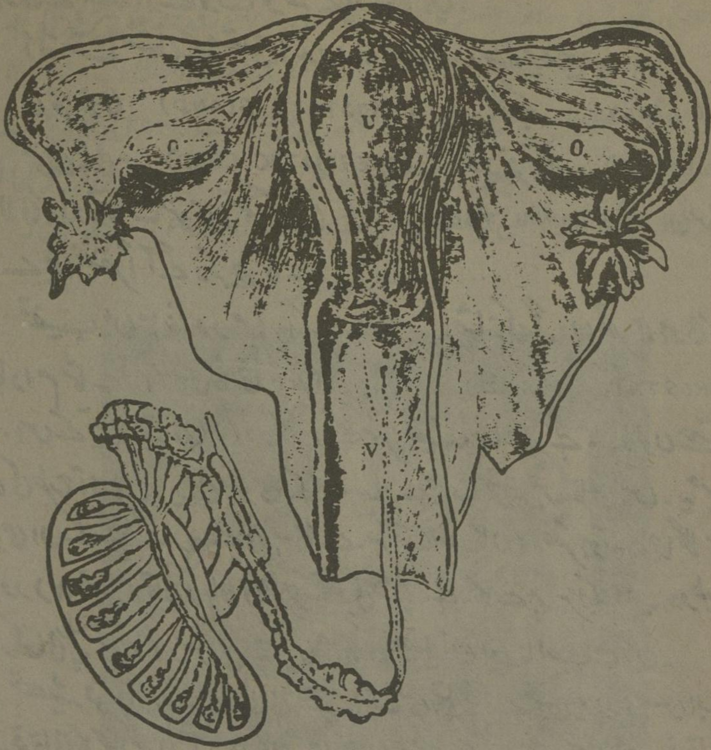
قضیب میں ۳ غدود ہیں۔ ایک سے قضیب مثانہ کی گردن گھری ہوئی ہے۔ یہ بادام نما ہے۔ اس کا غدہ مذی (PROSTATE GLAND) ہے۔ اس کے تین حصّہ ہیں۔ اور اس کا سرا ٹھیک سامنے ہے۔ دونوں حصّے ایک گرہ کی طرح آلہ ہیں۔ یہ حبل منوی کے سہارے جوف فوطہ میں قائم ہیں۔ یہ حبل منوی ان کے پچھلے کنارہ سے لگی ہوئی ہے۔ ہر ایک خصیہ کا (۱) دھڑ ہوتا ہے جو اگلا حصّہ ہے اور (۲) خصیہ فوقانی (بالائی) جو پیچھے کی طرف ہے۔ کاٹنے پر ہر ایک خصیہ دو طبقوں میں دکھائی پڑتا ہے۔ اس میں بہت سی منی کی تھیلیاں اور نالیاں ہیں۔

خصیۂ فوقانی:۔ یعنی بالائی خصیہ ایک لمبی پتلی چیز ہے جس میں راس البربخ (خصیہ فوقانی کا بچلا سرا) (GLOBUS MAJOR) ذنب البربخ (خصیہ فوقانی کا نچلا سرا (GLOBUS MINOR) اور بدن ہے۔

بالائی حصّہ کے درمیان رحم (۱) کھلا ہوا ہے۔ رحم کے دو بالائی کونوں سے دونوں بوقان (رحم کے دونوں طرف دو جھالر دار غشائی نالی ہیں۔ جو خصیۃ الرحم سے اتصال رکھتی ہیں) نکلے ہیں اور (۵) غدود رحم کے نیچے سے ہوئے ہیں۔ رحم کے نیچے لیکن اس سے ملا ہوا دھانہ فرج ہے (۷) جو کھلا ہوا ہے۔ فوطہ سے اس میں ایک حبل المنوی (منی کی نالی) داخل ہو گئی ہے۔

دُعار نافل (خصیہ کی نالی جس کے ذریعہ کیسۃ المنی (VASAL FERNS) میں جاتی ہے۔ یہ ایک نلی ہے۔ جو خصیہ فوقانی کے نچلے حصّہ سے ہے۔ اور حبل منوی کے ساتھ ہی ساتھ مثانہ کے نیچے کے حصّہ تک جاتی ہے۔

تصویر نمبر ۲۷



یہاں اس میں گڑھے سے بنتے ہیں اور آگے بڑھ کر کیسۃ المنی (VESICULE - SEMINALES) سے مل کر منی نکالنے والی دونوں نالیاں (COMMON EJUCULATORY DUCT) بنا دیتی ہیں۔ حبل منوی میں دعار ناقل، شریان اور دعار ناقل، اور حبل منوی کی رگیں رہتی ہیں۔

کیسۃ المنی (VESICULUR SEMINALES) دو سکڑے ہوئے گڑھے ہیں۔ جو مثانہ کی تلی میں رہتے ہیں۔ دو غدہ مذی میں داخل ہوتے ہیں۔ جو کہ درمیانی حصہ میں واقع ہیں۔

آلہ تناسل اناث:- عورتوں کے آلہ تناسل کے تین حصے ہیں۔ جیسے بیرونی حصہ فرج۔ اندرونی حصہ فرج اور پستان۔

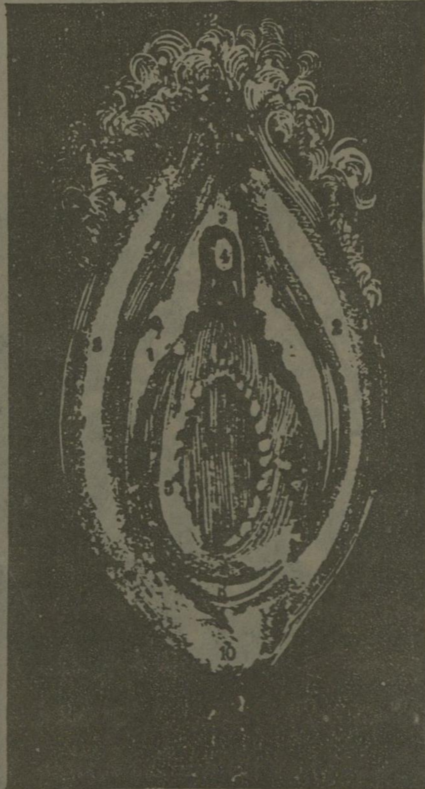
(۱) بیرونی فرج میں مندرجہ ذیل آلات ہیں۔

(ا) رکب ((MONS VERNIS)) جو پیرون کے سامنے ایک قسم کا بالوں سے بھرا مقام ہے۔

(ب) شفران کبیر (فرج کے دونوں بیرونی لب یا کنارے (LABIA-MAJORA) یا ہونٹ کی طرح کا آلہ ہے۔ نرم اُبھرے ہوئے مثلث نما دو کھال رکب کے دونوں طرف سے مقعد کے سامنے کے حصّہ (PERENIEUM) تک پھیلے ہوئے ہیں۔ ان دونوں کو شفران کبیر کہتے ہیں۔

(ج) ان دونوں لبوں کا رکب سے اتصالی مقام یعنی جس جگہ دونوں مل گئے ہیں۔ متقدم البطن (ANTERIOR COMMISSURE) کہلاتا ہے۔ اور مقعد

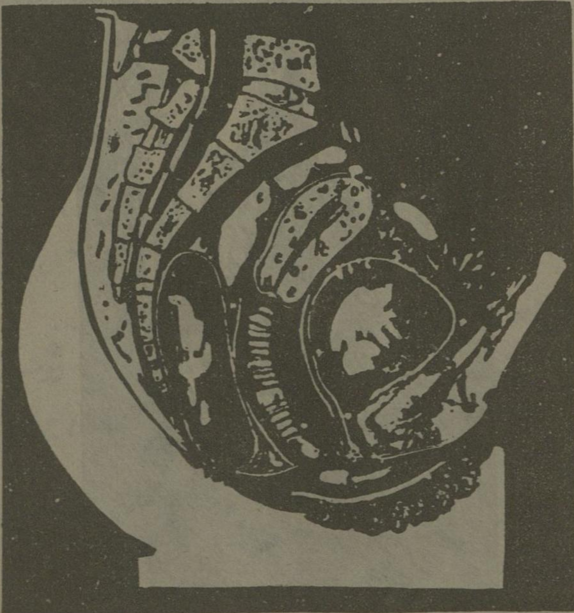
تصویر نمبر ۲۸



سے ایک انچ اوپر ہٹ کر جس جگہ یہ ملے ہیں اس کو مؤخر بطن۔ (POSTERIOR-
COMMISSNRE) کہتے ہیں۔ مقدم بطن میں ایک اُٹھی سی چھوٹی جگہ ہے۔
جس کو قید فرجی، فرج کے اندر ایک ہلالی چھنٹ جو پہلی ولادت میں پھٹ جاتی ہے۔
(FOU RCHETTE) کہتے ہیں۔

(۲) رکب (MONS VERNIS) (۳) غلاف بظارہ (فرج کا درمیانی
گوشت جو بعض ممالک میں ختنہ کے وقت کاٹا جاتا ہے۔ (COVERING OF
CLITORIS) (۴) بظارہ (CLITORIS) (۱) شفران صغیران (فرج
کے اندرونی دونوں چھوٹے لب یا کنارے (LABIA MINOSA) (۲) شفران
کبیران فرج کے دونوں بڑے لب یا بیرونی کنارے۔ (LABIA MAJORA)
(۵) پردۂ بکارت (HYMEN) (۱۰) قید فرجی (FOUR CHETTE)
(۱۶) دہانہ مجریٰ (OPENING OF URETHA) (۶) سوراخ فرج

تصویر نمبر ۲۹



(۳) مقعد کا بالائی (ANNS) مقعد (ORIFICE VAGINA)

حصہ (RECTUM) (۸) شفران صغیران (LABIA MAJORA)

(۹) شفران کبیر (LABIA MINORA) (۴) رحم (UTERNS) (۱۶) کمر

کے مہرے (LUMBER VERTEBRA) دمچی (COCCYX)

(۶) مہرے ہائے عجز (VERTEBRA OF SACRUM) مقعد اور رحم کی

درمیانی نالی (RETRO UTERINE EXCAVATION)

(۱) (C) رحم (VAGINA) گردن رحم (CERVIX OF THE

UTERNS) - قعر رحم کی گہرائی (FUNDUS OF THE UTERNS)

(۱۸) مجری الرحم مثانہ (UTERINEX VEBICAL EXEAVATION)

(ب) شفران صغیران (LIBIA MINORA) دونوں شفران کبیران

کے اندر دو لعاب دار جھلیوں سے لپٹی ہوئی کھالیں ہیں۔ انھیں کا نام شفران

صغیران (LABIA MINORA OF NYMPH) ہے پیچھے کی طرف یہ

دونوں شفران کبیران سے مل گئے ہیں۔

(۳) بظارہ (CLITORIS) یہ نسیج انتصابی (تن جانے کے لائق

ساخت (ERECTILE TISSENES) سے بنا ہے۔ اور الائچی نما ایک آلہ ہے

یہ دونوں شفران کبیران کے بالائی بطن کے زیرین مقام میں ہے۔

(ض) مجری بول اناث (URETHRA) یہ قریب ½ ۱ انچ لمبی

نلی ہے۔ عورتوں کے مجری بول کا دہانہ۔ دونوں شفران کے درمیان اور بظارہ

کے ایک انچ نیچے رہتا ہے۔

(ط) دہانہ فرج (ORIFICE OF VAGINA) مجری بول کے نیچے

کے حصہ میں دہانہ فرج شروع ہوتا ہے۔ یہ ۵-۶ انچ لمبا ہوتا ہے

اور نیچے کا حصہ لعاب دار جھلی سے ڈھکا رہتا ہے۔ اسی کا نام پردۂ

بکارت۔ یا کنوار پن کا پردہ (HYMEN) ہے۔

(۲) اندرونی فرج۔ اس میں (ا) فرج (VAGINA) (ب) رحم

(UTERNS) (ج) خصیۃ الرحم (ORCARIES) کہتے ہیں۔

(۱) فرج :- یہ ایک نلی ہے۔ رحم سے نکل کر جوف مثانہ کے اندر ہوتی ہوئی دونوں شفران کبیر میں کھل گئی ہے۔ اس کے سامنے کے حصہ میں مثانہ، اور پچھلے حصہ میں مقعد ہے۔ اس کی لمبائی عموماً ۵-۶ انچ ہوتی ہے۔ اندرونی حصہ لعاب دار جھلی سے ڈھکا رہتا ہے۔

رحم (UTERUS) اس کی شکل ناشپاتی یا امرود کی طرح ہے۔ جس کا منھ نیچے کی طرف ہے۔ یہ ایک تھیلی ہے۔ جس کا اندرونی حصہ کھوکھلا رہتا ہے لمبائی ۳-انچ چوڑائی- ۲ انچ اور موٹائی ایک انچ ہوتی ہے۔ یہ جوف مثانہ میں فرج سے لگی ہوئی ہے۔ رحم کا اندرونی حصہ مثلث نما ہوتا ہے اسے رحم یا بچہ دانی کہتے ہیں۔ اس میں پھیلنے کی طاقت ہوتی ہے اور جنین کے بڑے ہونے کے ساتھ ہی ساتھ پھیلتا جاتا ہے۔ یہ عضلات سے بنا ہے۔ اس میں تین طبقے ہوتے ہیں اور جھلی جس سے رطوبت ترادش پاتی ہے۔ دوسرا عضلہ ہے (۳) لعاب دار جھلی سے اس کے بالائی حصہ کو قعر رحم (FUNDUS) درمیانی حصہ کو اس کا دھڑ اور جہاں گول شکل میں ختم ہوتا ہے اس کو گردن (NECK OR CERVIX) کہتے ہیں۔

گردن کے سامنے کے حصہ کو جس میں سوراخ بھی شامل ہے۔ دہانہ رحم خارجی (OS-UTER EXTERNUN) کہتے ہیں۔ رحم ایک پردہ کی شکل کی بندھنی سے بندھا ہے۔ اس کو رباط عریض (BROAD LIGAMENT) کہتے ہیں۔

اس کے علاوہ گول بندھن (ROUND LIGAMENT) جو دو ڈوریوں کی طرح چوڑی بندھنوں کے بیچ میں ہے اور سیدھا اکنی نل کینل تک جاکر شفران کبیران میں مل جاتا ہے۔

بوقان :- یہ بھی دو ہیں۔ رحم کے دونوں طرف دو جھالر دار غشائی نالیاں جو کہ خصیۃ الرحم سے تعلق رکھتی ہیں (FALLOPION TUBES) دونوں رحم کے بالائی حصہ میں دونوں طرف کے خصیۃ الرحم تک پھیلے ہوئے ہیں۔ ان کی لمبائی عموماً ۴ انچ رہتی ہے ان کا ایک سرا رحم میں اور دوسرا خصیۃ الرحم کے پاس جوف مثانہ میں چلا گیا ہے۔ ان نلوں کے آخر حصہ میں جھالر دار پھول کے مانند ہوتا ہے۔ اس سے رحم میں بیضۃ المنی میں جاتی ہے۔

پستان (MAMMA OR BREAST) یہ ایک پھل پھلی لٹکتی ہوئی شکل کا ایک عضو ہے۔ اس میں چربی زیادہ ہوتی ہے اور غدہ نسیج (GLAND TISSNE) بڑھے ہوتے ہیں۔ پستان دو ہیں۔ ہر ایک پستان کے آخر حصّہ میں ایک اُبھرا ہوا گول عضلہ جسکو رضیع (بھٹنی) (NIPPLE) کہتے ہیں۔ اس کے نیچے ایک دائرہ ہوتا ہے۔ گول چمڑے سے گھرا رہتا ہے اس کا نام ہالہ (بھٹنی کے گرد کا حلقہ) (AREOLA) ہے۔

باصرہ۔ چشم (EYES)

آنکھیں دو ہیں ہر ایک دائیں اور بائیں رہتی ہیں آنکھ میں (ا) جوف چشم (ب) متعلقات چشم۔ یہ دو سامان ہیں۔ اس کی باہری شکل بادام نما ہوتی ہے لیکن پچھلا حصّہ گول رہتا ہے۔ اسکے پچھلے حصّہ میں داغ رہتا ہے متعلقات چشم۔ مندرجہ ذیل عضو ہیں۔ ابرو ہر ایک جوف چشم کے اوپر ایک ٹیڑھی بالدار لکیر ہوتی ہے اس کو ابرو یا بھوؤں (EYE-BRONES) کہتے ہیں

پپوٹے (پلکیں) (EYE-LIDS) بالائی اور زیرین۔ ان سے آنکھ کی حفاظت ہوتی ہے۔ یہ ایک کھلنے اور بند ہونیوالی چیز ہے۔ اس کا وہ حصّہ جو بالائی اور زیرین پلک سے ملا ہے۔ اخرۃ العین آنکھ کا کویہ (CONTHUS) کہلاتا ہے۔ آنکھ کے ایک عضلہ کے سہارے پلکوں کا ڈھکن اُٹھتا ہے۔ اندرونی کویہ میں طبقہ، ملتحمہ کا ایک پرت (CONJUNTIVA) ہے۔ جسے بالائی جفن ہلالیہ (PLICA- SEMILUNARIES) کہتے ہیں۔

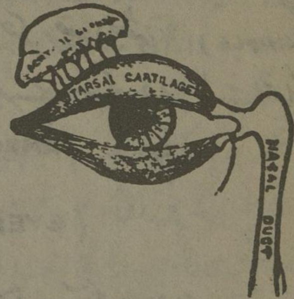
اس کے مقابلہ میں ہر ایک پلک کے سامنے آنسو جاری کرنے والے دانے (LACHRYMAL PAPILLA) اور یہ نقطہ دمعیہ (آنسو بہانیوالی نالی) (PUNCTUM LACHRYMALE) سے دبے رہتے ہیں

جوف چشم کے بالائی کونہ میں غدود دمعیہ (LACHRYMAL - GLAND) آنسو کی گلٹیاں ہیں۔ ہڈیوں کے بیان میں جوف چشم کا بیان کر چکے ہیں۔ پلکوں کے بالائی حصّہ میں ایک درجن نالیاں ہیں۔ نقطہ دمعیہ غدود دمعی سے

شروع ہوتی ہے اور اندر ہی اندر کیس دمعی (آنسو کی تھیلی) (LACHRYMAL - SAC) تک جاتی ہے۔

تصویر نمبر ۳





غدود دمعی (LACHRYMAL GLAND) پلک کا اندرونی حصہ غضروف جفنی (پپوٹے کی کری) (TARSAL CARTILAGE) اس میں آنکھوں کا سوراخ ہے۔ مجری الول دمعیہ (آنسو کی نالی) (LACHRYMAL DNET) غدود کے منہ اور پلک کے مجری الف (ناک کی نالی) (RASAL DUCt) غدود رہتے ہیں۔

جوف چشم میں آنکھ کا ڈھیلا (EYE-BALL) رہتا ہے۔ اس میں مندرجہ ذیل حصے ہیں۔

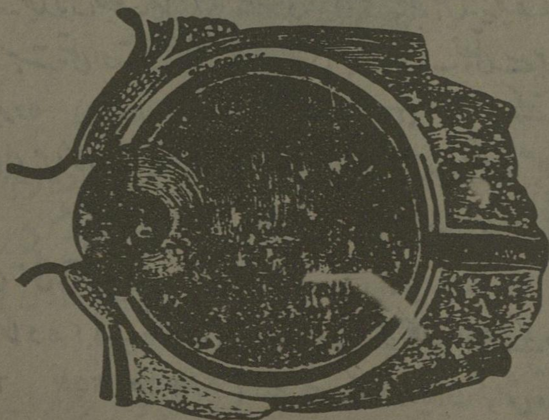
آنکھ کا ڈھیلا تین طبقات سے گھرا ہے۔ بیرونی طبقہ قرنیہ (آنکھ کا شفاف پردہ (CORNEA) ہے۔ اوپر کا یہ چمڑا سب جگہ سے سخت ہے۔ گھڑی کے ڈائل کی طرح اسی چمڑے سے آنکھ کا ڈھیلا ڈھکا رہتا ہے۔ آنکھ کی پتلی کا بالائی حصہ چھوڑ کر باقی سب حصوں کا طبقہ سفید ہے۔ آنکھ کے ڈھیلے کا بالائی طبقہ کے بیچ کا حصہ بہت چمکیلا ہوتا ہے۔ اس کے بعد کے طبقہ کو صلبیہ (آنکھ کا سخت پردہ) (SCLEROTIC) کہتے ہیں۔ یہ سفید طبقہ ہے۔ اس دوسرے طبقہ کے نیچے کے حصے میں ایک سوراخ ہے۔ اسی کو مردمک (پتلی) (PUPIL) کہتے ہیں۔ اسی سوراخ سے ہو کر عصب بصری (OPTIC NERVE) اندر آئی ہے۔ آنکھ کے ڈھیلے کے بالائی حصہ میں اور ناک کے پیچھے کی طرف ایک گوشہ میں

متذکرہ بالا غدود دمعی (LACHRYMAL) ہیں۔ اس کے بعد کا تیسرا یعنے ٹھیک آنکھ کے ڈھیلے کے اوپر کا پردہ عروقی پردہ (CHOROID) ہے۔ اس میں بہت سی رگیں اور عروق دمویہ ہیں۔ یہ دیکھنے میں ایک باریک جال کی طرح ہے۔ اسس کا دوسرا نام طبقہ شبکیہ (RETINA) ہے۔ آنکھ کی درمیانی جھلی اور جال نما پردہ کے بیچ میں محدب بلوری (CONVEX LENS) ہے۔ آنکھ کی پتلی کے اندر سے جو کرن آنکھ کے ڈھیلے میں جاتی ہے۔ اسی کی مدد سے ہم لوگوں میں بصارت آتی ہے۔ اس وقت اس چیز کی تصویر مندرجہ بالا کرن کے ذریعہ آنکھوں کے پچھلے حصّہ میں یعنے رطوبت زجاجیہ اور آب (AGNOIIS AND VITREON HUMOUR) کی طرح دو ۲ چمکیلی چیزوں کے درمیان میں طبقہ شبکیہ (RETINA)) پر گرتی ہے۔ یہ تصویر فوراً ہی دماغ میں پہونچتی ہے۔ اور اس وقت دل کو حس ہوتا ہے۔ چھ چھوٹے عضلات کے ذریعہ آنکھ کا ڈھیلا جوف چشم میں بندھا رہتا ہے۔ انھیں عضلات کے سہارے حسب خواہش آنکھ گھمائی جا سکتی ہے۔

آنکھ کے ڈھیلے کے پچھلے حصّہ میں دماغ ہے۔ رگ دماغ سے نکل کر پیچھے کی طرف سے جوف شکم میں داخل ہوتی ہے۔ اور طبقہ شبکیہ میں کھلتی ہے۔

طبقہ عنبیہ (آنکھ کا انگوری پردہ) (IRIS) ایک رنگین حصّہ ہے جو شبکیہ کے سامنے کی طرف اُس رطوبتی چیز میں ہے

تصویر نمبر ۳۴



نیچے کی طرف۔ عصب بصری۔ (OPTIC NERVE)

اوپر کی طرف۔ قرینہ۔ (CORNEA)

آنکھ کے سامنے کا خانہ حجرہ مقدم (FRONT CHAMBER)

طبقہ عنبیہ۔ (IRIS)

رطوبت زجاجیہ (VERTRCOUS HUMOUR)

عروقی پردہ (CHOROID)

بلور (LENS)

شبکیہ (RETINA)

صلبیہ۔ آنکھ کا سخت پردہ (SCLEROTIC)

گوش (EAR)

آنکھوں کی طرح کان بھی دو ہوتے ہیں۔ یہ کھوپڑی کی جڑ میں دائیں اور بائیں ہیں۔

کان تین حصوں میں منقسم ہیں۔ (ا) بیرونی کان (EXTERNALEER)

درمیانی کان (MIDDLEEAR) اندرونی کان۔ (INTERNAL EAR OR LABRYNTH)۔

کان کے دو حصے ہیں (ا) کان کی سیپی (ب) قیف نما نالی۔

کان کی سیپی ((PINNA)) ایک ہڈی ہے جو آواز کو جمع کرتی ہے (ب) قیف نما نالی (EXTERNAL AUDITORY MEA) اور وہ آواز قیف نما نالی میں جاتی ہے۔ چند لوگ قیف نما نالی کو سننے کی نالی بھی کہتے ہیں۔ یہ قیف نما نالی اندر کی طرف آہستہ آہستہ پتلی اور تنگ ہو کر ٹیڑھی ہوتی ہوئی ایک جھلی سے بل گئی ہے۔ اس جھلی کو کان کا پردہ (TYNEPANIC MEMEKANE) کہتے ہیں۔

کان کی نالی میں کان کا میل نکالنے والے کئی غدود ہیں انھیں مومی رطوبت کی گلٹیاں (WAX GLANDS) کہتے ہیں۔ ان میں سے میل نکل کر کان کی نالی کو تر رکھتا ہے۔

ان کے علاوہ ایک، قنات اوستاکیوس (کان اور حلق کے درمیانی نالی (ENBTACHION TUBE) ہے جس کے ذریعہ جوف گوش، یا بیرونی کان

کے بیرونی اور اندرونی حصے کے دباؤ کا تناسب برابر رہتا ہے۔

تصویر نمبر ۳۵



(۱). بیرونی کان، (۲). بیرونی کان کی نلی (۳) کان کا پردہ (۴) مطرقی (کان کی ہتھوڑی نما ہڈی (۵) عظم سندانی (کان) کے اندر کی نہائی نما ہڈی (۶) عظم رکابی (۷) نصف کرہ نالیاں (۸) عروق اذن (سننے کی نالی) (۱-۹) بیرونی کان (۴-۶) درمیانی کان (۷-۸) اندرونی کان)

درمیانی کان (MIDDLI EAR) اس کا سوراخ ہوا سے بھرا رہتا ہے

اس میں تین چھوٹی ہڈیاں ہیں۔ جو شکھ کی طرح آپس میں مل گئی ہیں۔ ایک دیکھنے میں ہتھوڑی۔ دوسری نہائی اور تیسری رکاب کی طرح ہوتی ہے۔ یہ آواز کو لے جاتی ہے۔

(۳) اندرونی کان (INTER NAL CAR OR LABRYNTH) اس میں تین حصے ہیں۔ اس کی ساخت نہایت تعجب خیز ہے۔ یہ پانی کی طرح کی ایک چیز سے بھرا رہتا ہے۔ دماغ سے نکل کر عصب سماعت (AUDITORY NERVES) اس میں داخل ہونے کے بعد ہزاروں حصّے میں تقسیم ہوگیا ہے اندرونی کان کا پہلا سرا بہت کچھ انگوٹھی سے مشابہت رکھتا ہے۔ درمیانی حصّہ بیضہ نما ہے اور آخر حصّہ گھونگھا نما ہے۔

بیرونی کان صرف خبریں جمع کرتا ہے اور اس کو کان کے پردے تک پہونچا دیتا ہے۔ پردہ اپنی حرکت سے اس کی تیزی کو زیادہ کردیتا ہے کان میں پھیلانے والے اور اٹھانے والے ۲ دو عضلات ہیں۔ یہ آواز کو ٹھیک ٹھیک قائم رکھتے ہیں۔ کان کی ہڈیاں ہوا کی لہروں کو ٹھیک جگہ پر پہونچاتی ہیں اور قنات اور نالیوں سے آواز کا دباؤ اور تناسب ٹھیک رہتا ہے۔

انسانی جسم کے اعضاء کے افعال

انسان کے جسم کی ساخت کے بارے میں مختصراً بتایا جاچکا ہے۔ اب انسانی جسم کے افعال کے بارے میں بیان کرتے ہیں۔ یعنے صحت پر کس عضو کا کیا اثر ہوتا ہے اور کون عضو کیا کام کرتے ہیں۔

انسانی جسم کی ساخت کیسہ یا سیلوں (CELL) (ذرّات یا کیسہ) سے ہی پہلے شروع ہوتی ہے۔ یہ کیسہ ایسی چیز ہے جو صرف آنکھوں سے دکھائی نہیں دیتی۔ سیلوں میں ایک دیوار (WALL) (PRATOP LASM) مادۂ حیات رہتا ہے۔ جس کے بیچ میں لواۃ (مغز گٹھلی) (NUCLEUS) رہتا ہے جو سیلوں کے افعال پر حکومت کرتا ہے۔ سیل اس وقت زندہ رہتے ہیں جب تک انھیں غذا کی شکل میں تری (پانی) گرمی اور آکسیجن (OXYGEN) ملتے رہتے ہیں۔ گرمی سوکھا غذا اور آکسیجن کا نہ ملنا ہی سیلوں کی موت کا باعث ہوتا ہے۔ سردی سے وہ مرتے نہیں ہیں۔

لیکن ان کے کام کرنے کی قوت رُک جاتی ہے۔

انسانی جسم کے یہ سیل جہاں پیدا ہوتے ہیں۔ خاص کر یہ وہیں رہتے ہیں۔ وقت گذرنے پر یہ پُرانے ہو جاتے ہیں اور نیست و نابود ہو جاتے ہیں۔ یا ان سے دو نئے سیل بن جاتے ہیں۔ سیلوں کی تبدیلی یا دوبارہ بننا تین طرح سے ہوتا ہے۔ پُرانے سیل میں ایک کلی سی پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ بڑھتی ہے۔ اور بڑھتے بڑھتے پُرانے سیل سے جُدا ہو جاتی ہے۔ اس طرح دو سیلیں بنتے ہیں۔ یعنی ایک پہلے ہی کا اور دوسرا خود اُس سے بن گیا۔ ان کی افزائش کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ وہ آسانی سے دو۲ دو سے چار اسی طرح بڑھتی جاتی ہیں۔ تیسرا طریقہ یہ ہے کہ نواۃ یا ذرّہ کی حالت ہی میں تقسیم ہو کر زیادہ ہو جاتے ہیں۔ اور نئی نئی ساخت بھی پیدا ہو جاتی ہیں۔ جب نواۃ دو ہو جاتے ہیں تو اُن کے دونوں حصّے غلاف کیسہ کی طرف دوڑ جاتے ہیں۔ اور وہاں سیلوں کے دو حصّے ہو جاتے ہیں۔ خون کے دوران کے ساتھ ہی اس کو غذا اور آکسیجن ملتا ہے۔ جسم کے موجودہ خون سے ہی سیلیں غذا اور آکسیجن پاتے ہیں اور وہ جسم کی (CO) کا اور اپنے جسم کے اُس حصّے کو جو ضائع ہو جاتا ہے جسکو فضلہ مغزیہ (METABOLIC-PRODUCT) کہتے ہیں۔ دیدیتے ہیں۔

جسم کے جس عضو میں جو کیسے ہوتے ہیں۔ وہ وہیں رہتے ہیں۔ لیکن اُس عضو کی ضرورت کے موافق سیلوں یا کیسوں میں تبدیلی یا اصلاح ہوا کرتی ہے ان کی ساخت ایسی ہوتی ہے کہ اُن کا پہچاننا مشکل ہو جاتا ہے۔ جیسے ناخن میں وہ سینگ کی طرح ابھار بناتے ہیں۔ قصبۃ الریہ میں بال مارا ابھار بناتے ہیں۔ عضلات کے لئے کیسے ٹیڑھے اور لمبے ہوتے ہیں۔ جوف خصیہ میں جو سیلیں ہوتی ہیں انکی دُم ہوتی ہیں شکم میں وہ گلاس یا پیالے کی شکل کے ہوتے ہیں۔ حاصل کلام یہ کہ اُن سیلوں کی ساخت مختلف قسم کی مختلف مقامات اور ضرورت کے مطابق ہوتی ہے۔ جسم میں سیلیں جمع ہو کر جال بناتی ہیں۔ جن سے ایک خاص قسم کا کام ہوتا ہے۔ اسی طرح نسیج الخوان، نسیج اعصاب، نسیج عضلہ وغیرہ تیار ہوتے ہیں۔ یہی نسیج کام کرنے والے اجزا کے مجموعے کے سبب ہوتے ہیں۔

نظام ہضمی کے افعال:۔ ہاضمہ کا مطلب یہ ہے کہ غذا کو اس طرح بنا دیا جائے جو جذب ہوسکے۔ اور ہضم ہو کر سیال جزو خون ہو جائے۔ اس طرح ہضم ہوتے ہیں

تین فعل ہوتے ہیں۔ غذا کا رقیق سیال بننا، اس کا جذب ہونا اور پکنا، یا دوسری چیزوں سے مل جانا۔ غذا کو جذب ہونے کے قابل بنانے کے لئے اس کو چٹنی کی کی طرح بنانا ضروری ہوتا ہے۔ اور اس میں کچھ ایسی کیمیاوی خمیرے کے ملنے کی ضرورت رہتی ہے۔ جس سے اس کی شکل میں ایسی تبدیلی ہو جائے وہ آسانی سے آخری نرم لعاب دار جھلی سے جذب کئے جا سکیں۔

ہم لوگ جو غذا کھاتے ہیں وہ عموماً حسب ذیل کئی حصوں میں تقسیم کی جا سکتی ہے۔

۱۔ پروٹیڈ یا مواد غاریہ :۔ ان میں گوشت، دودھ، انڈے، مچھلی، دال، مٹر، دہی، میدہ، آٹا وغیرہ ہیں۔ ان سے جسم میں گوشت تیار ہوتا ہے۔

۲۔ کاربوہائیڈریٹین :۔ یعنے مواد شکریہ اور نشاستہ، ان میں چاول، گیہوں۔ مکئی، آٹا۔ ترکاریاں، پھل، آلو، قند، ساگو، بارلی، اراروٹ۔ چینی۔ شکر، اچار۔ وغیرہ بہت سی سبزیوں سے حاصل ہوتے ہیں۔

۳۔ ہائیڈروکاربنس یعنی مواد شحمیہ و دہنیہ یعنی چربیلے اور روغنی مواد۔ اس میں مکھن، گھی اور تیل وغیرہ ہیں۔ ان سے جسم میں گرمی اور طاقت پیدا ہوتی ہے۔

۴۔ نمک :۔ ان میں خاص طور سے قابل ذکر ہے معمولی نمک (SODIUM- CHLORIDE) ۔ کیلشیم نمک، فاسفیٹس وغیرہ۔

(۵) پانی :۔ یہ غذا اور زندگی قائم رکھنے کے لئے ہے۔ اس کے علاوہ ایک چیز اور ہے۔ جسے (۶) وٹامن (VITAMINS) کہتے ہیں۔ اس کی موجودگی غذا میں صحت بخشی ہے۔ غذا میں ان کی غیر موجودگی یا موت کا باعث ہے۔ آپ خواہ کتنے ہی کھاتے جائیں۔ اگر یہ نہ ہوگا تو آپ کا جسم مضبوط نہ ہوگا۔ (VITAMINS) تازے پھلوں اور سبزیوں میں پایا جاتا ہے۔

ایسے پروٹیڈ جو حصہ ہضمیہ میں جذب نہیں ہو سکتے۔ انھیں گلنے کے قابل بنایا جاتا ہے۔ یہ عمل درج ذیل ہے۔

(۱) منھ میں دانت :۔ کاٹنا، پھاڑنا۔ کچلنا اور بہت ہی سخت چیزوں کو چٹنی کی طرح بنا دیتا ہے۔ اور کھائی ہوئی چیز کو ہضم کے قابل بنا دیتا ہے۔

زبان :۔ سب سے پہلی اور ضروری بات پر غور نہیں کیا جاتا۔ منھ میں چیز جاتے ہی

ایک قسم کا لعاب تیار ہونے لگتا ہے۔ اس لعاب سے صرف غذا ہی نہیں۔ بلکہ اس سے مواد شکریہ و نشاستہ (کاربوہائیڈریٹ) وغیرہ تبدیل ہو کر چینی کی شکل ہو جاتے ہیں۔ زبان غذا کو منہ میں لے جانے میں ادھر سے اُدھر ہلانے، لعاب میں ملانے اور پھر غذا کی نالی میں پہونچانے میں مدد دیتی ہے۔ اسی سے ذائقہ بھی معلوم ہوتا ہے۔

۲۔ مجری غذائی :۔ اس سے بغیر روک ٹوک کے غذا معدہ میں پہونچ جاتی ہے۔

۳۔ جوف شکم کے اندر۔

(ا) جگر کا فعل :۔ جگر کے بارے میں اوپر بتایا جا چکا ہے۔ اب اس کا فعل دیکھئے۔ جگر میں صفرا بنتا ہے۔ یہ حیوانی نشاستہ کا زیادہ حصہ خون میں نہیں جانے دیتا۔ پیشاب میں جو یوریات بنتے ہیں وہ بھی جگر میں تیار ہوتے ہیں۔ غلہ کے ساتھ کسیلی چیز پہونچ جانے پر ایسی چیز بناتا ہے جس سے اُس زہر کی خرابی جسم میں نہ اثر کر سکے (ب) صفرا کی تھیلی کا فعل :۔ صفرا کی تھیلی ناشپاتی نما ہے۔ اس میں ہاضم رہتی ہے جسکو صفرا کہتے ہیں۔ یہ زردی مائل ہے۔ اور اس کے چار خواص ہیں۔ معدہ میں غذا پہنچنے پر یہ رطوبت اُس میں مل کر ہاضمہ میں مدد دیتی ہے۔ (ج) مجری البلبہ کا فعل :۔ یہ شکم کے پچھلی دیوار میں ہے۔ اُس میں جو ہاضمہ رطوبت رہتی ہے اس کو رطوبت لبلبہ کہتے ہیں۔ یہ ایک کھاری تیلی سیّال ہوتی ہے۔ اس میں تین قسم کی ہاضم اشیاء ہیں۔

۱۔ پروٹین یا مواد غذائیہ کا تجزیہ :۔ اس سے پروٹین کے سب اجزاء جدا جدا ہو جاتے ہیں (۲) اسٹارچ کا تجزیہ۔ اس کی مدد سے شکر بن جاتی ہے (۳) مواد شحمیہ اور دہنیہ (چربی کا تجزیہ۔ اس کی مدد سے چربی سے گلسیرین اور ترشی بنتی ہے۔

(صفرا سے مل کر اس (پینکریاز) کا فعل بہت تیز ہو جاتا ہے۔ اجزاء شحمیہ، دہنیہ کے ہضم کرنے کے لئے اس کی بہت ضرورت ہے۔ آنتوں میں صفراء کے رہنے سے (غذا) متعفن اور فاسد کم ہوتی ہے اور صفراء کی غیر موجودگی سے تعفن کا فعل زیادہ ہوتا ہے۔ اسی سے براز میں تیز بدبو ہوتی ہے۔

(د) طحال یا جگر کا فعل :۔ اب تک اچھی طرح معلوم نہیں ہوا۔

(ر) چھوٹی آنت کا فعل : چھوٹی آنت میں جو حرکت یا لہر ہوتی ہے۔ اس سے

لیسپائی تو ہوتی ہی ہے ساتھ ہی اس میں سے ایک طرح کی رطوبت نکلتی ہے۔ اس کو رطوبت ہضمی کہتے ہیں۔

اس سے مندرجہ ذیل کام ہوتے ہیں (۱) رطوبت البنقراس میں قوت اُبھارنے والی چیز پیدا ہوتی ہے جس سے غدود البنقراس بہت جلد رطوبت بنانے لگتے ہیں۔
(۲) ایسی چیز بنتی ہے۔ جس سے غدود البنقراس کی طاقت پروٹین بنانے کی بڑھتی ہے۔
(۳) تجزیہ پروٹین رہتا ہے۔ جو پروٹین کی اجزاء کو جُدا کر دیتا ہے۔
(۴) مغیر بہ شکریہ۔ اس کے فعل سے مختلف اقسام کی شکر بنتی ہے۔ یہ رقیق غذا کو اور بھی متھ کر اور جذب کر کے بڑی آنتوں میں بھیج دیتا ہے

(س) بڑی آنت کے فعل انفعال:۔ چھوٹی آنت میں ہضم ہو کر جتنی چیزیں خون اور رطوبت میں تبدیل ہو جاتی ہیں اُن کو چھوڑ کر باقی حصہ بڑی آنت میں جاتا ہے۔ اس میں بھی عضلہ کے سُکڑنے اور پھیلنے کی حرکت سے جو رطوبت بنتی ہے۔ وہ پہلے اوپر پھر جگر میں پھر طحال میں بعدہٗ زیرین جوف عانہ میں آتی ہے۔ بڑی آنت کے لعابدار جھلی سے پانی خون اور لمف میں جاتا ہے اور وہ گاڑھا ہوتا جاتا ہے اور یہ گاڑھی چیز قولون عانہ میں جاتی ہے۔ اور وہاں سے مقعد کے راستے سے باہر نکلتی ہے۔ یہی براز یا پاخانہ ہے۔

آلات ہضم کا فعل

ہاضمہ کا فعل ایک طرح سے منہ سے ہی شروع ہو جاتا ہے۔ رطوبت سے ملی غذا معدہ کے بائیں طرف کے چوڑے حصہ میں جمع ہوتی ہے۔ اُسی وقت رطوبت معدی بننا شروع ہو جاتی ہے۔ جب تک یہ تُرش رطوبت غذا میں نہیں مل جاتی۔ اُس وقت تک رطوبت کا نشاستہ کو تبدیل کر دینے والی چیز غذا پر کوئی اثر نہیں کرتی۔ اس کے بعد تُرش رطوبت بننے لگتی ہے۔ اب یہاں معدہ کی دیواروں میں حرکت ہونے لگتی ہے کبھی عضلہ سکڑتا ۔ اور کبھی پھیلتا ہے۔ اس سے غذا پر دباؤ پڑتا ہے اس طرح معدہ میں پہونچی ہوئی غذا اچھی طرح متھ جاتی ہے اور رطوبت معدی سے مل کر وہ پتلی بھی ہو جاتی ہے اس طرح ۲ سے ۴ گھنٹہ تک خوب لیسپائی ہوتے ہوتے آنتوں میں پہونچ کر یہ پتلی غذا کھاری ہو جاتی ہے۔ لیکن دودھ کا فعل کچھ اور ہی ہوتا ہے۔ دودھ جب

معدہ میں پہونچتا ہے تو وہاں ترشی ملنے کی وجہ سے جم یا پھٹ جاتا ہے وہ چیز جس کی وجہ سے دُودھ جم جاتا ہے "رنیز" کہلاتا ہے۔ اس رنیز کے خاصہ سے وہ وہی جمتا ہے۔ اور اس کے بعد وہ ہضم ہو جاتا ہے۔

معدہ سے متھی ہوئی غذا آنت میں جاتی ہے۔ لیکن یہ پہلے چھوٹی آنت میں جاتی ہے۔ وہاں اس میں چھوٹی آنت کی رطوبت مل جاتی ہے۔ یہاں بھی آنتوں میں کیچوے کی طرح حرکت ہونے لگتی ہے۔ اس سے رطوبت ہضمی غذا میں اچھی طرح مل جاتی ہے صرف اسی قدر نہیں۔ معدہ میں صفرا، رطوبت انقراش وغیرہ مل کر اس کے گلنے میں پوری مدد کرتے ہیں۔

سب سے پہلے غذا منھ میں جاتی ہے۔ یہاں چبانے اور رطوبت ملنے کا کام ہوتا ہے۔ اس سے وہ گیلی ہوتی ہے۔ رطوبت کے نشاستہ کو تبدیل کرنے والے فعل کے مطابق نشاستہ سے شکر بننے لگتی ہے۔ رطوبت ملنے کے بعد غذا، غذا کے راستہ سے معدہ میں آتی ہے۔ معدہ میں آکر رطوبت معدی بننے کے بعد پروٹینوں کے اجزا جدا جدا ہوتے ہیں۔ چربی پگھل جاتی ہے اور دودھ جم جاتا ہے معدہ میں غذا خوب متھی جاتی ہے، اور ترشش ہو جاتی ہے۔ اسکے بعد وہ چھوٹی آنت میں جاتی ہے۔ یہاں صفرا، چھوٹی آنت سے نکلی ہوئی رطوبت انقراس اپنا اثر ڈالتے ہیں۔ اس سے اس کا کھٹا پن یا ترشی ضائع ہو جاتی ہے اور وہ کھاری ہو جاتی ہے۔ اب سب چیزیں ہضم ہونے اور ٹھیک راستے پر آنے کے قابل ہو جاتی ہے یہ ہضم کا فعل ہے۔

یہ ہاضمہ کا فعل ختم ہونے کے بعد غذا کی رطوبت سے مزودی چیزیں لعابدار جھلی سے ہو کر خون اور لمف میں جاتی ہیں۔ اور جزو بدن ہو جاتی ہیں۔ یہی فعل جذب کرنے کا فعل ہے۔ چربی کا جذب ہونا۔ چھوٹی آنت کے بال سے باریک اُبھارے والے عروق شعریہ سے ہوتا ہے۔ باقی چیزیں خون میں مل جاتی ہیں۔ پانی اور نمک لمف اور خون دونوں طرح کے عروق شعریہ میں جاتے ہیں۔ پروٹین، شکر اور چربی کا جذب ہونا چھوٹی آنت میں ہوتا ہے۔ چھوٹی آنت سے بچی ہوئی رطوبت بڑی آنتوں میں جاتے جاتے گاڑھی ہو جاتی ہے۔ کیونکہ یہاں پانی کا حصہ جذب

کر لیا جاتا ہے۔ جو غذا جذب نہیں ہوتی۔ اس سے براز بن جاتا ہے اور وہ جسم سے خارج ہو جاتا ہے۔

براز یا پاخانہ:۔ غذا میں کل اجزاء ہضم ہونے کے قابل نہیں ہوتے۔ کچھ نہ کچھ غیر منہضم بھی رہ جاتے ہیں۔ وہ براز کے ساتھ نکلتے ہیں۔ براز میں (۱) پانی (۲) غیر منہضم غذا کا حصّہ (۳) ہضم نہ ہونے کے قابل چیزیں (۴) انڈول یا اسکٹول نامی شئے۔ جو آنتوں کے سڑنے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے (۵) غذا کی نالی کی لعاب دار جھلی کی سیلیں (۶) رطوبت ہضمی کا کچھ حصّہ رہتا ہے۔

براز کا رنگ غذا پر منحصر ہے۔ نباتاتی غذا کھانے والوں کا براز زردی مائل، گوشت خوروں کا بھورا۔ بیماروں کا سیاہ، سفید سبز وغیرہ رنگ کا ہوتا ہے۔

نظام تنفسی کے افعال:۔ سانس لینے اور نکالنے کا فعل پھیپھڑے کے ذریعہ ہوتا ہے۔ پھیپھڑے کی ساخت کے بارے میں اوپر بیان ہو چکا ہے۔ ہوا کا پھیپھڑے کے اندر جانا اور باہر آنا یہ ہی سانس کے فعل کے اندر آنے اور باہر جانے کا فعل ہے۔

جب ہم سانس کھینچتے ہیں تو ہوا اندر جاتی ہے۔ یہ ہوا ناک سے ہو کر اندر جاتی ہے۔ اسی وجہ سے سینہ پھیل کر بڑا ہو جاتا ہے پھر جب ہوا ناک سے باہر آتی ہے تو سینہ پہلی حالت میں ہو جاتا ہے۔ سانس لینے پر پھیپھڑے پھیلتے ہیں۔ اور باہر نکالنے سے سکڑتے یا چھوٹے ہو جاتے ہیں۔ اسی کو زفیر اور شہیق کہتے ہیں۔

سانس لینے کے وقت سینہ کا پھیلاؤ زیادہ ہو جاتا ہے۔ حجاب حاجز سکڑتا ہے اور شکم کی طرف دب جاتا ہے۔ پسلیاں اور کئی دوسرے عضلات اوپر کی طرف اُٹھتے ہیں۔ اس سے سینہ کا حصّہ بڑھتا ہے۔ جیوں جیوں سینہ کا پھیلاؤ بڑھتا ہے ہوا پھیپھڑوں میں داخل ہوتی ہے۔ ہوا کے خانے پہلے سے بڑے ہو جاتے ہیں۔

سانس لینے اور باہر نکالنے سے دو فعل ہوتے ہیں۔ (ا) خون میں آکسیجن (نسیم) کا ملنا (ب) خون سے کاربولک ایسڈ گیس کو نکالنا۔ اس طرح ہر مرتبہ سانس اندر لینے اور باہر نکالنے میں خون سے کاربولک ایسڈ باہر آجاتا ہے اور آکسیجن بھر جاتا ہے۔ یہ آکسیجن زندگی کے لئے نہایت ضروری ہے۔ اسکے بغیر کوئی جاندار زندہ نہیں رہ سکتا۔ کاربولک ایسڈ گیس زہر کا کام کرتا ہے۔

تندرست انسان ایک منٹ میں تقریباً ۱۸ مرتبہ سانس لیتا اور نکالتا ہے
ننھے بچوں میں یہ تعداد ۴۴ پانچ برس کی عمر میں ۲۵ یا ۲۶ رہتی ہے۔ سانس لینے میں جوف سینہ
پسلیوں سے ملے ہوئے عضلات، پسلی، پھیپھڑا ان سب ہی آلات سے مدد ملتی ہے۔
اس کے ساتھ ہی اعصاب سے بھی کم مدد نہیں ملتی ہے۔ کاربو لک ایسڈ گیس کے جمع
ہوتے ہی اعصاب کو نکالنے میں زور لگاتے ہیں۔ جوں ہی اس گیس کی زیادہ مقدار
خون میں جمع ہو جاتی ہے فوراً ہی اعصاب سے ایسا جھٹکا آتا ہے کہ سانس کے مددگار آلات
تیزی سے کام کرنے لگتے ہیں اور سانس کے اندر آنے اور باہر جانے کا فعل زور سے
ہونے لگتا ہے۔ اور اس فعل کی باقاعدگی پر ہی ہماری زندگی کا دار و مدار ہے۔

جو ہوا اندر جاتی ہے اور باہر نکلتی ہے۔ اس کے متعلق بھی علم ہونا ضروری ہے
جو ہوا اندر جاتی ہے اور نکلتی ہے اُسے (TIDAL AIR) کہتے ہیں۔ اس
مقدار ہوا کو جو پھیپھڑے میں گہری سانس لینے کے ذریعہ کھینچی جا سکتی ہے۔
(COMP LEMENTAL AIR) کہتے ہیں۔ زور سے سانس نکالنے پر جتنی ہوا نکل جاتی
ہے۔ اسکو (SUPPLE MENTAL AIR) کہتے ہیں۔ دم
گھٹنا (ASPHYXIA) ایک ایسی حالت ہے جس میں سانس کے اندر جانے
اور باہر آنے کا فعل رُک جاتا ہے۔ سانس لینے میں جو تکلیف ہوتی ہے اُسکو سوء
تنفس (DYSPNOA) کہتے ہیں۔ بیٹھنے سے جو سانس کی تکلیف کم ہو جاتی ہے
اس حالت کو تنفس (ONTHOPNOA).

پھیپھڑے میں خون کی صفائی: ہمارے جسم میں سیلوں کے ٹوٹنے اور
بہت سی کیمیادی فعلوں کی وجہ سے کاربولک ایسڈ گیس بنا کرتی ہے۔ اس سے
خون سیاہ ہو جاتا ہے۔ یہ سیاہی مائل خون جسم کے سب حصوں میں جمع ہو کر دل کے
دائیں اذن القلب (دل کا کان) میں دو بڑی وریدوں کے ذریعہ پہونچتا ہے
اسکے بعد دل سے شریان الریہ کے ذریعہ یہ خون دونوں پھیپھڑوں میں جاتا ہے
یہاں ہر سانس نکالنے سے کاربولک ایسڈ گیس نکل کر اس میں (OXYGEN)
ہے۔ اور یہ خون صاف ہوتا ہے۔

نظام دوران الدم کا حل: خون کا کچھ حصہ رقیق اور کچھ منجمد ہوتا ہے

اس میں سُرخ و سفید ذرات رہتے ہیں۔ یہ رقیق یعنی رطوبت محصورہ (PLASMA) کل حصّہ جسم کے سیلوں میں جاتا ہے۔ اور اُس سے اُن سیلوں کو آکسیجن، نمک اور کھانے کے قابل چیزیں ملتی ہیں۔ اُن سیلوں سے ان کا ضائع ہوا حصّہ لے لیتا ہے جب خون جم جاتا ہے تو اُس کا گھاس کا رنگ کا رقیق حصّہ رہ جاتا ہے۔ وہ ماءالدم یا آب خون (SCRUM) کہلاتا ہے۔ یہ رقیق سیّال متواتر عروق دیبنہ سے تراوشش پایا کرتا ہے اور یہ تراوشش پایا ہوا حصّہ (LYMPH) ہے۔ خون کا رقیق حصّہ رطوبت محصورہ (PLASMA) ہے۔ اور جو چیز خون کے جمنے کے بعد رہ جاتی ہے ماءالدم یا آب خون (سیرم) نمک آب خون میں بہ نسبت رطوبت محصورہ کے زیادہ ہوتا ہے۔ آکسیجن سے صاف کیا ہوا خون شرائین اور طے کے ذریعہ جسم کے کل حصّوں میں پیٹ سے جاتا ہے۔ یہ شرائین چھوٹی ہوتے ہوتے اڑٹیول بناتی ہیں اور پھر اور بھی چھوٹے اور باریک عروق شعریہ کی شکل اختیار کرتی ہیں۔ اور ایک دیوار تنگ کی لطیف سیلوں میں یہ مصفا خون غذا کی صورت میں پہونچا دیتی ہیں بسیلیں ہی ضائع ہوئی چیزیں خون میں پہونچا دیتی ہیں۔ اس طرح خون میں عوض معاوضہ سے انسانی زندگی کی حفاظت کرتا ہے۔

خون میں دو سخت چیزیں بھی ہوتی ہیں۔ یہ دونوں ذرات لطیف ہیں۔ کریات دمویہ یا دانہ ہائے خون اور دانہ ہائے سفید ہیں۔ خون کے ہزار حصّہ میٹر میں دانہ ہائے خون تقریباً ...... ۵ ہوں گے، اور دانہ ہائے سفید ... ۶ ہیں۔

دانہ ہائے خون :۔ ان سے خون کا رنگ سُرخ بنتا ہے۔ اس میں ہیموگلوبن (HEMOGLOBIN) ایک شئے رہتی ہے، جو آکسیجن سے فوراً مل جاتی ہے یہ دانہ ہائے خون ہمیشہ تلف ہوتے رہتے ہیں۔ اور انھیں سے صفرا، براز، بول وغیرہ میں رنگ آتا ہے۔

دانہ ہائے سفید :۔ شکل میں ٹیڑھے میڑھے ہوتے ہیں۔ یہ ادھر اُدھر گھومتے رہتے ہیں اور نکمے ذرات کو تباہ کرتے ہیں۔ یہ بیرونی اجرام کو روک کر کھا جاتے ہیں۔

سوزشس کے متعلق کچھ بتا دینا ضروری ہے، سُرخی، گرمی، اماس، درد۔ ان چاروں کے مجموعہ کا نام سوزشس ہے۔ سوزش کہنے سے یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ

اُس مقام پر سُرخی ہے، اماس ہے۔ گرمی ہے، اور درد ہے۔ سوزش کیوں ہوتی ہے۔

اگر کوئی بیرونی چیز جسم میں سرایت کرتی ہے تو کیا ہوتا ہے۔ جوں ہی جسم کے کسی حصّہ میں بیرونی چیز داخل ہوتی ہے اُسی وقت وہاں کے عروق دموی پھیل جاتی ہیں۔ اس سے وہاں خون جمع ہو جاتے ہیں۔ یعنی جتنا خون وہاں ہونا چاہیئے اس سے زیادہ وہاں آجاتا ہے اور وہاں ایک قسم کے جراثیم جن کو (Micro cocci) کہتے ہیں کی تعداد بڑھ جاتی ہے۔ اب اس مقام کو تر رکھنے کے لئے عروق شعریہ کی دیواروں سے بہت زیادہ لمف تراوشس پاتا ہے۔ اور فوراً ہی ایک دوسرے قسم کے اجرام کو فنا کر دینے والے (Phagocytes) انھیں کھا جانے کے لئے دوڑ پڑتے ہیں۔ اگر وہ بیرونی چیز فوراً ہٹا دی جا سکے تو دوران خون آہستہ آہستہ کم ہو جاتا ہے۔

اگر دونوں میں جنگ دیر تک رہے تو اتنے (Phagocytes) وہاں آجاتے ہیں کہ وہ مقام سفید دکھائی دیتا ہے۔ اور پیپ پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ پیپ پردہ لکوسائٹ ہیں جو لمف میں تیرتے اور جمع رہتے ہیں، اب شاید یہ سمجھنے میں دقت نہ ہوگی کہ وہ مقام کیوں سُرخ دکھائی دیتا ہے (کیونکہ وہاں بہت خون بھر جاتا ہے۔) کیوں اماس ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے) کیونکہ درد کرتا ہے کیونکہ اعصاب پر خون کا زیادہ دباؤ پڑتا ہے

خون کے دوران کے فعل پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ

(ا) دل ایک بڑا پمپ ہے۔ جس میں جسم کے سب ہی حصّوں سے خون یا سیّال آتا ہے اور یہیں سے جسم کے سب حصّوں میں سیال جاتا ہے۔

(ب) شرائین کے ذریعہ مصفّا خون دل سے جسم کے حصّوں میں جاتا ہے۔ شرائین چھوٹی سے اور بھی چھوٹی ہو جاتی ہیں۔ اور آخر یہ

(ج) عروق شعریہ میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ جن سے لمف نکل کر جسم کے سب سیلوں کو تر کرتی ہے۔ غذا دینے اور کام کرنے کے قابل بناتی ہیں۔

(د) وریدیں۔ ان سے کل تلف ہوئی چیزیں خون میں مل کر دل کے دائیں حصّہ میں آتی ہیں۔ اور پھر پھیپھڑوں میں جا کر آکسیجن کے ذریعہ خون صاف ہو جاتا ہے۔

نظام مجری بول:۔ غذا میں جو حصّہ جذب ہو کر آنت سے ورید الباب (Portal vein) میں چلا جاتا ہے۔ اس میں پروٹین کاربو ہائیڈریٹ بہت

رہ جاتا ہے۔ اور ہاضمہ کے ذریعہ وٹیامن تبدیل ہوکر ترش ہو جاتا ہے لیکن ایبومن اور گلوبیول کی شکل میں آنتوں کے رطوبات سے جذب کیا جاتا ہے البیومن اور گلوبن خون میں اور پھر جگر میں جاتا ہے۔ جگر میں جاکر یہ امینو ایسڈ یوریا بن جاتا ہے۔ پھر خون میں چلا جاتا ہے۔ اسکے علاوہ دیگر عضلات اور قوت حیات (PROTOPLASM) امونیا کو علیحدہ کردیتے ہیں جو جگر میں یورک ایسڈ میں ملتا ہے۔ یہ یوریا ہے۔ جو خون سے نکل کر یورک ایسڈ بنتا ہے۔ لیکن بول بالکل یوریا ہی نہیں ہے۔ بول میں بہت غلاظت یورک ایسڈ، سوڈا کلورائیڈ وغیرہ کئی چیزیں رہتی ہیں۔

مثانہ سے پیشاب کے استخراج کا کام نہیں ہوتا۔ یہ تو صرف جسم کے مضر اشیاء کو خون سے علیحدہ کر دیتا ہے، اسلئے مثانہ میں بہت سی عروق دمویہ اور نالیاں رہتی ہیں۔ مثانہ کے فعل پر غور کرنے سے انسان تعجب میں آجاتا ہے۔

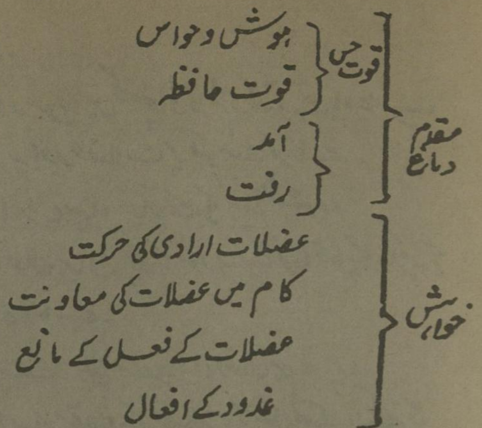
مختلف حالتوں کے لحاظ سے پیشاب کی مقدار میں کمی بیشی ہوتی ہے۔ ساتھ ہی جنس ذکور، جنس اناث، درجہ حرارت، آب و ہوا یا موسم، غذا، مشروبات، لباس، ورزش وغیرہ کی وجہ سے بھی فرق پڑجاتا ہے۔ لیکن پھر بھی اندازاً ۵۰۔ آونس پیشاب روزانہ ہوتا ہے۔ پیشاب کی جانچ کرنے سے ہم لوگوں کی غذا بود و باش وغیرہ بہت سی باتوں کا پتہ لگتا ہے۔

جلد:۔ چمڑے میں دو قسم کی گرہیں ہوتی ہیں اُن میں ایک میں پسینہ ہوتا ہے اور دوسری سے چربی نکلتی ہے۔ جو ہمارے جسم کو نرم اور چکنی رکھتی ہے۔ ہمارے جسم میں جو مسامات ہیں وہ پسینہ کی نالیوں کے مُنھ ہیں۔ پسینہ ایک سیال کھارا اور رقیق چیز ہے۔ وہ مقامات جہاں بہت دباؤ پڑتا ہے یا رگڑ لگتی ہے۔ سخت ہوجاتے ہیں۔ اور ایسے مقامات جن میں قوتِ محرکہ کم ہوتی ہے۔ ان میں خاص قسم کے اعصاب رہتے ہیں جیسے ہتھیلی اور انگلیوں میں وہاں پسینہ کم ہوتا ہے۔

نظام اعصاب

نظام اعصاب کا مکمل حال بغیر عمل جراحی کے پورا معلوم نہیں ہو سکتا۔ تو بھی یہاں مختصر بتایا جاتا ہے۔

دماغ یا مقدم دماغ سے تین خاص فعل ہوتے ہیں۔



مطلب یہ کہ ہم لوگوں میں اُسی وقت تک قوت حس ہے۔ جب تک دماغ زندہ ہے اور اس ہوش و حواس کا قائم رہنا دماغ میں خون کی موجودگی پر منحصر ہے۔ حافظہ کے کل افعال (ادراک، فہم، خیال، وغیرہ) دماغ کے فعل ہی کے نتیجہ ہیں۔ قوت متخیلہ صرف حاصل کی ہوئی چیز ہے یہ اعصاب الحس کا فعل ہے۔ مثلاً اگر ہم چونہ کھا جائیں تو درد ہوتا ہے اور دماغ میں بھی بے چینی ہوتی ہے۔ کل عضلات کے حرکات پر دماغ کی ہی حکومت رہتی ہے۔ ہم اپنے ہاتھ کو ہلنے یا رُک جانے کا حکم دے سکتے ہیں۔ یعنے اُس کی حرکت کو قاعدہ میں رکھنے کی طاقت رکھتے ہیں۔ غدود کا فعل ہے، اسی طرح دماغ کا بھی فعل ہے۔ یہاں تک کہ عمدہ غذا دیکھنے سے ہمارے مُنہ میں پانی بھر آتا ہے۔ یعنے مُنھ میں تھوک کے غدود رال بہانے لگے ہیں۔ اسی قسم کی حرکت کو منعکس فعل (Reflex action) کہتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایسا ہی خیال کا طبقہ ہے۔ جو دماغ سے علیحدہ ہے۔ اور اس میں جب تحریک ہوتی ہے تو وہ خبر دماغ میں پہونچا دیتا ہے۔ اور دماغ پر عضلات اور غدود کو جیسا حکم دیتا ہے ویسا ہی فعل کرتے ہیں۔ اس کی وہی حالت ہے جیسے کسی پردیس میں رہنے والے لڑکے کی تکلیفوں کا تار پاکر باپ روپیہ بھیج دیتا ہے۔ منعکس فعل عضلات اور غدود کا وہ فعل ہے جو کسی معاون طبقہ کی تحریک کی وجہ سے دماغ کے حکم کے مطابق ہوتا ہے۔

مؤخر دماغ یا چھوٹے دماغ:۔ یہ خون میں عضلات کی حرکت کا معاونت کرکے —— تناسب اور توازن کی حفاظت کرتا ہے۔

حرام مغز کے افعال مندرجہ ذیل ہیں۔

(ا) دل کی دھڑکن (ب) عروق دمویہ میں کھینچاؤ قائم رکھتا ہے یا دوسرے الفاظ میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ عروق دمویہ اور عضلات پر حکومت کرتا ہے۔

(ج) زفیر اور شہیق کا فعل (د) نکلنا، بولنا۔ رال بہنا، خیالات کی پیدائش۔

زیرڑھ کا ستون :۔ اس کے دو افعال ہیں (ا) کچھ کاموں کے ثانوی فعل کا یہ مرکز ہے۔ (ب) دماغ میں خیال پہونچاتا ہے اور لے آتا ہے۔

ریڑھ کے ستون کے مرکز سے جسم کی حکومت کے متعلق مندرجہ ذیل افعال ہوتے ہیں۔

(ا) عضلات میں طاقت دینے کا مرکز (ب) مقصد کے عضلات کا فعل ٹھیک رکھنے کا مرکز۔ ساتھ ہی مثانہ کی گردن اور مقعد کی گردن کے فعل کی حفاظت۔

(ج) رحم میں سکڑن پیدا کرنے کا مرکز (د) قضیب میں تحریک پیدا کرنے کا مرکز۔

ریڑھ کے ستون کے دوسرے فعلوں میں سے ایک فعل یہ بھی ہے کہ جسم کے کسی مقام یا آلہ سے جو خیال یا حالت معلوم ہو۔ دماغ کو اس کی خبر دینا۔ یہ خبر حرام مغز اور اور پل دماغ اور مؤخر دماغ کے ذریعہ دی جاتی ہے۔ اسکے علاوہ عضلات اور غدود فعل کے دماغ کا گڑھا۔ مؤخر دماغ، پل دماغ، حرام مغز، ریڑھ کا ستون، اعصاب، حرام مغز وغیرہ مرکز ہیں، جن سے غدود اور عضلات کا تعلق ہے۔

اعصاب شرکیہ کے خاص چار افعال ہیں

(ا) دل کی حرکت کو تیز کرنا (ب) عروق دمویہ کے اندر کا قطرہ ٹھیک کرنا۔

(ج) پیٹ کے جھلیوں کی رطوبت گرانے والے فعل کا تناسب اور توازن قائم رکھنا۔

(د) بارہ انگشتی آنت معدہ رحم وغیرہ کے لہر کی طرح کے فعل کو ٹھیک کرنا۔

اس طرح اگرچہ دیکھنے میں یہ آتا ہے کہ نظام اعصاب کے حصے جدا جدا ہیں لیکن حقیقت میں کام کی صورت میں ایک دوسرے سے خود مختار رہنے پر بھی ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں۔

اعضاء الحس :۔ ہم لوگ جو کچھ دیکھتے ہیں حقیقت میں وہ دماغ سے دیکھتے ہیں۔ باصرہ تو صرف دیکھی ہوئی چیز کی شکل لیتا ہے۔ بیرونی حرکت مثلاً طبلی کو حرکت

دیتی ہے جو آخر میں عصب سامع میں جنبش پیدا کر کے دماغ کو خبر بھیجتا ہے اسی طرح بوئے عصب شمی میں حرکت پیدا ہوتی ہے۔ لیکن بو کیسی ہے۔ دماغ فیصلہ کرتا ہے۔ اسلئے یہ کہا جاتا ہے کہ ہم اپنے من سے دیکھتے ہیں نہ کہ آنکھ سے۔ کان سے نہیں سنتے بلکہ دماغ کے اندر کے آلہ سے۔ اس طرح کل افعال ہوتے ہیں۔

اعضاء تناسل:۔ مردوں میں فوطہ سے ایک قسم کی گاڑھی رقیق چیز نکلتی ہے۔ یہ مجریٰ منی کے ذریعہ آتی ہے۔ اس میں بہت کیڑے رہتے ہیں۔ یہ باتیں پہلے بتائی جا چکی ہیں۔ منی ہمیشہ تیار نہیں رہتی۔ یہ جماع کے فعل کے نتیجہ کے طور پر بن جاتی ہے اور عضلات مجری بول جماع کے فعل کے وقت اس تیزی سے اسے پھینکتے ہیں۔ کہ اس کا ایک قطرہ بھی ضائع نہیں ہوتا۔

عورتوں میں بیضہ کے متعلق اوپر بتایا جا چکا ہے۔ حیوان منویہ اور بیضہ بشر کے ملنے سے ہی حمل رہتا ہے۔

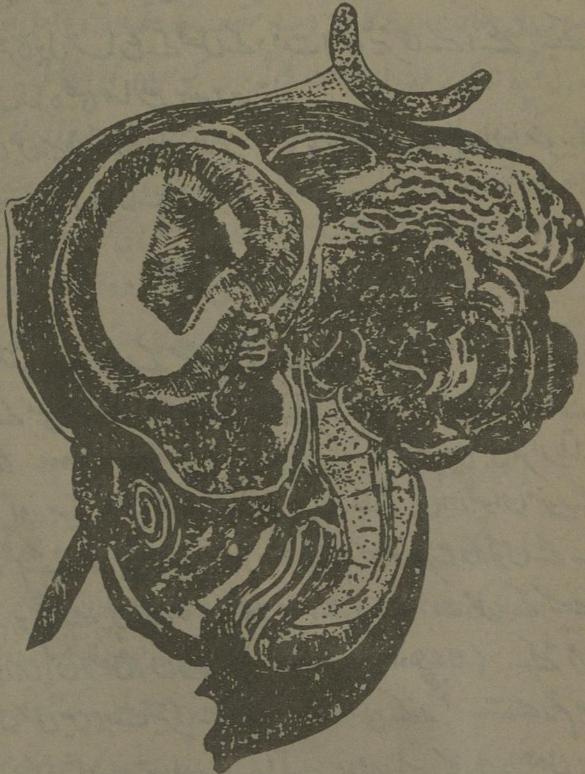
حمل کا بیان

حیوان منویہ (مردوں کے منی کے کیڑے) اور بیضۃ المنی (OVUM) (عورتوں کے منی کے انڈے) کے ملنے سے قرار حمل عموماً مجری بیضۃ المنی (Fallopian tubes) میں پایا کرتا ہے۔ رحم میں کبھی قرار پاتا ہے۔ حیوان منویہ کا سر اور بیضۃ المنی کا نواۃ آپس میں مل جاتے ہیں اور حیوان منویہ کے سر کو چھوڑ کر باقی حصہ رحم کے جسم میں چسپاں ہو جاتا ہے۔ اس طرح دونوں کے ملنے پر ایک سیل تیار ہوتی ہے۔ یہی حمل کا (ZYGOTE) ہے اور حمل کے سیل میں جو تبدیلیاں ہوتی ہیں اُن کو فعل کون و فساد (Segmentation) کہتے ہیں۔

یہ سیل حمل میں بہت تیزی سے مجری بیضۃ المنی کے راستہ سے رحم میں جا کر وہاں کی ایک لعابدار غشاء سے چسپاں ہو جاتا ہے۔ یہاں اس کا دوسرا فعل ہوتا ہے۔ یعنے اس کا پھٹنا شروع ہو جاتا ہے۔ یہ پھٹ کر پھر دو سے چار چار سے آٹھ اسی طرح لگاتار پھٹتا ہے۔ اور پھٹتے پھٹتے سیلوں کا ایک مجموعہ بن جاتا ہے اسی کو غشاء حمل (Morula) کہتے ہیں غشاء حمل کے اندر کی سیلیں

کچھ کچھ چھوٹی ہوتی ہیں۔ باہر کی بڑی۔ باہر کی سیلیں اندر کی سیلوں کو گھیر کر ایک حلقہ بناتی ہیں۔ اس غشار حمل میں ایک کھوکھلی جگہ بن جاتی ہے، جس میں ایک قسم کی رقیق چیز جمع ہونے لگتی ہے۔ اس کے دباؤ سے باہر کی سیلیں اندر کی سیلوں سے علیحدہ ہو جاتی ہیں۔ حمل کی یہ حالت بلبلہ حمل (BLASTOCYST) کہلاتی ہے۔ اسی بلبلہ کے اندر جو سیلوں کا مجموعہ رہتا ہے اس سے حمل کا سر اور حمل کے ڈھکنے والی جھلی کا کچھ کام بنتا ہے۔

تصویر نمبر ۳۰



قرار حمل کیسے عمل میں آتا ہے۔ اس تصویر میں عورت کی منی کے انڈے اور مرد کے منی کے کیڑے آپس میں ملتے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں۔

ولادت کے پہلے ایک حاملہ کے حمل کا نصف دائرہ

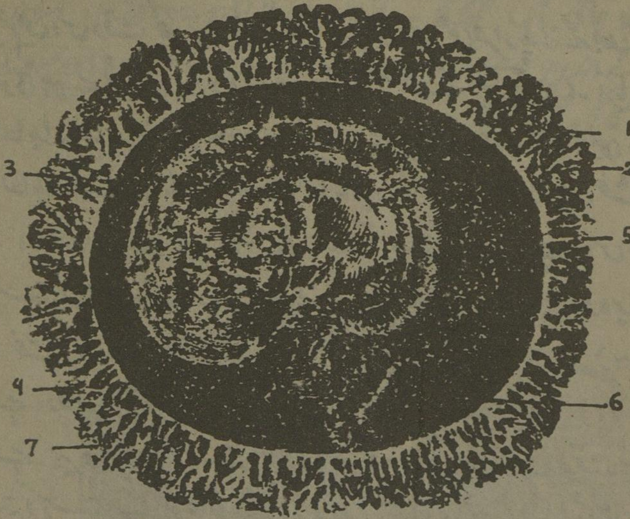
اوردما میں طرف آنتیں اور رحم اسس لئے دکھایا گیا ہے کہ حمل میں جنین کس طرح رہتا ہے۔ رحم میں اس وقت کچھ تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے۔ حمل قرار پانے کے بعد رحم کی لعابدار جھلی موٹی ہونے لگتی ہے اور وہ غدود جونل کی شکل کے ہوتے ہیں۔ زیادہ لمبے ہو جاتے ہیں۔ لعابدار غشار جنین کو چاروں طرف سے گھیر لیتی ہے۔ یعنی جنین کے چاروں طرف لعابدار غشار کا ایک طبقہ بن جاتا ہے۔ اسس حالت میں غشار ملی ـــ (DECI DUA) کہلاتی ہے۔ جنین آہستہ آہستہ بڑا ہوتا ہے۔ اس حالت میں اُس پر سیلوں اور لعاب دار نسیج کے دو غلاف چڑھ جاتے ہیں وہ پردہ جو باہر رہتا ہے وہ غشار ملی سے ملا رہتا ہے۔ یہ جنین کا بیرونی پردہ (CHORION) کہلاتا ہے۔ دوسرا پردہ اندر رہتا ہے۔ یہ جنین کا اندرونی پردہ (MESOBLAST) کہلاتا ہے۔ بیرونی پردہ آہستہ آہستہ موٹا ہو جاتا ہے۔ اسس وقت بیرونی پردہ آہستہ آہستہ موٹا ہو جاتا ہے۔ اُس وقت بیرونی پردہ کے پشت پر بہت سے چھوٹے چھوٹے بالوں کی طرح کلے نکلتے ہیں۔ ان سے جنین کی پرورش ہوتی ہے اسس حالت میں جنین رحم کی دیوار پر چسپاں رہتا ہے۔ حمل کے اردگرد بیرونی پردے کے ریشے کچھ گھنے رہتے ہیں۔ باقی جگہوں کے چھوٹے اور مقدار میں بھی کم ہوتے ہیں۔ دو ماہ بعد نئے ریشے تو بنتے نہیں۔ جو بن گئے تھے وہ بھی آہستہ آہستہ غائب ہو جاتے ہیں۔ اسس جگہ پھر چھوٹے چھوٹے گڑھے بن جاتے ہیں۔ یہ گڑھے خون سے بھرے رہتے ہیں۔ اور انہیں گڑھوں میں اس بیرونی پردے کے ریشے ڈوبے رہتے ہیں۔

چھ ہفتہ کا حمل نمبر (۱) حمل کا بیرونی پردہ (CHORION) نمبر (۲) ریشہ (FIBRE) نمبر (۳) جنین کا اندرونی پردہ (MESOBLAST) نمبر (۴) نال (PLACENTA) نمبر (۵) تھیلی۔ جس میں پرورش کرنیوالی چیزیں رہتی ہیں نمبر (۶) اتصال ناف۔ نمبر (۷) مشیمہ کے بننے کا مقام۔

جب جنین چار پانچ ہفتہ کا ہوتا ہے تو جنین اور اُسس کے اندرونی غلاف

کے درمیان میں ایک طرح کی رقیق چیزیں جمع ہونے لگتی ہیں اسکو (LIQUOR AMNI)

تصویر نمبر ۳۰



کہتے ہیں۔ اس سیال ایمونی آئی کا دباؤ اتنا زیادہ ہوتا ہے کہ بیرونی اندرونی پردے ایک ہو جاتے ہیں۔ یہ سیال ایمونی آئی چھ سات ماہ تک برابر بڑھتا رہتا ہے اور نواں مہینہ شروع ہوتے ہی یہ سیال ایمونی آئی تقریباً سوا سیر جمع ہو جاتا ہے۔ یہ سیال ایمونی آئی حمل کی حفاظت کا ایک خاص ذریعہ ہے۔

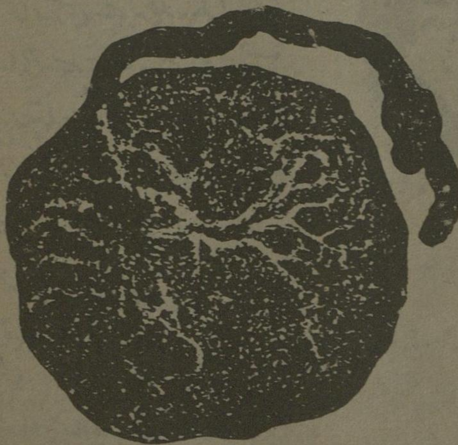
اس وقت غشار زرطی میں فرق پڑ جاتا ہے۔ وہ دو قسم کی ہو جاتی ہے۔ یعنے اس کا بالائی حصہ زیریں حصے سے علیحدہ رہتا ہے۔ اس لئے رحم میں حمل اور اس دیواروں میں فرق رہتا ہے۔ لیکن جب جنین بڑا ہو جاتا ہے تو بالائی غشار زرطی باقی غشار زرطی کے پاس چلی جاتی ہے۔ اور جب جنین تین ماہ کا ہو جاتا ہے تو دونوں ہی آپس میں مل جاتی ہیں۔ سیال ایمونی آئی کے دباؤ سے غشار زرطی پتلی پڑ جاتی ہے۔ رحم کا منہ رطوبت سے بند ہو جاتا ہے۔ اور بھی کوئی چیز اس میں نہیں جا سکتی۔

نال:- وہ چیز ہے جس کے سہارے جنین رحم کی دیوار سے لٹکا رہتا۔ اس کو

حبل السُرّہ (UMBILICAL CORD) کہتے ہیں۔ نال ایک طرف جنین کی ناف سے اور دوسری طرف مشیمہ سے لگا رہتا ہے۔ حقیقت میں نال کئی نالیوں کے قریب رہنے سے بن جاتا ہے۔ ان میں خاص چیزیں دو ہوتی ہیں دو شریانیں اور ایک ورید اس کے علاوہ اور بھی کئی چیزیں ہوتی ہیں۔ یہ ایک طرح کی لیسدار چیز سے آپس میں ملی رہتی ہیں اور ان پر ایک اندرونی غلاف چڑھا رہتا ہے۔ اس کی لمبائی جنین کی لمبائی کی طرح ہوتی ہے عروق دمویہ مشیمہ میں جا کر کئی شاخوں میں منقسم ہو جاتے ہیں۔

مشیمہ :- (PLACENTA) جس جگہ نال کے سہارے جنین رحم سے لٹکا رہتا ہے وہ مشیمہ کہلاتا ہے۔ یہ مشیمہ غشاء اندرونی سے چسپاں رہتی ہے۔ مشیمہ میں ایسی بہت سی جگہیں ہیں جو خون سے بھری ہوتی ہیں۔ ان میں بیرونی پردے کے ریشے ڈوبے رہتے ہیں، ان ریشوں میں چھوٹے چھوٹے عروق دمویہ ہوتے ہیں۔ رحم میں یہ مشیمہ اوپر کی طرف یا اس کے سامنے یا پیچھے کی دیوار سے رہتا ہے۔ مشیمہ ہی وہ چیز ہے جس کے ذریعہ جنین ماں کے جسم سے ملا رہتا ہے۔ اسی کے ذریعہ حمل میں سانس آتی جاتی ہے یعنی مشیمہ جنین کے سانس کے اندر جانے اور نکلنے کا آلہ ہے اور جنین کے خون کو صاف کرنے کا بھی کام کرتا ہے۔ کیونکہ جنین اسی کے ذریعہ اپنے جسم کی کثافت کو دور کرتا ہے۔

تصویر نمبر ۳۱

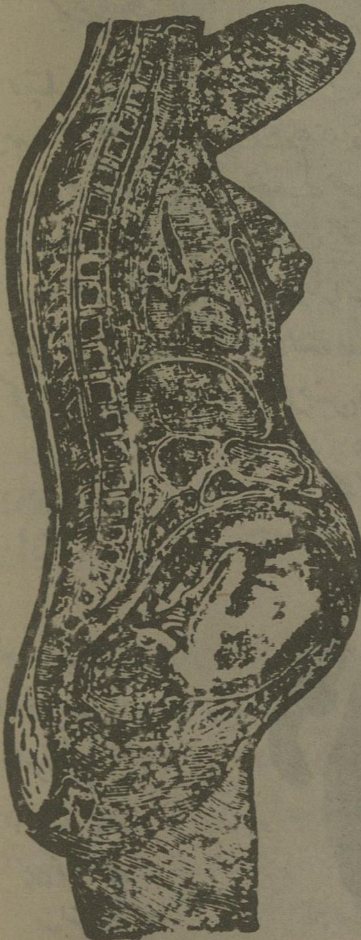


نوٹ :-
مشیمہ یعنی نال حمل کی پرورش اسی نال کے ذریعہ ہوا کرتا ہے۔ سانس بھی اسی نال کے ذریعہ آتا ہے۔

(۱) پشت مشیمہ (BACK OF PLACENTA) (۲) جنین کا اندرونی غلاف (MESOBLAST) (۳) عروق دمویہ (BLOOD VESSELS)

نال (VMBILICAL CORD)

رحم میں جنین کی پرورش :- چار ہفتہ کا جنین ہونے تک اس کے بیرونی پردہ میں عروق دمویہ نہیں ہوتے۔ اس وقت تک جنین رحم کی لعابدار جھلی اور لمف سے ہی ضروری چیزوں کو جذب کر کے اپنی پرورش کرتا ہے چوتھے ہفتہ بعد غشا زرلی میں کئی گڑھے خون سے بھرے بنتے ہیں اور ساتھ ہی بیرونی پردے میں بہت سے عروق دمویہ بھی بننے لگتے ہیں۔ مشیمہ تیسرے ماہ میں اچھی طرح بن جاتا ہے اور نال کی عروق دمویہ مشیمہ کی جگہ سے ہی طاقت کی چیزیں حاصل کرتی ہیں ماں کے خون سے بھرے گڑھے اور کلوں کی عروق دمویہ کے بیچ میں عروق دمویہ کی دیوار اور بیرونی غلاف رہتا ہے یہ اتنی پتلی رہتی ہے کہ جذب کرنے کا کام بڑی آسانی سے ہوتا ہے۔ رحم میں جب تک بچہ رہتا ہے اس وقت تک وہ خود ہی سانس نہیں لیتا۔ ماں کے ہی ذریعہ سے ہی یہ کام ہو جاتا ہے۔



حمل کا بڑھنا

حمل بہت آہستہ آہستہ بڑھتا ہے۔ پہلے ماہ میں ایک انچ دوسرے ماہ میں

۱½ انچ۔ تیسرے ماہ میں ۳ انچ، اسی طرح بڑھتا بڑھتا دسویں ماہ تک تقریباً ۱۰ انچ لمبا اور وزن میں بھی انداز اً نصف سیر ہو جاتا ہے۔

حاملہ کے لمبائی کے رُخ کا کاٹا حمل۔ اس میں رحم اور جنین کا قیام اور دوسرے جسمانی آلات سے اُس کا تعلق بتایا گیا ہے۔

حمل کے اعضاء کی ساخت:۔ ایک ماہ کا حمل مثل چیونٹی کے رہتا ہے۔ ایک سرا موٹا۔ دوسرا پتلا۔ مُنہ کی جگہ ایک شگاف، اور ہونٹ کی جگہ تِل کے مانند داغ ہوتا ہے۔ دوسرے ماہ میں ناک، ہونٹ، اور بھویں دکھائی دیتی ہیں۔ آلہ تناسل اور مقعد کی شکل بھی بنتی ہے، پھیپھڑے، طحال، اور چھوٹا شانہ آنتوں کے نال کا اندرونی حصّہ۔ نال میں اینٹھن وغیرہ رہتی ہے۔ تیسرے ماہ میں انگلیاں علیحدہ دکھائی دیتی ہیں۔ پلک اور ہونٹ جڑے رہتے ہیں۔ قلب کا بھی کچھ حصّہ بن جاتا ہے۔ اس طرح بڑھتے بڑھتے ساتویں ماہ میں حمل کا زیادہ حصّہ بن جاتا ہے۔ جلد کے نیچے چربی آجاتی ہے۔ خصیے نیچے اُتر آتے ہیں۔ دسویں ماہ میں جسم پورا بن جاتا ہے۔ ہاتھ کی انگلیوں کے ناخن اُنگلی کے آگے نکلے رہتے ہیں۔ بال بھی قریب قریب ایک انچ لمبے ہوتے ہیں۔

جنین کے بڑھنے کے ساتھ ہی رحم بھی بڑا ہو جاتا ہے۔ دسویں ماہ میں اسکی لمبائی ۱۰ انچ ہو جاتی ہے۔ لیکن جنین کی ۲۰ انچ رہتی ہے۔ یہ کیسے ہوتا ہے؟ سبب یہ ہے کہ جنین رحم میں بہت سکڑ کر رہتا ہے۔ اس کے ہاتھ دبے بھی پھیلے نہیں رہتے سر اور پشت سینہ پر جھکے رہتے ہیں۔ پشت کی ریڑھ کی ہڈی آگے کی طرف جھکی رہتی ہے۔ دونوں رانیں پیٹ پر اور ٹانگیں رانوں پر مڑ کر دبی رہتی ہیں۔ مٹھیاں بند رہتی ہیں۔ اسی لئے وہ انڈے کی طرح دکھائی دیتی ہیں۔

پورے دنوں کے جنین کی حالت

حمل قرار پانے کے پہلے کئی مہینوں میں جب جنین چھوٹا رہتا ہے اُس وقت اُسکا سر اوپر کی طرف اور دھڑ نیچے کی طرف رہتا ہے۔ لیکن پچھلے مہینوں میں سر نیچے ہو جاتا ہے۔ اور کولھا اوپر کی طرف رہتا ہے۔

تصویر نمبر ۳۳

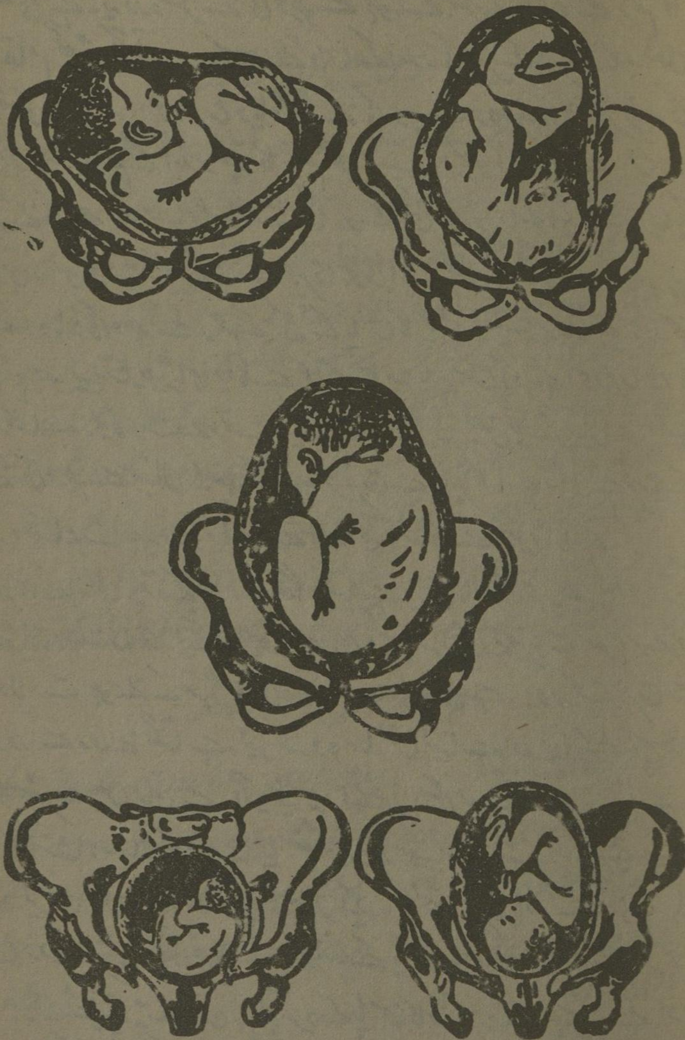
پورے دنوں کا حمل



زیادہ جنین اسی حالت میں رہتا ہے۔ ولادت کے وقت فرج سے پہلے سر، بعد کو دھڑ نکلتا ہے۔ لیکن جب جنین اُلٹا رہتا ہے۔ تو پہلے دھڑ بعد کو سر نکلتا ہے۔ کبھی کبھی کندھے کے بل بھی یہ سلسلہ ہوتا ہے۔

ولادت:۔ ماں کے جسم سے جنین کا باہر نکلنا ولادت کہلاتا ہے۔ اس وقت حاملہ کو تھوڑی بہت تکلیف ضرور ہوتی ہے۔ لیکن جو عورتیں اپنے دن کاہلی میں گزارتی ہیں اور محنت نہیں کرتیں یا جو بہت نازک ہوتی ہیں یا جن کے پیڑو کے جوف ہڈیاں کسی مرض کی وجہ سے ٹیڑھی رہتی ہیں، انھیں زیادہ تکلیف ہوتی ہے جو روزانہ جسمانی محنت کرتی ہیں، جن کا مزاج پُرامن ہے انھیں کم تکلیف ہوتی ہے۔

تصویر نمبر ۳۴



جنین کی مختلف صورتیں

ولادت کا فعل: ۔ رحم کا عضلہ سُکڑنے کی وجہ سے ولادت کے وقت درد ہوتا ہے لیکن رحم کا عضلہ اُس وقت بالکل ہی نہیں سُکڑتا۔ اس میں رُک رُک کر لہر سی اُٹھتی ہے۔ یہ درد سُکڑنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ سُکڑنے کی وجہ سے رحم کا اندرونی مقام گھٹنے لگتا ہے۔ اس لئے اس کے اندر کی چیز کے باہر نکلنے کا یہ فعل ہوتا ہے۔ رحم کی دیوار پر اس طرح دباؤ پڑنے کی وجہ سے وہ اندرونی چیز باہر کی طرف نکالتی ہے۔ رحم کے اندر بچہ کا جسم اور سیال امینو آئی رہتا ہے۔ اس لئے عضلہ کے سُکڑنے کی وجہ سے جب رحم کی کشادگی ہونے لگتی ہے تو اس کے اندر کی چیزیں باہر نکلنے لگتی ہیں۔ اس وقت امینو آئی سے بھری ہوئی ایک جھلی کی تھیلی رحم کے مُنھ پر اُڑ جاتی ہے۔ دباؤ کی وجہ سے رحم کے مُنھ کے پاس کا چمڑا پھیل جاتا ہے۔ اور مُنھ چوڑا ہو جاتا ہے۔ یہ اتنا چوڑا ہو جاتا ہے کہ بچہ کا سر باہر نکل آوے اسی طرح پورا جسم باہر نکلتا ہے۔ ولادت کے وقت سیال امینو آئی کی تھیلی پھٹ جاتی ہے۔ تھیلی پھٹ جانے کی وجہ سے سیال امینو آئی بہہ کر فرج سے باہر نکلتا ہے۔ اس سے فرج کے راستے میں چکناہٹ پیدا ہو جاتی ہے اور بچہ آسانی سے نکل آتا ہے۔

اس وقت نال بچہ کے نال سے لگا رہتا ہے۔ اس نال کے ذریعہ ہی وہ رحم میں جُما رہتا ہے۔ نال اندازاً ۱۰۔ انچ لمبا ہوتا ہے۔ اس میں شرائین کے ضربات معلوم ہوتے ہیں۔ یہ ضرب ولادت ہونے کے تھوڑی دیر بعد بند ہو جاتی ہے۔ اور بچہ فرج سے نکلتے ہی زور سے رونے لگتا ہے۔ کیونکہ وہ سانس لیتا ہے اور ہوا پہلے پہل اُس کے پھیپھڑے میں جاتی ہے۔ اگر بچہ نہ روئے تو اسکی موت کا خوف رہتا ہے۔

نال کاٹنا: ۔ نال کی ضرب یا تپکن بند ہونے پر اُسکو کاٹنا چاہیئے۔ یعنے اس میں دو گرہیں اس طرح لگانی چاہیئے کہ ایک گانٹھ بچہ کی ناف سے دو انچ کی دوری پر اور دوسری ماں کی فرج کے سوا انچ کے پاس رہے۔ گرہ لگانے کے بعد پہلے دونوں گرہ ہونے کے بیچ میں لیکن پہلی گرہ کے پاس کاٹ دینا چاہیئے۔ تاگے اور چھُری کو پہلے کچھ دیر گرم پانی میں اُبال لینا چاہیئے۔

مشیمہ: ۔ گو کہ اُس وقت بچہ ماں کے جسم سے علیحدہ ہو جاتا ہے۔ لیکن مشیمہ اور جنین کی جھلی، ماں کے جسم میں رہتی ہے۔ قریب قریب نصف گھنٹہ میں مشیمہ

رحم سے علیحدہ ہو جاتا ہے۔ اور جنین کی جھلی کے ساتھ خون، فشادزریلی مشیمہ وغیرہ نکلتے ہیں۔ اسس وقت خون کا بھی اخراج ہوتا ہے۔ اگر اس وقت یہ چیزیں نہ نکلیں تو نکالنے کی تدبیر کرنی چاہیے۔

جنین میں دوران خون

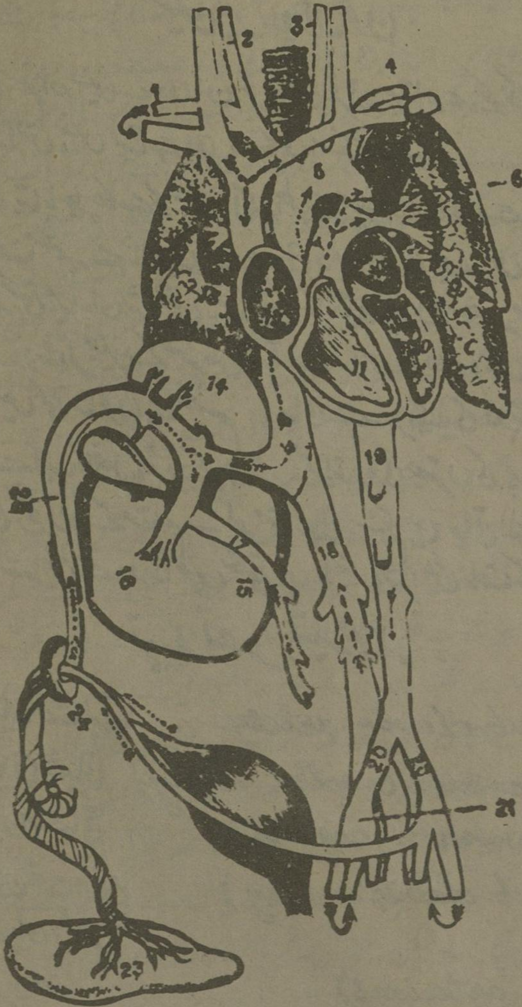
انسانی جسم اور جنین کے دوران خون میں فرق ہوتا ہے۔ کیونکہ جنین پھیپھڑوں کے ذریعہ سانس نہیں لیتا ہے اور نہ نکال سکتا ہے۔

یہ پہلے بتایا جا چکا ہے کہ نال ایک طرف جنین کے ناف سے ملا رہتا ہے۔ اور دوسری طرف مشیمہ سے نال میں تین عروق دمویہ ہوتی ہیں۔ ان میں دو شرائین اور ایک ورید رہتی ہیں۔ ان شرائین سے جنین کا کثیف خون مشیمہ میں پہونچتا ہے اور ورید مُنہ تک لوٹ کر جنین کے جسم میں آتا ہے۔ اس کے علاوہ جنین کی اورطی بھی اپنے آخری حصّہ میں کئی شاخوں میں منقسم ہو جاتی ہے۔ ہر ایک کی دو بڑی شاخیں بن جاتی ہیں۔ ان میں سے ایک کا فعل پیڑو کے جوف کے اندرونی حصوں کی پرورش کرتا ہے۔ اور دوسری کنج ران کے مقام سے گھومتی ہوئی شکم میں جاتی ہے۔ اسکے بعد پیڑو کے جوف کی شرائین سے دو شاخیں نکلتی ہیں۔ انہیں شرائین ناف کہتے ہیں۔

تمہید تصویر نمبر ۳۵

۱۔ دائیں شریان تحت الرقوہ	(Right sub-clavin artery
۲۔ دائیں شریان شباتی	(Right common carotid artery)
۳۔ بائیں شریان شباتی	(Left common carotid)
۴۔ بائیں شریان تحت الرقوہ	(Left sub-davia artery)
۵۔ اورطی شریان اعظم	(Aorta)
۶۔ مجری شریان	(Dectus arterions)
۷۔ بایاں اذن القلب	(Left atrium)
۸۔ بایاں پھیپھڑا	(Left lung)

تصویر نمبر ۳۵



جنین میں دوران خون

۱۰- بایاں بطن (Left Ventricle)
۱۱- دایاں بطن (Right Ventricle)
۱۲- دایاں اذن القلب (Right Atrium)
۱۳- دایاں پھیپھڑا (Right lung)
۱۴- بایاں حصہ جگر (Left lobe of the liver)
۱۵- جگر (Liver)
۱۶- جگر کا دایاں حصہ (Right lobe)
۱۷- ورید الباب (Portal Vains)
۱۸- جوف نازل (Inferior Venacava)
۱۹- اورطی شریان اعظم (Aorta)
۲۰- عضلہ حرقفیہ مشترکہ (Common Illiac)
۲۱- عضلہ حرقفیہ مشترکہ (Common Illice)
۲۲- ناف اور پیڑو کے درمیان کی وریدیں (Hypogastric Arteries)
مثانہ (Bladder)
۲۳- مشیمہ (Placenta)
۲۴- ناف کی غلاظت (Umbilicus)
۲۵- مجری ورید۔ (Ductus Venosus)

ورید ناف مشیمہ سے شروع ہوتی ہیں۔ اور نال کے اندر ہوتی ہوئی جوف شکم میں جاکر پہونچتی ہیں۔ اور وہاں سے جگر کے نچلے حصہ میں پہونچکر کئی حصوں میں تقسیم ہو جاتی ہیں۔ یعنی ایک ورید الباب میں مل جاتی ہیں اور دوسری اجوف نازل میں۔ دوسری شاخیں بھی جگر میں جاتی ہیں۔ اس کا فائدہ یہ ہے کہ اس کا خاص حصہ جگر میں ہے۔ اور تھوڑا حصہ اجوف نازل میں جا پہونچتا ہے۔ اس سے یہ معلوم ہوا کہ اجوف نازل میں صاف اور کثیف دونوں طرح کا خون بنتا ہے۔ صاف خون ورید ناف کے ذریعہ آتا ہے اور کثیف جگر، شکم اور ٹانگوں سے ہو کر جا پہونچتا ہے یہ کل خون اجوف نازل کے ذریعہ اذن القلب میں

جاتا ہے جنین کے دونوں اذن القلب کو ملانے والا ایک انڈا نما سوراخ ہوتا ہے خون اجوف نازل سے اجوف صاعد میں بغیر ملے ہی اس سوراخ کے اندر سے نکل کر بائیں اذن القلب میں جاتا ہے۔ وہاں سے دو شاخہ راستہ سے بائیں بطن میں جاتا ہے اور اجوف صاعد کا خون دائیں بطن میں جاتا ہے۔ جب بطن سکڑنے لگتا ہے تو بائیں بطن کا خون اورطی میں جاتا ہے۔ اس وقت ایک چھوٹی شریان کے ذریعہ شریان الریہ اورطی کے محراب سے مل جاتی ہیں یہ ایک ایسی جگہ پر ملتی ہے۔ جہاں اورطی سے تین شاخیں نکلی ہوتی ہیں۔ اسی جگہ محراب بنتا ہے اب بائیں بطن سے جو خون اورطی کے محراب میں جاتا ہے وہ دل میں جاتا ہے اور تین بڑی شرائین کے ذریعہ ورید میں اور دونوں ہاتھوں میں جاکر ان حصّوں کی پرورش کرتا ہو اجوف نازل میں چلا جاتا ہے۔ اب وہ خون جو ہاتھوں کی پرورش کرتا ہوا اجوف صاعد یا اجوف فوقانی کے راستہ سے دائیں بطن میں جاکر ان حصّوں کی پرورش کرتا ہوا نیچے جانیوالی اورطی میں مل جاتی ہے۔ اس کا فعل اس طرح ہوتا ہے کہ ہاتھوں کی پرورش کرتا ہوا جو خون لوٹتا ہے وہ دائیں بطن میں آتا ہے۔ پھر اجوف صاعد کا خون تین کواڑ والے دروازے میں جاکر بائیں بطن میں جاتا ہے۔ اس کے بعد دائیں بطن کا خون شریان الریہ میں جاکر اورطی میں داخل ہو کر اس کے خون سے مل جاتا ہے۔ پھیپھڑے کام نہیں کرتے اسلئے شرائین کے مقامات سے خون سیدھی شرائین میں مل جاتا ہے۔ اس کے بعد یہ سب خون شکم کی اورطی میں جاتا ہے۔ کچھ نیچے اتر کر پیٹ کے اورطی سے اور بھی دو ملی ہوئی شرائین نکلی ہیں۔ ان کی دو دو شاخیں ہیں۔ ایک ناف کی شریان۔ دوسری بیرونی کنج ران کی شریان دونوں ملی ہوئی شاخوں میں جاتی ہیں۔ اسکے بعد خون ناف تک تاریک عروق شعریہ کی باریک عروق دمویہ میں جاتا ہے اور اس طرح مصفی خون متذکرہ بالا راستوں سے جنین کے دل میں پہونچتا ہے۔ جنین میں خون کا ایک دور اسی طرح ہوتا ہے۔

موت

ولادت کے بعد طاقت حیات کی ترقی ہوتی ہے۔ جب ایک معین حد تک پہونچتی ہے۔ تب ترقی رک جاتی ہے اور زوال ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ ایک ایسی حالت آجاتی ہے کہ پھر طاقت نہیں رہتی۔ کل آلات اپنا اپنا فعل بند کر دیتے ہیں۔ اور روح اس کہنہ مشینری کو ترک کر دیتی ہے اور یہی موت ہے۔

باب دوسرا

ہومیو پیتھی ۔ علاج بالمثل

علاج کا بیان شروع کرنے سے پہلے ہومیو پیتھی کے متعلق کم از کم موٹی موٹی باتوں کا بیان کر دینا بہت ضروری ہے۔ اس لئے کہ اس کتاب کے پڑھنے والوں سے میری درخواست ہے کہ اس تمہید کو بغور پڑھیں۔

دوا کیا ہے؟ جو چیز تندرست جسم کو خراب کر سکتی ہے اور خراب جسم کو تندرست کر سکتی ہے۔ اس کو دوا کہتے ہیں۔ مثلاً سنکھیا، کونین، افیون وغیرہ (باب دوا سازی ملاحظہ ہو۔)

ہومیو پیتھی کیا ہے؟ تندرستی کی حالت میں کسی دوا کے کھانے سے جو علامات پیدا ہو جاتے ہیں۔ وہی علامات اگر بیماری کی حالت میں نمودار ہوں تو اُسی دوا کو نہایت قلیل مقدار میں استعمال کرنے سے اُس بیماری کے دب جانے یا دفع ہو جانے کا نام ہومیو پیتھی یا علاج بالمثل ہے۔ مثلاً تندرست آدمی کو تھوڑی سنکھیا کھلا دینے سے مثل ہیضہ کے دست، قے اور پیاس وغیرہ علامات شروع ہو جاتے ہیں۔ اس طرح اگر ہیضہ کے مریض کو (جس کو دست و قے آتے ہیں۔ اور پیاس معلوم ہوتی ہے۔) اگر تھوڑی سی سنکھیا کھلا دی جائے تو وہ علامات دور ہو جاتے ہیں اور ہیضہ دفع ہو جاتا ہے۔ تندرست آدمی اگر تھوڑی کونین کھالے تو اس کے جسم میں ملیریا یا جاڑا بخار کے علامات پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس لئے کونین کی بہت قلیل مقدار جاڑا بخار کو دور کر سکتی ہے۔ جسم تندرست رہنے پر افیون زیادہ کھالینے سے قبض، بے خوابی، یہاں تک کہ بیہوشی بھی ہو جاتی ہے اس لئے افیون بہت تھوڑی مقدار میں، قبض۔ بے خوابی۔ بے ہوشی وغیرہ امراض میں فائدہ پہونچاتی ہے۔ اسلئے سیمیلیا سیمیلی بس کیورنٹر[1] علاج بالمثل ہومیو پیتھی کیا ہے۔

---

[1] بتدیوں کو اُمور ذیل پر خوب دھیان دینا چاہیئے (۱) بالمثل سے کیا مراد ہے؟ مثل سے

ہومیو پیتھی کتنے عرصہ سے ہے؟ کم از کم دو ہزار سال پیشتر ممالک ہندوستان اور قدیم یونان میں سیملیا سملی کبس[1] بالمثل کے مذہب کا جادو چل گیا تھا اس کے بعد قریباً ایک سو برس ہوئے کہ ہنی مین نامی زبردست قوت روحانی رکھنے والے نے دل و جان سے کوشش کر کے اسکو باقاعدہ استعمال میں لا کے اچھی طرح اسکی اشاعت کی، جس سے طبی دنیا میں ایک زبردست ہل چل مچگئی اور بالکل پلٹ ہو گیا اور انکا نام بھی دائمی ہو گیا۔

ہنی مین کون تھے؟ نیا دور لانے والے دھرم پر چلنے والے جناب کرسٹمان فریڈرک سی میوال ہنی مین صاحب[2] ۱۰ اپریل ۱۷۵۶ء میں سکسن عملداری کے مائی سین شہر جرمنی میں مٹی کے برتنوں کے ایک غریب رنگ ساز کے یہاں پیدا ہوئے۔ بڑی دقت سے اُنھوں نے لکھنا پڑھنا سیکھا۔ یہاں تک کہ اپنے ہاتھ سے مٹی کا چراغ بنا کر اس کی روشنی میں رات کو پڑھا کرتے تھے۔ وہ یونانی، ہبرو۔ عربی، لاطین۔ اطالوی۔ اسپینیش، سیرینی، فرانسیسی، جرمنی اور انگریزی وغیرہ زبانوں کے اور علوم طب و کیمیا کے ماہر تھے۔ بات یہ تھی کہ ان میں دو بڑی صفتیں موجود تھیں۔ ایک تو مختلف علوم پر عبور دوسرے لوگوں کو اپنی جانب متوجہ کرنیکی صلاحیت، یہی وجہ تھی کہ مشہور ڈاکٹر رنکٹر صاحب ان کو دو سر کا عجیب آدمی کہا کرتے تھے۔ ۲۴ برس کی عمر میں ہی اُنھوں نے ایم۔ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ سنہ ۱۷۸۲ء میں مس ہنری ییٹا کولر نامی ایک حسین اور ہنر مند جرمن دوشیزہ سے شادی کی۔ اسکے بعد کچھ عرصہ تک وہ ڈرسڈن اسپتال میں سول سرجن کے عہدہ پر

---

[1] مراد ویسا ہی ہے۔ (Similar) ذکر "وہی" (The Same) مثلاً زہر کی مقدار میں اگر سنکھیا کھایا جائے اور سنکھیا کے علامات ظاہر ہوں تو مریض کو آرسینک یا سنکھیا دینا چاہیئے۔ روز مرہ کے افیون کھانے والے کو قبض میں افیون نہ کھلانا چاہیئے۔

(۲) دوا مفرد ہونی چاہیئے۔ مثلاً اگر سنکھیا دینا ہو تو صرف سنکھیا بغیر کوئی اور دوا ملائے ہوئے دینا چاہیئے۔ اور یکے بعد دیگرے بھی نہ دینا چاہیئے۔

(۳) دوا قلیل مقدار میں ہونا چاہیئے۔ مثلاً اگر سنکھیا دینا ہے تو حل کر کے نہایت قلیل مقدار میں دینا چاہیئے۔

[2] ۵۲ بقول ڈاکٹر بریڈ فورڈ ۱۱ اپریل کو پیدا ہوئے۔

کام کرتے رہے پھر اُنھوں نے یہ عہدہ ترک کر کے لپ زگ شہر کے پاس ایک چھوٹے گاؤں میں رہ کر علاج کرنا شروع کیا۔ اس طرح دس سال باعزت ڈاکٹری کرنے کے بعد رائج الوقت طریقہ علاج کو بے فائدہ تصوّر کر کے اور سمجھ کر کے اس سے نقصان ہوتا ہے اس مردِ خدا نے وہ کام ترک کر دیا۔ اور تنہائی میں بیٹھ کر علم کیمیا کی تحقیقات اور بہت سی سائنس کی کتابوں کا ترجمہ کر کے نہایت مشکل سے اپنے بال بچوں کی پرورش کرنے لگے۔ اسی زمانے میں بہت سی مشرقی اور مغربی طب کی کتب مہیّا کر کے تجزیہ کر کے باوقار یجا رہی ہنی مین صاحب نے نا اُمید ہو کر کہا کہ تمام طریقہ ہائے طب ایک فرضی شئے ہیں۔ مرض کے دور کرنے کی ٹھیک دوا یا تو ہے ہی نہیں، یا ہونا ناممکن ہے۔ لیکن جس شخص کی قسمت میں طبّی دنیا میں ایک نیا دَور لانا لکھا تھا۔ اس کے دل میں یہ مشتبہ بات کب تک جگہ پا سکتی تھی۔ تھوڑے ہی دنوں بعد اُن کے گھر کو مرض نے آ کر گھیرا۔ ان کا جان سے عزیز بچہ بیمار پڑا۔ ایک تو بچّے کی کرب و بیچینی اور موجودہ علاج پر بے اعتقادی مزید ناداری و تنگ دستی کی نحوست یہ تمام باتیں ایسی تھیں کہ جو ہنی مین صاحب کو مایوس کئے تھیں لیکن اولاد کے دلدادہ اور مستقل مزاج ہنی مین صاحب صرف خداوند کریم پر بھروسہ کر کے مریض کی چارپائی کے قریب بیٹھے تھے۔ یہ ایک عجیب و غریب سماں تھا اسی نیک ساعت میں یہ الہام اور آوازِ غیبی ان کے دل میں آئی کہ حکیم مطلق نے اپنے رحم سے پیاری مخلوق کے مرض دور کرنے کا کوئی درست طریقہ ضرور ہی ٹھیک کر رکھا ہے۔ اس خیال کے آتے ہی اُنھوں نے طریقہ علاج کی اصلاح کرنے کا بیڑا اُٹھا لیا۔

سنہ ۱۷۹۰ء میں جب وہ کالن صاحب کی خواصّ الادویہ (میٹریا میڈیکا) کا ترجمہ انگریزی زبان سے جرمن زبان میں کر رہے تھے تو ایک دوا سنکونا[1] کے بیان سے جس کی تعریف بخار دفع کرنے کی لکھی تھی۔ اطمینان نہیں ہوا۔ اس کے بعد اس دوا کے مختلف اوصاف پر غور و خوض کرتے ہوئے یہ خیال پیدا ہو گیا کہ تندرست آدمی کو سنکونا کھلانے سے جاڑا بخار کی طرح کا مرض پیدا ہو جاتا ہے اس لئے شاید سنکونا جاڑا بخار میں فائدہ کرتا ہے۔ اُنھوں نے خود ہی سنکونا کھا کر امتحان کر لیا کہ درحقیقت اس کے کھانے

---

[1] کونین سنکونا سے نکالا ہوا کھار ہے۔ جرمن زبان میں سنکونا کو چینا کہتے ہیں۔

سے مثل جاڑے بخار کے مرض پیدا ہو جاتا ہے۔ اب اُنھوں نے یہ سوچا کہ سنکونا کی طرح بیماریاں پیدا کرنے والی اور بیماریاں دفع کرنے والی طاقت دوسری دواؤں میں بھی ہو سکتی ہے۔ اُن کے ان دلی جذبات نے ان کو ہمیشہ ہمیشہ "سیمیلیابس کیورنٹر" کے راستہ پر لا کر کھڑا کر دیا۔

اس کے بعد لگاتار ۶ برس کی تحقیقات، ہر قسم کی جانچ، نیز سمت سائنس کا مطالعہ اور خود متعدی زہریلی ادویات کھانے کے بعد وہ اس نتیجہ پر پہنچے کہ ہومیوپیتھی اٹل پہاڑ کی چوٹی پر نہایت مضبوطی سے رونق پذیر ہے اور اسکی بنیاد فرضی نہیں ہے" پھل جو جو شاخ سے گرتا ہے نیچے زمین پر کیوں آتا ہے اوپر کیوں نہیں جاتا؛ اسکے جواب کی تحقیقات کرتے کرتے جس طرح عاقل نیوٹن نے قوتِ کشش کا پتہ لگا کر مادہ کے سائنس کی بنیاد تیار کر لی تھی۔ اسی طرح سنکونا ملیریا کو کیوں دُور کرتا ہے؟ اس سوال کو حل کرتے کرتے قابل ہنی مین صاحب علاج بالمثل کا طریقہ تلاش کر کے علم طب کو سائنس کے زمرہ میں لے آئے۔

۶ برس کے تلاش و تجربہ کے بعد ۱۷۹۶ء میں ہوفے لینڈ کے جرنل میں جو اُس زمانے کی طبی دُنیا میں بہترین رسالہ سمجھا جاتا تھا ان کا ایک مضمون شائع ہوا۔ ان کے اس بالکل نئے خیال کی اشاعت ہوتے ہی چاروں طرف ایک ہل چل پیدا ہو گئی۔ سچائی کے دلدادہ بہت سے قابل ڈاکٹر ان کے شاگرد ہو گئے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی بہت سے خود غرض، اور کج فہم ڈاکٹر ان کے مخالف بھی ہو گئے۔ مگر جس مستقل مزاج شخص نے سچائی کے راستہ پر قدم رکھا وہ کیا ان موافق اور مخالف ہواؤں سے اپنے راستے سے ہٹ سکتا تھا۔ ۱۸۰۵ء میں انہوں نے ایک کتاب "موسوم بہ فریگ منٹا ڈی وری بس (Fragmenta de Viribus) لاطینی زبان میں طبع کرائی۔ ان میں اُن ہی اُمور کا بیان کیا ہے کہ تندرست آدمی میں ۲۷ ادویات کے استعمال کرنے سے کون کون سے علامات پیدا ہوتے ہیں۔ یہی سب سے پہلی ہومیوپیتھک میٹریا میڈیکا خواص الادویہ ہے ۱۸۱۰ء میں ایک بڑی کتاب "موسوم بہ آرگنن" شائع ہوئی۔ اس قیمتی کتاب میں جس طرح علاج بالمثل کا بیان لاجواب اور تعجب خیز طریقہ سے کیا گیا ہے۔ اسی طرح اس رائج الوقت طریقہ سے علاج مثلاً فصد و جلاب وغیرہ وحشیانہ طریقہ کی مذمت سخت الفاظ میں کی گئی ہے۔ یہی وجہ ہوئی کہ ان کے مخالفین جامہ سے باہر ہو گئے اس کے بعد ۱۸۱۲ء میں جب وہ اپنی قابلیت کی

وجہ سے لیپ زگ یونیورسٹی میں ہومیوپیتھک ٹیچر کے عہدہ پر مقرر ہوئے اور نوجوان طلبا کو ہوشیار ڈاکٹروں کو اپنے نئے اصول کا سبق دینے لگے۔ ۲۲-۱۸۲۱ء میں اس وقت ان کے مخالفین مختلف اقسام کی سازشیں کر کر ان کو نقصان پہونچانے کی کوشش کرنے لگے۔ اور آخر میں انہوں نے ایسا جال پھیلایا کہ سنہ ۱۸۲۱ء میں اس جرمن قوم کے آفتاب کو لیپ زگ سے جلاوطن کرا دیا۔ لیکن بہادروں کے دل کی لگی آگ آسانی سے دب نہیں سکتی اور نہ بجھ سکتی ہے۔ وہ کوتھین نامی شہر میں چودہ برس رہے۔ یہاں کسی رئیس کا ناقابلِ علاج مرض اچھا کیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ بڑی عزت کے ساتھ شاہی معالج کے عہدہ پر مقرر ہوئے۔ اسی شہر کوتھین میں انھوں نے اپنی زندگی کا درمیانی حصہ بسر کیا۔

ہزارہا مریض سخت سے سخت امراض سے شفایاب ہوئے کل مرضوں کے اصلی اسباب تلاش کر کے سنہ ۱۸۲۸ء میں ایک کتاب لکھی جو بہ (Chronischen Krankheiten) کرونِک ڈزیز یا امراض مزمنہ[1] کرونس چین کرین کھیٹن تیار۔ جس کی وجہ سے اُن کی شہرت کا ڈنکا چار دانگ عالم میں بجنے لگا۔

رائج الوقت طریقہ خوراک کے مطابق ہنی مین صاحب بھی دوا کی خوراک زیادہ مقدار میں دیتے تھے مثلاً فی خوراک نکس وامیکا ۲ گرین، پی کاک ۵ گرین، سنکونا دو ڈرام تک دیتے تھے۔ اس سے مرض تو دفع ہو جاتا ہے۔ مگر دوا پیٹ میں پہونچتے ہی مرض کچھ بڑھ جایا کرتا تھا۔ اس نقص کو دور کرنے کے لئے انھوں نے دوا کی مقدار گھٹانی شروع کی، آخر وہ دوا کی مقدار کو کم کرنے کے لئے اسکو تحلیل کرنے لگے۔ اور جب اُس دوا کا اثر اور نتیجہ دیکھا تو حیرت میں آگئے۔ اُس وقت سے انھوں نے اپنا یہ اصول مقرر کیا کہ کسی چیز کو قلیل مقدار میں تحلیل کرنے سے اُس کی مادی خاصیت برقی طاقت میں تبدیل ہو کر قوت روحانی حاصل کر لیتی ہے۔ خلاصہ یہ کہ اسی وقت وہ شئے (دوا) قوت کی اختیار کر لیتی ہے[2]۔ اور یہی طاقت بجلی کی طرح کل جسم میں سرایت کر کے مرض کو جلد سے

---

[1] ہنی مین کا نیا دور مرا تا علامات مرض ملاحظہ ہو۔ (A fresh force may be said to have been imparted to the original substances)

جلد دفع کر دیتی ہے (آرگینن پیرا ۲۶۹ - اور اس کتاب میں دواسازی کا بیان ملاحظہ ہو) ۱۸۳۰ء میں ان کی بیوی کا انتقال ہو گیا۔ ۸۰ برس کی عمر میں انھوں نے دوسری شادی کر کے زندگی کے باقی ۸ برس فرانس کے دارالسلطنت پیرس میں گذارے۔ اس نئی بیوی کا نام میلانی تھا۔ اس حسین دانا اور اعلیٰ خاندان کی امیر فرانسیسی عورت نے جب ہنی مین کی تعریف سنی وہ شکل بدل کر شہر کوسین گئی اور اس بسن رسیدہ ڈاکٹر کی فراست اور علاج میں کمال دیکھ کر

سے ان کی اس آسان اور مدلل ترکیب (دوا کو لطیف حالت میں لا کر منتشر کرنا اور اس کے اثر کو اُبھارنا) ڈائنا مائزیشن کو مادہ پرستوں نے محض گپ کہہ کر ٹال دینا چاہا لیکن اس میں شک نہیں کہ اس سو برس کے عرصہ میں بھی دلیلوں سے اسکو غلط ثابت نہ کر سکے۔ خوش قسمتی سے ۱۹ انیسویں اور ۲۰ بیسویں صدی میں قوت روحانی کی طرف لوگوں کا خیال رجوع ہوا۔ (مقصد (الف) ملاحظہ ہو) اُنیسویں صدی کے آخر میں ڈاکٹر گیبلج نے یہ سوچ کر ہنی مین کا بیان کیا ہوا ڈائنامائزیشن کیمیاوی ترکیب سے دوا کو تحلیل کرنا اور اس کے اثر کو اُبھارنا، کے پڑھنے والوں کے سمجھنے میں بہت مدد دے گا۔

پیرس کا نگرلیس میں جو کچھ تقریر کی تھی اسکو مختصر اً ذیل میں درج کیا جاتا ہے (میڈیکل ایرا اپریل ۱۹۱۰ء ملاحظہ ہو) ہر مرکب شے کے ذرات (جیسے نمک کلورائیڈ آف سوڈیم) اپنے سے ہزار گنا الکوہل کے ساتھ گلنے پر اس کے ہر ذرہ میں برقی قوت آجاتی ہے اس تبدیلی کا نام ذروں کا علیحدہ اور منتشر ہونا ہے (Dissociation of molecules) ہوتا ہے۔ یہ ذرے غیر متحرک (PASSIVE) رہتے ہیں۔ لیکن کیمیاوی ترکیب سے ان میں وہ برقی قوت اُبھر آتی ہے جو پہلے مخفی تھی۔ وہ متحرک ہو جاتے ہیں۔ گویا جیتی جاگتی قوت بن جاتی ہے اسلئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ مذکورہ بالا سیال (سولیوشن) یا مرکب شے میں گویا ایک نئی طاقت پھونک دی گئی ہے۔

لہ اس شہر کے زمانۂ قیام میں یہاں کے اکاڈمی آف سائنس کے معزز اصحاب نے محکمۂ تعلیم کے منسٹر اور بالٹیشین جناب گزو صاحب سے ہنی مین صاحب کے اصول کی اشاعت روکنے کے لیے درخواست کی۔ اس وقت اس مشہور عالم نے جواب دیا کہ ہنی مین ایک غیر معمولی شہرت والے ہیں۔ سائنس کا منشا تعلیم عام کے لئے جاری ہے۔ اگر ہومیوپیتھیک میں اصلیت نہیں ہے تو وہ خود بخود معدوم ہو جائے گی اگر اس کی بنیاد سائنٹفک ہے تو اس کی اشاعت ضروری ہو گی۔ اور اشاعت میں مدد دینا ہمارے اکاڈمی کا بھی فرض ہے۔ سائنس کی تقصدیق کو لے پہنچے ہم بھی آمین کہتے ہیں۔

ان پر فریفتہ ہو گئی۔ اس کے بعد اس نے شادی کر لی۔ اس نئی بیوی کے مشورہ سے منصف مزاج ہنی مین نے اپنی بسر کے لئے ایک معمولی رقم تیس ہزار روپیہ کی رکھکر باقی سب جائداد (لاکھوں روپیہ اور دو آراستہ مکانات) متوفی سے پیدا شدہ لڑکے اور لڑکیوں میں تقسیم کر دیا۔

ان کی زندگی نصیحتوں سے پُر ہے۔ ان کی زندگی کا ہر دور یعنی لڑکپن، جوانی، بڑھاپا، کسی نہ کسی نصیحت سے پُر ہے۔ ان کی سخت محنت، علم کا شوق، عوام کے فائدے کے لئے سائنس کی دلچسپی، استقلال، سچائی کی محبت، شرافت اور انکساری وغیرہ اچھے اوصاف ہم لوگوں کے لئے قابل تقلید ہیں۔ وہ وحدانیت کے قائل تھے۔ اور خدا کی رحمت پر ان کو پورا بھروسہ تھا۔ یہ بات ان کی زندگی کے وقت تک قائم رہی[1]۔ یہ پہلے ہی بتایا جا چکا ہے کہ ان کی دلی جوش ان کو ناامیدی کے تاریک کنوئیں سے علاج بالمثل کے روشن میدان میں لے آیا۔ انھوں نے اپنے عقیدہ کی نظر سے پہلے ہی دیکھ لیا تھا کہ اس صدائے حق سے دنیا کے لوگ بیدار ہو جائیں گے۔ ۲ جولائی ۱۸۴۳ء میں یہ بانی علاج بالمثل اپنے مقصد زندگی کو پورا کر کے اس دار فانی سے عالم جاودانی کو سدھارا۔ انتقال ہونے کے وقت انھوں نے قریب دو لاکھ پونڈ یا تیس لاکھ روپیہ کی جائداد چھوڑی (کلکتہ انگلش مین مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۲۲ء ملاحظہ ہو۔
آپ کی لاش (MONTMARTRE) مونٹ مارٹر قبرستان میں دفن کی گئی۔ اس کے بعد ۱۸۹۹ء میں وہاں سے نکال کر نہایت عزت کے ساتھ پیری لاشیز قبرستان میں دفن

---

[1] آخر وقت جب وہ عرصہ سے درد سینہ اور سانس کی تکلیف سے بہت پریشان تھے۔ ایک روز ان کی بیوی نے کہا کہ "جب آپ دوسروں کی تکلیف دور کرنے کیلئے اتنے دنوں سے تکلیف اٹھا رہے ہیں، تو خدا آپ کو اس خوفناک تکلیف سے نجات دینے کے لئے ضرور ہی رحم کرے گا"۔ اس بات کے سنتے ہی اس قریب المرگ ضعیف کے زندگی کا ٹمٹماتا ہوا چراغ ذرا دیر کے لئے روشن ہو گیا۔ جوانی کا جوش لوٹ آیا۔ انھوں نے سنجیدگی اور سکون قلب کے ساتھ اور پرجوش لہجہ میں جواب دیا "اے خاتون میں اس طرح کی تکلیف سے نجات پانے کی کیسے امید کروں۔ خدا نے تمام انسان کو اپنا کام سر انجام دینے کی طاقت بخشی ہے۔ ہمارے کام کو دیکھ کر دنیا جیسا خیال کرتی ہے۔ لیکن خدا کا خیال کچھ اور ہی ہے۔ خدا کسی کام میں ہمارا مشکور نہیں ہے۔ بلکہ ہم ہی تمام کاموں میں اس کے مشکور ہیں۔

کی گئی۔ اس آخر جگہ میں اُن کی قبر کا تھر اور امریکہ کا شہر واشنگٹن میں ان کی یادگار کی عمارت ان کے شاگردوں اور دوستوں کی گہری محبت اور عقیدت کا ثبوت ہے ۱۸۵۱ء میں اُس شخصیت اعظم کے ہم وطنوں نے اُن کے اوائل عمر کی سرزمین شہر لیپ زگ میں اُن کی برنجی شبیہ نصب کر کے اپنے گناہوں کا کفارہ ادا کیا ہے (ہنی مین یبین مصنفہ البرٹ برائڈ فورڈ دی لائف آف ہنی مین " امیکیس ہسٹری آف ہومیوپیتھی" مترجمہ ڈاکٹر اے۔ ای۔ ڈائیسڈیل پرنس ای میڈیکس، ڈچین کا لکچرز آف ہومیوپیتھک جمبر کا اِن سائیکلوپیڈیا (آرٹیکل) ہنی مین اور ہومیوپیتھی، کلارک کا ریولیوشن اِن میڈیسن، دی ہوم ورلڈ ماہ جنوری ۱۹۵۱ء، ڈاکٹر ہر کا کا پریسیڈنشیل اڈریس ۱۸۸۷ء اور ہوجنز کا ہنی مین، ایس اے میڈیکل فلاسفر ملاحظہ ہو۔)

علاج بالمثل اپنے اشاعت کرنے والے کے ساتھ ہی مستحکم ہو گیا۔ اور اس کی پیشانی میں غیر فانی حروف میں لکھ گیا کہ "حق کی فتح"! مرحبا کرم یوگی ہنی مین۔ آپ نے ناقابل برداشت ریاضت کے ذریعہ سے مرض دفع کرنے کا راستہ تلاش کر کے کل بنی نوع انسان کو جو غیر معمولی فائدہ پہونچایا ہے۔ اُسے یاد کر کے کون شخص ایسا ہے جس کے دل میں آپ کی عظمت کا سکہ نہ بیٹھ جاتا ہو۔ بنی نوع انسان کی بھلائی کی خاطر آپ نے اپنی مرضی سے بغیر کسی پس و پیش کے زہر قاتل کھالیا۔ زہر کھانے سے موت ہوتی ہے۔ لیکن خدا کے عجیب کرشمہ سے آپ کا بال بیکا بھی نہ ہوا سخت زہر کھا کر تریاق کا پتہ لگایا۔ جب تک چاند اور سورج قائم ہیں آپ زندہ جاوید رہیں گے۔ اے حکیم مطلق آپ ہی کی رحمت سے زہر قاتل تریاق میں تبدیل ہو گیا آج جرمنی، فرانس، اسٹریا۔ اٹلی۔ انگلینڈ،[ا] امریکہ اور اسٹریلیا۔

[ا] حال ہی میں رسالہ لینسیٹ میں جو انگلستان میں ایلوپیتھک کا بہترین رسالہ ہے۔ اس مضمون کی اشاعت کی ہے کہ ہومیوپیتھی طریقہ سائنس کے خلاف نہیں ہے۔ دی ہوم ورلڈ جنوری ۱۹۲۳ء صفحہ ۵ و ۶ اور رسالہ لینسیٹ ملاحظہ ہو (بقیہ صفحہ ۹۳ پر)

وغیرہ تمام مہذب ممالک آپ کے ایجاد کئے ہوئے طریقۂ علاج کے سامنے سر تسلیم خم کر کے اسکو قبول کر رہے ہیں۔ صرف امریکہ میں ۲۲ ہومیوپیتھک طبی کالج اور ۱۰۳۔ اسپتال ہیں۔ جس سے تقریباً پانچ ہزار مریض مستفید ہوتے ہیں۔ جو آپ کے لئے تحسین کے نعرے بلند کر رہے ہیں۔ راجندر لال دت، سکریٹری آف اسٹیٹ کی کونسل کے سابق ممبر سید حسن بلگرامی، ہائی کے ڈاکٹر بریج، بنگال کے لعل بے بہا مہندر لال سرکار غریبوں کے خادم اور سابق تعلیم فادر میلر (عیسائی) وغیرہ زبردست ہستیوں نے نہایت سعی و کوشش سے بنگال کے ہر شہر و دیہات میں اور ہندوستان کے اکثر مقامات میں آپ کے فتح کے جھنڈے کو لہرا رہا ہے۔

(Proving the pudding by the eating, it would be difficult to say in the present state of Allopathic pharmacology that this (i.e. the Method Similia Similibus Curentur) is essentially wrong. With a few exceptions the more Orthodox therapy has foundations which seen scarcely firmer, and in any case the motto - in certis unitas, in dubus libertas in omnibue charitus is a good rule of life
(The Hom. World for January 1923 Lancet)

سلہ یہاں یہ کہہ دینا بہت ضروری ہے کہ سنہ ۱۸۲۵ء میں شیر پنجاب مہاراجہ رنجیت سنگھ کے شاہی طبیب (جرمن ڈاکٹر) ہنگ برگر نے سب سے پہلے ہندوستان میں اور سنہ ۱۸۵۱ء میں کلکتہ کے سابق ہیلتھ افسر (فرنچ ڈاکٹر) برنیر صاحب نے سب سے پہلے بنگال میں ہومیوپیتھک کی اشاعت کی کوشش کی لیکن بدقسمتی سے ان میں سے کسی کی بھی کوشش کامیاب نہ ہوئی۔ اسکے بعد مشہور پنڈت مجسم رحم ایشور چندر ودیا ساگر کے فرشتہ خصلت بھائی دین بندھو نیائے رتن اور ان کے شاگرد دو تو دیہاری بندو پادھیائے نو گوپال گھوش، ششی بھوشن بسواس، ماسٹر پیارے چرن سرکار، کالی کرشن متر، بانی یلدہ سات ڈاکٹر بہاری لال بھادوری۔ قابل یادگار بھودیو مکھوپادھیا وغیرہ عالموں نے بنگال میں اور مستقل مزاج لوکناتھ متر نے بنارس میں ہومیوپیتھی پھیلانے کی بڑی کوشش کی کہ یہ عظیم الشان ہسپتال ہمیشہ کے لئے چل بسیں۔ لیکن اگر عالم جاودانی اور عالم فانی میں کچھ رشتہ ہے تو انھیں تمام کیا ہوا ہومیوپیتھی کا پودا بنگال کی سرزمین میں جو بیماری کا گھر ہے ایسا سرسبز اور شاداب۔

جب قدرت کی جانب سے آپ کی پیشانی میں فتح لکھ دی گئی تو سائنس کے ناپائیدار ثمانعہ طریقۂ علاج کے مغرور عالموں کی کیا مجال ہے کہ کسی دنیاوی طاقت کے ذریعہ سے اس سنہرے حروف کو مٹا سکیں اور قدرت کے ارادوں میں دخل دے سکیں۔ اس چشمۂ حق کے بہاؤ کو روکنے کے لئے متعدد شاہوں کی کوششیں بیکار ثابت ہوئیں۔ ہر ایک ملک کی ہومیوپیتھک تاریخ زبانِ حال سے اسکی تصدیق کر رہی ہے (ٹرن زیکشن انٹرنیشنل ہومیوپیتھک کانگریس جو ۱۸۸۶ء سے ہر پانچویں سال منعقد ہوا کرتی ہے۔ ملاحظہ ہو۔)

اے نیک بخت آپ نے بڑی دریا دلی اور غور و خوض سے اس طریقۂ علاج کو کتاب کی صورت میں پیش کیا۔ گویا دریا کو کوزہ میں بند کیا ہے یا شاید کسی زبردست دیوتا نے آپکو غیبی مدد دی تھی۔ اے بہادر ہنی مین کیا آپ نے کبھی یہ خیال بھی کیا تھا کہ اتنے قلیل مدت میں سچائی کا تخت بلا ایک قطرہ خون بہائے بلند ہو کر حد کمال کو پہونچ جائے گا جو ایک ناممکن سی بات معلوم ہوتی تھی۔ لیکن دیکھئے وہی ناممکن بات ممکن ہو گئی صرف ایک صدی میں فصد، جراحی وغیرہ وحشی طریقہ ایکدم سے دور ہو جانا اور شوسلر صاحب کی بایو کیمک پوسٹے اور صاحب کا انٹی ناکسم لائٹ صاحب کا ایسوحن اور کونٹن صاحب کا آئی سو ٹانکسپلازما، وغیرہ نے طریقہ ہائے علاج کی اشاعت اور عام فہم اصولوں نے اپنے عجیب و غریب کرشمے دکھا کر آپ کی شہرت کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔ اے دنیا کو تریاقی فیض پہونچانے والے آپ نے سری مہادیو جی کی طرح زہر قاتل کھا کر علاج تلاش

ہوا ہے۔ اور اس قدر آب حیات کے پھل لگ رہے ہیں کہ بہشت میں ان کی روحیں بھی اس کو دیکھ کر خوش ہوتی ہوں گی۔ دکن میں اکسٹس ہونلپ کے قائم کئے ہوئے ہومیوپیتھک ہسپتال۔ کوڑھیوں کا ہسپتال، پلیگ کا ہسپتال۔ ہزاروں غریبوں کو موت کے منہ سے بچا رہے ہیں۔ اس سے خوش ہو کر سرکار ہند نے اسکے قائم کرنے والے کو ۱۹۰۷ء میں قیصر ہند کا تمغہ عطا کیا۔ اور جرمن سرکار نے بھی اسی طرح عزت افزائی کر کے ہومیوپیتھی کی شہرت میں اضافہ کیا (کیتھولک ٹلگس ۹ اگست ۱۹۰۷ء ملاحظہ ہو۔) اسی ہر دلعزیز ہستی نے سب سے پہلے کم قیمت میں ہومیوپیتھک دوا کے فروخت کی مثال قائم کی تھی ۱۹۱۰ء میں انتقال کر گئے اس وقت بھی رضاکار بہنفران کے کام میں لگے ہیں (اسٹیٹس مین مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۱۰ء ملاحظہ ہو)

کرلیا اور رفاہ عام کے لئے جو سیدھا اور آسان راستہ آپ نے دکھا دیا ہے۔ اس کے لئے موجودہ اور آنے والی نسل ہمیشہ آپ کی مشکور رہے گی۔

مقصد دوا سازی

دوا اور بدرقہ ا۔ لوہا (فیرم) مشک (ماسکس) بچھناگ زہر (اکونائٹ) وغیرہ بہت سی چیزوں میں مرض کو پیدا کرنے اور دفع کرنے کی طاقت ہوتی ہے۔ اسکو دوا کہتے ہیں۔ صاف کیا ہوا مقطر پانی (ڈسٹلڈ واٹر) الکوہل۔ دودھ کی شکر چھوٹی اور بڑی گولیوں وغیرہ میں مرض پیدا کرنے اور دفع کرنے کی طاقت نہیں ہے۔ ان سب چیزوں کی مدد سے دوا تیار کی جاتی ہے اور استعمال کی جاتی ہے اس لئے اسکو بدرقہ کہتے ہیں۔

دوا دو صورتوں میں ہوتی ہے۔ دوا کا جوہر (یعنی مرض کو دفع کرنے والی طاقت) ۲ طرح سے محفوظ رہتی ہے۔ (سفوف اور سیال کی صورت میں)

۱۔ سفوف:۔ لوہا وغیرہ سخت چیزیں جو آسانی سے گلتی نہیں ہیں۔ انہیں دودھ کی شکر کے ساتھ خوب کھرل کرکے سفوف کر لیا جاتا ہے۔ ایسے سفوف کو ٹری چوریشن کہتے ہیں۔ لیکن سفوف کرنے سے پہلے اس لوہے وغیرہ کا نام خام دوا ہے۔

۲۔ سیال:۔ جڑی بوٹیوں کے رس نچوڑ کے الکوہل میں ملا دیتے ہیں۔ اس مرکب کو سیال یا ٹنکچر کہتے ہیں۔ اس نچوڑے ہوئے عرق میں اصلی چیز کے سب اثرات موجود رہتے ہیں (الکوہل کے ساتھ ملنے سے یہ بہت عرصہ تک خراب نہیں ہوتی۔ اس لئے اس سیال کو مدر ٹنکچر کہتے ہیں۔ جس کا نشان یہ Φ ہے۔

تقلیل:۔ اصلی دوا یا مدر ٹنکچر کو دودھ کی شکر یا الکوہل میں رگڑنے یا حل کرنے سے قلیل سے قلیل مقدار میں تقسیم ہو جاتی ہے۔ اس ترکیب کو تقلیل (ذرات توڑنا) کہتے ہیں۔ مثلاً خام دوا (سونا، پارہ۔ کوئلہ) کا ایک حصہ نو حصہ دودھ کی شکر کے ساتھ ملاکر رگڑنے سے پہلا ڈائیلوشن یا ٹری چوریشن تیار ہوا (جس کا نشان 1X یا 2X ہے۔

خادم دوا کا ایک حصہ دودھ شکر کا ۹۹ حصہ کے ساتھ حل کرنے سے پہلا سوا لی تقلیل ڈیوالیشن تیار ہوتا ہے۔ اس طرح پہلے کی تقلیل سفوف یا سیال کا ایک حصہ اور دودھ کی شکر یا الکوہل ۹ حصہ یا ۹۹ حصہ کے ساتھ ملانے پر سی اے ترتیب

دسویں یا سویں تقلیں تیار ہوتے ہیں۔ خاص خاص جگہوں پر دسویں یا سویں تقلیل تیار کرنے میں اس اُصول سے کچھ اختلاف ہوتا ہے۔ اگر دسویں تقلیں بنانا ہے تو دوا کے نام کے بعد "×" لکھنا چاہیئے۔

جیسے چائنا "۳×" = چائنا ۳ دسویں تقلیل" اور سویں ۳ تقلیں بنانا ہو تو دوا کے نام کے بعد صرف ہندسہ ہی لکھ دینا کافی ہے۔ جیسے چائنا "۳" = چائنا ۳ سویں تقلیل۔ تقلیل دو قسم کی ہوتی ہے۔ اوّل سیال، جس کو ڈائلیوشن کہتے ہیں، دوسرے سفوف، جس کو ٹری چوریشن کہتے ہیں۔ (دوا سازی کے بارے میں اگر خاص باتیں معلوم کرنا ہو تو ہماری کتاب "بھیشج ودھان گرنتھ" خوب جی لگا کر پڑھنا چاہیئے۔

ادنیٰ، اوسط، اعلیٰ تقلیل ۱×، ۲×۳×۳، ۶ - یہ ادنیٰ تقلیل ہے۔

۱۲، ۱۸، ۳۰، یہ اوسط درجہ کی تقلیل ہے۔

سو، دو سو، یہ اعلیٰ درجہ کی تقلیں ہیں۔ اور پانچسو (ڈی D) ایک ہزار ۱۰۰۰ (IM) ۱۰،۰۰۰ (IDM) ۵۰،۰۰۰ (DM) ۱۰۰۰۰۰ (MM) وغیرہ نہایت ہی اعلیٰ درجہ کی تقلیں ہیں۔ امریکہ کے ہومیوپیتھک فارماکوپیا کے مطابق ۱×۔ ۳۰ تک یہ ادنیٰ درجہ کی ہیں۔ اور ۳۰ کی طاقت سے اوپر اعلیٰ درجہ کے ہیں۔

ایک قطرہ دوا سے کیوں فائدہ ہوتا ہے۔ کم سے کم اس لطیف حصہ میں تقلیل کی ہوئی دوا کے اندر دوا کی قوت زیادہ ہو جاتی ہے[1] (تجربہ یہ بتلاتا ہے کہ جو دوا سب سے زیادہ قلیل مقدار میں تقلیل کی جائے گی۔ اس کی قوت دافع مرض بڑھ جائے گی) ویدک میں سونا دفعیہ مرض کی زبردست دوا ہے۔ کیونکہ وہ نہایت قلیل مقدار میں تقسیم کیا جاتا ہے

---

[1] "ہردوار میں ایک قطرہ ڈالا اور گنگا ساگر میں پیا"۔ یہ ہے علاج بالمثل جو ہومیوپیتھی کا اس طرح مذاق اڑاتے ہیں۔ ایسے اصحاب کو عقیدہ (ا) تقلیل کا بیان ملاحظہ کرنا چاہیئے۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ ہومیوپیتھک دوا محض اس پر عقیدہ رکھنے سے فائدہ کرتی ہے کیا میں ان سے باادب یہ پوچھ سکتا ہوں کہ شیر خوار بچے اور بے زبان والے جانور محض غلط عقیدہ رکھنے سے ہومیوپیتھک کے علاج سے اچھے ہو جاتے ہیں۔

"اودھتی" کے طریقہ سے تیار کی ہوئی دوا بہت کم مقدار میں ہوتی ہے، نمک، چونا، سونا، گندھک، مشک، دھتورا وغیرہ مادی اشیاء اور نباتاتی دنیا کی بہت سی چیزیں ہومیوپیتھک طریقہ سے تقلیل کی ہوئی جب اُن کے ذرّات تقسیم کر دیئے جاتے ہیں۔ تب اس کی دفعیہ مرض کی طاقت اتنی بڑھ جاتی ہے کہ لوگ متعجب ہو جاتے ہیں۔ یہی طاقت مریض کے جسم میں جاتے ہی بجلی کے مانند کام کرتی ہے۔

(آرگینن پیرا ۱۲۸، ۲۶۹ - ملاحظہ ہو) اس لئے ایک قطرہ ہومیوپیتھک دوا مثل آبِ حیات بکھرتے ہوئے جسم میں ایک نئی روح پھونک دیتی ہے اسی لئے ان سو سالوں کے اندر علاج بالمثل کی اتنی عزت تمام دُنیا میں ہوئی ہے۔

تقلیل یا دوا کو حل کر کے طاقت بڑھانا:لہ طریقۂ تقلیل کے مطابق تیار کی ہوئی ہومیوپیتھک دوا کی طاقت دافع مرض بڑھ جاتی ہے۔ اس تقلیل کی جگہ "طاقت" استعمال ہوتا ہے (ڈرگ انرجی) یا ڈرگ پوٹینسی) جیسے جاننا چاہیئے طاقت کا کہنے سے مُراد ہے، جاننا۔ تقلیل کیا ہوا، عالم وفاضل مشہور ڈاکٹر ایلن وغیرہ نے لفظ (ڈائیلیوشن) تقلیل کے بجائے (پوٹینسی) "طاقت" استعمال کرنے کی صلاح دی ہے۔ (دی نارتھ ویسٹرن جرنل آف ہومیوپیتھی جولائی صفحہ ۵۰۷ ملاحظہ ہو) یہ بیجا نہ ہوگا۔ کہ مرض عضوی آرگے نک اور مرض فعل فنکشنل جو اعضاء وغیرہ کی خرابی سے ہوتی ہیں کا فرق بنا کر ہنی مین صاحب نے جملہ علاج کو ٹھیک ڈائنامکس یعنی دوا کی طاقت کو اُبھارنے کے طریقہ میں بدل دیا ہے (ہنی مین صاحب کا آرگینن پیرا ۹۳ اور ایکز ڈار مارچ سنہ ۱۹۲۰ء صفحات ۱۲۵ - ۱۲۷ - ملاحظہ ہو) ایک بات اور بھی ہے، اس ہومیوپیتھی کی پیروی کر کے آج کل "علاج آب خون"

لہ سائنس میں زور (FORCE) اور قوت (ENERGY) ایک چیز نہیں ہے۔ مصنف جگیا سوامی نربی صفحات ۱۳ - اور ۱۵ - اور اسی کتاب کے آخر میں ضمیمہ تعریف ۱۰۴ و ۱۰۸ میں الفاظ زور اور قوت ملاحظہ ہوں)۔ اسکے علاوہ بہت سے انگریزی اور بنگلہ زبان کے سائنس کتابوں میں یہ دونوں الفاظ ایک معنی میں استعمال ہونے کی وجہ ناظرین کو پریشانی اُٹھانی پڑتی ہے دوسری کتابوں سے اس کتاب میں جو حصے لئے گئے ہیں ان میں بھی کہیں کہیں یہ نقص دکھائی دیگا۔ لیکن ہم مجبور ہیں۔ دوسروں کی زبان بدل دینا ہماری طاقت سے باہر ہے۔

(Vaccines) جو (Anti Toxin treatment) یا (serum)
(Dyna) سے مجموعہ (Serum therapy) فعل ہوتا ہے وہ بھی اور
(mical ڈائنامیکل) یعنی قوت ابھارنے والے طریقہ سے بنایا گیا ہے

دوا کے استعمال کا بیان

اُن ہومیوپیتھک دواؤں کے نام جو روزمرہ استعمال میں آتی ہیں۔

جن ہومیوپیتھک دواؤں کا استعمال ہم لوگ عموماً کرتے ہیں اُن کے نام اور طریقہ استعمال کے لئے کتاب ہٰذا کے چوتھے مقصد کا دوسرا باب فہرست ادویات ملاحظہ ہو۔ جو ادویات مندرجہ فہرست کھلانے کی ہیں۔ ان میں آرنیکا۔ کیلنڈولا۔ ہیپا میلس وغیرہ کھلانے اور لگانے یعنی داخلی اور خارجی دونوں کام میں آتی ہیں۔ ۲۰۴ ہومیوپیتھک مخصوص ادویات کی میٹیریا میڈیکا۔ چوتھے مقصد کے باب اول میں درج ہے۔

استعمال خارجی ادویات۔ ہومیوپیتھک اصلی دوا (مدر ٹنکچر) ایک حصہ پانی، تیل، صابن، چربی یا موم وغیرہ ۸۰ حصے ملا کر عرق (لوشن) مالش یا طلاء (یعنی منٹ) خارجی استعمال کی ہومیوپیتھک ادویات تیار کی جاتی ہیں۔

ادویات کس طرح رکھنا چاہیئے:۔ دوائیں معتبر دوکان سے خریدنی چاہیئیں۔ کیونکہ یہ سمجھنا ناممکن ہے کہ "یہ اصلی ہیں یا نقلی"۔ جس کمرے میں دوا کا بکس رکھا جائے وہ سوکھا صاف ستھرا ہونا چاہیئے۔ دھوپ گرد کے ذرات، تیز بُو اور دھواں بکس کے اندر نہ جانے پائے۔ عرق کافور، ایلوپیتھک دوائیں تیز بو دار چیزیں یا خوشبو دار اشیاء بکس کے پاس نہ رکھنا چاہیئے۔ ایک شیشی کی دوا یا کارک دوسری شیشی میں رکھنا یا لگانا منع ہے۔ اگر مکان دھوپ والا ہو تو دوا کا بکس دوسرے کمرے میں رکھنا چاہیئے۔

ادویات کا استعمال کیسے کیا جائے:۔ سفوف منھ میں ڈال لینا چاہیئے۔ عرق بذریعہ کے ساتھ دینا چاہیئے۔ اگر مقطر پانی (ڈسٹلڈ واٹر) نہ ہو تو صاف پانی کے ساتھ عرق دینا چاہیئے۔ اگر صاف پانی بھی نہ ہو تو چھوٹی یا بڑی گولیوں یا دودھ کی شکر کے ساتھ عرق استعمال کرنا چاہیئے۔ دوا کھلانے کے پہلے منھ اچھی طرح صاف کر لینا چاہیئے۔ کاگ کے بیچ میں شیشی کا منھ لگا کر دوا ٹپکائی جاتی ہے۔ ورنہ قطرہ ٹپکانے والے آلہ سے دوا

ڈالنا چاہیے۔ لیکن ہر مرتبہ قطرہ ٹپکانے سے پہلے اُس آلہ کو گرم پانی یا اسپرٹ سے صاف کر لینا چاہیے۔ عرق کو دوا پتھر، چینی، مٹی یا شیشہ کے برتن میں پینا چاہیے۔ پرانے انیمل۔ ایلومی نم، یا لوہے وغیرہ کے برتن میں بھول کر بھی دوا نہ کھانی چاہیے۔

دوا کی مقدار خوراک:۔ مریض کی عمر اور اُس کی حالت کے موافق دوا کی مقدار قائم کرنا چاہیے۔ معمولی طور سے پوری عمر والے آدمیوں کے لئے ایک قطرہ عرق ایک تولہ پانی کے ساتھ دینا چاہیے۔ گولیاں دو۔ چھوٹی گولیاں چار۔ سفوف ایک گرین لڑکوں کے لئے، ایک قطرہ عرق، ایک تولہ پانی کے ساتھ دو مرتبہ دینا چاہیے۔ گولی ایک۔ چھوٹی گولی دو۔ سفوف نصف گرین، چھوٹے بچے کے لئے۔ ایک قطرہ عرق دو تولہ پانی کے ساتھ چار مرتبہ دینا چاہیے۔ گولی نصف۔ چھوٹی گولی ایک۔ سفوف چوتھائی گرین۔

کتنا وقفہ دے کر دوا دینا چاہیے:۔ شدید مرض میں ایک، دو، تین، یا چار گھنٹے کا وقفہ دے کر دوا کھلائی جائے۔ مہلک امراض میں دس، پندرہ، بیس یا تیس منٹ کا وقفہ دیکر دوا کھلائی جائے۔ امراض مزمن میں روزانہ یا ہفتہ میں ایک مرتبہ۔ یا دو مرتبہ دوا دینی چاہیے۔ امراض حادہ میں منتخب دوا تین مرتبہ دینے سے اگر فائدہ نہ کرے تو اسی کو دوسری طاقت میں دینا چاہیے۔

دوا دینے کے متعلق کچھ ضروری باتیں:۔ دو یا زیادہ ہومیوپیتھک ادویات ایک شیشی میں ملا کر نہیں دی جائیں۔ ایک ہی دوا ایک مرتبہ دی جاتی ہے۔ اگر ایک بارگی ایسے علامات ہوں کہ دو دواؤں کا دینا ضروری معلوم ہو تو یکے بعد دیگرے دینا چاہیے۔ (پرنسپلس اینڈ پریکٹس صفحہ ۱۰۸ ۔۔ ۱۱۴۔ مصنف ہوز صاحب ملاحظہ ہو لیکن ڈنہم صاحب اور دوسرے سرگردہ ماہرین یکے بعد دیگرے دوا دینے کی اصولی صورت پر شدید مخالفت کرتے ہیں اور مخالفت کی ہے۔

صبح نہار منھ دوا کھلانے کا وقت نہایت اچھا ہے۔ اگر کئی مرتبہ کھانا ہو تو غذا کھانے سے ایک گھنٹہ پہلے یا ایک گھنٹہ بعد دوا کھانے کو۔ ایک گھنٹہ پہلے یا ایک گھنٹہ بعد پان، تمباکو، یا افیون کھانے میں کچھ نقص نہیں ہے۔ بخار میں جب جسم کی گرمی کم ہونے لگے تو دوا دینی چاہیے۔ ہسٹیریا، تشنج وغیرہ امراض میں نوبت کے وقت ہی دوا دینی چاہیے۔ اگر کسی دوا سے فائدہ معلوم ہو تو جب تک فائدہ ہوتا رہے دوا نہ دینی چاہیے۔

ایلوپیتھک۔ آیور ویدک، یونانی یا کسی اور طرح کے علاج کے بعد اور ہومیوپیتھک علاج شروع کرنے کے قبل یا بعد ہومیوپیتھک دوا دیئے جانے کے بعد دو تین خوراک کیمفر یا نکس وامیکا ۳۰ دینا چاہیئے۔ اُس کے بعد ضروری منتخب دوا دینی چاہیئے۔

مددگار علاج:۔ دوا دینے کے ساتھ ہی ساتھ کبھی کبھی اور کوشش کرنے سے علاج میں بہت مدد لی جاسکتی ہے۔ جیسے پھوڑا ہونے پر السی، راکھ یا نیم کی پولٹس باندھ کر پکانا اور پھر چاک کرانا مناسب ہے۔ دوا کھلانے سے اگر دست نہ ہوں تو نیم گرم[۱] پانی میں صابن گھول کر پچکاری دینی چاہیئے۔ اگر کسی مرض کی وجہ سے پیشاب گرم ہو گئی ہو۔ یا شدت کا درد سر

---

[۱] آج کل ہم لوگ تخم بالنگا۔ السی کی پولٹس بالکل نہیں استعمال کرتے، بڑی کوشش سے ہم لوگوں کو معلوم ہوا کہ ہر قسم کی پولٹس کے عوض خوب گرم کلینڈیولا لوشن کا خارجی استعمال یا سینک (فومینٹیشن) بہت پُراثر ہے۔ کلینڈیولا نصف ڈرام (یا تیس قطرے) دو[۲] اونس خوب گرم پانی میں ملا کر کلینڈیولا لوشن تیار ہوتا ہے۔ تھوڑا صاف کپڑا لیکر تہہ بہ تہہ کرکے گرم کلینڈیولا لوشن میں بھگو کر پھوڑے یا اماس پر رکھنا چاہیئے۔ اوپر کیلے کا پتہ رکھنا چاہیئے۔ اس پر بورک کاٹن (اگر نہ ملے تو روئی) اس پر پھیلا کر کپڑے کی پٹی سے اس طرح کس کر باندھ دینا چاہیئے کہ اس میں ٹھنڈی ہوا نہ لگنے پائے۔ ضرورت پر لوشن کا سینک [illegible] میں سات آٹھ مرتبہ کرنا چاہیئے۔ اس طرح گرم سینک کرنے سے اماس یا پھوڑا (خواہ کتنا ہی خراب [illegible]) بغیر کسی وقت کے بیٹھ جائے گا۔ یا پھوٹ جائے گا۔ اس سے مریض کو فائدہ ہی ہو گا۔ کوئی نقصان نہ ہو گا۔

اس بارہ میں ایک بات بغیر کہے نہیں رہا جاتا۔ کلکتہ نمبر ۱ وارڈ کے سابق ڈسٹرکٹ انجینئر شری یت کارتک چندر بسواس کے جب پھوڑا نکلا تو بڑے بڑے ایلوپیتھک ڈاکٹروں نے کہا کہ چاک کئے بغیر پھوڑا اچھا نہیں ہو سکتا۔ ہماری تشخیص کے مطابق یہی گرم لوشن استعمال کرکے دو ہی ہفتہ میں ایک دم اچھے ہو گئے۔ (پھوڑا پھوٹ گیا۔ اور اس میں سات۔ آٹھ سوراخ ہو گئے۔ اس وجہ سے گرم لوشن کے ساتھ ہی ساتھ سلیکا ۳۰ کھانے کو دیا گیا۔ تب سے وہ لاکھوں بار اس کی تعریف کر چکے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہمیشہ اس انمول دوا کے ہم مشکور رہیں گے۔ اور سب کے سامنے اب بھی ہم کہتے ہیں کہ ہومیوپیتھی پر نہ میرا اعتقاد تھا اور نہ ہے۔ لیکن اس میں شبہہ نہیں کہ ہومیوپیتھک کا یہ گرم لوشن زندگی اور جان بخشنے والا ہے۔ اب اگر کسی کو پھوڑا ہوتا ہے تو اس گرم لوشن کے استعمال کی درخواست

ہو یا ناک یا منھ سے خون گرتا ہو تو برف یا ٹھنڈے پانی کا استعمال کرنا چاہئے۔ کبھی کبھی گرم پانی کی سینک یا فلالین سے سینک کرنا بھی ضروری ہو جاتا ہے۔ مریض کے کھانے پینے پر بھی معالج کو خاص اور اچھی طرح نگاہ رکھنی چاہیئے۔

دوران استعمال دوا میں غذا اور پرہیز:۔ سابودانہ، بارلی، اراروٹ۔ مصری دودھ، دھان کے کھیل کا جوشاندہ، مونگ یا مسور کے جوشاندہ کا پانی، کیسرو، سنگھاڑا۔ بہدانہ، انار، وغیرہ مرض کے موافق اچھی غذا ہیں۔ ادرک، مولی، کافور، ہینگ، مرچ، کالی مرچ، پیاز، لہسن، پوستہ کا دانہ، چھوٹی الائچی، دارچینی، لونگ، جاوتری وغیرہ گرم مصالحے، لیمو کا چھلکا یا چھال، لیمونڈ، یا پینے کی چیزیں، تیزاب (ایسڈ) کے ذریعے تیار ہوتی ہیں۔ چار کافی، ڈبل روٹی، جو فوراً تیار کی گئی ہے۔ معدنی پانی (واٹرس) گرم تیز شراب (جیسے برانڈی) وغیرہ دوا کھانے کے وقت ممنوع ہیں۔ خارجی استعمال کی دوا ویزلین میں تیار کرنا مناسب نہیں ہے۔ ہومیوپیتھک دوا استعمال کرنے کا وقت کوئی کوئی لیمو، چونا[سلے] وغیرہ کی بھی ممانعت کرتے ہیں۔ لیکن ہمارا ایسا عقیدہ نہیں ہے۔ کیونکہ وہ سب (خام) غذا کے فعل ہیں۔ اور ہومیوپیتھک (لطیف دواؤں کا فعل ایک ہی جگہ (سیم پلیس Same Place) پر نہیں ہوتا۔ غذا کی چیزوں کا فعل مادی جسم (میٹریل) یا فزیکل باڈی (Matrial or Physical body) پر ہوتا ہے اور ہومیوپیتھک دوا کا اثر قوت، قوتِ روحانی (وائٹل انرجی) (Vital energy) پر ہوتا ہے۔
(ہنی من صاحب کا آرگنن ص۲۴۸ ملاحظہ ہو) تمباکو۔ گانجہ۔ افیون۔ وغیرہ۔ کھانے والوں کو دوا کھانے سے ایک گھنٹہ پہلے اور ایک گھنٹہ بعد کل نشہ بند کر دینا چاہیئے۔

کرتا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اگر کسی کا پھوڑا پاک کرنے کی ضرورت ہوتی ہے تو ایلوپیتھک ڈاکٹر بھی پہلے اسی گرم پولٹس کے استعمال کرنے کا مشورہ دیتے ہیں۔

سلے لیکن جہاں پیٹ میں بدہضمی وغیرہ امراض میں ڈاکٹر چونے کا پانی تجویز کرتے ہیں۔ وہ ناسمجھی سے مریض کے جسم میں چونے کے زہریلے اثرات (پروڈنگ) پیدا کر دیتے ہیں۔ وہاں چونا کھانا یہاں تک کہ پان کے ساتھ چونا کھانا بھی منع ہے۔

علامات امراض اور انتخاب ادویات

مرض کسے کہتے ہیں؟ اندرونی اور بیرونی علامات کے ذریعہ جسم کے کسی حصے عضو میں تبدیلی معلوم ہو اس کو مرض عضوی (آرگینزم) کہتے ہیں۔

علامات مرض سے کیا مراد ہے؟ صحت خراب ہونے سے جسم اور جان میں جو تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس تبدیلی کا نام علامات مرض (سمپٹمس) ہے مثلاً جسم کی گرمی کا زیادہ ہونا۔ نبض کی تیز رفتار، سانس زور زور سے لینا۔ کرمیں درد۔ بھوک کا بند ہونا وغیرہ بخار کے علامات ہیں۔ اوّل اوّل تین علامات ظاہری (Objective symptoms) کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ باہر یعنی مریض کے جسم میں بیرونی طور پر دکھائی دیتے ہیں۔ باقی آخر کے علامات، علامات باطنی (سبجکٹو سمپٹمس) (Subjective symptoms) کہتے ہیں۔ کیونکہ ان کو مریض اپنے اندر محسوس کرتا ہے۔ اگر مریض نہ بتائے تو معلوم نہیں ہو سکتے۔

علامات دوا سے کیا مراد ہے؟ صحت کی حالت میں جس دوا کے کھانے سے جسم اور جان میں جو جو علامات ظاہر ہوتے ہیں۔ اُن علامات کو اس دوا کی "علامات" کہتے ہیں۔ مثلاً صحت کی حالت میں ایکونائٹ اصلی عرق زیادہ مقدار میں کھانے سے نبض کی ضرب تیز، جسم خشک، چہرہ سُرخ، پیشاب کا رنگ سُرخ زور زور سے سانس لینا وغیرہ علامات پیدا ہو جاتے ہیں۔ اسلئے ان کی علامات کو ایکونائٹ کی علامات کہتے ہیں۔ ادویات کی علامات ہمارے "بھیشج لکشن سنگرہ" نامی کتاب میں تشریح کے لکھے گئے ہیں۔

انتخاب دوا:۔ (سلکشن آف میڈیسن) کسی مرض کے علامات دوا کے کل (یا زیادہ) علامات سے ملنے پر اس دوا کے اُس مرض کی سچی ہومیوپیتھک دوا سمجھنی چاہیئے۔ جیسے تیز پیاس، نبض کی تیز رفتار، جلد خشک، جلد وغیرہ تیز بخار کے علامات مندرجہ بالا ایکونائٹ کے علامات سے ملتے ہیں۔ اس لئے ایکونائٹ ایسے تیز بخار میں دیا جاتا ہے۔ اسی کتاب کے باب، علاج الامراض میں، ہر مرض کی جو جو دوائیں لکھی ہیں وہ سب اسی طرح منتخب کی گئی ہیں اس لئے فوراً ہی فائدہ کرتی ہے۔ (ڈاکٹر صاحب کا پرنسپل آف ہومیوپیتھک ملاحظہ ہو۔)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہومیوپیتھی کی کل دواؤں کی آزمائش پہلے تندرست

آدمی پر ہوتا ہے۔ اس کے بعد آزمائش شدہ[1] علامات اور مریضوں کے مرض کی علامات ملاکر دوا کا انتخاب ہوتا ہے۔ اس وقت یہ کہا جا سکتا ہے کہ ہومیوپیتھی کی سچی دوا ملی۔ لیکن کبھی کبھی اس طرح ٹھیک ٹھیک علامات مرض اور علامات دوا کا ملانا جلد باز معالج کے لئے ناممکن ہو جاتا ہے۔ اس حالت میں جس دوا کے مخصوص علامات کی مطابقت ہو وہی دوا دینے سے بہت اچھا فائدہ ہوتا ہے۔ جیسے کوئی چھوٹا بچہ ہمیشہ ناک کھجلاتا اور تکیہ پر ناک رگڑتا ہے، اور ہمیشہ اپنی ماں کے کندھے پر ناک رگڑا کرتا ہے۔ (کرم تھے یا نہیں معلوم نہیں ہوا۔) یہ علامات دیکھتے ہی سائنا (CINA) کھلانے سے ہی بچہ اچھا ہو گیا۔ اگر ایک ڈاکٹر بہت دوائیں دیکر بھی دشواری حیض (درد حیض کے ساتھ) کو کچھ فائدہ نہ پہونچا سکے تب اُنھوں نے مستورات کے امراض کے ماہر ڈاکٹر گرنیسی کو مشورہ کرنے کے لئے بُلایا۔ گرنیسی نے اس مریضہ کی "عبادت کی رغبت اور متواتر بکنا جھکنا دیکھ کر اسٹرامونیم کھلایا اور مرض بہت جلد رفع ہو گیا۔ (دی ہنی مین منتھلی جلد ۳ ملاحظہ ہو) اسلئے یہ کہنا ہی پڑتا ہے کہ کبھی کبھی دوا ایک مخصوص علامات پر توجہ دیکر دوا دینے سے اُمید سے زیادہ فائدہ ہو جاتا ہے۔ لیکن اسکو مکمل ہومیوپیتھی نہیں کہہ سکتے۔

علامات کو ملا کر ٹھیک ٹھیک دوا انتخاب کرنا ہی ہنی من صاحب کی بتائی ہوئی سچی ہومیوپیتھی[2] ہے

---

[1] آزمائش شدہ دوا۔ کسی دوا کے جو جو علامات بار بار معلوم ہوں۔ اگر وہ دوا استعمال کرنے سے کسی مرض کی وہی علامات بار بار آرام ہوتے ہوں تو اُن سب علامتوں کو اُس دوا کی مخصوص علامات کہتے ہیں (پکیولیر یا کیریکٹرسٹک) جیسے ناک کھجلانا یا گھسنا سائنا کی ایک مخصوص علامت ہے۔ اس کتاب کے آخر میں دوا کی علامات کے بیان میں نکس وامکا "

"پیٹ پھولنا" اور "رات کا جاگنا" ان دونوں مخصوص علامات کی نکتہ چینی کرکے ایک گریجویٹ نے "میری" نامی کتاب باتصویر ناول میں خوب مذاق اڑایا ہے۔ (۱۳۲۲۔ بنگلہ سال کے جیٹھ ماہ کا بھارت ورش دیکھئے۔)

[2] ستمبر ۱۹۳۰ء میں برٹش ہومیوپیتھک کانگریس کا جو جلسہ ہوا تھا۔ اُس میں ہومیو کونسل کے صدر عالم ڈاکٹر جی سدرلینڈ صاحب نے سچ کہا تھا۔ خداوند کریم کا ٹھیک بتایا ہوا ہومیوپیتھی

علامات مرض کیسے معلوم کرنا چاہیئے

(۱) مریض کے پاس بیٹھ کر پہلے اس کے اندرونی علامات (جیسے جاڑا لگنا، چکر آنا) پیر اینٹھنا، کڑوا ذائقہ، کلیجہ میں جلن، ڈر وغیرہ، (۲) مرض کی اصلی سبب (جیسے سردی لگنا، پانی میں بھیگنا، ثقیل غذا کا کھانا۔ بھاری چیز اٹھانا وغیرہ۔ (۳) کس وقت یا کس طریقہ میں مرض کی کمی یا زیادتی ہوتی ہے (جیسے صبح مرض کی زیادتی، رات میں ۱۱ بجے گھٹنا، جسم دبانے سے آرام معلوم ہونا۔ حرکت سے تکلیف کا بڑھنا، بائیں کروٹ سونے سے آرام وغیرہ باتیں آہستہ آہستہ معلوم کر لینا چاہیئے۔ اس کے بعد (۴) کل بیرونی علامات (جسم کی گرمی، نبض، زبان، جلد، سینہ پاخانہ، پیشاب وغیرہ جانچ کے ذریعہ) معالج کو معلوم کر لینا چاہیئے اور (۵) آخر میں مریض کی موجودہ اور مرض کی گذشتہ حالت کی کل مخصوص علامات (جیسے بخار میں بدن بہت زیادہ گرم رہنے سے بھی پیاس نہ معلوم ہونا یا کسی مرض میں چھوٹے بچے کا ہمیشہ ناک کھجلانا وغیرہ علامات) سمجھ اور جانچ کر دوا منتخب کرنا چاہیئے۔ (نیش ہاؤ ٹو ٹیک کیس (NASHES HOW TC TAKE CASE

کا کام آج بھی ٹھیک ۔ل ہیں ہے۔ زمانہ موجودہ کے علاج کے طریقہ میں ہمیشہ سے غلط ۔ام دوائیں (Palliative) زہر کی خوراک ۔ دکھائی جاتی ہیں اُن کی صرف مخالفت کرنا ہی ہومیوپیتھ کا فرض نہیں ہے۔

طریقہ علاج بالمثل صرف طریقہ تحقیقی علاج یعنی تسکین دینے والا طریقہ نہیں ہے بلکہ صاف صاف مرض کے دور کرنے والی دواؤں کے استعمال کا طریقہ ہے۔ مرض کے کسی خاص علامت کا علاج کرنا ہی نہیں، بلکہ مریض کی مجموعی (یعنی جسمانی، دماغی، تناسلی وغیرہ سبھی علامات) علامات پر رکھ کر دوا دینا سب علامات کا علاج کرنا ہی ہومیوپیتھی کا پہلا سبق ہے کہ سب دواؤں میں جس طرح مرض ۔ دفعیہ کی طاقت ہے۔ اسی طرح اُن میں مرض پیدا کرنے کی طاقت بھی موجود ہے۔ اس لئے بہت صبر اور غور و خوض کے بعد دوا دینا چاہیئے۔

دیکھئے the chemist and druggist for Septem 18. 1920

ڈاکٹر ینگلنگ کا سجیشنس ٹو دی پیشنٹ (Dr. Yingling: Suggestions To the Patient.) اور اسی کتاب کا علامات مرض لکھنے کا باب ملاحظہ کریں۔

اِس کتاب میں علاج مرض میں جو دوائیں لکھی گئی ہیں۔ مبتدی طلبار کی آسانی کے لئے ان کی مخصوص علامات بھی دیدی گئی ہیں۔ ان کے علاوہ اگر اور بھی زیادہ علامات معلوم کرنا چاہیں تو کوئی اچھی خواص الادویہ یا میٹیریا میڈیکا سے مدد لینا چاہیئے، کسی کسی مرض کی کئی خاص خاص دواؤں کے علامات بتانے کے بعد دواؤں کے صرف نام لکھے گئے ہیں ان کی علامات نہیں لکھی گئی ہیں۔ یہ خیال میں رکھنا چاہیئے کہ یہ ادویات معروف معالج کی آسانی کے لئے ہیں۔ اُن کی علامات معلوم کرنے کے لئے بھی کسی اچھے خواص الادویہ میں دیکھنا چاہیئے۔

جسم کی گرمی وغیرہ کی جانچ کیسے کرنا چاہیئے۔ یہ معمولی طرح سے مندرجہ ذیل ہے۔

(۱) جسم کی گرمی کلینیکل تھرمامیٹر (مقیاس الحرارت) کے ذریعہ جانچ لینا چاہیئے۔

حرارت پارہ بھرا شیشہ کا ایک ایسا نل ہوتا ہے جس میں بیچ بیچ میں لکیریں پڑی ہوتی ہیں۔ سب کے نیچے پارہ کا تھکا رہتا ہے اس کے اوپر کچھ چھوٹی بڑی لکیریں اور گنتی کا نشان رہتا ہے۔ پہلے بڑی لکیر ۹۰ یا ۹۵ ڈگری اس کے بعد ۴ چھوٹی لکیریں رہتی ہیں ہر ایک ڈگری کا پانچواں حصہ بتاتی ہیں۔ ہر ایک بڑی لکیر ایک ایک ڈگری ہے۔ ۹۸ ڈگری کے اوپر دوسری چھوٹی لکیر کے اوپر ایک تیر کے مانند نشان رہتا ہے۔ یہ آدمی کی خلقی گرمی کو بتاتا ہے۔ اس مقیاس الحرارت کا پارہ والا حصہ مریض کی بغل، زبان کے نیچے، یا مقعد میں لگا کر گرمی کی جانچ کی جاتی ہے، اس وقت خیال رکھنا چاہیئے کہ اس میں باہر کی ہوا نہ لگنے پائے۔ ۱-۲-۳- یا ۵ منٹ تک خاموشی سے بغل میں رکھ کر باہر نکال کر اُسے دیکھنا چاہیئے۔ پارے کے تھکے سے سوئی کی طرح ایک پتلی لکیر اوپر اُٹھ کر جس خانہ میں جس عدد کے پاس جاکر رُک جائے جسم کی حرارت کا درجہ (ڈگری) سمجھنا چاہیئے۔

تندرست جسم کی حرارت ۹۸٫۴ ڈگری منھ میں لگانے پر ۹۹٫۵ ڈگری تک بڑھ جاتی ہے۔ یہاں یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ یہ درجہ سرد ملکوں کا ہے۔ ہندوستان کے زیادہ تر آدمیوں کی معمولی حرارت ۹۷ و ۹۷٫۵ رہتی ہے۔ بہت طاقتور آدمیوں کی ۹۸٫۴ رہتی ہے۔ لڑکوں کے جسم کی حرارت بہ نسبت جوانوں کے کچھ زیادہ ہوتی

ہے اور ۴۰ برس کی عمر کے بعد کی حرارت جوانوں سے کم ہو جاتی ہے۔ سوتے اور آرام کرتے وقت جسم کی حرارت ڈیڑھ ڈگری کم ہو جاتی ہے۔ جسم کی حرارت ڈھائی ڈگری بڑھ جانے کی بہ نسبت ایک ڈگری کم ہو جانا اندیشہ کی بات ہے۔ ملیریا بخار میں ورم پردہائے دماغ، ذات الریا لہریا بخار، حمی دموی چیچک میں درجۂ حرارت ۱۰۶ یا ۱۰۷ تک ہو جاتی ہے۔ دوسرے بخاروں میں ۱۰۳، ۱۰۴ یا ۱۰۵ درجہ کے نیچے حرارت رہا کرتی ہے۔ اگر جسم کی حرارت ۹۸ ڈگری سے اوپر ہو جائے یا ۹۷ کے نیچے اتر جائے تو سمجھنا چاہیئے کہ کوئی مرض ہوا ہے۔ ۹۹ سے ۱۰۱ ڈگری تک بخار معمولی ۱۰۵ درجہ تک ہو جائے تو زور کا بخار، ۱۰۷ ہو جائے تو مہلک بخار اور ۱۰۸ یا ۱۱۰ ہو تو سمجھنا چاہیئے کہ موت جلد ہوگی۔ ٹائیفائیڈ یا تپ محرقہ اسہالی میں دوسرے ہفتہ میں شام کے وقت جسم کی حرارت ۱۰۲ یا ۱۰۳ ہو جائے تو معمولی خیال کرنا چاہیئے۔ لیکن اگر ۱۰۵ ہو جائے تو خوفناک خیال کرنا چاہیئے۔ شدید ملیریا بخار میں ۱۰۶ ڈگری بھی زیادہ خوف کی بات نہیں ہے۔ لیکن شدید وجع مفاصل میں ۱۰۴ ڈگری یا اس سے بھی زیادہ بڑھنا بہت فکر اور خوف کی بات ہے۔ پرسوت کے بخار میں اکثر جسم کی حرارت ۱۰۵ ڈگری تک بڑھ جاتی ہے۔ ۹۷ سے ۹۵ ڈگری تک گری ہوئی حالت بتاتی ہے۔ ہیضہ کے علاوہ اور کسی بھی بیماری میں جسم کی گرمی ۹۳ ڈگری تک اترنا بہت خراب علامت ہے ہیضہ کی بیماری میں جسم برف کی طرح سرد ہو کر کبھی کبھی ۸۰ درجہ تک اتر جاتی ہے۔ تو بی بخار اور مزمن مہلک امراض میں اگر جسم کی حرارت یکایک بہت کم ہو جائے تو خوف کی بات ہے۔

(۲) نبض کی ضرب:۔ جنین کے نبض کی ضرب فی منٹ تقریباً ۱۰۵ مرتبہ۔ پیدائش سے ایک سال کی عمر تک۔ حالت تندرستی میں ۱۲۰۔ ۱۴۰ مرتبہ، ۲ سے ۵ سال تک ۹۵۔ ۱۱۵، ۶۔ ۱۵ برس تک ۸۰۔ ۹۰، ۱۶۔ ۵۰ سال تک ۷۰۔ ۹۶ مرتبہ اور بوڑھاپے میں ۶۵ سے ۵۰ مرتبہ، مردوں کی نبض سے عورتوں کی نبض ۱۰۔ ۱۵ ضرب زیادہ ہوا کرتی ہے۔ غذا وغیرہ یا کثرت کے بعد نبض کی ضرب معمولی ضرب سے زیادہ ہوتی ہے۔ اور سونے میں یا آدھی رات میں کم ہو جایا کرتی ہے۔ اگر مقررہ وقت سے نبض کی ضرب ۲۰ ضرب کم ہو تو جاننا چاہیئے کہ وقت زیست کم ہو رہی ہے۔ نبض کی رفتار ٹھیک ہو لیکن یکایک رک جاتی ہو تو یہ علامت بد ہے۔ نبض کا بہت کمزور ہو کر طاقتور

ہوجانا بہت خراب علامت ہے (دَوران خون کے درد والے باب میں نبض ملاحظہ ہو۔)

(۳) سانس :۔ حالت تندرستی میں سانس لینا اور نکالنا آہستہ آہستہ اور آسانی سے بغیر کسی تکلیف اور آواز کے ہوا کرتا ہے۔ ایک سال کی عمر میں فی منٹ ۳۵ مرتبہ سانس کی رفتار ہے۔ ۲ سال کی عمر سے ۲۵ مرتبہ اور ۱۵ سے پوری عمر تک کے آدمیوں میں ۲۰ سے ۱۸ مرتبہ۔ سانس کی رفتار کا آہستہ ہونا نیک علامت ہے اور سرد اور جلد جلد چلنا موت کی نشانی ہے۔ سینہ اور پھیپھڑے کی بیماری میں سانس کی رفتار بڑھ جاتی ہے۔ کمزوری گھٹ جاتی ہے۔

(۴) نبض، سانس اور جسم کی گرمی کا ایک دوسرے سے تعلق

جسم کی گرمی ایک درجہ بڑھنے سے نبض کی رفتار دس مرتبہ اور سانس کی دو مرتبہ بڑھ جاتی ہے۔ قدرتی درجہ حرارت جسم ۹۸.۴ نبض کی رفتار ۷۵ اور سانس کی دس مرتبہ ہوتی ہے۔ جسم کی حرارت اگر ۱۰۰° ہو گی تو نبض کی رفتار ۱۱۱ مرتبہ اور سانس کی ۲۳ مرتبہ معمولاً سانس ۲ مرتبہ لینے سے نبض ۷ مرتبہ چلتی ہے۔

(۵) زبان کا امتحان :۔ تشخیص مرض میں زبان بڑی مددگار ہے۔ اس کا بدلہ ہوا جُدا جُدا رنگ دیکھ کر آسانی سے مرض تشخیص کیا جا سکتا ہے۔ تندرستی کی حالت میں زبان ہمیشہ تر اور صاف رہتی ہے۔ تیز سرسامی حالت میں اور نئے بخار میں اعصابی کمزوری کی وجہ سے زبان خشک ہو جاتی ہے۔ سُرخ زبان اس بخار کا جو پھوڑے کی وجہ سے یا مرض متعلق ہاضمہ کا پتہ دیتی ہے اگر زبان پر سفید میل کی تہہ ہو اور اس پر سُرخ دانے ہوں تو سُرخ بخار سمجھنا چاہیئے۔ زبان کی جڑ یا آگے کا حصّہ خشک ہو تو تپ محرقہ سمجھنا چاہیئے۔ سفید زبان، خون کی کمی یا کمزوری کی نشانی ہے۔ اگر خشک زبان تر ہو جائے اور جڑ کی طرف سے صاف ہو جائے تو سمجھنا چاہیئے کہ مرض گھٹ رہا ہے۔ اگر زبان پر سفید میل ہو تو قبض یا ہاضمہ کی خرابی ہو گی۔ اگر زبان پیلی ہو تو سمجھنا چاہیئے کہ صفرا نکلنے کے آلہ میں یا جگر کے آلہ میں کچھ خرابی ہے یا ہو گی۔ نیلگوں رنگ کی زبان، دوران خون کی خرابی کا پتہ دیتی ہے۔ سیاہ زبان اکثر بد علامت خیال کی جاتی ہے۔ معدہ کے مرض میں اگر زبان پر سیاہ رنگ کا داغ دکھائی دے تو ناتوانی یا قوت حیات کا خاتمہ فوراً ہی موت ہونے کا خیال ہوتا ہے۔ یرقان کے مرض میں اگر زبان پر سیاہ تہہ چڑھی معلوم ہو تو

سمجھنا چاہیئے کہ جگر کی سخت خرابی ہے۔ چیچک میں سیاہ زبان نہایت بد علامت ہے اگر زبان بالکل ہل نہ سکے یا زبان باہر نکل کر ایک طرف پڑی رہے تو خیال کرنا چاہیئے کہ دماغ بے بس ہو گیا ہے۔ زبان پر زخم یا چھالے ہوں تو سمجھنا چاہیئے کہ اچھی طرح غذا ہضم نہیں ہوتی۔ سیاہ یا بیگنی رنگ کی زبان بتاتی ہے کہ شرائین میں خون رکنا شروع ہو گیا ہے۔

(۶) چہرہ :۔ جسم کے آئینہ کی طرح ہے۔ اس لئے چہرہ دیکھ کر بھی بیماری کی بابت بہت کچھ معلوم کیا جا سکتا ہے۔ خوش چہرہ تندرستی کی علامت ہے۔ لیکن کلیجے کے مرض کی تکلیف کے بعد مریض کا بشاش چہرہ اچھی علامت نہیں ہے۔ پھیپھڑے کی سوزش میں چہرہ متفکر اور سکڑا ہوا۔ اور سانس میں تکلیف معلوم ہوتی ہے شرمیلا چہرہ، باہ کی کمزوری کی علامت ہے، بخار کے ساتھ اگر قبض ہو تو چہرہ غمگین ہو گا۔ یا مرض سرخ، بادامی، سیاہ ہونٹ وغیرہ علامات ظاہر ہوتے ہیں۔

(۷) جلد :۔ روکھی، خشک، گرم جلد ہو تو بخار جاننا چاہیئے۔ جسم کی حرارت کم کرنے کے ساتھ ہی اگر دوسرے علامات بھی کم ہوں اور پسینہ ہو تو نیک علامت ہے اگر تمام جسم میں پسینہ نہ ہو بلکہ کسی خاص جگہ ہو تو اعصابی کمزوری اور اس مقام کے نیچے سوزش کی علامت ہے۔ حاد تپ میں اگر پسینہ ہو تو مرض دفع ہونا سمجھنا چاہیئے۔ لیکن اگر مزمن تپ میں رات کو پسینہ زیادہ نکلے تو سمجھنا چاہیئے کہ تپ دق وغیرہ زائل کرنے والا مرض شروع ہو گیا ہے۔ نوبتی بخار، ریاح، سوزشی بخار میں پسینہ نکلنے سے ہی اگر دوسرے علامات کم نہ ہوں تو علامات بد سمجھنا چاہیئے۔ نوبتی بخار تپ، ملیریا۔ برسوت کا بخار، اور دوسرے تیز بخاروں میں سردی اور لرزہ ہوتا ہے۔ یکایک زیادہ پسینہ نکلنا نیک علامت نہیں ہے۔

(۸) قے اور ہچکی :۔ امراض متعلقہ معدہ، متعلق دماغ، سینہ، پھیپھڑا اور رحم وغیرہ میں قے ہوتی ہے، گردہ، معدہ یا جگر کی سوزش کی وجہ سے بھی ہچکی آتی ہے۔

(۹) درد :۔ اگر کسی خاص مقام میں لگاتار درد ہو، اور وہ مقام گرم ہو اور دبانے سے درد ہو تو سمجھنا چاہیئے کہ یہ درد سوزش کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ اگر وہ حرکت کرنے سے بڑھتا ہو، عضلہ یا گھٹنے میں درد ہو، یا ران کے عقب کی گلٹی

کی سوزش سمجھنا چاہیئے۔ جگر کی سوزش میں دائیں کندھے میں، درد ہوتا ہے اور قلب کی بیماری میں بائیں بازو میں درد ہوتا ہے۔ مرض پتھری میں آلۂ تناسل کے اگلے حصہ میں درد ہوتا ہے۔

(۱۰) سینہ :- سینہ کی جانچ خاصکر تین طرح سے ہوتی ہے۔

(ا) دیکھ کر (ب) چھو کر اور (ج) سُن کر۔

(ا) دیکھ کر :- مریض کو سیدھا بلا حرکت کے بٹھانا چاہیئے اور استقلال سے دیکھنا چاہیئے۔ کہ سینہ اچھی طرح پھیلتا اور سکڑتا ہے یا نہیں۔ سانس ہر مرتبہ لینے، اور نکلنے میں ٹھیک اونچا ہوتا ہے۔ یا نہیں، جھکتا ہے یا نہیں، یا کسی مقام میں اماس تو نہیں ہے۔ ان باتوں پر غور کرنا چاہیئے۔ (ب) چھو کر یا ضرب لگاکر :- بائیں ہاتھ کے پنجہ کو ہتھیلی کی طرف مریض کے سینہ پر رکھ کر دائیں ہاتھ کی انگلی سے اگر اس پر ضرب لگانے سے آواز ٹھن ٹھن ہو۔ سمجھنا چاہیئے کہ یہ فطرتی حالت ہے۔ اگر ٹپ ٹپ کی آواز ہو تو پھیپھڑے کی سوزش، سینہ میں اماس وغیرہ سمجھنا چاہیئے۔ دمہ کے عارضہ میں ہوا زیادہ مقدار میں سینہ میں جاتی ہے۔ اس لئے آواز ٹن ٹن ہوتی ہے۔

(ج) سُن کر یہ کام ایک آلہ کے ذریعہ سے جس کو اسٹھیاسکوپ کہتے ہیں۔ ہوتا ہے۔ اسٹھتیا سکوپ کئی قسم کا ہوتا ہے جیسے لکڑی کا بینگ کا، جرمن سلور کا، اور ربر کا نل لگا ہوا مریض کو چت لٹا کر یا سیدھا خاموش کھڑا کر کے سینہ میں (دل) اور اس کے بغل کی جگہ، اسٹھتیاسکوپ کا چھوٹا منھ لگا کر دوسرا چوڑا منھ کان میں لگا کر جانچ کرنی پڑتی ہے، ربر کے اسٹھتیا سکوپ کا جو منھ چوڑا ہوتا ہے۔ وہ مریض کے سینہ پر اور چھوٹے دونوں منھ کان کے سوراخوں میں رکھ کر جانچ کرنی پڑتی ہے۔ فطرتی حالت میں آواز سوں سوں سنائی دیتی ہے۔ سانس کی نلی کی سوزش، دمہ، کھانسی دق کی کھانسی وغیرہ امراض میں مختلف باجوں کی آواز سُن پڑتی ہے اگر بلغم کی زیادتی ہوتی ہے تو گھر گھر کی آواز سنائی دیتی ہے۔ نمونیا میں بال رگڑنے کی سی آواز اور پھیپھڑے کی ڈھکنے والی جھلی میں اگر سوزش ہوتی ہو تو کھس کھس کی آواز ہوتی ہے۔

(۱۱) براز :- فطرتی براز کا رنگ زرد ہوتا ہے۔ مٹیالا۔ بھورا۔ یا کیچڑ کی طرح ہو تو صفرا کا حصہ کم (جگر کی خرابی) خیال کرنا چاہیئے۔ اگر براز کا رنگ سیاہ یا بہت

زرد ہو تو صفرا کا حصہ زیادہ ہوگا۔ سبز رنگ کا براز (خاص کر بچوں کو) معدہ کی ترشی براز کے ساتھ خون ملی ہوئی آؤں ہو تو آنتوں کی سوزش، اگر براز سخت ہو تو سمجھنا چاہیئے کہ آنتوں کے فعل میں کچھ خرابی ہے۔ معدہ، جگر، تلی وغیرہ کی بیماریوں میں آپ ہی آپ یا بغیر معلوم ہوئے (مریض کو معلوم ہی نہ ہو) پاخانہ ہو جائے تو بہت بُری علامت ہے۔ اکثر یہ موت کی خبر دیتا ہے۔

(۱۲) پیشاب:۔ فطرتی حالت میں جوانوں کو ڈیڑھ سیر پیشاب ہوتا ہے۔ جگر کی بیماری میں گہرے زرد رنگ کا پیشاب ہوتا ہے۔ پیشاب میں کچھ جم جاتا ہے۔ بخار میں نبض میں تیزی ہونے سے پیشاب کم اور سُرخ ہوتا ہے۔ اگر پیشاب وزن میں زیادہ اور صاف ہو تو اعصابی تکلیف سمجھنا چاہیئے۔ پیشاب کرنے کے بعد ہی اگر پیشاب دودھ کی طرح ہو یا چونے کے پانی کی طرح سفید ہو تو کرم کا فساد ہوتا ہے۔ پیشاب میں اگر چینی یا شکر ہو تو ذیابیطس سمجھنا چاہیئے۔ پیشاب میلا ہو تو اُس میں جوں موجود ہے۔ اگر پیشاب گہرے سُرخ رنگ کا ہو تو اُس میں ترشی ہوتی ہے۔ اگر پیشاب گہرے رنگ کا یا سیاہ رنگ کا ہو تو سمجھنا چاہیئے کہ مرض بہت زیادتی پر ہے۔

صحت قائم رکھنے کے متعلق چند ضروری باتیں

صحت قائم رکھنے کے لئے مندرجہ ذیل باتوں کا ہمیشہ خیال رکھنا چاہیئے۔ مثلاً غذا کھانے اشیاء، پانی، روشنی، ہوا، لباس، اور غسل وغیرہ۔

غذا:۔ یہ بات غلط ہے کہ طاقتور یا طاقت دینے والی اشیاء کھانے سے ہی جسم تندرست اور اچھا طاقتور رہتا ہے۔ کھانے سے پہلے دیکھنا چاہیئے کہ جو چیز کھائی جائے اُس کے ہضم کرنے کی طاقت بھی ہے یا نہیں، غذا کا ہضم ہونا بہت کچھ محنت پر منحصر ہے۔ بہت زیادہ محنت کرنے پر اُسی قسم کی طاقتور غذا کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن زیادہ کھانا مناسب نہیں ہے۔ عمر کے لحاظ سے غذا کی چیزیں اور اُن کا وزن ٹھیک کرنا چاہیئے۔ تھوڑا کھانے والے کے لئے طاقتور چیزوں کے کھانے کی ضرورت ہے۔

موسم سرما میں چربیلی غذا مفید ہے۔ اور ان دونوں میں بہ نسبت گرم موسم کے کچھ زیادہ کھا لینا بھی نقصان دہ نہیں ہے۔

زیادہ لال مرچ، کالی مرچ اور گرم مصالحہ دار چیزیں کھانا نقصان دہ ہے۔ اچھی طرح پکا ہوا ہلکا بھوجن آہستہ آہستہ چبا کر کھانا چاہیئے۔ ترکاری درمیان میں بدلتے رہنا چاہیئے۔ کھانے کے بعد ٹھنڈا پانی نہ پینا ہی اچھا ہے۔ کیونکہ ٹھنڈا پانی معدہ میں جاکر وہاں کی گرمی کو کم کر دیتا ہے۔ اس لئے ہاضمہ میں نقص پیدا ہو جاتا ہے۔ جسکو ہاضمہ کی شکایت رہتی ہو، اس کو کھا چکنے کے بعد تھوڑا نیم گرم پانی پی لینا چاہیئے۔ کھانے کے بعد تھوڑی دیر آرام کرنا مناسب ہے۔

معدہ بہت دیر تک خالی رہنے سے بھی صحت خراب ہو سکتی ہے۔ دن کی غذا کی نسبت رات کی غذا سادی اور ہلکی ہونا ضروری ہے۔ سونے کے وقت معدہ خالی نہ رہنا چاہیئے۔ اور نہ خوب بھرا ہونا چاہیئے۔ سونے سے کم سے کم ایک گھنٹہ پہلے کھانا چاہیئے۔ جو بہت رات تک لکھنے پڑھنے میں لگے رہتے ہیں۔ انھیں سونے کے قبل بہت تھوڑی غذا کھانی چاہیئے۔ بہت لوگوں کا یہ خیال ہے کہ بڑھاپے میں زیادہ کھانے سے عرصہ تک زندگی قائم رہ سکتی ہے۔ لیکن یہ بڑی غلطی ہے۔ ضعیفی کے وقت خوراک کی مقدار آہستہ آہستہ کم کر دینی چاہیئے۔

معمولی غذا کی چار قسم ہوتی ہے (۱) چھانا کی قسم یا گوشت کے متعلق غذا (جیسے چھانا، مچھلی گوشت، انڈے کی سفیدی، دال وغیرہ (۲) روغنی اشیاء یا مکھن کی قسم کی غذا۔ (جیسے گھی، مکھن، روغن، چربی وغیرہ) ان کے ذریعہ سے صحت قائم رکھنے کے لئے ضروری گرمی بڑھتی ہے۔ اور محنت کرنے کی طاقت بھی پیدا ہوتی ہے۔ ساتھ ہی جسم کچھ فربہ بھی ہوتا ہے (۳) شکر کی قسم کی چیزیں (جیسے چینی، مصری، گڑ، کھجور کا رس، چاول، چھوہارا، لائی۔ دھان کا میٹھا لاوا۔ چبا۔ ساگو دانہ۔ بارلی، اراروٹ، ساٹھی، میدہ، آلو وغیرہ) اُن کے ذریعہ سے ہمارے جسم کی گرمی اور کام کرنے کی طاقت اور فربہی بھی بہت کچھ پیدا ہوتی ہے۔ (۴) نمک کی قسم کی اشیاء (جیسے کھانے کا نمک، دال وغیرہ) ان کے ذریعہ سے ہمارا خون صاف ہوتا ہے۔ اور جسم کے آلات، اور ہڈیاں درست ہوتی ہیں۔ حقیقت میں اگر نمک نہ کھایا جائے تو ہماری زندگی ناممکن ہو جائے گی۔

چپاول)، دال، روٹی، ترکاری، گھی، تیل، گڑ۔ لیموں، پھل، مولی، آگ۔

مچھلی، مانس، دودھ پانی وغیرہ کھانے پینے کی چیزوں سے ہم لوگ جسم کی حفاظت کے لئے مفید غذا حسب ضرورت چھانا، مکھن، چینی، اور نمک جمع کرکے جسم کی پرورش کرتے اور زندہ رہتے ہیں؛ صرف دُودھ، اور انڈے میں متذکرہ بالا چاروں قسم کی چیزیں موجود رہنے کی وجہ سے ہم لوگ صرف دُودھ (انڈا) کھاکر زندہ رہ سکتے ہیں۔

ہماری غذا کی چیزوں میں کیا کیا ملائی جاسکتی ہیں۔ ان کی تفصیل حسب ذیل ہیں۔

(۱) اماوٹ یا امرس، کھٹے آم کا رس اور ریشہ، املی، گڑ، میدہ۔

(۲) آٹے میں رام گھلی، چنا۔ چینی مٹی۔ بھوسی، چاول، کا آٹا، بھٹے کا ستو اور کھریا مٹی۔

(۳) ارا روٹ، چاول کا آٹا۔ بھٹے کا آٹا۔ آلو کا میدہ۔

(۴) گھی میں ناریل کا تیل، پوستے کا تیل، بریں کا تیل۔ کسم کے بیج کا تیل مہوے کا تیل۔ رینڈی کا تیل، مونگ پھلی کا تیل، ویسلین، چربی، چاول کے آٹے کے ساتھ پسا ہوا۔ کیلا۔ اروی یا شکر قند، باجرا۔ جوار کا آٹا۔ خوب خراب یا سڑے گھی کے ساتھ تھوڑا تازہ دُودھ، یا دہی اور کچھ اچھا گھی ڈال کر اوٹانے سے اچھے گھی کی بہت خوشبو آتی ہے۔

(۵) چاول میں ٹوٹے کیڑے لگے دانے، زنگونی چاول، جوئے کا سفوف۔

(۶) دودھ میں: "پھونکا دے کر بیمار گائے کے دُودھ سے مکھن نکلا۔ بتاشہ، پُرانے تالاب کا سڑا پانی۔ بھینس کا دُودھ اور سنگھاڑے کا سفوف ملا رہتا ہے۔

(۷) بارلی میں۔ ساٹھی کا سفوف، چنے کا ستو، آلو کا میدہ، کیسو کا میدہ۔ گیہوں کا میدہ۔

(۸) شہد میں چینی اور جلیٹین" نام کی شئے، متعلق گوشت۔

(۹) مکھن میں۔ سور گنجا تیل، تل کا تیل، ویسلین، موم، چربی۔ نار کا تیل۔ کیلا ملا ہوا۔

(۱۰) گوشت میں بکرے کا گوشت میں بکری کا گوشت، بدھیا بکرے کا گوشت

(۱۱) سرسوں کے تیل میں، سور کا تیل، بنولا تیل، دانہ خشخاس، مونگ پھلی بٹوم لیس آئیل، نامی کراسن تیل، اور سُرخ مرچ کا سفوف

(۱۲) دھ: پہلے ہی اوپر بتایا جاچکا ہے کہ دودھ میں چاروں قسم کے کھانے کی چیزیں اچھی طرح موجود ہیں۔ اس لئے اس کو کھانے کی پوری غذا کہی جاسکتی ہے۔

یعنی صرف دودھ ہی پی کر ہم لوگ زندہ رہ سکتے ہیں بچپن میں ماں کا دودھ ہی ہماری غذا ہے۔ گدھی کا دودھ، بکری کا دودھ، بھیڑی کا دودھ، یا (برداشت ہو تو بھینس کا دودھ بھی کام میں لایا جا سکتا ہے یعنی اُبالے کچا دودھ فائدہ مند ضرور ہے کیونکہ اُبالنے سے دودھ کا وٹامن (اس کا خاص فائدہ بہت کچھ کم ہو جاتا ہے لیکن ہمارے یہاں گائے وغیرہ جانور بہت گندی جگہ میں رکھے جاتے ہیں۔ اور اُسی حالت میں دوہے جاتے ہیں۔ اس لئے انکا کچا دودھ پینا خطرے سے خالی نہیں ہے۔ صرف دودھ نہ پی کر اسکے ساتھ، چینی مصری، چاول، بارلی، وغیرہ ملا کر کام میں لا دیں تو جلدی ہضم ہو جاتا ہے۔

دودھ:- متھانی ڈالکر متھنے سے جو چیز اوپر تیرنے لگتی ہے اُسے مکھن کہتے ہیں۔ کچھ گرم دودھ میں تھوڑا دہی کا جامن، یا نیبو یا کوئی دوسری ترش چیز ڈالنے سے وہ دودھ جم جاتا ہے۔ یہ دہی کہلاتا ہے۔ تازے دہی کو اس طرح متھنے پر جو چیز اوپر تیرنے لگتی ہے۔ اُسے مکھن کہتے ہیں، اور نیچے جو پانی کی طرح رہ جاتا ہے۔ اُس کو مٹھا کہتے ہیں۔ کسی کسی مریض کے لئے یہ مٹھا بہت فائدہ مند ہے۔ جو گرم دودھ میں چنے کا پانی یا پھٹکری یا لیمو کا رس یا کوئی دوسری ترش چیز ڈالنے سے دودھ پھٹ جاتا ہے اور چھانا تیار ہو جاتا ہے اس چھانے کے نیچے جو پانی رہتا ہے وہی چھانے کا پانی کہلاتا ہے۔

چائے پینا:- معمولی طرح سے تندرستی کے لئے چائے پینا فائدہ مند ہے۔ جو لوگ بہت گھومتے یا محنت کرتے ہیں ان کے لئے یا بلغمی مزاج والوں کے لئے چائے پینا اتنا خراب نہیں ہے اس کے استعمال سے تھکاوٹ بہت کچھ دور ہو جاتی ہے۔ چائے کے ساتھ پھل (یا جن میں ہاضمہ کی خوب طاقت ہو) تھوڑی مچھلی۔ گوشت۔ انڈا۔ یا چھانا کی کوئی چیز کھانے میں کچھ ہرج نہیں ہے۔ مگر مقدار تھوڑی ہونا لازمی ہے۔

چائے پینے سے نقصان:- بہت چائے پینے سے یعنی دن میں ایک مرتبہ سے زیادہ چائے پینے سے بدہضمی، بھوک نہ لگنا۔ کلیجہ دھڑکنا۔ دماغی پریشانی، نیند نہ آنا۔ وغیرہ علامات دکھائی دیتے ہیں۔ ایسی حالت میں چائے بند کر دینا چاہیے۔ مچھلی، گوشت کے ساتھ چائے نہ پی کر گوشت مچھلی کھانے کے ایک گھنٹہ بعد اگر چائے پی جائے تو اچھا ہے۔ سونے کے ٹھیک پہلے چائے پینا منع ہے، جن کے جسم میں چربی زیادہ ہو ان کو چینی کے بدلے لیمو کا رس ڈال کر چائے پینی چاہیے۔ اس سے چربی کم ہونے میں مدد ملے گی۔

کافی :۔ چائے کی طرح کافی پینے سے نشہ نہیں ہوتا۔ اور اس سے چُستی آتی ہے۔ کافی پینے سے محنت کرنے کی تھکاوٹ، سُستی وغیرہ دُور ہو جاتی ہے۔

کافی پینے سے نقصان :۔ چائے کی طرح زیادہ کافی پینے سے درد سر، نیند نہ آنا۔ خواب دیکھنا۔ دماغی پریشانی، سینہ کی دھڑکن، اور بدہضمی وغیرہ علامات پیدا ہو سکتے ہیں۔ کافی پینے سے کسی کسی کو پاخانہ صاف ہوتا ہے کسی کسی کا معدہ اور بھی سخت ہو جاتا ہے۔ اور قبض ہو جاتا ہے۔ چائے کی نسبت اس میں قوت مجر کر زیادہ ہونے سے بھی یہ ہاضمہ کو نقصان کرتی ہے۔ بانجھ پن بھی لاتی ہے۔

پانی :۔ پینے کی سب سے زیادہ اچھی چیز صاف پانی ہے۔ صاف پانی گوشت کو مضبوط اور جسم کے بڑھنے میں مدد دیتا ہے۔ اِسلئے یہ تندرستی اور زندگی کو قائم رکھنے کے لئے بہت ضروری ہے۔ پانی کے بغیر غذا ہضم نہیں ہوتی۔ اس لئے صاف اور خالص پانی بہت ہی فائدہ مند ہے۔

صاف پانی کیسے ملتا ہے۔ دریا، سمندر، جھرنا، وغیرہ کا پانی کتنی ہی دھات اور زہریلی چیزوں کے ملے رہنے کے سبب سے کسی کام میں لانے کے لائق نہیں رہتا۔ یہاں تک کہ اس سے کھانا بنانا اور غسل کرنا بھی خطرے سے خالی نہیں۔ لیکن صاف اور پاک پانی گہرے کنوئیں یا بارش سے مل سکتا ہے۔ تالاب۔ باؤلی۔ کنواں۔ وغیرہ کو کبھی کبھی خاصکر جاڑا آنے کے پہلے، یا گرمی کے پہلے پانی کم ہو جانے پر کم سے کم ایک مرتبہ صاف کر دینا چاہیئے۔ ایسے مقامات کو کبھی کبھی صاف نہ کرنے سے بہت نقصان ہوتا ہے۔ گو کہ یہ نقصان دکھائی نہیں دیتا۔ لیکن ہوتا ضرور ہے۔ لہٰذا احتیاط لازمی ہے

فلٹر کو کام میں لانا بھی خطرے سے خالی نہیں ہے۔ یہ سمجھنا غلط ہے زیادہ فلٹروں سے فائدے کی بجائے نقصان ہوتا ہے۔

کنوئیں کے پانی کے اوپر کا حصہ صاف ستھرا دکھائی دینے سے بھی کاربونک ایسڈ گیس اُمس میں ملی رہنے کی وجہ سے اُس کو بھی کام میں لانا خوف سے خالی نہیں ہے۔ اُس کی نسبت کنوئیں کے نیچے کا پانی پاک

ہوتا ہے۔ اس لئے اُسے بغیر خوف کے استعمال میں لایا جا سکتا ہے

لباس:۔ غذا کے ساتھ ہی لباس کے متعلق بھی اُصول قائم رکھنے کی بہت ضرورت ہے۔ جسم کو گرم رکھنے کی طاقت لباس میں نہیں ہوتی جسم کی گرمی کو قائم رکھنے کے لئے ہی کپڑے پہنے جاتے ہیں۔ جلد کے اوپر فلنیل (فلالین) رہنے سے نقصان ہوتا ہے۔ بیکار زیادہ کپڑے پہن کر جسم کو سردی و گرمی نہ برداشت کرنے کے قابل بنانا بھی اچھا نہیں ہے۔ اس لئے بچپن ہی سے جسم کو تکلیف برداشت کرنے کا عادی بنانا چاہئے۔ پسینہ کے ساتھ ہی بہت سی کثافت ہم لوگوں کے جسم سے برابر نکل جایا کرتی ہے۔ اُس کا داغ کپڑے پر موجود رہتا ہے۔ یہ کہنا فضول ہے کہ جسم کے لئے وہ بہو بچا ہوا ہوتا ہے۔ اسلئے پوشاک کو ہمیشہ صاف رکھنا چاہیئے۔ یہاں تک کہ روز دھو دھو کر دھوپ میں خشک کر لینا فائدہ مند ہے۔ رات میں تنگ کپڑا پہن کر نقصان کرتا ہے۔ جوتے کا فیتہ بھی کسکر باندھنا مناسب نہیں ہے۔

ہوا۔ زندگی قائم رکھنے کے لئے ہوا بہت ضروری چیز ہے۔ اسلئے قدیم بزرگوں نے اُس کو "جانِ جہاں" کہا ہے۔ کثیف ہوا سے اگرچہ انسان فوراً ہی نہیں مرجاتا۔ لیکن جسم جان اور صحت بالکل برباد ہو جایا کرتی ہے۔ مریض اور دُبلے آدمیوں کے لئے تو یہ بہت نقصادہ ہے۔ بیماری میں ہمیشہ کاربولک ایسڈ گیس نکلا کرتی ہے۔ یہ زندگی کو برباد کرنیوالی ہے جس کمرے میں بہت آدمی رہتے ہیں اُس میں باہر کی صاف ہوا نہ آنے جانے کی وجہ سے اُس کمرے میں کاربولک ایسڈ گیس میں رہنے سے موت کا بڑا خوف رہتا ہے۔ اسلئے سونے کی کوٹھڑی یا کمرے میں ہوا کی آمد و رفت کا کافی انتظام ہونا چاہیئے اور باہر سے دوسری صاف ہوا آنے کے لئے بڑی بڑی بڑی کھڑکیاں اور دروازے کا ہونا ضروری ہے۔ بہت اسکولوں، کالجوں، ہوسٹلوں، گرہست کے مکانوں میں اچھی ہوا کا کافی انتظام نہیں ہے۔ اس کا نتیجہ بُرا ہوتا ہوتا ہے۔ **سورج کی روشنی:** جسم کی خوبصورتی کو زیادہ کرنے اور زندگی قائم رکھنے کے لئے سورج کی روشنی بہت ضروری ہے۔ تندرست اور مرض سے پست کے چھوٹے بچوں اور بڑوں کو سب لوگوں کو کچھ دیر تک کھلی جگہ میں جہاں روشنی آتا ہو

ہو گھومنا چاہیئے۔ جن جگہوں میں سورج کی روشنی نہیں پہنچتی وہ سب بیماری کے گھر ہیں۔ جہاں سورج کی روشنی پہونچتی ہے ایسی جگہوں میں ہیضہ، چیچک وغیرہ مہلک امراض کے جراثیم آسانی سے ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اس لیے رہنے کا مکان وغیرہ ایسا بنانا چاہیئے۔ جس میں سورج کی روشنی کافی پہونچ سکے۔

ورزش یا کسرت:۔ کسرت یا ورزش سب کے لئے مفید نہیں ہے۔ مریض اور کمزور آدمیوں کو ورزش سے نقصان ہوتا ہے۔ ڈنڈ لگانا۔ مگدر کی جوڑی ہلانا۔ تیرنا۔ تیز چلنا۔ یہ سب ہی بہت اچھی اور جسم میں پھرتی پیدا کرنے والی کسرتیں ہیں۔ ہمیشہ مقررہ وقت پر کھلی ہوا میں صبح یا سہ پہر کو کچھ دیر تک کسرت کرنے سے جسم اچھا رہتا ہے۔

غسل:۔ تندرست آدمی کے لئے پانی میں اتر کر غسل کرنا فائدہ مند ہے۔ غسل سے پہلے تمام جسم میں تیل کی مالش مفید ہے۔ اور غسل کے وقت جسم کو ضرور رگڑنا چاہیئے۔ پہلے سر پر ٹھنڈا پانی ڈالنے کے بعد دوسرے عضو پر پانی ڈالنا چاہیئے۔ جو لوگ صبح چار پانچ بجے اٹھ کر کسرت کرتے ہیں انھیں کچھ دیر رک کر غسل کرنا چاہیئے۔ سمندر کے پانی میں کچھ نمک ملا رہتا ہے۔ اسلئے اس پانی میں نہانا صحت بخش ہے۔ اگر سمندر کا پانی نہ ملے تو غسل کے پانی میں تھوڑا نمک ملا کر غسل کرنا اچھا ہے۔ طاقتور آدمیوں کو صبح اور کمزوروں کو ۹-۱۰ بجے غسل کرنا اچھا ہے۔ بہت گرم پانی کی حرارت ۹۸-۱۱۲ ڈگری قدرے گرم پانی کی حرارت ۹۲-۹۸ ڈگری اور نیم گرم پانی کی حرارت ۸۵-۹۲ ڈگری۔ ٹھنڈے پانی کی حرارت ۶۰-۷۵ اور بہت ٹھنڈے پانی کی حرارت ۴۰-۶۰ ڈگری ہوتی ہے۔

ہنی مین کے بتائے ہوئے حاد اور مزمن امراض کے علامات۔ صحت کے اصولوں کی پابندی نہ کرنے کی وجہ سے یا جسم میں کسی زہر کے داخل ہو جانے کی وجہ سے جسم کی حالت میں تبدیلی ہو جاتی ہے۔ اسی کا نام "بیماری" ہے۔

بیماری:۔ کھانے پینے کی بدعنوانی، لاپروائی۔ زیادہ سردی یا گرمی کے اثر کی وجہ سے موسم کے یکایک بدلنے کے وقت ہوشیار نہ رہنے سے

رنج، غصہ وغیرہ، دماغی انتشار کی وجہ سے بہت محنت سے مرطوب مقام میں رہنے سے صحت کے اُصولوں کی پابندی نہ کرنے سے جسم کی حالت میں جو تبدیلیاں ہو جاتی ہیں اُس کو بیماری (یا مرض) کہتے ہیں۔ کھانے پینے کی بے اعتدالی یا فاقہ، موسم، سرما و گرما یا دوسرے موسموں کے موافق غذا لباس، وغیرہ کا انتظام ہوادار اور صاف مکان میں رہنا وغیرہ صحت کے اُصولوں کی پابندی کرنا۔ جو اس بیماری کے خاص سبب کو دور کر سکتا ہے۔ وہ خود ہی (یعنی بغیر دوا کے استعمال) تندرست ہو سکتا ہے۔

مرض[1] (DISEASE) خون میں کسی زہر کے پھیلنے (یا داخل ہو جانے) کی وجہ سے جسم کی حالت میں جو تبدیلی ہوتی ہے اُس کا نام مرض (یا درد یا تکلیف) ہے۔ مرض پیدا کرنے والے زہر کو (وائرس) (VIRES) جراثیم مرض کو ڈیزیز جرمس (DISEASE GERMS) یا میازم (MIASMS) کہتے ہیں۔

کینٹ کا بیان ہے کہ میازم دو قسم کے ہوتے ہیں۔ نیا اور پرانا۔ جیسے خسرہ کا زہر، چیچک کا زہر، پلیگ کا زہر وغیرہ نئے میازم ہیں اور سوزاک کا زہر، آتشک کا زہر وغیرہ، پرانے میازم میں ہیں۔ دونوں قسم کے میازم کی ترقی لمحوں میں ہو جاتی ہے۔ اور اُس وقت کل نظام عصبی خراب ہو جاتا ہے اس ترقی کے بعد اُس میں کلہ پھوٹنے لگتے ہیں اور وہ بڑھنے لگتے ہیں (ACUT MIASMS) (حاد میازم)، جیسے خسرہ کا زہر، پھیلنے پر مریض کے جسم میں اُس کا آغاز۔ (پروڈروم (PRODROME). بڑھنا یا ترقی پروگرس (PROGRESS) اور گھٹنا

---

[1] بیماری کسی قسم کی مادی طاقت سے پیدا نہیں ہوتی ہے، یہ طاقت اندر پوشیدہ ہے۔ یعنی یہ ہم لوگوں کی زندگی کے فعلوں کی بنیاد ہے۔ ڈاکٹر ریز آئیڈنے سچ کہا ہے کہ اس قوتِ حیات کا بے قاعدہ ہو جانا ہی مرض ہے (برآنڈ صاحب کی تقریر موسومہ آف ڈیزم ان میڈیسن، مطبوعہ ہوم ورلڈ ماہ نومبر ۱۹۶۳ء صفحات ۲۸۲-۲۹۳- اور ڈاکٹر ہیوز کی تصنیف پرنسپل اینڈ پراکٹس، صفحات ۲۱-۲۲- ملاحظہ ہو۔)

(ڈکلائن) (DECLINE) یہ تین حالتیں یکے بعد دیگرے آجاتی ہیں۔ اور گھٹنے کی حالت اکثر تندرستی کی حالت میں بدل جاتی ہے۔(یعنی زہر جسم سے یکدم نکل جاتا ہے۔ لیکن پرانا یعنی کرانک میازم (CHRUNIC MIASM) جیسے آتشک کا زہر پھیل جانے پر مریض کے جسم میں اس کا آغاز، یا بڑھنا۔ یہ دونوں حالتیں دکھائی دیتی ہیں۔ اور گھٹنے کی حالت نہیں رہتی (یعنی تادم مرگ مریض کے جسم میں یہ موجود رہتا ہے۔ اور سچی ہومیوپیتھک دوا سے استعمال کے بغیر وہ زہر کسی طرح نہیں نکل سکتا۔ کرانک میازم کا دوسرا نام سوء المزاج ڈس کریشیا (DYSCRASI PE) ہے۔

جسم میں متذکرہ بالا نئے اور پرانے زہر کے پھیلنے کی وجہ سے مرض بھی دو طرح کا ہوا کرتا ہے۔ جیسے حاد" اکیوٹ (ACUTE) اور مزمن مرض کرانک (CHRONIC)

امراض حاد (نیا) اور مزمن پرانا) جسم میں کوئی نیا زہر یا جراثیم داخل ہونے سے جو مرض پیدا ہوتا ہے اُس کو مرض حاد یا نیا (اکیوٹ) (ACUTE) کہتے ہیں، مرض مزمن (پرانا مرض) کے متعلق ہنی مین نے کتاب موسومہ کرانک ڈیزز میں لکھا ہے کہ کسی پرانے زہر کے (جیسے زہر سورا۔ زہر آتشک، یا زہر سوزاک) جسم میں سرایت کرنے سے جو تکلیف پیدا ہوتی ہے اُس کو مرض مزمن یا پرانا سوزاک (کرانک) کہتے ہیں۔ نئے زہر (جیسے زہر خسرہ) کا جسم میں سرایت کرنے کا نتیجہ، نیا حاد مرض (جیسے خسرہ یا چھوٹی ماتا) ہے۔ اور کسی پرانے زہر (جیسے زہر آتشک) کا جسم (زہر آتشک) کا جسم میں سرایت کرنے کا نتیجہ مرض مزمن (جیسے آتشک) ہے۔ مرض حاد میں تین حالتیں آغاز (PRODROME) ترقی (PROGRESS) انحطاط (DECLINE) یکے بعد دیگرے ہوا کرتی ہیں اور اکثر یہ مرض مزمن (یا کبھی موت) میں بدلا کرتی ہیں۔ لیکن امراض مزمن میں دو ہی حالتیں آغاز اور ترقی ہوا کرتی ہیں اور زمانہ انحطاط نہیں ہوا ہے۔ (یعنے جب تک جسم قائم رہتا ہے اسی سے ظاہر ہوتا ہے کہ مرض حاد کی رغبت زمانہ انحطاط کی جانب ہے۔

اور مزمن مرض کی رغبت کبھی زمانہ انحطاط کی طرف نہیں ہوتی ہے۔ بلکہ ہمیشہ ترقی کی جانب ہے (مرض مزمنؔ) کے اشخاص پر حملہ کرتا ہے۔ یا پھر کبھی کبھی دباؤ کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے اور مرض مزمن نسلاً بعد نسلاً چلا؂ کرتا ہے اور اس سے پیدا شدہ امراض جلدیہ وغیرہ جسم کے بیرونی حصّہ سے جسم کے اندرونی حصّہ میں داخل ہوتے ہیں (یعنی بہت ایلوپیتھک دوائیں کھلانے کی وجہ سے مرض جلدیہ دب کر جسم کے اندرونی آلات پر حملہ کرتا ہے اور بہت سے خوفناک علامات پیدا کرتا ہے۔ نئی بیماری بغیر دوا کے ہی دُور ہوسکتی ہے لیکن سوء المزاجی کو دور کرنے والی دوائیں استعمال کئے بغیر پُرانا مرض کبھی دُور نہیں ہوتا؂

ادویات سے پیدا ہونے والے امراض:۔ متذکرہ بالا حاد اور مزمن امراض کے علاوہ ہنی مین صاحب نے ایک قسم کا مرض اور بتایا ہے۔ کونین، افیون، پارہ، سنکھیا، یا بہت قسم کی پیٹنٹ ادویات نے عرصہ تک زیادہ مقدار میں استعمال کرنے کی وجہ سے مرض مزمن کے ایسے علامات مریض کے جسم میں ظاہر ہوتے ہیں۔ ان کو وہ ادویاتی فتور کہتے ہیں۔ مریض کے جسم کل یا کسی حصّہ کا بڑھنا یا ڈھیلا ہو جانا، قوتِ ادراک اور قوتِ خیال کا زیادہ ہونا۔ یا کم

؂ ایک یا دو سال کے بچّہ کو دُبلاپن اور سوکھا ہو تو سمجھنا چاہیئے کہ بچّہ نے اپنے ماں۔ باپ سے کوئی مرض مزمن پایا جاتا ہے۔

؂ ناظرین کو یاد رکھنا چاہیئے کہ مرض حاد میں (نئی بیماری) ان دونوں الفاظ کے جو معنی ایلوپیتھی میں ہوتے ہیں ہومیوپیتھی میں ان دونوں الفاظ کے وہ معنی نہیں ہیں جن امراض کا زمانہ دو ماہ سے زیادہ نہیں ہے۔ وہ ایلوپیتھک کے مطابق امراض حاد (ایکیوٹ) دو ماہ بعد سے دس یا بارہ ماہ تک وہ مرض بہت حاد نہیں بسبب ایکیوٹ مرض کہلاتا ہے۔ اُس سے بھی زیادہ دیر مرض کے قیام رہنے پر اُس مرض کا نام مزمن یا پُرانا دکرانک مرض ہوتا ہے۔ ہومیوپیتھی میں مرضِ حاد اور مرض مزمن کے معنی ہیں۔ اسکی تشریح اوپر کی گئی ہے۔

؂ باب ج:۔ سوء المزاج اور اس کے دفعیہ کا بیان ملاحظہ ہو۔

ہو۔ جگر وغیرہ آلات کا ملائم، سخت یا زخمی ہونا "امراض آلات" کے خاص علامات ہیں (امراض علامات کا باب ملاحظہ ہو) امراض ادویات کے ساتھ سوء مزاج کے ملنے سے وہ اکثر بہت خراب ہو جاتا ہے۔

امراض مزمن کے علاج کا بیان :۔ مزمن امراض کا علاج نہایت ہی مشکل ہے۔ مرض مزمن کی خاصیت کا فیصلہ کر کے دوا کا انتخاب کرنا اور اس کو آرام کرنا ہومیوپیتھک معالج کا بہت بڑا امتحان اور اس کے معلومات کا ثبوت ہے۔ ابھی اوپر بیان کیا گیا ہے کہ مرض مزمن کا زہر جسم کے بیرونی حصہ سے اندر داخل ہوا کرتا ہے اسلئے ہنی مین کی رائے جن ہومیوپیتھک دواؤں کا فعل جسم کے اندر سے جسم کے باہر کی طرف ہو، اُن ہی دواؤں کو خاصکر امراض مزمن میں استعمال کرنا پڑے گا۔ دوا کے کھانے سے اگر دبا ہوا سوء المزاج جسم کے باہر مرض جلدیہ وغیرہ کی شکل میں نمودار ہو تو خیال کرنا چاہیئے کہ مرض شفا کی طرف آرہا ہے۔ اور اسے کچھ عرصہ تک روکنا ہوگا۔ مرض مزمن کے علاج کے لئے وقت درکار ہوگا (کم سے کم دو سال تک اچھی طرح علاج ہو تو یہ آرام ہونے کی طرف مائل ہوتا ہے۔) کل علامات کو ملا کر اسکی دوا منتخب کرنی پڑتی ہے۔ اور منتخب شدہ دوا کی اونچی طاقت (ہائی اوپوٹنسی) ہفتہ میں دو مرتبہ، دو ہفتہ میں، یا ایک ماہ میں ایک خوراک دینی ہوتی ہے۔ مشرح حال معلوم کرنے کے لئے 'مقصد ب' میں سوء مزاج اور اسکو دفع کرنا ہنی مین کا آرگینن (پیرا ۷۲-۸۲ صہ ۲۱ تا ۲۶ ملاحظہ ہو۔)

پروفیسر سیموئل لیلینتھل کے مضامین جو کیلوورنیا ہومیوپیتھ میں شائع ہوئے ہیں اور جو آرگینن اور کرانک ڈیزیز کا خلاصہ ہے۔ بورک کمپنڈ صفحات ۷۲-۸۹، کلرک کا پرلیں کرائز صفحات ۳۲-۱۰۳-۱۰۷۔ ہومیوپیتھک فلاسفی پرکٹیٹ کے لکچر از صفحات ۱۰۵، ۱۴۴، باؤ لوئیز ریپرٹری صفحات ۱۹-۲۷۔ ملاحظہ ہو۔

علامات مرض لکھنے کا طریقہ

کبھی مرض یا مریض سے اگر پورا حال لکھنے کے لئے کہا جائے تو وہ لکھ نہیں سکتے۔ یا لکھتے بھی ہیں تو ادھورا۔ اسلئے ہومیوپیتھی علاج کرتے وقت مریض کو اپنے مرض کا حال کس طرح لکھنا چاہیئے۔ اس کے متعلق کچھ معمولی اور خاص طریقے

اختصار کے ساتھ درج ذیل ہیں۔

(۱) سیاہی سے صاف حروف میں اپنا نام، پتہ، پیشہ، عمر، وغیرہ لکھنے کے بعد مرض کے علامات وغیرہ بیان کرنا چاہیے۔

(۲) جسم خراب (یا زوال صحت) ہونے پر جسمانی دماغی کی جو تبدیلی ہوتی ہے۔ اُن میں ہر ایک کو مرض کی علامت یا (سمپٹم) کہتے ہیں۔ ہر ایک علامت مریضہ یا مریض کے لئے خواہ وہ کتنی ہی معمولی اور حقیر۔ اس کو اچھی طرح سہل زبان میں لکھنے سے کچھ پس و پیش، اور شرم نہ کرنا چاہیے۔

(أ) مرض کتنے دنوں کا ہے۔ وہ کیسے شروع ہوا۔ وہ یکساں ہے۔ یا کمی یا زیادتی ہو رہی ہے (ب) اس مرض کو آرام کرنے کیلئے کوئی ایلوپیتھک، ہومیوپیتھک بایوکیمک، ویدک۔ یا یونانی علاج ہوا ہے یا نہیں۔ اگر ہوا ہو تو اس کا نسخہ یا اس کی نقل ہو تو معالج کو دکھانا ضروری ہے (ج) موجودہ مرض شروع ہونے کے کچھ ہی پہلے چیچک کا ٹیکہ لگایا گیا تھا یا نہیں، یا کوئی حاد مرض (جیسے ملیریا بخار، خسرہ، چیچک، یا کسی طرح کی جلد کی بیماری، کھجلی، اگزیما، زخم وغیرہ ہوا تھا یا نہیں۔ اور اسکو اچھا کرنے کے لئے داخلی یا بیرونی دوا (جیسے زنک یا گندھک کا مرہم) کام میں لایا گیا تھا یا نہیں (د) ماں باپ کے خاندان میں دق ہوا تھا، آتشک، سوزاک، وغیرہ کوئی مرض تھا۔ یا ہے کہ نہیں۔ مریض کے پہلے کی تاریخ۔

(۳) یاد رکھنا چاہیئے۔

(أ) مرض مزمن میں ہومیوپیتھک دوا استعمال کرنے کے بعد پندرہ دنوں کے اندر اگر کبھی مرض بڑھ جائے یا سوزاک وغیرہ مرض کا بہاؤ یا مرض جلدیہ کی شروع کی حالت (جو ایلوپیتھک یا کوئی دوسری تیز دوا کھانے کی وجہ سے دب گیا ہو۔ لیکن حقیقت میں آرام نہ ہوا ہو) پھر نمودار ہو تو مریض کو ڈرنا یا نا اُمید نہ ہونا چاہیے۔ کیونکہ ایسا ہونے سے سمجھنا چاہیے کہ ہومیوپیتھک دوا کا انتخاب ٹھیک ہوا ہے۔ ایسی حالت میں مرض کی ترقی روکنے کے لئے دوا بدلنے سے بہت کچھ نقصان ہو جایا کرتا ہے۔ (مرض مزمن کے علاج کا بیان ملاحظہ ہو۔)

(ب) جس کا علاج ہو رہا ہو، اُس کے حکم کے بغیر مریض کوئی دوا نہ کھائے۔ اکثر یہ دیکھا جاتا ہے کہ معالج سے پوچھے بغیر قبض دُور کرنے کے لئے مریض کوئی نقصان کرنیوالا جلاب، درد دُور کرنے کے لئے افیون سے بنی ہوئی دوا یا کوئی دوسری علامت کو دبانے کے لئے کوئی پیٹنٹ ایلوپیتھک، یا ہومیوپیتھک دوا کھاکر بیماری اور بھی بڑھا لیتے ہیں۔

(ج) قدرت کا اصول ہے کہ بھوک لگنے پر کھائے، بھوک اچھی طرح نہ لگی ہو تو تھوڑی سی ہلکی غذا کھانا یا بالکل ہی نہ کھانا یہی بہتر ہے۔ کسی خاص حالت میں فاقہ کرنا فائدہ مند ہے۔ یہ تو کہنا ہی بیکار ہے کہ بھوک، پیاس کو دُور کرنے کے لئے، ہلکی غذا یا طاقتور غذا کھانا اور پاک وصاف پانی پینا۔ یا خالص دُودھ پینا منع نہیں، چلئے کافی بھی تھوڑا مقدار میں پینا ممنوع نہیں ہے۔ لیکن دیر ہضم غذا کھانا تیز اچار، اور دوسری غذا کے سامان اور مشروبات جو ہضم کے لئے نقصان دہ ہیں۔ اُن کو زہر کی طرح ترک کر دینا چاہیئے۔

(د) موجودہ علاج کے وقت دوا کھانے کے بعد سے مرض ترقی کرتا ہے۔ گھٹتا ہے۔ جوں کا توں ہے۔ یہ لکھ کر اُس معالج کے پاس بھیج دینا چاہیئے۔

دوا کے استعمال کرنے کے بعد اگر کوئی نئی علامت یا نئے نئے علامات معلوم ہوں تو معالج کے جاننے کے لئے اُس مرض کی علامت یا جو جو علامات ہوں تو وہ سب لکھ کر اُن کے نیچے ایک لکیر کھینچ دینا چاہیئے۔ اِن میں جن علامات کیوجہ سے بہت تکلیف ہوتی ہے۔ اُن کے نیچے دو لکیر کھینچ دینا چاہیئے۔ اگر دوا کھانے کے بعد کوئی پرانا دبا ہوا مرض پھر نمودار ہو تو معالج کے جاننے کے لئے اوپر لکھے ہوئے مرض کے علامات لکھ کر اُس کے نیچے تین تین لکیریں کھینچ دینا چاہیئے۔ باقی علامات مرض کے نیچے لکیر کھینچ کر لکھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

(ہ) معالج کو یہ بھی لکھ کر بتا دینا ہو گا کہ اُن کی دوا سے مرض ترقی کر رہا ہے، کمی ہے، یا اُسی حالت میں ہے یا علاج کی ذمہ داری دوسرے معالج کے سپرد کی گئی ہے۔ کیونکہ ہومیوپیتھک علاج کے آئندہ ترقی کے لئے ایسا کرنے کیلئے ضروری ہے

(۲) چند خاص طریقے

مرض کی نہیں بلکہ مریض کا علاج کرنا ہی اصلی ہومیوپیتھی ہے۔ یعنی صرف

مرض کے نام کے مطابق یا دو چار علامات پر نظر رکھ کر علاج کرنا ہی ہومیو پیتھک طریقے کے موافق علاج کرنا نہیں کہلاتا۔ بلکہ مرض کے چھوٹے سے چھوٹے اور لطیف سے لطیف علامات کو معلوم کر کے دوا دینا ہی ہومیو پیتھی علاج کا خاص کام ہے۔ جیسے یہ معلوم ہونے سے کہ پیچش ہوئی ہے۔ مرکیورلیس دیدینا ہومیو پیتھک معالج کا کام نہیں ہے۔ بلکہ مریض کے جملہ علامات کو معلوم کر کے مفید دوا کا انتخاب کرنا اور دینا (جیسے مرکیورلیس، آسکون مالیو۔ نکس وا۔ پوڈوفائیلس۔ یا کوئی دوسری دوا انتخاب کرنا ہی اصلی ہومیو پیتھی ہے۔ اسی لئے

(۱) اور (ب) قوت حس (ج) کل اعضاء کی حالت (د) بہاؤ۔ (جیسے سردی، زال، حیض (ف) مرض ہونے کے اسباب (س) علامات مرض کی زیادتی وکمی (ص) مریض کے خاص علامات (ط) ذاتی استعداد (ع) سوء مزاج) حتی الامکان بیان کرنے کے بعد (۲) (الف) مریض کے دماغی خیالات (ب) سر کے بالوں سے لیکر پیر تک کل اعضاء کے علامات پورا پورا اور تشریح سے لکھنا ہو گا۔

(۱) درد وغیرہ کے علامات

(ا) درد جسم کے کسی جگہ (جیسے گھٹنے، کمر، پستان، ناف وغیرہ سے) درد معلوم ہوتا ہو۔ اور اس کی حفاظت۔ (جیسے جلن ہو، تیزی سے بدلتا ہو۔ ادھر ادھر گھومتا ہو، کن کن، جھن جھن، تپک ہو، کترنے کی طرح، چبانے کی طرح، نوچ ڈالنے کی طرح، سوئی چھبنے کی طرح، کس کر پکڑنے کی طرح یکایک شروع ہو کر یکایک رک جائے۔ یا درد آہستہ آہستہ شروع ہو کر یکایک رک جائے وغیرہ علامات) اچھی طرح سمجھا کر پورا لکھنا چاہیئے۔

(ب) احساس:۔ گلے میں گویا کسی نے پوٹلی باندھ رکھی ہے۔ پیٹ میں گویا انڈا ابل رہا ہے۔ کلیجہ گویا بیٹھ رہا ہے۔ بازو پر گویا چیونٹی رینگ رہی ہے۔ مریض کو ایسا خوف ہوتا ہے کہ آنکھ بند کرتے ہی گر پڑے گا۔ مریض کو ایسا معلوم ہو کہ پیروں میں برف سے تر ٹھنڈا موزہ پہنے ہے۔ وغیرہ احساسات اچھی طرح ذرہ ذرہ بتانا چاہیئے۔

(ج) عام حالت:۔ (جنرل کنڈیشن) (GENERAL CONDITIONS)

جیسے حواس خمسہ کی تیزی۔ جسم کا دُبلا ہونا۔ ناخوشی، رغبت، نفرت، سوتے وقت کس طرح سوتا ہے (چت، کروٹ یا اوندھا) رات کے آخری حصہ میں خواب دیکھنا۔ دائیں یا بائیں حصہ جسم یا ایک کے بعد دوسرے حصہ پر حملہ ہونا۔ سر سے پیر تک گویا بجلی کی لہر دوڑتی ہے۔ کان میں گویا ٹھنڈی ہوا گونج رہی ہے۔ اس طرح کے سبھی علامات سوچ کر لکھ دینا چاہیئے۔

(د) اخراج:۔ جیسے زخم یا منھ، ناک، آنکھ، کان، پھیپھڑا۔ آلات تناسل۔ یا کسی دوسرے عضو سے کسی قسم کا اخراج ہوتا ہو تو وہ لکھنا ہو گا۔

اخراج کی مقدار، رنگ، کپڑے میں داغ لگتا ہے یا نہیں)، بُو۔ خاصیت۔ (جیسے سوزش پیدا کرنے والا۔ چلد میں خارش پیدا کرنے والا۔ کس وقت اور کس حالت میں اخراج کم یا زیادہ ہوتا ہے) ان سب باتوں کو لکھنا ہو گا۔

(ر) اسباب مرض:۔ جیسے جاڑے کی خشک ہوا لگنا۔ برسات میں تر ہوا لگنا۔ ٹھنڈے پانی میں نہانا۔ یا دوڑ جانا۔ دب جانا (جیسے خسرہ، چیچک کھجلی کے دانے وغیرہ دب جانا۔ کھانے پینے کی بے قاعدگی۔ گر پڑنا۔ یا برف کھانا۔ تیز دواؤں سے سوزاک کا اخراج روکنا۔ ملیریا بخار کو روکنا۔ کونین۔ پنتزول، آرسنک، لوہا وغیرہ ادویات کے استعمال سے اگر مرض پیدا ہوا ہے تو لکھنا ضروری ہے

(س) علامات مرض کی کمی و زیادتی (AGGRAVATIONS AND AMELIORATIONS OF SYMPTOMS) دن میں یا رات یا آدھی رات کے بعد یا رات کے آخری حصہ میں گرمی، یا برسات کے موسم میں کھانے کے وقت کھانے کے پہلے یا پیچھے، سونے کے وقت، سونے کے پہلے یا بعد سونے یا گھومنے بدن ہلانے یا کسی دوسری حالت میں مرض ترقی کرتا ہو، یا کم ہوتا ہو۔ یہ بتانا بھی ضروری ہے۔ مرض کی زیادتی و کمی کو اچھی طرح معلوم کرکے ہی ہومیوپیتھک کا سچا معالج دوا کا انتخاب کر سکے گا۔ اس بات کو مریض کو اچھی طرح یاد رکھنا چاہیئے۔ (BOENNING HAUSEN) جو ہومیوپیتھی کے

ابتدائی زمانہ ۔ ہومیوپیتھی کے ماہر تھے۔ خاصکر مرض کی زیادتی وکمی کے لحاظ سے دوا کا انتخاب کرتے تھے۔ اور اکثر سبھی جگہ کامیاب ہوتے تھے۔

(ص) مریض کی خاص علامات:- جو جو علامت مریض کا خاتمہ ہوگیا ہو (یعنے خمیر ہوگیا ہو۔) اُن کا نام ہی خاص علامت ہے۔ جیسے ناک میں ہمیشہ پپڑی بھری رہنا۔ سُرخ رنگ کا ہونا۔ اوپر (گلا، یا نیچے کا حصہ (مقعد) سے ہوا نکلتے رہنا۔ جسم بہت گرم ہونے پر بھی پیاس کا نہ ہونا، صبح بستر چھوڑتے ہی پاخانہ جانے کی حاجت، بائیں کروٹ سونے ہی سے کلیجہ دھڑکتا ہے۔ براز تھوڑا نکلنے کے بعد ہی اُس کا پھر اندر واپس جانا۔ جسم کا بے حس ہو جانا۔ دبانے سے ہی آرام معلوم ہونا۔ وغیرہ امراض کے خاص علامات بھی لکھنا چاہیئے۔

ذاتی استعداد (IDIOBY NORABY) کبھی کبھی انسان کا مزاج ایسا ہوتا ہے کہ کوتین برداشت نہیں ہوتی۔ کمرے میں مٹی کے تیل کی روشنی، یا چمپا کے پھول رکھنے پر کبھی کسی کو نیند نہیں آتی۔ یہ سب ذاتی خصوصیات بھی بتا دینا چاہتے ہیں۔

(ع) امراض مزمن کی خرابی رہنا جیسے سوزاک کا زہر (SYCOSIS) زہر جلد یہ (PSORA) یا زہر آتشک (SYPHILLIS) مریض کے جسم میں موجود ہے یا نہیں۔ یہ بھی بتا دینا چاہیئے۔

دماغی اور جسمانی علامات

(ا) دماغی حالت مزاج وغیرہ۔ جیسے خوشی رنج وغم، خوف، غصہ، نفرت، خودکشی کی زبردست خواہش، غمگین چہرہ، چڑچڑا مزاج لڑنا جھگڑنا، لاپرواہی، ناامیدی، مریض کا منصوبہ۔ غلط عقیدہ رونا۔ مغرور، بدلہ لینے کی خواہش، تیزی، یادداشت کا کم ہونا۔ وغیرہ دماغی علامات ہیں۔

(ب) کل عضو کی حالت

(ا) بیرونی حصہ۔ جیسے سر بھاری۔ سر میں چکر، سر کھجلانا۔ تالو میں جلن

کنپٹی میں چمکن، سر کے اندر بوجھ معلوم ہونا (۲) آنکھ اور قوت بینائی کے علامات۔ جیسے آنکھیں، آنکھوں کی پلکیں۔ بیرونی پتلی کو یہ، وغیرہ کی حالت اور قوت بینائی کی کمی، بینائی میں چمک نصف نظری، بینائی کی تھکاوٹ وغیرہ علامات۔ (۳) کان اور قوت سامعہ کی علامت :۔ جیسے کان کا بیرونی حصہ، درمیانی حصہ، یا اندرونی حصہ کی جلن، درد وغیرہ، بہرا پن، صاف نہ سننا یا سننے کی طاقت کی کمی یا زیادتی وغیرہ۔ آلات سامعہ کی خرابی وغیرہ (۴) ناک اور قوت شامہ کے علامات :۔ جیسے ناک سے خون گرنا۔ ناک میں پپڑی جمنا۔ قوت شامہ کی کمی (۵) چہرہ، ہونٹ، داڑھی، وغیرہ کے علامات:۔ جیسے رنگ کا سفید ہونا۔ خشکی، پھنسی یا پھوڑا ہونا وغیرہ (۶) منھ، زبان، دانت، مسوڑھا۔ گلا۔ وغیرہ کی حالت :۔ منھ میں بدبو، زبان سُرخ، خشک یا زخم ہونا۔ مسوڑھوں میں درد اور زخم۔ گلا میں سُرسُراہٹ (۷) گلا جیسے تالو کی جڑ میں جلن، اور گلے کی نالی کے جھلی کی سوزش، گلے میں جلن ہونا وغیرہ (۸) شکم معدہ، تلی، جگر وغیرہ کے علامات:۔ جیسے درد معدہ، صفراوی قولنج، جگر میں اماس، اور درد۔ دست، پانی پینے کی خواہش۔ لیکن پانی پیتے ہی قے ہو جانا۔ کسی غذا یا مشروبات کی خواہش، یا نفرت، کس وقت بھوک معلوم ہوتی ہے وغیرہ علامات (۹) براز جیسے براز وزن میں تھوڑا، گہرا، پیلا، بدبودار، اُس میں کیڑے ہیں، یا نہیں (۱۰) بول یا اکلات :۔ رات کو سونے میں بے خبری سے پیشاب ہو جانا۔ پیشاب روکنے سے ناقابل، پیشاب، گاڑھا۔ پیلا رنگ۔ پیشاب کے وقت پیشاب کی نالی میں جلن (۱۱) آلات تناسل مردانہ، جریان و سوزاک، اور اُس کی وجہ سے آلات کے بالائی چمڑے اور سپاری میں کھجلی ہونا۔ آلات تناسل کی سوزش اور درد، آماس، پتلا دست، ہوتے وقت مجری البول غدہ مذی سے خون کا اخراج وغیرہ، کل علامات اور نسلاً بعد نسلاً کا ہے یا نہیں (۱۲) آلات تناسل زنانہ :۔ سوزاک وغیرہ کی وجہ سے رحم میں سوزش ہونا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ جلتی ہوئی چیز کے ذرے چاروں طرف پھیلتے ہیں، حیض دیر سے ہونا۔ خون کا رُکنا۔ تھوڑا خون حیض، حیض کا ٹھیک وقت پر ہونا حیض کے وقت۔

پیٹ میں درد، سوزش وغیرہ علامات (۱۳) آلہ تنفس :- دمہ کی طرح سانس لینا۔ ہوا کی نالی کی سوزش، خشک کھانسی، غلاف سینہ کی جلن وغیرہ۔ (۱۴) قلب :- کلیجہ کا دھڑکنا۔ قلب کے اوپر یا نیچے درد وغیرہ (۱۵) پھیپھڑا دائیں یا بائیں پھیپھڑے میں درد، بوجھ معلوم ہونا۔ کھانسی آنے سے سینہ پھٹنے کی ایسی تکلیف۔ سوئی چبھنے کا ایسا درد۔ (۱۶) گردن کے پیچھے یا کمر۔ دونوں کندھوں کے درمیان سوئی چبھنے کی طرح درد۔ پشت کے دونوں شانوں کے درمیان جلن معلوم ہونا۔ کمر میں سوئی چبھنے کی طرح درد۔ کمر کس کر دبانے سے درد کی کمی (۱۷) ہاتھ :- جیسے بازو، کہنی، کلائی، ہاتھ، انگلی، ناخن، بازو کے عضلہ میں وجع مفاصل کی طرح کا درد، جوڑ اور ہڈیوں میں درد۔ ہتھیلی میں پسینہ نکلنا۔ تھوڑی محنت کرنے کے بعد انگلیوں کا کانپنا۔ ناخن نکل جانا وغیرہ (۱۸) پیر و ران :- پیر، گھٹنا، ایڑی، تلوا، پیر کی انگلیاں، ران کے بالائی حصّہ میں کسی خوفناک آلہ کے چوٹ اور سوزش کی طرح درد، تھوڑے ہی چلنے پر گھٹنے میں اینٹھن، پیر کے جوڑ اکثر اینٹھ جاتے ہیں۔ ایڑی میں چوٹ لگنے کی طرح کا درد، تلوا۔ انگلیوں کی جلد نکلنا (۱۹) نیند اور خواب۔ نیند میں گہری یا رات کے پہلے یا آخر حصّہ میں بالکل نیند نہ آنا۔ خواب میں ڈکیتی دیکھنا۔ یا غیر ممالک میں گیا ہوا شخص گھر واپس آگیا۔

(۲۰) جلد :- کھجلی یا اکوتہ وغیرہ کا ہمیشہ رہنا، جسم سے بدبودار پسینہ نکلنا۔ جسم ہمیشہ گرم رہنا (بخار ۱۰۱) یا ہمیشہ جاڑا لگنا۔ جسم میں جلن۔ تلوے میں ہمیشہ پسینہ نکلنا۔ کل جسم میں گویا سوئی چبھی جا رہی ہے۔ ہاتھ پیروں میں ہمیشہ جلن (ہاتھ کی تصویر نوٹ) قابل یا در کھنے کی بات۔ اس مقصد کے ساتھ سوء المزاجی اور اس کے دفعیہ کا باب مقصد۔

(ب) طلباء کو ضرور پڑھنا چاہیئے۔

علم الجراثیم (BACTERIOLOGY)

(۱) امراض متعدی اور مسری اور تدابیر، حفظ ما تقدم۔

کان کی جڑ کا پھولنا، ہپ کھانسی، وغیرہ امراض اگر کسی چھوٹے بچے کو ہو تو مکان یا محلے کے دوسرے بچوں کے ساتھ کھیلنے، ایک ساتھ سونے وغیرہ کی وجہوں سے یہ بیماری اُنہیں بھی ہو جاتی ہے۔ یعنے چھو جانے سے ہی مرض کا جرثوم[1] مریض کے جسم سے تندرست جسم میں داخل ہو جاتا ہے۔ ایسے مرض کو مرض متعدی یعنی چھوت سے پھیلنے والا مرض کہتے ہیں۔

چیچک بارہی کا بخار، وغیرہ، اگر کسی کو ہو تو اُسکو چھو جانے کے علاوہ مریض کے استعمالی چیزوں کے کپڑے لتے وغیرہ کے ذریعہ سے یہ جراثیم بہت دور کے رہنے والے تندرست آدمیوں پر حملہ کرتے ہیں۔ ایسا ہی دیکھا گیا ہے کہ ہوا، پانی، دودھ، گرد و غبار کے ذریعہ، جھینگر، چوہے، مکھی، روپے پیسے، خط، استرا وغیرہ چیزوں کے ذریعہ مرض کے جراثیم ایک مقام کے مریض سے دوسری جگہ تندرست آدمیوں کے پاس پہونچتا ہے ایسے امراض کو امراض مُسری کہتے ہیں۔

کوڑھ، مرض دق، بخار، چیچک، سُرخ بخار۔ نمونیہ، ہیضہ، پیچش، انفلوئنزا وغیرہ امراض میں متعدی اور مُسری دونوں طرح کے علامات دکھائی دیتے ہیں۔ حقیقت میں آلات سائنس کی مدد سے جتنے ہی مرض کی تحقیقات بڑھتی جاتی ہے اُتنی ہی متعدی اور مُسری کا فرق ہو رہا ہے۔ امراض کے جراثیم ایک جگہ سے دوسری جگہ جا سکتے ہیں۔ پہلے لوگوں کا خیال اس طرف زیادہ نہیں تھا۔ نیز خورد بین وغیرہ کی مدد سے اب بخوبی ثابت ہو گیا ہے کہ ہوا، پانی، ریل گاڑی، جہاز، وغیرہ کے ذریعہ سے ایک مُلک کا مرض دوسرے ملک میں آسانی سے جا سکتا ہے (یعنے جن امراض کو ہم لوگ مرض متعدی کہتے ہیں۔) وہ درحقیقت مُسری مرض کے تحت میں ہیں۔

حفظ ما تقدم کے تدابیر:۔ حسب ذیل آسان تدابیر اختیار کرنے سے خسرہ، چیچک، سُرخ بخار، دق، وغیرہ چھوت دار بیماریوں کی ترقی روکی جا سکتی ہے۔

(۱) صحت کے معمولی اُصولوں کی پابندی۔ مثلاً خشک صاف ہوا دار

---

[1] بعد کا بیان، جراثیم مرض، ملاحظہ ہو۔

مکان میں جہاں روشنی کافی پہونچتی ہو رہنا اور سونا۔ (سورج کی کرنیں۔ مرض کے جراثیم کو ہلاک کرتی ہیں۔) جس جگہ دھوپ نہ جاتی ہو اندھیرا رہتا ہو۔ ہوا کی آمد ورفت نہ ہو وہ امراض کے جراثیم کی پیدائش اور ترقی کی جگہ ہے۔

(ب) روئی یا گرد وغبار کے ذریعہ سانس میں نہ پہونچیں۔ اس بات کا ہمیشہ خیال رکھنا چاہیئے۔

(ج) ایسے مریض کو جس کو متعدی مرض ہو گیا ہو، علیحدہ رکھنا چاہیے حتی الامکان گھر والوں کا اُس کے چھوت سے علیحدہ رہنا چاہیئے۔

(د) ہیضہ کے مریض کی قے و دست اور دق کے مریض کی بلغم و تھوک وغیرہ اگر کسی طرح تیماردار کے جسم میں لگ جائے تو اُس کو فوراً دھو ڈالنا چاہیئے۔

(ر) مریض کے کمرے میں اس کا یا کسی دوسرے شخص کے کھانے پینے کا سامان اور دُوا وغیرہ رکھنا نہ چاہیئے۔

(س) مریض کے کمرے میں دھوپ، دھونی، گندھک کافور جلانا یا فنائل چھڑکنا چاہیئے۔

(ص) اگر حلوائی یا بنیے کو مرض متعدی ہو تو اُس کی دُکان سے کھانے پینے کی چیزیں مٹھائی وغیرہ خریدنا نہ چاہیئے۔

(ط) مرض متعدی جہاں خوب پھیلا ہو، وہاں سے کوئی چیز (جیسے چاول، ترکاری، کپڑے، روپیے، خط وغیرہ) آوے اُس کو خوب گرم پانی سے دھو لینا چاہیئے یا کسی دوسرے طریقہ سے اُنھیں پاک وصاف کر لینا چاہیئے امراض "دق" "ہیضہ" انفلوئینزا وغیرہ میں معاون اور علاج حفظ ماتقدم (روکنے والا) ملاحظہ ہو۔

(۲) جراثیم امراض (DISEASE GERMS)

بہت جستجو کرنے کے بعد عالم معالج اس نتیجہ پر پہونچے ہیں کہ جراثیم ہی مرض متعدی کے خاص سبب ہیں، درختہ بل وغیرہ سے گھرے ہوئے اندھیرے چھوٹے نالوں کے اوپر اکثر کائی کی طرح ایک ہلکا پرت دکھائی دیتا ہے۔ خوردبین کی مدد سے اس کی جانچ کرنے پر اُس میں بہت سے

چھوٹے چھوٹے کیڑے دکھائی دیتے ہیں۔ جراثیم (کیڑے) شکل میں کچھ گول، کچھ ٹیڑھے، اور کچھ سینگ کی طرح سیدھے ہوتے ہیں، بہت قلیل وقت میں ایک ایک جرم ہزار ہو جا سکتے ہیں۔ یہ جراثیم زمین کی خشکی تری[1] اور کرۂ ہوا میں دکھائی دیتے ہیں۔ لیکن خاص کر بیمار جسم، بدبودار اور بند جگہوں میں[2] لاشں میں درخت اور بیلوں سے ڈھکے ہوئے تالابوں میں[2] زیادہ دیکھے جاتے ہیں۔ یہ جراثیم تین طرح سے انسان کے جسم میں داخل ہو سکتے ہیں: جیسے کھانے پینے کے ساتھ معدہ میں، سانس کے ساتھ پھیپھڑے میں[2] یا جرّاح کی پچکاری کی دوا کے ساتھ (انجکشن) (INJACTION) خون میں داخل ہو جاتے ہیں۔

سائنسدان جراثیم کو انسان کے جسم کا نہ دکھائی دینے والا دشمن کہا کرتے ہیں۔ لیکن ان امراض کے پیدا کرنے والے جراثیم کے علاوہ انسان کے جسم میں ہر جگہ فائدہ مند جراثیم بھی ہوتے ہیں، جن کے ذریعہ سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ حقیقت میں یہ جراثیم انسان کے نہ دکھائی دینے والے دوست ہیں۔

کھانے کی چیزوں یا سانس کی آمد و رفت کے ساتھ یہ فائدہ مند جراثیم انسانی جسم میں داخل ہو کر آلات ہاضمہ کو مدد دیتے ہیں۔ لیکن یہ جراثیم نباتاتی ہیں[2] یا حیوانی، اس بارہ میں سائنسدانوں میں آج بھی اختلاف ہے

---

[1] جن مکانوں میں بہت لوگ رہتے ہیں، جہاں پتھر کاٹے جاتے ہیں اور پالش کی جاتی ہو، چھاپے، خانے، دفتری کی دوکان، چمڑے کی دوکان، بازار، کارخانے، گوشت کی دوکان، قصائی، باڑے وغیرہ، گندے مقامات بھی جراثیم امراض سے پُر ہوتے ہیں۔

[2] بنگلہ میں پرواسی پترکا کے گیارہویں بار طبع ہونے کے بعد علم الجراثیم کے عالموں کی تحقیقات کا نتیجہ (اگست ۱۹۲۴ء) مندرجہ ذیل ہے۔
انسان کے جسم کو نقصان پہونچانے والے اور فائدہ پہونچانے والے جراثیم کی شکل میں اتنا کم فرق ہے کہ اُن کا پہچاننا مشکل ہے وہ کہتے ہیں کہ ہوا پانی کی طرح جراثیم بھی انسانی جسم کے لئے بہت ضروری ہیں۔ قدرت ان جراثیم کے ذریعہ سے نباتات اور انسانی جسم کی بہت سی خرابیاں دور کر دیتی ہیں (بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۳۱ پر)

امراض پیدا کرنیوالے جراثیم بہت عرصہ تک مُردہ کی طرح پڑے رہ سکتے ہیں۔ لیکن اُس کی بیماری پیدا کرنے والی طاقت زائل نہیں ہوتی۔ کھانے پینے کے ذریعہ سے یا سانس لینے کے ساتھ ہی انسان کے جسم میں داخل ہو کر جسم کے اندر مناسب غذا، ہوا اور تری پا کر طاقتور[۵۲] ہوتے۔ اور بڑھتے ہیں اور تھوڑے ہی وقت

اور ہمارے جسم میں جھاگ وغیرہ پیدا ہوتے ہیں۔ یا کیمیاوی تبدیلیاں ہوا کرتی ہیں، دودھ۔ دودھ سے بنا کر مکھن اور بہت ہی قیمتی شراب اُن کی وجہ سے خوشبودار لذیذ ہو جاتی ہیں۔

[۵۲] ایم۔ڈی کی ڈگری حاصل کر لینے ہی سے مرض میں غلطی نہیں ہو سکتی۔ ایسا جن کا خیال ہے کہ اُسکے واقفیت کے لئے پورٹس ماؤتھ کا حال ہی میں ایک جلسہ ہوا تھا۔ اُس میں ڈاکٹر کیسٹیلینی (CASTELLANI) نے علم الامراض (PATHOLOGY) اور علم الجراثیم (BACTERIOLOGY) کے بارے میں جو تقریر کی تھی اُس کا اختصار ذیل میں درج ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ گرم ملک کے رہنے والے جن امراض کے شکار ہوتے ہیں اُن میں ایک چوتھائی حصّہ کی خاص وجہ نباتاتی (FUNGOID) پھلاتے ہے جسم کی) سے پیدا ہے۔ (علیسوس سترھویں صدی میں اسکا بیان ملتا ہے۔ لیکن بدقسمتی سے اس پھلانے والے نباتاتی علم کی بے عزتی ہوتی تھی جراثیم اور پھاتے والے نباتاتی جرم، دونوں نباتاتی جراثیم کی دوسری شکل ہیں اور دونوں زہر (TOXIN) اُگلا کرتے ہیں۔ اسس پھلاتے والے جراثیم یا زہر (ٹاکسن) سے بہت مہلک مرض پیدا ہوتے ہیں۔ بڑے بڑے یوروپین ڈاکٹر اُن کی پیدائش کا سبب بالکل نہیں جانتے۔ اس لئے دوسری دوا دیکر بڑا بیجا کام کر رہے ہیں۔ جیسے موسم سرما کے پھوڑے۔ داد۔ گرم ملکوں کا ایک قسم کے آلات تنفس کا مرض بہت قسم کی جلد کی بیماری وغیرہ امراض کا خاص سبب بجھ سکنے کی وجہ سے اور کچھ مہلک جراثیم سے پیدا ہوئے مرض کے ساتھ جراثیم سے پیدا ہوئے مرض کا جیسے ڈفتھیریا، ٹیوبرکل (TUBERCLE) سفلس (SYPHILIS) وغیرہ کی مشابہت دیکھ کر ہی غلط فہمی کے سبب آخری امراض کی دوائیں کھلا کر غریب مریضوں کو جان و مال، دونوں سے تباہ کر رہے ہیں (بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۳۲ پر دیکھئے)

میں لاکھوں جراثیم پیدا کر سکتے ہیں۔ اُن کی تیزی سے پیدائش اور ہلاکت کے سبب جسم میں ایک قسم کا کیمیاوی فعل ہوا کرتا ہے اور اسی کیمیاوی فعل کی وجہ سے کیمیاوی مرکبات (CHEMICAL COMPOUNDS) پیدا ہوتے ہیں اسی زہر کی تیزی سے جسم بیمار ہو جاتا ہے۔ اسی کا نام مرض متعدی ہے۔

یہ کہنا فضول ہے کہ خسرہ، دق وغیرہ مختلف قسم کے متعدی امراض کی پیدائش کا سبب مختلف قسم کے جراثیم یا جراثیم مرضیہ میں زیادہ حال معلوم کرنے کے لئے اگلے باب میں علاج مصلی اور مقصد (ج) علم جراثیم ملاحظہ ہو)

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۳۱ کا) میں نے (DR. CASTELLANI) ایسے جگہوں پر پوٹاشیم آیوڈائڈ (کالی آیوڈائڈم) استعمال کرکے بہت کچھ کامیابی حاصل کی ہے (شرح حال معلوم کرنے کے لئے دی مورننگ پوسٹ، مورخہ ۲ جولائی ۱۹۲۳ء ملاحظہ ہو)

لہ انسان جیسی غذا کھاتا ہے۔ کل جراثیم بھی ویسا ہی نباتات یا گوشت کھا کر مضبوط ہوتے ہیں۔ اسکے بو ترشی سیال سے بیکار ہو جاتے ہیں، یا مر جاتے ہیں۔ انسان کے جسم سے یہ براز یادہ کثیف شے نکلتی ہے۔ یہ نکلی ہوئی کثیف شے یا زہر (TOXIN) زیادہ مقدار میں جمع ہونے پر وہ نہ مضبوط ہو سکتے ہیں، نہ اپنی نسل کی افزائش کر سکتے ہیں۔ آخر میں معہ نسل کے زائل ہو جاتے ہیں۔

علاج آب خون

SERUM THERAPY)

(TREATMENT BY NOSODES) فادزہر کا بیان

(ISOPATHY) تریاق زہر جراثیم کا بیان

بہ نسبت پہلے کے آجکل جراثیم پر بہت غور و خوض ہوا کرتا ہے۔ جراثیم ہر جگہ موجود ہیں۔ ایسی جگہوں میں خاصکر درخت، بیل، پتے وغیرہ ڈھکے رکھنے سے اندھیرا ہوتا ہے۔ اور ہوا وغیرہ نہیں جاتی۔ اور چھوٹے تالابوں میں جہاں ذرا

غور کرنے سے پانی کی سطح پر ایک پرت کائی کی طرح دکھائی دیتی ہے۔ یہ پرت جراثیم سے بھری رہتی ہے۔ کل جراثیم آدمیوں کو نقصان پہونچاتے ہیں۔ یہ بات غلط ہے۔ پہلے مقصد میں بتایا گیا ہے کہ ان میں بہت سے لوگوں کو فائدہ بھی پہونچاتے ہیں اُن کو جراثیم رفیق کہا جاسکتا ہے۔ ان کے علاوہ کچھ ایسے بھی ہیں جو سانس، غذا، پانی، دوا یا کسی دوسرے ہی طریقے سے خون میں پیوست ہو کر انسان کی زندگی کو بہت نقصان پہونچاتے ہیں۔

ان جراثیم کی پرورش یا زندگی کے لئے چار باتوں کی ضرورت ہے جیسے (۱) غذا (۲) ہوا (۳) تری معمولی (بہت زیادہ نہیں) (۴) ہلکی گرمی، ان کے علاوہ کچھ ایسے بھی جراثیم ہیں۔ (کزاز پیدا کرنے والے جراثیم) جو صرف ہوائیں (یعنی ترش چیزوں سے علیحدہ جگہوں میں ہیں۔) زندہ رہتے ہیں۔ کوئی جرم مذکورہ بالا تین حالتوں میں یعنی غذا، تری، اور ہلکی گرمی کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔ خشک جگہ یا خشک حالت میں جراثیم کثرت سے مر جاتے ہیں۔ اسلئے سونے کا کمرہ، باورچی خانہ، گؤشالہ اصطبل وغیرہ خوب صاف اور خشک ہوں، روشنی اور ہوا کافی جاتی ہو، اس کا انتظام رکھنا بہت ضروری ہے۔

جراثیم کل جسم میں کیسے داخل ہوتے ہیں

کل جراثیم ان تین طریقوں سے جسم میں داخل ہوتے ہیں جیسے (۱) سانس لینے کے ساتھ (۲) کھانے پینے کے ساتھ اور جسم کی جلد چھل یا کٹ جانے پر خون کے ساتھ [1]

کیوں یا کس طرح جراثیم زندہ جسم کو نقصان پہنچاتے ہیں؟

کل جراثیم جسم میں داخل ہوتے ہی اپنی نسل بڑھانا شروع کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی اپنی جسم کا براز، بول وغیرہ یا اپنی حفاظت کے لئے اپنے جسم سے نکلا ہوا کوئی

---

[1] جب تک ہم لوگوں کے جسم کی جلد چھل نہیں جاتی یا زخم نہیں ہوتا تب تک اس میں جراثیم داخل نہیں ہوتے۔ اسی وجہ سے نشتر لگاتے یا انجکشن کرتے وقت ڈاکٹر آجکل اتنی ہوشیاری کرتے ہیں (یعنے آلات کو اسپرٹ سے دھوتے ہیں، کاربولک ایسڈ وغیرہ سے پاک کر لیتے ہیں اور نشتر لگانے والے ہاتھ کو اچھی طرح دھو کر جراثیم کو ہلاک کرنے والا دستانہ پہن لیتے ہیں۔ جسم میں جس جگہ نشتر لگانا ہوتا ہے اسکو بھی اچھی طرح پاک و صاف کر لیتے ہیں۔ وغیرہ)

زہریلا مادہ (ٹاکسن) چھوڑنا شروع کرتے ہیں۔ یہ بول و براز یا اپنی حفاظت کے لئے چھوڑا ہوا مادہ زہر ہے یعنے انسان کے جسم میں یہ مادہ مثل زہر کے کام کرتا ہے اسلئے اس کو "ٹاکسن" کہتے ہیں۔ "ٹاکسن" ایسی چیز ہے۔ جس میں خون برباد کرنے کی بہت بڑی طاقت ہے۔ اور یہی انسان کے جسم کے کل اسباب زندگی کو برباد کر دیتا ہے۔

عوض یا بدلہ:- ہم لوگ جس کو خون کہتے ہیں، وہ کوئی اصل شئے نہیں ہے۔ یعنے خون کا ایک حصّہ پانی کی طرح رقیق چیز ہے۔ اس کا نام پلازما (PLASMA) ہے۔ اس پلازما کے اندر بے شمار سفید اور سُرخ ذرّات بہتے رہتے ہیں، یہ سفید ذرات انسان جسم کے بادشاہت کے جھاڑو بردار اور سپاہی کی طرح ہیں۔ ان کا کام یہ ہے کہ جسم میں کسی جرم کے داخل ہوتے ہی وہاں تھوڑا زیادہ خون بڑی تیزی سے آکر جمع ہو جاتا ہے۔ اس خون کے ساتھ کچھ زیادہ سفید ذرّات بھی اس جگہ آپہونچتے ہیں[۱] خون کے یہ سفید ذرّات اسی جگہ جہاں جراثیم ہیں، آکر قاعدے سے جراثیم کی افزائش میں رکاوٹ پیدا کرتے ہیں۔ اور حتی الامکان جراثیم کو نگلنے یا مار ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس جان و زندگی کی بازی لگا کر جو جنگ ہوتی ہے۔ اس میں اگر سفید ذرات کی فتح ہوتی ہے تو یہ اماس کم ہو جاتا ہے۔ لیکن اسکے خلاف اگر جراثیم تعداد میں بہت زیادہ ہوئے یا ان کا چھوڑا ہوا ٹاکسن بہت تیز ہوا تو ان جراثیم سے لڑائی میں بہت زیادہ سفید ذرّات برباد ہو جاتے ہیں، ان مُردہ سفید ذرّات کا ڈھیر ہی پیپ ہے اور اس ذرّات کو سکشت دینے کے پہلے جسم میں سرایت کئے ہوئے جراثیم (یعنے جس مرض کے جراثیم جسم میں داخل ہو جاتے ہیں، اسی قسم کے جراثیم سے پیدا ہوا) ویکسن، جسم کے سفید ذرّات کو تیز اور زبردست بناتا ہے۔ وہاں کے تیز ٹاکسن کے اثر سے کل سفید ذرّات بے جان ہو جاتے ہیں ٹیکا لگا لینے سے وہاں کے ذرات زندہ بچ رہتے ہیں۔

خون میں ایک قسم کی طاقت ہے کہ اگر روز تھوڑا کوئی زہر جسم میں سرایت کرتا جائے تو وہ خون اسی زہر کا دافع زہر (نقصان رساں شئے) تیار

---

[۱] بہت خون آنے کی وجہ سے وہ جگہ سُرخ دکھائی دیتا ہے۔ اور گرم ہو جاتی ہے۔ تھوڑی جگہ خون جمع ہونے کی وجہ سے اسی جگہ اماس ہو جاتا۔ اور وہاں درد کم ہوتا ہے جسم کے کسی حصّہ پر بھی یہ علامات دکھائی دینے پر ہم اس سے سوزش کہتے ہیں۔

کر سکتا ہے۔ کئی جراثیم انسان کے جسم میں سرایت کرنے کے بعد اپنے جسم سے جو مبل یا زہر (ٹاکسن) چھوڑتے ہیں وہی ٹاکسن یا زہر ہلاک کرنے والا دافع زہر یا نقصان دہ شئے رہے۔ یا ایک نقصان رساں مادہ ساتھ ساتھ خون کے بہاؤ میں پیدا کر دیتے ہیں۔ اور اسی کا یہ ثمرہ ہوتا ہے کہ ٹاکسن زہر کے فعل میں خلل پڑتا ہے۔ جب کبھی جراثیم ہمارے جسم میں ٹاکسن پیدا کرنا شروع کرتے ہیں۔ (جسم تندرست اور طاقتور رہنے پر) اسی وقت خون سے پیدا شدہ زہر کو ہلاک کرنیوالی چیز کا تیار ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اسی طرح دافع زہر کا یہ فعل ہے کہ جس خاص جنس کے ٹاکسن ٹاکسن یا زہر کو تیار کرتے ہیں۔ ٹھیک اُسی طرح جسم کا ٹاکسن ہلاک کرنے والے کی طاقت اس دافع زہر میں موجود رہتی ہے۔ ہر طاقت قدرت کی دی ہوئی ہے۔ خون کی دافع زہر پیدا کرنے کی طاقت کم ہو جانے پر اس طاقت کو بڑھانے کے لئے آج کل علاج کی دُنیا میں انٹی ٹاکسن انجکشن یا (طریقہ علاج آب خون) جاری ہے۔

انٹی ٹاکسن سیرم دوسرے جاندار کے جسم سے بڑے آلہ سے نکالا ہوا صرف دافع زہر مادہ ہے۔ یہ خاص جسم کے جراثیم سے پیدا ہوئے زہر کو روکنے والا ہے۔ اس لئے اس کا انجکشن (یعنے پچکاری کے ذریعہ سے جسم میں دوا پہونچانا) کرنے پر ان جراثیم سے پیدا ہوا خاص جنس کا ٹاکسن یا زہر کا کام روکنے کے لئے اسی وقت کا تیار کیا ہوا دافع زہر مادہ حسب ضرورت خون کے ساتھ پھیلا دیتا ہے[۱]۔ یہ طریقہ علاج آب خون ہمارے علاج بالمثل (ہومیوپیتھی) میں بہت دنوں سے[۲] (ISOPATH) ایسوپیتھی کے نام سے

---

[۱] کسی خاص جراثیم کی بیماری میں ویکسن یا انٹی ٹاکسن سیرم سے فائدہ پہونچانے کے لئے اسی جسم کے جراثیم سے اُس کا تیار کرنا ضروری ہے یعنے جس مرض کے جراثیم کا ٹاکسن کے خلاف "ویکسن" یا "انٹی ٹاکسن سیرم" استعمال کیا جاوے گا۔ اُسے اُسی مرض کے جراثیم سے تیار ہونا چاہیئے

[۲] دق، ڈفتھیریا، کزاز وغیرہ امراض کا بیان (بقیہ ص ۱۳۶) پر لاحظہ کیجئے۔

چل رہا ہے۔ مسیح سے قریب چار سو برس پہلے جنو کریٹس کے ذریعہ اس اطلاع کا طریقہ شاید جاری ہوا تھا۔ اس کے بعد ۱۸۲۳ء میں ڈاکٹر سکس نے پہلے پہل اسے ہومیو پیتھی میں جاری کیا۔ کچھ عرصہ بعد ۱۸۳۰ء میں علاج بالمثل کے دانا ڈاکٹر ہنی مین کے راست بازو ڈاکٹر ہیرنگ نے ۱۸۲۳ء میں ہومیوپیتھی کے ایک ایک پرانے سرغنہ ڈاکٹر (STAYH) نے اس طریقہ کو بڑی عزت سے ہومیوپیتھی شامل کر لیا۔ سے کے آخر میں ہومیو ڈاکٹر بارنٹ، کیمیا کے قابل فرانسیسی ڈاکٹر (PASTEUR) اور جراثیم کے علم کے ماہر مشہور عالم جرمنی کے دو ڈاکٹروں نے (KOCH) اور (BEHRING) موجودہ علاج دنیا میں اس طریقۂ علاج کو بڑے زوروں سے جاری کر دیا ہے۔

(بقیہ حاشیہ ص ۱۳۵ کا) پیپ وغیرہ مرض کا زہر ہے (VIRUS) یا بیج (GERMS) جسم میں داخل کرکے ان امراض کو روکنا (PREVENTION) یا آرام کرنا (CURE) طریقہ کا نام (ISOPATHY) ہے ان امراض سے تیار کی ہوئی دواؤں کو نوسوڈ (NOSOD) کہتے ہیں۔ تندرست جسم میں متواتر آزمائش کی ہوئی (PROVED) علامت پر نظر رکھ کر دوائیں انتخاب کرنے کے بعد یہ دوائیں ہومیوپیتھی میں شامل کی گئی ہیں اس لئے تندرست جسم میں زہر کی جانچ اور بیمار جسم میں تندرست جسم سے آزمائش شدہ خاص مرض کے پیدا کرنے والے زہر سے تیار کی ہوئی ادویات (NOSODES) کو تجویز کرنا۔ علاج بالمثل کے تحت ہے اور مرض سے تیار کی ہوئی دواؤں میں طاقت (POTENCIES) ہماری ہومیوپیتھک فارماکوپیا کے مطابق ہی تیار ہوتی ہے

Dr Stayh dispassionately says:-

I do not doubt that the discovery of the curative action of morbid matters in diseases that produced them to be one of the most important discoveries that has been made since the begining of our school.

(بقیہ حاشیہ ص ۱۳۷ پر ملاحظہ ہو)

(۲) امراض عام (GENERAL DISEASES)

جن امراض سے جسم کا کل خون یا تمام جسم کے آلات پر مرض کا حملہ ہوتا ہے۔ ان کا نام امراض عام ہے۔ امراض عام کی دو قسمیں ہیں۔
(۱) امراض خون (۲) امراض سوء المزاج (مزاج کی خرابی)
امراض عام (۱) سوء المزاج یا سوء مزاج۔

—— یا ——

امراض خون (BLOOD DISEASES)

قابل یادگار۔ اکثر معالج اس کتاب کی جو ہندی میں ہے پڑھ چکا ہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۳۶ کا) زیادہ معلومات حاصل کرنے کے لئے رڈیکس ویڈ میکم ایڈیشن سنہ ۱۹۲۳ء در بیان "ویکسن اینڈ سیرا" صفحات ۷۵۱-۷۶۰ اور سیوا ستھ سماچار پر بندھ میں جراثیم کا بیان مؤلفہ سری لامیش چندر رائے سنہ ۱۳۲۹ء بنگلہ صفحات ۲۹۸-۳۱۰-۳۱۲-۳۲۰ سنہ ۱۳۲۹ء بنگلہ صفحات ۷۴،۷۷ اور بوریکس کمپنڈ صفحات ۱۲-۱۳۔ دیکھئے۔ ڈاکٹر ایلنس نوسوڈز۔ صفحات ۵-۶۔ ڈاکٹر ہیوز پرنسپل اینڈ پریکٹس آف ہومیو پیتھی صفحات ۲۰۹-۲۱۱ اور صفحات ۵۷۰-۷۲۔ دی لانسیٹ نومبر ۱۶ سنہ ۱۸۹۵ء کلینک جولائی سنہ ۱۸۹۴ء اور دسمبر سنہ ۱۸۹۵ء اور اس کتاب کا مقصد (ج) ملاحظہ ہو۔

Ruddock's vade Mecum edition 1923 chapter "vaccine and sere" P.P. 751-760 Bcericks Compend P.P. 12-13. Dr. Allen's Nosode P.P V. VI. Dr. Hughe's principles and practice of Homeo pathy P.P. 209-211 and P.P. 570-72 The Lancet of November 16. 1895. Clinique July 1894 and December 1895.

کے نام سے شائع ہوئی ہے۔ یہ ہم لوگوں کے لئے فخر کی بات ہے۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ یہ کتاب خاصکر اُن اصحاب کے لئے شائع کرائی گئی ہے، جن کو علاج کرنے کا علم نہیں ہے۔ اس لئے اس کتاب کے اگلے باب میں مرض کے نام کے مطابق (جیسے اسہال، خسرہ، بخار) ادویات کی مخصوص علامات مدِ نظر رکھی گئی ہے۔ اس سے ہمارے ناظرین کو انتخاب دوا میں بہت سہولت ہوتی ہے۔ اس میں کچھ شک و شبہ نہیں۔ لیکن حقیقت میں اعلیٰ درجہ کے فن طبابت کے ماہر (ہومیوپیتھک ڈاکٹر) جانتے ہیں کہ ایسا سہل علاج اور بہت جگہ مفید ہونے پر بھی ٹھیک ہومیوپیتھی نہیں ہے۔ علامات پر پوری نظر رکھ کر دوا کا انتخاب کرنا ہی سچی "ہومیوپیتھی" ہے۔ یہ بات ہمارے ناظرین کبھی نہ بھولیں۔ ایک بات اور بھی تپ محرقہ TYPHUS FEVER لوٹ آنیوالا بخار (RELAPSING FEVER) نام آج کل کے ایلوپیتھک علاج کی کتابوں (PRACTIC OF MEDICINES) سے علیحدہ ہو جانے پر بھی ہم نے اُن امراض کو بھی اس کتاب سے نہیں نکالا ہے۔ کیونکہ ان کے علامات (SYMPTOMS) اس کتاب میں بیان کئے گئے ہیں۔ دوسرے امراض کے علامات کی طرح دوا کے انتخاب میں ناظرین کو بہت مدد ملے گی۔

ہیضہ، ملیریا بخار، چیچک وغیرہ امراض میں جسم کا تمام خون خراب ہو جاتا ہے اس لئے ان کا معمولی نام امراض خون ہے۔ آگے ترتیب وار انکا بیان لکھا جاتا ہے۔

ہیضہ (کالرا) (CHOLERA)

ہیضہ سے مُراد "دست و قے" ہے۔

سڑے پانی کی طرح یا چاول کے بیج یا باسی چاول کے ماڑ کی طرح کے جھاگ دار دست اور پانی کی طرح بلا بدبو کی قے، مرض ہیضہ کی یہی پہلی علامت ہے۔ آہستہ آہستہ سُستی آنکھ اور چہرہ کا بیٹھ جانا۔ پیاس، پیشاب بند ہونا، تشنج، آواز بیٹھ جانا۔ نبض ساقط ہونا۔ جسم سرد ہو جانا، سرد پسینہ، آنکھوں کا دھنس جانا، جسم نیلا (خاصکر ہاتھ و پیر) سانس لینے میں تکلیف وغیرہ علامات نمودار ہو کر مریض کو پریشانی میں ڈال دیتے ہیں۔

ہیضہ کے مریض کے دست اور قے میں ایک قسم کے جراثیم زہریلے تے ہیں (جراثیم علم اُصول کے ماہرین کی رائے ہے) یہی اس مرض کے پیدا کرنے والے ٹھیک سبب ہیں۔ تندرست آدمی پانی یا دودھ۔ یا دوسری غذا کے ساتھ انکو کھا جاتا ہے۔ آدمی۔

وقت ہیضہ ہو جاتا ہے۔ اس کا پانی پینے کی وجہ سے گاؤں یا محلہ کے بہت آدمیوں کو یہ بیماری ہوتی دیکھی گئی ہے میکنا مارا ز ٹریٹزان ایشیا ٹک کالرا (MACNAMARA'S (TREATISE ON ASIATIC CHOLERA) ملاحظہ ہو۔

۱۳۱۰ء میں ہندوستان، فارس، روس وغیرہ ملکوں میں پہلے پہل مرض ہیضہ نمودار ہوا؟ اسکے بعد سولہویں صدی میں شاید یہ مرض عالمگیر ہو گیا۔ کہا جاتا ہے کہ بنگال میں پہلے پہل ۱۸۱۷ء میں یہ خوفناک مرض نمودار ہوا۔ اُسی سنہ میں لیشوہر ضلع کے نل ڈانگا گاؤں میں ایک میلہ کی وجہ سے بہت سے آدمی آئے تھے۔ یکایک یہ مرض وہاں نمودار ہو۔ پھر کلکتہ، ڈھاکہ، میمن سنگھ، چاٹگام وغیرہ شہروں میں اور ان کے ارد گرد کے ضلعوں میں یہ پھیل گیا۔ آسٹریلیا۔ جزیرۂ انڈمان وغیرہ کئی جگہوں کے علاوہ اس مرض نے اب تمام عالم میں اپنی حکومت کا سکہ بٹھا دیا ہے۔

ہیضہ خاص کر دو قسم کا ہوتا ہے؟ معمولی اور مہلک۔ معمولی ہیضہ کو صفراوی یا کالرین یعنی تیز بدہضمی بھی کہتے ہیں۔ اور مہلک کو کالرا یا ایشیار کا ہیضہ کہتے ہیں۔ کبھی کبھی معمولی ہیضہ مہلک ہیضہ میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

علاج کی آسانی کے لئے یہ دونوں قسم کے ہیضہ کا فرق مندرجہ ذیل ہے۔

معمولی اور مہلک ہیضہ کا فرق

معمولی ہیضہ یا کالرین	ایشیا کا ہیضہ یا کالرا
۱- اس میں پہلے صفراوی دست (سبز رنگ کے) ہوتے ہیں۔ پھر صفرا نہیں رہتا	۱- اسمیں شروع ہی سے چاول کی پیچ کی طرح کے دست بغیر صفرا کے ہوتے ہیں۔
۲- پیٹ میں، خاصکر ناف کے گرد پیچ کھینچنے کی طرح کا درد ہوتا ہے	۲- اس میں پیٹ میں درد نہیں ہوتا۔ (شاید کبھی رانوں میں ہو۔)
۳- اس میں پہلے پیٹ میں مروڑ ہوتی ہے لیکن اوپر کے عضو میں نہیں ہوتی۔	۳- اس میں پہلے ہاتھ پیر کی انگلیاں اینٹھنے لگتی ہیں، بعدہٗ ہاتھ پیر اینٹھتے ہیں۔
۴- جسم کی حرارت آہستہ آہستہ کم ہوتی ہے اور مریض ایکدم نڈھال نہیں ہوتا	۴- جسم کی حرارت یکایک کم ہو جاتی ہے مریض جلد جلد نڈھال ہو جاتا ہے۔

معمولی ہیضہ یا کالرین

۵۔ اس میں اکثر پیشاب نہیں بند ہوتا ہے

۶۔ یہ اکثر غذا ہی کی خرابی سے ہوتا ہے۔

۷۔ اس میں مریض کا رنگ تھوڑا بدلتا ہے۔

ایشاٹک ہیضہ یا کالرا

۵۔ اس میں شروع ہی میں پیشاب رُک جاتا ہے۔

۶۔ اس کا خاص سبب ایک قسم کے جرم کا جسم میں داخل ہونا ہے۔ لیکن غذا کی خرابی ہی اس کا سبب سابقہ ہو سکتا ہے۔

۷۔ اس میں پہلے ناخن کی جڑ بعد کو کل جسم نیلا ہو جاتا ہے۔

اسباب مؤیدہ :۔ گدر پھل، موتی ترش یا سڑی چیزیں (خاصکر مچھلیاں، گوشت) کھانا، کیکڑا۔ جھینگڑی مچھلی، چوڑا۔ ستو۔ مرغن غذا، چاول، چنا یا پاپڑ، تیّے چاول، کچوڑی، پکوڑی، بیگنی، یا بیگن کی پکوڑی، وغیرہ۔ خراب غذ کھانا، زیادہ کھانا، فاقہ کرنا۔ کثیف ہوا میں رہنا۔ شب بیداری کرنا، خراب پانی پینا۔ یا بہت نشہ کا استعمال کرنا، زیادہ صحبت کرنا۔ زیادہ گرمی، سردی، جلاب، ہیضہ پھیلنے کے وقت بہت ڈرنا۔ کمزوری، صحت کے معمولی اصولوں کے خلاف کرنا۔ تبدیلی موسم۔ وغیرہ مرض میں ہیضہ کے اسباب مؤیدہ ہیں۔ اس مُلک میں اکثر غربا ہی کو یہ بیماری ہوتی ہے۔

اصلی سبب :۔ مذکورہ بالا اجراثیم یہ کیڑے (BACILLI) خاصکر ہیضہ کے دست وقے میں ملتے ہیں۔ ڈاکٹر کوک کی رائے کے موافق ان کیڑوں کی شکل نشان کوما (COMMA) ان کی لمبائی ۱/۲۵۰۰۰ انچ چوڑائی ۱/۱۳۵۰۰ انچ ہوتی ہے (ج) حصہ (ہ) ملاحظہ ہو۔

حفظ ما تقدم :۔ ایام ہیضہ میں ناپاک بدبُودار جگہ میں رہنا۔ زیادہ کھانا۔ فاقہ کرنا۔ کثیف پانی پینا۔ بہت محنت کرنا۔ یا سڑی مچھلی، گوشت کھانا، بالکل منع ہے۔ اس مرض کے وقت ایسی ترکیب کرنا چاہیئے۔ جس میں دل میں ڈر نہ پیدا ہو، بہت شب بیداری کرنا، سرد اور بدبُودار ہوا میں نہ رہنا چاہیئے۔ ہر کوٹھری میں روزانہ کافور جلانا چاہیئے۔ مکان میں جو جگہ نم یا بدبُودار ہو، وہاں کاربولک ایسڈ، فنائل، چونہ چھڑک دینا چاہیئے یا آگ سلگا دینا چاہیئے۔ ہیضہ کے وقت کیمفر ۳۰۔ سلفر ۳۰ کا استعمال بہتر ہے۔ مریض کے دست، وقے کے لگاؤ سے کوئی چیز پیٹ میں نہ جانی چاہیئے۔ مریض کے دست

دستے، الکترایا چونہ ڈال کر زمین میں گاڑ دینے سے ڈر بہت کم ہو جاتا ہے اگر ماں کو ہیضہ ہو جائے تو بچہ کو اس کا دودھ نہ پینے دینا چاہیئے. خالی پیٹ کسی شخص کو تیمار داری نہ کرنا چاہیئے. مریض بول و براز پسینہ یا رال اگر کسی دوسرے شخص کے جسم میں لگ جائے تو اس کو فوراً بخوبی دھو ڈالنا چاہیئے. جس کمرے یا کوٹھری میں مریض ہو وہاں دوا یا کھانے کی کوئی چیز نہ رکھنا چاہیئے۔ اگر کوئی کھانے یا پینے کی چیز ہے تو کسی دوسرے کو اسے نہ استعمال کرنا چاہیئے۔

پینے کے پانی، دودھ، مکھی وغیرہ کے ذریعہ ہیضہ کا زہر ایک جگہ سے دوسری جگہ جایا کرتا ہے۔ اس لئے جہاں ہیضہ نمودار ہو، وہاں کا پانی، دودھ، وغیرہ خوب جوش دیکر استعمال کرنا چاہیئے۔ تازہ چونے یا پھٹکری کا سفوف کنواں، تالاب، چشمہ وغیرہ میں ڈال کر بانس سے خوب ہلا دینے سے پانی صاف ہو جاتا ہے۔ ڈاکٹر ہاپکن، اور کیننگ گھم کنویں کا پانی پرمگنٹ آف پوٹاسس سے صاف کرنیکا مشورہ دیتے ہیں۔ جہاں ہیضہ پھیلتا ہو وہاں کی کوئی چیز (جیسے ترکاری، چاول، کپڑے، مٹی کے برتن، روپیہ، پیسہ وغیرہ) آنے پر خوب گرم پانی میں دھونے کے بعد اسے کام میں لانا مناسب ہے۔ اسی طرح ہیضہ کا زہر جس چیز میں لگا ہو پاک کر لیا جاتا ہے۔

مرض ہیضہ کے پانچ درجے

(۱) درجہ ابتدائے مرض۔ اس درجہ میں مریض سست ہو جاتا ہے اور اسہال بغیر درجہ کے ہوتا ہے۔ اس کا زمانہ قیام ا سے ۶ گھنٹہ تک ہے۔

(۲) درجہ اشتداد مرض:۔ چاول کی پیچ کی مانند دست وقے ہو جانا۔ اور تشنج اس درجہ کی خاص علامت ہے۔ اسکا زمانہ قیام ۳ سے ۲۴ گھنٹہ تک ہے۔

(۳) درجہ انتہائے مرض۔ اس درجہ میں کل جسم مثل برف کے سرد ہو جاتا ہے۔ نبض غائب ہو جاتی ہے۔ اس کا زمانہ قیام ۱۲ سے ۲۶ گھنٹہ ہے۔

(۴) درجہ انحطاط مرض۔ اس درجہ میں جسم پھر گرم ہو جاتا ہے اور نبض معلوم ہونے لگتی ہے۔

(۵) عوارض ونتایج مرض:۔ اس درجہ میں پھر دست وقے، بخار، یا ہچکی وغیرہ ہو جاتی ہے۔

ہیضہ کا معمولی علاج

ہیضہ کے متذکرہ بالا درجے کا علاج مشرح آگے بیان ہوا ہے۔ لیکن مبتدیوں کے لئے مکمل بیان پڑھ کر علامات کے مطابق مناسب دوا کا انتخاب کرنا مشکل ہے۔ کیونکہ اگر اس وقت اتنا پڑھا جائے تو علاج کا وقت نہیں ملتا اسکے علاوہ خاص خاص موقعہ پر جیسے مکان میں کوئی مرد موجود نہ ہو یا علاج کرنے والا قابل ڈاکٹر نہ ملنے کی وجہ سے عورتوں کو مجبور ہو کر یہ بار اپنے سر لینا پڑتا ہے ان کی آسانی کے لئے کچھ خاص خاص دواؤں کی مدد سے اس مہلک مرض کا علاج یہاں لکھا جاتا ہے۔

اگر زیادہ مقدار میں بار بار پانی کی طرح یا ہلکے نیلے رنگ کے دست اور قے، میں سبز رنگ کا صفرا گرتا ہے اور اس کے ساتھ ہی ساتھ پیٹ میں درد ہو، یا دست کے بعد مقعد میں جلن ہوتی ہو تو آرس ۳x۔ دینا چاہیئے، اگر چاول کی پیچ یا مانڈ کی طرح کے بار بار بغیر درد کے دست و قے ہوتے ہوں، لیکن درد نہ ہو۔ یہ علامت آہستہ آہستہ ظاہر ہوتی ہو اور دست پر اگر چھوٹی چھوٹی کوئی منجمد چیز تیرتی دکھائی دے، اور ساتھ ہی اینٹھن ہو، اور سستی طاری ہو۔ لیکن پیٹ میں درد نہ ہو تو رسی لنس ۳۔ دینا چاہیئے۔

کچھ سبز رنگ کے پانی کی طرح کا دست (اور اس میں سڑے کدو کی طرح کے کچھ چھوٹے چھوٹے ٹکڑے، نیچے بیٹھ جاتے ہوں) متلی یا قے ہو، در دشکم، پیشانی میں سرد پسینہ، اور زیادہ ٹھنڈے پانی کی تیز پیاس ہو، جسم نیلا، یا سرد ہو۔ انگلیوں میں اینٹھن، کمزوری، وغیرہ علامات اگر آہستہ آہستہ نہ ہوں، یکایک تیزی سے ہو جائیں تو ورا ٹرے البم ۶۔ دینا چاہیے

ہیضہ میں اینٹھنے کی اور تشنج، علامات زیادہ ظاہر ہوں (خاصکر ہاتھ و پیر کی انگلیاں آگے کی طرف ٹیڑھی ہو جاتی ہوں۔) تو کیو پرم ایسیٹ ۳x کا سفوف یا کیوپرم میٹالیکم ۶۔ دینا چاہیئے۔ لیکن اینٹھن سے جب آگے کی طرف ٹیڑھی نہ ہوں) بیچ میں علیحدہ نہ ہوں، چمچے کی طرح ٹیڑھی ہوتی ہوں تو کیوپرم کے عوض سیکیل ۲ - ۶ - دینا چاہیئے۔ دست و قے کے ساتھ تیز پیاس، جسم میں جلن ہو

پر بھی جسم کو کپڑے سے ڈھکا رکھنا چاہتا ہو۔ جسم مثل برف کے سرد ہو، سستی بے چینی، کمزوری ہو تو آرسنک ۳۰-۶۔ اگر اس کے ساتھ ہی تشنجی علامات بھی موجود ہوں تو آرسنک کے عوض کیُرم آرسنیکم ۲x کا سفوف دینا چاہیئے۔ دست و قے کے ساتھ پیٹ میں جلن یا تیز درد، پیاس، اور موت کا خوف اور مریض تڑپتا ہو تو ایکونائٹ ریڈیکس (مدر ٹنکچر) کے استعمال سے تعجب خیز نتیجہ دکھائی دیتا ہے۔ لگاتار متلی و قے ہونے کے بعد متلی بند ہو جائے تو انٹم ٹارٹ ۶ دیں۔ مریض کا جسم سرد ہو لیکن اندر جلن معلوم ہوتی ہو ہر وقت پنکھے کی خواہش ہو، جسم کا کپڑا اُتار ڈالتا ہو، دست بے اختیاری سے آتے ہوں، تو سیکیل ۳ مفید ہے اگر پاخانہ و پیشاب بند ہو کر پیٹ پھول گیا ہو، سانس میں تکلیف وغیرہ آخر وقت کے علامات ہوں تو او پی ایم، سب سے اچھی دوا ہے۔

ایک طرح کا ہیضہ اور بھی ہے۔ جس میں مریض کو دست و قے یا پسینہ نہیں ہوتا۔ لیکن مرض شروع ہوتے ہی تکلیف دہ تشنج ہو۔ جسم برف کی طرح سرد ہو، نہایت سستی وغیرہ ہو، خوفناک علامات شروع ہی میں نمودار ہوں، ایسے موقعہ پر مریض کو اسپرٹ کیمفر کھلانے اور جسم پر مالش کرنے سے فائدہ ہوتا ہے اگر کیمفر سے فائدہ نہ ہو تو ہائیڈروسیانک ایسڈ ۳۔ دینا چاہیئے۔ اگر ہیضہ میں سرد جسم ہونے کی حالت ہو جاتی ہو اور جسم میں گرمی آنے لگے۔ لیکن پیشاب نہ ہو تو کینتھرس ۳-۶ دینے سے پیشاب ہو جاتا ہے۔ چہرہ پر مُردنی اور نیلا رنگ ہو، جسم برف کی مانند سرد ہو۔ نبض غائب ہو، سانس پوری نہ سمائی ہو، وغیرہ علامات ظاہر ہوں تو کبرُ ایانا جا ۳۔ کا سفوف کھلانے سے اکثر فائدہ ہوتا ہے۔

بچوں کا ہیضہ:- گرم دست، گرم قے، تیز پیاس، یا پیاس لگتی نہیں۔ زیادہ دانت نکلنے کے وقت ہیضہ یا پیٹ کی بیماری ہو تو پوڈوفائلم سے فائدہ ہوتا ہے۔ اگر خوب پتلا دست آتا ہو ڈکار آتی ہو یا کھٹے دہی کی طرح پھٹی قے آتی ہو۔ یا قے ہونے کے بعد ہی بچہ سست ہو جاتا ہو، غافل ہو جاتا ہو، سو جاتا ہو، اور جاگتے ہی بھوک لگتی ہو تو ایتھوزا ۶x۔ دینا چاہیئے: بچہ کی نہایت درجہ کی سستی۔ جسم سرد اور نیلا

اور نبض ساقط ہو جانا، اینٹھن یا تشنج وغیرہ تیز علامات میں کیلی برومX۳ کا سفوف استعمال کرنا چاہیئے اور صفائی کی طرف زیادہ خیال کرنا چاہیئے۔ مریض کا لباس اور بستر سونے کا کمرہ، رہنے کا کمرہ، رہنے کا مکان، صاف و ستھرا رکھنا بہت ضروری ہے مریض کا دست، قے، یا کپڑا جس میں دست و قے لگی ہو، قیام کی جگہ سے دور گاڑ دینا یا جلا دینا چاہیئے۔ قریب کے تالاب وغیرہ میں یہ کپڑے نہ چھوڑے جائیں، اور دست یا قے پاخانہ میں یا کسی جگہ نہ پھینکنا چاہیئے۔ ان اُصولوں کی پابندی نہ کرنے سے محلہ یا گاؤں میں یہ مرض پھیل سکتا ہے۔

یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ درجہ ابتدائے مرض سے لیکر درجہ انحطاط مرض تک پیشاب ہو جانے کے تین یا چار گھنٹہ بعد مریض کو ضرورت کے موافق پانی پینے کو اور برف کا ٹکڑا چوسنے کو دینا چاہیئے۔ اس کے خلاف کرنے سے (یعنے پیشاب ہونے کے پہلے دوسری غذا دینے سے) مریض کو موت تک آ جانے کا خطرہ رہتا ہے۔

درجۂ انحطاط مرض ختم ہونے کے بعد کم سے کم چار گھنٹہ بعد مناسب غذا دینا چاہیئے پیشاب ہو جانے کے بعد (یا جب صاف معلوم ہو کہ پیشاب مثانہ میں جمع ہے لیکن ہوتا نہیں)، اُس وقت پانی سے بنا ساگودانہ، تھوڑی شکر یا نمک ملا کر کھانے کو دیا جا سکتا ہے۔ اگر براز میں صفرا کا حِصّہ دکھائی دے تو بارلی، گندبھا، دولیا کا شوربہ یا پانی ملا کر بہت تھوڑا سا دودھ دینا چاہیئے۔ کسی بھی وجہ سے ہوا سہال وقے، شروع ہونے پر مریض کو غسل نہ کرنا چاہیئے۔ بہت لوگ سمجھتے ہیں کہ "گرمی سے دست و قے ہوتے ہیں، غسل کرنے یا ٹھنڈک پہونچانے سے مرض دب جائیگا۔ لیکن یہ خیال بالکل غلط ہے۔ غسل کرنے یا کھلانے سے بہت لوگوں کی جان جاتی ہے۔

نیک و بد علامات

دست و قے، زیادہ نہ ہونا۔ (خاصکر چہرہ کی چمک دمک) کا زیادہ بدرنگ نہ ہونا، جسم کی حرارت زیادہ کم نہ ہونا۔ مریض کو بے چینی و سانس کی تکلیف نہ ہونا، نیند آنا۔ اینٹھن کم ہونا۔ پیاس نہ ہونا۔ سرد جسم ہونیکے وقت نبض کا ساقط نہ ہونا۔ روزمرہ کی ضروریات کا عادت کے موافق جلد جلد

شروع ہونا (جیسے جسم کی حرارت کا اصلی حالت پر آنا) پیشاب ہونا۔ دست کا رنگ زرد یا مٹیلا ہونا) وغیرہ اچھے علامات ہیں۔

رات کے آخر وقت میں یکایک ہیضہ ہونا۔ جلد از جلد کمزور ہونا۔ بے اختیاری سے بار بار پاخانہ ہونا یا قے ہونا۔ سستی، غفلت، نیند نہ آنا۔ تیزی سے جسم سرد ہو جانا۔ بے چینی، سانس میں تکلیف، نبض ساقط، جسم کی حرارت کا بہت دیر تک کم ہونا۔ یا بہت بڑھ جانا، تیز درد شکم، دست و قے میں خون، بہت دیر تک صفرا نہ خارج ہونا۔ یا پیشاب نہ ہونا، یا تشنج بند نہ ہونا۔ بکنا جھکنا۔ نگل نہ سکنا۔ غشی کی حالت میں ایک پیر موڑ کر اونچا رکھنا، اور اسکے گھٹنے پر دوسرا پیر رکھ کر چت سونا، سرسامی حالت یہ سب علامات بد ہیں: حاملہ نشہ میں چور، افیونی، بہت چھوٹا بچہ یا بہت کمسن، دبلا یا مریض پیریا کو ہیضہ ہونا بہت خوفناک ہے، اگر حاملہ عورت کو ہیضہ ہو جائے تو حمل ساقط ہو جاتا ہے

غذا اور پرہیز:۔ ہیضہ کے درجہ "ابتدائی" درجہ "اشتداد" اور درجہ "انتہائے مرض" میں (خاصکر درجہ انتہائے مرض میں) کسی طرح کی کوئی غذا نہ دینا چاہیئے۔ پیاس روکنے کے لئے خوب گرم پانی پینے کو یا برف چوسنے کو دیا جا سکتا ہے لیکن برف چبا کر کھانا یا نگل جانا منع ہے۔ پیشاب ہونے کے کم سے کم چار گھنٹے بعد ارارروٹ کا پانی (تھوڑا نمک اور کاغذی لیمو کا عرق ملا کر) دیا جا سکتا ہے

اگر دست میں صفرا دکھائی دے (یعنی براز پیلا یا بھورا ہو) تو پانی میں تیار کی ہوئی بارلی۔ ساگو کا پانی، دودھ، ساگو، گندھ بھادولیا کا شوربہ دیا جا سکتا ہے۔ یہ غذا جب ہضم ہو جائے تو چاول کا ماڑ اور آخر میں خوب پرانے چاول کو اچھی طرح پکا کر دیئے جا سکتے ہیں۔ نہایت غور و خوض کے بعد غذا دینی چاہیئے۔

اگر مریض کی طبیعت صحت کی خرابی کی طرف جا رہی ہو تو ایسی حالت میں پانی کی بارلی بھی اکثر مرض کو لوٹا دیتی ہے۔ اور مریض کی حالت خراب ہو جاتی ہے مرض سے آرام ہونے کے بعد کچھ دنوں تک مریض کو تیل یا گھی میں پکی چیزیں یا کوئی دوسری دیر ہضم چیز کھانے کے لیے نہ دینا چاہیے۔

دودھ پلانے والی ماں کو اگر ہیضہ ہو تو بچہ کو اس کا دودھ ہرگز نہ پلایا جائے۔

شیر خوار بچّہ کو اگر ہیضہ ہو جائے تو اسکی غذا فوراً بند کر دینا مناسب نہیں ہے آدھ گھنٹہ تک بارلی کو جوش دیکر ٹھنڈا کر کے چھان کر دینا چاہیئے۔ دودھ اور پانی برابر حصّہ ملا کر جوش دیں جب پانی جل جائے تو ٹھنڈا کر کے دیا جا سکتا ہے اگر قے کی وجہ سے بچّہ کے پیٹ میں دودھ نہ رُکتا ہو تو دودھ دینے کے پہلے برف کا ٹکڑا چوسا کر دُودھ دینے سے دُودھ ہضم ہو جائے گا۔ جسم بالکل سرد ہو جانے کی آخری حالت میں جب مریض شفا کی طرف راغب ہو تو ارارُوٹ، یا گندہ بہا دولیا کے پینے کے علاوہ کوئی دوسری غذا نہ دینی چاہیئے۔ اور دُودھ پلانے والی بھی کوئی ثقیل غذا نہ کھائے، غذا کی بے اعتدالی سے مرض کا پھر حملہ ہو سکتا ہے۔ اور موت ہو سکتی ہے۔

تیمار داری:۔ مرض ہوتے ہی مریض کو ایسے کمرے میں سُلانا چاہیئے جہاں صاف ہوا آتی جاتی ہو، مریض کے کمرے میں بھیڑ یا رونا وغیرہ نہ ہو، اور اس کمرے میں کوئی چیز، جہاں تک کہ دوا بھی نہ رکھی جائے، اگر مریض کے کمرے میں کوئی کھانے پینے کی چیز ہو تو اسکو فوراً دور پھینک دینا چاہیئے۔ اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ اُسے کوئی کام میں نہ لائے۔ بیچ بیچ میں اُس کمرے میں دھوپ دینا چاہیئے مریض کی چار پائی اور کپڑے ہمیشہ صاف وستھرا رکھنا چاہیئے اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ مریض کے دل میں ڈر[1]۔ یا نا اُمیدی نہ پیدا ہو جائے، اگر مریض بہت کمزور ہو جائے تو اُسے اُٹھا کر پاخانہ میں نہ بٹھایا جائے۔ کسی ہانڈی میں چونہ ڈال کر اُسی میں مریض سے پاخانہ اور قے کرایا جائے اور اُسے مکان سے دُور مٹی کے تلے دبا دینا چاہیئے۔ ہیضہ کے مریض کو آسانی سے نیند نہیں آتی۔ اگر وہ سو جائے تو اُسکو کبھی بھی (دوا دینے کے لئے) نہ جگایا جائے، زیادہ پسینہ ہو تو اُس کو صاف ستھرے سوکھے کپڑے سے پونچھ دینا چاہیئے۔ جہاں پانی نہ ملتا ہو وہاں خوب گرم کر کے پلایا جائے۔

---

[1] جب ہیضہ بہت پھیل جائے تو لوگوں کے دل میں اکثر ڈر پیدا ہو جاتا ہے اس خوف کو دور کرنے کے لئے اس جگہ کے لوگوں کے عقیدے کے موافق ہری کرتن، دیوتاؤں کی پوجا، نماز، ایشور کی اوپاسنا وغیرہ کی کوشش کرنا اچھا ہے۔ ان کوششوں سے اکثر خوف جاتا رہتا ہے اور دل ہراساں میں اُمید بھڑک اُٹھتی ہے۔

جاڑے میں ہیضہ ہونے پر مریض کا کمرہ کچھ گرم رکھنا چاہیئے۔ جسم میں کسی جگہ اینٹھن ہونا شروع ہو تو اس جگہ کو ہاتھ سے دبانے سے، یا رگڑنے یا الکوہل اس جگہ ملنے یا بوتل میں گرم پانی سے سیکنے سے اینٹھن کم ہو جاتی ہے، ہاتھ، پیر ٹھنڈے ہونے لگیں تو فلالین گرم کر کے سیکنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ جس کو بدہضمی یا دست آتے ہوں تو ایسے ہیضہ کے مریض کی تیمارداری نہ کرنا چاہیئے۔ مریض کے کمرے میں خالی پیٹ جانا اچھا نہیں۔ مریض کا براز یا قے یا لار کسی طرح اگر جسم میں لگ جائے تو اس جگہ کو فوراً دھو ڈالنا چاہیئے۔ کیونکہ وہ کسی طرح اگر پیٹ میں پہونچ جائے گا۔ اس کو بھی ہیضہ ہو سکتا ہے۔

استعمال دوا:۔ ہمیشہ دو تین خوراک دوا کھلانے سے فائدہ کی امید ہوتی ہے لیکن اگر فائدہ نہ ہو تو دوسری دوا تجویز کرنا چاہیئے۔ مرض جتنا ہی مشکل صورت اختیار کرے، دوا اتنی ہی جلدی جلدی دینا چاہیئے۔ دس پندرہ منٹ کے فرق سے اور مرض کی تیزی جیسے جیسے کم ہوتی جائے دوا بھی اتنی ہی دیر میں دینا چاہیئے۔ اگر مریض میں نگلنے کی طاقت نہ ہو تو ایسے مریض کو منتخب دوا سونگھا دینا چاہیئے۔ سونگھانے سے بھی دوا کا اثر ہو جاتا ہے۔

مرض ہیضہ میں معمولی طور سے کم طاقت والی (۳-۶) دوائیں دی جاتی ہیں۔ اونچی طاقت کی دوا کھلانے سے نقصان ہونے کا خوف رہتا ہے۔

ایلوپیتھک، آیورویدک، یا یونانی علاج کے بعد اگر ہومیوپیتھک علاج کرنا ہے تو مریض کو پہلے دو ایک خوراک کیمفر کھلانا چاہیئے۔

ہیضہ کی قسمیں اور ان کی خاص ادویات

یہ پہلے ہی بتایا گیا ہے کہ ہیضہ دو قسم کا ہوتا ہے۔ معمولی ہیضہ اور مہلک ہیضہ۔

۱۔ معمولی ہیضہ یا صفراوی ہیضہ:۔ اس کی خاص دوا ہے۔ آئرس ۱x۳۔ کروٹن ۶۔ اپیکاک ۶، لائزیم ۳۔ چائنا ۶۔ دینا چاہیئے۔

۲۔ مہلک یا ایشیاٹک ہیضہ یا کالرا۔ خاص خاص علامات کی خصوصیت کے مطابق مہلک ہیضہ، مختلف صورتوں میں نمودار ہوتا ہے۔ جیسے۔

(۱) دست خاص کر انتڑیوں کا ہیضہ:۔ بار بار بہت دست آنا اسکی

خاص علامت ہے۔ رسی ٹکس ۳۔ وریٹرم ۶، اس کی بہت اچھی دوا ہیں۔

(ب) قے خاص کر شکمی یا معدی:۔ اس کی خاص علامت۔ بار بار تکلیف دینے والی قے، یا متلی ہے۔ آرسنک البم، اس کی خاص دوا ہے۔

(ج) دست و قے، خاص انتڑیوں اور معدی ہیضہ:۔ بار بار ایک ہی طرح کی تکلیف کے ساتھ دست و قے ہونا۔ اس کی خاص علامت ہے۔ آرسنک ۶۔ رسی ٹکس ۳، وریٹرم البم ۶، اس کی خاص دوائیں ہیں۔

(د) دست و قے میں خون بلا ہیضہ:۔ خاص علامت خون کا، دست آنا یا خون کی قے ہوتا ہے۔ ایلون ۱X ۔ آئرس ۳X، کاربوویج ۶، مرک کار ۳، کینتھرس ۳، فاسفورس ۳۔ اس کی عمدہ دوائیں ہیں۔

(ر) ہیضہ میں بخار:۔ جسم کی حرارت تیز ہونے کے ساتھ ہی ساتھ مریض کو دست و قے ہونا۔ اس کی خاص علامت ہے۔ ایکونائٹ ۱X۔ بیلاڈونا ۶۔ برائی اونیا ۳۔ بپٹیشیا ۱X۔ رسٹاکس ۶، رسی ٹکس ۳X۔ اس کی خاص دوائیں ہیں۔

(س) تشنجی ہیضہ: مریض کے جسم میں نہایت اینٹھن یا تشنج ہونا۔ اسکی خاص علامت ہے۔ کیپرم ۶۔ ۶، کیمفر، کیپرم آرس ۴X۔ اس کی خاص دوائیں ہیں۔

(ص) بند یا گم ہیضہ[1]:۔ اس میں دست ہونے سے پہلے ہی مریض کا جسم سرد ہو جاتا ہے۔ اور مریض کی زندگی کشمکش میں پڑ جاتی ہے۔ کیمفر۔ آرسنک ۳X۶۔ ایسڈ ہائی ڈروس ۶، کاربوویج ۳۰۔ ٹے بیکم ۶۔ اس کی خاص دوائیں ہیں۔

---

[1] اس قسم کے ہیضہ میں مریض کے جسم سے رطوبت یا پانی کا حصہ نہیں نکلتا ہے۔ اسلئے اس کا نام "گم ہیضہ" ہے۔ یہ یکایک مریض پر حملہ کرتا ہے۔ اس وقت سستی، پیاس، پیشاب کی تکلیف جسم میں جلن وغیرہ علامات پیدا ہو جاتے ہیں اور دیکھتے دیکھتے کل جسم نیلا، نبض ندارد۔ آواز کا بیٹھ جانا۔ یا کمزور ہو جانا۔ اور پیشاب بند ہونا وغیرہ مہلک علامات نمودار ہوتے ہیں۔ اسپرٹ کیمفر، یا عرق کافور، اس بند ہیضہ کی ایک ہی دوا ہے، کوئی دوسری دوا دینے سے پہلے اس دوا کو ضرور دینا چاہیئے۔ ۵، ۷ قطرے۔ کیمفر ۲۵، ۳۰۔ منٹ کے وقفہ پر استعمال کرنا چاہیئے۔ (بقیہ صفحہ ۱۴۹ پر دیکھیے)

(ط) مہلک ہیضہ:- مرض کا حملہ ہوتے ہی تمام جسم کا نیلا ہو جانا۔ قلب کا سُن ہو جانا۔ سینہ میں بوجھ معلوم ہونا۔ سانس میں تکلیف، نبض کمزور۔ اور مریض کا بے ہوشی کی حالت میں پڑا رہنا۔ اس کے خاص علامات ہیں۔ وریٹرم البم ۶ - یا وریٹر تیم ۳× سفوف، آرسنک البم ۶ - نکوٹین ۳ - اس کی خاص اور مجرب دوائیں ہیں۔

مندرجہ بالا ادویات اور دوسری ادویات کے علامات کے لئے مندرجہ ذیل ہیضہ کی پانچ علامتوں کے علامات اور علاج کا بیان ملاحظہ ہو۔

ہیضہ کے پانچ درجوں کے علامات اور علاج

(۱) درجہ ابتدائی یا حملہ: ہیضہ کا زہر، یا جراثیم، جسم میں داخل ہونے کے وقت سے لے کر جھاگدار دست ہونے تک درجہ ابتدائی کہلاتا ہے۔ یہ حالت ایک دو گھنٹہ سے چار روز تک موجود رہ سکتی ہے۔ اس حالت میں جسم کی حرارت آہستہ آہستہ کم ہو کر کمزوری، تیزی کی کمی، دوران سر، نیند نہ آنا۔ منھ میں ذائقہ نہ ہونا، متلی، ذائقہ خراب رہنا۔ پیٹ میں درد یا گرمی محسوس ہونا۔ کبھی جاڑا کبھی گرمی محسوس ہونا۔ کان میں سنسناہٹ یا دم دم کی آواز محسوس ہونا۔ نیلے دست وغیرہ علامات پہلے نمودار ہوتے ہیں۔ بعد کو جھاگدار، یا ماڑ کی طرح کے دست آنے لگتے ہیں۔

استداد مرض:- جب چاول کی پیچ کی طرح جھاگدار دست و قے، ہوتے رہیں تو سمجھنا چاہیئے کہ دوسری حالت شروع ہو گئی ہے۔ اس حالت

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۴۸) اور درمیان میں مریض کے جسم میں کافور رگڑنا مفید رہا ہے جب تک مریض سنبھل نہ جائے اُس وقت تک کافور دینا مناسب ہے۔ اگر کیمفر کے استعمال سے مریض کو فائدہ نہ ہوتا ہو، اور اس کی حالت بد تر ہوتی جاتی ہو تو ایسڈ ہائیڈروسیانک ۲- ۳۰-۳، ۲۰- ۲۰- کاربوویج ۳۰- یلے نکیم ۶ -، علامات کے مطابق دینا چاہیئے۔ یہ کہنا بیکار ہے کہ فوراً علاج کا بندوبست نہ کرنے سے یہ بندگم، ہیضہ اکثر مہلک ہو جاتا ہے۔

میں چاولوں کے ماڑ کی طرح کے دست وقے، تیز متلی، پیاس، چہرہ مایوس، آنکھوں کا بیٹھ جانا، جسم کا رنگ بدل جانا۔ کل جسم میں سرد پسینہ نکلنا (خاصکر پیشانی میں) آہستہ آہستہ پیشاب بند ہو کر نبض کمزور ہونا۔ نیلے رنگ کی ایک لکیر آنکھوں کے چاروں طرف دکھائی دینا اور بیٹھ جانا۔ درد شکم، معدہ میں جلن، پیٹ گڑگڑاتے رہنا۔ جسم میں جگہ جگہ (خاصکر ہاتھ پیر میں) انگلیوں میں تشنج جسم میں سستی، بے چینی، منھ اور ہونٹ کا خشک ہونا وغیرہ علامات دکھائی دیتے ہیں۔ خاص خاص وقت پر کسی علامت کی کمی یا زیادتی معلوم ہوتی ہے۔ جیسے کسی کسی مریض کو بہت دست آنے لگتے ہیں۔ لیکن قے، کم ہوتی ہے۔ کسی کسی کو دست کم قے زیادہ زیادہ ہوتی ہے۔ یہ حالت ۲-۴- گھنٹہ تک رہ سکتی ہے۔ اس ظاہری حالت کے علامات اگر ۸-۱۲- گھنٹہ تک موجود رہیں۔ اور دست کے ساتھ صفراوی (یا پیلا یا ہرے رنگ کا) دست ہو تو مریض آہستہ آہستہ اچھا ہو جاتا ہے لیکن اگر ایسا نہ ہو اور کل جسم ٹھنڈا۔ چہرہ پر شکن، نبض غائب وغیرہ علامات دکھائی دیں تو سمجھنا چاہیئے کہ مرض انتہائی ترقی کی حالت میں آگیا ہے۔ اس حالت میں اکثر مریض مر جاتے ہیں۔

اگر ۱۲ گھنٹہ تک مریض زندہ رہے تو سمجھنا چاہیئے کہ وہ بچ جائے گا۔

جسم کا مثل برف کے سرد ہونا یا انتہائے مرض:۔ یہی حالت اصلی ہیضہ ہے۔ یہ انتہائے مرض کی حالت بہت خوفناک ہوتی ہے اسی درجہ میں مریض اکثر مر جاتا ہے۔ دوسرے درجہ میں دست وقے یکایک کم ہو جاتے ہیں، مریض پیاس سے بے چین ہو جاتا ہے لیکن پیاس کے ساتھ ہی قے ہو کر وہ پانی نکل جاتا ہے۔ بار بار قے، ہونیکے بعد مریض کی رونق فوراً جاتی رہتی ہے اور آہستہ آہستہ نبض نہیں ملتی۔ (یہاں تک کہ بازو کے بالائی حصہ تک میں بھی نبض کا پتہ نہیں چلتا۔ اس کے بعد طاقت حیات گھٹ جاتی ہے۔ جسم برف کی طرح ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ ہونٹھ نیلے، تمام جسم بے رونق، یا زرد، آنکھوں کا بیٹھ جانا۔ رونق کا کم ہو جانا۔ سُرخ رہنا۔ آنکھ کی پتلی ہونا۔ سانس۔

میں تکلیف، آواز کا بیٹھ جانا۔ یا ایکبارگی بند ہو جانا (یہاں تک کہ بات تک سننے میں نہیں آتی۔ آواز بند، ہاتھ پیر کی انگلیوں کا اگلا حصّہ سکڑا ہوا (جیسے دیر تک پانی میں بھیگنے پر ہوتا ہے۔) ہونا وغیرہ علامات نظر آنے لگتے ہیں۔

جسم میں تیز جلن رہنے کی وجہ سے مریض چارپائی پر پڑا اچھٹ پٹاتا ہے۔ اور جسم کا کپڑا (یہاں تک کہ جو کپڑا پہنے ہے) اُتار کر پھینکتا ہے۔ تھوڑی تھوڑی دیر بعد چہرے پر پسینہ کے قطرے نمودار ہوتے ہیں' اس حالت میں بے اختیاری سے پسینہ ہو جایا کرتا ہے۔) پائخانہ بند ہو کر پیٹ پھول جاتا ہے تیسری حالت کے آخر میں مریض اتنا کمزور ہو جاتا ہے کہ اُس میں کروٹ بدلنے کی بھی طاقت نہیں رہتی۔ لیکن ہیضہ کے مریض کے حواس موت کے آخر تک قائم رہتے ہیں۔ اس حالت میں دست وقے بند ہونے کے بعد موت آجاتی ہے یا ۲ - ۳ گھنٹہ چُپ پڑے رہنے کے بعد موت آجاتی ہے' اگر دست وقے بند ہونے کے بعد ۴ - ۵ - گھنٹہ تک مریض نہ مرجائے تو سمجھنا چاہیئے کہ (۴) درجۂ انحطاط مرض یا ردالفعل شروع ہو گیا۔

(۴) درجۂ انحطاط مرض یا ردالفعل

تیسرے درجہ کے آخر میں دست وقے بند اور نبض غائب ہونے کے بعد اگر موت کہیں ہوئی تو پھر نبض معلوم ہونے لگتی ہے۔ اس کے ساتھ دوسرا درجہ یعنے درجہ اشتداد مرض کے علامات پھر نمودار ہوتے ہیں حالت ردّ الفعل طبعی یا غیر طبعی، اگر طبعی ردّ الفعل شروع ہو تو، جسم آہستہ آہستہ گرم ہونے لگتا ہے اور صفرا بلادست وقے شروع ہو کر قوتِ حیات بڑھنے لگتی ہے۔ پھر پیشاب، ہوتا ہے۔ یا مثانہ میں پیشاب جمع ہونے لگتا ہے۔ جسم کا رنگ، اور آنکھوں کی رونق بھی قدرتی ہو جاتے ہیں، اسکے علاوہ کبھی کبھی غیر طبعی ردّ الفعل شروع ہو جاتا ہے اور مرض نتیجہ کی حالت میں پہونچ جاتا ہے

(۵) نتیجہ مرض :- ہیضہ کی اس حالت میں (یعنے غیر طبعی ردّ الفعل شروع ہو جاتا ہے) جسم کے اکثر عضو میں خون کا درجہ ہوتا ہے اور مریض کا عضو جو سب سے زیادہ کمزور رہتا ہے۔ اسی پر زیادہ تر مرض کا حملہ ہوتا ہے۔

مندرجہ ذیل علامات ہمیشہ پائے جاتے ہیں:۔ مرض کا دوبارہ حملہ۔ بخار۔ پیشاب نہ ہونا۔ سستی، ہچکی، قے، یا متلی، پتلے دست، نفخ شکم، پھوڑا۔ کان میں جلن، پھیپھڑے میں جلن وغیرہ وغیرہ۔

کیمفر:۔ مذکورہ بالا پانچوں درجے کے علاج بیان کرنے سے پہلے اس مرض میں کیمفر کے استعمال کے بارے میں کچھ بیان کرتے ہیں۔ ملک اٹلی کے ڈاکٹر روبنی نے عرق کافور (اسپرٹ کیمفر) تیار کیا۔ انھوں نے اس دوا سے سیکڑوں ہیضہ کے مرض اچھے کئے تھے۔ خاص خاص حالتوں میں اکثر کیمفر ہی کے استعمال سے مرض اچھا ہو جاتا ہے۔ پیٹ میں جلن یا درد اور دست، اور ساتھ ہی سردی معلوم ہونا اور تشنج ہونا۔ کیمفر کے خاص علامات ہیں۔

(ا) ہنی مین بڑے عاقل و دانا فرماتے ہیں کہ ہیضہ کی شروع حالت میں دیعنے جب تک دست کے ساتھ غلاظت آئے) مریض یکایک کمزور ہو جائے۔ چہرہ بدل جائے، آواز بیٹھ جائے، آنکھیں دھنسی ہوئی ہوں، جسم ٹھنڈا ہو جائے معدہ میں جلن معلوم ہو۔ وغیرہ علامات میں کیمفر دینا چاہیئے۔

(ب) ڈاکٹر ہنگٹن کہتے ہیں، کہ دست کم ہوں، قے زیادہ، کل جسم سرد اور آواز بدلی ہوئی وغیرہ علامات میں کیمفر دینا چاہیئے۔

(ج) برف کھانے یا سردی لگنے سے بد ہضمی ہو، یا دست آتے ہوں اور یہ بدہضمی اور دست ہیضہ میں تبدیل ہو جائے تو کیمفر سے فائدہ ہوتا ہے۔

(د) اس مرض کے حملہ کی حالت میں جب تھوڑا تھوڑا جاڑا معلوم ہوتا ہو، کمزوری معلوم ہو۔ دم لینے اور نکلنے میں تکلیف ہوتی ہو، پیٹ میں جلن، سر میں چکر وغیرہ علامات دکھائی دیں تو کیمفر دیا جا سکتا ہے۔

(ر) قے و دست نہ ہوتے ہوں تو کیمفر ہی خاص دوا ہے۔

(س) اعصابی کمزوری، کل جسم برف کی طرح ٹھنڈا ہو جائے (پسینہ نہ ہو۔) یا ٹھنڈے پانی کی طرح پسینہ) ہاتھ پیر قابو میں نہ ہوں۔ سانس لینے میں تکلیف بتلیاں ایک جگہ قائم رہیں، نبض کمزور، کل جسم نیلا ہو وغیرہ علامات میں کیمفر ہی فائدہ کرتا ہے۔

(ص) جسم ٹھنڈے ہونے کی علامت میں جب دست و قے بند ہونے پر بھی

ردّ الفعل (کسی مریض یا ماؤف عضو کا اپنے طبعی فعل کی طرف لوٹنا (RECTION)
نہ ہو تو کیمفر کی دو ایک خوراک دی جا سکتی ہے۔ اس حالت میں بڑی آنت، دل اور عضلات کے مفلوج ہونے پر اور کاربو وج، فاسفورس، وغیرہ دواؤں سے کوئی فائدہ نہ ہونے پر، کیمفر دینا چاہیئے۔ مہلک ہیضہ میں (یعنی جس ہیضہ میں مرض کا حملہ ہوتے ہی کُل جسم نیلا ہو جائے اور اُس کے ساتھ ہی سانس میں تکلیف اور دل بیکار ہو۔ وغیرہ علامات ہو تو کیمفر مخصوص دوا ہے۔

ہیضہ جس میں مفلوجی کیفیت نہ ہو، یا مفلوجی ہیضہ کی شدید حالت میں کیمفر سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا ہو، زیادہ مقدار میں بار بار کیمفر دینے پر اگر پیٹ یا معدہ میں جلن، قلب میں بے چینی وغیرہ تکلیف دینے والے علامات محسوس ہوں تو فاسفورس ۶- دو ایک خوراک دینے سے یہ تکلیف دور ہو جائے گی۔

آیورویدک یا ایلوپیتھک علاج کے بعد اگر ہومیوپیتھک دوا شروع کرنا ہو تو، پہلے ایک دو خوراک عرق کافور دیں۔

عرق کافور دینے کی ترکیب:- ردبنی کا کیمفر تھوڑی شکر یا بتاشہ میں پانچ، دس، یا پندرہ منٹ کے وقفہ سے دینا چاہیئے۔ چھوٹے بچے کے لئے ایک دو بوند، اور جوان و بوڑھے کے لئے (مرض کی تیزی کے موافق) ۵ سے ۱۵- بوند تک دینا چاہیئے۔ اگر دو گھنٹے میں دس بار، مرتبہ کیمفر دینے سے بھی کچھ فائدہ نہ ہو تو دوسری دوا کا بندوبست کرنا چاہیئے۔

۱- درجہ ابتدائی کا علاج :- کیمفر۔ جس ہیضہ کے شروع میں یکایک جھاگدار دست و قے آتے ہوں، جاڑا لگتا ہو، کمزوری ہوتی ہو یا جس ہیضہ میں پہلے سے سب جسم نیلا اور ٹھنڈا ہوتا ہو، اُس ہیضہ میں کیمفر فائدہ کرتا ہے۔ سردی لگنے سے اگر ہیضہ ہو، تو بھی کیمفر دینا چاہیئے۔ یہ پہلے ہی بتایا جا چکا ہے کہ ہیضہ جس میں مفلوجی کیفیت ہو گی۔ دست و قے نہ ہونے والے ہیضہ کی اور مہلک ہیضہ کی کیمفر ایک اچھی دوا ہے (پہلے مقصد کا "کیمفر" کا بیان دیکھئے) لیکن دست کی نسبت قے زیادہ ہونے پر، پلٹنے کی وجہ سے جسم تیزی سے سرد ہو جانے سے کیمفر روک دینا چاہیئے۔ علامات کے موافق آرسنک، ویراٹم وغیرہ منتخب کرنا چاہیئے۔

آرسنک البم ۶۔ بہت کچے اور پکے" پھل، یا برف کھانے پینے کی وجہ سے ہیضہ ہونے پر، پانی کی طرح دست، وزن زیادہ، بدبودار، بدبودار بلا درد کے پیٹ میں (خاصکر نچلے حصہ میں) تکلیف اور خرابی ہونے پر موت کا خوف، پیٹ میں جلن، تیز پیاس، لیکن تھوڑے ہی پانی سے تسکین، دست وقے، یا قے، نہایت بے چینی، بہت زیادہ کمزوری، رات، دوپہر بعد یا ٹھنڈی چیز کھانے پینے کے بعد مرض کا بڑھنا (درجہ اشتداد، مرض کے بیان میں" آرسنکم" ملاحظہ ہو۔)

چائنا ۳۔۶۔ پھل یا مولی کھانے کی وجہ سے دست، بدبودار، پانی کی طرح زیادہ دست، بلا درد کے، آدھی رات کے بعد مرض کا بڑھنا۔ پانی کی طرح زرد دست اور پائخانہ میں غیر منہضم غذا کا گرنا۔ پیٹ میں گڑگڑاہٹ، نفخ شکم کان میں بھن بھناہٹ، زیادہ خون نکلے، یا منی کے زائل ہونے کی وجہ سے مرض، آرسنک کی طرح یہ بھی مرض ہیضہ کی ایک عمدہ اور کامیاب دوا ہے۔

ایکونائٹ نیپ X۱۔ گلے ہوئے تربوز کے پانی کی طرح دست، سخت درد شکم، بے چینی، پیاس، سردی معلوم ہونا۔ موت کا خوف، بخار کے ساتھ دست وقے، خون کا دست، گرمی وسردی لگنے سے ہیضہ، خون ملا دست، و قے، یا بخار و ہیضہ ساتھ ساتھ ہو، ان علامتوں کی عمدہ دوا ہے۔

ایسڈ فاس ۳۔ بلا درد کے دست، مٹیلے دست، اگر اسہال مزمن مرض ہیضہ میں تبدیل ہوجائے یا بہت زیادہ جماع کی وجہ سے ہیضہ ہونے پر کھانا کھانے کے بعد دائیں کروٹ سونے سے مرض کی ترقی ہو۔

آئرس ۳۔ بہت زیادہ قے و دست، پانی کی طرح زرد دست، بلغم یا خون ملا دست، کالا، ہلکا سبز یا بدہضمی کے دست، پیٹ میں گڑگڑاہٹ بلا درد کے، بعد دست کے مقعد میں تیز جلن، ہوا خارج ہونے سے درد شکم ہونا۔ آنکھیں بیٹھ جانا، زبان سرد۔ مثل برف کے، خالی ڈکار۔ متلی، پتلی۔ کھٹی قے، کلیرین یا ہیضہ کی یہ اچھی خاصی دوا ہے۔ (ہیضہ کے دوسرے یا شدت مرض کی حالت کے بیان میں" آئرس" ملاحظہ ہو۔)

کروٹن ٹگ ۳۔ گولی یا پچکاری کی طرح یکایک زور سے دست ہونا، سنہرا سبز،

سبزی مائل، زرد، تپلے دست آتے ہوں۔ بدہضمی کے دست ہوں، متلی یا قے ہو۔ ناف کے چاروں طرف کھنچنے کی طرح درد ہو، پانی کی طرح دست ہو، پاخانہ زور سے تیر کی طرح نکلتا ہو، کھانے پینے کے بعد بھی دست یا قے ہوتی ہو۔

(ہیضہ میں اگر یہ تین علامات موجود ہوں تو کروٹن ٹگ بیکار ثابت نہ ہوگی۔)

ایلاٹیرنیم ۳ - جھاگدار پانی کی طرح دست، سبز رنگ کے دست، سفیدی مائل، درد شکم ہو، یا نہ ہو۔ ایسی دوا کے دینے سے ہیضہ میں زیادہ مقدار میں دست یا قے ہوتے اور بند نہ ہوتے ہوں، تو ایلاٹیرنیم دینا چاہیئے۔

بیلاڈونا ۳×۶ - پانی کی طرح، سادہ یا پیلا آنؤں ملا تھوڑا تھوڑا، ترش، بدبودار دست، بچوں کی اکڑن، پیشانی گرم، ہاتھ و پیر ٹھنڈے، سر میں تپک کا درد یا سر ہلنا، بخار، جسم خشک یا گرم، پسینہ سے تر غنودگی، بچہ کا ہمیشہ منھ چلانا غوں غوں کرنا۔ جو لوگ دھوپ میں، یا آگ کے سامنے کام کرتے ہیں۔ اُن کو ہیضہ ہو، یا ہیضہ کے ساتھ بخار ہو تو یہ دوا بہت مفید ہوتی ہے۔

برایونیا ۲ - تپلے، سُرخ رنگ کے دست، مقدار میں زیادہ، مار کی طرح گاڑھا سبز رنگ یا تپلا۔ خون ملا دست، بدہضمی کا دست، سڑا یا بدبودار دست، بخار۔ زبان اور منھ خشک، بہت زیادہ مقدار میں پانی پینے کی خواہش، درد سر، ذائقہ کڑوا، متلی کڑوی پیلی یا سبز رنگ کی قے، درد شکم، سر ہلانا۔ بکنا جھکنا۔ ٹھنڈی یا کھٹی چیز پینے کی خواہش، جس ہیضہ میں بخار بھی ہو تو بہت فائدہ مند ہے۔

بپٹیشیا ۱×۶ - پانی کی طرح زردی مائل بدبودار۔ خون یا آنؤں ملا۔ خون کے دست قے و متلی، سانس اور پسینہ میں بہت بدبو، بخار، نبض ملائم اور بھری، کل جسم میں درد۔ سُستی، چہرہ کا رنگ زیادہ سُرخ، بکنا۔ جھکنا۔ غفلت۔ بات کرتے کرتے نیند آجانا۔ نیند نہ آجانا۔ یا گہری نیند، مریض کا ایسا خیال ہو کہ اُس کا جسم ٹکڑے ٹکڑے ہو کر بستر پر پڑا ہے۔ زبان کے بیچ میں زردی مائل اور گھاس کا رنگ، اور کنارے چمکیلا اور سُرخ، بغیر درد کے کراہنا۔ پیٹ، خوب دھنس جانا۔ بخار اور ہیضہ کے ساتھ ہونے میں بپٹیشیا بہت اچھی دوا ہے۔

فاسفورس ۶ - سبز یا آنؤں ملا۔ درد کے بغیر دست۔ مقعد کھلی رہے۔

اور بے اختیاری سے پائخانہ ہو جائے۔ گرم چیز کھانے یا پینے کے بعد (یا بائیں کروٹ سونے سے) مرض بڑھتا ہو، نمک کھانے کی وجہ سے دست آتے ہوں؛ پانی کی طرح بغیر درد کے دست، گرم دست، وگرم قے؛

کاربو ورج ۶ - ۳۰ - مکھن، برف کا پانی۔ آئس کریم، سڑی یا نمکین مچھلی، یا گوشت، یا ترکاری، وغیرہ کھانے سے ہیضہ ہوا ہو، بوڑھے یا دُبلے آدمی کو یا باورچی کمہار، راج مستری، وغیرہ جن کو دھوپ یا آگ کے پاس رہنا پڑتا ہے، اُن کو ہیضہ ہونے پر خون، یا خون کی قے، سُرخ رنگ کے دست، بند یا گم ہیضہ یعنی بلا دست و قے کے ہیضہ، کُل جسم سرد، خون کے دست و قے، کے ہیضہ کی ایک مخصوص دوا۔ اور بند گم ہیضہ کی اعلیٰ درجہ کی کامیاب دوا ہے۔

رسی نس ۲x - بہت دست و قے، بغیر درد اور تشنج کے ہیضہ۔ دست قے، یا دست زیادہ ہوں، ایسے ہیضہ کی خاص اور کامیاب دوا ہے۔ دوسرے یا حالتِ اشتداد کے بیان میں "رسی نس" ملاحظہ ہو۔

کیمو ملا ۶ - غصہ یا ضد سے جو ہیضہ ہو، دست، گرم، ترش، خراش، پیدا کرنے والا، یا بدبُودار - دانت نکلنے کے وقت (بچوں کے ہیضہ میں) صفرا ملا سبز رنگ کا دست، اور پیٹ میں درد، دست کے بعد پیٹ میں اینٹھن کم ہو جاتی ہے۔

اپیکاک ۳x ۶ - مرض کے شروع ہی سے متلی، قے کرنے کی خواہش، یا قے، بہ نسبت دست کے قے زیادہ سبز رنگ کا جھاگدار و بدبُودار یا خون اور آنوں ملا دست، دست ہونے کے بعد خون کی تیزی، مثل پیچش کے مروڑ۔ نفخ شکم، ناف کے چاروں طرف دباؤ یا چٹکی کاٹنے کا ایسا درد۔ سینہ میں بوجھ اور ہنہنی، قے کی خواہش یا خاص قے کے ہیضہ کی بہت اچھی دوا ہے۔

انٹم ٹارٹ ۶ - قے کی تیز خواہش ہونے پر، گلے میں گھر گھراہٹ۔ لیکن کف نکلنا، سانس میں تکلیف

پوڈو فائلم ۶ - بغیر درد کے یا گرم دست و قے، پیاس کا نہ ہونا۔ یا تیز پیاس بچوں کے (خاصکر دانت نکلنے کے وقت) ہیضہ میں اچھی دوا ہے۔

سفید۔ سبزی مائل، جھاگدار، یا خون ملے دست، یا اس حالت میں جب صبح کے وقت دست زیادہ ہوں، اتنے زور سے اور مقدار میں اتنا زیادہ ہوتا ہے کہ مریض کے جسم میں پانی نہیں رہ جاتا۔ یا ایک بارگی رونق جاتی رہتی ہے۔ لیکن رہتا پہلے کی طرح ہی ہے۔ اس میں کوئی خراب علامت نہیں معلوم ہوتی۔

نکس وامیکا ۶۔ شراب کے کثرت استعمال، شب بیداری، کھانے کی بداحتیاطی "گرم" دواؤں کا استعمال۔ جلاب لینا، یا زیادہ دماغی محنت کرنے سے پتلے دست، نفخ شکم، باربار پاخانہ جانے کی خواہش۔ لیکن دست نہ ہونا۔ صفرا ملا بدبودار دست، صبح مابعد غذا دست، جو آدمی دماغی کام بہت کرتے ہیں، اُن کے لئے نکس وامیکا خاصکر مفید ہے۔

پلساٹیلا ۶۔ مرغن یا چربیلی چیز کھانے سے پتلے دست۔ سبز یا آنوں ملا دست کا رنگ بدلتے رہنا۔ پیاس کا نہ ہونا۔ رات میں مرض کی زیادتی، پلساٹیلا، عورتوں اور نازک مزاجوں کے لئے زیادہ فائدہ مند ہے۔

مرک وائیوس ۶x۔ سفوف۔ خون، آنوں سے دست۔ کوتھن، منھ سے خون نکلنا۔ آنوں، خون ملے ہیضہ کی اچھی دوا ہے (اگر پیچش کے اور بھی علامات موجود ہوں، تو پیچش کی دواؤں میں سے ایلو، سلفر، کالوسنتھ، وغیرہ منتخب کرنی پڑے گی۔ ان ادویات کے علاوہ دوسری یا درجۂ اشتداد کی بھی درجۂ ابتدائی میں ضرورت پڑ سکتی ہے۔

(درجۂ اشتداد مرض کے دواؤں کی فہرست ملاحظہ ہو۔)

---

(۲) درجۂ اشتداد مرض کا علاج

حالتِ ابتدائی میں بیان کئے ہوئے کیمفر سے اگر فائدہ نہ ہو اور حالتِ شدّت آجائے تو کیلی فاس، وراٹرم، آرسنک، وغیرہ دوائیں، علامات کیمطابق دی جائیں۔

چاول کے ماڑ کی طرح کے دست وقے، ہونے پر کالی فاس ۱۲x۔ سفوف دینا چاہیئے۔ اگر اس حالت میں ان دواؤں سے مریض کو فائدہ نہ ہو تو

پھر ویراٹرم یا آرسنک[۱] دینا چاہیے۔

ویریٹرم البم ۶، ۳۰، ۲۰۰ - زیادہ مقدار میں چاول کے ماڑ کی طرح کے دست اور قے، دھاگے کی طرح باریک نبض، پیشاب بند، تیز پیاس (زیادہ پانی پینے سے بھی نہ بجھے) دست کے پہلے درد شکم۔ سرد پسینہ (خاصکر سر میں) آنکھوں کی پتلی چھوٹی، ہاتھ، پیروں میں اینٹھن، نبض قریب غائب، پیٹ یا ران میں تشنج، قلب کا فعل سست، کل جسم سرد اور نیلا، چہرہ غمگین اور دبلا، سانس اور زبان سرد وغیرہ علامات میں ویریٹرم ۲۰۔ یا ۲۵ منٹ کے وقفہ سے استعمال کرنا چاہیئے۔ دست وقے، یا دست کی خصوصیت والے ہیضہ میں یہ ایک اچھی دوا ہے۔ مفلوجی کیفیت کے ہیضہ میں یہ دوا فائدہ کرتی ہے۔

آرسنکم ۶، ۳۰، ۲۰۰ - قے اور دست کی مقدار کم نہ بجھنے والی پیاس۔ (خاصکر ٹھنڈا پانی پینے کی خواہش، مگر تھوڑا پانی پینے سے تسکین) پانی پینے کے بعد ہی قے، پیشاب بند، سستی، اور بےچینی۔ کل جسم سرد، یکایک جسم کا بدرنگ ہونا، نبض کمزور اور غائب کے مانند، ہاتھ پیروں کی انگلیوں کا اگلا سرا سکڑنا۔ قے، کرنے کی خواہش، قے کرنے کے بعد معدہ میں آگ کی طرح جلن، چہرہ پر مُردنی چھائی ہوئی، تکلیف دہ جلد جلد سانس، سینہ میں بوجھ معلوم ہونا۔ دست اور قے کے بعد قلب کی حرکت تیز ہونا۔ آواز ندارد، یا بہت کمزور، اینٹھن جسم

---

[۱] ویریٹرم البم اور آرسنک کے علامات کا فرق۔ دست وقے کے مقابلہ میں سستی کم ہو یا برابر ہو تو ویریٹرم البم، اور اگر دست کے مقابلہ میں سستی زیادہ ہو تو آرسنک دینا چاہیئے، بغیر درد کے آسانی سے قے و دست ہوتا ہو تو ویریٹرم البم اور اگر متلی تکلیف دہ ہو، اور پاخانہ کی خواہش کے ساتھ تھوڑا تھوڑا دست ہو تو آرسنک دوا ہے۔

پیاس زیادہ ہو، اور نہ بجھنے والی پیاس ہو، جو تھوڑے پانی سے تسکین نہ ہو تو ویریٹرم البم، اور اگر پیاس نہ زیادہ ہو، لیکن مریض بار بار تھوڑا پانی پیتا ہو تو آرسنک دینا چاہیئے۔ دست وقے کی وجہ سے کمزوری ہونے پر دماغی تکلیف نہ ہو تو ویریٹرم البم، اور اگر بےچینی، دماغی تکلیف، بیحد درد وغیرہ نمودار ہو تو آرسنک مفید ہوگا۔

میں تشنج، زبان خشک، اور گھبراہٹ، اور سرد پانی یا اور کوئی پتلی چیز پینے کے وقت گڑگڑاہٹ کی آواز ہونا۔ ایک ساتھ دست و قے ہونا وغیرہ علامات میں ۲۰ یا ۲۵ منٹ کا وقفہ دیکر آرسنک دینا چاہیئے۔

اوپر کے علامات کی موجودگی پر بھی اگر چاول کے ماڑ کی طرح دست نہ ہوں۔ لیکن صفرا ملا زرد رنگ کا پتلا دست یا سفید رنگ کا بلغم دست ہو تو بھی آرسنک دینا چاہیئے۔ ڈاکٹر رسیل کا بیان ہے کہ اگر کیمفر دینے کا وقت گزر گیا ہو تو آرسنک کا استعمال کرنا چاہیئے۔ اور بہت سے معالجوں کی بھی یہی رائے ہے۔ ڈاکٹر ہیوج ہیضہ کو مہلک ملیریا سمجھ کر آرسنک کی بڑی تعریف کرتے ہیں۔ بہت بےچینی، پریشانی، سستی، نیز پیاس، اور چہرہ پر مُردنی (اُن کی رائے سے) آرسنک استعمال کرنے کی خاص علامت ہے۔ ہیضہ کی کل حالتوں میں آرسنک استعمال کیا جا سکتا ہے۔ دست وقے، یا قے زیادہ، بند یا گم ہیضہ اور مہلک ہیضہ کی آرسنک نہایت مفید اور کارآمد دوا ہے۔

کیپرم میٹالیکم ۶-۱۲-۳۰۔ اینٹھن کی یہ خاص دوا ہے۔ ہیضہ کے اور علامات کے ساتھ جب اینٹھن اور تشنج پیدا ہو جائے تو کیپرم دیا جاتا ہے۔ کل جسم سرد اور نیلا ہو کر ہاتھ، پیر (خاصکر اینٹھن کے سبب ہاتھ پیر) کی انگلیاں سامنے کی طرف کو ٹیڑھی ہو جائیں اور پیر کی پنڈلیوں میں اینٹھن ہو، بےچینی، یا گھبراہٹ، نبض مثل سوت کے باریک یا غائب ہونے کی طرح آنکھیں اوپر چڑھ یا بیٹھ گئی ہوں، کان سے کم سننا یا بند ہو جانا پانی یا پتلی چیز پینے کے وقت گھڑگھڑاہٹ ہونا۔ ٹھنڈی چیزوں کی بہ نسبت گرم چیز کھانے کی خواہش، اور اس کے ساتھ پیٹ میں سخت درد، سرد پانی پینے سے قے کا بند ہو جانا۔ قے کرتے وقت آنکھوں سے آنسو گرنا۔ مقعد میں کھجلی، زبان اکڑ جانے سے صاف بات نہ نکلنا۔ پانی کی طرح، پھٹے پھٹے دست وقے، پیشاب کرنے کی خواہش، لیکن پیشاب بالکل نہ ہونا، سانس تیز، بک بک کرنا، شور مچانا۔ ہاتھ و پیر میں تشنج دانت کٹ کٹ کرنا۔ وغیرہ، علامات میں فائدہ کرتی ہے۔

تشنج، مہلک ہیضہ میں جب غذا کی نالی میں تیزی پیدا ہو جائے۔ جس سے غذا قے ہو جاتی ہو۔ اس وقت کیپرم کا استعمال کرنے سے غذا یا مشروبات کے ہضم کرنے کی طاقت مریض میں پیدا ہو جاتی ہے ڈاکٹر ہیرنگ کہتے ہیں کہ اینٹھن بند کرنے کی کیپرم بہت اچھی اور کامیاب دوا ہے۔

سیکیل کار ۳x ۔ ۶ ۔ ۳۰ ۔ اینٹھن بند کرنے کی یہ بھی ایک اچھی دوا ہے۔ کیپرم استعمال کرنے کے بعد اگر اکڑن یا تشنج بند نہ ہو بلکہ حسب ذیل علامات دکھائی دیں تو سیکیل دینا چاہیئے۔

موت کا خوف، آنکھوں کا بیٹھ جانا۔ کان سے کم سننا۔ چہرے پریشان وخشک، اور خون ندارد، صاف یا سفید رنگ کی زبان، اور وہ بھی رہ رہ کر کانپتی ہو۔ تیز پیاس اور بھوک، قے، یا قے کرنے کی خواہش۔ معدہ میں جلن۔ پیشاب بند، سینہ کے بائیں جانب کے حصہ میں تشنج کی طرح درد۔ نبض کمزور یا قریب قریب غائب، ہاتھ و پیر کی انگلیوں میں تشنج، علیحدہ علیحدہ ہو کر پیچھے کی طرف ٹیڑھی ہو جانا، جسم میں جلن، اور اسی وجہ سے جسم پر کپڑا نہ رکھ سکنا۔ ہاتھ و پیر کا کانپنا۔ یا لیٹے رہنا، منھ ٹیڑھا ہو جانا۔ زبان کھجلانا۔ اور بیجبری میں پاخانہ ہو جانا۔ وغیرہ علامات میں سیکیل زیادہ فائدہ کرتا ہے۔

ہیضہ کی انتہائی حالت میں بھی یہ فائدہ کرتا ہے، ہاتھ و پیر میں اینٹھن کزاز کے مریض کی طرح پیچھے کی طرف اکڑ جانا۔ کل جسم میں (خاصکر چہرہ) نیلگوں، کرم یا بلغم کی قے کرنا۔ اور قے کے بعد ہی آرام معلوم ہونا وغیرہ اس دوا کے خاص علامات ہیں۔

کینتھرس ۳x ۶ - خون میں دست، گوشت کے دھوئے ہوئے پانی کی طرح کے دست، زرد، سفید چمڑے کی طرح دست، خون کے رنگ کی آنوں ملے ہوئے دست (آنت کے ٹکڑے کی طرح) خون کی قے کرنا۔ خون کا پیشاب بند، ہاتھ و پیر یا جسم کا بالائی حصہ ٹھنڈا (یا اندر جلن معلوم ہونا)، خون کے دست و قے والے ہیضہ کی اعلےٰ درجہ کی کامیاب اور مجرب دوا ہے۔

رسٹاکس ۶- پتلے پانی کی طرح، پتلے آنوں ملے، یا گوشت کے دھوئے ہوئے پانی کی طرح، خون آمیز دست، گاڑھا زرد، پیلا، بدبودار دست۔ پتلا خون ملا یا زرد، بغیر بو کے دست، بک بک کرنا، زبان کا اگلا حصہ سرخ، مثلث نما، غذا سے نفرت، تیز پیاس (خاصکر ٹھنڈا پانی یا ٹھنڈا دودھ، پینے کی خواہش، پیٹ کا گڑ گڑ آنا۔ بے ہوشی، نیند کی طرح کا تکلیف دہ خواب، بخار ملے ہیضہ میں رسٹاکس خاص طور سے فائدہ کرتا ہے۔

اکونائٹ ریڈکس :- ۱X - دست و قے کے ساتھ ہی ساتھ کل جسم کا سرد پڑ جانا۔ کل جسم نیلا، سانس کی آمد و رفت میں سخت تکلیف، سخت درد شکم، چہرہ مایوس، پانی کی طرح پتلا دست، سبز، کالا یا صفراوی قے ہونا۔ پیشاب بند، سر میں چکر، سانس ٹھنڈی، نبض کمزور اور غائب (کبھی کبھی پیٹ میں اینٹھن) وغیرہ علامات۔

جسم سرد ہونے کی حالت میں قلب کا فعل کم ہونے کی صورت میں اکثر بیچینی اور موت کا خوف۔ درجہ انتہائے مرض میں پائخانہ میں گانٹھ ایسے سدے ایسی حالت میں اکونائٹ ریڈکس ۱X، دینا چاہیئے۔ ہیضہ کے نتیجہ میں بخار آنے پر بیلاڈونا ۱X۳ - اور اکونائٹ ریڈکس ۱X- یکے بعد دیگرے دینا چاہیئے۔

انٹم ٹارٹ - ۶، ۳۰ - درجہ اشتداد مرض کے آخر میں جب قے کے بعد غشی یا بیہوشی ہو، اور پھر قے کے وقت مریض ہوش میں آجائے اُس وقت انٹم ٹارٹ دینا چاہیئے۔ مذکورہ بالا علامات کے ساتھ سینہ میں جلن، یا درد، نیند میں پڑے رہنا۔ یا بیہوشی میں رہنا۔ کسی بات کا جواب دینے کو جی نہ چاہنا۔

بار بار کراہنا۔ سانس اندر زیادہ لینا اور باہر کم نکالنا۔ بہت کمزور اور ملائم، نبض پانی کی طرح سبز رنگ کے دست، بے خبری میں دست ہو جانا۔ تکلیف دہ قے کی خواہش، بہت تکلیف سے تھوڑی قے، قے کرتے ہی قے کرنے کی خواہش بند ہو جانا، آنکھیں بیٹھ جانا۔ اور دکھائی کم دینا وغیرہ علامات میں جب چیچک بیلی ہو اور ہیضہ ہو تو انٹم ٹارٹ خاصکر مفید ہے۔

درجۂ انتہائے مرض میں جب قلب کا فعل بند ہونے کا اندیشہ ہوتا ہی اُسوقت

انٹم ٹارٹ دیا جاتا ہے۔ وریٹرم اور انٹم ٹارٹ کے علامات قریب قریب یکساں ہیں۔ لیکن عضلات کا کانپنا اور پریشانی اگر زیادہ ہو تو انٹم ٹارٹ دیں، اور دل کی کمزوری اور فالج میں وریٹرم دینے پر کوئی فائدہ نہ ہو تو انٹم ٹارٹ دینا چاہئے۔

ایرس وارس ۳X۔ ناف کے چاروں طرف اور پیٹ کے نیچے کے حصہ میں درد کے ساتھ بدبودار، ترش، دست وقے ہوں، سفید یا صفراوی پیلا دست، کھٹی قے اور صفراوی دست، خون ملے دست، خون کی قے، منھ سے مقعد تک جلن۔ رات کے آخر وقت میں مرض کا حملہ، سینہ اور منھ میں جلن وغیرہ علامات میں۔ علامات مذکورہ بالا کے ساتھ کل عضو کے سرد رہنے پر اس کے دینے سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ یہ ہیضہ کے ایسے دست وقے ہیں جن میں خون ملا ہو، نہایت مفید دوا ہے۔

رسینیس ۳X،۶۔ پانی کی طرح دست، صفراوی قے، بخار، اور سر میں سرد پسینہ، تشنج، پیٹ میں جلن (لیکن پیٹ میں درد نہ ہونا)، پیشاب بند، بخار کے ساتھ ہیضہ میں بھی رسینس فائدہ دیتا ہے۔

ایلیٹیرم ۳۔ بہت زیادہ مقدار میں بغیر درد کے صفراوی یا جھاگدار پانی کی طرح دست وقے، پیٹ میں درد اور نفخ، سردی لگنا اور جمہائی آنا۔

ٹیبا کم ۶۔ دست ہونے کے بعد ہی قے کی خواہش اور قے ہونا۔ ذرا بھی ہلنے پر متلی اور قے ہونا۔ ہیضہ جس میں دست وقے اور پیاس نہ ہو، سرد پسینہ، جسم سرد، پیروں میں اینٹھن، کلیجہ دھڑکنا یا ایسا معلوم ہو کہ کس کر بندھا ہے (بچوں کا ہیضہ اور بندیا گم ہیضہ کی یہ ایک کامیاب دوا ہے۔

کپرم آرس ۶X۔ سفوف۔ پیٹ میں تیز درد اور اینٹھن یا اکڑن (بچوں کے ہیضہ کے لئے) اچھی اور کامیاب دوا ہے۔

فاسفورس ۳۔۶۔ پیٹ میں گڑگڑاہٹ اور آواز کے ساتھ دست ہونا۔ پینے کے بعد ہی (خاصکر ٹھنڈا پانی پینے کے بعد) گرم ہو کر قے ہو جاتا ہے۔ سبز، زرد، نیلے رنگ کے صفرا، بلغم ملے، یا بدہضمی کے پتلے دست، بہت خون ملے اور مواد ملے گوشت، یا گوشت کے دھوئے ہوئے پانی کی طرح پتلا دست، خون کی قے، صفرا یا بلغم اور کھائی ہوئی غذا کے ساتھ خون کی قے ہونا، خون کی دست وقے،

والے ہیضہ کی اچھی اور کامیاب دوا ہے۔

اپیکاک ۳×۶ - سخت متلی (یا قے) کے ساتھ چکنے دار (جس میں بلغم نہ ہو) سرخ رنگ کے خون کے دست۔

مرک ڈل سس ۱×۳×- سفوف - سبز پانی کی طرح دست کے ساتھ پیٹ میں تشنجی درد۔ آنوں اور خون ملا ہوا یا تھوڑا صفراء ملا ہوا دست، پیاس، بہت قے اور نہایت سستی، پیٹ میں شدید اینٹھن کے ساتھ ناقابل برداشت درد۔

مرکیورس کار ۳، ٦ - ہیضہ کے دوسرے علامات کے ساتھ (چاول کے ماڑ کی طرح دست نہ ہوکر) خون ملا بلغم نکلنے پر یا اسہال کے بعد ہیضہ ہونے پر اور اسکے ساتھ کو تھن اور تیز درد شکم ہونے پر مرکیوری کار وغیرہ علامات میں خاصکر خون کے دست اور قے ملے ہیضہ کی مفید دوا ہے۔

کروٹن ٹگسا:- ۳، ٦۔ پچکاری کی طرح زور سے یکایک پتلا۔ پیلا دست معدے میں تیز تکلیف، کو تھن، یا تیزی، پانی یا دوسری پتلی چیز پیتے ہی قے ہو جانا وغیرہ علامات میں مفید ہے۔

جٹروفا ۲، ٦ - چاول کے ماڑ کے عوض گانٹھ گانٹھ سفید رنگ کا پتلا دست، پہلے قے، اور بعد کو دست کل جسم ٹھنڈا۔ سرد پسینہ، ہاتھ، پاؤں میں اینٹھن پیٹ میں گڑ گڑاہٹ کی آواز۔

خوراک:- مرض کی تیزی کے موافق ۱۰-۱۵-۲۰ منٹ یا آدھے گھنٹہ کا وقفہ دیکر ایک ایک خوراک دوا دینی چاہیئے۔

تدابیر معاون:- مرض کی خبر پاتے ہی مریض کو صاف ستھرے اور خشک کمرے میں سلا دینا چاہیئے۔ ہمیشہ ایسا طریقہ اختیار کرنا چاہیئے کہ مریض کے کمرہ میں صاف ہوا کی آمد ورفت ہو، کمرہ میں دھوپ، دھونی، گندھک کافور وغیرہ جلانا اچھا ہے۔ دوسرے درجہ میں مریض کو کوئی غذا نہ دینا چاہیئے پیاس بجھانے کے لئے ٹھنڈا پانی پینے کے لئے یا برف کا ٹکڑا چوسنے کے لئے دینا چاہیئے گھر سے بہت دور مٹی کے نیچے دست و قے دبا دینا چاہیئے۔ جس عضو میں اینٹھن ہو اسے ہاتھ سے رگڑنے یا کپڑے کی تھیلی میں بالو بھر کر گرم کر کے

سینک دینے سے یا الکوحل ملا کر رگڑنے سے اینٹھن کم ہو سکتی ہے۔

(۳) درجہ انتہائے مرض کا علاج

بہت سی ایسی دوائیں ہیں جو اشتداد مرض اور انتہائے مرض دونوں میں ہی دی جا سکتی ہیں۔ لیکن جو دوائیں درجہ اشتداد مرض میں ایک مرتبہ دی جا چکی ہیں اُن کو درجہ انتہائے مرض میں دیگر فائدہ کی اُمید کم کی جا سکتی ہے۔ لیکن اگر درجہ انتہائے مرض کے پہلے کوئی دوا نہ دی گئی ہو تو درجہ انتہائے مرض کے شروع میں دو تین خوراک کیمفر دینا چاہیئے۔ اگر درجہ ابتدائے مرض اور درجہ اشتداد مرض" میں ادویات ایلوپیتھک، یا ہومیوپیتھک کثرت سے دی گئی ہوں تو اُن کے اثر کو دور کرنے کے لئے کیمفر دینا پڑتا ہے۔ اور جس ہیضہ کے شروع میں درجہ انتہائے مرض کے علامات موجود ہوں اس میں بھی کیمفر دینا ضروری اور لازمی ہے۔ یہ نہایت کارآمد ثابت ہوا ہے۔

درجہ انتہائے مرض کے پہلے اگر آرسنک، وراٹرم، کیپرم۔ سیکیل کار۔ ایکونائٹ وغیرہ دوائیں نہ دی جائیں تو علامات مرض کی حالت میں یہ سب ادویات علامات کے مطابق دینی پڑتی ہے۔ علامات کے لئے ابتدائے مرض اور اشتداد مرض کی ادویات دیکھنی چاہیئے۔

وراٹرم البم ۶، ۳۰۔ بہت زیادہ دست وقے ہونے کی وجہ سے انتہائے مرض کا تیزی سے آجانا۔

آرسنکم :۔ دست وقے، کی تیزی کی وجہ سے پیدا ہوئے درجہ انتہائے مرض میں کل جسم میں (خاص کر پیٹ میں) جلن محسوس ہونا۔ بے چینی۔ پیشاب بند، سانس کی تکلیف وغیرہ۔

کیپرم یا سیکیل ۶ :۔ تشنج یا اینٹھن، زیادہ ہونے کی وجہ سے درجہ انتہائے مرض کے ڈر کر آجانے پر یا درجہ انتہائے مرض میں تشنج کی علامت زیادہ ہو۔ یا تشنج کی وجہ سے سانس بند ہونے کا احتمال ہو، (پہلے ہی کہا گیا ہے کہ اکرٹن میں انگلیاں سامنے کی طرف جھک جائیں اور علیحدہ ہو کر پیچھے کی طرف جھک جائیں تو سیکیل فائدہ مند ہے۔

کو بُرا یا ناجا ۶۔ آرسنک کے استعمال کے بعد بھی اگر سانس کی تکلیف کم نہ ہو تو ناجا دینا پڑتا ہے۔ مریض مُردہ کی طرح پڑا رہتا ہے۔ کچھ نگل نہ سکے، نبض سوت کی طرح باریک، سانس کی تکلیف وغیرہ آخر وقت کے علامات۔

نکوٹن ۳۔ ۶۔ ۳۰۔ اگر کسی دوا سے سانس کی تکلیف نہ دور ہو تو نکوٹن دیا جاتا ہے، سر میں سرد پسینہ، دست و قے، پیشاب بند، سانس کی زیادہ تکلیف وغیرہ اس دوا کے خاص علامات ہیں۔ مفلوجی ہیضہ کی یہ اچھی اور کارآمد دوا ہے اور اپنا اثر فوراً دکھاتی ہے۔

کاربووج :۔ ۶۔ ۲۔ ۳۰۔ درجۂ انتہائے مرض کی حالت میں کاربووج زیادہ فائدہ مند ہے۔ کُل جسم مثل برف کے سرد، زبان سرد۔ اور نیلی، نبض قریب قریب غائب، آنکھیں دھنس گئی ہوں، سر اور گلے میں بوند بوند پسینہ، آواز بیٹھی، یا ایسی آواز جو صاف نہ ہو، دست و قے بند ہو کر نفخ شکم، سانس کی سخت تکلیف، بدن میں تیز جلن، کُل جسم نیلا، ہو جانا۔ وغیرہ علامات میں کاربووج دیا جاتا ہے۔ اگر اس حالت سے پہلے وراٹرم البم یا آرسنک نہ دیا گیا ہو تو (کسی کسی کی رائے سے کاربووج کے ساتھ وراٹرم البم یا آرسنکم، باری باری دینے سے فائدہ ہوتا ہے۔) نفخ شکم کے ساتھ بدبودار پاخانہ نہ ہونا۔ کاربووج کے استعمال کی خاص علامت ہے۔)

ایسڈ ہائیڈروسیانک ۳۔ ۶۔ دست و قے ہونے پر بھی آنکھ کا دھنس جانا۔ اور چہرہ کی رونق جاتی رہنا۔ چہرہ نیلا، جسم مُردے کی طرح، پانی حلق سے نہ اُترنا، آہستہ آہستہ سانس نکلنا، سرد پسینہ، نبض ندارد، کُل جسم (خاصکر زبان) ٹھنڈا۔ آنکھیں آدھی کھلی، آنکھوں کی پتلی کا پھیلنا۔ ہاتھ پیر کے ناخن نیلے، اور اگلا حصہ سکڑا ہوا، بے ہوشی یا غوں غوں کرنا۔ سانس کی تکلیف، یا مُنھ پھاڑنا (آخر وقت کی سانس کی تکلیف، یا مُنہ پھاڑنا) آخر وقت کی سانس کی تکلیف روکنے کی اچھی دوا ہے۔

بند یا کم ہیضہ :۔ جس میں دست و قے نہ ہوں، ایسے ہیضہ میں کیمفر دینے سے اگر فائدہ نہ ہو تو ہائیڈروسیانک دینا پڑتا ہے۔

کالی سیلفے ٹم ۳x :- (سانس کی تکلیف میں جب ایسڈ ہائیڈرو سے کام نہ نکلے تو کالی سیانیم دینا چاہیئے۔) سانس قریب قریب بند) زندگی کی کوئی علامت نہ ہو، بجز اسکے کہ بیچ بیچ میں سینہ کچھ پھولتا ہو۔

ایکونائٹ نیپلس ۱x :- دل کی کمزوری، لیکن کلیجہ کی حرکت برابر۔ بہت بے چینی، موت کا خوف، کل جسم سرد اور چہرہ پر مُردنی چھائی ہوئی۔

بخار کے ساتھ ہیضہ میں (پالک کی طرح سبز رنگ کا دست۔) درد شکم، تیز پیاس، بے چینی، دل کی کمزوری کے ساتھ جسم کی حرارت بڑھنا۔ یا بخار اور خون کے دست وقے والے ہیضہ میں ایکونائٹ خاصکر مفید ہے۔

سائکیوٹا ٦ :- سانس کی تکلیف۔ نفخ شکم، ہچکی، اکڑن،

لیکےسس ٦ :- جس مہلک ہیضہ کا حملہ ہوتے ہی مریض مُردہ کی طرح زمین پر گر پڑے، اور بے، اور بے ہوش ہو جائے، اور بے ہوشی میں دست وقے ہو تو لیکےسس خاصکر فائدہ کرتا ہے۔ اور مجرّب ہے۔

ایکاریکس ٦ :- جسم کا خوب سرد ہونا (جیسے کوئی برف کی سوئی مریض کے جسم میں چبھو رہا ہے۔) پیشاب بند، نفخ شکم، بستر سے اُٹھ کر بھاگنے کی کوشش کرنا۔ خوراک :- حالت کے مطابق ۱۰-۱۵-۲۰ منٹ کا وقفہ دیکر ایک ایک خوراک دوا استعمال کرنا چاہیئے۔

تدابیر معاون :- تیز تشنج، یا اینٹھن، [illegible] میں بہت تکلیف رہنے سے مریض کے فوراً مر جانے کا اندیشہ ہو تو کلیجہ پر (مسٹرڈ) ی پلسٹر باندھنے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ کچھ لوگوں کی رائے ہے کہ سرد پسینہ اگر زیادہ ہو تو سُرخی ایک کپڑے میں باندھ کر گرم سینک دینا چاہیئے۔

(۴) علاج درجہ انحطاط مرض

خلقی ردّ الفعل شروع ہو تو کوئی دوا دینا مناسب نہیں ہے۔ اُسوقت غذا وغیرہ تشخیص کرنا چاہیئے۔ ردّ الفعل شروع ہونے پر اگر ایک دو مرتبہ معمولی دست بھی ہوں تو بھی دوا نہ دینا چاہیئے۔ لیکن اگر تکلیف دینے والے علامات نمودار ہوں تو مرض کی شدت میں بیان کی گئی ہیں۔ جو دوائیاں لکھی گئی ہیں۔ اُن میں سے

(علامات کے مطابق) تھوڑی مقدار میں (اعلیٰ طاقت) اور بہت وقفہ کے بعد کوئی دوا دینا چاہیئے۔

ایک بات اور بھی:- ہیضہ اور دست و قے کے ساتھ خون کا پانی والا حصّہ اور نمک کا حصّہ نکل جاتا ہے۔ اس لئے خون گاڑھا ہو جاتا ہے۔ اس لئے پانی کے ساتھ تھوڑی مقدار میں نمک ملا کر مریض کو پلانے سے وہ پانی اور نمک آسانی سے خون میں مل جاتا ہے۔ خون پتلا ہو جاتا ہے۔ اور جسم کے عضو میں خون جمع بھی نہیں ہوتا۔ اور خون زیادہ بھی نہیں ہو جاتا ہے۔ اس لئے خلقی ردّ الفعل شروع ہوتے ہی مریض کو پانی (یا خوب پتلا اراروٹ) کے ساتھ تھوڑا نمک ملا کر کھلانا چاہیئے۔

(۵) عوارض و نتائج کا علاج

(ا) مرض کا پلٹنا۔ اکثر ردّ الفعل شروع ہونے کے بعد اگر دست و قے ہونا۔ دوبارہ شروع ہو تو ایسی حالت میں جو ادویات زمانہ ابتدائے مرض میں اور زمانہ اشتداد مرض کے بیان میں لکھی گئی ہیں، اُن میں سے جو دو علامات کے مطابق ہو، اونچی طاقت کی دینا چاہیئے۔ اگر کرم کی وجہ سے پھر حملہ ہو تو سائنا ۳x ۔ ۲۰۰ دینا چاہیئے۔

(ب) بخار و خرابی کے علامات:- ردّ الفعل کی حالت میں اگر بخار کے علاوہ اور کوئی دوسری علامات نہ ہو تو صرف ایکونائٹ ۳ دینے سے بخار رفع ہو جائے گا۔ لیکن اگر بخار کے ساتھ دماغ میں خون اکٹھا ہو کر آنکھیں سرخ، سر اور کنپٹی کے اوپر کی ورید میں ٹپک ہوتی ہو، پیشانی گرم ہو وغیرہ علامات موجود موجود ہوں، تو بیلاڈونا ۶ یا ۳۰۔ مریض بستر سے بھاگنے کی کوشش کرے یا بستر نوچے اور کچھ بکے جھکے تو ہائیوسیامس ۶۔ پیٹ میں کرم رہنے کی وجہ سے دانت کڑکڑائے۔ ناک کا اگلا حصّہ کھجلائے۔ منہ سے لار ٹپکے اور آنکھیں چڑھی ہوں، وغیرہ علامات کے ساتھ بک بک کرتا ہو سائنا ۳x ۔ ۲۰۰ پاگل کے مانند کام، اور نزدیک کے آدمیوں کو کاٹنے دوڑنا۔ وغیرہ علامات میں اسٹرامونیم ۶۔ گہری ندی نیند کی طرح۔ بیہوشی ہو یا پتلیاں اوپر کو

چڑھ جائیں اور آنکھیں نصف کھُلی رہیں تو اوپیم ۶ ۔ ۳۰ ۔ بخار کے ساتھ ذات الصّدر (نمونیا) ہو، برائی اونیا ۶۔ یا فاسفورس ۶۔ معدہ میں جلن یا سوزش ہو تو آرسنک ۶، نکس وامیکا ۳، ۲۰۰ ۔ یا برائی اونیا ۶۔ جگر اگر ماؤف ہو جائے اور سوزش ہو تو برائی اونیا ۶، نکس وامیکا، اپیکاک، کاربو وج یا ایسڈ فاس کینتھرس ۶۔ یا ٹر بنتھنا ۶۔ بادی باری سے دیکر بھی کچھ لوگوں نے فائدہ اُٹھایا ہے۔ سرسام کے ساتھ عقل کا زائل ہو جانا۔ بکنا۔ جھکنا، پیاس، دست وغیرہ علامات ہوں تو رسٹاکس ۳۰ ۔ دینا مفید ثابت ہوگا۔

(ج) پیشاب بند اور نیند کی شکایت :۔ ردّالفعل شروع ہونے کے بعد اگر پیشاب نہ پیدا ہوا ہو، یا بند ہونے کی وجہ سے پیٹ پھول جائے اور رک رک جھک جھک اور تشنج ہو تو کینتھرس خاصکر فائدہ مند ہے۔

کینتھرس ۶۔ پیشاب پیدا نہ ہونے اور پیشاب رکنے کی مخصوص دوا ہے۔ پیشاب بند ہونیکی وجہ سے اگر نیند کی شکایت ہو تو آرسنک ۳× کینتھرس دینے سے اگر فائدہ نہ محسوس ہو، بلکہ نبض ڈوبتی جائے تو ٹر بنتھنا ۶۔ ڈاکٹر سرکار فرماتے ہیں کہ اگر دو تین مرتبہ کینتھرس دینے سے بھی کچھ فائدہ نظر نہ آتا ہو تو ٹر بنتھنا دینا چاہیے۔ پیشاب رُکنے کے ساتھ ہی اگر نبض مضبوط ہو تو کالی بائی کروم ۶۔ پاؤ بھر ٹھنڈے پانی کے ساتھ ایک چھٹانک شورہ ملا کر اس لوشن میں کپڑا بھگو کر ناف پر رکھنے سے رُکا ہوا پیشاب اُتر سکتا ہے۔ متذکرہ بالا ادویات سے بھی اگر پیشاب نہ ہو، اور اس وجہ سے دماغ ماؤف ہو جائے بیلاڈونا۔ اسٹرامونیم، ہایوسیامس، سائکیوٹا، اوپیم، کنابس انڈیکا وغیرہ دوائیں حسب علامات دینا چاہیے۔ ۶ یا ۳۰ طاقت کی۔

(د) ہچکی :۔

درجہ انتہائے مرض کے بعد ردّالفعل شروع ہونے پر اکثر ہچکی آجاتی ہے۔ وریٹرم ۳۰، یا آرسنک ۳۰۔ استعمال کرنے کے بعد اگر ہچکی نہ بند ہو تو دوسری دوا نہ دینا چاہیے۔ بار بار درد کر تیز ہچکی، یا اسکے ساتھ متلی، ہچکی رُکنے کے بعد کان بند ہو جانا۔ ہچکی کے وقت تمام جسم

میں لرزہ، وغیرہ علامات میں بیلاڈونا۔ بے ہوشی کی طرح پڑے رہنا اور بیچ بیچ میں زور سے آواز کے ساتھ ہچکی کے علامات میں سائکیوٹا ۶۔ معدہ میں درد۔ اور بوجھ، پیٹ میں اینٹھن، غذا کھانے کے بعد ہچکی، ہچکی کے وقت پیشاب بلا ارادہ نکل جاتا۔ اور پیٹ میں گڑ گڑاہٹ۔ علامات میں ہایوسیامس ۶۔ حرکت کرنے ہی سے تیز ہچکی، اور اسی وجہ سے سستی اور بند ہونے کے وقت آنکھ پلٹ جانا وغیرہ علامات میں کاربوویج ۶۔ غذا کے بعد یا حقہ سگریٹ وغیرہ پینے کے وقت ہچکی ہو، تو پلساٹیلا ۶۔ غذا کے بعد معدہ میں دباؤ محسوس ہونے کے ساتھ ہچکی ہو، تو فاسفورس ۶۔ کھانے پینے کے بعد ہچکی، ناف کے چاروں طرف تشنجی درد۔ معدہ اور جگر میں درد کے علامات میں اگنیشیا ۶۔ ہچکی زیادہ اور قے کی خواہش، لیکن پیاس ندارد، تو اسٹانی سگیریا ۶۔ اس کے علاوہ درمیان میں کریازوٹ، انٹم ٹارٹ، ایکونائٹ، آرسنک، کیوپریم۔ سیکیل کار۔ ایگنس کاسٹس وغیرہ دوائیں حسب ذیل علامات استعمال کرنا چاہیے۔ اگر ان کل دواؤں سے فائدہ نہ ہو تو کالی بروم ۲ X سفوف کی بھی آزمائش کرنی چاہیے۔

(۳) متلی اور قے:۔ بار بار ہچکی، قے یا متلی ہونے پر مریض ایکدم سست، اور اُس کی نبض غائب ہو جائے۔ ہیضہ کا پہلے ہی سے ہومیوپیتھک طریقہ سے علاج کرنے سے اکثر یہ علامات نہیں ظاہر ہوتے، حالت نیتجہ میں قے، صفرا یا کھٹی چیز کی قے نہ ہو بلکہ متلی بنی رہے تو اپیکاک ۶۔ لیکن قے ہوتے ہی اگر قے کرنے کی خواہش بند ہو جائے تو انٹم ٹارٹ ۶۔ اور قے کے ڈر سے قے ہو تو نکس وامیکا ۶۔ اپیکاک دینے سے اگر فائدہ نہ محسوس ہو، تو نکس وامیکا دینا چاہیے۔ اگر نکس وامیکا اور اپیکاک کی تین چار خوراک دینے سے بھی فائدہ محسوس نہ ہو تو بوڈوفائلم ۶۔ دیا پانی یا پتلی چیز پینے کے بعد فوراً ہی قے ہونے پر یوٹے ریم پیرٹ ۶۔ لیکن اگر فوراً ہی قے نہ ہو بلکہ کچھ دیر بعد قے ہو تو فاسفورس، تیز پیاس، ٹھنڈا پانی زیادہ پینے کی خواہش۔ پانی پیٹ میں گرم ہوتے ہی قے ہو جائے۔ ایسی حالت میں ڈاکٹر نیش صاحب

نے فاسفورس کھلا کر ایک مریض کو اچھا کر دیا تھا۔

(س) اسہال :۔ ردّ الفعل شروع ہونے کے بعد یا پیشاب ہونے کے بعد تھوڑا تھوڑا پتلا دست ہو، تو خوف کی کوئی بات نہیں ہے۔ غذا کی طرف اگر نظر رکھی جائے تو مریض جلد اچھا ہو جائے گا۔ اگر آرام نہ ہو اور متواتر بڑھتا ہی جائے تو ہیضہ کی تیز حالت کے بیان میں جو ادویات لکھی گئی ہیں۔ اُن میں سے حسب علامت اُونچی طاقت کی دوا زیادہ وقفہ دے کر دینا چاہیے۔ ان ادویات سے بھی اگر پتلے دست بند نہ ہوں تو علامات کے مطابق مندرجہ ذیل ادویات دینا چاہیے۔

پیشاب ہونے کے بعد دست، اعصابی کمزوری میں ایسڈ فاس ۶۔ یا ۳۰۔ جگر میں درد، اور صفرا ملا تھوڑا پتلا دست ہو، تو پوڈوفائلم ۳، ۳۰۔ پیٹ میں تھوڑا نفخ ہو، پتلا۔ پیلا۔ بدبو دار دست، گڑ گڑاہٹ سے ہو، تو چائنا ۶، ۳۰۔ بہت لوگوں کی رائے ہے کہ چائنا اور فیرم باری باری دینے سے پتلے دست، اور کمزوری دور ہو جاتی ہے۔ پتلے پاخانہ میں چھوٹے سدّے (گانٹھیں) ہوں اور بلغم اور کبھی خون ملا دست، جگر میں زرد کچھ سفید رنگ لئے ہوئی آنکھیں، اور منہ میں بدبو ہو تو مرک سول ۶۔ پیلا، سیاہ، پتلا دست ہونے پر ہڈسٹاکس، خون ملا دست ہونے پر کاربو وج ۳۰۔ چمکیلے سُرخ رنگ کے دست ہونے پر اپیکاک ۶، ۳۰۔

(ص) نفخ شکم، ردّ الفعل ہونے پر (یا ردّ الفعل کے بعد) کبھی کبھی نفخ شکم محسوس ہوتا ہے (ایلوپیتھک طریقہ سے مریض کا علاج کرنے پر) افیون سے بنی دوائیں کھانے سے پیٹ میں نفخ ہو سکتا ہے۔

اسہال کے ساتھ پیٹ میں ریاح جمع ہو یا پیٹ پھولتا ہو تو کاربو وج ۳۰۔ قبض کے ساتھ پیٹ بھی پھولتا ہو، اور درد ہو تو لائکوپوڈیم ۳۰، اوپیم ۳۰، مرک کار ۶۔ دست یا قبض کے ساتھ نفخ ہو تو نکس وامیکا ۶۔ دینا چاہیے۔

(ط) کمزوری :۔ ہیضہ کے آخری درجہ (زنانہ عوارض) میں مریض

کے جسم میں اکثر خون نہیں رہتا۔ کچھ پیلا پن لئے سفید جسم، آنکھیں دھنسی، آواز کمزور، وغیرہ علامات نمودار ہوتے ہیں۔ مریض اتنا کمزور ہوجاتا ہے کہ اس میں اٹھنے کی طاقت نہیں رہتی۔ اس حالت میں چائنا ۳۰۔ یا ایسڈ فاس ۰۳ فائدہ مند ہے۔

(ع) **بے خوابی**:۔ ہیضہ کے بعد اگر نیند نہ آتی ہو، تو کافیا ۶۔

(ف) **پھوڑا اور کان کی سوزش**:۔ ردّ الفعل کے بعد جسم میں کسی جگہ پھوڑا یا زخم ہو کر پیپ نکلتی ہو، تو ہیپر سلفر ۶۔

پھوڑے کے ٹوٹنے یا نشتر دینے کے بعد مواد نکلتا رہے تو سائی لی شیا ۳۰۔ دینا چاہئے۔ کان کی جڑ میں گانٹھ پھول کر سرخ، گرم، تپکن کی طرح درد ہو، تو بیلاڈونا ×۳۔ مواد پیدا ہوجانے پر لیکیسس ۶۔ یا سلکا ۳۰۔

پلیگ کا زخم ہونے پر اس سے اگر لیس دار مواد نکلتا ہو تو لیکیسس ۶۔ آرسنک ۶۔ کاربو ویج ۶۔ یا آرنیکا ۶۔

منہ میں یا دانت میں، یا مسوڑھے میں درد ہونے پر ایسڈ نائیٹرک ۶۔ ہیپر سلفر ۶۔ یا کاربو ویج ۶۔ چائنا ۶۔ سلفر ۳۰۔ یا بپٹاٹیلا ۶۔ منہ میں زخم ہونے پر، آرم ۶۔ آرسنک ۶، سلفر ۳۰؛ سائی لی شیا ۳۰؛ سڑا زخم ہونے پر، آرسنک ۶؛ ۲۰۰؛ لیکیسس ۶۔ یا کروٹیلس ۶۔

(ق) **پھیپھڑے میں سوزش**، ایکونائٹ ۲۔ اور فاسفورس ۶۔ مخصوص دوائیں ہیں۔ اس کتاب میں (نمونیا) ذات الصدر کا بیان ملاحظہ ہو۔

(ک) **بچہ کا ہیضہ** (بچوں کی بیماریوں کے باب میں بچوں کا اسہال اور بچوں کا ہیضہ ملاحظہ ہو، مرض ہیضہ کا پورا پورا بیان اور علاج جاننے سے لئے ہماری تریاق ہیضہ، نامی کتاب بغور پڑھنا چاہئے۔ ^۱

---

^۱ ہیضہ کی موت کی تعداد لندن میں ۱۸۵۴ء میں جب ہیضہ خوب زوروں سے پھیلا۔ اس وقت وہاں کے ایلوپیتھک ہسپتال میں فی صد ۶ ۵ مریض مرے۔ اور ہومیوپیتھک اسپتال میں فی صد ۱۶ مریض مرے۔ (اگلا صفحہ دیکھئے)

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۷۱)

پارلیمنٹ بورڈ آف ہیلتھ نے جو رپورٹ لکھی اس میں ہومیوپیتھک اسپتالوں کا نام تک نہ لیا۔ ہومیوپیتھک، اور ایلوپیتھک، دونوں اسپتالوں کی دیکھ بھال ڈاکٹر میکلگن کے سپرد ہوئی۔ انہوں نے بلا کسی طرفداری کے کہا: اگرچہ میری تعلیم ایلوپیتھک طریقہ کے مطابق ہوئی ہے۔ تو بھی اگر مجھے ہیضہ ہو جائے تو میں اپنے علاج کا بار ایلوپیتھ کے ہاتھوں نہ دے کر ہومیوپیتھ کو سونپوں گا۔" ایک غیر جانبدار کے منہ سے کہی ہوئی ہومیوپیتھی کے بارہ میں اس بات کا وزن کم نہیں ہے۔

سنہ ۱۸۶۶ء میں دنیا کی بہت جگہوں کی موت کی تعداد کی فہرست دیکھنے سے معلوم ہوا کہ ایلوپیتھک علاج کرنے والوں کے ہاتھوں سے فی صد ۵۰-۶۰ مریض مرتے ہیں۔ لیکن ہومیوپیتھک معالج کے ہاتھ سے فی صد ۲۰-۲۵ مریض سے زیادہ نہیں مرے۔ کلکتہ میڈیکل کالج میں سنہ ۱۸۹۵ء سے سنہ ۱۹۰۵ء تک مرض ہیضہ سے موت کی تعداد فیصد ۶۰ تھی۔ سنہ ۱۹۰۶ء میں اس کالج کے متعلم میجر لیونارڈ راجرس نے ہیلایک سیلائن کو جسم میں داخل کر کے علاج کیا۔ اس سے موت کی تعداد ۶۰ ہوگئی۔ سنہ ۱۹۰۶ء میں پھر ہیلایک سیلائن سے علاج کیا گیا۔ اب موت کی تعداد ۳۲ ہوئی۔ اب ہیلائن کے ساتھ پرمیگنٹش مریض کے جسم میں داخل کر کے علاج کیا جاتا ہے اس سے موت کی تعداد ۲۳ فیصدی ہوگئی۔ مرض ہیضہ سے جسم میں پانی اور نمک کا درجہ گھٹ جاتا ہے۔ اس کو پورا کرنا مناسب ہے۔ یہ بات ہمارے ردّ الفعل کے درجہ کے علاج کے مقصد میں خاص کر بتائی گئی ہے۔ ایلوپیتھک ڈاکٹروں کا مذکورہ بالا سیلائن انجکشن (یعنی جسم میں داخل کرنے کا) مقصد بھی وہی ہے (یعنی جسم کے پانی اور نمک کا حصہ کم ہو گیا ہے انہیں پورا کر کے خون کے گاڑھے پن کو کم کرنا۔ یا خون کے دوران کے خلل میں مدد دینا۔ ایسی جگہوں میں جب مریض قوی اور طاقتور ہو، وہاں اس سیلائن انجکشن سے فائدہ ہو سکتا ہے۔ لیکن ہم نے دیکھا ہے کہ بہت سے چھوٹے بچے، یا بوڑھے، یا بہت کمزور آدمیوں کے جسم میں انجکشن دینے کے بعد ہی مریض کی موت ہو گئی ہے (مرنے کے پہلے بکنا جھکنا وغیرہ، بڑبڑانا، اور دماغ کی خرابی

امراضِ خون

پلیگ (PLAGUE)

اٹھارہویں [illegible] ی تک ملک مصر میں یہ مرض [illegible] ۔ قریب قریب [illegible] سال پہلے اس ملک میں یہ مرض پیدا ہوا۔ عیسیٰؑ کی چھٹی صدی سے کا زور رہا۔ ہندوستان میں اس کی پہلی بار آمد ۱۸۱۵ء میں ہوئی پلیگ یا طاعون ۱۸۹۶ء میں ہانگ کانگ سے بنگال میں آیا تھا۔

بچّے اور جوانوں کو یہ مرض زیادہ ہوتا ہے۔ ایک مرتبہ [illegible] ہونے سے دوبارہ ہونے کا خوف جاتا رہتا ہے۔

(بقیہ حاشیہ ۱۷۲) کے علامات ظاہر ہوتے ہیں اب دریافت طلب بات یہ ہے کہ (ا) ۱۹۱۰ء میں اسپتالوں میں جن مریضوں کا علاج ہوا، اُن مریضوں کا ہیضہ پہلے کی طرح تیز تھا، یا معمولی (ب) افیون کلیوروڈائن. کیمفر. در، ٹرم۔ آررنک. کیپٹر آئل (رسی لنس) کا برسلاٹش وغیرہ کو اُن لوگوں سے جس طرح ایک ہی وقت میں استعمال کیا تھا۔ اور پھر بند کر دیا تھا۔ اسی طرح پرسیلائن پر میگنٹش کی حالت نہ ہوگی۔ اس کا ثبوت ہے ڈاکٹر رینگ لائیڈ و سرٹامس لیبرٹ۔ ڈاکٹر الفریڈ اسٹائل وغیرہ، مشہور ایلوپیتھک ڈاکٹروں میں بھی ہیضہ کے علاج میں بہت اختلاف رائے ہے۔ ایلوپیتھک علاج کا طریقہ اور دوائیں برابر بدلتی جاتی ہیں۔ اس پر بھی موت کی تعداد فی صدی ۵۰ سے کم نہیں کر سکتے۔

لیکن ہنی مین کے وقت میں "علاج بالمثل" کے موافق آج تک جو دوائیں آئی ہیں۔ ان میں ایک بھی ہومیوپیتھک معالج نے نہیں بدلی یا چھوڑی ہے۔ اور آجکل اُن کے ہاتھوں سے ہیضہ کے مریض کی موت کی تعداد فی صدی ۱۵-۲۰ سے زیادہ نہیں ہوتی۔ مختلف فرقوں کے واعظ بھی کئی ملکوں میں بہت مریضوں کی جان بچاتے ہوئے ہومیوپیتھک علاج کی فضیلت بیان کر رہے ہیں۔

(VIDE ALSO THE WORLD. FEB. 1912)

ہندوستان میں اس کو مہاماری اور مغربی ملک، میں پلیگ (PLAGUE)
پسٹلینس (PESTILENCE) یا بلیک ڈیتھ (BLACK DEATH)
کہتے ہیں۔ یہ بھی چیچک کی طرح پھیلنے والی بیماری ہے۔ اس میں پہلے مرتبہ
تیز بخار، اور اس کے بعد جسم کے بہت جگہوں کی گلٹیاں اماس ہو جاتا ہے۔
اور اس کے بعد مریض کی موت ہو جاتی ہے۔

کوکوبے بی لس (COCO BACILLUS) جرم جو خوردبین ہی سے
دیکھا جا سکتا ہے۔ جسم میں داخل ہو کر یہ بیماری پیدا کرتا ہے۔ یہ جرم
دیکھنے میں ٹیڑھا ٹیڑھا رہتا ہے۔ اور اس کی پیشانی گول ہوتی ہے، اس کی
شکل سمی کولن کی طرح ہوتی ہے۔ اس لئے اکثر لوگ اس کو سمی کولن بے سی لس،
کہتے ہیں۔ مریض کے خون میں آب خون میں (SERUM) گلٹیوں میں پیشاب
یا تھوک میں اور پسینہ میں یہ جرم موجود رہتا ہے۔ سانس، سامان، غذا
یا جسم میں داخل ہو کر خون میں مل جاتے ہیں اور بیماری پیدا کر دیتے
ہیں۔ تاریک کوٹھریوں میں، جو سیلی جگہوں میں یہ جرم بڑھتے ہیں۔
کچھ لوگوں کا بیان ہے کہ بدبودار بھاپ سے ایسی بیماری کا جرم پیدا
ہوتا یا بڑھتا ہے۔ ثبوت میں یہ دیکھا گیا ہے کہ چوہے جو نمدار جگہوں میں
اور مٹی کے نیچے بلوں میں رہتے ہیں۔ اُن کو یہ مرض پہلے ہوتا ہے۔ چڑیوں کو
اکثر یہ مرض نہیں ہوتا۔ چوہے ہی اس مرض کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے
جانے والے تسلیم کئے جاتے ہیں۔ چوہے، کھٹمل، مکھی، جھینگر وغیرہ کے ذریعہ
سے یہ مرض دور دور تک پھیل جاتا ہے۔ جس جگہ بہت بھیڑ بھاڑ ہوتی ہے
(جیسے بڑے بڑے شہروں، بستیوں اور ہوٹل وغیرہ) جہاں صاف ہوا
کی آمد و رفت اور دھوپ کی گنجائش نہیں ہوتی۔ پانی کی نکاس کا بندوبست
نہیں ہوتا۔ نالیاں، گندی، میلے پانی سے بھری رہتی ہیں۔ بدبو پھیلی
رہتی ہے۔ اور سیلی جگہوں میں پہلے پہل پلیگ کا حملہ ہوتا
ہے، اور زیادہ ہوتا ہے۔ مذکورہ بالا اسباب اور مناسب غذا
نہ ملنے کی وجہ سے قوت حیات کا کمزور ہو جانا۔ وغیرہ وجہوں سے

غربا پر ہی اس کا اثر زیادہ ہوتا ہے، دھوبی، مچھوے، ملاح وغیرہ، جو پانی کا کام زیادہ کرتے ہیں۔ یا چربی اور تیل کے تجار اور گاڑی بانوں بھی اس مرض کا حملہ ہوا کرتا ہے۔

یہ مرض متعدی یعنی چھوت سے پیدا ہوتا ہے۔ اس سے بہت تھوڑے وقت میں یورپ اور کچھ کے بہت ملک، شہر اور گاؤں کو برباد کر دیا ہے۔ اور وہ جگہیں انسان سے خالی ہو کر جنگل ہو گئے ہیں۔ شرقی ہندوستان کی نسبت مغربی ہندوستان میں یہ مرض زیادہ ہوتا ہے۔

چوہے، جھینگر اور مکھیاں اس مرض کے پھیلنے کے اسباب ہیں ؎ کیونکہ مغربی ہندوستان میں چوہے اور مکھیاں بہت زیادہ ہیں۔ انہیں کے ذریعہ سے یہ ایک جگہ سے دوسری جگہ پھیلتا ہے۔

اس کا حملہ ہر عمر کی عورتوں اور مردوں پر ہو سکتا ہے۔ لیکن مردوں کی نسبت عورتوں کو زیادہ ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ نوجوانوں کو (۱۵ سال سے ۲۵ سال) زیادہ ہوتا ہے۔

ڈاسن اور کلیرٹ دونوں ڈاکٹروں نے علاج کی آسانی کے لئے پلیگ کو چار حصوں میں منقسم کیا ہے۔

؎ ۱۹۱۱ء میں بمبئی کی سرکار نے اعلان کیا ہے کہ چوہے کے علاوہ ایک قسم کی مکھی پلیگ کے جرم کو پہونچاتی ہیں۔ پلیگ کے پھیلانے والے چوہے یا مکھیاں انسان کے کپڑے، چارپائی، سامان، غذا وغیرہ میں چھپ کر یا بیٹھ کر ایک جگہ سے دوسری جگہ پر مرض پہونچا دیتے ہیں۔ اس طرح سے پلیگ کا جرم انسان کے جسم میں داخل ہوتا ہے۔ اگر ان مکھیوں کو زائل کر دیا جائے تو پلیگ نیست و نابود ہو سکتا ہے۔ بہت جانچ کرنے سے یہ اصول ملا ہے کہ روزانہ پہننے کے کپڑے اور بستر وغیرہ دھوپ میں اگر دیر تک خشک کئے جائیں تو یہ مکھیاں اور پلیگ کے جراثیم برباد ہو جاتے ہیں۔ اور اس تدبیر سے پلیگ کا پھیلنا بند ہو جاتا ہے۔ اور آہستہ آہستہ ہندوستان پلیگ سے بری ہو سکتا ہے۔

(۱) عفونتی طاعون (SEPTICPEMIC) خون خراب کرنے والا یا سڑنے والا طاعون، یا جسم کے سب اعضاء میں سرایت کر کے سڑن پیدا کرتا ہے۔ یہ کہنا ہی بیکار ہے کہ اس طرح خون خراب ہونے کا نتیجہ نہایت خراب ہوتا ہے۔

(۲) گلٹی والا طاعون (BUBONIC) اس میں جاذب گلٹیاں (LYMPHATIC GLAND) خاص کر ماؤف ہوتی ہیں۔ یعنی پٹھے، بغل، گردن، وغیرہ میں چھوٹی اور سخت گلٹیاں ہوتی ہیں۔ گلٹیوں میں مواد پڑ جانا اچھی علامت ہے۔ لیکن گلٹی کا بیٹھ جانا نہایت خراب علامت ہے۔ قبض۔ مثانہ، یا رحم سے خون بہنا۔ سرخ یا سیاہ رنگ کی قے وغیرہ خراب علامات ہیں۔

(۳) نمونیائی طاعون (PNEUMONIC) پلیگ، اس میں خاصکر پھیپھڑا ماؤف ہوتا ہے۔ یعنی خشک کھانسی، درد سینہ۔ سانس کی تکلیف۔ پھیپھڑے سے خون نکلنا وغیرہ علامات نمودار ہوتے ہیں۔

(۴) طاعون شکمی (INTESTINAL) پلیگ، اس میں خاصکر آنتوں پر حملہ ہوتا ہے۔ یعنی پیٹھ، پیٹ کے نیچے اور کمر میں درد، نفخ شکم، دست و قے وغیرہ علامات نمودار ہوتے ہیں۔

مرض کا حملہ ہونے کے بعد ایک ہفتہ تک مرض پوشیدہ رہ سکتا ہے۔ پہلے سستی، جسم میں بے چینی، درد سر، بھوک نہ لگنا، دماغی کمزوری، اور درد چشم، علامات ظاہر ہوتے ہیں۔ دل پہلے ہی سے کمزور ہو جاتا ہے۔ نبض آہستہ آہستہ نرم، تیز رہتی ہے۔ اس کے بعد درجہ بدرجہ تیز بخار، ۱۰۳ سے ۱۰۷ تک، سردی، لرزہ، نبض کی چال، ۱۰۰ سے ۱۰۳ تک۔ بہت تکلیف ہونے پر بالکل ساکت، بغیر حرکت کے پڑے رہنا۔ منہ میں تکلیف کے علامات کا نہ ظاہر ہونا۔ اس کے بعد بے ہوشی، بکنا۔ اور سرسامی علامات ظاہر ہونے لگتے ہیں۔ معمولاً دوسرے سے پانچویں دن تک گلٹی نکل آتی ہے۔ زیادہ تر مریضوں کو گلٹی دار مرض میں گلٹی نکلتی ہے۔ اور یہ گلٹی زیادہ تر

بیٹھے ہی میں ہوتی ہے۔ کسی کسی مریض میں بے چینی، تکلیف وغیرہ علامات نمودار ہوتے ہیں۔ گلٹی جیٹی ہوجانا بد علامت ہے۔

یہ بیماری جب وبائی صورت میں نمودار ہوتی ہے۔ اس وقت تشخیص میں کوئی خاص دقت نہیں ہوتی۔ خوردبین کے ذریعہ سے دیکھنے پر اگر اکوکو بے سیی لس، مل جائیں تو تشخیص میں کچھ شک وشبہ نہیں رہتا۔ اس کا نتیجہ اچھا نہیں ہے۔ فی صدی ۲۰ سے ۹۰ مریضوں کی موت ہوجاتی ہے۔

علاج: — نمدار یا بدبودار جگہ کو جہاں گنجان آبادی ہو، ترک کر دینا چاہیے۔ جو جگہ کھلی اور ہوادار خشک ہو، جہاں دھوپ اچھی طرح جاتی ہو، ایسی جگہ چلے جانا چاہیے۔ میلے پانی کے نکاسی کا پورا پورا انتظام رکھنا چاہیے۔ روز جب میں ٹیل مل کر نہانا چاہیے۔

ہلکی غذا اور تازی چیزیں، دہی تھوڑا روز کھانا چاہیے۔ ہاتھ یا کمر میں اگنیشیا بن باندھ رکھنے سے اس مرض کا کوئی خوف نہیں رہتا۔ طاعون وبائی شکل میں نمودار ہونے کے زمانہ میں ہر ہفتہ میں ایک خوراک اگنیشیا۔ ۳۔ حفظ ماتقدم کے طور پر استعمال کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔

آرسنک ۳۰۔ ۲۰۰: جلن، تیز پیاس۔ بے چینی، موت کا خوف، بہت زیادہ کمزوری اور سستی، دماغی پریشانی۔ لیکن سستی کی وجہ سے بلا حرکت خاموش پڑے رہنا، سانس میں تکلیف وغیرہ علامات میں فائدہ مند ہے۔

بیلاڈونا ۱x۔ ۲۰۰: مرض کے پہلے درجہ میں جب تیز بخار ہو، بکجھک کرتا ہو، چہرہ اور آنکھیں سرخ ہوں، سر میں درد۔ گلٹی کا سرخ اماس ہونا۔ اُس میں ٹپکن کی طرح درد یا اکڑن وغیرہ۔ سوزش کے علامات میں دوا نہایت مفید اور کارآمد ہے۔

ٹپٹیشیا ۳x۔ ۲۰۰: منہ میں بدبو، بول وبراز میں بدبو۔ پتلے دست بے ہوشی کی حالت، ہلکا سرسام (انٹے سنٹے بکنا) بستر سخت معلوم وغیرہ سرسامی علامات کی زیادتی۔

کاربوویج ۳۰۔ ۲۰۰: آخر حالت میں کل جسم میں سرد پسینہ

ناک و منہ کے پاس متواتر پنکھا ہلانے کو کہنا۔ سانس میں تکلیف۔ آنکھ اور منہ کا بیٹھ جانا۔ سانس ٹھنڈی، آواز غائب وغیرہ آخر علامات ہیں۔

کاربوویجیٹیبلس ۳۰، ۲۰۰۔ گھٹنوں میں درد، کڑاپن اور سوزش، تیز درد۔ گلٹی کے نیلا پڑ جانے میں اس کا استعمال ہوتا ہے۔

اچی نے شیا ۶، پتلے دست، بخار، سستی، بیہوشی کی حالت، ہر قسم کے اخراج بدبو، درد، گلٹی، سوزش، اور اماس، وغیرہ علامات ہیں۔ اچی نے شیا ٹنکچر۔ ۱ سے ۱۵۔ قطرے دن میں تین مرتبہ استعمال کرنا چاہئے۔

فیرم فاس۔ ۳، ۶ x، سفوف:۔ اگر سوزش کی علامت زیادہ تو اس دوا کا سفوف دو گھنٹہ کا وقفہ دے کر استعمال کرنے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔

کوبرا ۱۲۔ ۳۰۔ نبض غائب یا کمزور، سرد پسینہ، سانس میں تکلیف نیند نہ آنا۔ بک بک کرنا۔ دل کی حالت خراب ؎۱

جلسیمیم۔ ۱x، ۲۰۰۔ غنودگی۔ نیند نہ آنا۔ دماغی سستی۔ پشت میں درد۔ آہستہ بکنا اور درد۔

اگنیشیا ۳۰۔ ۲۰۰۔ ڈاکٹر سنگ بار، برادر ڈاکٹر مہندر لال سرکار اگنیشیا کو پلیگ کی بہترین دوا سمجھتے ہیں۔ اُن کی رائے میں پلیگ کی سب حالتوں میں اس سے فائدہ ہوتا ہے۔ اس سے مرض میں کبھی آرام ہوتا ہے اور اس کا ہونا بھی رُکتا ہے۔ دونوں ہی کام نکلتے ہیں۔

؎۱ یہاں کوبرا یا گھن سانپ کے زہر کے بارے میں ایک بات کہنا بہت ضروری ہے۔ میجر (اب کرنل) ڈین (DE AN, S) کے سر پر جب پلیگ کے علاج کا بار بمبئی میں پڑا تھا۔ اُس وقت اُنہوں نے ناجا کوبرا (کوبرا ایک حصہ گلیسرین ....۱۔ حصہ ۳۰، x طاقت)، لیکیسس وغیرہ زہر کھلا کر سیکڑوں پلیگ کے مریضوں کی جان بچائی تھی۔ اس لئے سرکار اور عوام نے ان کی تعریف کی تھی خوش قسمتی سے وہ اس وقت پنشن پا رہے ہیں۔

مرض کا حملہ رد کرنے کے لئے چار۔ پانچ دن کا وقفہ دے کر ایک خوراک اگنیشیا ۳۰۔ استعمال کرنا چاہیے۔ اور جب مرض پھیلا ہو، تو ایک اگنیشیا بچھلی کمر میں باندھ رکھنے سے پلیگ ہونے کا خوف دور ہو جاتا ہے۔

کالی میئور۔ ۳، x ۲۰۰۔ بالوکیمک فرقہ سے یہ پلیگ کی ایک اچھی اچھی اور کامیاب دوا ہے۔ اگر سوزش زیادہ ہو، تو فیرم فاس کے ساتھ باری باری سے اس کا استعمال کرنا چاہیے۔

پلیگ کی ہر حالت میں کالی میور کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔

لیکسس، ۳۔ ۲۰۰، بائیں جانب مرض کا زیادہ حملہ اور اس کا داہنے جانب پھیل جانا۔ چھونا برداشت نہ ہونا۔ سونے کے بعد مرض کی زیادتی۔ جسم کے اخراج کے ساتھ خون نکلنا۔ درد سر، گلٹی کا رنگ سیاہی مائل، نیلا ہو گئی۔ سستی، بکواس، وغیرہ علامات۔

میئوریاٹک ایسڈ: ۳۔ ۲۰۰: بستر سے اُتر پڑنا۔ یا سرہانے سے پائتانے کھسکنا۔ کمزوری، سرد پسینہ، بہت زیادہ سستی۔ آنکھ کا بیٹھ جانا، بے ہوشی، چہرے پر پژمردگی کا چھا جانا وغیرہ وغیرہ۔

اوپیم: ۶، ۳۰ گلے میں بلغم کی گھڑگھڑاہٹ، بے ہوشی، گہر سانس لینا، بنیند وغیرہ میں مفید و کارآمد ہے۔

تدابیر معاون

مریض کو ہوادار مکان میں رکھنا چاہیے۔

دودھ، ساگو دانہ، بارلی، اراروٹ۔ نارنگی کے ساتھ نمک گوشت یا مسور کی دال کا پانی، بیماری کے وقت (ضرورت کے وقت پچکاری کے ذریعہ سے) کھلانا چاہیے۔

اگر گلٹی پک جائے تو پھر اس پر پلٹس باندھنا چاہیے، اور ٹوٹ جانے پر (یا چاک کروا دینے پر) روغن کلینڈیولا زخم پر لگانا چاہیے۔ سفوف گندھک یا نیم کی پتی پیس کر جلانے سے ہوا صاف ہو جاتی ہے۔

بخار۔ تپ۔ جوڑی (FEVER) جسم کی ... ہو جانے

لوگ ہمیشہ سے بخار (تپ) کہتے ہیں۔ جسم کے کسی حصہ ہیں)

ش ہونے یا کسی قسم کا زہر خون میں ہل جانے سے بخار ہوتا ہے۔

بخار ایک مرتبہ اتر کر پھر واپس آتا ہے۔ اس کو نوبتی بخار جو

ہمیشہ رہتا ہے۔ کبھی نہیں چھوڑتا۔ اس کو دائمی بخار کہتے ہو، جو بخار

ہو کر پھر بڑھ جائے، بالکل نہ اترے، اس کو گھٹنے والا یا صفراوی بخار

کہتے ہیں۔ معمولی بخار، سردی کا بخار، ملیریا بخار، جو بخار اس ملک میں تر

ہوا کرتا ہے۔ ان کی ماہیت، مذکورہ بالا تین قسم کے بخاریں کسی نہ کسی

سے ملتی ہے۔ ان کا بیان حسب ذیل ہے۔

سادہ بخار۔ خفیف بخار SIMPLE FEVER

سردی لگنے، بارش میں بھیگنے، تیز دھوپ میں گھومنے، زیادہ کھانے پینے

کے سبب، یا محنت، ... کے سبب سے یہ بخار آتا ہے۔

علاج: ... سرد ہوا لگنے کی وجہ سے جو بخار آوے۔ یا ڈر کی وجہ سے

تیز پیاس، اور بے چینی کے ساتھ بخار ہو۔ نشتر کے بعد جو بخار موسم سرما میں

... لگنے سے آوے تو ایکونائٹ ۳x۔ دو تین گھنٹہ کا وقفہ دے کر

ایک قطرہ دینا چاہئے۔ تمام جسم میں (خاص کر کمر میں) درد ہو اور

... کی ٹھنڈی ہوا لگنے کی وجہ سے جو بخار آتا ہو۔ اس میں رسٹاکس

استعمال کرنا چاہئے۔

... میں بھیگنے کی وجہ سے جو بخار ہو، اس میں ڈلکامارا ۶، قے یا متلی

... کھانے پینے یا نہانے سے جو بخار ہو، یا جس بخار

میں پیاس بالکل نہ ہو اس میں پلساٹیلا۔ اور دوسرے بخاروں کی دوا ملاحظہ ہو۔

نزلاوی بخار (CATARRHAL FEVER)

(حمی۔ نزلہ۔ سردی کا بخار)

ناک سے پانی کی طرح کا بلغم نکلنا۔ جسم میں تشنج، یا کل جسم میں درد؛ سر میں شکن۔ آنکھیں پانی سے بھری ہوئی؛ چھینک؛ سر بھاری، قے یا متلی، قبض، جمائی آنا؛ آنکھ اور تمنہ بھاری معلوم ہونا؛ آنکھیں سرخ، گلا بھاری کھانسی، درد سینہ، وغیرہ زکام کے بخار کی علامتیں ہیں۔ سردی یا شبنم، پانی میں بھیگنا؛ کرم شکم، یکایک گرمی سے سردی میں جانا۔ پسینہ یکایک بند کرنا۔ دہی یا کھٹائی وغیرہ بلغم پیدا کرنے والی چیزوں کا زیادہ کھانا وغیرہ اس مرض کے خاص باعث ہیں۔

سردی کے شروع زمانے میں جب سردی تھوڑی محسوس ہوتی ہو، اور ناک سے پانی گرے تو ایک قطرہ عرق کافور (پانی کے ساتھ تھوڑ کافور) کھانے ہی سے فائدہ ہو جاتا ہے، چھینک، حرارت زیادہ ہونا، ناک اور آنکھ سے پانی۔ بے چینی، پیاس، وغیرہ علامات میں ایکونائٹ ۳، ۶x، ۶۔ آنکھ و ناک سے پانی جاری ہوتا۔ آواز بھاری، گلے میں سُرسُراہٹ؛ باربار زیادہ پیشاب ہونا۔ ہاتھ، پیر میں درد، گرم کمرہ میں مرض کی زیادتی محسوس ہو؛ ایسے علامات میں ایلم سیپا ۳، ۶x؛ قبض؛ نتھنے بند (خاص کر رات میں) نکس وامیکا ۶، ۳۰؛ متلی یا قے۔ اپیکاک ۳، ۶x۔ پانی کی طرح جلن پیدا کر دینے والی سردی۔ آرسنک ۶، آنکھیں سرخ نیند نہ آنا۔ درد سر وغیرہ علامات میں بیلاڈونا ۶۔ درد سینہ اور سردی لگنے سے سر بھاری ہاتھ و پیر اور پیٹھ میں درد ہو، تو برائی اونیا، بخار دفع ہونے کے بعد نکس وامیکا ۳، پلساٹیلا ۶، یا رسٹاکس ۶، علامات کے مطابق فائدہ مند ہیں۔ (نزلہ وبائی یا انفلوئنزا کا بیان ملاحظہ ہو)

علاج:۔ سردی سے بچنا۔ جسم ڈھانکے رہنا۔ ناک بند ہو، تو ناک کے اوپر، اور سینہ پر سرسوں کے روغن کی مالش۔ لاوا۔ ساگودانہ، بارلی وغیرہ ہلکی غذا کھانا۔ (دوسرے قسم کے بخاروں کی دوائیں اور ان کے علاج معاون کا بیان ملاحظہ ہو۔)

دائمی بخار (CONTINUED FEVER)

پہلے کچھ سردی محسوس ہوتی ہے۔ بعدہٗ لرزہ؛ اور اس کے بعد بخار ہوتا ہے۔ کبھی سردی اور کبھی گرمی محسوس ہوتی ہے۔ جسم میں جلن؛ جلد خشک، اور کھرکھری، بے چینی، پیاس، زبان خشک، نبض تیز، اور بھاری؛ جلد جلد سانس لینا۔ پیشاب سُرخ؛ مقدار میں تھوڑا۔ کمر اور ریڑھ میں درد، کبھی قبض اور کبھی پتلے دست؛ دردِ سر؛ کھانے کی خواہش نہ ہونا وغیرہ اس کے خاص علامات ہیں۔

اسباب :۔ تبدیلی موسم؛ بہت گرمی یا بہت سردی لگنا۔ بھیگے کپڑے پہننا۔ یکایک پسینہ بند ہو جانا۔ بہت زیادہ دماغی اور جسمانی محنت۔ کھانے پینے کی زیادتی؛ جسم کا میل نہ نکلنا۔ چوٹ۔ قبض۔ رات میں زیادہ جاگنا۔ وغیرہ دائمی بخار کے اسباب ہیں۔

اس بیماری میں مندرجہ ذیل ادویہ نہایت مفید ہیں۔

علاج :۔ ایکونائٹ ۳، x؛ نبض صغیر (پتلی) تیز صلب (سخت) جلتی ہوا جسم گرم، اور خشک؛ کبھی جاڑا؛ اور کبھی گرمی محسوس ہونا۔ باربار چھینک آنا۔ بے چینی، تیز دردِ سر، سانس تیز، رات کو مرض کا بڑھنا، ہذیان۔ گلے کی رگوں کا تڑپنا، بے چینی، پیاس، اور تیز بخار۔ مریض سمجھتا ہو کہ اس مرض میں وہ ضرور مر جائے گا۔ وغیرہ وغیرہ علامات میں اس کا استعمال ہوتا ہے۔ لیکن پسینہ نکلنے پر ایکونائٹ بند کر دینا چاہئے۔ ورنہ نقصان پہونچائے گا۔

بیلاڈونا۔ ۳، ۳۰؛ پیشانی اور گلے کی نلی میں جلن۔ جاڑا تھوڑا۔ لیکن جسم میں جلن۔ زیادہ پسینہ نہ نکلنا۔ یا کپڑے سے ڈھکے حصہ میں کچھ پسینہ ہونا۔ آنکھیں سُرخ۔ نیند نہ آنا۔ پیاس۔ مونھ اور ہونٹھ خشک۔ بک بک کرنا۔ اور دردِ سر۔ کراہنا۔ بچوں، موٹے آدمیوں اور جنہیں خون کی زیادتی ہو۔ ایسے شخص کے لئے بیلاڈونا خاص طور سے نہایت مفید اور کارآمد ہے۔

برائیونیا ایلبا ۳، ۶، ۳۰، ۲۰۰: سر بھاری؛ گلے کی رگیں، پیشانی، گردن، ہاتھ، پیر اور پشت میں درد، حرکت کرنے سے درد کی زیادتی سانس کی تکلیف اور خشک کھانسی: معدہ میں جلن کی طرح درد، زبان زرد؛ قے میں غذا۔ بلغم یا صفرا گرنا۔ چہرہ زرد، قبض اور تیز پیاس، جگر کے نزدیک درد؛ جسم کی حرارت کبھی کم کبھی زیادہ؛ قبض تیز، کھانے کی خواہش نہ ہو۔ اور ڈکاریں آتی ہوں۔

ذائقہ کڑوا۔ منھ میں لس لساپن۔

سائنا ۲x، ۲۰۰، پیٹ میں کرم۔ کیڑے کے ساتھ بخار۔

جلسیمیم ۱x، بہت کمزوری۔ (اس کی وجہ سے ہاتھ اور پیر کانپتے ہوں۔ آواز بھاری۔ آنکھوں کا بند ہوتا۔ سر نہ اٹھا سکنا۔ نیند کی خواہش، دھندلا دکھنا۔ نبض ضعیف (کمزور) اور بہت نازک یا نرم، تھوڑی پیاس، یا پیاس ندارد (خاص کر بچوں کے بخار میں)

وراٹرم البم ۱x۔ نبض بھاری؛ سخت، اور تیز زبان: زرد اور درمیان میں سرخ لکیریں، لرزہ زیادہ، دوران سر، درد سر (خاص کر سر کے اگلے حصہ میں)، متلی، جسمانی کمزوری کی علامت ہیں۔

یوپیٹوریم پرفا ۳۔ دردِ سر۔ متلی؛ صفرا کی قے؛ پانی پینے کے بعد ہی لرزہ۔ کل جسم میں درد۔ (خاص کر ہڈیوں میں)

فیرم فاس ۳، ۳x؛ ۶x؛ ۱۲x۔ سفوف۔ ایکونائٹ والے بخار کی طرح تیز تپ نہ ہو۔ جلسیمیم، کی طرح نبض اتنی ملائم نہ ہو، دائمی بخار کے ساتھ کھانسی وغیرہ؛

اپی کاک ۳، ۳x؛ نکس وامیکا ۳۰؛ پلساٹیلا ۳؛ رسٹاکس ۶، فاسفورس ۶؛ سلفر ۳۰؛ وغیرہ ادویات، اور دوسرے بخاروں میں کام آنے والی دوائیں بھی حسب علامت مفید ثابت ہو سکتی ہیں۔

غذا:۔ بخار بالکل نہ اتر جانے تک ساگودانہ، بارلی، اراروٹ کھیلیں (دھان کا لاوا)، سرد پانی۔ بخار کے اترنے کے بعد حسب

حسب ضرورت فاقہ کرانا چاہیے۔ چنانچہ ان پر بھی نگاہ رکھنی چاہیئے۔

مالٹا بخار (MALTA FEVER)

ہندوستان، جزیرہ فلپائن، بحیرہ روم کے کنارے کی آبادی میں یہ مرض دیکھا جاتا ہے۔ جزیرہ مالٹا میں یہ بخار اس کثرت سے ہوتا ہے۔ کہ اس بخار کا نام مالٹا فیور ہو گیا ہے۔ یہ ایک قسم کا جرم ہے (جو خاصکر بکری کے دودھ کے ساتھ)، جسم میں داخل ہو کر یہ مرض پیدا ہوتا ہے۔

علامات:- ایک ہفتہ تک یہ مرض اندر ہی پوشیدہ رہنے کے بعد لیکایک ملیریا بخار پیدا کر دیتا ہے۔ یہ بخار دو تین ہفتہ تک رہتا ہے۔ اس کے بعد دو چار روز بخار چھوٹ جاتا ہے۔ اور پھر بخار چڑھ آتا ہے۔ اور مریض پانچ سات ماہ تک اس میں مبتلا رہتا ہے۔ اس بخار کے ساتھ سخت قبض، آہستہ آہستہ خون کی کمی۔ سستی، تلی کا بڑھ جانا۔ تمام رگوں، اور جوڑوں میں درد ہوتا۔ جوڑوں کا اماس (وغیرہ علامات نمودار ہوتے ہیں) کبھی کبھی کئی سال تک اس مرض میں مبتلا رہنا پڑتا ہے۔ اور سخت مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

علاج

مرض کی ابتدائی حالت میں برائیونیا ۳، x، ۳۰، جب خاصکر میلان بخار کا ہو، یا قبض ہو۔ بپٹیشیا ۳، x، اور آئرس ۳، x، ۶، مفید ہیں۔ اس کے بعد آئرس آیوڈائڈ ۳، x، سفوف، مارک، نیٹرم میور، ۳۰، سیوناتھس ۱، x، فیرم پاس، ۳، x، لائیکوپوڈیم ۶، ۲۰۰، سیپیا، ۳۰، سمی سی فیوگا ۳، x، رسٹاکس ۳، ۳۰، وغیرہ دوائیں علامات کے مطابق دینے کی ضرورت پڑتی ہے۔ مریض کو علحدہ رکھنا۔ اُس کے پاخانہ و پیشاب کو ہوشیاری سے پھینکنا، ہلکی غذا دینا اور گرم پانی سے نہانا مناسب ہے۔ اگر بخار ۱۰۵ ڈگری سے زیادہ ہو جائے تو ٹھنڈے پانی اسپنج سے جسم پونچھ سکتے ہیں۔ کونائن، یا الکوہل کے استعمال سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔

بکری کا دودھ نہ پینا، اس کے روکنے کی ترکیب اچھی ہے۔ (خاص کر مریضان جزیرہ مالٹا کے لئے۔)

ملیریا بخار

(MALARIA FEVERS)

ملیریا بخار چھوت دار نہیں ہے۔ بلکہ خون میں ایک قسم کا جرم پہونچنا اس مرض کے پیدا ہونے کا سبب ہے۔ یہ بخار کبھی چھوٹ جاتا ہے کبھی نہیں چھوٹتا۔ تلی اور جگر وغیرہ کا بڑھنا۔ اور خون کی کمی، اس مرض کے نتائج یا ثمرہ ہیں۔ خاصکر موسم سرما میں، بنگال میں ملیریا بخار کثرت سے ہوتا ہے۔

ایک قسم کا جرم (HEINATOZA OF LAVERON) اس مرض کا خاص سبب ہے۔ اسباب سابقہ، میلی یا مرطوب جگہ، ترائی میں رہنا یا ایسی جگہ میں رہنا۔ جہاں پانی کی نکاسی اچھی طرح نہیں ہوتی۔ ایسی جگہ میں جہاں ملیریا بہت ہو۔ بلا مسہری کے سونا۔ موسم برسات یا سرما میں۔

ملیریا بخار خاصکر پانچ قسم کا ہوتا ہے۔

(۱) تپ نوبتی (۲) تپ لازمی (۳) پوشیدہ یا شکل بدلا ہوا بخار ملیریائی سوء مزاج (۵) مہلک ملیریا۔

۱- ملیریا تپ نوبتی

(INTERMITTET MALARIOUS FEVER)

ملیریا رفع ہوکر پھر لوٹ آنا۔ اس کو تپ نوبتی کہتے ہیں۔ یہ بخار بنگال میں زیادہ ہوتا ہے۔ اس بخار میں آہستہ آہستہ تلی، جگر وغیرہ بڑھ جاتا ہے۔ جاڑا بخار، ہلکا بخار، بیتھا عدہ بخار۔ دن میں دو بار آنیوالا بخار، اماس شکمی، امراض وغیرہ بہت خوفناک ہو سکتے ہیں۔ اس لئے مذکورہ بالا بخاروں کا علاج ایک ساتھ لکھا جاتا ہے۔

ہر روز (یعنے ۲۴ گھنٹہ کے لئے) صرف ایک بار جو بخار آکر رفع ہو جاتا ہے۔ اسکو روزانہ کا بخار کہتے ہیں۔

باری کا بخار:۔ ایک دن ناغہ دے کر جو بخار ہو اس کو باری کا بخار یا انترا (TERTIAN) کہتے ہیں۔ دو دن دے کر آئے، دو جرا۔ تین روز ناغہ دے کر آئے اسکو بخاری یا تین جرا۔ اور چار روز ناغہ دیکر آئے۔ اُس کو چوتھیا (QUARTAN) بخار کہتے ہیں۔ دن و رات یعنے (۲۴ گھنٹہ میں) جو بخار دو مرتبہ آوے اُس کو دو وقتا بخار کہتے ہیں۔ یہ دو مرتبہ آنیوالا بخار بہت ہی مشکل ہوتا ہے، اس کا علاج بہت غور و خوض سے کرنا پڑتا ہے صفرا کی وجہ سے پیدا ہوا بخار، ایکدن زیادہ اور ایکدن کم ہوتا ہے۔ کوئی کوئی بخار روز ایک ہی وقت پر آتا ہے۔ اور کوئی بخار ایسا ہوتا ہے جس کا وقت مقرر نہیں ہے، اور کوئی بخار ایسا ہوتا ہے کہ آج ایک وقت آیا تو کل اُس سے دو ایک گھنٹہ پہلے بھی آسکتا ہے۔ ایسا بخار بڑے خوف کا سبب ہے۔ لیکن یہ بخار اگر دو ایک گھنٹہ بعد بھی آوے تو اچھی علامت سمجھی جاتی ہے۔ صبح بخار کی زیادتی بدعلامت ہے، جنا صفر کونین کے استعمال سے تلی اور جگر بڑھ جاتا ہے اور آماس، اور شکمی مرض پیدا ہو جاتا ہے۔

اوپر بتایا جا چکا ہے کہ تپ تو بتی کا دوسرا نام بیقاعدہ بخار ہے یہ بخار ہے۔ یہ بخار ایک دفعہ رفع ہونے کے بعد پھر آسکتا ہے۔ اسلئے اسکا نام بیقاعدہ یعنے ٹھہرنے والا (INTER MITTENT) بخار ہوا اور اسی وجہ سے دو جاری

سلہ باری کا بخار، دو جرا، تجاری، ان تین بخاروں کے پیدا ہونے کا سبب تین قسم کے خاص دوسرے کے جسم میں قوی خوردبین سے دیکھنے والے جراثیم یہ باریک سے باریک جراثیم، خون کے ذرات میں رہتے ہیں۔ جو ان مریضان ملیریا کے خون میں یہ جراثیم بڑھتے ہوئے دیکھے جاتے ہیں، خون میں بڑھنے پر یہ جراثیم خون کی دھار میں دکھائی دیتے ہیں۔ انسانی جسم کے باہر (یعنی انوفیلس مچھر کے جسم میں) بھی جراثیم بڑھا کرتے ہیں۔ ان کا خون پی کر ان مچھروں کو بھی ملیریا ہو جاتا ہے، اس کے بعد یہی مچھر جن میں ملیریا زیادہ پھیل گیا ہے۔ انسان کے جسم میں ملیریا کا زہر پھیلا دیتے ہیں۔

تجاری اور ۲ وقتاً دوبار آنیوالے بخار کا نام معمولی نام بے قاعدہ بخار ہے۔[1]

اسباب:- ہیضہ، پلیگ، چیچک، وغیرہ مرضوں کے پیدائش کا سبب جس طرح مرض کے جراثیم (BACILLUS) ہیں، اُسی طرح مرض ملیریا میں بھی ویسا ہی ایک طرح کا جرم ہے۔ مقصد (ج) حصہ (۴) (ملاحظہ ہو۔) یہ ملیریا کے جراثیم بہت باریک ہیں، خوردبین کی مدد کے بغیر یہ دیکھ نہیں پڑتے۔ صرف اینو فلس (ANOPHELES) نام کے ایک قسم کا مچھر اور انسان کے جسم کے علاوہ یہ خوردبین کی مدد سے دکھائی دینے والا جرم اور کہیں نہیں دکھائی دیتا۔ مچھر یا انسان کے جسم میں چھوٹے سے جسم والا جرم داخل ہونے کے سبب کچھ ہی دیر میں اپنا نسل بڑھا کر بہت جلد کل جسم میں داخل ہو کر خراب کر ڈالتا ہے اسی حالت میں ہم لوگ کہتے ہیں کہ اسکو ملیریا ہو گیا ہے چوہا جس طرح پلیگ لے آتا ہے اُسی طرح یہ مچھر ملیریا لے آتا ہے انڈے اور بچے کی حالت میں یہ مچھر جماعت کے ساتھ ایسی جگہوں کی مہری، پرنالے، چہ بچہ وغیرہ کے پانی میں جہاں ملیریا ہوتا ہے رہتے ہیں؛ بچپن میں یہ کالے کیڑے کی شکل میں رہتے ہیں۔ دیکھنے میں الپین کی طرح ہوتے ہیں۔ بعدہٗ جب بڑے ہوتے ہیں، تب باہر نکل آتے ہیں۔ یہ مچھر ملیریا کے جراثیم سے پُر۔ جب کسی تندرست آدمی کو کاٹتے ہیں تو اُس کے منھ سے نکل کر ملیریا کے جراثیم اس آدمی کے خون کے سُرخ ذرّات میں مل جاتے ہیں، اور بات کی بات میں اس کے کل خون کو خراب کر دیتے ہیں۔ اس کے بعد دس پندرہ دن میں اُسکو ملیریا بخار آنے لگتا ہے۔ اس طرح ملیریا کا زہر ایک انسان کے جسم سے دوسرے جسم میں مچھروں کے ذریعہ سے پہونچایا جاتا ہے۔

---

[1] اس تپ نوبتی کو روزانہ (QUATIDIAN) تجاری۔ چوتھیا۔ (QUORATAN) ہفتہ وار (DOUBLE QUATIDIAN) اور (HOT STAGE AT TIMES LASTING FROM SEVEN TO TWELVE DAYS) بھی کہتے ہیں۔

[2] ملیریا اٹلی زبان کا لفظ ہے۔ جسکے معنی ہیں خراب ہوا (بقیہ صفحہ ۱۸۸ پر دیکھیے)

تین درجے:۔ اس بخار کے معمولاً تین درجے ہوتے ہیں: لرزہ، بخار، پسینہ
درجہ لرزہ میں جاڑا لگتا ہے۔ بعد کو کپکپی ہوتی ہے۔ (اتنا جاڑا
لگ کر بخار چڑھتا ہے کہ تین چار رضائیاں بھی جاڑا روکنے کے لئے کافی نہیں
ہوتیں)، جسم میں درد، سر میں دھمک، پیاس، کبھی کبھی آہستہ کھانسی وغیرہ
علامات نمودار ہوتے ہیں۔ درجۂ بخار میں اکثر دردِ سر، چہرہ سرخ، جلد
خشک، پیاس، سانس میں تکلیف۔ جسم کی حرارت ۱۰۱ سے ۱۰۵ ڈگری
تک بڑھ جاتی ہے۔ جسم میں تپ آنے پر جاڑا کم ہونے لگتا ہے۔ کئی گھنٹہ

(بقیہ حاشیہ ص ۱۸۷) ان کے پہلے لوگوں کا خیال تھا کہ ملیریا کا زہر ہوا پانی میں
ہوتا ہے۔ نہیں یہ خیال غلط ہے۔ آجکل کے ماہرین علمِ جراثیم کے ملیریا سے پُر جگہوں
کی مٹی۔ ہوا۔ اور پانی وغیرہ کی مختلف طریقوں سے جانچ کر کے طے کیا ہے کہ انوفلیس
مچھر اور انسان کے جسم کے علاوہ اور کہیں ملیریا کے کیڑے نہیں ملتے۔ اس لئے
ان کا دعویٰ ہے کہ اگر مچھروں کی ہستی مٹا دی جائے تو ملیریا سے انسان بچ
سکتا ہے۔ ان کے ارشاد کا خلاصہ درج ذیل ہے۔
(۱) رہنے کی جگہ کے پاس جو چھوٹے تالاب، باغیچہ وغیرہ ہوں (یہاں تک کہ
مکان میں پھول کے گملے وغیرہ (ہوں) اور اُن میں پانی بھرا ہو۔ یعنی اسمیں مچھر رہنے
لگے ہوں، اُن کل نالیوں، چہ بچہ، گملے، وغیرہ، کا پانی نکال دینا چاہیے۔ یا مٹی ڈال کر
اُس کو خشک کر دینا چاہیے۔ اس میں تھوڑا سا کراسن تیل۔ (مٹی کا تیل) ڈالنا
چاہیے۔ تاکہ پانی پر تیل اچھی طرح تیرنے لگے۔ اس سے مچھروں کی سانس بند
ہو کر وہ مر جائیں، اُس کے بعد تیل میں آگ لگا دینے سے مچھر مر جائیں گے۔
سنہ ۱۹۱۲ء میں ملیریا کمیٹی کا ایک جلسہ ہوا تھا۔ اس میں قابل ممبر (بنگال کے
مشہور ڈاکٹر سر (SIR) کیلاش چندر۔ بوسی، آئی۔ ای) نے کہا تھا کہ پانی کے
گڑھوں میں درخت اڑوسہ کے پتے ڈال دیئے جائیں تو مچھروں کے انڈے آسانی
سے نیست و نابود ہو جائیں گے اور پانی بھی زہریلا ہو گا۔
(۲) ہنس اور مچھلی وغیرہ مچھروں کے انڈے کھا جاتے ہیں۔ اس لئے ملیریائی جگہوں

بعد پسینہ آکر بخار اُتر جاتا ہے۔ اُس کو پسینہ کا درجہ کہتے ہیں۔ ۲۴ گھنٹہ کے اندر دو مرتبہ بخار آنا۔ صبح کا بخار، اور وہ بخار جس کی نوبت ایک دو گھنٹہ آگے یا پیچھے ہو۔ نوبتی تپ لازمی ہو جائے۔ تو سمجھنا چاہیئے کہ بیماری مشکل ہو جاتی ہے اور اس کا علاج ناممکن۔

علاج

علامات پر نظر رکھتے ہوئے علاج کرنا پڑیگا (کیونکہ مذکورہ بالا بخاروں کا علاج ایک ساتھ لکھا گیا ہے)۔ بخار نہ رہنے پر دوا دینے کا اُصول ہے۔

چائنی نم سلف ۱x، سفوف۔ اگر شدید نوبتی بخار میں لرزہ، بخار، اور پسینہ، یہ تین درجے مریض کے جسم میں درجہ بدرجہ صاف نمودار ہوں۔ (یعنے جاڑا، گرمی، اور پسینہ، ان تینوں درجوں میں کسی تبدیلی یا کمی نمودار نہ ہو۔ اس کے بعد بخار نہ ہو، ایسی حالت میں جب بخار اُتر جائے تین گھنٹہ کے وقفہ سے یہ دوا دینا چاہیئے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۸۸) کے رہنے والوں کو پانی کے مخزن میں جہاں پانی اکٹھا ہو، ہنس یا مچھلیاں پال کر ڈال دینا چاہیئے اس سے ملیریا سے نجات پا سکتے ہیں۔ (The Lancet 1914) ملاحظہ ہو۔

(۲) مچھر نہ کاٹنے پائیں۔ اس لئے مسہری لگانا چاہیئے۔

(۳) اگر ان تین ترکیبوں سے بھی ملیریا نہ کم ہو تو ماہران علم جراثیم کونین کے استعمال کا مشورہ دیتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ کونین کے جسم میں پہونچتے ہی جراثیم ملیریا کی افزائش بند ہو جاتی ہے اور جلد نیست و نابود ہو جاتے ہیں۔

(۴) مکتی فوج (SALVATION ARMY) کے کمشنر جناب بوتھ ٹھاکر صاحب نے حال ہی میں ایک کتاب لکھی ہے۔ اُن کا بیان ہے کہ جانچ کرنے سے معلوم ہوا ہے کہ درخت یوکلپٹس کی ہوا ملیریا کا خاتمہ کرتی ہے اسلئے وہ کہتے ہیں کہ جہاں ملیریا ہوتا ہو وہاں یہ درخت خوب لگائے جائیں۔ تو ہندوستان سے ملیریا دور ہو جائے گا۔ اس کے تیل کی بکری سے اچھی آمدنی بھی ہوگی۔

اگر لرزہ زیادہ ہو اور درد سر سے مریض بیتاب ہو رہا ہو یہاں تک کہ مریض بیہوش ہو جائے تو مریض کو جائنا ۲ بار دینا چاہیے۔ اگر سر درد زیادہ ہو اور چہرہ سرخ ہو تو پھر بیلاڈونا کا استعمال مفید ہوگا۔

یوپے ٹوریم پرف ۳۔ بخار کے پہلے انگڑائی اور پیٹھ میں جاڑا لگ کر بخار آوے اور جاڑا لگنے کے پہلے ہی سے گرمی لگنے تک پیاس، پانی پینے سے قے یا صفرا کی قے ہونا۔ اور درجہ حرارت کے بعد تھوڑا پسینہ ہڈیوں اور جوڑوں میں تیز درد، مریض درد سے بے چین ہو، لیکن حرکت سے درد کم نہ ہوتا ہو، ڈینگو بخار میں۔

آرسنک البم۔ ۳۔ x ۶۔ ۳۰۔ ۲۰۰۔ مزمن نوبتی بخار میں اور اس کے ساتھ ہی ساتھ تلی اور جگر وغیرہ کے بڑھنے میں آرسنک اچھی دوا ہے۔ نوبتی بخار میں جب درجۂ جاڑا یا حرارت کا پوری طرح نمودار نہ ہونا یا کبھی ایک کی زیادتی، اور ایک کی کمی ہو، پسینہ بالکل نہ ہو۔ حرارت کے بہت دیر بعد زیادہ دیر تک ٹھہرنے والا۔ بہت پسینہ، تلی اور جگر کا بڑھنا، بخار کے وقت کی بے چینی اور بکنا جھکنا۔ اور آرام کے وقت بھی ان علامات کے ساتھ کمزوری، سستی رہنے پر یہ بہت فائدہ کرتا ہے۔ ایک دن، دو دن، تین دن، باری کے بخار میں روزانہ دو تین مرتبہ بخار آنے پر کونین کے غلط استعمال ہونے کی وجہ سے نوبتی بخار میں، ہلکے بخار میں تلی جگر کے ساتھ مزمن بخار میں، آماس یہ نہایت مفید ہے۔

ہاتھ، پیر، ٹھنڈے ہو کر بخار شروع ہونے پر کپکپی ذلرزہ ہونے پر جسم کی حرارت بڑھتے پر اور جلن ہونے پر نہ رکنے والی پیاس، لیکن تھوڑا ہی پانی پینے سے کم ہونا۔ سانس کی تکلیف، پانی یا رقیق چیز پینے سے متلی، زبان کی صفائی۔ ہر مرتبہ رفع بخار کے بعد مریض بہت کمزور ہو جاتا ہے، رات کے ۱۲ بجے کے بعد مرض کا بڑھنا وغیرہ علامات میں آرسنک خوب فائدہ کرتا ہے۔

برائٹا کارب ۶۔ ۳۰۔ جاڑا، بخار، اور پسینہ کے تینوں حالتوں

میں پیاس کا مکمل طور پر فقدان ہو۔

کیپسیکم ۶، ۳۰۔ جاڑے کے پہلے پیاس (خاصکر صبح کے وقت) بخار کے صفرا کی قے۔ درجہ حرارت شروع ہونے کے تھوڑے ہی دیر بعد کچھ پسینہ نکلنا۔ درجہ پسینہ میں پیاس نہ رہنا۔ ہڈیوں میں درد وغیرہ علامات میں۔

سائی کوٹا ۶، ۳۰۔ جاڑے کی حالت میں جسم کے جوڑوں میں (خاصکر رانوں میں) اتنا درد ہو کہ وہاں کے اعصاب اور ان کے بندھن چھوٹے محسوس ہوں، کپکپی کے ساتھ یا پہلے پیاس، پسینہ، سر بھاری، جاڑے کے شروع میں مٹھی باندھے رہنا۔ جاڑا آجانے کے بعد تیز پیاس، اور پانی پینے کے بعد ہی پیشاب ہونا۔

آرنیکا مانٹ ۶، ۳۰۔ (صبح کے وقت نو بجے بخار میں) جاڑے کے پہلے بہت جمہائی آنا۔ بہت کمزوری، ہڈیوں کے اندر تیز درد۔ نرم بستر بھی سخت محسوس ہونا، اور اسی وجہ سے ہمیشہ کروٹ بدلنا۔ پیشانی اور چہرہ گرم لیکن اور حصہ ٹھنڈا، پسینہ نہ نکلنا، یا پسینہ میں ترش بدبو ہونا وغیرہ علامات میں (سادہ بخار) اندر سردی، اور باہر گرمی محسوس ہونے پر پانی پینے (یا باہری گرمی سے) جاڑا۔ بخار کا بڑھنا وغیرہ علامتوں میں یہ بہت فائدہ مند ہے۔ اگر بخار کا اچھی طرح علاج نہ ہوا ہو یا کونین کا غلط استعمال ہوا ہو تو آرنیکا دینا چاہیئے۔

اپیکاک ۳×، ۶، ۳۰۔ معدہ کے فعل کی خرابی سے بخار آتا ہو، متلی یا قے، زبان زرد۔ بہت تھوڑی دیر سردی محسوس، لیکن درجہ حرارت دیر تک رہنے، بخار آنے کے پہلے جمہائی۔ انگڑائیاں، بیرونی گرمی سے سردی زیادہ محسوس ہوتا ہو، درجہ حرارت میں تیز پیاس جاڑے کے درجہ میں پیاس نہ رہنا۔ درجہ حرارت میں بہت پسینہ سبز رنگ کا بلغم ملا دست، ذائقہ کڑوا۔ کونین کے غلط استعمال کی وجہ سے بخار، ملیریا سے پیدا ہوا مزمن بخار، (خاصکر دوبارہ آنے والا) کے مخصوص علامات اگر نہ ظاہر ہوتے ہوں تو اپیکاک ۳۰۔ دینا چاہیئے۔

اس کے بعد جب دوسرے علامات صاف محسوس ہونے لگیں تو علامات کے مطابق دوا دینا چاہیئے اور علاج کرانا چاہیئے۔

ہگلی ضلع کے ایک ڈاکٹر نے اپنے چالیس سال کا تجربہ ہم کو بتایا ہے کہ "نوبتی بخار" میں اپیکاک دینے سے اکثر بہت جگہوں میں اُس سے یا تو بخار ہی اچھا ہو جاتا ہے، یا علامات نمودار ہو جاتے ہیں۔ اس حالت میں سوزوں دوا کے انتخاب کا راستہ صاف ہو جاتا ہے۔

مشہور ڈاکٹر جاہر، جاڑا، بخار کے شروع میں صرف اپیکاک ۳۰، ایک خوراک دینے کی رائے دیتے ہیں۔ اس تدبیر سے ہم لوگوں کو اکثر بہت زیادہ فائدہ ہوا ہے۔

اگنیشیا ۶، ۱۲، ۳۰۔ (تپ نوبتی میں) صرف درجہ لرزہ میں پیاس، درجہ حرارت، اور درجہ پسینہ میں پیاس نہ رہنا۔ بیرونی گرمی سے جاڑے کا کم ہونا۔ باہر جاڑا اور اندر گرمی۔ یا اندر جاڑا اور باہر گرمی، سر بھاری اور چہرہ بیٹھا ہوا

(تپ نوبتی میں) کل جسم میں کھجلی، جسم میں اندھوری، پھنسیاں چہرہ کے ایک حصّہ میں جلن، پسینہ کم یا صرف چہرہ پر پسینہ، تیسرے تیز گرمی، لیکن پیاس نہ ہونا۔

پوڈوفائلم ۶: صبح کے بخار میں، اور اُس کے ساتھ ہی اسہال زہر باد کے دستوں کا رنگ بدلا ہوا۔ زبان پر سفید میل کی تہہ جمی ہوئی۔ بھوک کم، سانس میں بدبو۔ تلی، جگر میں درد، جاڑا شروع ہونے کے پہلے پشت میں تیز درد۔ درجہ پسینہ میں نیند۔

اینٹم کروڈ۔ ۶۔ (نوبتی بخار میں) نبض تیز، قاعدہ سے بہت جاڑا۔ یہاں تک کہ گرم کمرہ میں سردی محسوس ہونا۔ پیاس کا نہ رہنا۔ رات میں پیر کے تلوے ٹھنڈے۔ صبح اُٹھنے کے وقت پسینہ، زبان سادی یا سفید تہہ چڑھی قبض، یا دست، (باری سے) بجز کھٹی چیزوں کے اور کسی چیز کے کھانے کی خواہش نہ ہو، مریض کا برابر سونا (بوڑھے

اور موٹے بدن والے جوانوں کے مرض میں یہ زیادہ فائدہ کرتا ہے۔

سنا-۲x، ۲۰۰- بچوں کو کرم کی وجہ سے جو بخار ہو، بخار اکثر نہ جاتا ہو، ناک کھجلاتا ہو، پیاس نہ ہو، کبھی کبھی بخار کسی طرح نہیں اترتا ہو، بھوک نہ ہو، یا بے قاعدہ بھوک ہو۔ اگر لگاتار ناک کھجلائے تو سنا دینے سے بخار چھوٹ جاتا ہے۔

ایلاٹریم ۳، ۶- صبح کا بخار، بخار بند ہو کر پتی اچھل آئے۔ کھجلانے سے آرام محسوس ہو۔

رسٹاکس ۶، ۳۰- اگر تپ نوبتی، تپ لازمی میں تبدیل ہو جائے پانی میں بھیگنے یا گیلے کپڑے پہننے سے بخار ہو، بے چینی، مریض بستر پر ہمیشہ کروٹ بدلتا رہے۔ کمر میں درد، خون ملا پتلا دست۔ ڈاکٹر ڈنہم کا بیان ہے کہ "جس بخار میں جاڑا شروع ہونے سے کئی گھنٹہ پہلے تکلیف دینے والی خشک کھانسی ہو، سستی پیدا کرتی ہو، اور قیام سردی تک موجود رہے، ایسے بخار میں رسٹاکس نہایت مفید اور کارآمد ہے۔

فاسفورک ایسڈ- ۲x، ۶- تیز جاڑا اور لرزہ، جسم کی حرارت بہت تیز، اس کے بعد کمزور کرنے والا پسینہ۔ اور درجہ جاڑا اور بخار میں پیاس لگنا۔ پسینہ شروع ہونے پر تیز پیاس، غمگین رہنا۔ گہری نیند۔ بک بک، سر بھاری، بغیر تکلیف کے دست، خواب میں احتلام خون کا اخراج، وغیرہ علامات میں مفید ہے۔

ارینیا- ۶- لرزہ تیز اور بہت دیر تک رہے (۲۴ گھنٹہ تمام دن رات جاڑا لگے۔ گرم (حرارت) یا پسینہ کے درجات بالکل نہ ہوں (یعنی جسم میں حرارت نہ ہو، اور پسینہ نہ نکلے۔) پیاس نہ ہو۔ پانی میں بھیگنے، یا تری کی جگہ رہنے سے بخار ہو، تلی بڑھی ہوئی ہو۔

ہائیڈراسٹس :- مریض کے جسم میں ملیریا کا زہر رہنے کی وجہ سے سوء مزاج، تلی اور معدہ میں گڑبڑی ہو۔

سیپیا- ۱۲، ۳۰- پرانا بخار ہر ماہ میں آنے والا بخار۔ حاملہ

کا بخار. بخار جس میں پیاس نہ ہو، حرکت سے جاڑا معلوم ہو، گویا کل جسم برف سے ڈھکا ہے۔ ایسا جاڑا معلوم ہونا۔

انٹم ٹارٹ۔ ۳، سفوف، یا ۶۔ (نوبت والے بخار میں) درجہ سردی میں پیاس کی کمی، ران میں درد۔ کل جسم میں جاڑا اور لرزہ، اور ٹھنڈا لیسدار پسینہ، بہت تیز بخار، بخار کے وقت نیند نہ آنا۔

کاربو وج ۶، ۳۰۔ (تپ نوبتی میں) نبض کمزور اور تیز، شام کے وقت زیادہ جاڑا معلوم ہونا۔ کبھی کبھی جسم کے ایک حصہ میں جاڑا۔ جاڑا شروع ہونے کے پہلے ہاتھ و پیر ٹھنڈے اور پیاس، دھوپ لگنے سے بخار، درجہ سردی میں پیاس، اس کے بعد تیز جلن، آخر میں کمزور کرنے والا ترش بو والا پسینہ، جاڑے کے آنے سے پہلے دردسر۔ جسم میں درد، ہاتھ و پیر اور سانس ٹھنڈی، چہرہ سرخ۔ مریض متواتر ہوا چاہتا ہے مرکری یا کونین کے غلط استعمال سے بخار۔

اوپیم۔ ۶، ۳۰۔ (نئے بخار میں) نبض پُر اور چال دھیمی گہری۔ نیند میں منہ کھلا رہنا۔ اور اسی کے ساتھ ناک سے آواز نکلنا۔ تینوں ہی درجے یعنے جاڑا، بخار، اور پسینہ میں نیند نہ آنا۔ پسینہ کے بعد تیز جلن۔ (تپ نوبتی میں) بہت جاڑے اور لرزہ کے بعد بخار شروع ہو جاتا ہے۔

تیز جاڑے کی حالت میں نیند، اور جسم میں حرکت، پیاس نہ ہو۔ درجہ حرارت میں پیاس، بہت پسینہ، آنکھ کھلی: بچوں اور بوڑھوں کے بخار میں خوب فائدہ کرتا ہے۔

کیکٹس۔ ۱۔ (تپ نوبتی میں) ٹھیک ایک مرتبہ (خاصکر دوپہر کے وقت) جاڑا لگ کر بخار آنا۔ بعد جلن اور تیز سانس، آخر میں یعنے جاڑے کے درجہ میں بوند بوند پسینہ، تیز پیاس۔ پشت میں سردی، ہتھیلی برف کی طرح سرد۔

چائنا۔ ۳۰، ۶x، ۲۰۰۔ (چائنا کے علامات کا بخار۔ کبھی رات میں نہیں آتا۔ نبض ہلکی تیز۔ نبض بے قاعدہ، غذا کے بعد نبض

کی رفتار کم اور نیند، تلّی اور جگر میں درد، اور اُن کا بڑھنا۔ پانی گوند کی طرح لیسدار، صفراوی ملا دست، لرزہ، اور بخار کی حالت کے کچھ ہی پہلے یا بعد پیاس، بخار شروع ہوتے ہی دل دھڑکنا۔ اور ملنا۔ دردِ سر کُل جسم میں جاڑا محسوس، متلی اور پیاس نہ ہونا۔ بخار کی حالت میں مُنھ اور ہونٹ میں خشکی اور جلن، جاڑے کی نوبت سے پہلے بھوک، پیاس، لرزہ۔ اور بخار کی حالت میں پیاس نہ رہنا۔ بخار کے بعد پیاس، اور بہت پسینہ (جاڑے کے بخار اور پسینہ رہے یا نہ رہے کونین کے غلط استعمال کرنے سے جو تپ نوبتی ہو، اُس میں چائنا فائدہ نہیں کرتا۔ (شاید چائنا ۲۰۰۔ مفید ہو۔)

جلسیمیم ۔ ا۔x۔ ۶۔ نبض کمزور، نرم، تیز، پیٹھ میں جاڑا لگ کر بخار آنا شروع ہو جاتا ہے۔ پشت میں یا کُل جسم میں درد، تیسرے پہر روز بخار آنا، ہاتھ پیر برف کی طرح ٹھنڈے، سر گرم اور چہرہ سُرخ، بخار کی حالت میں مریض سُست پڑا رہتا ہے۔ اکثر پیاس نہیں رہتی، جاڑے کی حالت میں یا اُس کے بعد نیند۔

بپٹیسیا ۶۔ نبض کمزور، سڑا پاخانہ۔ یا بدبودار۔ چہ بچّہ کی گیس کا سانس کے ذریعہ جسم میں پہونچنا۔ یا خراب تالاب کا پانی نکالنے سے بخار آنا۔ اور چند دنوں ہی کے بخار میں مریض بہت کمزور ہو جائے۔ اور پڑا رہے۔ سر میں تیز درد۔ مہمل باتیں بکنا، مریض کا خیال ہو کہ جسم کے دو تین حصّہ ٹکڑے ہو گئے ہیں۔ کسی طرح بھی اُن ٹکڑوں کو جوڑ نہ سکنے کی وجہ سے تکلیف محسوس کرنا۔ تپ۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ڈگری پیشاب، بہت تھوڑا۔ دست کالے یا سلیٹی رنگ کے۔

نکس وامیکا۔ ۳۔x۔ ۶۔ ۳۰۔ صبح کے بخار میں تیسرے پہر شام کے وقت یا رات میں بخار آتا ہو۔ ہاتھ و پیر ڈھیلے ہو جائیں قبل بخار کے جمہائی اور انگڑائی، یا بدن ٹوٹتا ہو۔ اندر سردی اور باہر گرمی۔ اندر گرمی، اور باہر سردی محسوس ہو۔ تیز تپ گویا تمام جسم

گرمی سے جلا جاتا ہے (خاصکر چہرہ بہت گرم اور سُرخ اور اتنی گرمی محسوس ہونے پر بھی مریض جاڑے کی وجہ سے کپڑا نہ اُتارنا چاہتا ہو۔

تیز بخار کی حالت میں بھی کپڑا اُتارنے ہی سے جاڑا لگنا۔ متلی۔ دوران سر، قبض، ہاتھ و پیر، ناخن نیلے، بیرونی گرمی سے جاڑا کم نہ ہو، لرزہ کے درجہ میں کپکپی ہو کر جاڑا لگے۔ پانی پینے سے جاڑے کی زیادتی، جاڑے کے قبل اور بعد جلن، صبح یا آدھی رات میں ترشش، بدبودار پسینہ، جو بخار ہمیشہ وقت مقررہ کے بعد آتا ہو، اُس کے روکنے کی نکس وامیکا اچھی اور کامیاب دوا ہے (ٹھیک غروب آفتاب کے وقت استعمال کرنے سے اور بھی اچھا اور جلد فائدہ کرتا ہے۔)

سلفر ۳۰۔ جاڑا لگنے کے پہلے پیاس، جاڑا لگنے پر پھر پیاس، نہیں رہتی، تیز تپ (۱۰۳-۱۰۵) ایسا محسوس ہوتا ہو کہ "کل جسم جلا جاتا ہے" اور دن رات یہ تپ موجود رہے، رات کے وقت بہت زیادہ پسینہ، بخار اُترنے پر بہت سر کا بڑھنا، زبان سفید یا زرد رنگ کی، ان سب علامات میں عام یا مزمن (خاصکر کونین کے غلط استعمال سے پیدا ہوا) بخار میں فائدہ مند ہے۔ کبھی جلدی بیماری کے دب جانے سے بخار آتا ہے۔ اُس میں بھی سلفر فائدہ کرتا ہے۔ ایسی حالت میں اگر سلفر سے فائدہ نہ ہو تو سورائنم ۲۰۰۔ ۳۰ دینا چاہیے۔

ڈاکٹر ایچ، سی، ایلین کی رائے کے مطابق ملیریا بخار میں کونین کے بعد اگر سلفر دیا جائے تو مریض کو بہت فائدہ پہونچا سکتا ہے اس اصلاح کے مطابق کام کرکے ہمنے بھی بہت فائدہ اُٹھایا ہے۔ (ALLEN'S FEVER P.355) ملاحظہ ہو۔

بوکیپٹس گلوب:۔ کبھی کبھی ملیریا سے پیدا نوبتی بخار میں مریض کے جسم کی کوئی علامت صاف نہیں دکھائی دیتی۔ ایسی جگہ پر ڈاکٹر ڈیوی، بورک، اور انسو ٹج، یہ دوا دینے کی صلاح دیتے ہیں۔

مندرجہ ذیل علامات میں بھی یہ دوا بہت زیادہ فائدہ کرتی ہے۔

جسم کی گرمی کا بہت بڑھ جانا۔ کلیجہ دھڑکنا۔ پیپ اور بلغم ملا کف

نکلنا۔ معدہ کی خرابی؛ غدود بول میں جلن۔ معدہ میں بدبو، سستی، اور خون کا خراب ہونا وغیرہ

سی نینتھس۔ ۳۔۳۰۔ بہت جاڑا، پیاس کا نہ رہنا۔ کمر کے نیچے ہاتھ پیر، اور ناک کا اگلا حصہ برف کے مانند ٹھنڈا ہونا۔ اعصاب کا اکڑنا۔ (TWITCHINGS) پوشیدہ بخار (جو بخار دو دن کا ناغہ دیکر آوے) میں نہایت فائدہ مند ہے۔

کیکٹس۔ ۸۔۲۰۰۔ جاگنے پر سب علامات کا بڑھنا۔ شیش کے اخراج کے وقت یا پرانے کو جسم اڑا دیکر بخار آوے۔

افسلسٹم پسینہ میں لہسن کی بو۔ بخار کے وقت جسم کا نیلا رنگ، کونین کے غلط استعمال کی وجہ سے بخار۔

کلکیریا کارب۔ ۲۰۰۔۳۰۔ مرضی ملیریا بخار اُتر جانے پر بھی کچھ بخار رہے۔ دھیما بخار (گیارہ یا دو بجے کے وقت آوے)

جاڑے کی حالت میں پیاس نہ ہو، بدہضمی کے دست ہوں۔ کبھی قبض، کبھی پتلے دست (جن مریضوں کا پیٹ بڑا ہو، یا جن کو ذرا سا ہی سردی لگ جاتی ہے۔ اُن کے لیے یہ دوا زیادہ کارآمد اور مفید ہے۔

کلکیریا آرسنکم۔ ۶۔ سفوف:۔ نوبتی بخار میں تلی، اور جگر کا بڑھنا (خاص کر بچوں کی تکلیف) سانس کی تکلیف، سینہ دھڑکنا۔

ایکینیشیا۔ ۳x۔ مزمن ملیریا بخار کے ساتھ پیشی، خون کی کمی۔

کیمومِلا۔ ۶۔۱۲۔ بچوں کے بخار میں دانت نکلنے کے وقت میں بخار، اور پتلے دست۔ بچہ کا چڑچڑا مزاج۔ گود میں گھومنا چاہے

بچہ بے چین ہو، ایک گال سرخ؛ دوسرا اترا ہوا، زبان زرد، بار بار اور زیادہ پیشاب ہو۔ تھوڑا جاڑا لگ کر بخار آوے۔ اور گرم پسینہ کی حالت میں پیاس۔

جسم میں ایک جگہ سردی اور دوسری جگہ گرمی محسوس ہونا

سیڈرون۔ ۲۰۰۔۱۰۔ ۱۱ بجے دن کے وقت

بہت جاڑا لگ کر اور پیاس کے ساتھ بخار آتا رہے۔ اور درجہ حرارت
میں یا اس کے بعد بہت تیز درد۔ جسم کی کمزوری۔ تلی اور جگر کا
بڑھنا۔ بخار میں ترش چیز کھانے کی وجہ سے ہونٹھ میں چھالے پڑنا۔
بخار اترنے پر بہت سستی اور پسینہ۔ پسینہ کی حالت میں سب علامات کا
کم ہونا۔ (صرف درد سر نہیں کم ہوتا ہے۔) کونین اور آرسنک کے غلط
استعمال سے پیدا ہوئے بخار میں:

بلیسا ٹیلا۔ ۶، ۱۲، ۳۰۔ ہاضمہ کے فعل کی خرابی سے پیدا
ہوا بخار میں، اور گمبھیر اوری بخار میں، تیسرے پہر یعنی ۲ بجے سے ۴ بجے
تک بخار۔ غروب آفتاب کے وقت بغیر پیاس کے بخار میں بہت دیر تک
رہنے والا جاڑا یا لرزہ۔ حرارت کا درجہ بہت تھوڑی دیر تک رہے۔
پیاس اکثر نہیں رہتی۔ بغیر پسینہ کے ناقابل برداشت گرمی۔
(خاصکر شام اور شام) ہاتھ و پیر میں جلن معلوم ہونا۔ کبھی کبھی جاڑے
کے تھوڑے ہی دیر بعد گرمی لگنا۔ یا یہ دونوں ہی ایک حالتیں ایک
ساتھ ہوں) جسم کے ایک طرف خاصکر چہرہ میں پسینہ، غذا کے
بعد نیند، کونین کے غلط استعمال سے بخار۔

فیرم مٹیالیکم۔ ۶، ۲۰۰، کونین کے استعمال سے
پیدا ہوئے بخار میں، خاصکر تلی کے بڑھنے پر، اور اس کے ساتھ
ہی آنا ہے، یہ اسہال ہونے پر، نبض بھاری اور بڑی، رہ رہ کر جاڑا
اور لرزہ۔ حلقی حرارت کی کمی (۹۸ درجہ سے بھی) بغیر خون کے
زرد رنگ۔ غذا کی قے کرنا۔ بہت دیر تک پسینہ نکلتا رہے۔

فیرم آرسنکم ۶۔ بخار کے ساتھ تلی کا بڑھنا۔ کونین
کے غلط استعمال سے خون کی کمی۔ تو بھی بخار، بد ہضمی کے دست
رہنا و بلغم کے ساتھ پیشاب کی خرابی۔

سیانو تھس۔ ۱۔ تلی بڑھی ہوئی (ملیریا بخار کے دفع ہوجانے کے

بعد تلی بڑھ جانے میں فائدہ کرتا ہے۔ لیکن اگر بخار کے ساتھ تلی بڑھی ہو تو اس سے زیادہ فائدہ نہیں ہوتا۔) جگر اور تلی میں درد۔

ملیریا فی سی نے لس - ۳ - x - ۱۰۰۰ - مزمن ملیریا بخار میں۔ کونین وغیرہ، ایلو پیتھک دوائیں زیادہ استعمال کرنے سے بخار رک جانے پر۔

پورٹیکا یورنس :- ملیریا کی وجہ سے پھوڑا گنٹھیا (GOUT) تلی اور جگر کی خرابی، بیخوابی کی شکایت میں (مدر ٹنکچر۔ دس قطرے ایک آدونس گرم پانی میں ہمیشہ دو مرتبہ استعمال کرنا چاہیئے۔ اس طرح یورٹیکا یورنس، استعمال کرانے سے تپ کا حملہ تیز ہو، یا بہت دیر تک جسم گرم رہے تو گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ بخار آپ ہی آپ چلا جائے گا۔ بہت ضرورت ہو تو نیٹرم میور ۶ - سفوف، دو چار خوراک دینے سے بہت فائدہ ہو جائے گا۔ بہت کارآمد ہے۔

کاسٹیکم ۶ - اگر آرام ہونے کے وقت پیشاب زیادہ ہو۔

میوریاٹک ایسڈ ۶ - مریض بہت سست ہو اور اسی حالت میں بدبودار پاخانہ ہو۔

لے پس پی - ۳ - ۶ - ۳۰ - نبض پر اور تیز، پیٹھ میں پھنسیاں اور جگر کی جگہ درد۔ ذائقہ، تلخ، زبان زرد، سر میں بھاری پن، اور درد، کبھی جاڑا اور کبھی گرمی۔ متلی یا صفراوی قے، کھانسی میں تکلیف شام کے پہلے نہاتے طرف جاڑا۔ کھلی جگہ کی جگہ کی نسبت کوٹھری میں زیادہ سردی، تھوڑی پیاس، پیاس کا نہ رہنا۔ سر گرم۔ کبھی بہت پسینہ، پسینہ کی حالت میں نیند، تھوڑی پیاس، پیاس کا نہ رہنا۔ سر گرم، کبھی بہت پسینہ، پسینہ کی حالت میں نیند۔ جسم خشک، اور روکھا۔ مریض کا بک بک کرنا۔ یکایک زور سے چلا اٹھنا۔ (خاصکر بچوں کا) چھونے کی حس، اور چلنے کی طاقت کی کمی۔ تھوڑا پیشاب، زبان میں آبلے، (بہت دنوں تک بخار میں مبتلا ہونے کی وجہ سے اکثر مریض کو پسینہ نہیں نکلتا۔

وراٹرم وِرڈی ۳ x، ۲ x - نبض پُر اور سخت، تیز اور اُچھلتی ہوئی۔ جسم بہت گرم۔ کلیجہ کی دھڑکن تیز۔ متلی کے ساتھ جاڑا سخت تشنج، پیشانی میں اجتماع خون۔

وراٹرم البم ۳ x، ۳۰- صبح ۶ بجے پیاس کے ساتھ جاڑا لگ کر بخار آنا۔ بہت دیر تک جاڑا لگتے رہنا۔ لرزہ کی حالت میں کل جسم ٹھنڈا اور سُست، نبض کمزور، درجۂ بخار میں سر میں ٹھنڈا پسینہ، پسینہ کے درمیان چہرہ پر مُردنی چھائی ہوئی، بدرنگ، تیز ملیریا بخار میں وراٹرم البم بہت فائدہ کرتا ہے۔

لائیکوپوڈیم۔ ۱۲، ۳۰- سہ پہر چار بجے بخار آ کر ۸ بجے رات کو اُتر جائے۔ بہت لرزہ، اور جاڑا۔ تمام جسم میں ٹھنڈک محسوس ہو، قبض، نفخ شکم، جگر میں درد جلن۔

سیڈرن ۱x، ۳x، ۳۰- پیشانی میں خون کا اجتماع۔ بہت تھوڑا پسینہ، یا بالکل ندارد۔ جاڑا اور لرزہ بلا بخار، ہر روز ایک ہی وقت بخار شروع ہو۔ ترائی یا تالاب وغیرہ (ملیریا۔ جہاں ہو) کا بخار۔ ہر روز دوبار آنیوالے بخار میں:۔ ایلاٹریم ۳- جائنا ۶- گریفا ۶- اسٹرامونیم ۳، سلفر ۳، انٹم کروڈ- ۶۔

بخار جو وقت بڑھ کر آوے، انٹم ٹارٹ، ۲x- آرس ۳، ۶۔

کینن سلف ۳- سفوف، چائنا ۶- اگنیشیا ۶- نیٹرم ۳۰- نکس وامیکا ۳۰۔

صبح آنے والے بخار

نکس وامیکا ۶- برائی اونیا ۶- ہیپر ۶- فیرم ۶- لائیکو ۳۰- جلس ۱x- نیٹرم ۳۰- پوڈو فائلم ۶- سیپیا ۱۲- سلفر ۳- تھوجا ۶۔

صفرا سے پیدا ہونے بخار میں:۔ برائی اونیا۔ چیلے ڈونی ایم ایپکاک۔ پوڈو فائلم- [illegible] سلفیٹ۔

بخار آنے کے وقت [illegible] نگی، جلس، الیٹے سورنیم۔ اکن

جب تپ [illegible] کے نوبت [illegible] کا وقت مقرر نہ ہو۔

(یعنی بخار کے بڑھنے یا زیادہ ہونے کا وقت مقرر نہ ہو) آرس ؛ اپیکاک ۔ نکس وامیکا ؛ سورنم ۔ پلس، سیپ ؛ اوپی ایم ؛

روزانہ کے تپ و لرزہ میں

آرنیا ؛ آرس ؛ کیکٹس ۔ کیپس ؛ سڈرن ؛ سائنا ۔ جلس ۔ نیٹرم میور ؛ نکس وامیکا ۔ پلس ۔ رس ۔ سلف ۔ روزانہ بخار دو مرتبہ آوے ۔ چائنا ؛ ایلاٹے ۔ گریف ۔ اسٹرامونیم ۔ سلف ۔ ایپس ، انٹم کرود ۔

روزانہ وقت مقرر پر آوے

آرنیا سڈرن ۔ جلسی می ایم ۔ سیپیا ۔ اسپائی ۔ جلیا ۔ اینگسٹورا ۔

روزانہ وقت بدل کر آئے ۔ نیٹر میور ۔ یوپیٹ ۔ پرف ۔

نوبتی بخار

(ایک دن ناغہ دیکر آئے) آرنیا ۔ سلف ۔ سڈرن ؛ چائنا ؛ نیٹرم میور ۔ اینٹ کرود ۔ ایپس ۔ آرس ، بل ؛ برایو ۔ کینتھ ؛ کلک کارب ۔ کیپس ؛ کاربو وج ۔ اپ ۔ نکس وامیکا ؛ میحے ؛ پوڈو ؛ پلس ۔ رس سلف جلس (باری کے بخار میں جاڑا نہ لگے) لائیکو ۔

(باری کے بخاروں میں ایک بجے سے ۵ بجے کے درمیان آوے)

لونبتی بخار دو بار آئے ۔ آرس ۔ چائنا ؛ الیکیو الاٹ ۔ یوپیٹ ؛ پرف لائیکو ۔ نکس وا ۔ نکس ؛ ارسکاٹا رس ؛

دو بار ناغہ دیکر بخار آتا ہو تو

آرنی آرس ؛ کالبو وج ؛ چائنا ؛ سنا ؛ الاٹے ۔ یا یوس ۔ آیوڈ ؛ اگنے ۔ اپ ۔ مستق ۔ نیٹرم میور ۔ نکس وامیکا ۔ پلس ۔ سیپیا ۔ دراٹرم البم ؛

دو روز ناغہ دیکر دو بار کے بخار میں

آرس ، چائنا ؛ ڈلکے ؛ یوپیٹ پرف ۔ لائیکو پوڈیم ۔ نکس ۔ پلس ۔ رسٹاکس

جو تپ و لرزہ ہفتہ وار آتا ہو :- چائنا ۔ لائیکو پوڈیم ۔ میور یا ؛ رسٹاکس ۔ سلف ۔ ٹیوبر کیولائنم ۔

جو تپ و لرزہ دو ہفتہ ناغہ دیکر آئے :- آرس ؛ میور ؛ کیلک کارب ؛ چینی نم ؛ سلف ۔ چائنا ۔ پلیے سس ۔ سوری نم ۔

جو تپ ولرزہ تین ہفتہ ناغہ دیکر آوے :۔ سلفر، سیگنے کارب، سورائنٹیم۔

جو تپ ولرزہ چھ ماہ ناغہ دے کر آوے۔ لکے سیپی۔

جو تپ ولرزہ سالانہ آئے۔ آرس۔ کاربو وج۔ لکے نیٹرم میور۔ سوری نم۔ سلف، تھوجا۔ ٹیوبر کیولنیم۔

ہمنت رت (اگہن وپوس) کے بخاریں، اکیو۔ برایونیا

(موسم سرما) کے بخاریں، انٹم ٹارٹ، نیٹرم میور، سوری۔

(موسم گرما)، (جیٹھ واساڑھ) کے بخاریں۔ کیپس، سوری۔ بیلیٹی۔ نیٹرم میور۔

برساتی بخاریں۔

شرت رت، کنوار کارتک کے بخاریں میکیولس، برائی الو، جانا، آرس، کول چہ، یوپیٹ پرف۔ نکس وا۔ نیٹرم میور۔ ورے ایم۔ ٹیوبر کیولائنم۔

موسم بسنت (چیت بیساکھ) کے بخاریں۔ انٹ ٹارٹ، لکے۔ سلف، جلس۔ سوری، سیپی، کاربو وج۔

بخاریں کھٹی چیزوں کے کھانے سے ہونٹ میں چھالے پڑے ہوں۔

نیٹرم میور۔ کاربو وج، رسٹاکس۔ بارک۔ سلفر۔

تپ نوبتی اگر تپ لازم میں تبدیل ہو جائے۔ گیمبوج۔ ۶۔ جلس۔ ۱x، لپوڈو فائلم۔ ۶، یوپیٹے پرفو۔ x، ۳۔

بخار آرام ہونے پر تلی بڑھی ہو

سناتھس یا بارک بن، ۳۰، ۶x، x سفوف۔ جگر یالیور کی خرابی رہے تو فاسفو، ۶، ۔ ۳۰۔ عصبی درد یا یرقان میں، چلی ڈونیم۔ ۶۔

بہت عرصہ تک ملیریا میں مبتلا ہونے کی وجہ سے اگر منی خراب ہو جائے تو آرس، ۳۰، ۲۰۰ یا نیٹرم میور ۳۰، ۲۰۰، ملیریا میں مبتلا رہتے رہتے مریض میں خون کی قلت اور ایکدم کمزور ہو جائے (اماسس ہونے سے پہلے) فیرم ۶، یا فیرم آرس ۶۔ ملیریا میں مبتلا رہتے رہتے اگر مریض کو سبز بیماری (کمی خون) ہو جائے تو پلس۔ ۶، ۲۰۰۔

ملیریا کی وجہ سے خون کا پیشاب وغیرہ علامات میں، ملیر یجن ریں،

کبھی کبھی پیشاب میں خون، زور کا جاڑا، درجہ حرارت بلا قید وقت۔ سانس کی تکلیف، قے، یرقان وغیرہ علامات ہوں تو چائنا اس کی اچھی اور کارآمد دوا ہے۔

لیکن اگر زیادہ کونین کھانے سے پیشاب میں خون وغیرہ آنے لگا ہو تو ٹیری نیتھا۔ کینتھرس، ٹیوفرلیوٹم اوغیرہ۔ خون کے پیشاب کے مرض کی دوا انتخاب کرنی چاہئے۔ یا (ضرورت ہو) کونین کے غلط استعمال سے پیدا ہوئے مرض کی دواؤں میں سے انتخاب کرنا چاہئے۔

شاید افریقہ میں یہ مرض (BLACK WATER FEVER) کے نام سے کبھی کبھی خوب پھیل جاتا ہے۔ بہتوں کی جان بھی جاتی ہے۔

نوبتی بخار کا معمولی علاج

سڈرن، چائنا، چی نم آرس، اپیکاک، سلفر، نیٹرم میور۔ اور کاربو وج، یہ آٹھ ملیریا کی منتخب دوائیں ہیں۔ ان میں پہلی پانچ نئے (شدید حادثہ) مرض میں، اور آخری تین پرانے (مزمن (CHRONIC) مرض میں خاصکر کام میں لائی جاتی ہیں۔ سڈرن ۳ X۔ (عصبی درد کے ساتھ معمولی ڈھنگ کے ملیریا بخار کی بڑی اچھی خاص دوا ہے۔

چائنا ۱X، (جاڑا لگنے کے پہلے پیاس، جاڑا اور بخار کی حالت میں پیاس نہ ہو، پسینہ کی حالت میں تیز پیاس، اور کمزور کرنے والا پسینہ، مقام جگر میں درد، سر میں دھمک، اور بخار کی حالت میں مریض کپڑا اتار کر پھینکنے کی کوشش کرے۔ یعنی کپڑا اتارنے کے ساتھ ہی جاڑا۔ اکثر بھوک اور نیند کا غلبہ، کھانے پینے میں زیادتی۔ چائنا ۲ دو تین گرین۔

(علامات کے لئے نوبتی بخار کا مقصد ملاحظہ ہو۔)

آرسنکم۔ ۳، X۔ ۳۰ (جاڑا) گرمی اور پسینہ ان تینوں حالتوں میں بار بار لیکن تھوڑا تھوڑا پانی پینے کی بے انتہا خواہش۔ پسینہ کی حالت میں مرض سے کل علامات کم ہو جائیں۔ جاڑے کے درجہ میں ایکبارگی

جاڑا محسوس نہ ہوتا ہو۔ اگر ہوتا بھی ہو تو بہت تھوڑا۔ دردنیم سر کا۔ ٹھہر ٹھہر کر درد عصبی، کونین کے غلط استعمال سے پیدا ہوئے علامات۔)

ایپیکاک۔ ۳x، ۳۰، ۲۰۰ (جاڑا لگنے کے پہلے اور گرمی کی حالت میں قے یا متلی، یا معدہ کی خرابی کی وجہ سے۔ دوسری علامت ہاتھ پیر و سرد، سینہ میں بوجھ، زبان زرد یا تر، تہہ چڑھی ہوئی، یا بہت میل کی تہہ یا علامات ملیریا بخار صاف صاف محسوس ہو۔) سلفر ۳۰، (حاد اور مزمن دونوں بخاروں میں مفید اور کارآمد ہے۔ نیٹرم میور ۳۰، ۲۰۰۔ (مزمن ملیریا بخار، صبح ۸ بجے سے ۱۱ بجے کے اندر بخار آئے۔ جاڑا اور جاڑا شروع ہونے کے پہلے صفرا کی قے، جاڑے کی حالت میں ترشی، کھانے کی وجہ سے ہونٹوں میں زخم۔ کونین کے غلط استعمال سے پیدا ہوئے علامات)، کاربو وج ۱، ۶، (مزمن ملیریا بخار میں جاڑے کی حالت میں مریض کا جسم برف کے مانند ٹھنڈا ہو۔)

ملیریا کے بعد کی تکالیف

(MALARIAL DISORDER)

آرسنک ۶، ۲۰۰، (مریض کا جسم زرد، زبان سرخ، کونین کا غلط استعمال اور مرض تپ دق ہو جانے کا اندیشہ)، کلکیریا آرس ۶، (سفوف پیشاب کی خرابی، کلیجہ دھڑکنا، بچوں کی تلی اور جگر کا بڑھنا۔

کینیم آرس ۲، ۳، (سفوف) (برابر بخار کے ساتھ کمزوری محسوس ہونا، اور سستی، درد عصبی، جسم برف کی طرح ٹھنڈا اور پسینہ)، نیٹرم میور (شفا انگیز، ہمیشہ کچھ سردی محسوس ہونا۔ تلی بڑھی ہوئی، قبض، دن میں دردسر، کونین کی وجہ سے پیدا ہوئے علامات۔ سلفر ۳۰،

(مرض آہستہ آہستہ گھٹتا جاتا ہو (زیادہ حال جاننے کے لیے ملیریا سے پیدا ہوئے سوء مزاجی کا بیان ملاحظہ ہو)

مزمن بخار میں:- آرسنک، کاربو وج، نکس وامیکا

پلسا ٹیلا، ورٹیرم ایلبم، اگنیشیا، ایپکاک، نیٹرم میور، آرنیکا۔ کیپسکم۔ ایسڈ فاس، سلفر، اریپنا، سڈرن، اور یوپے ٹوریم۔ یہ سب ادویات ۳x، ۳۰x قوت کی دینی چاہیئے۔ شاذ و نادر ہی ملیریا بخار میں کونین سے فائدہ نہیں ہوتا ہے۔ یہ ہم پہلے ہی کہہ چکے ہیں۔ لیکن مزمن ملیریا بخار میں تو کونین سے ذرہ بھی فائدہ کم ہوتا ہے۔ بلکہ زیادہ تر اس سے نقصان ہی ہوتا ہے۔ کونین سے رکے ہوئے بخار میں امراض ادویات کے باب میں کونین کا بیان ملاحظہ ہو۔

غذا:۔ بخار کی تیزی میں مریض کو بجز گرم پانی کے اور کچھ نہ دینا چاہیے۔ جب بخار نہ رہے تو ساگو، آرا روٹ۔ بارلی، دھان کے لاوا کا ماڑ۔ بہدانہ، ناریل۔ مصری کا پانی، وغیرہ ہلکی غذا دینی چاہیے۔

(مزمن اور باری کے بخار میں) بخار کے روز ہلکی غذا اور ناغہ کے دنوں میں پرانے باریک چاول کا بھات۔ مچھلی کا شوربہ، اور تھوڑا دودھ، ملیریا کے ساتھ پیچش اور خون کی کمی ایسے علامات رہنے پر "ٹلی" کے ساگ کا رس بڑا فائدہ مند ہے۔

جہاں ملیریا ہوتا ہو وہاں کے جنگلوں کو صاف رکھنا۔ لیکن سرزیا ترائی میں نہ رہنا۔ سڑا پانی کہیں جمع نہ ہو۔ اس کا بندوبست کرنا۔ جمع ہوا کوڑا جلادینا یا پھکوادینا، تالابوں کی صفائی۔ اندھے کنوئیں، تالاب وغیرہ کا بند کردینا۔ پینے کے لئے اچھے پانی کا بندوبست کرنا۔ یوکلپٹس کا روغن سونگھنا۔ اور رات میں مسہری یا تخت لگاکر یا چارپائی پر سونا بہت ضروری ہے۔

دوسرے بخار کی فہرست ادویات ملاحظہ ہو۔

آب وہوا بدلنے کے لئے جگر میں خرابی ہو کر ملیریا ہوگیا ہو۔ ایسے مریضوں کو کاشی، گیا وغیرہ اچھی جگہوں میں رکھنا چاہیئے۔

جگر میں خرابی نہ ہو تو مدھوپور، دلیو گھر۔ گری ڈیہہ، رانچی۔ دارجلنگ، شیلانگ وغیرہ اچھی جگہیں ہیں۔

۱۹۳۱ء میں ڈاکٹر سر رونیلڈ راس، نے ملیریا کے بارے

میں جو بیان کیا ہے۔ اُس کا خلاصہ ہم ولایت کے بہترین روزانہ اخبار (THE TIME) ٹائمز میں سے لکھ کر نوبتی بخار کا بیان ختم کرتے ہیں۔

دو ہزار برس سے پہلے پُرانے باشندگان اس بات کو نہ جانتے تھے۔ اور انہیں اس کا کچھ بھی علم نہ تھا کہ علیحدہ علیحدہ قسم کے ملیریا کی مرض میں اور ترائی کے پانی کے مخزن سے پیدا ہونے والے کیڑے اس مرض کے سبب ہیں۔ سترھویں صدی کے پہلے حصہ میں چاکنا (یا کونین) پہلے پہل، دکن، امریکہ سے یورپ میں لایا گیا۔ تب سے ڈاکٹروں نے سمجھ لیا کہ ملیریا کی صرف یہی ایک تیر بہدف دوا ہے۔

۱۸۸۸ء میں ڈاکٹر لیوبرن نے محسوس کیا کہ چھوٹے چھوٹے جراثیم ہی ملیریا کے خاص سبب ہیں۔ اس کے بعد ڈاکٹر گلگی نے ثابت کیا کہ چوتھیا تجاری، مہلک ملیریا بخار کے ایک ایک قسم کے خاص جراثیم ہیں۔ ان جراثیم کو نیست و نابود کرنا ہی کونین کا خاص کام ہے۔ لیکن جراثیم خون سے شیطان کی طرح ان بے شمار جراثیم کو انسان کے جسم سے ایک دم زائل کرنے کے لئے بہت روز (یعنی کئی ماہ) کونین استعمال کرنا ضروری ہے۔

ہندوستان میں تلاش :۔ پانی کی جگہوں میں ملیریا کے جراثیم ملنے کی اُمید سے بہت سی ترائی میں علمی جانچ ہوئی۔ لیکن اس طرح یہ جراثیم نہیں ملے۔ ۱۸۹۴ء میں ڈاکٹر سر پیٹرک مین سن نے اندازہ کیا کہ مچھروں کے کاٹنے سے ہی ملیریا ہوتا ہے۔ ۲۰ راگست ۱۸۹۷ء میں، میں نے (ڈاکٹر راس) امتحان کر کے اچھی طرح سمجھ لیا کہ ایک طرح کے مچھر سے ہی یہ مرض پیدا ہوتا ہے۔ ملیریا کے جراثیم اس قسم کے مچھروں کی رال میں رہتے ہیں۔ اور مچھر کے کاٹنے کے وقت رال کے ساتھ وہ خون میں داخل ہوتے ہیں۔ اس لئے ملیریا پیدا کرنے والے جراثیم یہی ہیں۔ لیکن جراثیم کو لے جانے والا یہ کرم ہے۔ جو پانی سے تر جگہوں میں رہتا ہے۔

(INDIAN MEDICAL RECORD FOR JULY Pp. 160-16?

(ملاحظہ ہو)

۲۔ تپ سادہ و لازمی۔ ملیریائی سادہ یا لازمی بخار

(SiMPLE OX MALARiOLiS RUMiTTENT FEVER)

جو بخار بالکل نہیں اُتر جاتا (یعنے جسم کی حرارت ۹۸ء۶ ڈگری نہیں ہوتی) صرف کچھ دیر کے لئے جسم کی گرمی کچھ کم (۱۰۰ یا اس سے زیادہ) ہو جاتی ہے، اور بخار رہتے ہوئے جسم کی حرارت پھر زیادہ ہو جاتی ہے۔ اسی کا نام " تپ سادہ لازمی" ہے۔ کچھ ہلکا جاڑا لگ کر بخار شروع ہوتا ہے۔ سر کے اگلے حصّہ میں درد۔ جگر کی خرابی بخار، ۱۰۱ سے ۱۰۷ قبض۔ اسہال وغیرہ اس مرض کے سلامات ہیں۔ قیام مرض برابر دو ہفتہ ہے۔ صفراء زیادہ ہو جانے سے چار ہفتہ تک یہ بخار رہ سکتا ہے۔ پسینہ بہت نکل کر یہ بخار اتر جاتا ہے اور کبھی لوبتی بخار اور کبھی سرسامی علامات بھی ہو جاتے ہیں۔

ایک قسم کے ملیریا کا جرم ہی اس مرض کا خاص سبب ہے۔

علاج

بخار کی شروع حالت میں (جب یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ لوبتی یا تپ لازمی ہے) تیز پیاس، جسم میں سوزش، بے چینی، موت کا خوف وغیرہ علامات میں ایکونائٹ ۳، x۔ سر میں زیادہ گرمی یا اجتماع خون، پر ٹھنڈے، سر میں در تیز بخار، چہرہ سرخ، بک بک کرنا۔ زبان کا رنگ سرخ، نفخ، شکم وغیرہ علامات میں بیلاڈونا ۳، قے یا متلی کی تیزی ہو، تو ایپکاک ۳، x، مریض بہت کمزور اور سست ہو جائے تو آرسنک ۳۰، x، بچوں کے تپ لازمی میں جلسمیم ۳، صفراء زیادہ ہو تو برائی اونیا۔ ۳، یا کروٹلس ۶، x۔ بخار ایک دفعہ اُتر جائے تو چائنا ۳، x، یا چینی نم سلف۔ ۳، x، سفوف، کرم شکم کے علامات میں سائنا۔ ۳، x۔ ۲۰۰۔

زیادہ علامات کے لئے دوسرے بخاروں کو (خاصکر سرسامی بخار، علاج اور معاون علاج ملاحظہ ہو۔)

۳-پوشیدہ یا کسی دوسری شکل میں ملیریا

(MASRED MALAROUS FEVER)

اُن لوگوں میں جو ایسی جگہ رہتے ہیں جہاں ملیریا کثرت سے پھیلا ہو، کبھی کبھی کے جسم میں ملیریا کا زہر رہتے ہوئے بھی سردی، گرمی، پسینہ، ان تینوں میں سے کوئی علامات نمودار نہیں ہوتی، بخار کی حالت میں کبھی نہیں رہتے۔ اس حالت میں کبھی کبھی صرف دردعصبی، یا تلی کا بڑھنا، یا قلتِ خون، یا پیچش، اسی کا نام پوشیدہ یا دوسری شکل میں ملیریا ہی ہے۔

علاج کے لئے نوبتی بخار کے علاج میں سے حسب علامت علاج انتخاب کرنا چاہیئے۔

۴-ملیریا سے پیدا ہوئی سوء مزاجی

(MALARIAL CACHEXIA)

بہت روز تک ملیریا بخار میں مبتلا رہنے سے کبھی کبھی تلی اور جگر بڑھ جاتا ہے۔ خون کم ہو جاتا ہے۔ یرقان (کنالنور) دردعصبی) اسہال یا معدہ کی خرابی وغیرہ علامات ظاہر ہوتے ہیں۔

علاج :- قلتِ خون کی علامت میں فیرم مٹ۔ ۳۰، کچھ زرد یا سفید، سُرخ، زبان، سستی۔ کونین کے غلط استعمال سے پیدا ہوئے علامات میں، آرسنک۔ ۶۔ ۳۰۔ ٹیلارنگ، جاڑا، تلی بڑھی، قبض، صبح کے وقت دردسر ہو کر تمام دن رہے، کونین کے غلط استعمال سے پیدا ہوئے علامات میں، نیٹرم میور۔ ۳۰۔ تلی بڑھے اور درد میں سیانا تھس ۲۔ x۔ نکس وامیکا، پلساٹیلا، مارک بن الیوڈائڈ، ورٹرم البم، آرنیکا، اگنیشیا، ابیکاک، کیلکیم، سٹرن، لوہے ٹوریم پرف، ارنیا، فاسفورک ایسڈ، سلفر وغیرہ دوائیں، وقت وقت پر ضروری ہو سکتی ہیں۔

ان کے طریقے اور علامات کے لئے "ملیریا نوبتی بخار کا علاج" دیکھنا چاہیئے۔

اس مرض میں کونین کھانے سے نقصان ہوتا ہے۔ کبھی کبھی چائنا دینا چاہئے۔

مہلک ملیریائی بخار

(PERNICIOUS MALARIAL FEVER)

یہ مرض نہایت خوفناک ہے۔ معمولاً گرم ملک میں یہ تپ لرزہ (INTER MITTENT) یا تپ لازمی کی (REMITTENT) شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔ اس کی خاص علامت یہ ہے کہ جسم کے اندرونی آلات میں خون زیادہ ہوتا ہے۔ اس کو لوگ جنگلی بخار کہتے ہیں۔

دو تین روز بخار آنے کے بعد (PAROXYSM) بخار کی خرابی کے سبب علامات محسوس ہونے لگتے ہیں۔

یہ بخار سات قسم کا ہوتا ہے۔ بے ہوشی کا بخار، سرسامی بخار، اسہالی بخار، خبیث بخار، پسینہ کا بخار، قلت خون کا بخار، خونی بخار۔

۱۔ بے ہوشی کا بخار:۔ بیہوشی کرنیوالا (COMATOSE VARIETY) دادسر، دوران سر، مایوسی، غمگینی، آواز بیٹھ جانا، حرارت جسم ۱۰۵ سے ۱۰۷ تک، ناک سے خرخراہٹ کی آواز، بے ہوشی اس کے خاص علامات ہیں۔

مریض چند گھنٹوں میں مرجا سکتا ہے۔

اوپیم ۶، رسٹاکس ۶، اس کی خاص دوائیں ہیں۔

(۲) سرسامی بخار:۔ بخار کی تیز حالت میں تیز درد، سر کان میں بھنبھناہٹ، بے چینی، حرارت ۱۰۵-۱۰۸ اور بہت بکنا جھکنا اس کی خاص علامات ہیں۔ کبھی کبھی جسم کے سرد ہونے سے مریض ایک بارگی بے ہوش ہو جاتا ہے۔ اور یہی بے ہوشی موت ہو جاتی ہے۔ بیلاڈونا ۳، ۳۰۔ اور ہایوسیامس ۳، ۳۰ اس کی مخصوص اور نہایت کارآمد دوائیں ہیں۔

(۳) اسہالی بخار (پتلے دست آنے والے بخار) (DIARRHOEAICOR) کی تیزی میں یکایک دست، یا ہیضہ کے علامات ظاہر (CHOLERAIC) ہو جاتے ہیں۔ یہ دست پانی کی طرح سبزی مائل خون ملا، تیز قے،

رنگ زرد، تیز پیاس، درد شکم۔ انتڑیوں میں اینٹھن۔ سانس کی تکلیف۔ نبض، تیز ہو، یا تھرتھرکانپتی ہو۔ سرد پسینہ، وغیرہ علامات ہوکر زندگی کو پریشانی میں ڈال دیتے ہیں۔ آرسنک ۳، x۔۶، وریٹرم البم ۶۔ پاڈو فائلم ۶، مارک کار ۶، وغیرہ اس کی خاص دوائیں ہیں۔

(۴) خلبیث بخار (ALGID) بخار کی تیز حالت میں مریض کو بہت تیز پیاس ہوتی ہے۔ گرمی محسوس ہوتی ہے۔ جسم کی حرارت (۹۵-۹۶) نبض کمزور، سانس ٹھنڈی، آواز بیٹھی۔ جسم کا اوپر کا حصہ بہت ٹھنڈا (لیکن مریض کو علم رہتا ہے) سرد پسینہ نکلنا وغیرہ علامات ہوکر مریض کی حالت خراب کر دیتے ہیں۔

عرق کافور روبنی کا۔ وریٹرم ۶۔ مینتھس ۳، ۳۰، کاربو وج ۶، ۳۰، اس کی خاص دوائیں ہیں۔

(۵) پسینہ کا بخار :۔ جس میں پسینہ زیادہ (COLLIGUATIVE) بخار کی آخری حالت میں لگاتار پسینہ نکلنا، سستی۔ جسم سرد اور بدرنگ، دل کا فعل کمزور۔ اور بہت پسینہ نکل کر مریض کا مرجانا۔ اس پسینہ والے بخار کے خاص علامات ہیں۔ چائنا ۶، جیبورنڈی ۳۰، ۳، اور فاسفورس ۶۔ اس کی خاص دوائیں ہیں۔

(۶) قلّتِ خونی بخار :۔ جس میں خون کم ہو جائے (ICTERIC VARIETY)

جاڑا اور بخار کی حالت میں آنکھوں اور جسم کا زرد ہونا، صفرا اور قے، دست ہونا، تھوڑی (مقدار میں) پیشاب، کراہٹ۔ اور پسینہ کی حالت میں بہت پسینہ نکلنا۔ اس کی خاص علامت ہے برائی اونیا ۱، پے ٹو، رقوا x اور کروٹیلس ۳۰۔ اس کی خاص دوائیں ہیں۔

(۷) خونی بخار (جس میں خون کا جریان ہو۔) (HOEMORRHAGIC)

غدود کا بالائی حصہ یا جسم کی کوئی دوسری بلغمی جھلی (MUCOUS) (MEMBRANE) جیسے ناک، منہ، معدہ، آلات تناسل، مقعد سے خون نکلنا اس کی خاص علامت ہے۔ ہمالس ۳، x، ایپکاک ۲، x۔

کیکٹس۔ ۲ x ۔ اس کی خاص دوائیں ہیں۔

علاج :۔ گیمبل۔ گیس لٹس۔ سینڈرس۔ بلس وغیرہ مشہور معالج بخار نہ ہونے کی حالت میں جائنا فی خوراک (۱۰ - ۱۵ گرین تک) مرض کے مطابق استعمال کرنے کی صلاح دیتے ہیں۔ جاڑے کی حالت میں، ہاتھ و پیروں کو سیکنا۔ اور بہت سُست ہو جانے میں برانڈی یا وسکی استعمال کرنے کو کہتے ہیں۔ تیز بخار میں برف کا ٹکڑا چوسنے کو دیا جاتا ہے۔

کالاآزار (KALA AZAR)

تپ سیاہ، کالا بخار، حمیٰ، اسود،

(LEIEHMAN DONOVAN INFECTION DUMDUM FEVER)

یہ ایک مزمن مرض ہے۔ تلی بڑھی ہوئی خون کی تے اور بخار بلا قید وقت۔ اس مرض کی تین خاص علامتیں ہیں۔ خون کی کمی کے ساتھ مریض کا جسم سیاہ ہو جاتا ہے۔ اسی لئے ملک آسام میں اس کا نام کالا بخار ہو گیا ہے (PARASITIC) ایک قسم کے جراثیم اس مرض کے سبب ہیں۔ آسام، لنکا، چین، مصر میں خوب پھیلتا ہے۔ اس میں مندرجہ ذیل علامات نمودار ہوتے ہیں۔

بڑھی ہوئی تلی :۔ کبھی کبھی بڑھا ہوا جگر۔ پھیکا رنگ۔ بلا قید وقت نوبتی بخار میں زیادہ روز مبتلا رہنا۔ مسوڑھے سے خون نکلنا۔ اور دانے وغیرہ نکلنا (PURPURA) آماس، قلت خون اور اس کے ساتھ کے دوسرے علامات وغیرہ۔ اس میں مندرجہ ذیل ادویات کام کرتی ہیں۔

آرسنک۔ ۳ x ۔ ۲۰۰۔ بخار، آماس، خون کی کمی۔

فاسفورس۔ ۳۔ ۳۰۔ اخراج خون۔ سیا لونے تھس۔ ۲ x ۔ بڑھی ہوئی تلی۔

کارڈوس میریانس ۳ x ۔ بڑھا ہوا جگر۔

اے پس، لیکے سس، کرڈمیلس، انیم نارٹ، ایسٹرافاسس۔ فیرم آیوڈ۔

فرم آرس، فیرم سیانیٹم، فرم ٹیالیکم وغیرہ دواؤں کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ یہ سب دوائیں ۳، ۶، طاقت کی دینی چاہئیں۔

ٹائیفائڈ

تپ محرقہ، اسہالی۔ تپ محرقہ بطنی۔ آٹم فیور۔ انٹرک فیور
(TYPHOID FEVER)

یہ ایک متعدی مرض ہے۔ ابرٹس، بے سی لس، یا بے سی لس ٹائیفوس نامی ایک (EBERTE'S BACILLUS OR BACILLUS TYPHOSUS) ایک قسم کا جرم ہے۔ جو اس مرض کے پیدا ہونے کا سبب ہے۔ دائمی بخار (برابر رہنا) پیٹ میں اکڑن، اور ریاح کا غلبہ تلی کا بڑھ جانا۔ انتڑیوں میں زخم، درمیانی آنت کا بڑھ جانا اور بول وبراز، خون، اور پسینہ میں، بیسی لس ٹائیفوسس کا دکھائی دینا۔ اس مرض کی علامت مقصد باطے شدہ ہے۔

اس بیماری میں انتڑیوں پر مرض کا خاص حملہ ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے اس کو انٹرک (ENTERIC) یا بطنی بخار، اور موسم سرما کے شروع یعنی کنوار کارتک میں ہونے کی وجہ سے آٹم فیور (AUTUMN FEVER) بھی کہتے ہیں۔

جو ملک نہ بہت سرد اور نہ بہت گرم ہیں۔ اور گاؤں کی نسبت شہر ہیں، اور بڑے شہروں کی نسبت چھوٹے شہروں میں یہ مرض زیادہ ہوتا ہے۔ پانی بہنے کی نالیاں، اور پینے کے پانی کی صفائی کی طرف خیال نہ رکھنے کی وجہ سے ان کی خرابی سے اور مکھی وغیرہ کے ذریعہ سے یہ بیماری ایک جگہ سے دوسری جگہ پھیلتی ہے۔

جن شہروں یا گاؤں میں ٹائیفائڈ فیور (میعادی بخار) وبائی شکل میں پھیلتا ہے۔ ان جگہوں کے پانی کا امتحان کر کے دیکھا گیا ہے۔ کہ اس میں ٹائیفائیڈ کے جراثیم موجود ہیں۔

جوانوں کو یہ بیماری زیادہ ہوتی ہے۔ اور جو لوگ طاقتور ہیں اُن پر زیادہ حملہ ہوتا ہے۔ بچوں کو یہ بیماری بہت کم ہوتی ہے۔ ایک مرتبہ اس بیماری کے ہو جانے سے عمر بھر اس بیماری کے ہونے کا خوف جاتا رہتا ہے۔ لیکن آرام ہو جانے کے بعد پھر دوبارہ حملہ ہونے کا خوف رہتا ہے۔

جراثیم :۔ ٹائیفوسس بے سی لس ؛ ایک طرح کا چلنے کی طاقت رکھنے والا۔ باریک سوت کی طرح، خوردبین سے دکھائی دینے والا جرم ہے۔ ان کے دونوں کناروں پر دو گول شکل کے سرپوش (ڈھکن) کی طرح رہتا ہے۔ اس لئے کچھ لوگ اس کو ڈرم بے سی لس (DRUM BACILLUS) بھی کہتے ہیں۔ خشک جگہ پر یہ جرم عرصہ تک زندہ رہتا ہے۔ لیکن سورج کی کرنوں سے ۱۰ سے ۱۲ گھنٹہ کے اندر ہی مرجاتا ہے۔

مرض کا حملہ ہونے سے، دوسرے ہی ہفتہ سے خون اور بول و براز (پاخانہ و پیشاب) اور پسینہ میں خوردبین سے دیکھنے سے یہ جراثیم دکھائی دیتے ہیں۔ اور یہ جراثیم برف میں عرصہ تک زندہ نہیں رہ سکتے

پھیلنا :۔ مریض کی تیمارداری کرنے کے بعد تیماردار کے جسم میں پاخانہ و پیشاب کے ساتھ اور خراب غذا کے ساتھ اور خراب غذا بھاپ پانی وغیرہ گرد و غبار کے خراب ذرات وغیرہ کے ساتھ سانس کے ذریعہ یہ مرض ایک شخص سے دوسرے شخص میں چلا جاتا ہے۔ ایسا بھی دیکھا گیا ہے کہ کوئی آدمی دیکھنے میں تو بالکل تندرست معلوم ہوتا ہے۔ لیکن جو کوئی اس کے ساتھ رہتا ہے ؛ اس کو ٹائیفائیڈ بخار ہو جاتا ہے۔ انہیں حامل کیریر (دوسرے شخص میں مرض پہونچانے والا) کہتے ہیں۔ انہیں حاملوں کے ذریعہ یہ بیماری اِدھر اُدھر پھیلتی ہے۔

اقسام مرض کا فرق :۔ ٹائیفائڈ بخار کی کئی قسمیں ہیں۔ مثلاً

(۱) جس میں صرف انتڑیوں پر حملہ ہوتا ہے۔

(۲) انتڑیوں پر تھوڑا حملہ ہوتا ہے۔ لیکن تلی۔ جگر۔ مثانہ، دماغ پر کی جھلی وغیرہ پر زیادہ حملہ ہوتا ہے۔

(۳) انتڑیوں پر بالکل حملہ نہیں ہوتا۔

(۴) مخلوط طاہوا۔ حملہ جیسے ٹائیفائڈ کی بیماری کی خاص طریقہ سے حملہ ہونے کے بعد اسٹیپ ٹوکوکس، اسٹے فائلوکس، کولن بے سی لائی وغیرہ کا مریض پر حملہ ہوتا ہے۔

(۵) مقامی حملہ، جیسے ٹائیفائڈ بے سی لس کے ذریعہ پھوڑا یا مثانہ کی سوزش وغیرہ پر ٹائیفائڈ کا حملہ،

(۶) کسی دوسری بیماری کے آخر حالت میں ٹائیفائڈ کا حملہ

انتڑیوں کی خرابی

ان جراثیم کے جسم میں داخل ہونے کا نتیجہ نکلتا ہے کہ انتڑیوں کے چھوٹی انتڑیوں، اور کانی آنت (اعور) کے خطہ کے آخر حصہ کی گئی گلٹیاں پھول جاتی ہیں۔ اس کے بعد وہ جگہ سڑ جاتی ہے۔ اور پیپ پیدا ہو جاتی ہے۔ اور وہ سڑی جگہ گل جایا کرتی ہے۔ اس طرح اس کے سڑنے سے زخم پیدا ہو جاتا ہے۔ اور خون نکلا کرتا ہے۔ اس کے بعد بیماری آرام ہونے کے ساتھ ہی ساتھ یہ زخم بہت کچھ کم ہو جاتا ہے۔ کبھی کبھی آنتوں کا زخم بڑھ کر پھیل جاتا ہے اور معمولاً خطہ پیڑو کی ۱۲ انچ لمبی آنت ایسا ہوا کرتا ہے۔ عموماً کبھی مریضوں کی تلی بڑھ جاتی ہے۔ ہڈیوں کا ہٹرنا بھی شروع ہو جاتا ہے۔ جگر میں بھی انتڑیوں کی تبدیلی شروع ہو جاتی ہے۔ مثانہ میں پھوڑا نکل آتا ہے۔ سانس کی نلی میں خون کی زیادتی اور سوزش ہو جاتی ہے۔ دل کے اوپر کی جھلی (غلاف القلب) کی سوزش، غلاف دماغ کی سوزش، اور انتڑیوں کی تبدیلی وغیرہ اس مرض کے دوران میں ظاہر ہوتے ہیں۔

علامات

جسم میں تو جراثیم داخل ہو گیا ہے لیکن مرض ظاہر نہیں ہوا۔ اس حالت کو مدت خفانت (INCUBATION PERIOD) کہتے ہیں۔ اس کی مدت ایک ہفتہ سے دو ہفتہ ہو سکتی ہے۔ اس حالت میں جسم میں سستی، کام کرنے کو طبیعت نہ چاہتی ہو، جسمانی اور دماغی

گڑبڑی ظاہر ہو جاتی ہے۔ آخر میں مریض بستر میں پڑ جاتا ہے۔ بیماری اکثر یکایک ظاہر نہیں ہوتی۔ درد سر، لرزہ، بھوک نہ لگنا۔ پتلے دست آنا۔ ناک سے خون کا اخراج، پیٹ میں قولنج کا درد، وغیرہ علامات ظاہر ہوتے ہیں۔

پہلا ہفتہ:۔ کبھی کبھی بخار مقررہ طریقہ سے زیادہ ہو کر آخر میں ۱۰۳ سے ۱۰۴ ڈگری تک پہونچ جاتا ہے۔ اور سہ پہر کے وقت کی تیزی ایک یا ڈیڑھ ڈگری تک (بہ نسبت) صبح کے زیادہ ہوتی ہے۔ بخار کے مطابق نبض تیز نہیں ہوتی۔ سخت رہتی ہے اور ایک ہی ساتھ دو ضرب دیا کرتی ہے۔ زبان پر میل کی تہہ چڑھتی رہتی ہے۔ اور سفید رہتی ہے۔ پیٹ پھولا رہتا ہے اور اکڑن ہوتی ہے۔ اگر بخار زیادہ نہیں ہوا تو بکواس کی علامت بھی نہیں رہتی۔ لیکن درد سر اور رات کے وقت دماغ میں غلط خیالات کے چکر لگانے کے علامات رہ سکتے ہیں۔ یا تو پتلے دست آتے ہیں یا قبض رہتا ہے۔ پہلے ہفتہ کے آخر درجہ میں تلی بڑھ جاتی ہے۔

پہلے پیٹ میں، اس کے بعد کل جسم میں گلابی رنگ کے دانے نکل آتے ہیں۔ اگر جسم کا رنگ گورا نہیں ہے تو یہ دانے نہیں دکھ پڑتے۔

سردی و کھانسی کی علامت بھی رہ سکتی ہے۔

دوسرا ہفتہ:۔ کل علامات زیادہ ہو جاتے ہیں۔

بخار کی گرمی بھی بڑھ جاتی ہے۔ اور پہلے ہفتہ کی طرح بخار بہت کم نہیں ہوتا۔ نبض تیز رہتی ہے اور دو ضرب والی حالت نہیں محسوس ہوتی۔ درد سر نہیں رہتا، لیکن دماغی سستی اور خاموش رہنے کی عادت بڑھ جاتی ہے۔ چہرہ، ہونٹھ، اور زبان خشک، مریض سست معلوم ہوتا ہے، پتلے دست، پیٹ میں ریاح جمع ہونا۔ اکڑن کا دورہ رہ سکتا ہے۔ سخت بیماری کے مریضوں کی انتڑیوں سے اخراج اور عصبی کمزوری کی وجہ سے موت ہو جا سکتی ہے۔ اور معمولی مرض میں بخار آہستہ آہستہ گھٹ کر مریض اچھا ہو سکتا ہے۔

تیسرا ہفتہ:۔ نبض کی رفتار ۱۱۰ سے ۱۳۰ فی منٹ ہو جاتی ہے۔ صبح کے

وقت بخار کی کمی خوب نمایاں ہوتی ہے۔ اور آہستہ آہستہ بخار گھٹتا جاتا ہے۔ کمزوری اور دُبلا پن زیادہ ہو جاتا ہے۔ پتلے دست اور نفخ شکم بھی رہ سکتا ہے۔ سانس کے عضو پر حملہ (نمونیا) برانکائی ٹس وغیرہ) قلب کی کمزوری کا بڑھتا۔ بک بک زیادہ کرتا۔ عضلات کا کانپنا اور خاصکر انتڑیوں میں سوراخ اور اخراج خون وغیرہ خوفناک علامات ہیں۔

چوتھا ہفتہ:۔ اس ہفتہ میں بہت مریضوں کا رجحان صحت کی جانب ہوتا ہے۔ اور جسم کی حرارت بھی اپنی اصلیت پر آنے لگتی ہے۔ زبان صاف ہو جاتی ہے۔ اور بھوک لگنے لگتی ہے۔ مرنیوالے مریضوں میں تیسرے ہفتہ میں سب علامات بڑھنے لگتے ہیں۔ مریض بے ہوش بڑبڑا رہتا ہے۔ بیچ بیچ میں کچھ آہستہ آہستہ بکتا ہے! جہاں کوئی نہ بھی ہو' ہاتھ ہٹکتا ہے۔ گویا کسی چیز کو پکڑنا چاہتا ہے۔ مگر پکڑ نہیں سکتا۔ بےخبری میں پاخانہ و پیشاب ہوا کرتا ہے۔ اور پیٹھ کی ریڑھ میں زخم ہو جاتا ہے۔

پانچواں و چھٹا ہفتہ:۔ ہلکا بخار رہتا ہے۔ آخر میں چالیس روز کے بعد بخار چھوٹتا ہے۔ مرض کا دوبارہ حملہ بھی ہو سکتا ہے۔

معمولاً ٹائیفائیڈ کے جملہ علامات مذکورہ بالا محسوس نہیں ہوتے۔ یا اس میں خرابی دکھائی دیتی ہے۔ اس لئے مرض کی شروع حالت میں مرض کی تشخیص کرنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ لیکن جب بے حد درد سر' عصبی درد، اکڑن، دماغ میں جلن، سانس کی نلی کی سوزش، نمونیا پلورسی، یکایک تلی اور سوزش وغیرہ کے علامات کے ساتھ مرض شروع ہونے تک مرض کی تشخیص کرنا۔ مرض کی شروع حالت میں اکثر ناممکن ہو جاتا ہے۔ ٹائیفائیڈ کے دوسرے علامات ظاہر نہ ہونے پر ٹائیفائیڈ کا علاج نہیں کیا جاتا۔ ایسا ہی دیکھا گیا ہے کہ اکثر جگہوں میں انتڑیوں کے زخم میں بھی سوراخ ہو کر جب تک بہت زیادہ اخراج خون نہیں ہوتا۔ تب تک مریض اس طرف خیال رجوع کئے بغیر پڑا رہتا ہے۔ ٹائیفائیڈ کی طرف کسی کا خیال رجوع نہیں ہوتا۔ اور یہ خطرناک شکل اختیار کر لیتا ہے۔

ٹائیفائیڈ بخار کی حرارت آہستہ آہستہ بڑھتی ہے، صبح کی حرارت شام کی حرارت سے ۱۔ یا ۱½ ڈگری کم ہوتی ہے۔ اگر مریض کا رجحان شفا کی طرف ہوتا ہے تو حرارت آہستہ آہستہ گھٹ جاتی ہے لیکن یکایک حرارت کا بڑھنا یا گھٹنا بھی دیکھا گیا ہے۔

کبھی کبھی بخار ایکبارگی چھوٹ جانے کے بعد یکایک ایک روز بخار آجاتا ہے، یا اکثر تیسرے پہر بخار کی زیادتی محسوس ہوتی ہے مگر دوسرے علامات نہیں ظاہر ہوتے۔ کبھی کبھی جتنی حرارت عادتاً ہونا چاہیئے۔ اس سے کم ہوتی ہے؛ نمونیا، پلیورلیسی وغیرہ علامات پیدا ہوجانے پر سردی بھی آسکتی ہے۔

ٹائیفائیڈ بخار میں ایک قسم کے دانے پہلے ہفتہ کے آخر میں، یا دوسرے ہفتہ کے شروع میں ظاہر ہوتے ہیں۔ لیکن سانولے یا میلے جسم میں یہ دانے نہیں دکھائی دیتے۔ اِن دانوں کے علاوہ آماس، پسینہ وغیرہ ہوتا ہے۔ اور بال گر جاتے ہیں، اور بستر کا زخم اکثر ہوجاتا ہے۔ کبھی کبھی پھوڑا بھی نکل آتا ہے۔ اور یہ تکلیف دہ ہوتا ہے۔

ٹائیفائیڈ بخار میں خون میں بہت تبدیلی آجاتی ہے۔ خون کے سفید ذرات بہت کم ہوجاتے ہیں۔ لیکن کسی دوسری وبائی بیماری میں یا سوزشی مرض میں اس طرح سفید ذرات کم نہیں ہوتے۔ یہ ٹائیفائیڈ مرض کی ایک خصوصیت ہے۔ ہیموگلوبن کم ہوجاتا ہے۔ اور خون کی کمی محسوس ہونے لگتی ہے۔

نبض تیز ہوجاتی ہے۔ لیکن بخار جتنا تیز رہتا ہے۔ نبض اُتنی تیز نہیں رہتی۔ نبض کے دو ضربات ہوتے ہیں۔ یہ دو ضربات کسی دوسری شدید بیماری میں دیکھنے میں نہیں آتے، مرض بڑھنے کے ساتھ ہی ساتھ نبض ترتیب وار ہلکی اور تیز ہوتی ہے۔ مرض رفع ہونے کے وقت مریض کی طبعی حالت درست ہوجاتی ہے۔ اور کبھی کبھی کمزور ہوجاتی ہے۔ کسی دوسرے مرض میں نبض کی حالت ایسی نہیں ہوتی۔ دل کی رفتار بھی کسی کسی مرض میں بڑھتی دکھائی دیتی ہے۔ لیکن ایسا بہت کم ہوتا ہے؛ خون کا دباؤ آہستہ آہستہ کم

ہو جاتا ہے۔ معمولاً دل کی آواز میں کوئی خرابی نہیں محسوس ہوتی۔

پیر کی وریدوں سے خون کا دباؤ کم ہو کر گرمی ہونا۔ سردی ہونا۔ درد، آماس، وغیرہ بھی دیکھے جاتے ہیں۔

ٹائیفائیڈ میں شروع ہی سے بھوک گھٹ جاتی ہے۔ زبان پر سفید موٹی تہہ جمی رہتی ہے۔ مرض کی حالت میں زبان اکثر تر دکھائی دیتی ہے۔ لیکن آخر حالت میں زبان خشک رہتی ہے، زبان پر بھورے رنگ کی تہہ جمی رہتی ہے، ہونٹھ اور مسوڑھے پر میل کی تہہ جم جاتی ہے۔

کرنول کی گلٹی میں آماس، اور سوزش اکثر ہوتی ہے متلی اور قے کسی کسی کو ہوتی ہے۔ بیس تیس ۳۰ فیصدی مریضوں کو بیماری کے پہلے ہفتہ کے آخر میں یا شروع دوسرے ہفتہ میں پتلے دست آنے لگتے ہیں۔ براز دانہ دار، پتلا اور بادامی رنگ کا ہوتا ہے۔ لیکن زیادہ مریضوں کو قبض رہتا ہے۔ سات فیصدی مریضوں کو دوسرا ہفتہ ختم ہونے سے چوتھے ہفتہ کے شروع تک آنت میں زخم ہو جاتا ہے۔ جس سے خون کا اخراج ہوتا ہے۔ یہ خون نہایت بد علامت ہے۔ اس وقت تک اکثر مریضوں کی نبض خراب ہو جاتی ہے۔ اور گرمی جتنی چاہیئے اس سے گھٹ جاتی ہے۔ اور سردی کی حالت آجانے کے علامات ظاہر ہوتے ہیں۔ اور مریض مر جاتا ہے۔ نفخ، شکم، اور پیٹ میں داہنے طرف قراقر کی آواز اکثر ہوا کرتی ہے۔ پیٹ میں درد اور اینٹھن رہتی ہے، انتڑیوں کے اس زخم ہی کی وجہ سے مریض کی تہائی حصہ حالت خراب ہو جاتی ہے۔ یہ اکثر تیسرے حصہ میں ہوتا ہے۔

یکایک پیٹ میں خاصکر جگر کے نیچے کے حصہ میں اکڑن کا درد دبانے سے درد محسوس ہونا۔ پیٹ کے عضلہ کا اکڑنا۔ حرارت بڑھ کر یکایک گھٹ جانا وغیرہ آنتوں میں سوراخ ہونے کے علامات ہیں۔

تلی بڑھ جاتا ہے، لیکن جگر میں کوئی خاص قابل بیان علامت نہیں محسوس ہوتی۔ مرض کے شروع حالت میں اکثر ناک سے خون

نکلتا دکھائی دیتا ہے۔ التہابِ شعب (BRONCHITIS) اور برانکو نمونیا بھی اکثر ہو جایا کرتا ہے دوسرے یا تیسرے ہفتہ میں یہ نمونیا ہوتا ہے۔

خون بلی کھانسی یا پلیوریسی بھی کسی کسی کو ہو جایا کرتی ہے۔

ٹائیفائیڈ کے ساتھ گلے کی اکڑن، گردن کا پیچھے کی طرف جکڑ جانا۔ روشنی کی برداشت نہ ہونا۔ درد سر، درد عصبی، وغیرہ، خرابی دماغ کے علامات ظاہر ہوتے ہیں۔ بک بک کرنا بھی شروع ہو جاتا ہے۔ ہر ایک قریب المرگ مریض میں سرسامی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ لیکن معمولاً آہستہ آہستہ بڑبڑانا، رات کے وقت بک بک کرنا۔ انگلیوں کا پھڑکنا۔ بستر کی چادر نوچنا وغیرہ علامات دکھائی دیتے ہیں، پیشاب رکنا۔ یا بہت پیشاب ہونا بھی علامات ہو سکتے ہیں۔

خاص علامات:۔ بخار متواتر بنا رہنا۔ ناک سے اخراج خون۔ آہستہ بخار بڑھنا۔ بہ نسبت صبح کے شام کو بخار زیادہ ہونا۔ نبض کا ایک دو ضربات، خون میں سفید ذرات کا بڑھ جانا۔ خون بول و براز، اور پسینہ میں ٹائیفائیڈ بے سی لس کا ہونا۔ اس کے خاص علامات ہیں۔

نتیجہ:۔ فیصدی ۵ سے ۱۵ تک مریض مرجاتے ہیں، دماغ، مثانہ، اور دل پر مرض کا حملہ ہونے سے یکایک موت آسکتی ہے۔ بہت زیادہ گرمی، بکواس، نفخ شکم، انتڑیوں سے خون گرنا۔ آنتیں پھٹ جانا وغیرہ علامات بد ہیں۔

حفظ ما تقدم:۔ ٹائیفائیڈ بخار، جس وقت وبائی صورت میں پھیلا ہو تو، مکان کو خوب صاف ستھرا رکھنا چاہیے۔ پانی کے نکلنے کا پورا پورا بندوبست رکھنا چاہیے۔ پانی جوش دیکر پینا چاہیے۔ کھانے کی چیزوں پر مکھی نہ بیٹھنا چاہیے۔ یا گرد و غبار گرنے نہ پائے۔ اسکو مدنظر رکھنا چاہیے۔

سڑی چیزیں کھانا، زیادہ کھانا۔ بہت زیادہ محنت اور رات میں جاگنا۔ یہ سب ترک کر دینا چاہیے۔ مریض کو علیحدہ مکان پر رکھنا اور قے و بول و براز دور گاڑ دینا اور تیمارداروں کے علاوہ اور کسی کو اُس مکان میں جہاں مریض ہو نہ جانے دینا چاہیے۔

علاج :۔ دوا کی نسبت غذا پر زیادہ نظر رکھنا ضروری ہے۔
مریض کو روشنی، اور ہوا سے پُر کمرہ میں صاف ستھرے بستر پر سلانا چاہیئے۔
بستر کے چادر کے نیچے آئل کلاتھ، بچھا رکھنا چاہیئے۔ پتلا خوب ہلکا ہوا اور آسانی سے ہضم ہونیوالا کھانا ہونا چاہیئے۔ پانی خوب پلایا جا سکتا ہے۔ چھینا کا پانی۔ (پھاڑا دودھ کا پانی) گلوکوز واٹر۔ مصری ملا کر جوش دیا ہوا پانی یہ سب ہلکی غذائیں ہیں۔ منھ اور زبان خوب صاف کر دینا چاہیئے۔ پشت پر بیچ بیچ میں بورک ایسڈ لگانا چاہیئے۔ اس سے بستر کا زخم نہ ہوگا۔

آنتوں کے پھٹ جلانے پر سرجن (جرّاح) کی ضرورت ہو سکتی ہے۔

اس میں مندرجہ ذیل ادویات مفید ثابت ہوئی ہے۔

ایسٹک ایسڈ ۔ ۶۔ ۳۰۔ ہلکا بخار۔ رات میں پسینہ، تیز پیاس، پیشاب کی زیادتی، بہت پتلے دست، زیادہ کمزوری اور سستی۔ بکواس۔ نفخ شکم، گہری نیند اور بیچ بیچ میں بکنا۔

ایلومین ۔ ۶۔ ۳۰۔ پتلے دست، خون ملا بدبودار دست، پاخانہ کے ساتھ بہت جما ہوا خون۔

اگاریکس ۶۔ ۳۰۔ ہاتھ و پیروں میں اکڑن، جلگنے ہوئے بک بک کرنا۔ سونے میں بک بک نہ کرنا۔ بستر سے بھاگنے کی خواہش۔

ایمون کارب ۶۔ ۳۰۔ قوتِ زلیست کی کمزوری، بستر کا زخم۔ پیشاب میں بدبو، ناک، مسوڑھے یا انتڑیوں سے اخراج خون۔

اے پس مل ۔ ۶۔ ۳۰۔ آہستہ آہستہ بک بک کرنا۔ زبان اور ہونٹھ پر چھالے کی طرح دانے، زبان باہر نکالنے پر کانپنا۔ کچھ دیر ٹھہر ٹھہر کر چیخنا۔ (یہ دماغ میں پانی جمع ہونے کی ایک علامت ہے۔)

آخر میں گہری نیند۔ جسم کے کسی حصّہ میں سوزش محسوس ہونا۔ اور قریب قریب ۸ گھنٹہ بھوک نہ لگنا۔ آہستہ آہستہ کچھ بکتے رہنا۔ لیکن پیاس تیز۔ بے خبری سے پیشاب ہونا، بدبودار پاخانہ، پیشاب پسینہ نہ نکلنا آنکھ کے اوپر کی پلک میں آماس

آرنیکا۔ ۶، ۲۰۰۔ مرض کی شدید حالت میں بدبودار۔ پتلے دست، سستی، کمزور ہونا۔ مجبوراً سو جانا پڑتا ہے۔ بستر خواہ کتنا ہی ملائم ہو لیکن مریض کو سخت محسوس ہوتا ہے۔ اس لیے وہ بار بار کروٹ بدلا کرتا ہے۔ تمام جسم میں کچل جانے کی طرح درد، جگہ جگہ پر چوٹ کے ایسے نشانات، بے ہوشی، آہستہ بکواس، پوچھنے پر ٹھیک جواب دیتا ہے لیکن فوراً ہی لا علم ہو جاتا ہے۔ اور فضول بکا کرتا ہے، پوچھنے پر یہ کہتا ہے کہ اچھا ہوں! لیکن حقیقت میں اسکو تکلیف رہتی ہے۔ انتڑیوں سے خون گرنے کی اچھی دوا ہے۔ بیخبری میں پیشاب زبان کے درمیان بھوری تہہ جمی ہوئی۔ منھ میں بدبو۔

آرسنک۔ ۲۰۰، مرض کے شروع سے آخر تک اس کا استعمال ہو سکتا ہے۔ بہت سستی، کمزوری، بے چینی، اور موت کا خوف، دماغی بے چینی میں جسمانی کمزوری کی وجہ سے حرکت نہیں کر سکتا۔ تمام جسم میں سوزش، اور جلن دوپہر اور آدھی رات میں بخار اور اور دوسرے علامات بڑھ جاتے ہیں، تیز پیاس، ہر مرتبہ تھوڑا تھوڑا پانی پیتا ہے۔ دانت اور ہونٹھ پر میل کی تہہ جم جاتی ہے، منھ میں زخم، اور ان زخموں سے آسانی سے خون نکلنا۔ سونے میں خواب۔ بستر پر پڑے پڑے زخم۔ بہت لوگوں کی رائے ہے کہ مرض کی شروع حالت میں ایکون اور آرسنس کا استعمال نہ کرنا چاہیئے۔ پائخانہ میں بدبودار اور رنگ میلا۔

آرم ٹرفائلم ۶، ۳۰، آہستہ آہستہ بکنا۔ متواتر ناک اور ہونٹھ نوچنا۔ ناک اور ہونٹھ اُس وقت تک کریدا کرتا ہے، جب تک خون نہ نکلے، اوپر کی پلک کا پھڑکنا۔ بستر کی چادر نوچنا۔ منھ، خشک، پیشاب رُکا ہوا۔ ان علامات کے ساتھ آخری حالت کی یہ اچھی دوا ہے۔

بپٹیشیا۔ ۱x، ۲۰۰، کچھ لوگوں کی رائے ہے کہ مرض کے شروع سے آخر تک اس دوا کی نیچی طاقت کے استعمال سے مریض کو شفا ہو جاتی ہے۔ اور کسی دوسری دوا کی ضرورت نہیں پڑتی۔ یا مرض بڑھتا نہیں ہے۔ ٹائیفائڈ یا خراب بخار کی شروع حالت میں چہرہ اداس گرمی، نیند،

آہستہ آہستہ بک بک کرنا۔ ہونٹھ اور دانتوں پر کالی تہہ جمی ہوئی، آہستہ کچھ پوچھنے پر نیند سے جاگ کر جواب دینا شروع کرتا ہے۔ لیکن پورا جواب ختم کرنے کے پہلے ہی پھر نیند میں ڈوب جاتا ہے، بول و براز، پسینہ اور منھ میں بہت زیادہ بدبو، زبان خشک پھٹی، زبان کے درمیان داغ، چہرہ روکھا صرف پتلی چیزیں نگل سکنا، خیال کرتا ہے کہ اسکے جسم کے ٹکڑے ادھر ادھر پڑے ہیں۔ ان کے جوڑنے کی کوشش کرتا ہے، خواہ کسی طرح سوئے لیکن جسم کے ان حصوں میں جو بستر سے لگے رہتے ہیں، زخم کی طرح درد، اکڑن محسوس ہوتی ہے۔ بستر پر ایک طرف پڑے رہنے سے زخم ہو جاتا ہے۔

بیلاڈونا ۶، ۲۰۰ زور زور سے بکنا۔ مارنا چیخنا۔ چلانا، ہذیان دماغ میں خون کی زیادتی۔ آنکھ سرخ و گرم، ہاتھ پیر ٹھنڈے، درد سر، آنکھیں، پھیلی، نبض موٹی اور سخت، خوفناک جاندار یا بھوت و پریت وغیرہ خواب میں دیکھنا۔ کنپٹیوں میں تپکن۔

برائونیا ۶، ۲۰۰۔ آہستہ آہستہ بکنا۔ مریض بکنے میں دن بھر کے کام کا چرچا کرتا ہے، خوف کھاتا ہے۔ درد سر۔ جیسے پیشانی پھٹ جائیگی۔ آرام سے کمی اور حرکت سے زیادتی، تیز پیاس، زیادہ دیر بعد بہت مقدار میں پانی پینا، قبض، خاموش پڑے رہنے سے اچھا رہتا ہے۔

کاربو وج ۳۰، ۲۰۰۔ مرض کے آخر حالت کی یہ ایک بہت اچھی دوا ہے۔ جب مریض کی آنکھیں اور منھ نیلا ہو جائے۔ نبض ڈوب جاتی ہے۔ بہت زیادہ ٹھنڈا پسینہ نکلنے لگتا ہے۔ مریض ناک اور منھ کے پاس پنکھا جھلنے کو کہتا ہے۔ گلا گھبراتا ہے۔ آنکھ اور چہرہ دھنس جاتا ہے۔ پیٹ پھول کر آواز بیٹھ جاتی ہے۔ اس طرح جب موت کے علامات پیدا ہو جاتے ہیں۔ ایسے وقت میں کاربو وج نے بے شمار مریضوں کی جان بخشی کی ہے۔ بدبودار پاخانہ، منھ میں زخم، بستر کے زخم (بستر پر ایک طرف پڑے رہنے سے زخم۔) وغیرہ خون خراب ہو جانے کے علامات میں بھی یہ خوب کام کرتا ہے۔

کلکیریا کارب ۔۳۰۔۲۰۰۔ مریض کی کل جسم میں شروع حالت میں جسم میں خاصکر پیشانی میں پسینہ، تکیہ تر ہو جاتا ہے۔ پسینہ میں ترش بو نیند نہ آنا۔ بار بار مرض کا حملہ۔

چیاینا ۶۔ ۲۰۰۔ ٹائیفائیڈ، ملیریا بخار، سستی بسر میں جگہ نفخ شکم، دست آنا۔ تلی کا بڑھنا۔ غمگینی، براز کے ساتھ انتڑیوں کے زخم کی وجہ سے خون کا اخراج۔

سینا۔ ۳۰۔ ۲۰۰۔ اگر کرم کے علامات موجود ہوں، اور دوسری منتخب دوا سے امید کے موافق فائدہ نہ ہو تو یہ ایک بہترین دوا ہے۔ خاصکر لڑکیوں کے بیماری میں۔

کولچیکم ۶۔ ۳۰۔ سر میں سرد پسینہ، سانس کی آمد و رفت سرد۔ چہرہ بگڑا۔ کھانے کی چیز دیکھنے یا اس کی بو سے متلی۔ غذا اچھی نہ معلوم ہو۔ پیٹ میں بہت زیادہ ریاح جمع ہونا۔ پیٹ میں اکڑن۔ پیٹ گرم لیکن ہاتھ پیر سرد۔ پاخانہ ہونے کے پہلے پیٹ میں درد۔

کروٹیلس ۶۔ ۳۰۔ دل کی خرابی۔ آنت میں زخم اور ناک منھ مقعد اور پیشاب کے راستہ سے خون کا اخراج ہونا۔ پاخانہ پتلا۔ سیاہ بدبودار، یکایک حالت خراب ہو جانا۔

ڈیجی ٹلیس ۶۔ ۳۰۔ اندرونی سردی۔ لیکن باہری گرمی، نبض کمزور، بیقاعدہ۔ معمولی حرکت سے محسوس ہو کہ قلب کا فعل بند ہو جائے گا۔ اور خاموش بیٹھے رہنے سے کمی، متلی اور قے، وغیرہ

یوکے لپٹس ۶۔ ۱۲۔ ٹائیفائیڈ، ملیریا بخار، سستی، اسہال۔

یوپیٹو پرو ۶۔ ۲۰۰۔ صفرا کی وجہ سے نازمی بخار۔ ملیریا بخار۔ آہستہ آہستہ اگر ٹائیفائیڈ کی صورت اختیار کر لے تو یہ ایک بہترین دوا ہے، تمام جسم میں درد، ایسا محسوس ہوتا ہے کہ گویا ہڈیاں ٹوٹ گئی ہیں۔ بخار بڑھنے کے وقت تیز پیاس۔

جلسیمم ۔ ۶۔ ۲۰۰۔ بخار محسوس ہوتے ہی خوفناک کمزوری، سستی،

گہری نیند، بے رونقی کی کیفیت، آغاز مرض سے اختتام تک دکھائی دیتی دیتی ہے۔ آنکھ و منھ خون کی زیادتی کی وجہ سے تمتمایا ہوا۔ حرکت کی طاقت نہ رہنا۔ اعصاب کے سست پڑ جانے کی وجہ سے مریض خواہش کرنے پر بھی اپنے جسم کو ہلا نہیں سکتا۔ زبان باہر نہیں نکال سکتا۔ زبان بالکل سست پڑ جانے کی وجہ سے آواز بالکل نہیں کر سکتا۔ صفرا ملا گندا یا لیسدار دست، پیشانی کے پچھلے حصہ میں درد۔ ڈر کر یا یکایک دانے دب کر مرض پیدا ہو جانا (اگنے)، ایکونائٹ، آرسنکم، کافیا وغیرہ اسکی ایک اچھی دوا ہے۔

ہیلی بورس، ۶-۲۰۰، ۴ بجے شام سے ۸ بجے رات تک۔

گرمی یا بخار بڑھنا (لائیکو) دل بیٹھا ہوا، معمولی باتوں میں رنجیدہ ہو جانا۔ اور سمجھانے سے اور بھی غصہ ہونا۔ بے ہوشی۔ سوال کرنے پر آہستہ آہستہ جواب دینا، یکایک چیخنا، نیند کم، آنکھ کی پتلی پھیلی ہوئی۔ روشنی میں سکڑتی نہیں۔ ایسا منھ چلاتا ہے گویا کچھ چبا رہا ہے۔ متواتر ہونٹ اور ناک کریدنا۔ (ہایئیہ رہنے کی حالت میں ارنم کرم، کی وجہ سے ہنسنا۔ پیشانی تکیہ پر رکھ کر ادھر ادھر ہلانا۔ اور ہاتھ سے پیشانی ٹھوکنا۔ بے خبری سے ملا دست، سیاہ رنگ کا تھوڑا پیشاب، یا پیشاب رکنا۔

ہائیوسیامس، ۶-۲۰۰۔ آخری حالت میں گہری نیند۔ لیکن جگانے پر ٹھیک جواب دیتا ہے، مریض کے دل میں شبہات، بھوت، پریت، وغیرہ کے خواب دیکھنا۔ جاگتے ہی بک بک شروع کرنا۔ کوئی شخص موجود نہیں ہے۔ لیکن اس کی موجودگی سمجھ کر اس سے بات چیت کرنا۔ جسم کا کپڑا پھینک دینا۔ ننگے ہو جانا۔ متواتر آلہ تناسل پر ہاتھ رکھے رہنا۔ بد اخلاقی کی باتیں کرنا۔ بغیر بولے رہ نہ سکنا۔ بے خبری میں پاخانہ و پیشاب بستر کی چادر نوچنا اور جسم کے کپڑے نوچنا، دانت کڑکڑانا۔ بچھو پھڑکتے ہوں۔ تنہائی میں ڈر محسوس ہو، دل میں سوچتا کہ کوئی زہر نہ کھلا دے۔ کوئی شخص زہر دینے کی کوشش کر رہا ہے۔ متواتر بکتا رہے۔ بے سلسلہ بات چیت کرنا۔

اگنیشیا۔ ۳۰، ۲۰۰۔ محبت میں نا اُمیدی یا خوفناک رنج کی وجہ سے بیماری۔ گہری سانس لینا۔ سینہ خالی محسوس ہونا۔ معمولی سی باتوں میں تکلیف محسوس ہونا۔ وغیرہ ذہنی علامات میں خاصکر مفید و کار آمد ہے۔

اپیکاک۔ ۶، ۲۰۰۔ کسی مرض کی ابتدائی حالت میں جلن، بھوک نہ لگنا، بے چینی، ہلکا بخار موجود رہے تو یہ ایک اچھی اور کامیاب دوا ہے۔ مرض کی شروع حالت میں متلی، قے، صفراوی دست، پیٹ میں ریاح جمع ہونا۔ اور درد سر وغیرہ علامتوں میں مفید ثابت ہوا ہے۔

لیکسس۔ ۳۰، ۲۰۰۔ نیند کے بعد تمام علامات کا بڑھ جانا۔ جسم میں حرارت، بخار میں گرمی، تالو میں جلن۔ کل جسم میں خاصکر گلے میں چھونا۔ برداشت نہ ہونا۔ گلے پر کپڑا نہیں رکھا جا سکتا۔ دم رُکنے کی طرح محسوس ہوتا۔ لگاتار گڑبڑ۔ بے تکی باتیں۔ انتڑیوں کے زخم سے اخراج خون، سستی۔ جبڑے ہل جانا۔ زبان، خشک و سیاہ، زبان کا باہر نکلنے پر کانپنا۔

لائیکو۔ ۳۰، ۲۰۰۔ مرض کے تیسرے ہفتہ میں نفخ شکم، ہذیان، بستر نوچنا۔ پیٹ گڑگڑانا۔ پیشاب سرخ تہہ نشیں ہونا۔ سست پڑا رہنا۔ سانس کی آمد و رفت میں آواز (انٹر مارٹ، اوپیم۔ سانس کی آمد و رفت میں ناک ہلنا۔ تیسرے پہر ۴ بجے سے ۸ بجے تک تمام علامات کا بڑھنا؛ داہنے طرف مرض کا زیادہ حملہ ہونا۔ ان سب علامات میں خاصکر مفید ہے۔

مارک سول۔ ۳۰، ۲۰۰۔ زبان پر گاڑھی زرد تہہ جمی ہوئی ہے۔ زبان تر لیکن پیاس کا رہنا۔ منہ میں بدبو دار پسینہ، لیکن پسینہ نکلنے سے بھی کم نہ ہونا۔

میوریاٹک ایسڈ۔ ۳۰، ۲۰۰۔ سستی لیے رد تنفس، ٹھنڈا پسینہ۔ جبڑے لٹک پڑنا۔ بستر پر اوپر سے نیچے کھسکتے جانا۔ بے ہوشی، زبان خشک اور بیچینی، بے خبری میں پاخانہ، پیشاب ہو جانا۔ متواتر بستر پر اوپر سے نیچے کی طرف کھسک جانا۔ نوبتی حالت۔

نائیٹرک ایسڈ ۳۰، ۲۰۰۔ انتڑیوں کے زخم کی وجہ سے بہت

زیادہ چمک دار، سُرخ خون کا اخراج، پتلا، سبز، پیپ و خون ملا بدبودار پاخانہ۔ پیشاب میں گھوڑے کے پیشاب کی طرح بو۔ پیٹ میں اکڑن۔ سُستی۔

نکس وامیکا ۶۔ ۲۰۰: منہ کا ذائقہ کڑوا۔ صفرا ملے پتلے دست یا قبض، چڑچڑا مزاج، شب بیداری اور ثقیل غذا کی وجہ سے بیماریاں، علامت پر دھیان رہتا ہے۔ کمر میں درد، مریض جسم کو ڈھکے رکھنا چاہتا ہے۔

اوپیم ۶۔ ۲۰۰: گہری نیند، نیند سے جگایا نہیں جا سکتا۔ سانس کی آمدورفت میں گھڑگھڑاہٹ، جسم پر گرم پسینہ، نچلے جبڑے کا لٹکنا۔ چہرہ سیاہ پیٹ میں نفخ، بے خبری میں زیادہ پیشاب ہونا یا پیشاب رُکنا۔ نصف کھلی آنکھیں، بستر کی چادر نوچنا۔ وغیرہ۔

فاسفورس ۳۰۔ ۲۰۰: پیاس، ٹھنڈا پانی پینے سے کمی۔ تمام جسم میں جلن، سُستی، پیشانی سینہ اور پیٹ خالی محسوس ہونا۔ پانی پینے کے کچھ دیر بعد قے، اسہال، براز میں ساگو دانہ کی طرح چیز، انتڑیوں سے خون کا اخراج، ٹائیفائڈ۔ بخار کے ساتھ نمونیا۔

فاسفورک ایسڈ: مریض کو شروع سے آخر تک اس دوا کی ضرورت ہو سکتی ہے۔ آنکھ کے کونے میں داغ، مُردہ کی طرح پڑے رہنا۔ انتڑیوں سے سیاہ خون کا اخراج، سورائینم ۳۰۔ ۲۰۰۔ اگر منتخب دوا سے اُمید کے موافق فائدہ نہ ہو۔

پلساٹیلا: تیل یا گھی کی بنی ہوئی چیزیں کھانے کی وجہ سے بیماری، پیاس نہ ہونا، جسم کے ایک طرف گرمی، دوسری طرف ٹھنڈک، پتلے دست، ایک مرتبہ کا پاخانہ دوسرے مرتبہ کے پاخانہ سے مختلف، ترش ڈکاریں۔ متواتر علامات کا بدلنا۔

رسٹاکس: کسی نئی بیماری میں اگر ٹائیفائڈ کی علامت ظاہر ہو تو یہ اچھی دوا ہے۔ بے چینی اور درد۔ حرکت سے کمی۔ نرم بستر پر برابر کروٹ اِدھر اُدھر بدلتے رہنا۔ منہ اور ہونٹوں پر چھالے کی طرح دانے۔

سٹرامونیم: رات میں ڈرنا۔ یا تنہا نہ رہ سکنا۔ یہ ڈر کہ کوئی شخص زہر دے کر ہلا دیگا۔ زبان خشک، زخمی، درمیان میں میلی، دانت کا داغ پڑنا لیکن آگے کا مثلث نما حصہ سُرخ، مرض کے شروع ہی سے پتلے دست، سُستی، بے خبری سے

پاخانہ ہو جاتا۔

سٹرامونیم۔ ۳۰، ۲۰۰۔ ہوش نہ رہنا۔ مریض ہاتھ پیر سکڑ کر سونا پسند کرتا ہے۔ یکے بعد دیگرے (ایک کے بعد دوسرا) بکنا اور تہمت لگانا۔ ہاتھ پیر کو دانت سے کاٹنا۔ اور دوسروں کو مارنا چاہتا ہے۔ گفتگو سخت، متواتر بک بک کیا کرتا ہے۔ وہ وحشی اور انسان کے سامنے رہنا چاہتا ہے بکنے کے وقت دوسروں کو گالی دیتا ہے۔ گاتا ہے، شعر بناتا ہے۔ ہنستا ہے یا عرض معروض کیا کرتا ہے جھوٹے اور خوفناک خواب دیکھ کر جاگ اٹھتا ہے۔ سوچتا ہے کہ وہ دو حصہ میں تقسیم ہو گیا ہے۔ یا پلنگ پر آڑے سو یا رہتا ہے۔ آنکھیں پھٹی، تتلا کر بولتا ہے۔ درد نہیں رہتا۔

سلفر۔ ۳۰، ۲۰۰۔ جب کسی دوا سے پورا فائدہ نہیں ہوتا۔ صبح پتلے، دست آتے ہیں، ہاتھ، پیروں میں جلن، مقعد کی کھال ادھڑ جانا۔ زبر سورار کا مزاج، وغیرہ۔

ٹیر بنتھنا :۔ مرض کے دوسرے درجہ میں پیٹ میں بہت زیادہ ریاح۔ کل پیڑو میں درد، چہرہ سرخ، زبان چکنی۔ پیشاب کرنے کے وقت جلن، پاخانہ، پیشاب میں بدبو۔ خون ملا پیشاب۔

ٹیوبرکیولائنم، ۳۰، ۲۰۰۔ منتخب دوا سے فائدہ نہ دکھائی دینے سے، اور مریض کی خاندانی تاریخ میں دق کے علامات رہتے ہیں۔

ایک خوراک خاص طور سے فائدہ مند ہے۔

وراٹرم البم۔ ۶، ۲۰۰۔ دست و قے کے ساتھ مرض کی شروعات ہاتھ پیر ٹھنڈے۔ سرد پسینہ، نبض کمزور۔ آنکھ، منہ جانا۔ سستی، ٹھنڈا پسینہ، سر میں ٹھنڈا پسینہ، چہرہ غمگین، پیاس وغیرہ علامات کی بہترین دوا ہے۔ زنکم میٹالیکم ۳۰، ۲۰۰۔ متواتر پیر ہلنا۔ بے ہوشی رک رک کر چلنے والی کمزور نبض، نیچے کا جبڑا لٹک آنا۔ متواتر ادھر ادھر سر ہلانا۔ چہرہ اداس، کلی ریڑھ میں جلن۔

ٹائیفائڈنم ۳۰، ۲۰۰۔ مرض کے شروع سے آخر تک اس دوا

بھروسہ کیا جا سکتا ہے۔ یہ شبہہ ہوتے ہی کہ مرض کی شروعات ہوئی ہے۔ اس دوا کی ایک ہی خوراک دینا چاہیئے۔ جہاں یہ بیماری ہو وہاں کسی کو بخار آتے ہی یہ دوا استعمال کرانا چاہیئے۔

بستر کے زخم :۔ بہت دنوں تک بخار میں پڑے رہنے کی وجہ سے مریض کے جسم میں زخم ہو جاتا ہے۔ اس کا نام بستر کا زخم (BED SORES) ہے۔ لیکسس ۶۔ استعمال کرنے سے اور ہائڈرا سٹس (۱۔ حصّہ چالیس گنا صاف پانی) یا کلینڈیولا (۱۔ حصّہ صاف پانی) عرق (LOTION) کا بیرونی استعمال کرنے سے بستر کا زخم جلد اچھا ہو جاتا ہے۔

غذا وغیرہ :۔ مرض کے وقت ٹھنڈا پانی۔ آش جو۔ ساگو۔ جو کا ماڑ، اراروٹ دینا چاہیئے۔ پتلے دست آتے ہوں، تو پھاڑے دودھ کا پانی (یعنی توڑ (WHEY) اچھی غذا ہے، اکثر مریض کو شروع سے آخر تک توڑ (چھانے کا پانی) کے علاوہ اور کچھ نہ دیں مریض بہت کمزور ہو جائے تو بلازمن اراروٹ (PLASMON ARROWRDOT) یا ماگر مچھلی یا سنگی مچھلی کا شوربہ یا تھوڑا دودھ دینا چاہیئے۔ مریض کو تنہا نہ چھوڑنا چاہیئے۔ مریض کے کمرہ میں ہوا کی آمد ہونا چاہیئے۔ اور دھونی یا کالی کافی جلانا چاہیئے۔ مریض کے کھانے کی چیز اور دوائی دوسرے کمرہ میں رکھنا چاہیئے۔ مریض کو مضبوط رکھنے کے لئے شراب یا گوشت یا کوئی دوسری تیز دوا دینے کی ضرورت ہے دینے سے نقصان ہونے کا خوف ہے۔

مریض کے کمرہ میں بھیڑ نہ ہونی چاہیئے۔ مریض کو بالکل آرام دینا چاہیئے اور مناسب صحت کے اُصولوں کی پابندی کرنا چاہیئے۔

(دوسرے بخاروں کی دوائیں اور دماغ کے غلاف کی جھلی کی سوزش، سرسام (MENINGITIS) اور متعدی اور دوسری امراض اور اُن کو رفع کرنے کا طریقہ ملاحظہ ہو۔)

حمیٰ مطبقہ متنزائدہ۔ ہندیائی بخار (TYPHUS)

یہ بہت پھیلنے والا اور چھوت دار مرض ہے۔ جس میں یکایک لرزہ ادا ہو کر تیز بخار (۱۰۴ سے ۱۰۵ ڈگری) اور اس کے ساتھ ہی درد سر شروع ہوتا ہے۔ مریض بے ہوش ہو جاتا ہے، اور دیکھتے دیکھتے اس کا سارا جسم کالا یا نیلا ہو جاتا ہے۔ چوتھے روز خوب بخار بڑھ جاتا ہے اور تب مریض بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ ۵، ۶، دنوں میں جسم پر بیگنی رنگ کے چھوٹے دانے نکل آتے ہیں۔ (کبھی کبھی ان دانوں سے خون نکلتا ہے) اس بخار کی میعاد دو ہفتہ رہے۔ اس مرض کے ساتھ پھیپھڑا ماؤف ہو جاتا ہے تو سمجھنا چاہیے کہ یہ بیماری بڑھ گئی ہے۔

علاج مختصر:۔ تیز بخار میں (ایکونٹ۔ برائی اونیا۔ جلس، بپٹیشیا۔) دماغی علامت میں، رس، ہایو سیامس، اسٹرامونیم۔ ویرٹیرم ورڈ، ٹرنبتھنا۔ پیشاب کی خرابی سے پیدا شدہ (نیند نہ آئے تو کافیا۔ بل، ہماملس) بے ہوشی کی حالت میں (اوپیم، رس) گہری سستی میں، (ایسڈ فاس) آرس، ایسڈ میور، پھیپھڑا ماؤف ہونے میں (ایکونائٹ، برائی اونیا۔ فاس فورس) خون خراب ہونے میں (آرس، کاربو ورج) رسٹاکس، بپٹیشیا۔) شفا کی طرف رجوع ہونے پر، (ایسڈ فاس، ایسڈ نائیٹرک، چائنا سلف، سورائی نم مفید و کار آمد ہیں۔

چند خاص ادویات

رسٹاکس۔ ۳، ۳۰، معمولی ہندیائی بخار میں کوئی خاص علامت نہ ہوں۔
آرنیکا۔ ۶، ۲۰۰، گہری غفلت۔ بیگنی رنگ کے دانے۔
لیکسس۔ ۶، ۳۰۔ خون خراب ہونے کی علامت میں۔
ایگاریکس۔ ۳۔ بہت بے چینی۔ پٹھوں کا سکڑنا اور کانپنا۔
(سرسامی بخار، التہاب التشعب، اور ذات الریہ کی دوا یں اور خارجی علاج کا بیان ملاحظہ ہو۔)

قحط کا بخار - حمیٰ قحطیہ (RELAPSING FEVER)

مرض چیچک کی طرح یہ بھی چھوت دار ہے۔ اسپائی روکیٹیا اور بر میئر (SPIROCHAET & OHERNIEIER) نام کا جرم اس مرض کا خاص سبب ہے، ہدیانی بخار کی طرح اس میں بھی یکایک بدن میں کچھ سردی لگ کر تیزی سے زور کا بخار آجاتا ہے۔ شروع میں چھ سات روز بخار رہتا ہے، اسکے ہفتہ بھر بعد، بخار نہیں رہتا۔ بخار اترتے وقت، بہت پسینہ نکلتا ہے۔ اس طرح چار پانچ مرتبہ بار بار بخار کا حملہ ہوتا ہے اور اُترتا ہے اس کا نام قحط کا بخار، یا لوٹنے والا بخار (بار بار آنے والا بخار) جسم، ہاتھ پیر، اور سر میں بہت تیز درد پیاس، ترشش، بدبودار پسینہ، قے، کانور وغیرہ اس کے خاص علامات ہیں۔

علاج

برایونیا۔ ۳x-۶- سر میں درد، جسم اور ہاتھ پیر میں درد حرکت سے بڑھتا ہے۔

اپیکاک۔ ۳x- قے یا متلی۔

آرسنک۔ ۳x-۶- تیز اور کمزور نبض، گہری سستی اور بے چینی۔

بپٹیشیا۔ ۱x- معدہ کی خرابی،

یو پیٹوریم پرفو۔ ۳x- ہڈیوں میں تکلیف، درد، گٹھیا کی طرح درد۔

رسٹاکس، بے چینی، اور مریض ہمیشہ حرکت کرتا رہے۔

ہندیانی بخار اور سرسامی بخار کی ادویات اور معاون علاج ملاحظہ ہو۔

حمی شالیہ ڈنگو فیور۔ ہڈی توڑ بخار (DENGUE)

سنہ ۱۸۷۲ء کے درمیان اور سنہ ۱۹۱۱ء کے آخر میں یہ مرض کلکتہ اور بنگال کے بہت سے مقامات میں پھیل گیا تھا۔

کل جسم میں (خاصکر جوڑوں میں) تیز درد اور خفیف جاڑے کے ساتھ ڈنگو فیور شروع ہو آتا ہے۔ دیکھتے دیکھتے سر میں درد، کبھی کبھی قے،

(لرزہ) اس کے بعد جسم گرم ہو جاتا ہے (۱۰۲-۱۰۶ ڈگری تک)
جسم میں کہیں کہیں آماس ہو جاتا ہے۔ کسی کو موتیا بستیلا کی طرح دانے نکل آتے ہیں۔ چہرہ سرخ، بھوک کم، قبض، کبھی کبھی یرقان وغیرہ کے علامات نظر پڑتے ہیں۔ تین چار دنوں سے لیکر ایک ہفتہ۔ (کبھی کبھی تین ہفتہ) تک رہتا ہے۔ کبھی کبھی مرض کے شفا ہونے کے وقت وہ علامات خفیف حالت میں پھر نمودار ہوتے ہیں۔ کبھی کبھی گھبراہٹ، سستی اور بلغمی جھلیوں سے اخراج خون ہونے لگتا ہے۔ اس مرض کے سبب کا فیصلہ ابھی تک نہیں ہوا ہے کسی کی رائے ہے کہ چھوت، سے یہ بیماری پھیلتی ہے[1]۔ تمام ممالک میں اور کل موسم میں اور سبھی حالتوں میں لوگوں کو یہ بیماری ہو سکتی ہے۔
حال میں کلکتہ کے (TROPICAL MEDICINE) ٹراپیکل میڈیسن اسکول کے معلم ڈاکٹر میگا (MEGAWLT COL. I.M.S) فرماتے ہیں کہ ڈینگو بخار کے ساتھ زرد بخار کا بہت بڑا تعلق ہے۔ (SPIROCHOETES)

---

[1] کلکتہ کے ہیلتھ آفیسر ڈاکٹر ایچ۔ ایم کریک کہتے ہیں کہ ایک قسم کے چھوٹے چھوٹے سیاہ رنگ کے مچھروں سے یہ مرض پھیلتا ہے۔ ان مچھروں کے جسم اور پروں میں ایک سفید ڈورا ہے۔ اسکو لوگ (باگھ۔ مچھ (TIGER MOSQUINO) کہتے ہیں یہ زیادہ تر دن ہی میں کاٹتے ہیں۔ چہ بچہ، پانی کے برتن، الماری کے نیچے، چائے کے برتنوں میں یہ رہتے ہیں اور نسل بڑھاتے ہیں۔ اس لئے ان سب برتنوں کو روزانہ صاف کرنا۔ اور رات میں مسہری لگا کر سونا چاہیے۔

ہر ایک، بال بچے، اور آدمی کو ضروری ہے کہ قیام کے مکان اور محلہ کو صاف ستھرا رکھیں، خاصکر باورچی خانہ۔ پاخانہ، اور پیشاب کرنے کی جگہ۔ اور کوڑا پھینکنے کی جگہ، یا مہری کا گڈھا۔ جس میں بہت عرصہ سے پیشاب وغیرہ جمع ہوتا رہتا ہے اُسے ہمیشہ صاف ستھرا رکھنا چاہیئے۔ ان سب (ان سب (CESS POOL) گڈھوں میں وقتاً فوقتاً کراسن تیل (مٹی کا تیل) ڈالنا چاہیئے۔)

نام کے جراثیم غالباً اس مرض کے خاص سبب ہیں۔

(INDIAN MEDICAL GAZETTE) دسمبر ۱۹۲۳ء ص ۶۰۱ ملاحظہ ہو)

اس مرض کے معمولی حملہ میں اکثر دوا کھانے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ صرف فاقہ کرنے سے بیماری اچھی ہو جاتی ہے۔

علاج

مرض کے شروع حالت میں جلس، ۲×۔ یا بپٹیشیا ۲×۔ استعمال کرنا چاہیئے اس کے بعد یوپیٹ پرف ۱×۔ (ہڈیوں کے درد میں) یا سمی سی فیوگا۔ ۳×۔ آرسس ۳×۔ فائدہ مند ہیں اور آخر میں بہت سستی وغیرہ علامات محسوس ہوں۔ تو اسیڈ فاس ۱×۔ یا کاربو وج ۳۰، دینا چاہیئے۔ کاربو وج ۳۰، سر گرم لیکن اور تمام جسم سرد ہو جائے۔ ایکلا نائٹ ۱×۔ مرض کے شروع میں تیز بخار۔ (۱۰۴ سے ۱۰۵) علامات میں نہایت مفید ہے۔

بیلا ڈونا۔ ۳×۔ سرخ رنگ کے دانے یا سر میں درد۔

برایونیا۔ ۱۔ ۳×۔ ۶×۔ جسم میں درد، پسینہ، درد سر (خاصکر سر کی پشت میں) قبض۔ بہت پسینہ۔

یوپے ٹوریم پرف ۱×۔ ہڈیوں میں سخت درد ہونے پر)

لیکسس ۶، یا کروٹیلس ۳۔ علامات اخراج خون میں۔

رسٹاکس ۳۔ دانے کے ساتھ زیادہ سردی ہونا۔ ہاتھ پیروں کا اینٹھنا۔ یا درد مفاصل۔

جلسیم۔ ۱۔ ×۔ ہلکا بخار ہو۔ آرسنک ۶۔ اسہال میں۔

انفلوئینزا کے علامات کے ساتھ اس مرض کے علامات بہت کچھ ملتے جلتے ہیں۔ اس لئے انفلوئینزا کے مرض کی دوائیں دیکھنی چاہئیں۔ دوسرے بخاروں کی دوائیں بھی دیکھنی چاہئیں۔

حمیٰ صفرا۔ زرد بخار۔ (YELLOW FEVER)

آجکل ہندوستان میں یہ خوفناک مرض اپنی حکومت کا سکہ بیٹھا رہا ہے

سنہ ۱۹۱۵ء میں علاج کے محکمہ کے ڈاکٹر جنرل کی خواہش کے مطابق میجر کرسٹوفارس نے کلکتہ شہر کی بہت جگہوں کے مچھروں کی جانچ کر کے یہ اصول قائم کیا تھا کہ بندر، مچھر، نامی ایک قسم کا مچھر اس زرد بخار کو پھیلاتا ہے۔ یہ مچھر جہاز اور کشتی، میں بہت پیدا ہوتے ہیں۔ اس لئے انہیں، بندر مچھر کہتے ہیں۔ جب امریکہ کے نہر موسوم یہ پناما بنا اسوقت سے یہ مچھر جہاز کے ساتھ کلکتہ میں آ پہونچے۔ زرد بخار، ایک قسم کی نئی چھوت دار بیمار ہے۔ گرم ملکوں میں خاصکر دکن، امریکہ، ممالک متحدہ کا جنوبی حصہ، غربی ہند کے جزائر۔ غربی افریقہ، اور بحر روم کے باشندوں میں، خاصکر یہ بخار ہوتا ہے۔ اسٹیگومیا (STEGOMYA) نام کا شاید ایک قسم کا مچھر ہے جو اس مرض کا جرم، یا زہر، پھیلاتا ہے۔ اس خوفناک مرض سے ایلوپیتھک علاج کے مطابق فیصدی ۱۵ سے ۸۵، انسان مرتے ہیں۔ لیکن ہومیوپیتھک علاج سے بہت زیادہ محسوس ہوتا ہے۔ اس مرض کے درجے یکے بعد دیگرے ظاہر ہوتے ہیں۔ مثلاً

(۱) زمانہ حضانت (PERIOD OF INCUBATION) (۲) زمانہ تپ (FEBRILE STAGE) (۳) زمانہ انحطاط جزئی (STAGE OF REIMISSION)

(۴) زمانہ برودالاطراف یا درجہ انتہائے مرض (STAGE OF COLLAPSE)

اس کا زمانہ قیام (بخار کی حالت سے زمانہ برود اطراف تک) سات آٹھ روز تک رہتا ہے۔

(۱) زمانہ حضانت :- تندرست جسم میں اس مرض کا زہر داخل ہونے سے ایک سے پانچ روز تک یہ زمانہ حضانت رہتا ہے۔ سستی، بھوک کی کمی اور متلی، اس کے خاص علامات ہیں۔ اپیکاک ۳ء۔ (تیز متلی ہو تو) یا آرس ۶۔ رسی زیادہ ہو۔ اس زمانہ کی خاص دوائیاں ہیں۔

(۲) زمانہ تپ :- جاڑا لگنا، لرزہ ہونا۔ تیز بخار۔ (جسم کی حرارت ۱۰۱ سے ۱۰۵ تک)، نبض تیز، چہرہ غمگین، جسم میں بدبو۔ سر میں تیز درد۔

جسم میں جگہ جگہ درد، پیشاب: تھوڑا اور قبض، یہ اُس زمانہ تپ کے خاص علامات ہیں۔ اسپرٹ کیمفر (تیز جب ہو اور پسینہ کی علامت ہیں)

ایکونائٹ۔ ۳، ۲x (تیز بخار) بیل ۳ (بخار کے ساتھ تیز درد سر) سیمی سی فیوگا۔ ۶ (جسم میں بہت درد ہو۔) برایونیا۔ ۳۔ جلس، ۲x، ۳۔ (بخار ۲۴ گھنٹہ میں اگر کچھ بھی کم نہ ہو۔) یا اپیکاک، ۳۔ (بہت قے یا متلی) اس زمانہ کی خاص دوائیاں ہیں۔ ۲۴ گھنٹہ سے لیکر ۴۸ گھنٹہ تک بخار میں مبتلا ہونے کے بعد زمانہ انحطاط جزئی آسکتا ہے۔

(۳) زمانہ انحطاط جزئی:۔ درد سے نجات پانے کے ساتھ بخار اُترنا۔ اُس زمانہ کی علامات ہیں۔ اچھی طرح تیمار داری ہونے پر مریض جلد اچھا ہو جاتا ہے اور اس کا زمانہ برو الاطراف یا درجہ انتہائے مرض نہیں ہوتا۔ لیکن نیند نہ آنا۔ بدہضمی، یا زیادہ بھوک، جسم کا زرد ہونا۔ وغیرہ قوت حیات کے گھٹنے کی علامت اس زمانہ میں ظاہر ہونا خطرناک بات ہے۔ (کافیا نیند نہ آنے کے علامات میں) عام نازک حالت (جسم زرد ہونا) آرسنک ۳، ۳۰۔ (نہایت سستی) اسکی مخصوص ادویات ہیں۔ دو ایک دنوں میں یا تو مریض طاقت پاکر آہستہ آہستہ اچھا ہو جاتا ہے۔ ورنہ بخار وغیرہ علامات دوبارہ ہو کر برو الاطراف یا درجہ انتہائے مرض میں آ جاتا ہے۔

(۴) زمانہ برو الاطراف یا درجہ انتہائے مرض میں۔

جسم کی جلد زرد رنگ کی، بہت قے یا متلی گلے اور پیٹ میں جلن، سیاہ قے کچھ سیاہ خون کے ساتھ بلغم ملے دست وقے، سیاہ پیشاب اور غفلت کے علامات زمانہ برو الاطراف یا درجہ انتہائے مرض میں ظاہر ہوتے ہیں۔ کروٹیلس۔ ۳۔ ۶۔ ۱۰ اس زمانہ کی بہترین دوا ہے۔ کیریٹم سلف ۳۔ سیاہ رنگ کی قے میں، یہ زیادہ تر مفید دکھائی دیتا ہے۔ آرس ۳، ۲x، ۶۔ کی بھی کبھی کبھی ضرورت ہو سکتی ہے۔ یہ زمانہ تین چار گھنٹہ سے زیادہ نہیں رہتا۔

علاج حفظ ماتقدم:۔ بپٹیشیا ۱x۔ یا سمی سی فیوگا ۳، ۶۔

چند خاص دواؤں کے علامات

روبنی کا کیمفر۔(ایک قطرہ دس یا پندرہ منٹ کے وقفے سے) بخار کی حالت کے شروع میں اور بہت دیر تک رہنے والا تیز جاڑا اور لرزہ کے علامات میں۔

ایکونائٹ - ۳×۶ - زمانہ تپ میں جاڑا لگنے کے بعد جسم کی حرارت ۱۰۲ یا اس سے بھی زیادہ ہونا جسم کھردرا اور نبض بھری ہوئی سخت اور تیز۔ بہت پیاس، چہرہ سُرخ، درد سر، بلغم اور صفرا کی قے۔

بیلاڈونا ۳۰-۳ - دماغ میں خون زیادہ ہونے کی علامت میں (جیسے آنکھیں سُرخ، سر کی نسیں بھری ہو اور تیز، ٹک ٹک دانت کٹ کٹ کرنے کی کوشش۔

برایونیا ۱۲۔ معدہ کی خرابی کے علامات میں (جیسے زبان سادی، یا زرد، ہونٹ خشک، قبض، قے، یا متلی، پیاس کی شدت۔

انیم ٹارٹ ۳ - ۲ - سفوف - تکلیف دہ متلی دیر تک رہے۔

آرسنک البم ۳-۶ - (زمانہ برد اطراف یا درجہ انتہائے مرض میں خاصکر جب خرابی محسوس ہو، ایسے علامات کی یہ ایک نہایت مفید دوا ہے) منہ زرد یا نیلا، یا ناک کا اگلا حصہ پتلا اور ٹھنڈا۔ زبان خشک، میلی یا سیاہ۔ جلد جلد بہت سست ہو جانا۔ کھانے پینے کے بعد ہی قے بار بار، زور سے قے، موت کا خوف۔ درد شکم۔ تھوڑے مقدار میں جلن کے ساتھ، یا قطرہ قطرہ پیشاب، پیشاب میں تکلیف، جسم سرد۔ ٹھنڈا اور لیسدار پسینہ، مثانہ یا فرج سے اخراج خون۔

کروٹیلس، ۲ - زمانہ برد الاطراف، درجہ انتہائے مرض میں خون کی خرابی کے علامات میں (جیسے طاقت کا گھٹنا۔ آنکھیں سُرخ، ناک، معدہ۔ انتڑیوں، اور دوسرے جسم کے سوراخوں سے خون کا اخراج، خون [illegible] جسم کی [illegible] اور آنکھیں زرد ہونا۔

لیکسس ۶ - اعصاب کی خرابی کے علامات میں (جیسے سیاہ خون اخراج خون، نہایت سستی، زبان خشک، اور لرزتی ہوئی۔ ٹک ٹک گدنے

رنگ کا پیشاب، پیٹ پر کپڑا نہ رکھ سکنا۔

کیڈمیم سلف ۳x، ۳۰؛ معدہ میں جلن اور کانٹے کی طرح درد۔ سانس بند کرنیوالی متلی، تیز قے، یا پاخانے کی خواہش، سیاہ قے۔ آرج نائٹ ۳x، ۳۰۔ کینتھرس ۳x- ۶۔ (پیشاب ہونے یا پیشاب کی تکلیف کا خیال ۶x، (نیند آتی ہو۔ اسکیل ۳x۔ (اسقاط حمل کا اندیشہ ہو) فاسفورس ۳x (کروٹیلس، اور لیکے سس استعمال کرنے سے اگر اخراج خون بند نہ ہو۔ اور یرقان در قع ہو۔ ورٹیٹرم البم ۶۔ اگر مارک سال ۳x، جلس ۳۔ رسٹاکس، سرسامی حالت میں کاربوویج ۳۔ (زمانہ بر والا طرف یعنے درجہ انتہائے مرض میں) وغیرہ ادویات بھی علامات کے مطابق دی جاتی ہیں۔

بایوکیمک طریقہ سے علاج:- فیرم فاس ۱۲x- سفوف۔ (بخار کی حالت میں) نیٹرم سلف ۳x سفوف (نوبتی صفراوی بخار میں) اور کیلی فاس ۶x۔ (زمانہ بر والاطراف میں بے رونقی، یا سبزی مائل یا سیاہ رنگ کی قے، اور اخراج وغیرہ علامت میں دینا چاہیئے۔

علاج معاون

مریض کو خوب صاف ستھرے ایسے کمرہ میں رکھنا چاہیئے۔ جہاں ہوا کی آمدورفت ہو۔ مریض کا پائخانہ پیشاب، قے، وغیرہ مکان سے دور زمین میں گاڑ دینا چاہیئے۔ جاڑا یا لرزہ کی حالت میں سرسوں کا سفوف ملاکر اُس میں فٹ باتھ دینا چاہیے۔

اگر بخار خوب تیز ہو تو اس حالت میں بھی گرم پانی سے جسم پونچھ دینا چاہیئے۔ اگر قبض زیادہ ہو تو صابن کی پچکاری سے فائدہ ہو سکتا ہے۔

بخار کی حالت میں پانی یا کاغذی لیموں کا رس، غذا کی شکل میں دینا چاہیئے۔ اور بخار اُتر جانے کے بعد پانی کی بارلی، چھینے کا پانی، پانی کے ساتھ تھوڑا تازہ دُودھ، دیا جاسکتا ہے۔ اگر بر والاطراف زمانہ میں مریض یکبارگی شکست ہو جائے تو وسکی، شیمپن برانڈی وغیرہ قوت لانے والی شراب غذا کی شکل میں دینے کی ضرورت ہوسکتی ہے۔

گلٹیوں کا بخار۔ حمیٰ غدود (GLANDULAR FEVER)

یہ ایک قسم کی چھوت دار بچوں کی بیماری ہے۔ تیز۔ (۱۰۳) بخار کے ساتھ گلے کا کچھ حصہ سُرخ ہو جانا۔ گلا اور ناک کی گلٹیوں کا پھُولنا۔ اور درد ہونا۔ جگر اور تلی کا بڑھنا۔ بھوک نہ لگنا۔ اس بخار کے خاص علامات میں بخار بہت تھوڑے روز رہ سکتا ہے۔ لیکن گلٹیوں کی سوجن کا بڑھنا۔ دو تین ہفتہ تک جاری رہ سکتا ہے۔ کسی کسی بچہ کو یہ مرض بار بار ہوا کرتا ہے۔ جن کو بچپن میں یہ مرض ہوتا ہے۔ بڑے ہونے پر اکثر مرض دق ہو جایا کرتا ہے۔

علاج

بخار کی حالت میں گلٹیاں آماس کریں تو بیلاڈونا ۳x۔

جن بچوں کی پرورش اچھی طرح نہیں ہوتی یا جو موٹے ہوتے ہیں۔ اور جن کو آسانی سے پسینہ نکل آتا ہے۔ اُن کو کلکیریا کارب ۶۔ ۳۰۔

جن کو بار بار یہ مرض ہو اُن کو کئی ماہ تک وقتاً فوقتاً کلکیریا کھلاتے رہنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ بخار رفع ہونے کے بعد اگر گلٹیاں سوجی رہیں تو فائٹولکا۔ ۳x۔ ۳۰۔ دینا چاہیے۔ اگر پیپ پڑ جاسے تو ہیپر سلف ۶۔ مواد نکل جانے کے بعد سلکا ۶، دینا چاہیے۔ اور کلینڈیولا۔ (ایک حصہ، پانی، آٹھ حصہ) ملا کر دھونا چاہیے۔ مزمن مرض میں بسیلنیم ۳۰، کیلی آیوڈائڈ ا۔ ۲۰۰۔ کلک آیوڈ ۳x۔ برائٹا کارب ۶۔ وغیرہ ادویات نہایت مفید اور کارآمد ہیں۔ بچوں کے کھانے پینے اور اُصول صحت پر کافی نظر رکھنا چاہیے۔

خسرہ خفیہ (MEASLES)

یہ چھوت دار بیماری ہے۔ صرف بچوں کو یہ بخار ہوا کرتا ہے۔ کبھی کبھی اسکا حملہ بڑوں پر بھی ہوتا ہے۔ اور جب ہوتا ہے تو بہت تیز ہوتا ہے۔ جاڑے یا بسنت کے موسم میں یہ بیماری ہوتی ہے اس کا زہر جسم میں

سرایت کرنے کے ۱۰ یا ۱۲ روز بعد سردی، کھانسی، چھینکیں آنے لگتی ہیں۔ ناک سے پانی گرتا ہے۔ آنکھیں سرخ، اور ڈبڈبائی، درد، آواز بیٹھی، کھانسی، پھیپھڑے میں درد، پیٹھ اور ہاتھ پیروں کے درد کے ساتھ بخار شروع ہوتا ہے۔ اس کے تین یا چار روز بعد خسرہ نکلنا شروع ہو جاتا ہے۔ خسرہ اوّل چہرہ میں، بعدہٗ گردن اور سینہ میں، اور آخر میں تمام جسم میں نکل آتا ہے۔ تین چار روز رہنے کے بعد یہ آپ ہی آپ رفع ہو جاتا ہے اور اُسی کے ساتھ بخار بھی جاتا رہتا ہے۔ اگر یہ بخار یکایک آجائے حرارت ۱۰۲° سے ۱۰۶° ڈگری تک ہو کر مرض کو بڑھا دے تو اُس وقت مریض انٹ سنٹ باتیں کرنے لگتا ہے۔ اور غفلت میں ہو جاتا ہے۔

غذا سے نفرت، قے، متلی، قبض، یا پتلے دست، خاص کر نلی میں سوزش، پھیپھڑے کی سوزش، سانس میں تکلیف وغیرہ علامات دکھائی دیتے ہیں۔ کبھی کبھی مریض کو اسہال یا پیچش ہو کر اُس کی زندگی خطرے میں پڑ جاتی ہے۔ خسرہ کا دب جانا۔ یا بہت سیاہ یا سرخ دانے نکلنا۔ بد علامات ہیں۔ (امراض متعدی اور مسری اور اسکے دقیقہ کا بیان ملاحظہ ہو۔)

علاج مختصر: - شروع بخار میں ایکون ۳x۔ دیں اور گرم پانی سے جسم پونچھ دینا چاہیئے۔ خسرہ نکل آنے پر، پلس، یوفریشیا (ناک اور آنکھ سے بہت رطوبت نکلے) دانے اچھی طرح نہ نکلنے پر، بیسل (اونگھنا یا نیند سے چونکنا۔ پلساٹیلا (معدہ کی خرابی) ایپون کارب، (دوبارہ مرض کے عود کرنے کا شبہ ہونے پر،) اور جسم کو گرم پانی سے پونچھ دینا چاہیے۔

دانے بیٹھ جانے پر، برایوجلس، - ایپون کارب، زنکم، سلفر، تکلیف دہ کھانسی، کیلی بائی، - اسپنج، ہیل، - اپیکاک، برایو، انٹم ٹارٹ، - بیماری بڑھ جانے پر، کیمفر، آرس، - ایسڈ میور - فاس، ہیل، رس، - مفید ہیں۔

کچھ مخصوص ادویات کے علامات

حفظ ما تقدم: - (جب خسرہ خاص طور سے پھیل چکے ہیں) مارسلینم، ۳۰، ۲۰۰، روزانہ ایک مرتبہ استعمال کرنا چاہیئے۔

(F-A-BOERIGKE F-P- ANSHTZ)

ان دونوں ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ مکان میں کسی بچہ کو خسرہ نکلے تو جن بچوں کو خسرہ نہیں نکلی ان کو دن میں تین مرتبہ پلساٹیلا ۲۔ استعمال کرانا بہت اچھا حفظ ماتقدم کا طریقہ ہے[1]

علاج: معمولی خسرہ، بخار میں دوا کی ضرورت نہیں پڑتی۔

ماربلی نم ۳۰۔ ۲۰۰۔ مرض کے شروع سے آخر تک یہی دوا کھلاتے رہنے سے دوسری دوا کی ضرورت نہیں پڑتی۔ خاص موقعوں پر ایکونائٹ

۳۔ تیز بخار۔ بھری۔ سخت اور تیز نبض۔ بار بار چھینک، آنکھیں پانی میں ڈبڈبائی ہوئیں۔ سر میں درد، خشک کھانسی؛ گلے میں سرسراہٹ قبض؛ سینہ میں درد۔ بے چینی اور تیز پیاس؛

پلساٹیلا۔ ۳۔ ۶۔ شام اور رات میں کھانسی کی زیادتی، گلے میں سرسراہٹ؛ ناک سے گاڑھا بلغم؛ یا خون گرنا۔ پتلے دست؛ معدہ کی خرابی، پیاس نہ رہنا۔ یا تھوڑی پیاس۔ ہم نے اپنے مطلب میں پلساٹیلا کھلا کر بہت مریضوں کو اچھا کیا ہے۔ ڈاکٹر (MILLS) فرماتے ہیں کہ یہ خسرہ بخار کی سب علامتوں میں اور سردی، دست، وغیرہ کے علامات میں بہت کار آمد اور فائدہ مند ثابت ہوا ہے۔

جلسیم x۔ ۳۰۔ خسرہ بیٹھ جانے سے تیز بخار اور سردی وغیرہ کے علامات ہونے پر، ہر طرح سے مریض کا غمگین رہنا اس کی خاص علامت ہے۔

برائیونیا ۳x۔ ۳۰۔ خشک، تکلیف دہ کھانسی؛ خسرہ کا بیٹھ جانا۔

کیلی بائکرومم۔ ۳۔ سفوف۔ کھانسی، برانکائی ٹس۔

آرسنک؛ ۳۔ ۶۔ دانے سیاہ نکلیں، معدہ کی خرابی میں یہ مفید ہے

---

[1] ملک کے بہت آدمیوں کا بیان ہے کہ جب خسرہ، چیچک وغیرہ امراض بہت پھیلے ہوں تو وہاں کے باشندوں کو کرہ۔ بلے کا رس پلا دینے سے اس مرض کے ہونے کا ڈر نہیں رہتا۔ اس کا امتحان کرنا چاہیے۔

وراٹرم وراائڈ ۳x ۔ خسرہ اچھی طرح نہ نکلنے کی وجہ سے تشنج ہو۔ اور پھیپھڑے میں خون جمع ہونے کی علامت میں نہایت مفید ہے۔

کیمفر ۱ ۔ سب جسم ٹھنڈا اور نیلا۔ بہت سستی۔ یا ضعف کی حالت ہو۔ (ایک قطرہ بار بار کھانا چاہیئے۔)

انٹم ٹارٹ یا ہیپر ۶۔ فاسفورس ۶۔ سانس کی نلی یا پھیپھڑے پر حملہ ہونے پر، بیلاڈونا، ۳، ۶۔ نبض پُر اور سخت، آنکھیں اور چہرہ سرخ، کھانسنے کے وقت حنجرہ میں درد۔ آواز بیٹھی، سرگرم۔ نیند میں غرق۔ یکایک چونکنا۔

اگر آنکھ، ناک سے پانی گرے تو یوفریشیا ۳۔ قے یا متلی کے ساتھ سبز رنگ کے صفراوی تپلے دست، اور خشک کھانسی کے لئے اپیکاک ۳۔ مرض گھٹنے کے بعد خشک کھانسی موجود ہو تو فاسفورس ۶۔ تر کھانسی ہو، اور گلے میں گھڑ گھڑاہٹ ہو، انٹم ٹارٹ ۶x۔ سفوف، کان کے درد میں۔ فیرم فاس x، سفوف، کان میں ہونے میں کلکیریا سائیکوٹا ۳x۔ سفوف خسرہ، اچھی طرح نہ نکلے یا بیٹھ جائے تو برائی یونیا ۳۔ جلس ۱x۔ یا زنکم ۶۔ رات میں بہت پسینہ اور کمزوری کے علامات میں آرسن آیوڈائڈ ۳x۔ خسرہ بیٹھ جائے اور تشنج ہو، تو کپرم ۶۔ ناک، منہ سے تپلے پانی کی طرح خون نکلے تو کروٹیلس ۶، ہیلی بورس ۳x، سلفر ۳، وراٹرم ۶، رسٹاکس ۶، دکی بھی کبھی کبھی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ دماغ کی جھلی کی سوزش۔ سرسام (MENINGITIS) ملاحظہ ہو۔

علاج معاون :۔ تھوڑے گرم پانی سے جسم دھو کر خشک کپڑے سے پونچھ ڈالیں، مریض کے جسم میں سرد ہوا لگنا مناسب نہیں ہے۔ پلساٹیلا ۶، کھانسنے سے یا جارٹی کے استعمال سے سردی اور دست اچھا ہوتا ہے۔ بخار کی حالت میں ٹھنڈا پانی، مصری، بارلی، ارارورٹ غذا ہیں۔

لہ۔ اجوائن، بکوئے، گڑ اور میتھی کو ایک ساتھ ملا کر جارٹی بنتی ہے۔ بعض لوگ ان چاروں کے ساتھ ماک چوہ کی خشک پھنکی ملا دیتے ہیں۔

چیچک ۔ سیتلا ۔ ماتا (SMALL POX)

یہ بہت چھُوت دار، اور متعدی بیماری ہے۔ اس کا جرم یا زہر جسم میں داخل ہونے کی وجہ سے مرض چیچک ہوتا ہے، چیچک کے جراثیم اتنے چھوٹے چھوٹے ہیں کہ خوردبین کی مدد سے بھی آج تک نہیں دکھائی دیئے۔ اسی لئے آج تک چیچک کے جراثیم کا پتہ نہیں لگا۔ ہوا اور مکھیوں کے ذریعہ یہ زہر ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچتا ہے۔ (مقصد ح حصہ (۴) ملاحظہ کیجئے۔ ایک مرتبہ چیچک نکلنے کے بعد دوبارہ نہیں نکلتی۔ چیچک کی خاصکر دو قسمیں ہیں۔ مجتمعہ چیچک، اور متفرق چیچک۔

مجتمعہ چیچک: دو تین یا اس سے بھی زیادہ دانے ایک ساتھ ملے رہتے ہیں، تو اسی کو "مجتمعہ چیچک" کہتے ہیں۔ یہ دانے پک جاتے ہیں اور ان میں پیپ موجود رہتا ہے۔ چہرہ، گلا، پیشانی اور ناک کے اندر دانے نکلنے پر مرض مہلک ہوتا ہے۔ چیچک کا جرم یا زہر جسم میں سرایت کرنے کے گیارہ یا بارہ روز بعد بخار۔ (جسم کی حرارت ۱۰۳-۱۰۷) آتا ہے۔ اس بخار میں جاڑا، گرمی، کل جسم میں درد، قے وغیرہ علامات ہوتے ہیں۔ بخار آنے کے دو تین روز بعد دانے نکل آتے ہیں، اور بخار کی تیزی بھی کم ہو جاتی ہے۔ پانچ چھ دنوں میں ان دانوں میں پانی بھر جاتا ہے۔ اور پیپ پڑ جاتی ہے۔ اور نو دس روز میں بخار بہت زیادہ ہونے سے مریض کی موت تک ہو سکتی ہے۔

متفرق چیچک

اگر دانے علیحدہ علیحدہ نکلیں تو انہیں متفرق چیچک کہتے ہیں۔ ان میں مذکورہ بالا سب علامات ہوتے ہیں۔ لیکن بخار اتنا تیز نہیں ہوتا اور یہ دانے نکل آتے ہیں۔

حفظ ماتقدم:۔ انگریزی علاج کے رو سے ٹیکہ[1] (VACCINATION.)

---

[1] تندرست جسم میں بچھڑے کی رطوبت یا چیچک کا جرم (زہر) داخل کیا جاتا ہے اس کا نام ٹیکا ہے۔ ... طریقہ سے ٹیکا دیا جاتا ہے (البقرہ ۲۴۲ پر دیکھئے)

لگانا۔ معمولاً بازو خراشس کرکے چیچک کا جرم وہاں پہونچا دیا جاتا ہے لیکن آجکل ہومیوپیتھک معالج ویکسی نینم، ویریولینم، یا میلینڈرینم کھلاکر ٹیکے کا فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ ہاتھ میں تراشہ کرکے ٹیکا لگانے سے جو فائدہ ہوتا ہے، ویریولینم وغیرہ دوائیں کھلانے سے بھی وہی فائدہ ہوتا ہے۔ اتنا ضرور ہوتا ہے کہ پہلے طریقہ سے ٹیکا لگانے کی وجہ سے جو نقصان ہوتا ہے۔ وہ اس سے نہیں ہوتا۔

امریکہ متحدہ میں اکثر جگہ کچھ لوگوں نے نالش تک دائر کردی تھی کہ اس طریقہ سے ٹیکا نہ لگایا جائے۔ لیکن غور کرنے کے بعد طے ہوا ہے کہ دونوں طرح سے ٹیکا دینا قانوناً جائز ہے۔ انگلینڈ میں ہومیوپیتھک دوا کھلاکر ٹیکا دینا قانوناً اب تک نہیں مانا گیا ہے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ جلد ہی مانا جائے گا۔ ایسی اُمید کرنے کا سبب یہ ہے کہ ایڈورڈ ہفتم مرحوم سابق شہنشاہ ہند کو آخری وقت میں ایسی ہی دوا کھلائی گئی تھی بلکہ

(It was officially stated that the late king Edward VII had undergone a "Vaccine Treatm for catarrh. and that the "Vaccines" had abminis tered by the mouth, Dr. Clarke.)

(بقیہ صد ۲۴۱ کا) آلہ کے ذریعہ جب جسم میں خاصکر بازو میں زخم کرکے وہ زہر خون میں دیا جاتا ہے۔ (۲) وہ زہر ہومیوپیتھک طریقہ کے مطابق لطیف حالت میں استعمال کرایا جاتا ہے پہلے طریقہ سے ٹیکا لگانے سے کل جسم میں زہر پھیل جاتا ہے۔ اس وجہ سے بہت سی بیماریاں ہوتی ہیں۔ ڈاکٹر برنٹ نے تھوجا کھلاکر ٹیکا سے پیدا شدہ بہت امراض اچھے کئے ہیں۔ سلکا ۲۰۰: مسنریم ۲۰۰۔ کیلی میور ۳۰ وغیرہ ادویات بیچ بیچ میں کام آسکتی ہیں۔ دوسرے طریقہ سے ٹیکا لینے سے کسی خرابی کا خوف نہیں رہتا۔ ہومیوپیتھک طریقہ سے قوی لطیف حالت میں ہونے سے زہر کا زہریلا دانت ٹوٹ جاتا ہے۔ (۲) ویکسی نم ۲۰۰۔ ویریولینم ۳۰۔ ہمیشہ دو مرتبہ دو ہفتہ تک کھلانا چاہیئے (باقی صد ۲۴۳ پر ملاحظہ کیجئے)

(بقیہ صد ۲۴۲ کا) اِن دواؤں کے کھانے کی وجہ سے جب تک بخار نہ ہو جائے یا کسی طرح کی بیماری نہ ہو، تب تک سمجھنا چاہیے کہ اس دوا نے اپنا کام نہیں کیا۔ اور ابھی ٹیکہ نہیں لگا۔ لیکن امریکہ کے بہت قابل ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ ویکسی نینم ۶x۔ سفوف، ایک خوراک کھانے سے ٹیکے کا کام ہو جاتا ہے۔ بلکہ ٹیکہ لگانے سے جو نقصان ہونے کا احتمال رہتا ہے۔ وہ نہیں ہوتا۔ اگر چیچک پھیل جائے تو تندرست اشخاص کو ویریولینیم -۲، ہفتہ میں ایک دو مرتبہ کھلانے سے مرض ہونے کا احتمال جاتا رہتا ہے اور اگر چیچک کا مریض اسکو کھائے تو سخت بیماری بہت کچھ ہلکی ہو جاتی ہے سلہ

(A dose of lhe 6x trit of Vaccininium is a "Homoeopathic vaccination) having it is ciaimed by competent observers far more prophylactic Power against small poxthan vaccination and none of its danger or disagreeableness A few doses of Variolinium per week during epidemic protect from the disease and in the treatment developed cases it is exeellent causing them to take one milder for.n" Boerickeaad Tafel)

اس لئے چیچک کی بیماری شروع کے وقت ویکسی نینم ۶، سفوف ایک گرین ایک مرتبہ کھلانا چاہیئے، یا ویکسی نینم ۳۔ ویریولینیم ۲، یا ملے انڈرنینم، ۳۔ ہفتہ میں کم سے کم ایک خوراک ضرور کھلانا چاہیئے۔ دانت نکلنے کے پہلے ہی بچوں کو ٹیکہ لگانے کا اُصول ہے۔ اگر بچہ تندرست نہ ہو یا کسی دوسری وجہ سے اُس کو ٹیکہ نہ لگایا جائے تو ویکسی نینم ۶۔ ایک خوراک بیچ بیچ میں کھلانے سے ٹیکہ کا فائدہ ہو جائے گا۔ گدھی کا دودھ پینا۔ یا جسم میں ملنا بھی شاید حفظ ماتقدم ہے۔ متعدی مسری امراض اور اذفع کی تدبیر دیکھیے۔

مختصر علاج

شروع بخار میں ایکونائٹ۔ بیلیڈ، وراٹرم وراٹیڈ، دانے نکل آنے پر۔ انٹم ٹارٹ، تھوجا، سیرا۔ سیناء۔ مواد بھرنے پر۔ انٹم ٹارٹ، مارک لیکے۔ اے پس۔

دانے بیٹھ جانے پر، کیمفر، سلفر۔

چیچک کا داغ مٹانے کے لئے سراسینا کا استعمال اور چہرہ ڈھکے رکھنا یا روشنی نہ لگنا۔

کھرنڈ آجانے کے بعد گرم پانی سے جسم پوچھنا۔ اور صاف ستھرے رہنا چاہیئے۔ سخت علامات میں۔ فاس اور انٹم ٹارٹ (پھیپھڑے کی سوزش) ایکونِ برایو‘۔ (پھیپھڑے میں خون جمنا) برایو‘ کیلی کا، اور انٹم ٹارٹ۔ (برانکائی ٹِس‘ ہونے پر۔) اے پس‘ اور بیلاڈونا۔ (آماس آنکھیں بند ہونا، اور گلا آماس کرنا۔) بیلاڈونا۔ ہایوسیامس‘، اسٹرامو۔ ورے ورڈ (ہذیان زیادہ ہونے پر۔) آرسں اور بپٹیشیا‘ (یکایک سست ہوجانا۔ یا غشی‘، مارک کار اور سلف‘۔ (آنکھوں کی سوزش‘، ہیپر سلفر۔ فاسفورس‘ اور سلفر (پھوڑا ہو‘) مفید و کار آمد ہیں۔

علاج:۔ شروع حالت میں (یعنے پیپ نہ آنے تک) انٹم ٹارٹ ۳×۔ استعمال کرنا: کے بارے میں سب کی ایک رائے ہے اور دوسری حالت میں پیپ (ہونے پر) مارک سال خاص دوا ہے۔

مرض چیچک کی شروع حالت میں، دانوں سے خون بہتا ہو اور مریض یکبارگی سست ہو گیا ہو تو بپٹیشیا ۲۔ دینا مناسب ہے۔

پشت یا کمر میں درد، نبض تیز، بخار اور پانی کی طرح اسہال میں وراٹرم ورد ۳۔ پیپ بھرے دانے۔ سانس کی نلی میں درد۔ قے یا قے کرنیکی خواہش، بخار وغیرہ علامات میں انٹم ٹارٹ ۲×۔ سفودن‘، اور مرض کی تمام حالتوں کچھ لوگ دو سری دواؤں کو باری باری سے دینے کا مشورہ دیتے ہیں۔

(دوسری حالت میں کم بخار‘۔ دانوں میں مواد‘، گلے میں زخم خون یا آنوں ملا اسہال وغیرہ علامات میں، مارک سال ۶۔ دانے [illegible] یا [illegible] گئے ہوں تو روغن کا اسپرٹ کیمفر [illegible] یا زخم [illegible] استعمال کرنا چاہیئے۔ دانے کالے ہو جانے [illegible] ہوں۔ مریض آرام ہونے کے قریب ہو یا مریض کے سخت علامات/

دُور کرنے کے لئے سلفر۔ ۱/x۔ عمدہ دوا ہے (کچھ ڈاکٹران حفظ ماتقدم کی دواؤں میں سے سلفر۔ ۱/x۔ کو بھی سمجھتے ہیں۔) اکثر ڈاکٹران کی رائے ہے کہ سراسینا ۳۔ ۶۔ اس مرض کے ہر درجہ میں فائدہ پہونچاتا ہے۔

یہ مرض کی مدت کم کر دیتا ہے۔ اور دانوں میں مواد آنے کو روکتا ہے۔

بچھڑے کی چیچک کی رطوبت کا ٹیکا دینے کے بعد اگر چیچک نکل آوے اور اس وجہ سے دوسرے علامات نمودار ہوں تو تھوجا استعمال کرنا چاہیئے۔ دانے پکتے وقت اگر سرسامی بخار کے علامات محسوس ہوتے ہوں تو رسٹاکس ۲۔ ۳۰۔ دانے نکلنے کے بعد اگر چہرہ، اور دانوں کے گرد گرمی آماس کر آوے۔ اور رات میں کھجلی بڑھ جائے تو اے پس مل ۳۔ دانوں میں مواد ہونے کے بعد اسہالی بخار کے علامات ہوں تو آرسنک ۶۔ ۳۰۔ خون کے اخراج میں ہیمیلس ۳x۔

چیچک میں مواد پیدا ہونے یا بڑھنے کی حالت میں رال بہنا۔ گلے میں زخم، سانس میں بدبو یا خون کے دست ہوں تو مارک والوس۔ ۳۔ سفوف ۶۔ پلکوں اور چہرہ پر آماس، اے پس ۳x۔ ۳۰۔

نیند نہ آنا، بے چینی کے علامات میں کافیا ۳۔ یکایک دانے بیٹھ جائیں۔ جسم ٹھنڈا ہو جائے۔ سانس میں تکلیف ہو، یا دماغ مفلوج ہو جائے تو تھوڑے گرم پانی میں تین چار قطرے روبنی کا کیمفر دس پندرہ منٹ کے وقفہ سے کئی مرتبہ دینا چاہیئے۔ اس وقت تک۔ جب تک کہ جسم گرم نہ ہو جائے اور دانے نہ نکل آویں۔ جسم ہلنا، غشی، یا ناک سے خراٹے لینا، اوپیم ۳۔ ۳۰۔

مواد بھرے دانے صاف یا زرد رنگ کے نہ ہو کر سبز بیگنی یا کالے ہوں یا بہت کھجلاتے ہوں تو سلفر ۱/x۔ ۳۰۔ دینا چاہیئے۔ بعد کو کاربو وج ۶۔ یا نائیٹرک ۳۔ یا آرسنک ۳x۔ کھلانا چاہیئے۔

اگر وبائی صورت میں چیچک نمودار ہو، یا حمل کی حالت میں چیچک ہو، یا بہت مقدار میں تکلیف دہ قے ہوتی ہو۔ اور کل جسم میں درد ہو۔

توسرا سینا۔ ۲×۲×۲۔ فائدہ مند ہے۔ وقت پر کھانے سے چیچک کے خاتمہ کو یہ دوا بدل دیتی ہے۔ اور جسم پر داغ پڑے تو بھی مٹا دیتی ہے اگر چیچک خوفناک ہو جائے تو کسی قابل ٹیکا لگانے والوں کی صلاح لینی چاہیئے تاکہ علاج کرنے میں سہولت ہو جائے۔

علاج معاون

مریض کو ہوادار کمرے میں رکھنا چاہیئے۔ بار بار مریض کا بستر بدلنا۔ اور ملائم بستر پر مریض کو ہمیشہ ایک طرح سے نہ سلائے رکھنا چاہیئے۔

دانوں میں مواد آنے پر بورک ایسڈ (ایک حصہ) آلیو آئل (۲۰ گنا) ملاکر تمام جسم میں مل دینا چاہیئے۔ جب دانوں میں پیپ ہو جانے کے بعد خشک ہونے لگیں تو گرم پانی میں صاف کپڑا بھیگو کر پونچھ دینا چاہیئے مرض کے وقت ساگو، بارلی، ارا روٹ، سوڈا واٹر کے ساتھ۔ دودھ، انگور، سیب، گدھی کا دودھ وغیرہ دینا چاہیئے۔ اور آرام ہو جانے کے بعد ہلکی اور مقوی غذا دینی چاہیئے۔

مچھلی، اور گوشت وغیرہ کھانا منع ہے۔ پاک طریقہ سے رکھنا اور گدھی کا دودھ یا گائے کے دودھ کا مکھن مریض کے جسم میں روزانہ مالش کر دینا چاہیئے۔ خیال رکھنا چاہیئے کہ مریض اپنا جسم زور سے نہ کھجلائے۔ اس لئے انگلیوں کے اگلے حصہ میں کپڑا باندھ دینا چاہیئے۔ یہ کپڑا ہمیشہ بدلتے رہنا چاہیئے۔ چیچک کا داغ مٹانے کے لئے زیتون کا تیل (OLIVE OIL) کے ساتھ دودھ کی بالائی ملاکر دانوں کے داغ پر لگانا چاہیئے۔ چیچک کے مریض کے پہننے اور سونے کے کپڑوں کو جلا دینا چاہیئے۔

ٹیکہ لگانے کے بعد لوگوں کی صحت ایک بارگی بگڑ جاتی ہے۔ یا کسی طرح کی جلدی بیماری نمودار ہوتی ہے۔ ایسے وقت میں تھوجا ۲۰۰ کھلانا نہایت مفید اور کارآمد ہے۔

جل چیچک موتیا سیتلا پنساھا (CHICKEN POX)

یہ چیچک کا ایسا چھوت دار مرض نہیں ہے یہ بچوں اور لڑکوں

کو زیادہ ہوا کرتا ہے۔ موتیا ستیلا کا بخار ہلکا ہوتا ہے۔ دانے پھٹے نہیں ہوتے۔ بلکہ ابھرے ہوئے اور نوکدار ہوتے ہیں۔ تین چار روز بعد دانوں میں پانی بھر جاتا ہے۔ اسوجہ سے وہ آبلہ کی طرح معلوم ہوتے ہیں۔ اور یہ سات روز میں خشک ہو جاتے ہیں۔ اس میں موت کا خوف نہیں رہتا۔

اگر بخار تیز ہو تو ایکونائٹ ۳x دینا چاہیئے۔ اگر یہ کہا جائے کہ رسٹاکس ۳x اس مرض کی ایک ہی دوا ہے تو بیجا نہ ہوگا۔ اگر رسٹاکس سے فائدہ نہ ہو تو انٹم ٹارٹ ۶ دینا چاہیئے۔ جسم میں درد، سر بھاری اور لرزہ۔ جلس ۱x۔ سردی سے بچنا چاہیئے۔ دودھ وغیرہ ہلکی غذا دینا چاہیئے۔

سُرخ بخار (SCARLATINA)

خسرہ، اور چیچک کی طرح یہ بھی ایک قسم کا شدید اور متعدی مرض ہے۔ کھجلی اور گلے میں زخم اس مرض کے خاص علامات ہیں۔ یہ بیماری اس ملک میں بہت کم ہوتی ہے، غالب ہے کہ (STREPTO COCCI) جراثیم اس مرض کے خاص اسباب ہیں، نکمی ہوا اور خراب دودھ پینے یا جالی دار کپڑوں کے ذریعہ تندرست جسم میں داخل ہوتے ہیں۔

جاڑا۔ جسم کی گرمی (۱۰۵ ڈگری تک) پیاس، دردِ سر، قے، گلے میں زخم وغیرہ۔ اس مرض کے شروع کے علامات ہیں؛ ۲۴ گھنٹہ میں جسم پر سُرخ رنگ کے چمکیلے دانے۔ (پہلے کندھے اور سینہ پر پھر تمام جسم میں پھیل جاتے ہیں۔ اس لئے کھجلی ہوتی ہے۔ تیز درد، ہذیان، زبان پر میلی تہہ۔ زبان کے دونوں کنارے اور اگلا حصّہ (PAPILLAE) سُرخ رنگ کا اور اونچا ہونا۔ وغیرہ اس مرض کے علامات ہیں۔

پانچ دنوں تک روزانہ بخار رہنے کے بعد جسم کی حرارت کم ہونے لگتی ہے۔ دانوں کی سُرخی، لمبائی اور چوڑائی بھی گھٹنے لگتی ہے۔ اور نویں دن کھرنڈ اکھڑنے لگتا ہے۔ یہ مرض دو ہفتہ سے زیادہ کبھی نہیں رہتا۔ متعدی اور مسری مرض اور اُس کے دفعیہ کا باب دیکھیئے۔

خسرہ اور سُرخ بخار کا فرق

خسرہ کے بخار میں سردی کے علامات رہتے ہیں (جیسے ناک، آنکھوں سے پانی گرنا۔ چھینک، کھانسی وغیرہ) لیکن سُرخ بخار میں سردی کے علامات زیادہ نہیں رہتے۔ لیکن جسم گرم اور گلے میں زخم رہتا ہے۔ تین چار دوزہ بخار آنے کے بعد خسرہ کے دانے نکل آتے ہیں۔ لیکن سُرخ بخار میں ہمیشہ پہلے ہی دن سے تمام جسم سُرخ ہو جاتا ہے۔ یہ مرض تین قسم کا ہوتا ہے۔

(ا) تپ سُرخ سادہ (BIMPLE) سُرخ دانے، گلا۔ سُرخ، (لیکن گلے میں زخم نہ ہونا۔ اس کی خاص علامت ہے۔ اچھی علاج کرنے سے آسانی سے آرام ہو جاتا ہے۔ بیلا ڈونا ۳، ایکونائٹ ۳x۔ سلفر ۳۰۔ آرسنک ۳x۔ اس کی خاص دوائیں ہیں۔

(ب) تپ سُرخ خناقی (ANGINOID) گلا سُرخ۔ گلے میں زخم، اور کندھے میں آماس، اس کے خاص علامات ہیں۔ یہ سخت مرض ہے۔ (خاصکر موسم سرما میں) اچھا علاج نہ ہونے سے موت کا خوف ہوتا ہے۔ بیلا ڈونا ۳۔ مارک بن ۳۔ سفوف، کروٹیلس ۳۔ گنیذشیا۔ اس کی مخصوص ادویات ہیں۔

(ج) تپ سُرخ مہلک (MALIGNANT) اس مہلک بخار میں یہ علامات دکھائی دیتے ہیں: تیز جاڑے کے ساتھ بخار کا شروع ہونا۔ غیر طبعی حرارت (۱۰۱۔ ڈگری تک) ہذیان، بے ہوشی، اور دانوں کا دکھائی نہ دینا۔ اگر دکھائی بھی دیں تو سُرخ نہ ہوں، بلکہ سیاہ ہوں، اکثر دانے دکھائی دینے کے پہلے ہی مریض مرجاتا ہے۔ ۱۔ ایلینتھس ۱x۔ کپرم ایسیٹکم ۳x۔ آرسنک ۳x۔ ایسڈ میور ۶۔ اس کی مخصوص دوائیں ہیں۔

علاج حفظ ما تقدم:۔ بیلا ڈونا ۱x۔ ہمیشہ دو مرتبہ کھانا چاہیئے۔
بیلا ڈونا ۶۔ بخار۔ گلے میں زخم، سُرخ دانے، ہذیان۔
ہنی مین نے سُرخ بخار میں بیلا ڈونا دینے کی صلاح دی ہے۔
فائی ٹو لکا ۱x۔ گلے کی علامت سخت محسوس ہوں۔

مرک کار: ۳؛ گلٹیوں میں آماس۔ گلے میں زخم بہت رال ٹپکنا۔ سانس میں بدبو، سُستی۔ اگر مثانہ پر بھی حملہ ہو تو یہ دوا خاصکر فائدہ کرتی ہے۔

ایکونائیٹ:۔ ۳x؛ بخار کے شروع میں یا التہاب الغشار لبطن القلب اوّل کی اندرونی جھلّی کی سوجن (ENDOCARDITIS) ہوتے ہیں۔

ایپس ۳x؛ تیز بخار۔ جھومنا۔ گلے میں آماس، منہ کے اندر زخم اور زبان سُرخ، زبان میں چھالے، استسقار۔ مثانہ میں سوزش۔ دل کی اندرونی جھلّی کی سوجن۔

آرسنک ۳x؛ دانے اچھی طرح نہ نکلیں۔ یا نکلتے ہی مرجھا جائیں۔ جسم سرد۔ بہت جلد غافل ہو جانا۔ بےچینی، پیاس۔ استسقار، تشنج ہو یا نہ ہو۔ مثانہ کی سوزش۔

سلفر:۔ جسم کا چمکیلا، سُرخ رنگ۔ جسم میں کھجلی۔

ایلانتھس ۱x؛ جھومنا۔ بےہوشی، درد سر، چہرہ گرم اور خوب سُرخ، گلا پھولا ہوا۔ ناک سے خراش پیدا کرنے والا پانی۔ دانے کالے یا نیلگوں، یا بہت تھوڑے نکلنا، تیز قے، مہلک حالت میں یہ دوا دینا چاہیئے۔

الیسٹر میئور ۳x۔ کان سے مواد آنے یا کم سُننے میں۔

کیُپرم ایسٹکم۔ ۳x؛ دانوں کا بیٹھ جانا، قے، تشنج، دماغ پر حملہ ہوتے میں۔ کروٹیلس ۲؛ گلے میں زخم۔ کندھے میں گلٹیاں پھولی ہوئیں۔

اگنیشیا۔ خون زہریلا ہونے کی علامت میں، گلے میں درد، یا گلا گرک جانا۔ گلٹیوں میں پیپ آجانے اور اس کے بڑھنے کی علامت میں۔

ہیپر سلفر ۳۔ مرض شروع ہونے کو ہو، استسقار۔ پیشاب میں کچھ خرابی، وجع المفاصل یا امراض قلب ہو تو اُن کا بیان دیکھنا چاہیئے۔

سُرخ بادہ (ERYSIPELAS)

یہ ایک شدید نوعی متعدی اور چھوت دار مرض ہے، کسی حصّہ میں

جراثیم (STREPTOCOCCUS) کے ذریعہ چوٹ لگنے یا پھیلنے کے جسم کے اندر داخل ہو کر جلد یا لعاب دار جھلی کی سوزش پیدا کرتا ہے۔ اس کا نام سرخ بادہ ہے۔ خلقی نقاہت یا صحت کے اصولوں کی پابندی نہ کرنا۔ (جیسے قوت حیات کی کمی، پرسوت کی حالت، چوٹ لگنا وغیرہ) اس مرض کے عام اسباب ہیں۔

جو سرخ بادہ جسم کے ایک ہی حصہ میں نہ رہے بلکہ اکثر مقامات میں گھومتا رہے۔ اس کا نام (AWANDERING) پھرنے والا سرخ بادہ ہے جس سرخ بادہ میں آماس اور جلن ہو، اس کو (PHLEGMONOUS) سرخ بادہ فلغمونی کہتے ہیں۔ جس سرخ بادہ میں سڑن شروع ہو جائے اس کو فاسد (GANGRENOUS) کہتے ہیں۔

ایک سے سات روز تک اس مرض کا درجہ حضانت رہتا ہے۔ جسم میں سہراون محسوس ہونا، بے چینی معلوم ہونا۔ ہلکا بخار۔ ماؤف جسم کا کانپنا وغیرہ اس کے اسباب سابقہ ہیں۔ اس کے بعد لرزہ، حرارت، جسم کا بڑھنا۔ بک بک کرنا۔ ماؤف حصہ جسم (جیسے ناک، گلا۔ وغیرہ) آماس کرنا، چمکنا۔ سرخ دکھائی دینا۔ آہستہ آہستہ آماس زیادہ ہونا۔ پانی بھرنے والے یا چھالے پیدا ہونا۔

پانچویں دن دانے مرجھانے لگتے ہیں۔ جسم کی حرارت کم ہو جاتی ہے اور بیماری کو آرام ہو جاتا ہے۔ اس مرض کا دوبارہ حملہ ہوا کرتا ہے۔ خبیث بخار، سرخ پیشاب، دل کی اندرونی جھلی کی سوزش۔ جیسے زخم ہو جائے۔ پھیپھڑے کی سوزش وغیرہ، علامات دکھائی دیں تو خیال کرنا چاہیئے کہ مرض بڑھ گیا ہے۔

اس میں مندرجہ ذیل ادویات مفید ہیں۔

(۱) بخار ہونے میں ایکونائٹ۔

(۲) نرم یا ملا رطوبتی پھنسیوں میں بل، برایو۔ پلس۔ آرن۔

(۳) پانی یا مواد سے بھرے پھپھولے، راس۔ تنتھ اور ورٹرم وی۔

(۴) آماس کی خصوصیت میں اے پس ۶۔

(۵) گرمی کی خصوصیت میں۔ آرس، کاربو وج۔ نائیٹرک ایسڈ۔

(۶) فاسد سُرخ مادہ میں لگے۔ آرس۔

(۷) مرض مزمن ہو جائے۔ یا مرض آرام ہونے کی طرف مائل ہو تو سلفر۔

کچھ خاص دواؤں کے علامات

بیلاڈونا۔ ۱-۳۔ جلد گرم چمکدار سُرخ، خشک ہو۔ چہرہ تمتمایا۔ سانس پھولتی ہو۔ تیز درد سر۔ آنکھوں کی پُتلی پھیلی، ہذیان، تشنج، ماؤف جگہ میں تھوڑا آماس۔ (خاصکر چہرہ اور پیشانی کے سُرخباد ہ میں)۔

رسٹاکس ۶۔ گلا، چہرہ، سر کی جلد اور جسم کی دوسری جگہوں میں۔ سُرخ رنگ کے دانے ہوں، جن میں پانی بھرا ہو اور اُن دانوں کے گرد آماس ہو۔ جسم میں چبھونے کی طرح درد۔ دانوں سے پانی نکلتا ہو۔ اور جلن۔ سُرخباد ہ۔ بائیں طرف شروع ہو کر دائیں طرف پھیل جائے۔

اے پس ۳۔ ۳۔ ۶۔ یا او پیم یا وائرس ۶۔ رطوبت بھرے گرم دانے جن میں سوزش ہو۔ یہ دانے آماس کر جاتے ہیں۔ اور اُن میں کھجلی بہت ہوتی ہے۔ چبھونے کی طرح درد۔ سوزش کی جگہ سُرخ، اُن میں رطوبت نہو۔ بلکہ تیزی سے آماس کر جائیں۔

آرسنگ ۶۔ ۳۰۔ جلن اور درد کے ساتھ سیاہ چھالے۔ یا اُن میں مواد بھرا ہوا۔ سستی اور دُبلاپن، بے چینی اور تیز پیاس، اور بخار رہے۔ سرسامی علامت میں سڑنے کی علامات موجود ہوں۔

ایمون کارب ۳۔ بوڑھے یا بوڑھیوں کے مرض میں دماغی علامت نمودار ہو۔ سُرخباد ہ، دائیں آنکھ سے شروع ہو کر بائیں آنکھ تک پھیل جائے۔ گینتھرس ۳، رطوبت بھری پھُنسیاں، دانوں کی رطوبت لگنے سے جلد میں خراش ہو جاتی ہے

ہیپر سلفر ۶۔ مواد پیدا ہونے یا پکنے کے لئے۔

چائنا ۱x۔ معمولی قسم کے سُرخباد ہ کی شدید حالت میں۔

گریفائیٹس ۶۔ گھومنے والا سُرخ بادہ۔ (جو سُرخبادہ جسم کے ایک حصّہ سے دوسرے حصّہ میں پھیلتا ہو۔) مرض کا بار بار حملہ (خاصکر چہرہ پر۔) آیوڈین کے غلط استعمال سے جو علامات ہوں۔ ڈاکٹر گوڈ نو (GOOD NO) کی رائے ہے کہ یہ سُرخبادہ کی بہت اچھی اور کارآمد دوا ہے۔ اس کے استعمال سے مرض کی نوعیت بہت بدل جاتی ہے کہ اُسکو دوبارہ حملہ ہونے کا خوف نہیں رہتا۔ کروٹیلس ۶۔ سڑنا (GANGRENE) شروع ہو۔

ایکونائٹ ۶۔ سُرخبادہ کے دانے نکلنے سے پہلے اُس جگہ جلن ہو۔ جہاں دانے نکلنے والے ہیں، کانپنا یا سوزش کے علامات۔ سوزشی سُرخبادہ کے علامات ہیں۔ ماؤف جگہ میں جلن پیدا کرنیوالی گرمی، اور چھالوں سے رطوبت نکلنا۔

کینتھرس ۶۔ چھالوں میں مواد پڑنے کا اندیشہ ہو۔ آرسنک ۶۔ یا کاربو وج ۶۔ سڑنا شروع ہو تو لیکسس ۶۔ چھالوں کا ایک جگہ سے اچھے ہوکر دوسری جگہ نکلنا۔ پلس۔ اگر مواد پیدا کرنا ضروری محسوس ہو تو ہیپر سلف ۲x۔ سفوف دینا چاہیئے۔

غذا

مرض کی شدّت کی حالت میں ساگو۔ بارلی۔ ارارُوٹ۔ ڈاکٹر آربلڈ کا بیان ہے کہ میٹھا (یعنے مکھن نکالی ہوئی چھاچھ) ماؤف جگہ میں لگانے سے تکلیف فوراً کم ہو جاتی ہے۔ اور تھوڑے عرصہ میں سُرخبادہ کم ہو جاتا ہے۔ حوالے کے لئے دیکھئے انڈین میڈیکل ریکارڈ۔ جنوری سنہ ۱۹۱۵ء۔ صفحہ ۱۷۔

درد دور کرنے کے لئے گرم پانی سے سینکنا اچھا ہے (۳۔۴۔ قطرے رسٹاکس ملاکر۔) ماؤف جگہ روئی سے ڈھکی ہونا چاہیئے۔

خناق وبائی

ڈفتھیریا (DIPHTHERIA)

یہ ایک قسم کی وبائی بیماری ہے۔ ایک قسم کا زہریلا

(KLEBE LOEFFIER'S BACILLUS) نامی جرم خون میں مل کر یہ بیماری پیدا کرتا ہے۔ گلے کی رطوبت میں مرض کے جراثیم ملتے ہیں۔ یہ مرض بچوں کو زیادہ ہوتا ہے۔ ابھی اُس سال میسور کے راجہ نے بھی اسی مرض میں جان دی تھی۔ اسس مرض سے گلے کی بلغمی جھلی میں ایک قسم کا میلہ اور پھیکا مادہ پڑ جاتا ہے۔ اِس سے سانس بند ہو کر مریض مر جاتا ہے۔ کچھ روز پہلے سانس بند ہونے کی علامت دیکھ کر گلے کی نالی کاٹ کر مریض کو کچھ عرصہ تک زندہ رکھتے تھے۔ غیر طبعی اور جھلی میں ایک طرح کی خراب خون ملی رطوبت نکلنے کی وجہ سے مریض کے سانس میں بڑی بدبو پیدا ہو جاتی ہے۔ معمولاً ڈفتھیریا میں گلے میں درد، کسی چیز کے نگلنے میں تکلیف گلے سے برابر تھوک یا بلغم نکلنے کی خواہش کرنا۔

گلے کی گلٹیوں کا بڑھ جانا، غیر طبعی پردے کا پھٹ جانا ٹکڑے ٹکڑے صورت میں باہر نکلنا۔ اور ثابت پردہ پھٹنے سے وہاں کا جلد زخم بھری ہو۔ اور بالکل سُرخ معلوم ہو۔ یہ علامات ظاہر ہوتے ہیں۔ اگر مرض مہلک شکل میں ظاہر ہو تو پہلے تیز بخار، دست و قے، لرزہ، کمزوری بے چینی، اسس کے بعد جھلی ماؤف ہو کر سُرخ ہو جاتی ہے۔

ٹانسل کی گلٹیاں، اور تالو آماس کر جاتے ہیں۔ اور اُس پر نقلی پردہ پڑ جاتا ہے، اگر یہ نقلی پردہ نہ ہٹا تو سانس بند ہو کر موت ہو جاتی ہے، اسکے ساتھ ہی مریض کے نتیجہ میں تھوڑا یا پورا فالج، بھوک نگلنے میں تکلیف، آواز بیٹھی، قلب کا فعل کمزور ہو جانا۔ یا ایکدم بند ہو جانا۔ وغیرہ علامات میں مرض متعدی اور مسری اور اُن کے دفعیہ کا طریقہ اور بیان ملاحظہ ہو۔

اسس میں مندرجہ ذیل ادویات مفید ہیں۔

(۱) شروع ڈفتھیریا میں۔ اکونائٹ، بل، یا بیپٹ۔
اسس کے بعد ضرورت ہونے پر مارک آیوڈ، ایسڈ نائیٹرک۔

(۲) شدت کی ڈفتھیریا میں۔ مارک سیانئم۔ کیلی برمنگ ایسڈ۔

کالی بائی، آرس، ایمون کارب، لیکے سس، لائیکو۔ مفید اور کار آمد ہیں۔

مرض کی شکل بدلنے میں

فاس، اور فائٹو۔ (آواز بیٹھ جانے میں) ڈیج (دل کمزور ہو جانے میں)، چائنا یا کونین (کمزوری میں) کونیم۔ جلس، آرس، راس۔ سلف۔ کار آمد ہیں۔

حفظ ماتقدم:۔ محلہ یا گاؤں میں ڈفتھیریا وبائی صورت میں پھیلا ہو تو ڈفتھیرنیم ۳۰، صرف ایک مرتبہ استعمال کرنا چاہیئے۔

علاج:۔ ڈاکٹر ایچ، سی، ایلن، نے بہت مریضوں کو صرف ڈفتھیرنیم (اونچی طاقت کی) کھلا کر اچھا کر دیا ہے۔ سنہ ۱۸۷۴ء سے سنہ ۱۹۰۱ء تک اس دوا کے استعمال سے وہ کبھی ناکامیاب نہیں ہوئے۔

اصلی ڈفتھیریا کی علامت ظاہر ہوتے ہی کسی دوسرے طریقہ کے علاج کرنے کے بعد سے اگر ہومیوپیتھک طریقہ سے ان کا علاج کرنا ہو اور ڈفتھیریا آرام ہونے کے بعد کمزوری، سستی، ہاتھ پیروں کا قابو میں نہ رہنا وغیرہ علامات ظاہر ہوں تو ڈاکٹر ایلن ڈفتھیرنیم کھلانے کی رائے دیتے ہیں۔

ڈاکٹر کلارک طبعی مرض ڈفتھیریا میں (۱) پہلے ڈفتھیرنیم (۳۰۔ ۲۰۰) دو گھنٹہ کے وقفہ سے (۲) مارک سائنٹس۔ (۶۔ ۳۰) ہر گھنٹہ دینے کی رائے دیتے ہیں۔ اور فائٹو لکا پانچ قطرے، ایک آونس پانی میں ملا کر اس سے غرارے کرنے کی صلاح دیتے ہیں۔ ڈاکٹر کسٹس (CUSTIS) کی رائے ہے کہ مارک سائنٹس کا حسب ذیل علامات میں دینا اچھا ہے۔

سڑنے والا خناق وبائی (جیسے منہ کے اندر، مری اور منہ اور گلے کے اندرونی جوف تک پھیلا ہو) اور رال بہتی ہو تو اس دوا کے استعمال سے ایسے مریض شفا پا چکے ہیں۔ جن کے بچنے کی اُمید ہی نہ تھی۔

ڈاکٹر ڈلارس کی رائے ہے کہ بدبودار اور قوت حیات کی نہایت کمزوری میں مارک سائنٹس بہت فائدہ مند ہے۔ منہ اور گلے کا جوف، خوب سُرخ گردن کے اور رطوبتی غدود میں خوب آماس ہو۔ تھوک نگلنے میں تکلیف اور گلے کا زخم سڑا ہوا معلوم ہو تو مارک بن آیوڈائڈ۔ فائدہ مند ہے۔

زیادہ آماس جو چمکدار، سُرخ رنگ ہو۔ پیشاب بند، اِن علامات میں
لے پس، ۳، سخت بلغم نکلتا ہو، زبان زرد، جھلی میلی زرد اور سوت
کی طرح سخت محسوس ہو تو کیلی بائی ۳۔ سفوف، لیکسس ۶، (خون
زیادہ خراب ہو گیا ہو) جیسے زیادہ سُستی، قلب کا فعل بہت کمزور باہر سے دبانے
سے گلے میں سخت درد محسوس ہو۔ مریض بار بار زبان باہر نکالے۔ گلے کی جھلی
کی رنگت ہلکی نیلی ہو۔ گلٹیاں ماؤف۔ بائیں طرف سے شروع ہو کر مرض دائیں
حصّہ میں پھیلے تو لیکیسس کے عوض لائیکو، ۶ دینا چاہیئے۔

بدبودار پیشاب وغیرہ علامات نمودار ہونے میں بپٹشیا ۶ x۔
بیماری کی جگہ میں جلن اور سُرخی، چہرہ اور آنکھیں سُرخ، درد سر۔
نبض سخت اور تیز، تالو ترم، زبان سُرخ اور آواز کی نلی کی سوزش،
وغیرہ علامات میں ایکونائٹ ۳ x۔ یا بعضوں کی رائے ہے کہ بیلاڈونا ۳ x۔
استعمال کرنا چاہیئے۔ ماؤف جگہ میں درد، بہت سُستی، مرض ہونے
کے پہلے سے نبض کی چال تیز، گلٹیاں، آماس کی ہوئیں، نقلی پردہ
پیدا ہو گیا ہو، لوزتان اور حلق سُرخ، یا زبان ربڑ سے رنگ
کی سانس، آمد ورفت میں بدبو، نگلنے میں تکلیف، بہت رال بہنا۔
گلا دبانے سے درد محسوس ہونا وغیرہ علامات میں مرکیورلیس ۳ x۔ گلے کے
اندر میلا زخم، سانس کی آمدورفت میں بدبو، ہو تو ایسڈ میورک ۳۔ اندرونی
اور خارجی (یعنے گلے کی کلی کرنا۔) استعمال کرنا چاہیئے۔

کیلی میور ۶۔ نگلنے میں تکلیف، اور اسکے ساتھ ہی گلے میں پردہ
پڑ جانا۔ اگنیشیا۔ (۵۔۔ ۱۔ بوند کی خوراک) بہت ڈاکٹر اکثر اسی دوا سے
یہ مرض اچھا کرتے ہیں۔ (خاصکر سڑنے کی حالت میں)

آرسنک ۶ ۔ مرض کی آخری حالت میں نبض کمزور، زخم سے مواد،
یا خون بہنا وغیرہ علامات ہیں (نہایت سُستی، گلا سوجا ہو۔ گلا اور سانس
کی نالی سے بدبو۔ ناک کے اندر کی غلاف اور جھلی سے جما ہوا۔
بدبودار اخراج ہونا وغیرہ خوفناک علامات پیدا ہوں تو کچھ لوگ آرسں۔

کے ساتھ، ایمون کارب، یکے بعد دیگرے استعمال کرنے کی رائے دیتے ہیں۔

ڈفتھیریا کے جراثیم دریافت کرنے کے بعد معلم فان بہرنگ (VON BEHRING) اور ڈاکٹر (ROTX) نے ثابت کیا ہے کہ یہ مرض انسان کے گلے میں جو زہر (TOXIN) پیدا کرتا ہے[1]۔ وہی مریض میں خلقی علامات پیدا کرتا ہے۔ اور وہی مریض کے جسم سے جو ایک دوسرا زہر خود بخود پیدا ہوتا ہے۔ روک دیا جاتا ہے۔ مناسب زہر کے ذریعہ یہ دافع زہر (ANTITOXIN) گھوڑے کے خون سے پیدا کیا جا سکتا ہے۔

اس کے بعد وہی آب خون گھوڑے کے جسم سے لیکر ڈفتھیریا کی شروع حالت میں مریض کے جسم میں داخل کیا جاتا ہے۔ اس طریقہ علاج کی عزت تمام جہاں میں آجکل کی جا رہی ہے

علاج معاون

ڈاکٹر فلورشیم کا بیان ہے کہ انارس کا زیادہ عرق کھلانے سے اُمید کا ثمرہ ملتا ہے۔ (THE HOM RECORDER 5th JUNE 1919)

(ملاحظہ ہو) انارس کا رس شاید جھلّی (MEMBRANE) کو صاف کرنیوالا ہے۔ ڈائلوڈ کاربولک ایسڈ، بدبو کو دُور کرنے والا ہے۔ جبتک ڈفتھیریا کا زہر مریض کے جسم سے پوری طرح نہیں نکل جاتا۔ اس وقت تک اس کا جسم خشک اور پاخانہ پیشاب بند رہتا ہے۔ بہت گرم پانی میں غسل کرنے اور سرد پانی پینے سے یہ علامات دُور ہو جاتے ہیں، پیاس رفع کرنے کے لئے برف کے ٹکڑے چوسنے کو دیئے جا سکتے ہیں۔ مقوی غذا پورے طور سے آرام اور آب و ہوا بدلنا بہت ضروری ہے۔ کبھی کبھی قابل جراح (SURGEON) سے سانس کی نالی کٹوانے (TRACHEOTOMY) کی بھی ضرورت پڑ سکتی ہے۔

---

[1] ایسے زہر کو دافع زہر (ANTITOXIN) کہتے ہیں (خاصکر حال معلوم کرنے کے لئے اس کتاب میں آب، خون کا بیان ملاحظہ ہو۔

انفلوئنزا

(INFLUENZA)

یہ مرض شدید متعدی ہے، جو وبائی صورت میں پھیلتا ہے! ایک قسم کے جراثیم (PFEIFFER'S BACILLUS) [1] اس مرض میں موجود رہتے ہیں۔ کرم جسم میں داخل ہونے کے بعد ایک دو روز تک مریض کو بجز بے چینی اور کوئی علامت محسوس نہیں ہوتی۔ اس کے بعد حسب ذیل علامات ظاہر ہوتے ہیں۔ بار بار جاڑا لگنا۔ بخار (۱۰۰°-۱۰۲°)۔ بیماری سخت ہو تو ۱۰۵° تک) نبض کبھی سست، اور کبھی تیز، درد سر، ناک اور آنکھوں سے پانی کی طرح ملغم جاری ہونا۔ چھینک آنا۔ کھانسی، جسم میں اینٹھن۔ تمام جسم میں (خاصکر ہڈیوں میں) تیز درد، گردن میں اکڑن، زبان میلی، قے یا متلی۔ تھکاوٹ، نیند نہ آنا۔ بھوک نہ لگنا۔ سستی، لرزہ، بخار سے یہ مرض بہت ملتا جلتا ہے۔ اسی سے اس کا نام وبائی زکام رکھا گیا ہے۔

---

[1] ۱۹۱۹ء میں جاپان کے قابل ماہران جراثیم نے تحقیقات کرکے یہ اصول قائم کیا ہے کہ (DIPLOCOCCI یا کوبی PNEUMO-COCCI یا PEIFFERS' BACILLUS) جراثیم انفلوئنزا کے خاص سبب نہیں ہیں۔ (PROF. YAMANONCHR) (AND DRS SAKAKMI AND IWASHIMA'S CONTRIBUTION TO THE LANCET) (ملاحظہ ہو INDIAN DAILY NEWS JULY, 7-1919) اور (جولائی سنہ ۱۹۲۲ء کے JOURNAL OF THE ROYAL ARMY MEDICAL CORPS) میں ڈاکٹر (GORDON) نے کہا ہے کہ انفلوئنزا کے جراثیم اتنے چھوٹے ہیں کہ وہ آسانی سے چھننے (FILTES) کے اندر سے جا سکتے ہیں ادھر (ME-INTOSH MEDICAL RESEARCH COUNCIL SPECIAL SERIES) (PFIEFFERS) ملاحظہ ہو NO.-13 SERIES کے جراثیم کے جانب دار العلوم ہونے ہیں۔ (DR. BROWNLEE) کہتے ہیں کہ مرض انفلوئنزا ہر تینتیس ہفتہ بعد (یعنے شیت اور بسنت رت میں) بہت پھیلتا معلوم ہوتا ہے۔

کبھی کبھی معدہ، کبھی انتڑیوں کی خرابی سے اسہال یا پیچش، پیشاب کا کم - یا زیادہ ہونا۔ کلیجہ دھڑکنا۔ خیالات پراگندہ، ذات الریہ کی سوزش۔ (برانڈی کی نمونیا) وغیرہ علامات ظاہر ہوتے ہیں پھیپھڑے کی سوزش، یا ذات الصدر (نمونیا) ذات الریہ نزلی کی سوزش (کیپلری برانکائی لسٹی) گرنول میں سوزش، لوازتان کی سوزش، ناک، منہ، یا مقعد سے خون گرنا۔ خناق وبائی (ڈفتھیریا) سرسامی خرابی، بک بک کرنا - قوما (COMA) سانس کی تکلیف، - اسہال، استسقار یا سڑن (GANGRENE) وغیرہ علامات ظاہر ہوں تو مرض سخت ہو جاتا ہے۔

اس مرض میں جسم کے تمام حصوں پر حملہ ہوتا ہے۔ اس لئے شروع ہی سے علاج اچھی طرح نہ ہونے سے مریض پر آفت آنے کا اندیشہ رہتا ہے۔

عیسیٰ کے نویں صدی میں عالمگیر مرض کا حال معلوم ہوا۔

(PEPPERS SYSTEM OF MEDICINE) ملاحظہ ہو۔

سنہ ۱۸۹۰ء کے موسم سرما میں یہ خوفناک مرض روس سے پھیلا اور پھر وہاں سے تمام دنیا میں پھیل گیا۔ سنہ ۱۹۱۸ء میں تپ جنگ[1] (WAR FEVER) کے نام سے اسپین میں نمودار ہوا۔ اور تھوڑے سے ہی عرصہ میں عالمگیر ہو گیا۔ صرف بنگال میں نہیں، بلکہ دنیا کے بیشمار مرد و عورت موت کے منہ میں چلے گئے۔

---

[1] یورپ کی گذشتہ خونخوار جنگ عظیم کے وقت شرکاؤں کی طاقت کا امریکہ نے ساتھ دیا تو اسپین کے دارالسلطنت شہر میڈرڈ میں جرمنی کے کسی بہت بڑے عملی کیمیا گاہ (LABORATORY) کے عالموں کو شاید انفلوئنزا کے جراثیم پیدا کرنے کی ہدایت کی گئی۔ غرض یہ تھی کہ یہ جراثیم امریکہ کے بندرگاہوں میں چھوڑ دیئے جائیں۔ تاکہ وہاں کے ملاح وغیرہ بیمار ہو جائیں، اور امریکہ کی فوج نہ آسکے۔ لیکن یہ خیال عملی صورت میں نہ آسکا۔ کیونکہ عالموں کے درمیان جھگڑا ہو گیا۔ اور سب جراثیم اسپین میں پھیل گئے۔ اس سے پہلے پہل ایکدم انفلوئنزا ہو گیا۔ اور پھر عالمگیر ہو گیا۔

حفظ ماتقدم :- مرض کے شروع ہونے کے وقت انفلوئنزا ۳۰، ۲۰۰۔ ایک دو روز کا ناغہ دیکر ایک خوراک کھانا چاہیئے۔ اگر انفلوئنزا ایتھم نہ ملے تو بپٹیشیا ۱x، ۳۰۔ استعمال کرنا چاہیئے۔ انگلستان کے کوئی کوئی ڈاکٹر کہتے ہیں کہ آرسنک ۳۔ (روزانہ تین چار خوراک) اچھا مانع مرض ہے۔

(THE HOM WORLD APRI H,S 23.) ملاحظہ ہو۔

سنہ ۱۸۶۹ء میں بنگال کے محکمہ صحت کے اعلیٰ حاکم (SANITRY COMMIONER) ڈاکٹر نبلی صاحب نے مشہر کیا کہ دارچینی کا تیل (CINNAMON OIL) دو قطرے گرم پانی میں ملاکر تین بار روزانہ کھانے سے انفلوئنزا سے نجات مل سکتی ہے۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ مریض کا تھوک، کف یا سانس کی ہوا تندرست انسان کے جسم میں داخل ہونے سے اسکو بھی یہ مرض ہوتا ہے۔ اسلئے مریض کو علیحدہ کمرے میں رکھا جائے۔ اور اسکی تیمارداری کرنے والا بھی کپڑے سے ناک منھ اچھی طرح ڈھک کر اسکی تیمارداری کرے۔

کوئی کوئی معالج سردی اور جسم میں درد ہوتے ہی نمک ملاکر پانی ناک کے اندر چڑھانے اور گلے کی نالی دھو ڈالنے سے بھی اس مرض سے بچنے کی صلاح دیتے ہیں۔

جلسیمم ۲x، ۶۔ جاڑا، بخار، منھ سرخ، آنکھیں پانی سے بھری، درد سر، سر بھاری، تمام جسم میں (خاصکر پشت میں) اکڑن، درد، لرزہ، سستی ہو۔

برایونیا ۳x، ۶۔ (سانس کی نلی، پھیپھڑے، یا پھیپھڑے پر خاص طور سے حملہ ہونے پر) کھانسی، گلا اکڑ جانا۔ تمام جسم میں (خاصکر دماغ میں) درد۔ ہونٹھ خشک۔ اسی لئے مریض دونوں ہونٹھ زبان سے تر رکھنا چاہتا ہے۔) زبان میلی، سستی (مریض بلا حرکت کے رہتا ہے۔ کیونکہ حرکت کرنے سے درد بڑھتا ہے) درد والی جگہوں (بغل کو) کو دبانے سے کھانسی دب جاتی ہے۔

آرسنک ۳x، ۶۔ (ڈاکٹر ہیوج نے اس دوا کو مرض انفلوئنزا کی سب سے اعلےٰ دوا بتایا ہے۔) شروع میں بہت زیادہ بلغم (خاصکر آنکھ، ناک، حنجرہ کی سردی) اخراج پانا۔ پتلا۔ جلن پیدا کرنے والا بلغم، چھینک، آواز بیٹھی ہوئی، لرزہ، گرم، خشک، اور جلد گھڑی گھڑی تپ نوبتی۔ اور

تپ لازمی بخار میں۔ زیادہ سستی۔ یہاں تک کہ حرکت سے مرض کا بڑھ جانا۔ بے چینی، پیاس، گردن میں جلن ہونے پر، بھی ڈھکے رکھنے کی خواہش، گھبراہٹ اور موت کے خوف کے علامات میں سخت درد اور لیسدار مواد نکلنا، تکلیف دہ کھانسی، سرد پسینہ اور سانس کی تکلیف۔

فرانس کے ڈاکٹر جوسے (JOUSSET) انفلوئنزا کے نوبتی بخار میں، چاگنا، کے حق میں فیصلہ دیتے ہیں۔ لیکن ہمارے ملک میں ایسی جگہ آرسنک کے استعمال سے فائدہ ہوتا ہے۔

علامات کے مطابق متذکرہ بالا ادویات میں سے تین دواؤں کے استعمال سے ہم لوگوں نے بہت فائدہ ہوتے دیکھا ہے۔

دوسری دواؤں کی ضرورت ہی نہیں پڑتی۔ کاپر تھیوٹ، سنگس ہلس۔ کسٹس گیپل، گڈنی، وغیرہ، امریکہ کے بہت سے مشہور ڈاکٹران شروع میں جلسیمم، اور اس کے بعد برایونیا کے استعمال کا مشورہ دیتے ہیں۔ لیکن انگلینڈ میں کلارک وغیرہ ڈاکٹران، بپٹیشیا، انفلوئنزا کی سب سے اچھی دوا سمجھ کر سب سے پہلے کام میں لاتے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ دوا دینے کی ضرورت نہیں پڑتی۔

بپٹیشیا۔ ۱x، ۳x، ۶۔ سستی معلوم ہونا۔ بے وقوفوں کی طرح دیکھنا۔ آنکھوں میں درد یا بوجھ محسوس ہونا۔ سر بھاری زبان میلی، یا خشک، گلے میں زخم۔ سیاہ رنگ کا پتلا دست۔ تمام جسم میں درد، اور اکڑن، کھانسی، بے چینی، ڈاکٹر وہیلر کی رائے سے بخار رہتے پر، یا نہ رہنے پر بھی بے چینی۔ سستی۔ سانس میں بدبو، بکواس، کبھی کبھی مریض یہ خیال کرتا ہے کہ اس کا جسم، تین ٹکڑے ہو کر بستر پر پڑا ہے۔ اور اس کے جوڑ نہ سکنے کی وجہ سے دل میں تکلیف ہوتی ہے۔ نیٹرم سلف 12x۔ سفوف،

ڈاکٹر بورک اور انیسوٹز کہتے ہیں کہ بہت سے معالجوں کی رائے کے مطابق انفلوئنزا کی لاجواب دوا ہے، خاص کر تر ٹھنڈی ہوا سے یہ بیماری ہو۔ اس دوا کے بارے میں ہم کو زیادہ معلومات نہیں ہیں۔ لیکن مرض آرام ہونے کے بعد سردی

محسوس ہو، اور دُبلا پن موجود ہو، تو اس دوا کے استعمال سے مریض جلد اچھا ہو جاتا ہے
معمولی مرض میں صرف انفلوئنزینم ۳۰۔ کی ایک دو خوراک کھانے سے مرض دُور ہو جاتا ہے۔ مرض کے شروع حالت میں بخار کے ساتھ پیاس، بے چینی، جسم خشک، اور گھبراہٹ وغیرہ علامات میں ایکونائٹ ۳×۔
دن میں نیند کا غلبہ، اور شام کے وقت سردی لگنا۔ جوڑوں میں درد۔ جلد خشک، سونے سے کھانسی، بہت زیادہ چھینک آنا۔ آنکھوں سے پانی گرنا۔ گویا جسم کے نیچے کے حصّہ سے اوپر کی طرف کوئی کیڑا رینگ رہا ہے۔ ایسا محسوس ہونے کے علامات میں سباڈلا ۳×۔ ڈینگو بخار کی طرح ہڈیوں میں درد۔ یوپے ٹوریم، پرفولیٹیم ۱×۔ ۳۔ پشت میں شدّت کا درد۔ ویری اولینم ۳۰۔ کھانسی، ناک سے پانی گرنا۔ درد۔ (خاصکر دائیں طرف۔)
بلغم نکالنے میں تکلیف محسوس ہونا۔ لیکن نکال دینے کے بعد آرام محسوس ہونا۔ سنگوئنیریا۔ ۳×۔ تیز دردِ سر، ایسا محسوس ہونا۔ گویا درد سے سر پھٹا جا رہا ہے۔ گلونائن ۲۔ سر میں ٹنک کی طرح درد، گلے میں زخم، آواز بیٹھی۔ خشک کھانسی، جلد خشک، دائیں کان کی جلن، دردِ سر اور سر کے دائیں طرف عضلاتی درد میں۔ می لی فولیا ۲×۶۔
سر اور پشت میں درد، تمام جسم میں ریاح بھری ہو۔ لوز تان میں جلن، اور بڑھا ہوا، اور اس پہ سادے داغ۔ فائٹولکا ۱×۔ قے اور متلی میں۔ اپیکاک ۳×۔ قے، متلی، اور اسہال میں چائنا ۳×۔ وجع المفاصل کی طرح درد، درد کمر یا ٹائیفائڈ فیور کے خراب علامات میں۔ رسٹاکس ۳۔ ۳۰۔ سانس کی آمد و رفت، سائیں سائیں کی آواز۔ تکلیف دہ کھانسی، بلغم زیادہ نکلنا گلا گھڑ گھڑانا، کمر اور پُشت میں درد۔
انٹم ٹارٹ ۳×، سفوف ۶۔ حنجرہ اور سینہ میں جلن، تکلیف دہ کھانسی۔ کبھی پیلے اور سفید رطوبت کی طرح سخت، بلغم لی کھانسی ہو۔ مرض کی زمین حالت میں پھیپھڑے کی جلن (خاصکر بائیں طرف دبانے کے سونے سے کھانسی کی زیادتی)، کمزوری، بلغم نکالنے طاقت نہ رہنا۔ بیدار خون ملا یا پیپ

کی طرح بلغم نکلنا۔ فاسفورس ۶ٌ۔ کوکر کھانسی کی طرح کھانسی ہونے پر،
ڈراسیرا۔ ۳x۔ متواتر کھانسی۔ (ذرا بھی بند نہ ہو۔)
ہائیڈروسیانک ایسڈ ۳۔ مثانہ میں سوزش، یوکے لیٹس ۱x۔
قلب پر حملہ ہونے پر، آئی پیرس، ۱۔ شدّت کا درد سر۔ متلی کوکلس ۲x۔
جگر ہونے میں کارڈبس میری، بخار کی تیزی کم کرنے کے لئے سیلی لک ایسڈ۔
انٹی فیرن، اسپیرن ادویات بہت زیادہ نقصان کرنے والی ہیں۔
اسہال، نمونیا، تقطیر البول۔ (پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا۔) وغیرہ
علامات ہو جائیں تو اس کتاب میں درج کئے ہوئے آلۂ تنفس کے امراض،
آلۂ ہاضمہ، امراض وغیرہ ملاحظہ ہوں؛

علاج معاون:۔ صاف اور ہوادار کمرہ میں مریض کو گرم کپڑے سے
ڈھک کر سُلانا چاہیئے۔ مرض اگر ہلکا بھی ہو تو مریض کو چارپائی پر لیٹا رکھنا
چاہیئے۔ لیکن گرم کپڑے سے سر نہ ڈھکنا چاہیئے۔ اور اس بات پر پورا پورا خیال
رکھنا چاہیئے کہ جسم میں کسی طرح ٹھنڈک نہ لگنا چاہیئے۔
بلغم پیدا کرنے والی یا محرک شئے کھانا۔ اور ٹھنڈے پانی کا استعمال کرنا۔
(ہاتھ پیر، دھونا وغیرہ) بالکل منع ہے۔ پانی ملا گرم دودھ، مصری
سنگھاڑا، انگور، کیلا، صاف شہد، یا شہد ملا دودھ، بہدانہ، شیریں
انار، کیسرو۔ ٹھنڈا پانی پینا، شوربہ، وغیرہ پتلی چیزیں اچھی غذائیں ہیں۔
بیماری چھوت دار ہے۔ اس لئے جو تیمار دار ہوں، تو خوب ہوشیار
اور صاف ستھرے رہنا چاہیئے۔ تھوک اور کف اور اُگال دان میں
چونے کا سفوف ڈال دینا چاہیئے۔ بیچ بیچ میں اسکو صاف کرکے

لہ بہت تکلیف دہ کھانسی۔ یا گلے کی نالی پر حملہ ہونے میں، گذشتہ
انفلوئنزا کے مرض میں (DR-GRILHARD DE MARSEILLES) نے ڈراسیرا دوریکی
کا استعمال کرنے سے زیادہ فائدہ اُٹھایا ہے۔
بینچ کی ترکاری بھی فائدہ کرتی ہے۔

پھر اس میں چونے کا سفوف ڈال کر تھوکنا چاہیئے۔ اس مرض کے نمودار ہونے پر ایک مکان میں بہت آدمیوں کو نہ رہنا چاہیئے؛ مچھلی، و گوشت نہ کھانا اور سگریٹ حقہ نہ پینا چاہیئے۔

جہاں تک مرض پھیلا ہو وہاں تک منہ ڈھک کر چلنا چاہیئے

۱۸ ار دسمبر ۱۹۱۸ء کے لنڈن ٹائمز نے لکھا تھا کہ اس کے پہلے ہفتہ اس زبردست مرض سے قریب ساٹھ لاکھ انسان مرے۔

لنڈن ٹائمز نے حساب لگا کر لکھا تھا کہ اس حساب سے گذشتہ جنگ میں اموات کی تعداد کے مقابلہ میں اس مرض سے اموات کی تعداد پانچ گنا زیادہ ہے۔ اس کتاب کی مختلف بخاروں کی دوائیں اور علاج معاون ملاحظہ ہوں۔

سرسام

(CEREBRO SPINAL FEVER)

یہ ایک قسم کا چھوت دار جراثیم (DIPLOCOCCUS) سے پیدا ہوا شدید بخار ہے۔ جوانی کی آمد، شیت (ستم) (ماگھ پھاگن) اور اصول صحت کی ٹھیک طور سے پابندی نہ کرنی ہی اس مرض کا عام سبب ہے دماغ اور حرام مغز وغیرہ (ریڑھ اور سر کو ڈھکنے والی جھلی) کی سوزش ہی اس مرض کی خاص علامت ہے۔ یکایک جاڑے سے بخار آنا۔ (کبھی کبھی تیز بخار۔ ۱۰۳ - ۱۰۷ ڈگری تک)۔ ہذیان، قے یا قے کرنے کی خواہش چہرہ پر پھنسیاں نکلنا۔ پھیپھڑے کی سوزش، پیچھے کی طرف یا ایک طرف جسم کا ٹیڑھا ہو جانا۔ آنکھیں کبھی کھلی رہ کر دکھائی نہ دینا، کبھی نظر ٹیڑھی، عضلات کا سکڑ جانا۔ گہری سستی، سر اور پیٹھ میں بہت تیز درد۔ چپ پڑے رہنا (STUPOR) قوما (COMA) اعصاب مفلوج ہونا، اس کے خاص علامات ہیں۔ مختصر علاج:۔ منیگوکن ۳۰، کے ساتھ کلکیریا کارب، سلفر، فیرم وغیرہ دوائیں جو خلقی طباع کی خرابی کو درست کرنیوالی ہیں۔ کھلانا چاہیئے۔ بل، اے پس، آرس آیوڈ۔ کیمپرم الیٹ، ہلی بورس۔ وجی، مارک سا۔

ککلیریا فاس ۲/۱x، سفوف وغیرہ دوائیں بھی مدد کیلئے کبھی کبھی ضروری ہو سکتی ہیں۔

علاج:- سائیکوٹا ۳۰-۶- (اگر اس کو اس مرض کی خطا نہ کرنیوالی دوا کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا۔) خاصکر پیچھے کی طرف جسم ٹیڑھا ہونے کی حالت میں)

بیلاڈونا ۳x-۶- ہذیان کے ساتھ دماغ کی خرابی کے تیزی میں

اوپیم ۳۰-۶- گہری نیند یا کمزوری کی حالت، سانس کی آمد و رفت، آہستہ آہستہ، اینٹھکی جسم کے کسی حصہ کا ٹیڑھا ہونا، منھ کھلا اور ناک سے خراٹے کی آواز۔ ہلی بورس، ۳x مرجھائی ہوئی طبیعت، سر کے پیچھے اور گردن کے پیچھے زیادہ درد۔

وارٹرم ورڈی:- سر پیچھے کی طرف ٹیڑھا ہو جانا۔ اینٹھن یا تشنج۔

سمی سی فیوگا، ۳۰، (عضلات کا سکڑنا۔ یا اینٹھن بند کرنے کے لئے جب اور دوائیں بے سود ہوں۔) یہ دینا چاہیئے۔

ایمون کارب ۲..۲- کان کے نیچے اور پیچھے تیز درد۔

کروٹیلس ۳، سرسام کی خرابی،۔ علامت میں مریض کا سست رہنا۔ خون زہریلا ہو جانا۔ ایسڈ ہائڈرو- ۳x۔ مریض میں یکایک مہلک ملیریا، یا سردی وغیرہ کے مہلک علامات ظاہر ہوں۔

جلسیم ۱x، ۳x، مرض کے بعد کے علامات میں (جیسے فالج - بہرا پن۔ وغیرہ) سلکا ۶، سلفر ۳۰- بہرا پن علامات میں۔

تپ محرقہ، اسہالی، ہذیان، بخار، سرسام، دماغی اور حرام مغز کا سرسام وغیرہ دوسرے بخاروں کی دوائیاں، اور علاج معاون دیکھنا چاہیئے۔

علاج معاون:- ہوادار اور اندھیرے اور شور و غل سے علیحدہ کمرے میں مریض کو رکھنا۔ گرم پانی میں اسپنج بھگو کر پونچھنا۔ مقوی، پتلی اور ہلکی غذا۔ مفید ناشتہ وغیرہ دینا چاہیئے۔ شراب وغیرہ محرک شئے منع ہے۔

خون کا زہریلا بخار

(PUTRID FEVER)

(SEPTIC POISONING PYAEMIA GANGRENE ETC.)

پلیگ شدید، زچہ خانہ کا بخار، چیفرادی بخار، ٹائیفائڈ بخار وغیرہ۔

امراض میں چوٹ لگنے خواہ کسی وجہ سے ہو، تندرست آدمی کے جسم میں جراثیم یا زہر داخل ہونے کی وجہ سے خون میں خرابی ہو جاتی ہے اور بخار، مرض، پسینہ، کمزوری، گلٹیوں کا سخت ہو جانا۔ اور مواد پڑ جانا۔ جسم میں جگہ جگہ زخم۔ اور مواد پڑ جانا۔ اور مواد پیدا ہو جانا۔ وغیرہ علامات ظاہر ہوتے ہیں۔ اسی کا نام (عفونتی بخار) یا سیپٹی سیمیا ہے۔ باہر سے اگر جسم میں زہر داخل نہیں ہو گیا ہو اور پیپ جم کر خون خراب ہو گیا ہو تو کوئی کوئی اس کو پائمیا ہی کہتے ہیں۔ لیکن حقیقت میں سپٹی سیمیا اور پائمیا میں کچھ فرق ہے یا نہیں، یہ آج تک ٹھیک طور سے طے نہیں ہو سکا۔ زندہ جسم کا جب کوئی حصہ سڑنے لگتا ہے اس کو سڑا زخم یا گنگرین کہتے ہیں۔

خون میں زہر کی علامت ظاہر ہونے سے یہ محسوس ہوتا ہے کہ جسم میں کسی جگہ مواد پیدا ہوا ہے، یا کسی عضو میں جلن یا جسم کے اندر گہرائی پر کوئی پھوڑا یا التہاب غشار باطن اول کی اندرونی جھلی کی سوجن پیدا ہو گیا ہو (HUFIOCNROHTIS) تین طریقوں سے یہ زہر (SEPSIS) جسم میں پھیل سکتا ہے۔

(۱) کوئی کیمیاوی سڑنے والی چیز کا خون میں مل جانا۔ بخار کی علامت محسوس ہونا (۲) خون میں جراثیم کے داخل ہونے سے بخار کی علامت ظاہر ہونا۔

(۳) جسم میں مختلف رگوں اور آلات میں پھوڑا وغیرہ کی وجہ سے پیپ پیدا ہونا۔

علاج:- فائی ٹولکا۔ (فی خوراک ۳۔ ۵ قطرے) یہ شبہ ہوتے ہی کہ خون میں خرابی پیدا ہونا شروع ہو گیا ہے۔ آرنیکا، ۳- چوٹ، گرنا۔ زخم یا نشتر وغیرہ سے جو مرض پیدا ہوا ہو۔ بچہ پیدا ہونے کے بعد خون خراب ہو جائے۔

پائیروجن ۳، تیز بخار میں مرکیورلیس سال ۶، سڑنے کی علامت ظاہر ہونے میں آرسنک ۳x- بےچینی۔ جلن پیدا کرنے والا درد، بخار کے ساتھ سستی، زبان سرخ، شاید یہی اس مرض کی خاص دوا ہے۔

ؔ رات میں پسینہ، جاڑا لگنا، جسم کی گرمی کا بہت زیادہ ہو جانا۔ اور نبض کمزور اور تیز ہونے سے مریض کو خاموش رہنا چاہیے۔

لیکسس۔ خون خراب ہونا۔ کمزوری۔ نیند۔ بک بک کرنا۔
بپٹیشیا ۳ x ۔ سرسامی علامت میں (جیسے بخار ۱۰۳ سے ۱۰۵) تپلا بدبودار سلیٹی رنگ کا دست، جسم میں اور سانس میں بدبو۔ زبان خشک اور میلی۔
چنی نم سلف ۳ x ۔ زائی کرنیوالا نجار۔ ہلکا، دھیما اور عرصہ تک رہنے والا نجار۔
رسٹاکس، ۳۔ جسم کی گلٹیوں پر حملہ ہونے میں۔
برایونیا ۳ x ۔ حرکت سے درد زیادہ ہونا۔ اخراج وغیرہ علامات میں۔
اگنیشیا۔ خون بہت زہریلا مریض کا جسم بہت بدبو کرتا ہو۔
کاربوویج ۳۔ قوت حیات کی کمی، ہاتھ و پیر ٹھنڈے چلد نیلگوں جلن پیدا کرنے والا درد، وغیرہ علامات میں۔
الیسڈ میئور ۶۔ گہری سستی۔ زبان خشک، دانتوں پر میل، چوٹ کی وجہ سے خون خراب ہو تو زخم کی جگہ پورک ایسڈ مرہم لگانا چاہیئے۔
چوٹ یا نشتر لگنے کی وجہ سے زخم ہو تو آرنیکا ۲، کا اندرونی استعمال اور آرنیکا آٹھ گنے پانی کے ساتھ، بیرونی استعمال کرنا چاہیئے۔ یا ہائی پیریکم ۲۰۰، کا اندرونی استعمال اور پھوڑے کو سینکنا مفید ہوتا ہے۔
ایکیل ۲۔ کیونائن (فی خوراک ۲ گرین تین گھنٹہ کے وقفہ سے)
کروٹیلس ۶ x (اخراج خون کی علامت میں) جلس ۱ x ۔ فاسفورس ۶، بسلکاہڈ الائیس ۶، ہیپر سلف ۳۔ ادویات بیچ بیچ میں دینا ضروری ہو سکتی ہیں۔
علاج معاون:۔ شکاگو ہسپتال کے ڈاکٹر لوب (DR.BEOBE) نے اس مرض میں حسب ذیل طریقہ بتایا ہے۔
اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ مواد اچھی طرح نکل جائے۔ کہیں بھی پیپ جمنے پر وہ نکال دیا جائے اور بار بار وہ جگہ دھو دی جائے۔
دست صاف آنے کے لئے جلاب لینا اور گرم پانی سے نہانا اچھا ہے۔
دو تین گھنٹہ کے وقفہ سے ہلکی اور مقوی غذا مریض کو تھوڑی کھلانا چاہیئے مریض کو ہوادار کمرہ میں رکھنا چاہیئے۔ اگر مریض بہت کمزور ہو جائے تو اسکو تھوڑی شراب دی جاسکتی ہے۔

مرض عام حصّہ (ب)

یا

۳- امراض سوء مزاجی یا جسّہ یا خلقی

(CONSTITUTIONAL DISEASE)

وجع مفاصل دق کی کھانسی وغیرہ بہت سے امراض تمام جسم دیا یکے بعد دیگرے دوسرے عضو) پر حملہ کرتے ہیں۔ ان کو امراض جسّہ یا سوء مزاج خلقی کہتے ہیں۔ یہ سب امراض ادویات سے اگر اچھے نہ ہوں تو نسلاً بعد نسلاً چلا کرتے ہیں۔ ان کی تشریح درج ذیل ہے۔

وجع مفاصل بادی

(RHEUMATISM)

جسم کی بجلی کی کمی کی وجہ سے جسم کی پرورش کے فعل میں نقص ہوتا ہے اور قوتِ حیات کمزور ہو جاتی ہے۔ اس حالت میں بیماری پیدا ہوتی ہے۔ غالباً ایک قسم کے جراثیم اس مرض کے خاص سبب ہیں۔

(DR, PAINE اور (DR. POYNTON)

مرض وجع مفاصل میں عام طور پر بڑے جوڑ ماؤف ہوتے ہیں۔ کبھی کبھی عضلات پر بھی حملہ ہوتا ہے۔ جب بڑے جوڑوں پر حملہ ہوتا ہے تو اسکو وجع مفاصل (درد بند یا جوڑوں کا درد (RHEUMATISM) کہتے ہیں اور اگر عضلات ماؤف ہوں تو اس کو عضلاتی وجع مفاصل (MUSCULAR RHEUMATISM) کہتے ہیں

علاوہ انکے کبھی چھوٹے جوڑ بھی ماؤف ہوتے ہیں۔ اس حالت میں اس کو نقرس یا گٹھیا (Gout) کہتے ہیں؛ اوسط درجہ کے لوگ یا جو کم کھانے والے ہیں انہیں کو وجع مفاصل یا عضلاتی وجع مفاصل زیادہ ہوتا ہے۔ نقرس یا گٹھیا زیادہ تر امیروں اور عیش سے زندگی

بسر کرنے والے کو ہوتا ہے۔ ڈاکٹر ہیگ کا بیان ہے کہ خراب غذا و مشروبات کھانے پینے سے بعضوں کو یورک (Uric Acid) پیدا ہو جاتا ہے۔ اسی سے وجع مفاصل یا نقرس پیدا ہوتا ہے۔ وجع مفاصل عضلاتی وجع مفاصل اور گٹھیا کی تشریح درج ذیل ہے۔

وجع مفاصل حاد (شدید)

(ACUTE RHEUMATISM)

علامات:۔ جسم کے جوڑوں میں یہ بیماری ہوا کرتی ہے۔ کبھی ایک دو، اور کبھی کل جوڑوں میں درد، اور جوڑ ماؤف ہوتے ہیں۔ مرض کے شروع میں بخار کے ساتھ جوڑوں میں سوزش (جوڑ یعنے بندوں خاصکر بڑے بڑے آماس کر جاتے ہیں۔ اور سرخ ہو جاتے ہیں اور درد پیدا ہو جاتا ہے۔) مریض خاموش چیت پڑا رہتا ہے۔ اور حرکت کرنے سے بھی درد یا اکڑن زیادہ ہوتی ہے۔ لرزہ، جلد گرم، نبض پر اور سخت دردسر۔ پسینہ بدبودار۔ لیسدار پسینہ میں اگر بدبو زیادہ ہو تو لٹمس یا پیلا کاغذ (LITMUS PAPER) لگانے سے کاغذ سرخ ہو جاتا ہے۔ پیاس، زبان میلی، پیشاب تھوڑا، سرخ اور ترشی بودار۔ قبض، آلات تنفس، یا دل کے فعل میں خرابی۔ رات میں مرض کا بڑھنا۔ وغیرہ اس مرض کے خاص علامات ہیں۔

اس مرض میں جسم کی حرارت ۱۰۴-۱۰۵ ڈگری تک ہو جاتی ہے۔ حاد وجع مفاصل تین چار ہفتہ میں اچھا ہو جاتا ہے۔ اور مزمن صورت اختیار کرتا ہے۔ اس مرض میں دل ماؤف ہو کر بائیں طرف درد، سینہ میں درد، سانس کی آمد و رفت میں تکلیف وغیرہ علامات موجود ہوں تو سمجھنا چاہیئے کہ مرض بڑھ گیا ہے، یا سخت ہو گیا ہے۔ بدہضمی اس مرض کے ساتھ اکثر ہوتی ہے۔ بہ نسبت عورتوں کے مردوں کو یہ بیماری زیادہ ہوتی ہے اور وہ کثرت سے موذی مرض کا شکار ہوتی ہیں۔

اسباب:۔ اس مرض کی تیزی کا حال ابھی تک دریافت نہیں

ہوا ہے۔ لیکن شبنم یا سردی نہ لگنا۔ بہت دیر تک گیلا کپڑا پہنے رہنا یا پانی میں بھیگے رہنا۔ تر جگہ میں رہنا۔ ترشی، گوشت یا ٹھنڈی چیزیں زیادہ کھانا۔ یا فعل جگر کی کمی۔ خون میں لکٹک [1] ایسڈ کا جمع ہونا۔ سردی لگنے کی وجہ سے یکایک پسینہ کا رُک جانا وغیرہ۔ مرض کے عام اسباب ہیں۔ وجع مفاصل جریان کی وجہ سے بھی اکثر پیدا ہوتا ہے۔ حاد وجع مفاصل میں جتنا زور کا بخار ہوتا ہے۔ جریان سے پیدا ہوئے وجع مفاصل میں اتنے زور کا بخار نہیں ہوتا۔ غربا کو یا جو لوگ بہت محنت کرتے ہیں، اُنہیں کو یہ مرض بہت زیادہ ہوتے دیکھا گیا ہے۔ کینسر اور ٹی بی دق وغیرہ کے مریضوں کی اولاد کو اکثر وجع مفاصل میں مبتلا ہوتے دیکھا گیا ہے۔

علاج

اکونائٹ، ۱x:- (حاد وجع مفاصل کے شروع میں) بہت اچھی اور کارآمد دوا ہے۔ وجع مفاصل یا عضلاتی مفاصل میں کترنے یا چلکنے کی طرح درد، تیز بخار، بے چینی، ماؤف جگہ سوجی ہوئی، سُرخ اور جلن۔ بھوک کم، پیشاب سُرخ، گردن اکڑ جانا۔ آنکھوں میں جلن، شیت رت (ماگھ - پھاگن) کی ٹھنڈی ہوا۔ خشک ہوا لگنے سے جو وجع مفاصل ہو۔

سلفر:- ۳۰۔ اکونائٹ استعمال کرنے کے بعد (خاصکر وجع مفاصل کا حملہ ہونے کے بعد جوڑوں میں درد، آماس، اور کمزوری کے علامات میں) حاد یا مزمن کی تمام حالتوں میں یہ استعمال کیا جا سکتا ہے۔ سلفر کے مریض ہمیشہ گرمی محسوس کیا کرتے ہیں، اور کپڑا اُتار کر پھینکتے ہیں، جسم کی پیشانی اور پیر کا تلوا گرم۔ پسینہ زیادہ۔ اور ترش، بودار

---

[1] ڈاکٹر ہیگ کہتے ہیں کہ خون میں لکٹک ایسڈ پیدا ہو کر جوڑوں میں جمع ہو جاتا ہے جس سے حاد وجع مفاصل ہوتا ہے۔ اور زمانہ حال کے چند ماہران علم کی رائے ہے کہ ایک قسم کا خاص جرم (MISTOCOOCUS RHEUMATICUS) اس مرض کا خاص سبب ہے۔ لیکن متذکرہ بالا کوئی ثبوت یا رائے نہیں ہے

حاد سوزشی، وجع مفاصل[1]

پلسا ٹیلا ۳-۶-۳۰۔ جوڑ تھوڑا سوجا اور تھوڑا سرخ۔ درد ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو جائے۔ اور پھٹنے کی طرح۔ گھٹنے اور ہاتھ پیر کے چھوٹے چھوٹے جوڑوں میں دبار کھنے کی طرح درد۔ بہت جاڑا، بے چینی، نیند نہ آنا۔ حاد یا مزمن وجع مفاصل، جوڑوں میں آماس۔

جریان کی وجہ سے گھٹنے کے وجع مفاصل کے درد میں یہ بہت زیادہ کارآمد ہے یہ سرخی اور بخار نہ رہنے میں اس کا استعمال ہو سکتا ہے۔

سمی سی فیوگا ۳۔ سینہ اور کمر ماؤف ہو۔ پشت اور پسلیوں کے دونوں طرف سوئی چبھولنے کی طرح درد۔ گردن جکڑی ہوئی۔ گرمی اور آماس کے ساتھ پیروں میں درد۔ لرزہ چل نہ سکنا۔ کل جسم کو دبار کھنے کی طرح (نشتر چبھونے کی طرح) درد، سر یا ریڑھ میں تیز درد، تیز بخار۔

ایکٹا سائی کٹا ۳۔ چھوٹی گلٹیاں، کلائی، ایڑی اور ہاتھ و پیر کی انگلیوں میں تیز درد۔ چھونے سے اور رات میں درد کا بڑھنا۔

میکروٹن ۳x۔ عضلاتی وجع مفاصل۔

مرکیورلیس واوس ۳x سفوف۔ ایک یا بہت جوڑوں میں درد، آماس یا جان بدبودار یا تیل کی طرح پسینہ، بخار۔ رات میں بستر یا گرمی سے بیماری زیادہ ہونا۔

وایولا اوڈریٹا ۳۔ جسم کے اوپر کے حصہ میں دائیں جانب وجع مفاصل میں اس کے ذریعہ سے ڈاکٹر ہووج نے بہت سے مریضوں کو

---

[1] جان ولارم نام کے ایک صاحب کے ہاتھ، پیر، وجع مفاصل کی وجہ سے بالکل رہ گئے تھے۔ شہد کی مکھیوں کے کاٹنے سے وہ اچھے ہو گئے دسمبر ۱۹۱۲ء اس تعجب خیز بات کو سنکر علاج بالمثل میں جن کا اعتقاد نہیں تھا۔ اس سے بہت سے ڈاکٹروں نے کئی وجع مفاصل کے بیماروں کو شہد کی مکھیوں سے کٹوایا۔ اس طریقہ سے اچھا ہوتے ہوئے دیکھ کر وہ کہتے ہیں کہ شہد کی مکھیوں کے ڈنک میں فارمک ایسڈ ہے۔ اسی کی وجہ سے مرض اچھا ہو گیا ہے۔

اچھا کیا ہے اور وہ لوگ بالکل تندرست ہو گئے۔

یوپے ٹوریم پرف X ۱ - یہ پشت کے درد کی بہت اچھی دوا ہے۔ انفلوئنزا ملیریا۔ یا صفراوی طریقہ یا ہڈی یا عضلات سے بہت کام لینے کی وجہ سے پشت کے درد میں (خاصکر سوء ہضمی کے مریضوں کے لئے آرنیکا، بلیس پیرنیس، برایونیا رسٹاکس، وغیرہ ادویات فائدہ کرتے یا بہت کم فائدہ کرتے ہیں۔

آرنیکا ۳ - ۳۰، عضلاتی درد۔ اس کے بعد عضلات سخت ہو جانا۔ چوٹ لگنے یا گر جانے کی وجہ سے بعد کے وجع مفاصل۔

فائی ٹولکا۔ ۳، گرمی کی وجہ سے وجع مفاصل۔ انگلیوں کے جوڑ میں آماس، درد۔ سختی اور ٹیک۔

نیٹرم سلف X ۱۲ - (سفوف) جریان کی وجہ سے وجع مفاصل۔

آرم میٹالیکم: X ۳ - (سفوف) ۳۰، ایک جوڑ سے دوسرے جوڑ میں منتقل ہونے والا وجع مفاصل، آخر میں سینہ پر حملہ کرتا ہے۔ سونا مشکل، سامنے کی طرف جھک کر بیٹھنا پڑتا ہے۔ بہت پسینہ سوزاک یا آتشک کی وجہ سے وجع مفاصل۔

حال میں ۱۹۲۲ء میں پیرس کے ڈاکٹر گرینٹ (Greenet) صاحب نے کہا کہ (colledal gold (for ½ 5cc) کا انجکشن حاد وجع مفاصل کی تنہا دوا ہے۔ یعنے گو یا اُنہوں نے ہی اتنے عرصہ کے بعد سونے سے دوا تیار کی ہے۔

فاسفورس۔ ۳، ۲۰۰، بہت دیر تک پانی میں کپڑے وغیرہ دھونے یا دھوبی کا کام کرنے سے پیدا ہوئے وجع مفاصل میں مفید ہے۔

ڈلکمارا ۶ - پانی میں (خاصکر برسات کے پانی میں) بھیگنے کی وجہ سے وجع مفاصل ہو۔ حاد اور مزمن دونوں طرح کے وجع مفاصل میں مفید ہے

لیکٹک ایسڈ ۳، ۳۰۔ ران، کندھا، کلائی، کہنی اور ہاتھ و پیر کے چھوٹے چھوٹے جوڑ۔ وجع مفاصل، وجع مفاصل کے ساتھ گرم ڈکار آنا، منہ سے پانی نکلنا، منہ میں زخم، قے کرنے کی خواہش۔

وغیرہ، بدہضمی کے مرض کی علامت ہیں، پیشاب زیادہ ہوتے ہیں، یا خون کی کمی کے وجع مفاصل میں نہایت مفید و کارآمد ہے۔

کالوفائلم ۳۔ چھوٹے چھوٹے جوڑوں (خاصکر ہاتھ پیر کے پہنچے اور ٹخنے و انگلیوں کے جوڑوں میں تیز درد) درد سر، درد ایک جگہ زیادہ نہ رہتا ہو۔ گلبھیریا (۵۔۷ قطرے) بہت تیز سوزشی وجع مفاصل میں۔

بیربیرس ولگیرس۔ پیشاب کی خرابی کے ساتھ مزمن وجع مفاصل میں (خاصکر گھٹنے کے وجع مفاصل میں)۔

فیرم فاس، ۱۲x۔ سفوف، ایکونائٹ کی طرح کے علامات ہیں۔

بنزوائیک ایسڈ۔ ۶x، آماس ہوکر سرخ ہوجانا۔ اتنا درد کہ چھونا برداشت نہ ہو۔

آرجنیم میٹالیکم، ۶۔ گھٹنے یا کہنی کے درد میں۔ (برچھا بھونکنے کی طرح کے درد)۔ جلن یا آماس نہیں ہوتا۔

کیلی بائی کروم ۳x۔ مزمن وجع مفاصل میں۔

کلکیریا فاس ۱x۔ برسات میں مرض مزمن کی زیادتی میں۔

لیڈم ۶۔ حاد یا مزمن وجع مفاصل میں (خاصکر درد نیچے سے اوپر کی طرف چڑھتا ہو۔ کلمیا ۳x۔ دائیں طرف (خاصکر بازو کے دائیں حصہ میں) وجع مفاصل ہو۔ درد اوپر سے نیچے کی طرف اترتا ہو۔

کاسٹیکم ۶، ۳۰۔ بائیں ہاتھ کی وجع مفاصل کی خرابی میں۔ حرکت کرنے سے درد بڑھنا۔ اعصابی کمزوری میں نہایت مفید ہے۔

روٹا۔ ۳x۔ کمر کے وجع مفاصل میں۔

مزمن وجع مفاصل کی دوائیں ملاحظہ ہو۔

بہت دیر تک پانی میں رہنے کی وجہ سے وجع مفاصل ہو تو فاسفورس، رسٹاکس۔

وجع مفاصلی:۔ بخار میں جسم کی گرمی ۱۰۵ ڈگری سے زیادہ ہو۔ روبنی کا کینڈرا، ایکونائٹ ۳x۔ اگاریکس ورا ٹرم ورائڈ۔ سمی سی فیوگا ۱x۔ بیلاڈونا ۱x۔ وغیرہ ادویات مفید ہیں۔

جوڑوں کے وجع مفاصل اور آماس میں؛ بیلاڈونا. برائی اونیا. کولچیکم۔ سلفر۔
وجع مفاصل کے ساتھ مقام ماؤف سخت اور ٹیڑھا ہوتے ہیں؛۔
چائنا. رسٹاکس۔ وجع مفاصل جو مستقل ہوا کرے؛ پلسا ٹیلا۔
پارہ کے غلط استعمال سے پیدا شدہ وجع مفاصل، چائنا. گوئیکم۔ ہیپر۔
وجع مفاصل کی اچھی طرح علاج نہ ہوتے ہیں. کلیمٹس؛ ٹھوجا۔

سوزاک کی وجہ سے وجع مفاصل

میڈوزنیم، ایکونائٹ، مارک سال،۔ آرجنٹیم نائی، ٹھوجا۔ سلفر۔
پلساٹیلا، سارساپریلا۔ مارک بن آیوڈائیڈ؛ (مرض جریان ملاحظہ ہو۔)

آتشک کی وجہ سے وجع مفاصل میں

ایسڈ نائیٹرک؛ کیلی آیوڈ، مرک سیفلی نم؛ آرم (مرض آتشک ملاحظہ ہو۔)
وجع مفاصل جو سرد ہوا لگنے سے ہو؛ ڈلکمارا؛ رسٹاکس، کلکیریا کارب؛۔
وجع مفاصل جو ہر موسم کے تبادلہ سے ہو۔ برائی اونیا۔ کاربو وج۔
روڈڈر؛ سلکا۔ ورا ٹرم ایلب؛۔
سینہ کے وجع مفاصل میں؛۔ مندرجہ ذیل دوائیں نہایت کارآمد ہیں۔
برائی اونیا۔ آرنیکا۔ روڈوڈنڈران۔ رسٹاکس؛ سمی سی فیوگا۔
دل کے وجع مفاصل میں۔ اسپائی جلیا۔ ڈیجٹ، ایکون۔
پشت اور سینہ کے وجع مفاصل میں؛۔ رسٹاکس، یوپیٹ پرف ۱x؛۔
کمر کے وجع مفاصل میں؛۔ ایکون۔ آرنیکا، سمی سی سیکیل؛ انٹم ٹارٹ۔
آرسنک؛ ساس بنیفا ٹیلر ۲x۔ اور میگنیشیا فاس؛ گرم پانی کے ساتھ استعمال کرنا
چاہیے؛۔ کمر کا درد ملاحظہ ہو؛۔

سینہ کے وجع مفاصل میں

کالوسنتھ؛۔ ایکو ح۔ راس۔ آرس، سمی سی، نکس؛ فاسٹو۔
پہونچا انگلیوں، یا چھوٹے جوڑوں کے وجع مفاصل میں؛ اکٹیا. سپائی جلیا؛

گھٹنے یا پیر کی انگلیوں اور گلٹیوں کے وجع المفاصل میں۔

پلس ۳۰۔ آرام سے رہنے میں مرض زیادہ ہونے میں رسٹاکس ۳۰۔ حرکت بڑھنے میں برائی اونیا ۳۰۔ چھوٹے چھوٹے جوڑوں میں درد ہونے میں اور اس مرض میں جڑ سے آرام کرنے کے لئے سلفر ۳۰۔ استعمال کرنا چاہیئے۔

بازو کے وجع مفاصل میں فائٹو لکا۔

بائیں بازو کے وجع مفاصل میں۔ نکس ماسکیٹا۔

دائیں کندھے یا بازو کے وجع مفاصل میں فیرم فاسفوریکم۔ فائٹولکا سنگوئیریا۔ دائیں پہونچے میں اور ایڑی میں درد ہونے پر۔ (گویا وہاں کی ہڈی کھسک گئی ہے۔) رواس، برائی اونیا۔ روٹا۔

بڑی ہڈیوں میں درد، میزریم۔ دائیں پیر میں درد۔ لیکیس، بائیں پیر میں درد۔ ایلاپس،

گرم چیزوں کے استعمال سے وجع المفاصل کی زیادتی۔ برائی اور برائی اونیا۔ فاسفورس۔ پلس؛ حرکت کرنے سے۔ برائی اونیا۔ کلکیریا کارب۔

شام کے وقت:۔ پلس،۔ رواس، کولچیکم۔

رات میں:۔ آرس و پلس۔

آدھی رات کے پہلے:۔ برائی اونیا۔

دوپہر سے آدھی رات تک:۔ بیلاڈونا۔ رسٹاکس۔

آدھی رات کے بعد:۔ آرسنک، مرکیوریس، سلفر۔ تھوجا۔

صبح:۔ آرس، نکس، کیلی کارب۔ تھوجا۔

گرم چیزوں کے استعمال سے وجع مفاصل کم ہونے پر، آرس، رواس، لائیکو۔ میگنیز فاس، سلفر۔

سرد چیزوں کے استعمال سے، پلس۔ تھوجا۔

دبلانے سے کمی، بل، پلس، رواس۔

ٹھنڈی خشک ہوا لگنے کی وجہ سے وجع مفاصل۔ ایکون، برائی اونیا۔ ٹھنڈی ہوا لگنے کی وجہ سے وجع مفاصل۔ ڈلکامارا۔ کالچیکم۔ ورائٹرم

۳۰۲۔ مندرجہ بالا ادویات کا مرض کی کمی زیادتی کے لحاظ سے طاقت میں استعمال کرانا بہت مفید اور کارآمد ہے۔

غذا وغیرہ

مرض کے شروع میں بخار کی حالت میں ساگو، ارارورٹ، بارلی؛ اور تھوڑا دودھ دیا جا سکتا ہے۔ شبنم زدہ سردی سے بچنا چاہیئے؛ ماؤف مقام کو گرم کپڑے یا روئی سے باندھ کر رکھنا چاہیئے۔ مرض کے وقت شراب، گوشت[1] اور محرک غذا و ترش پھل نہ کھانا چاہیئے۔ تازی ترکاری ساگ مفید ہے، مرض کم ہو جانے کے بعد روٹی یا چاول کھایا جا سکتا ہے۔ گرم پانی سے غسل کرنا چاہیئے۔ مریضان وجع مفاصل کے لیے سمندر کے کنارے کے مقامات میں رہنا مفید ہے۔ درد زیادہ ہو تو درد کے مقامات کو سینکنا یا نمک کی پوٹلی سے سینکنا یا ہنتھو لیٹڈ اسپرٹ کی مالش کرنا نہایت مفید و کارآمد ہے۔ ہر ایک مریض کو کمبل استعمال کرنا چاہیئے۔

۶: عضلاتی وجع مفاصل

(MYALGIA OR MUSCULAR RHEUMATISM)

اس مرض میں جوڑوں کی نسبت عضلات زیادہ ماؤف ہوتے ہیں۔ عضلات (MUSCLE) اور اُن پر لگا ہوا صفاق یعنے موٹی جھلی (FASC.IA) اور بارلیطون یعنے صفاق کے نیچے باریک و آبدار جھلی (PERICSTEUM) کا اکڑنا اور ٹیڑھا ہونا۔ اس مرض کی خاص علامت ہے۔ آماس، سرخی وغیرہ، سوزش کے دوسرے علامات اس میں بہت کم، اور شاید ہی کبھی دکھائی دیتے ہیں۔ بیمار اکثر ٹھیک بتا نہیں سکتا کہ درد یا مقام ماؤف کے عضلات (MUSELES) میں ہے یا

---

[1] (DR. H. DRINK WATER OP WREXHAM) کہتے ہیں کہ نمکین، خشک سور کا گوشت بہت نقصان کرتا ہے۔)

اعصاب (NERVES) میں محسوس ہوتا ہے۔
اس مرض کے درجہ حاد میں ایک خاص عضلہ یا عضلات ماؤف ہوتے ہیں۔ کبھی کبھی ساتھ ہی بخار بھی ہو جاتا ہے۔
مرض کی مزمن حالت میں بیمار کے مقام ماؤف میں طرح طرح کا تیز درد محسوس ہوتا ہے (خاصکر موسم (WEATHER) کے تبدیلی کے وقت) مزمن حالت میں اگر مریض کو "مقیاس الہوا یعنے اندازہ ہوا کا (BAROMETER) کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا۔
گردن کے عضلات ماؤف ہونے میں اگر گردن یا گلے کا وجع مفاصل، کندھے کے عضلات ماؤف ہونے میں اسکو "شانہ کا وجع مفاصل" سینہ کے عضلات ماؤف ہونے میں ذب ذات الجنب اور کمر کے عضلات ماؤف ہونے میں اُس کو کمر کا وجع مفاصل کہتے ہیں۔
اس کا پورا پورا بیان آگے کے چاروں بابوں میں کیا گیا ہے۔
اسباب:۔ مرطوب ٹھنڈی ہوا لگنا۔ یا محنت کرنے کے بعد سردی کا اثر کرنا وغیرہ اسباب سے یہ مرض ہوا کرتا ہے۔ اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ جن کو وجع مفاصل یا نقرس ہوا ہے اُنھیں کو یہ مرض بھی ہوا کرتا ہے۔ بہ نسبت عورتوں کے مردوں کو یہ مرض زیادہ ہوتا ہے۔

علاج

سمی سی فیوگا ۳x۶۔ (یا میکرو ٹین سفوف ۳x۔ عضلاتی وجع مفاصل کی بہترین دوا ہے۔ سنگونیریا ۶ بھی ایک اچھی دوا ہے۔ (خاصکر جب دائیں طرف ہو۔) برائی اونیا ۲-۳۰۔ (خاصکر پشت کے وجع مفاصل میں۔ رسٹاکس ۶، ۳۔ (پشت کے نیچے سے پیر تک درد پھیلا ہوا ہو) کالچیکم ۳، ۳۰۔ (پیٹ، پیٹھ اور کندھے کے درد میں) رس کیولس ۳x، ۶ - (درد پہلو میں) جلسیمم ۳، ۳۰۔ کروٹین ۳x ڈلکمارا ۳۔ کاسٹیکم ۶، ۔ وغیرہ کی بھی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ کھانے پینے کا ٹھیک وقت ضروری ہے۔ سینکنا یا دبا بھی اچھا ہے۔ "وجع مفاصل اور نقرس" کا علاج ملاحظ ہو۔

درد عضلاتی - گردن (STIFF-NECK)

گردن کے پیچھے ریڑھ میں وجع مفاصل ہونے میں گردن سخت اور پُر درد اور اکڑ جاتی ہے۔ ایک طرف (خاصکر بائیں جانب) زیادہ درد ہوا کرتا ہے۔ سر ایک جانب ٹیڑھا ہو جاتا ہے۔ یا ایک جانب جُھک جاتا ہے۔

ایکونائٹ ۲- (یہ شروع درجہ کی دوا ہے۔)
خاصکر بخار، بے چینی، سردی سے درد ہو۔

لیکنتھس ۳- اس مرض کی بہت اچھی اور کامیاب دوا ہے۔
گردن ایک طرف (خاصکر دائیں طرف) ٹیڑھی ہو جائے اور اسی کے ساتھ گلے میں پسینہ ہو تو یہ زیادہ فائدہ کرتی ہے۔

بیلاڈونا۔ یکایک درد پیدا ہونا۔ اور یکایک غائب ہونا۔

سمی سی فیوگا ۳x- بہت جگہ یہ بھی فائدہ کرتی ہے۔

برائی اونیا ۳- ڈاکٹر کاؤپر تھویٹ کی رائے ہے کہ یہ اس مرض کی خاص دوا ہے۔ (خاصکر گلے میں تیز درد ہو۔) لیکن مقام درد کو دبا رکھنے سے درد میں کمی ہو جائے۔

چیلی ڈونیم ۳x- گردن کی دائیں جانب سختی اور درد ہو۔

میگنیشیا فاس ۶x۲- سفوف- (خوب گرم پانی کے ساتھ استعمال کرنا چاہیئے۔) حاد اور مزمن مرض کی یہ بہت اچھی اور کار آمد دوا ہے۔ ڈاکٹر میگنشی نے ایک مرض کو اٹھارہ ماہ یہ دوا کھلا کر ایک دم اچھا کیا ہے۔

علاج معاون:- مقام ماؤف پر فلالین رکھ کر اس پر چکنا لوہا یا استری رگڑنے سے سختی اور درد کم ہو جاتا ہے۔ مریض کے سر کے نیچے کا تکیہ اور بستر دھوپ میں ڈالنا چاہیئے۔

عضلاتی درد کندھا۔ (OMALGIA)

گردن کا عضلہ کچھ مثلث نما ہے۔ اسی لیے اس کو مثلث نما عضلہ (Deltoid) کہتے ہیں۔ اس عضلہ میں وجع مفاصل یا درد عصبی ہو تو

(ARM) کندھے کے جوڑ تک نہیں اُٹھا سکتا۔ سینگو نیریا اس کی خاص دوا ہے۔ مقام ماؤف کو روئی یا فلالین سے ڈھک کر رکھنا چاہیئے۔
وجع مفاصل کی دوائیاں ملاحظہ ہوں۔

کاذب ذات الجنب

(PLEURODYNIA)

پسلی کی ہڈی کے (خاصکر بائیں حصہ کی) درمیانی عضلہ کا ماؤف ہونا۔ ذات الجنب کہلاتا ہے۔ حرکت کرنے، سانس نکالنے اور کھانسنے پر سینہ میں درد محسوس ہونا۔ اس مرض کی خاص علامت ہے۔
اینین کیولس ایلب ۲، ۳۰۔ اسکی خاص دوا ہے "وجع مفاصل" اور "گٹھیا" کا علاج اور دوائیں ملاحظہ ہوں، وجع مفاصل کی دوائیاں دیکھیے۔

عضلاتی درد کمر

(LUMBAGO)

درد اگر کمر کے عضلات میں قائم رہے تو اسکو عضلاتی درد کمر کہتے ہیں کمر کی یہ عضلات پشت کی ریڑھ کا بوجھ برداشت کرتی ہیں۔ اسی لئے معمولاً اس درد کے زیادہ ہو جانے سے مریض نہ تو سیدھا بیٹھ سکتا ہے اور نہ کھڑا ہو سکتا ہے۔
سردی کا لگنا۔ پانی میں بھیگنا۔ بھاری چیز اُٹھانا وغیرہ سے یہ مرض یکایک پیدا ہو جاتا ہے۔ کمر میں تیز درد، ہلکا بخار۔ یا بخار نہ رہنا۔ دبلنے یا حرکت کرنے سے درد کی زیادتی۔ تیز درد ہو جانے کی وجہ سے مریض کا بستر سے نہ اُٹھ سکنا۔ وغیرہ علامات محسوس ہوتے ہیں۔

علاج

رسٹاکس ۶، ۳۰: اس مرض کی خاص دوا ہے۔
(خاصکر جب ٹھنڈی اور تر ہوا سے یا بھاری چیز اُٹھانے سے یہ مرض ہو؛ (مزمن عضلاتی درد کمر) مزمن عضلاتی درد کمر میں۔ اکڑن رہے۔ یا رات میں آرام کے وقت یا صبح اُٹھنے کے وقت ماؤف مقامات کے

حرکت کرنے سے درد زیادہ ہو تو رسٹاکس فائدہ کرتا ہے۔ اگر رسٹاکس سے فائدہ نہ ہو تو بربیرس ولگیرس دینا چاہیئے۔

بربیرس ولگیرس ۳۔ اگر جگر اور پیشاب کی خرابی موجود ہو، پسلی کے نیچے درد ہو، جگر میں درد ہو۔

صفرا کے تھیلی کی پتھری (GALL STONE) کے ساتھ درد ہو۔

ایکونائٹ ۳x۔ حاد وجع مفاصل میں خاصکر جب خشک سرد ہوا سے درد ہو۔

آرنیکا ۳۔۳۰۔ بھاری چیز اٹھانے سے یا چوٹ لگنے سے یہ مرض پیدا ہوا ہو۔ ایکونائٹ۔ رسٹاکس کے بعد یہ فائدہ کرتا ہے۔

سمی سی فیوگا۔ ۳x۔۳۰۔ یا کروٹن ۳x۱۔ عضلات کی تکلیف کے ساتھ بے چینی ہو۔ اور نیند نہ آتی ہو تو اس دوا کو دینا چاہیئے۔ ڈاکٹر کلارک، کہتے ہیں کہ میکروٹن ۳x کے استعمال سے ان کو بہت فائدہ ہوا ہے۔

انٹم ٹارٹ، ۳x۔ سفوف ۶۔ پشت میں درد (خاصکر غذا کھانے اور بیٹھنے کے بعد) ایڑھ کی ہڈیوں، اور کمر میں درد، لیسدار اور سرد پسینہ، کبھی کبھی تشنج، تھوڑی حرکت سے قے کرنے یا متلی ہونے، یا سرد لیسدار پسینہ نکلنے سے درد کی زیادتی، ڈاکٹران بیر، کلارک، جوسے کروٹین، اس دوا کے بڑے حامی ہیں۔ لگاتار درد قائم رہے تو ایسی حالت میں ڈاکٹر ہوج نے اس سے بہت فائدہ اٹھایا ہے۔

ڈاکٹر کلارک کی رائے ہے کہ یہ دوا ۱۔۱۲، طاقت میں دی جائے،

فائٹولکا ۳x۔ تیز درد۔ (درد گردہ کی وجہ سے)

سلفر ۳۔۲۰۰۔ مرض مزمن میں بیچ بیچ میں دینا چاہیئے۔

علاج معاون

شدید مرض میں درد کے مقام پر تھوڑا تارپین کا تیل ملنا چاہیئے یا گرم فلالین سے سینکنا چاہیئے۔ مزمن مرض میں روئی کا کمربند کام میں لانا چاہیئے۔

(نیز حمی وجع مفاصل کے ادویات ملاحظہ ہوں۔)

لنگڑی کا درد (SCIATICA

ران کے عصب (Thigh - Nerve) کی سوزش کی وجہ سے جو عصبی درد کی طرح درد ہو۔ اُس کو "عرق النساء" کہتے ہیں۔ ٹھنڈی خشک یا تر ہوا لگنا، وزنی چیز اٹھانا وغیرہ اس کے اسباب ہیں۔ وجع مفاصل، گٹھیا، عصبی درد والوں کو یا اُن لوگوں کو جو مرض جریان وغیرہ میں مبتلا رہتے ہیں۔ یہ مرض ہونے کا زیادہ اندیشہ رہتا ہے۔ یہ مرض جس جگہ ہوتا ہے اُس میں نہ تو آماس ہوتا ہے اور نہ سرخی ہوتی ہے۔ اس مرض سے آہستہ آہستہ سل ظہری (Locomoter-Ataxia) ہو جاتا ہے۔

علاج

ایمون میور ۳ x ۳۰۔ بیٹھے رہنے سے درد زیادہ ہونا۔ چلنے سے کچھ کم ہونا اور سو جانے سے بالکل بند ہو جانا۔

کالوسنتھ ۳۰۔۳۔ اس مرض کی یہ مخصوص دوا ہے۔ درد یکایک پیدا ہو اور یکایک غائب ہو جائے۔ سردی یا نمی سے یہ مرض ہو۔

نفالیم (GNAPHALIUM) ۳۔ ۳۰۔ جب اعصاب میں درد ہو، درد کے ساتھ اینٹھن، (یکے بعد دیگرے)، ماؤف مقام میں تیز درد۔ اور بدحواسی۔

لائیکو ۱۲۔ دائیں جانب کا وجع مفاصل، دن میں سہ پہر کو یا ماؤف حصہ دبا کر سونے یا ذرا بھیگ جانے سے درد کا بڑھنا۔

کاربونیم سلف۔ حادیا مزمن عرق النساء، اگر آرام ہونے کے ناقابل سمجھا جائے۔ (کوئی دوسری دوا فائدہ نہ کرے)

میگنیشیا فاس ۲ x ۳ x (فی خوراک ۵۔ گرین پانی کے ساتھ) بجلی کی طرح درد، گرمی سے درد کم ہو جاتا ہے۔

آرس سلف۔ ابرم ۶۔ ۳۰۔ بوڑھے یا دُبلے مریضوں کے لئے۔ انفلوئنزا کے بعد وجع مفاصل ہوتے ہیں۔

نٹرم سلف ۱۲ x سفوف :- بیٹھ کر اُٹھتے ہی درد۔ کھڑے ہوکر (کمر جھکا کر) بیٹھنے میں درد ہو۔ لیکسس ۶، ۳۰:- حیض کے بند ہونے میں مرض ہو: جاگنے پر درد بڑھتا ہو۔ اکونائٹ ۳ x ۔ تیز ہوا لگنے سے کمر کے اعصاب میں وجع مفاصل ہو گیا ہو۔ جسم میں جھنجھناہٹ اور سُن محسوس ہو:

رسٹاکس ۶۔ تری یا نمی کی وجہ سے عرق النساء۔

آرسنک ۳۔ بوڑھے اور کمزور لوگوں کو عرق النساء یا فالج ہونے میں سینکنے سے درد کا کم ہو جانا۔

سلفر ۶۔ ۳۰ مرض مزمن میں سلفر کی ایک دو خوراک بیچ بیچ میں دینا چاہیے۔ "عصبی درد" اور "درد کمر" کی دوائیں ملاحظہ ہوں۔

علاج معاون :- جسم میں ہوا کا تھپیڑا نہ لگنے پائے۔ گرم کمرے میں دوا یا زیتون کے تیل کی مالش کرنا۔ کمر کو دبانا۔ مقام ماؤف پر کمبل رکھ کر اس پر استری کرنا اور لیمون کا عرق پینا فائدہ کرتا ہے۔

مزمن وجع مفاصل (CHORONIC RHEUMATISM)

اس میں خاص کر ران کے جوڑ مبتلا ہوتے ہیں اور حاد وجع مفاصل کے دوسرے کل علامات ظاہر ہوتے ہیں۔ لیکن بخار اور پسینہ بہت کم نمایاں ہوتا ہے۔ صرف جوڑ کا مقام سخت اور ٹیڑھا ہو جاتا ہے۔ درد اور آماس بھی کم ہوتا ہے۔ لیکن ماؤف جگہ میں پانی جمع ہو کر آماس ہو جاتا ہے۔ اس مرض میں بدہضمی کے علامات اکثر موجود رہتے ہیں۔

علاج :- (اس مرض کا علاج کرتے وقت مرض سوء (بدہضمی) بدہضمی کے علامات پر نظر رکھتے ہوئے دوا منتخب کرنا چاہیے)

کیلی ہائڈرو - ۱ x سفوف ۳۰۔ تیز درد ہو اور بیماری کی حالت بار بار بدلتی۔ حاد وجع مفاصل کے بعد جائے ماؤف سوجا: اور کھڑا ہو گیا ہو۔ بیماری میں چلنے کی طاقت نہ ہو۔ جوڑوں میں کمزوری۔ آتشک (گرمی) کی وجہ سے گٹھیا ہو۔

روڈوڈنڈرن ۳۰۔: ہاتھوں، پیروں، ران اور بازوں کے بیچ میں درد محسوس ہوتا ہو۔ بغیر حرکت کرنے اور بارش کے بعد درد بڑھتا ہو۔ کھانے کے وقت اور کھانے کے آخر میں درد کم ہو جاتا ہو۔ (رات میں اور خاصکر پچھلی رات میں) بارش کے پہلے اور گرمیشم رت (جیٹھ اور اساڑھ) میں مرض کا حملہ ہوتا ہو۔ جوڑوں میں موچ کی طرح درد ہو۔

رسٹاکس ۶، ۳۰۔ عضلات اور بندھن کی نسیں خاصکر ماؤف ہوں۔

برائیونیا ۳ × ۳۰۔ ایڑی میں تیز درد چمک دار سرخ رنگ کی سوجن، خشک و گرم آماس، حرکت سے درد کا بڑھنا۔ بدہضمی یا قبض میں۔

آرنیکا ۳ × ۶۔ بڑے جوڑوں کا سخت ہونا۔ اور چھوٹے جوڑوں میں بالخصوص جب کہ زخم ہو جانے، یا چوٹ لگنے کی طرح درد۔

مزمن وجع مفاصل کا سبب، سابقہ چوٹ ہو۔

ڈلکمارا ۔ ۶: بارش کے بعد یا بھیگنے یا نم جگہ میں رہنے کی وجہ سے یہ بیماری ہوئی یا آرام سے درد کی زیادتی ہو۔ چلنے سے کم ہو۔ ٹھہر ٹھہر کر لوٹنے کی طرح درد، پشت، بازو اور پیر وا جوڑوں میں درد۔ زیادہ پسینہ اور بدبودار پیشاب۔ گلتھیریا۔ (مدر ٹنکچر) سوزشی وجع مفاصل میں دو سے پانچ بوند تک فی خوراک دینا چاہیے۔

لیڈم ۶۔ چھوٹے چھوٹے جوڑوں کا وجع مفاصل۔ پیر کے تلوے سے اوپر چڑھنے والا وجع مفاصل۔ بدن سرد۔ لیکن مریض کو بستر کی گرمی برداشت نہ ہو۔ حاد یا مزمن وجع مفاصل۔

کلمیا۔ ۳۔ ۶: اوپر سے نیچے کی طرف بڑھتا ہو۔ مقام ماؤف سُن ہو گیا ہو۔ اور درد ادھر ادھر گھومتا ہو۔ دائیں جانب کا وجع مفاصل، دل کا درد۔

فائٹولکا ۳۰۔ مقام ماؤف میں بھاری پن اور درد، اور ٹھنڈک، موسم گرما اور برسات میں مرض کا بڑھنا۔ ماؤف جگہ میں سرخی اور آماس،

کاسٹیکم ۶، ۳۰: کندھے، ران اور گھٹنے میں درد۔ درد کی وجہ سے جسم کو حرکت کرانے کی طبیعت۔ لیکن ہلانے سے درد کا کم نہ ہونا۔ کندھے

میں درد کی وجہ سے پیشانی کی طرف ہاتھ نہ اٹھایا جاتا ہو۔ شام کے وقت درد میں زیادتی، اور صبح کے وقت کمی۔ رات میں بغیر حرکت کے سویا نہ جائے۔ انگلی کے جوڑوں میں دبا رکھنے کی طرح درد۔

تھوجا ۶۔ ۲۰۰ ٹیکے کی وجہ سے (یعنی ٹیکہ لگانے کے بہت دیر بعد) وجع مفاصل ہو۔ ایک مرتبہ ایک ادھیڑ عمر کے آدمی کو بائیں کندھے میں وجع مفاصل ہوا لیکن کسی دوا سے فائدہ نہیں ہوا۔ بعد کو یہ ظاہر ہوا کہ اس نے بچپن میں کئی مرتبہ ٹیکہ لگوایا تھا۔ اس وقت اس کو تھوجا دینے سے بہت فائدہ ہو۔

مرکیورلیس سال ۶۔ ۳۰۔ چھلنے کی طرح ہڈیوں میں درد، اور تھوڑا بخار، جاڑا محسوس ہوتا۔ مرض کے مقام میں کھٹا بدبودار پسینہ اور پسینہ نکلنے پر بھی درد کم نہ ہو! رات میں بستر کی گرمی سے درد میں زیادتی۔ کبھی کبھی پیٹ میں اینٹھن کے ساتھ آنؤں ملا دست، سوزاک یا آتشک کے بعد آیا وجع مفاصل (اگر پارہ یا مرکری کھلایا گیا ہو۔)

"حاد وجع مفاصل" کی ادویات ملاحظہ ہوں۔

نائیٹرک ایسڈ ۶۔ ۲۰۰۔ پارہ کے غلط استعمال سے وجع مفاصل میں سیپیا، سلفر، وغیرہ ادویات کی بھی کبھی کبھی ضرورت پڑتی ہے۔

غذا۔ ج معاون :- دودھ، مکھن اور پنیر مزمن وجع مفاصل میں غذا ہے۔ گولر بھی اچھی غذا ہے۔ پرانے مریض کو خشک جگہ میں رکھنا چاہیئے۔ پیر میں پانی یا سردی نہ لگنے پائے۔ کچھ گرم پانی میں (بہت تھوڑا نمک ملا کر) غسل کرنا۔ زود ہضم غذا کھانا اور تھوڑی مقدار میں کاڈلیور آئیل استعمال کرنا چاہیے۔

شراب وغیرہ نہ پینا چاہیئے۔۔

نقرس۔ گٹھیا (Gout)

جسم میں چھوٹے چھوٹے جوڑ (smau joints) جیسے (پیر کے

انگوٹھے کے جوڑ ماؤف ہونے میں ہم لوگ اس کو گٹھیا ہونا کہتے ہیں۔ گٹھیا ان چھوٹے جوڑوں میں یوریٹ آف سوڈیم جمع ہوا کرتا ہے۔ اور خون میں یورک ایسڈ موجود ہوتا ہے۔ یہ مرض خاص کر امراء و عیاشوں کو ہوتے دیکھا گیا ہے۔ گٹھیا والے مریضوں میں پیٹ کی خرابی اکثر ہوتی ہے۔ اگر ماں باپ کو یہ مرض ہو تو وراثت ہوتا ہے۔

بدہضمی۔ جسم تندرست نہ رہنا، سر بھاری، ٹھنڈک زیادہ لگا کرنا رات میں بیماری کا بڑھنا وغیرہ۔ گٹھیا کے علامات سابقہ ہیں۔ اس کے بعد آہستہ آہستہ جوڑ ماؤف ہو جاتے ہیں اور مزمن نقرس ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد دل اور پیشاب کی بیماری بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ کبھی کبھی انگلیوں کی گٹھیاں بڑھ کر بڑی دکھائی دینے لگتی ہیں۔

علاج

یورٹکا یورنس: فی خوراک ۵۔ (پانچ) قطرے خوب گرم پانی میں ہر چار گھنٹہ کے وقفہ سے دینا چاہیے۔ یورک ایسڈ، اور پیشاب کے ذرات جسم سے نکل کر مرض جلد دفع ہو جاتا ہے۔

کولچیکم ۳۔ مرض دل یا معدہ کی خرابی رہنے میں اس دوا سے ہم لوگوں نے بہت فائدہ اٹھایا ہے۔ ایلوپیتھک ڈاکٹر ان مریض کو کولچیکم زیادہ مقدار میں کھلا کر بول زنالی پیدا کر دیتے ہیں۔

آرم میور ۳x دل کی کمزوری کے علامات ہیں۔

سیپیا ناx ۳۔ گٹھیا کے ساتھ اگر رحم کی خرابی ہو۔

پلساٹیلا ۶۔ اگر ایک جوڑ سے دوسرے جوڑ میں درد گھومتا ہو۔

نیٹرم میور ۳۰۔ ہمیشہ جاڑا محسوس ہوتا ہو۔ سمندر کے کنارے کی جگہ میں رہنے سے مرض بڑھ جائے۔

لائیکوپوڈیم ۱۲۔ پیشاب میں سرخ ذرات ملے ہوں۔

آرنیکا x ۳ مریض کو ایسا خوف ہو کہ گویا اس کا کوئی پیر کاٹ کر پھینک رہا ہے۔

بنزوئک ایسڈ ۳- ہاتھ کی انگلیوں میں گٹھیا ہو۔
ایکونا، کلک کارب، سیبائنا: (شدید بیماری میں)۔ ایسڈ فاس، کلک فاس، کاسٹیکم، لائیکو، پلس، نکس وامہ، انٹم کروڈ، سلفر۔ (مزمن حالت میں، فائدہ مند ہیں۔ یہ ادویات ۲۔ ۳۰ قوت کی دینی چاہئیں۔
"وجع مفاصل" کی دوائیں ملاحظہ ہوں۔

غذا:- زیادہ مقدار میں مرغن چیزیں اور سفید البومن ملی چیزیں مچھلی، گوشت، شراب منع ہے۔ پکاتے چاول، تھوڑا دودھ، دال، روٹی، پوری، حلوا، سیب وغیرہ اچھی غذا ہیں۔ مریضان نقرس کو خوب گرم پانی اور پھل جن میں خوب رس ہو۔ کھانے سے فائدہ ہوتا ہے۔

جوڑوں کا پتھرانا

(ARTHRITIS DEFORMANS)

بہت عرصہ تک جوڑوں (joints) کی سوزش رہنے سے اس جگہ کا رنگ بدل جاتا ہے (deformed) یعنی ماؤف جوڑوں کا بندھن (ligaments) اغشا روسمی (بلغمی جھلی) (Synovial Membrances) اور ہڈیاں پتلی ہو جاتی ہیں۔ یا بڑھ جاتی ہیں۔ اس طرح پتلاپن یا بڑھنے کی علامت دکھائی دینے سے سمجھنا چاہیئے کہ مریض کو مزمن، وجع مفاصل ہو گیا ہے۔ متقدمین حکماء اس مرض کو وجع مفاصل گٹھیا (Rheumstic Gout) کہتے تھے۔ لیکن یہ پہلے ہی بیان کیا گیا ہے کہ "وجع مفاصل" یا گٹھیا ایک مرض نہیں، یہ ایک علیحدہ مرض ہے۔

اس کا سبب اب تک طے نہیں ہوا۔ لیکن نانہیال یا دادھیال میں یہ بیماری ہونا۔ نمی یا سردی لگنا وغیرہ اسباب میں سے کوئی یا کل اسباب سابقہ ہو سکتے ہیں۔ بہت عرصہ سے پیپ بہنا۔ دانت یا مسوڑھوں کی بیماری وجہ یان۔ پیڑو کی سوزش، سیلان،

رحم وغیرہ علامات میں مبتلا رہنے سے مزمن التہاب مفصل ہو سکتا ہے۔ شروع میں بخار کے ساتھ ماؤف جوڑ ہو جاتے ہیں۔ اس کے بعد یکے بعد دیگرے جوڑ ماؤف ہو جاتے ہیں یعنے جوڑ سوج جاتے ہیں! سخت ہو جاتے ہیں اور حرکت کرنے سے کچ کچ آواز نکلتی ہے۔ اور جوڑوں کے اِدھر اُدھر یا چاروں طرف کے عضلات پتلے اور ٹیڑھے میڑھے ہو جاتے ہیں کبھی کبھی مریض میں خون کی کمی بھی ہو جاتی ہے۔ بہ نسبت مردوں کے عورتوں کو یہ بیماری زیادہ ہوتی ہے۔

علاج

مریض کے شروع کی حالت میں۔ پلساٹیلا ۳x۶، ایکونائٹ ۳x۳۔ برائیونیا ۳۔

مزمن مرض میں

گوائیکم ۳x۶ یا کولچیکم ۶۔ (خاصکر جب ران کے جوڑ ماؤف ہوں اور سلفر ۳۰، رسٹاکس ۳۔ ۳۰۔ حاد اور مزمن دونوں میں فائدہ کرتا ہے۔ مرک آیوڈ اور سلکا کی بھی بیچ بیچ میں ضرورت پڑ سکتی ہے۔

عورتوں کو یہ بیماری ہونے میں:۔ پلساٹیلا ۶ (اس مرض کے ساتھ اگر خون حیض تھوڑا اخراج ہو یا بند ہو جائے) سبائنا ۳۔ (خاصکر خون حیض بہت اخراج ہو) سی سفیوگا ۳ (درد رہنے میں کالو فائلم ۱x۔

علاج معاون

اچھی طرح آرام کرنا۔ اور معمولی صحت کے اصولوں کی پابندی کرنا۔ گرم کپڑے پہننا۔ ماؤف جوڑوں کو صبح و شام سینک دینے کے بعد کاڈلیور آئیل کی مالش کرنا۔ چاہیئے۔ محرک اشیاء (جیسے شراب وغیرہ کھانا پینا منع ہے۔

("وجع مفاصل" اور "نقرس" کا علاج ملاحظہ ہو)

وجع مفاصل کی مختلف علامات اور ادویات

جسم کے اعضاء کا سُن ہونا اور بے چینی کے ساتھ کُل جسم ماؤف ہونا۔

داہنے عضو کا وجع مفاصل۔ لو بیٹی وجع مفاصل ا زور سے دبانے پر،

درد کا کم ہونا۔ قوتِ حیات کے زائل ہونے کی حالت میں سنکونا۔ یا چائنا زور کا درد بنا رہنا۔ سنکنا اور ماؤف جگہ کا سُن ہو جانا۔ خشکی اور جلن، ٹھنڈی ہوا سے وجع مفاصل ہونے میں۔ ایکونائٹ۔

ناقابل برداشت درد۔ کافیا۔

ناقابل برداشت درد۔ تشنج، کاٹ ڈالنے کی طرح کا درد۔ گھومنے والا درد، ماؤف جگہ تپلی ہونا۔ مریض کو ہمیشہ جاڑا محسوس ہونا۔ ہوا اور جسم کا کپڑا اکڑے رہتا ہو۔ رات میں مرض کی علامت بڑھنا۔ کھلی ہوا میں درد کا کم ہو جانا۔ پلسا ٹیلا۔

درد ناقابل برداشت۔ رات میں درد بڑھنا۔ غصہ، و مزاج۔ احساس کی تیزی۔ کیموملا۔ بدحواسی، کمزوری، کانپنا۔ سوئی چبھونے کی طرح لوڑنے والا یا برچھا بھونکنے کی طرح درد میں۔ فیرم۔

چبھونے یا دبانے کی طرح درد آہستہ آہستہ بڑھتا ہو۔ اور آہستہ آہستہ کم ہوتا ہو۔ بیلاڈونا۔

گردن میں وجع مفاصل ہو یا وہ اکڑ جائے۔ لیکینتھس۔

کھلنے کی طرح درد، برابر بنا رہے۔ ایسی علامت میں۔ ننکیمولس۔

چاقو مارنے کی طرح درد۔ ٹیکہ لگانے کے بعد وجع مفاصل۔ بائیں عضو میں وجع مفاصل۔ چائے پینے والوں کے وجع مفاصل میں۔ تھوجا۔

چھل جانے کی طرح۔ دب جائے یا چبھونے کی طرح درد۔ غصہ سے پیدا ہوئے وجع مفاصل میں کمر کا عصبی درد۔ کمر سے لیکر تلوے تک سارا حصہ گویا گھٹا جاتا ہے۔ کالوسنتھ۔ پانی میں رہنے کی وجہ سے ٹکلیریا کارب۔ درد۔ جس میں جلن ہو۔ لے جینی۔ جاڑا محسوس ہونا۔

آدھی رات میں ہمیشہ درد بڑھنا۔ گرمی سے کم ہونا۔ جوڑ کے مقام کا سوجنا۔ اور درد کی علامات میں۔ ڈفرسن وجع مفاصل۔ آرسنک،

آندھی طوفان آنے سے کچھ ہی پہلے کے وجع مفاصل میں۔ روڈوڈنڈران۔ ٹیکہ لگانے کے بعد وجع مفاصل میں۔ نہانے کے بعد وجع مفاصل بڑھنے

میں انٹم کروڈ۔ حاد وجع مفاصل کے جوڑوں کا بڑھنا۔ سختی، اور آماس کے علامات ہیں۔ آیوڈائین۔

حاد اور مزمن مرض میں سلفر بہت فائدہ کرتا ہے۔ حاد وجع مفاصل میں ایکونائٹ کھلانے سے مرض کچھ کم ہو جائے تو سلفر فائدہ کرتا ہے۔ مریض کو ہمیشہ گرمی محسوس ہوتی ہے۔ اور جسم کا کپڑا اتار ڈالتا ہے، سر گرم، پیر ٹھنڈے۔ ترش بودار پسینہ۔ صبح بستر سے اٹھتے ہی پاخانہ کی حاجت۔ رات میں مرض بڑھ جاتا ہو۔ بائیں عضو کے وجع مفاصل کے علامات میں سلفر دینا چاہئے۔

تیز چھیدنے یا برچھا بھونکنے کی طرح درد۔ جو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوا کرے۔ فائٹولکا۔

جسم کے دائیں طرف سے بائیں طرف درد پھیل جائے۔ ماؤف جگہ کو بڑھانے سے درد بڑھے۔

سہ پہر کو ۴ بجے سے ۸ بجے رات تک مرض کی ترقی ہو۔ وجع مفاصل کی وجہ سے ہاتھ پیروں کی انگلیاں ٹیڑھی، بدرنگ ہو جائیں۔ لائیکوپوڈیم۔

ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جسم کا ماؤف حصہ گویا پھیل گیا ہے۔ آہستہ آہستہ درد بڑھتا ہو۔ اور آہستہ آہستہ ہی کم ہوتا ہو۔ آرجنٹ نائی۔

جسم کے اکثر حصہ ماؤف ہوں۔ بدحواسی، ٹھنڈک۔ اور کانٹا چبھنے کی طرح درد۔ وجع مفاصل، اوپر سے نیچے کو آتا ہے۔ کلمیا۔

نیچے کے حصہ سے اوپر کو درد جاتا ہو۔ مریض گرمی نہ برداشت کر سکتا ہو۔ برف کے پانی میں پیر ڈبوئے رکھنا چاہتا ہو۔ لیڈم۔

عضلات میں بھونکنے کی طرح درد سے مریض پاگل کی طرح چلاتا ہے۔ کیرم۔ برچھا بھونکنے کی طرح درد۔ ماؤف مقام کو دبا کر سو نہ سکتا ہو۔ خاموش نہ بیٹھ سکتا۔ نیند کھلنے پر سستی۔ دوپہر کے پہلے پسینہ وغیرہ میں سیپیا۔

برچھا بھونکنے کی طرح درد۔ چبھونے سے جلن محسوس ہونا۔ دائیں حصہ میں وجع مفاصل۔ نیند کھلنے پر تکلیف کا بڑھنا وغیرہ علامات میں۔ لیکیسس۔

بائیں عضو میں وجع مفاصل یا عرق النسا رکھا لننے یا رات کو چت لیٹنے میں درد بڑھنا وغیرہ علامات ہیں۔ ٹیلیوریم۔

بجلی کی طرح درد، خون روکنے والا کانٹا چبھونے کی طرح درد، یا وریدوں میں گویا پگھلا ہوا سیسہ کسی نے ڈال دیا ہے۔ پلاٹی نم۔

جسم کے اعضاء میں مثل جلن کے درد کی علامت میں کاربو وج۔

بہت درد محسوس ہوتا ہو، بستر سخت محسوس ہونا۔ اس لئے مریض ادھر اُدھر کروٹ بدلتا ہو۔ کچلنے کی طرح درد محسوس ہو۔ چوٹ لگنا یا بھاری چیز اُٹھانا۔ بہت محنت کرنا وغیرہ سے وجع مفاصل ہو۔ آرنیکا۔

درد یکایک بڑھ کر بند ہو جائے۔ بیلاڈونا۔ ایسا درد محسوس ہو گویا جسم کے بیرونی راستہ میں لکڑی کی کھونٹی ٹھونکی گئی ہے۔ اسیڈ نائٹرک۔

چہرہ میں درد، گویا گوشت کا حصہ نوچا جارہا ہے۔ اس قسم کی علامت میں فاسفورس بہت مفید اور کارآمد ثابت ہوا ہے۔

رات میں درد (گویا ہڈی ٹوٹ گئی ہے) کی علامت میں، اسیڈ فاس خشک ٹھنڈی ہوا کے لگنے سے وجع مفاصل، تھوڑی حرکت سے ہی وجع مفاصل کی زیادتی۔ مریض مستقل طور سے ایک جگہ بیٹھ نہ سکتا ہو، دل کے وجع مفاصل کی علامت میں برائیونیا۔

سوئی چبھنے کا سا درد، جس میں جلن ہو۔ اور چلتا پھرتا ہو اور جوڑ سوجے، چمکیلے سرخ رنگ کے عضلات میں : ایپس۔

تمام جسم کے عضلات کا کنزاز، پیٹ کے بڑے عضلات میں، وضع مفاصل (مرض پیدا کرنے والا نوبتی اعصابی درد) بجلی کی طرح یکا یک تیز درد، گردن میں وضع مفاصل، ریڑھ کے مقام جوڑ میں درد۔ سمی سی فیوگا۔

سوئی چبھونے یا چبھو نکا دینے کی طرح درد۔ کمر سے جانگھ تک تیز چبھنے کٹنے یا نکا تار تکلیف دینے کی طرح درد (خاص کر داہنے حصہ میں رات کے ۲ دو بجے سے ۵ بجے صبح تک مرض کا بڑھنا۔ کیلی کارب۔

ہاتھ کی انگلیوں کے چھوٹے بچھوٹے جوڑوں میں وجع مفاصل

فرمن اعصابی درد۔ انگوٹھے کی وجع مفاصل کے شروع میں۔ کالو فائلم
دل کے چاروں طرف درد۔ (دل میں قولنج کی طرح)، گرمی پہونچانے
سے کمی، وجع مفاصل، یا عصبی قولنج کا ناقابل برداشت درد۔ (خاصکر
داہنے حصّہ میں) سردی لگنے کی وجہ سے بڑھتا۔ مگنیشیا فاس۔
بہت مفید اور کارآمد ہے۔

کنٹھ مالا

(SCROFULA)

خون خراب ہونے میں جسم کی بہت سی جگہوں (جیسے گلا، گردن،
بغل، کوکھ) کی گلٹیوں میں آماس ہونا۔ یعنے گلٹی نکل آنا۔ آماس،
سُرخ رنگ، زرد، وغیرہ علامات ظاہر ہوتے ہیں۔ کبھی کبھی سینہ، آنکھ،
کان، ناک وغیرہ کے مقام میں زخم ہو کر مریض کو کمزور کر دیتا ہے۔
والدین کو کنٹھ مالا یا آتشک کی خرابی، ایسی جگہ میں رہنا جو مضر صحت
ہو، اچھی غذا کی کمی وغیرہ کی وجہ سے یہ مرض پیدا ہوتا ہے۔ اچھی طرح علاج
نہ ہونے سے تپ دق کی پیدائش کا اندیشہ رہتا ہے۔

علاج

بیلاڈونا ۳-۶۔ سوزش کی وجہ سے گلٹیوں میں سوجن، درد،
گلے سے نگلنے میں تکلیف۔

کلکیریا کارب ۶-۳۰۔ آنکھوں میں جلن، پیٹ بڑا، اسہال،
کان یا گلٹی سوجن، اور پیپ بھری۔ ناک پھولی اور سُرخ، بچّہ کے سوکھی
چندیا۔ یا پلپلی۔ سلفر ۶-۳۰ بغل کی گلٹیاں۔ لوزتان، ناک
اور ہونٹھ کی سوجن، گھٹنے اور دوسرے جوڑ سخت، پٹھے کی سوجن،
لڑکے، لڑکیوں کے آنکھ کی سوزش، کان میں پیپ، کان کے پیچھے
اور اکثر جگہوں میں پھنسیاں، جسم مریض۔
لیپس البس (LAPS AlbuS) جسم کے جس کسی جگہ کی گلٹیاں
سوج گئی ہوں، بد یا بالگھی نکلی ہو، اس کی یہ ایک اچھی دوا ہے۔

مرکیورلیس آیوڈیلس ۳ x۔ سفوف۔ لوزتان میں زخم اور جلن۔ گلے کی گلٹیاں سوجی، سخت؛ لوزتان میں درد۔ سلکا ۶۔ ۳۰۔ کل گلٹیاں سوج کر سخت ہونے کی حالت میں، پھوڑا یا پیپ ہونے کی شروعات ہو۔

بسیلنم ۳۰۔ ۲۰۰ (ہفتہ میں ایک مرتبہ استعمال کرنا چاہئے۔ اگر مریض وجع مفاصل کے والدین کے خاندان میں دق ہو۔

کلکیریا فاس ۱۲ x۔ سفوف۔ کنٹھ مالا کے مریض کو گٹھیا۔ وجع مفاصل ہو تو یہ سب سے اچھی اور کارآمد دوا ہے۔

اے تھولیس انٹی مونیلس (Acthiops Antimonialis)

(Dr. Goullon) کی رائے ہے کہ کنٹھ مالا کے مریضوں کے لئے یہ سب سے اچھی اور کارآمد دوا ہے۔ ۲ x ۶ x۔ سفوف۔ فی خوراک دو تین گرین دن میں دو مرتبہ دینا چاہئے۔ چلنے کا وقت ہو گیا ہو لیکن بچہ چل نہ سکتا ہو۔ (مرض شروع ہونے پر) سلفر ۳۰۔ کلکیریا کارب ۳۰۔ لائیکو ۲۰۰۔ بیلاڈونا ۶۔ سلکا ۳۰۔ ہاتھ پیر میں پسینہ آتا ہو۔ جسم کی گرمی معمولاً کم ہو۔

جسم کے دوسرے حصوں کی بہ نسبت اگر بچہ کا پیٹ بڑا معلوم ہوتا ہو۔ آرسنک ۳۰۔ براٹا کارب ۶۔ سائنا ۳ x۔

گلٹیوں کے ماؤف ہونے میں

بیلاڈونا ۳۔ مرکیوریس آیوڈ ۳ x۔ براٹا آیوڈ ۶۔ کلکیریا کارب ۳۰، کلکیریا آیوڈ۔ ۳۰، سلکا ۳۰، گریفائٹس ۶۔ بیسلنم ۳۰۰ (ہفتہ میں ایک خوراک) آرم مٹالیکم ۶۔ فاسفورس ۶۔ فیرم ۶۔ چائنا ۶۔ سیپیا ۶۔ آیوڈیم ۶۔ ڈلکامارا ۶۔ بڑیاکا۔ آرسنک آیوڈ ۳۰۔ آرسنک مٹ ۳۰، ہیپرسلفر ۶۔ کلکیریا فاس ۳ x۔

سفوف کی بھی درمیان میں ضرورت پڑ سکتی ہے۔

غذا۔ اچھی ہوا اور ٹھنڈے پانی سے نہانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ لیموں، مچھلی، گوشت، روٹی، دودھ، غذا ہیں۔

جسم کو ڈھکا رکھنا اور دھوپ لگنا اچھا ہے۔

تپ کہنہ۔ دق۔ سل

(TUBERCULOSIS)

تپ دق۔ متعدی مرض ہے۔ اس مرض کے مریض کے تھوک اور نسیج میں ایک قسم کا جرم دکھائی دیتا ہے۔ یہ جرم گانٹھوں کے شکل کے دانہ دار (Nodulen) ہوتے ہیں۔ یہ ہی اس مرض کے پھیلانے والے ہوتے ہیں تندرست آدمیوں کے جسم میں اُن کے داخل ہونے سے وہاں کے نسیج میں ایک طرح کے دانہ سل (Tubercule) پیدا ہو جاتے ہیں۔ اُس وقت ہم لوگ اس کو دانہ سل و دق (Tuberculosis) کہتے ہیں۔

جسم کے اندر کسی بھی عضو میں یہ دانہ سل ہو سکتا ہے لیکن اس مرض کے جو مریض دکھائی دیتے ہیں۔ اُن میں پھیپھڑا ماؤف ہونے والے مریضوں کی تعداد زیادہ ہے۔ آنتوں کے دانہ سل کے مریضان کی تعداد بھی کم نہیں ہے۔ قوت زلیست کی کمی کی حالت، خاندانی خرابی، بند یا مضر صحت والی جگہ میں رہنا۔ پتھر گڑھنے کا کام کرنا۔ انفلوئنزا کے حملہ وغیرہ کی وجہ سے جب جسم ایکبارگی کمزور ہو جاتا ہو، تو آسانی سے سل ہو جانے کا ڈر رہتا ہے۔ دانہ سل کے جراثیم (Tuberculebacillus) اس مرض کے خاص سبب ہیں۔

غذا کے جانے والی نلی یا سانس کے راستہ سے (یعنی جوف دہان یا ناک کے اندر سے) یہ جراثیم جسم کے اندر داخل ہو جایا کرتے ہیں۔ ٹیوبر کیولنیم ۳۰۔ آرس آیوڈیم ۳۔ سنوف (پانی کے ساتھ کھانا منع ہے) کلکیریا کارب ۳۰۔ سلفر ۳۰۔ آیوڈیم ۶، فیرم ۶۔ فاسس ۳۔ آرس x۳۔ مرک وائے x۳۔ سنوف ۶۔ وغیرہ اس کی خاص دوائیں ہیں۔

یہاں صرف (ا) پھیپھڑا کے دانہ سل یا دق اور (ب) آنتوں کے سل کے بارے میں لکھیں گے۔

---

(۲) تپ دق یا سل

(TUBERCULOSIS OF THE LUNGS OR PHTHISIS OR CONSUMPTION)

ایک قسم کے دانہ دار جراثیم (Tuberculebacillus) سانس کے ساتھ پھیپھڑے میں یا غذا کے ساتھ جسم میں جانے سے پھیپھڑا جلدی جلدی تحلیل ہونے لگتا ہے۔ اس میں زخم ہو جاتا ہے۔ اسی کا نام دق ہے۔ صرف پھیپھڑا ہی نہیں۔ مریض کے جگر، آنت اور مثانہ وغیرہ میں بھی اس مرض کے جرم ا۔ جتے ہیں اور کف اور پاخانہ، پیشاب کے ساتھ نکلا کرتے ہیں۔ مکھیاں اس مرض کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہونچا دیتی ہیں۔ غذا کی چیزوں کے ساتھ ہی ساتھ اس مرض کا بیج آنتوں میں داخل ہو کر مرض دق پیدا کر دیتا ہے۔ باپ، ماں کو یہ مرض رہنے سے اُن کے بچوں کو بھی یہ مرض ہوگا۔ یہ ضروری نہیں ہے۔ لیکن مرض تپ دق اگر ماں باپ کو ہوگا تو اُن کے خاندان والوں کو یہ مرض ہو جانے کا اندیشہ زیادہ ہوتا ہے۔ ہمیشہ خراب ہوا میں رہنا، تر جگہ میں رہنا؛ ایسی اشیاء کھانا جو طاقت نہ پیدا کریں۔ خون کی زیادتی۔ سانس کے ساتھ دھول کے ذرات خاصکر پتھر کے ذرات جسم میں داخل ہونے، بہت محنت، فکر؛ بار بار حاملہ ہونے وغیرہ اسباب سے جب جسم کمزور ہو جاتا ہے۔ تب آسانی سے اس مرض کا حملہ ہو سکتا ہے۔ پہلے خشک کھانسی شروع ہوتی ہے۔ خاصکر صبح اور شام کو تھوڑی محنت کرنے سے تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ بدہضمی، قے یا متلی، زبان میلی، اور سُرخ رہنا۔ کبھی زبان کا درمیانی حصہ سادہ او میلا اور آگے کا حصہ خوب سُرخ؛ بار بار پیاس لگنا۔ سینہ میں لگاتار درد رہنا۔ سانس لینے میں تکلیف۔ نبض تیز؛ شام کو جسمانی حرارت کی زیادتی رات میں زیادہ پسینہ نکلنا۔ آواز بیٹھی۔ بلغم وغیرہ علامات نمودار

ہوتے ہیں۔ آہستہ آہستہ کھانسی بڑھکر زرد رنگ کا بلغم نکلنے لگتا ہے۔ کبھی کبھی اس میں خون بھی ملا رہتا ہے۔ اس طرح دو چار ماہ تک مریض اس میں مبتلا رہ کر کمزور ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد آواز کی نلی میں بھی زخم ہو جاتا ہے۔ اور آواز بیٹھ جاتی ہے۔ اور خون نکلا کرتا ہے اور اسہال اور استسقا بھی ہو جاتا ہے۔ بخار اور رات میں پسینہ؛ اس مرض کے مخصوص علامات ہیں۔

علاج

بسیلینم یا ٹیوبرکیولنیم - ۳۰-۲۰۰ - تپ دق کی یہ مخصوص دوا ہے۔ یہ دونوں دوائیں مرض تپ دق سے تیار کی جاتی ہیں۔ [1] اور پندرہ روز یا ایک دو روز وقفہ دے کر آئے۔

اونچی طاقت کی دوا دی جاتی ہے۔ نیچے کی طاقت میں بار بار کھانے سے مریض کو نقصان ہوتا ہے۔ اور مرض بڑھ جاتا ہے۔

اس دوا کے استعمال کرنے کے کئی خاص علامات

کل قسم کی کھانسی: اول خشک، بعدہ پتلی؛ بہت زیادہ پتلا کف نکلنا۔ بہت آسانی سے مریض کو سردی ہو جانا۔ مرض کا حملہ ہوتے ہی جلدی ہی دبلا ہونے لگتا ہے۔

مریض کی تکلیف روز کچھ نہ کچھ بدلا کرتی ہے۔ دیکھتے دیکھتے مریض بہت دبلا اور کمزور ہو جاتا ہے۔ پھیپھڑے میں دخاصکر بائیں پھیپھڑے

---

[1] مریض خلقی تپ دق کے پھیپھڑے کو تر کرنے کے بعد انگریز ڈاکٹر ڈاڈیٹ نے بسیلینم پہلے تیار کیا ہے اور مریض تپ دق کے ماؤف پھیپھڑے کے زخم سے جرمن ڈاکٹر کوک صاحب نے ٹیوبرکیولینم تیار کیا ہے۔ مرض پیدا کرنے والا ان دونوں دواؤں کا فعل یکساں ہے۔ کوئی فرق نہیں ہے۔

خشک ملک میں تپ دق کو ٹیوبرکولنیم، زیادہ فائدہ کرتا ہے۔ اور تر جگہوں کے مریضان سِل کو بسیلینم زیادہ فائدہ کرتا ہے۔

میں) دانہ ابھار یا گانٹھ ہو جاتی ہے۔

کلکیریا کارب، ۳۰، ہضم کی طاقت کی کمی۔ کھٹی ڈکار (خاصکر تیل، گھی، یا میٹھی شئے کھانے سے رات کو کھانسی بڑھنا) کھانستے کھانستے سخت زردی مائل سبز رنگ کا مواد سے بھرا بلغم نکلنا) کمزوری، پسینہ، جریان خون، گھٹنوں میں آماس، سینہ میں درد، موٹے تازے مریض یا من کے پیر ہمیشہ سرد رہتے ہیں۔ ان کو زیادہ فائدہ کرتا ہے۔

کلکیریا آیوڈائڈ ۳ X۔ سب علامات تو کلکیریا کارب کے ہوں، لیکن مریض دبلا ہو اس کو یہ زیادہ فائدہ کرتا ہے۔ خاصکر صفرا کی بیماری ہو۔

کلکیریا آرسنک، ۳ X پھیپھڑے کا فرمن سل، خاصکر جریان خون کی علامت ہونے میں جیورنڈی ۲X۔ بہت پسینہ نکلتے ہیں۔

ہائڈراسٹس:۔ فی خوراک تین بوند روزانہ تین مرتبہ استعمال کرنا چاہئے۔ غذا سے نفرت کے علاوہ جب مرض کی دوسری علامت نہ محسوس ہوتی ہو۔

کلکیریا فاس ۱۲X۔ سفوف۔ ۳۰۔ مریض میں خون کی کمی۔ رات میں بہت پسینہ اور ساتھ ہی ساتھ پیر سرد۔ بخار، تھوڑا اور دست پتلے آنا۔ گلا خشک ہو جانا۔ ہمی ملیس سیاہ جما ہوا خون نکلتے ہیں۔

الیکیفا انڈیکا ۱X خشک کھانسی کے بعد خون ملا تھوک نکلنا۔

آرسن آیوڈائڈ ۳X، ۶ سفوف (تازہ کیا ہوا) مرض کے تمام حالتوں میں یہ فائدہ کرتا ہے۔ اس دوا کو کھانے کے بعد کھانا چاہئے۔

زکام، زیادہ سستی، نبض تیز۔ بخار روزانہ اور رات میں پسینہ۔ بہت دُبلا پن۔ خون کی کمی۔ خون کی خرابی۔ خاصکر لوزتان میں سوزش، یا انفلوائنزا ہونے کے بعد مرض دق میں یہ دوا فائدہ کرتی ہے۔ پانی کے ہمراہ آرسنس آیوڈ سفوف نہ کھایا جائے۔ یہ دوا کھانے کے بعد ہی پانی پیا جائے۔ ایبروٹینم ۱X۔ فی خوراک ۵ بوند۔ دو گھنٹہ کے وقفہ سے)

تپ دق کے ساتھ بار لیطون (PERITONI FIS) ہو۔ (خاصکر مندرجۂ ذیل علامات ہیں) ٹانگوں کا بہت دُبلا پن رہنے کے ساتھ ہی پیٹ ہمیشہ پھولا رہے۔ چہرہ سکڑا ہوا۔ ٹھنڈا اور زرد۔) مریض کو ایسا محسوس ہو، گویا اس کا پیٹ چپکا ہوا ہے۔

بیلاڈونا ۳×-۶: خشک کھانسی، باہر دبانے سے آواز کی نلی میں درد۔) آواز بیٹھی، تیسرے پہر جسم کی حرارت بڑھ جانا۔ بہت کھانسنے سے خون بلا کف نکلنا۔ (شام یا رات میں سونے کے وقت سینہ کے درد کے کھانسی کا بڑھنا۔)

آیوڈیم ۳×-۶: دق کی کھانسی کے ساتھ گلٹیوں کا آماس۔ پیٹ میں درد اور اسہال۔ جسم کی جلد سوکھی اور کھرکھری، چہرہ سُرخ، بھوک کی تیزی، مرغن غذا۔ اور دودھ، ہضم نہ کرسکنا۔ جلدی جلدی جسم کا زائل ہو جانا۔

فاسفورس ۳-۳۰: دن میں صرف ایک خوراک استعمال کرنا چاہیئے۔ نبض ہلکی۔ لیکن تیز۔ جلد خشک، اور گرم۔ سینہ میں درد کے ساتھ خشک کھانسی، پھیپھڑے میں زخم کی وجہ سے کچھ ہلکا سبز رنگ کا بدبو دار کف نکلنا۔ اکثر پسینہ اور پتلے دست آنا۔ بھوک نہ لگنا۔ جسم کمزور جما ہوا۔ خون آنا۔ شام کے وقت بخار اور تکلیف بڑھنا۔

تندرست آدمیوں کے لئے یہ دوا فائدہ مند ہے۔

برائیونیا ۳×-۶: خشک کھانسی، کھانستے کھانستے گویا کلیجہ پھٹا جاتا ہے۔ دونوں طرف گویا سوئی چبھونے کی طرح درد، سانس میں تکلیف پیشانی کے آگے یا پیچھے درد۔

فیرم مٹ ۳۔ (سفوٹ ۶-) پھیپھڑے سے خون نکلنا۔ ہاتھ و پیر میں آماس۔ اسہال، جسم میں خون کی کمی۔ خشک کھانسی اور سینہ میں درد کے ساتھ خون نکلنا۔ ڈراسیرا ۱×-۳۰۔

زور کی کھانسی، کھانستے کھانستے خون نکلنا۔ کھانسی کی وجہ سے سینہ میں درد،

ٹیوبر کیولینم (بُلسا ٹیلا) × ۶ - مرض کے شروع حالت میں جب بھوک کم ہو کر روغن یا چربی ملی شئے یا کاڈ لیور آئیل نہ ہضم ہوتا ہو۔ رات میں کھانسی اور کف زیادہ ہو، زیادہ مقدار میں زرد رنگ کا کف ذائقہ میں کڑوا نکلتا ہے۔

نکس جگلنس ۳ × ۲ - کھانسی، آواز بیٹھی، سینہ میں بوجھ محسوس ہونا۔ پیٹ پھولنا یا سخت محسوس ہونا، اسہال، سوءِ ہضمی، بغل یا پٹھے میں گلٹی نکلنا۔

لائیکو۔ ۳ - ۱۲ - معدہ اور پیٹ میں درد۔ آنتوں کے آماس کی وجہ سے پاخانہ بند۔ بھوک نہ لگنا۔ خون ملا نمکین کف نکلنا۔ خشک کھانسی۔ کھانستے کھانستے تھک جانا۔ پھیپھڑے میں جلن، بدبودار ڈکار۔ تھوڑا کھانے سے بھی پیٹ پھولنا۔ ہمیشہ بولنا۔ سہ پہر ۴ بجے بخار اور دوسرے علامات کا بڑھنا۔

آرسنک ۳ × ۳۰ - مرض کی تمام حالتوں میں (خاصکر آخر درجہ کے اسہال میں) اس کو دینا چاہیئے۔

ہیپر سلفر ۳، ۳۰ - آواز بیٹھی، ہلکی، کھانسی (خشک سرد ہوا سے زیادتی) کھانستے کھانستے کف اور خون نکلنا۔ (یا پیپ نکلنا) سوتے میں سانس لینے اور نکالنے میں تکلیف۔ کنٹھ مالا کے مزاج والے نوجوان مرد، اور عورتوں کے لئے یہ دوا زیادہ فائدہ مند ہے۔

ملیریا آفی سی نے لس (DR. BOWEN) کہتے ہیں کہ ملیریا ہوتا ہو۔ (اور جہاں پانی کے مخزن میں پیڑ پتے سڑتے ہوں۔) وہاں کے مریضان دق کو یہ دوا زیادہ فائدہ کرتی ہے۔

نیٹرم آرسس ۲، سفوف - (فی خوراک تین گرین، روزانہ تین مرتبہ استعمال کرنا چاہیئے۔) مرض ترقی کر کے سبز رنگ کی حالت میں آجائے (یعنی جب بہت سبزی مائل بلغم نکلا کرتا ہو) تب اس کے استعمال کرنے سے اکثر فائدہ دکھائی دیتا ہے۔ کچھ روزانہ استعمال کرنے کے بعد جب مرض کم ہونے لگے تو دوا بند کر دینی چاہیئے۔ تھلاسپائی × (THLASPI BURSA PASTORIS) کھانسی کے ساتھ خون آنے میں مفید و کارآمد ہے۔

ملی فولیم ۱ × ۳ - معمولی کھانسی کے ساتھ خون آنے میں۔

سلفر ۳۰۔ پیچ پیچ میں (خاصکر بیماری مزمن ہونے میں) دینا چاہیئے۔
نائیٹرک ایسڈ ۶۔ چمکدار سرخ رنگ کے خون کا جریان۔
اپیکاک ۳×۔ کھانسی (دمہ کی طرح) قے یا متلی۔ چمکدار اور سرخ رنگ کا خون نکلنا۔

اولیو آئیل یا زیتون کا تیل۔ فی خوراک نصف آونس سے ایک آونس تک۔ دو گھنٹہ کے وقفہ سے استعمال کرنے سے دق کے مریضوں کا وزن بڑھتا ہے۔

دوسری دوا استعمال کرتے رہنے میں بھی اسکو بلا ضرورت کھایا جاسکتا ہے۔ اس سے اس دوسری دوا کے فعل میں بہت کچھ خلل نہیں پڑتا۔ تھوڑا نمک ملا کر اس روغن کے استعمال کرنے سے ہاضمہ کے فعل میں مدد ملتی ہے۔

پیاز:۔ بہت معالجوں کی رائے ہے کہ پیاز کا عرق یا کچا پیاز نمک کے ساتھ کھانے سے مریض کو فائدہ ہوسکتا ہے۔ ڈاکٹر پرس کا بیان ہے کہ اگر مریض کچا پیاز نہ کھا سکتا ہو، اسکو پیاز چھونک کر کھلانا چاہیئے۔ مشہور عالم لینسٹ اخبار میں ڈاکٹر (W.G. MINCHIN) نے لکھا ہے کہ جو جراثیم انسان کے جسم پر حملہ کرتے ہیں، پیاز اُن کو ہلاک کر دیتا ہے۔ لہسن کاٹ کر اس کو سونگھانے سے بھی مرض دق اچھا ہوتا ہے۔ یورپ کی جنگ عظیم میں یہ طے ہو چکا ہے کہ لہسن ہاضمہ کے فعل میں مددگار (ANTISEPTIC) ہے۔

زمین

میتھوڈسٹ نام کے عیسائی مذہب کی جماعت کے قابل تعظیم ڈاکٹر جان ویلیسلی نے (۱۷۰۳-۱۷۹۱) اپنی پری مٹی او فزک۔ (PRIMITIVE PHYSIC) نامی علاج کی کتاب میں تپ دق کے بارہ میں ایسا فیصلہ کیا ہے۔ صاف گھاس کے میدان میں کسی جگہ مٹی میں ایک چھوٹا سا گڑھا کھود کر (وہاں پیٹ سو کر) اس پر ناک رکھ کر روز ۱۵ منٹ تک سانس لینا اور نکالنا چاہیئے۔ اس کا امتحان کرنا چاہیئے۔

ایکونائٹ ۶، ڈلکمارا ۳۔ ڈروسیرا ۶۔ اسٹینم ۶۔ (بہت کمزوری۔
برائی اونیا ۶۔ کاربووج ۳، سورن ۲۰۰۔ کبھی کبھی فائدہ کرتا ہے۔

(SAIN1' JACGUES) اسپتال کے سابق اور (THERA PEUTIGUE DES)
(VOIES RESPIRATIONES) نام کے کتاب کے مصنف فرینچ ڈاکٹر
(CARTIER MD.) اور مرض تپ دق کے علاج میں کئی قابل، اور مشہور ڈاکٹروں کی کتابوں کا لب لباب اس خوفناک مرض کا علاج مندرجہ ذیل ہے۔

یہ خیال ہونے سے کہ مرض دق ہوا ہے (یا مرض ہونے کے آخر تک کل حالتوں میں) سنگیریا، ٹیوبرکیولنیم، ۲۰۰۔ (ہفتہ میں ایک خوراک) فیرم ناسس، (بخار کے ساتھ خون آتا ہو) اور آرس آیوڈ ۲X سفوف (تین دفعہ روزانہ) بخار رہنے میں۔ بپٹی شیا۔ فیرم فاس، چائنا۔ چینینم آرس، اگنیشا، یا بجرون۔

طبعی خرابی میں:۔ آرس آیوڈ، سلف، آرس۔ کلکے آیوڈ۔ مرک آیوڈ۔
بہت پسینہ:۔ کلکیریا کارب۔ جیرنڈی۔ انیگا۔ ایسڈ فاس۔ سلکا۔
معدہ کی خرابی میں:۔ نکس، پلس، ۔ اپین سیٹ (بھوک نہ لگتی ہو۔) جنٹیانا لٹیا۔ (بھوک بالکل نہ لگتی ہو۔)
اسہال:۔ آرسے نکم آیوڈ۔ کتی نم، فاسفورس ایسڈ۔
خون آنا:۔ جونیم، ایکالیفا، ملی، ابیکاک، ٹریلیم، فاسس فو،۔ ہمسا۔ فیرم ایسٹ۔ آرنکا۔ لکے۔ پھیپھڑے کی سوجن، اے پس، ۔ الپوسائی۔ آرس آیوڈ۔ سنگ۔
کھانسی:۔ فاسفورسس، بل، ڈرسیس، برایو۔ ہایوسیامس، کونیم، اسٹینم۔ انیم ٹارٹ، کیلی بائی۔ کیلی کارب۔
سانس کی تکلیف:۔ آرس، انیم ٹارٹ۔ سڈ کنی۔ ٹائسٹر۔

(IOWA UNIVERSITY) کے میٹیریا میڈیکا کے مدرس جارج رائل (M.D.) اپنے تیس سالہ تجربہ کا لرہ ۱۹۲۳ء میں اپنی کتاب موسوم بہ (PRACTICE) میں لکھا ہے۔ اُنھوں نے بتایا ہے کہ

آیوڈیم، کلک یوڈ ۳ x، سفوف، مرک پروٹو آیوڈ، آرس آیوڈ ۳ x یا ۳۰۔ فاس فو ۳۰ x، کیلے فاس ۱۲ x۔ ٹیوبر کیولینم؛ اونچی طاقتیں ہیں۔

کلکیریا کارب ۱۲ x۔ ملیس ۳ x، ۳۰ x۔ تھائرو ۳۰ x۔ فیرم میٹ ۳۰ x۔ سلفر ۳۰، ۱۰۰۰۔ ہائیڈراسٹس، مارکنگ ایسڈ، ایسڈ فاس، ایسڈ میور، ارجنٹم، اپیکاک، جلسیمیم۔ اور ایسڈ نائیٹرک یہ ۱۲ دوائیں، تپ دق کی مخصوص دوائیں ہیں۔

غذا وغیرہ:۔ پنڈ کھجور، یا بکس کھجور، بکری کا دودھ، گائے کا دودھ، گھی، تازہ مکھن، چھوٹی مچھلی، یا بکرے کے گوشت کا شوربہ۔ روئے کی روٹی، مونگ، کیلے کا پھول، پرول وغیرہ اچھی غذا ہیں۔

قبض رہنے میں بکس کا کھجور، زیادہ فائدہ کرتا ہے۔ اس مرض میں کاڈلیور آئیل تھوڑی مقدار میں فائدہ کرتا ہے۔

اوس یا سردی بھی نہ لگنی چاہیئے۔ نہانا اور نہلانے کے بعد جسم پوچھ ڈالنا چاہیئے۔ شب بیداری، بہت محنت کرنا۔ اور عورتوں سے ہم بستر ہونا (صحبت کرنا) منع ہے۔ مریض کے کمرے کے دروازے اور کھڑکیاں ہمیشہ کھلی رکھنا چاہیئے اچھی طرح ہوا کھانے سے پھیپھڑا پھیلتا ہے؛ تپ دق کے مریض کو سمندر کا کنارہ کے مکان میں رہنا بہتر ہے (خاصکر جب جگر کی خرابی موجود ہو) اگر جگر کی خرابی نہ ہو تو چھوٹا ناگپور اچھی جگہ ہے۔

حفظ ما تقدم:۔ تندرست آدمی کے جسم میں سل کا زہر نہ داخل ہونے پائے۔ اسلئے مندرجہ ذیل باتیں ترک کر دینا چاہیئے۔

(ا) مریض کا استعمال کیا ہوا کھانے کا برتن۔ کپڑے، بستر، رومال، جوٹھا حقہ، سواری، اور مریض کے کمرے میں رکھے ہوئے اسباب؛

(ب) مریض کے کمرے میں ایک بستر پر سونا۔ مریض کا منھ چومنا مریض کی کھانسی، اور سانس کی آمد و رفت؛ جہاں مریض بیٹھتا یا گھومتا پھرتا ہو۔ جیسے اسپتال، پڑھنے کی جگہ، تھیٹر، کھیل کا میدان وغیرہ ان جگہوں کے دھول کے ذرات، تندرست انسان کے جسم میں نہ لگیں۔

ان باتوں سے ہوشیار رہنا ہے۔

(ب) آنتوں کی سل

(TUBER CULOSIS OF THE INTESTINE)

یہ مرض بھی پہلے مقصد میں بیان کئے ہوئے مرض تپ دق کی ایک معمولی طاقت ہے۔ یہ بہت کم اپنی خاص حالت میں دکھائی دیتا ہے۔ مذکورہ بالا جراثیم سل (TUBERCLE BACILLUS) اس کی خاص علامات ہیں۔

آرام نہ ہونے سے اسہال مزمن آنتوں سے خون نکلنا۔ سوجن، پیٹ پچک جانا۔ بدہضمی، پیٹ میں میٹھا میٹھا درد یا اینٹھن۔ (پیٹ میں پتھر کی طرح سختی محسوس ہوتی ہے) پاخانہ میں بدبو۔ دست کے ساتھ غیر منہضم غذا نکلنا۔ جسم کی جلد بد رنگ، بہت زیادہ یا وقت بے وقت بھوک لگنا، دھیما دھیما زائل کرنے والا بخار، نواسیر، دبلا پن، استسقاء بطن وغیرہ اس مرض کے خاص علامات ہیں یہ اکثر اچھا نہیں ہوتا ہے ہلاک ہے

علاج

چاپرووار گوسا۔۳۰۔ ڈاکٹر (BLEIM) نے چاپرو فی خوراک دو چار ڈرام (روزانہ دن میں تین مرتبہ) استعمال کرا کر پرانے اسہال کے ریضوں کو پوری طرح اچھا کر دیتا ہے۔ بہت قبض رہتا ہو تو پلمبم ایسٹ ۶x۔ سفوف (دن میں فی خوراک دو تین گرین) بہت فائدہ کرتا ہے۔

کلکیریا کارب ۶، آئیوڈیم ۶، سلفر ۳۰۔ آرس آئیوڈ ۳x سفوف (پانی کے ساتھ یا دوا کھانے کے بعد پانی پینا منع ہے۔ ایلوز ۶ - ۲۰۰۔ کاسٹیکم ۶۔ کروٹن ٹگ ۶۔ رسٹاکس ۳۔ وغیرہ دواؤں کی بھی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ مرض تپ دق کی غذا ملاحظہ ہو۔

CLARKE' DICTIONARY OF MATERIA MEDICA VOLUME I PAGE 461 ملاحظہ ہو۔

دست زیادہ ہوں، تو بکری کا دودھ، دودھ کے ساتھ سوڈا واٹر اور کاڈلیور آئیل استعمال کرنا اچھا ہے۔ اور پیٹ پر کاڈلیور آئیل ملنے سے بہت زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔

ذیابیطس (DIABETES)

اس ملک کے بہت بڑے بڑے مشہور آدمیوں نے اس مرض سے اپنی جان دی ہے، آج تک اس مرض کے پیدا ہونے کا سبب سمجھ میں نہیں آتا۔ مرض کے شروع حالت میں جلد خشک اور روکھی، جسم کی حرارت ۹۸ سے ۹۷، پیاس تیز، بھوک کی بہت زیادتی، دانت کی جڑ میں سوجن، قبض یا خشک، پاخانہ، برابر پیشاب ہونا۔ جسم کا تحلیل ہونا۔ سانس میں بدبو۔ زبان پھٹی اور سرخ، پاخانہ اسپنج کی طرح یہ سب علامات نمودار ہوتے ہیں۔ بعدہٗ آہستہ آہستہ بھوک نہ لگنا۔ جسم دبلا پتلا، پیر سوجے، یاقوت احمر (ایک قسم کا خراب پھوڑا۔ یا مہلک زخم، مستورات کے اندام نہانی میں کھجلی، مردوں میں قوتِ باہ وغیرہ علامات زیادہ ظاہر ہوتے ہیں۔ اور آخر میں پھیپھڑے کی سوزش اور دق کی کھانسی تک ہو جاتی ہے۔

مریض دن رات میں ۲ دو سیر سے بیس ۲۰ سیر تک پیشاب کرتا ہے۔

پیشاب کا وزن ۱٫۰۲۵ - ۱٫۰۵۰ ۔ پیشاب میں شکر موجود ہو تو اسکو ذیابیطس شکری (DIABETES MILLITUB) کہتے ہیں شکر نہ ہو تو ذیابیطس سادہ (DIABETES INSPIDUS) کہتے ہیں۔

پیشاب کرنے کے بعد اگر اس میں مکھی یا چیونٹی لگتی ہوں تو سمجھنا چاہیے کہ اس میں شکر ہے، مرض ذیابیطس شکری کے یہ تین خاص علامات ہیں۔

(ا) پیشاب میں شکر موجود رہنا (ب) بہت پیشاب ہونا (ج) رات میں تیز پیاس کے ساتھ گلا خشک ہو جانا۔ مرض مزمن ہو جانے میں سڑنا وغیرہ علامات ظاہر ہو جاتے ہیں۔ یہاں ذیابیطس شکری کا علاج لکھا جاتا ہے۔

ذیابیطس سادہ کے لئے "امراض مثانہ" کے باب میں "ذیابیطس سادہ، کثرت البول ملاحظہ ہو۔ مرض ذیابیطس سادہ، ذیابیطس شکری، کے پہلے۔ یا بعد کو ہو سکتا ہے۔

علاج

سی زی جیم بو لینم X۱۔ (یہ کالے جامن کے بیج کے سفوف سے بنایا جاتا ہے۔) یہ مرض کے ہر حالت میں دیا جا سکتا ہے اسکے استعمال سے پیشاب کا وزن اور شکر کا حصہ کم ہو جاتا ہے۔

نیٹرم سلف (X۱۲، ۲۰۰) اور نیٹرم فاس (X۶، ۲۰۰) اس مرض کی اعلیٰ دوائیں ہیں۔ خواہ کتنا ہی خوفناک مرض ہو۔ دونوں دوائیں چار پانچ ہفتہ تک استعمال کرنے سے پیشاب کے شکر کا حصہ ایکبارگی کم ہو جاتا ہے اور لگاتار چار ماہ تک استعمال کرنے سے مرض ضرور ہی اکثر جڑ سے اچھا ہو جاتا ہے۔ ولایت کے اکثر سینگر نے انھیں دونوں ادویات کے ذریعہ بہت سے مریضوں کو اچھا کیا ہے۔ ان کا بیان ہے کہ آج تک ایسا کوئی مریض نہیں ملا جس کو آرام نہ ہوا ہو۔ خاصکر جن مریضوں کو نقرس ہو، ان کو نیٹرم سلف زیادہ فائدہ کرتا ہے

لیکٹک ایسڈ ۳۔ یہ پیشاب زیادہ ہونے کی اچھی اور کارآمد دوا ہے

پلمبم آیوڈ، X۶۔ جو مریض یورک ایسڈ میں مبتلا ہیں اُن کو یہ دوا خوب فائدہ کرتی ہے۔

سیکیل ۶، اسس دوا سے پیشاب کی شکر کم ہو جاتی ہے۔

ایسڈ فاسفورک X۱، ۶۔ کسی اعصابی مرض کے ساتھ بہت مرتبہ پیشاب ہونا، رات میں کمر میں درد، جسم کا تحلیل ہونا۔ منی پتلی، طبیعت کا چنچل رہنا۔ مندرجہ بالا علامات میں ایسڈ فاس سے بہت زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔ اُداسی یاسُستی۔ شکر آلود بہت پیشاب، پیٹھ اور مثانہ میں درد۔ آرجنٹم میٹالیکم ۳، ۳۰۔ ایڑی یا دونوں پیروں میں سوجن کے ساتھ مریض کا کمزور ہونا! زیادہ پیشاب، اور اس میں شکر۔ ڈکار۔ کسی کام میں جی نہ لگنا۔ پیشاب کے وقت جلن۔

ہلونیس ۶ - زیادہ مقدار میں پیشاب اور اس کے ساتھ خون کا سفید حصّہ (انڈے کے اندر کے سارے حصّہ کی طرح) نکلنا۔
پیشاب میں شکر یا فاسفیٹ موجود رہنے میں، پیاس، بے چینی، اور مریض یکبارگی تحلیل ہو جائے۔
یورینیم نائیٹریکم، ۱x ۳ - ہضم نہ ہونا، بہت پیاس، قبض، زبان سُرخ، منہ زآنا، پیشاب کے وقت آلۂ تناسل میں جلن، آنکھ وناک سے مواد کی طرح رطوبت نکلنا، کمزوری۔ پیشاب میں شکر زیادہ ہو تو یہ دوا بہت زیادہ فائدہ کرتی ہے۔
کریازوٹ، ۶، ۱۲، ۳۰ - بار بار، پیشاب کرنے کی حاجت۔ بے رنگ کے وزنی پیشاب میں سُرخ رنگ کے ذرّات تہہ نشین ہوں۔ پیشاب کے روکنے کی طاقت نہ رہنا۔

کوڈینیم (CODEINUM) کثرت بول کے ساتھ

بے چینی (دماغی سرسام، جلد کی جلن، (جیسے کھجلی، گرم محسوس ہونا۔) بدحواسی، کانٹا چبھونے کی طرح درد، کل جسم میں لرزہ، ہاتھ اور پیروں کا آپ ہی آپ بیٹھنا۔
نیٹرم میور، ۳۰ ؛ پیشاب کی زیادتی۔ کھانے یا گھومنے پر آپ ہی آپ پیشاب نکل جانا۔ پیشاب ہونے کے بعد ہی درد۔ ان تمام دواؤں سے فائدہ نہ ہو تو سلیکا، ۲ - ۶ -
کثرت بول کے ساتھ استسقاء میں آرسنک ۶، ۳۰۔
پیشاب کرنے کے وقت جلن ہو، کینتھرس ۳، چند ڈاکٹروں نے پیشاب کے ساتھ راس ایروشکا۔ دس قطرے یا اس سے بھی زیادہ کی خوراک دے کر مرض اچھا کیا ہے۔ گرنے کی وجہ سے کثرت بول ہو تو آرنیکا ۲، ۳۰ -

مرض کثرت البول (COMA)

بے ہوشی ہو تو اوپیم ۲، ۳۰، اسکیولا ۲x - (پیشاب کی زیادتی میں) ایرم ٹرائی، ڈج ؛ نکس، چہ، وغیرہ ادویات کی وقت بے وقت ضرورت پڑ سکتی ہے۔ اور اس سے فائدہ پہونچ سکتا ہے۔
انگلینڈ، اسکاٹ لینڈ، کینڈا، امریکہ، ایسے مہذب ممالک میں،

آج کل اِن سولن (INSULIN) انجکشن بہت استعمال ہوتا ہے۔ لیکن اس سے مرض کی بڑھتی حالت کچھ روز کے لئے تھوڑی کم ہو جاتی ہے۔ بھیڑوں کے لبلبہ (PANCREAS) سے یہ اِن سولن تیار کیا جاتا ہے۔ کینڈا کے ڈاکٹر ایف، ڈی، ہنگ نے اِن سولن تیار کیا ہے۔

سنہ ۱۹۲۳ء کے آخری حصّہ میں، امریکن کیمیکل سوسائٹی کے نام مشہور علم کیمیا کے صدر، یو۔ بی، لیمن، نے بتایا ہے کہ ڈاکٹر کلہ نے گلوکو نن (GLUCOKININ) نام کی ایک اور دوا دریافت کی ہے۔

ڈاکٹر صاحب کا بیان ہے کہ کثرت البول میں مذکورہ بالا دوا اِن سولن، سے زیادہ فائدہ کرتی ہے۔ اور اِن سولن، کی ایسی قیمتی بھی نہیں ہے۔ بلکہ بہت سستی ملتی ہے۔

بربٹی کا پتہ۔ گوند کچا کا جو شاک (lettuce) پیاز کی جڑ اور بھی کچھ جڑی بوٹیوں سے اُنھوں نے "جان تو سویت سار" نام کی دوا تیار کی ہے۔ ہم کو اِن سولن، یا گلوکو نن، کے بارے میں کچھ معلومات حاصل نہیں ہے۔ لیکن اتنا کہہ سکتا ہوں کہ ڈاکٹروں کے ذریعہ اس دوا کا استعمال ہونا چاہیئے۔

غذا وغیرہ

دیر تک کڑوا تیل کی مالش کر کے نہانے سے جلد کی حالت اچھی رہتی ہے۔ میدہ کی روٹی یا نئے چاول، مچھلی، شکر، گڑ، مٹھائی، گھی یا تیل کی پکائی ہوئی غذا منع ہے۔

پرانے چاول، دھان کا لاوا۔ کھیل، شہد، جَو کی بھوسی کی روٹی۔ اور لسوڑھا، سوجا، مولی، مولی کے پتوں کا ساگ، پرول کی ترکاری، گوشت کا شوربہ، مکھن نکالا ہوا دودھ کھایا جا سکتا ہے۔ آب و ہوا بدلنے کے لئے چھوٹا ناگپور۔ پرگنہ سنبھل یا سمندر کے کنارے کی جگہ فائدہ کرتی ہے۔

لفٹنٹ کرنل ای، ای، واٹرس نے حال میں انڈین میڈیکل

گزٹ میں کثرت بول کے بارے میں ایک مضمون لکھا ہے اس میں انھوں نے بتایا ہے کہ شروع میں دو تین روز ناقہ اور اس کے بعد قاعدہ مقررہ کے مطابق انھوں نے غذا کے ذریعہ سے اس مرض کے چھ مریضوں کا (۱- آئرش - ۲- بنگالی - ۲- ہندوستانی اور ایک مارواڑی) کثرت بول میں شکر آنا بند کر دیا ہے۔ اور وہ ایک بارگی تندرست ہو گئے۔

برائٹس ڈزیز - ورم گردہ

(BRIGHT'S DISEASE)

مثانہ کے عضو میں تبدیلی ہو کر پیشاب کے ساتھ خون کا بور یا جب ٹھیک ٹھیک نہیں نکلتا ہے۔ اور پیشاب میں ایلبیومن یا پیشاب زلالی کی زیادتی ہو جاتی ہے اور استسقار ہو جاتا ہے۔ اسی کو برائٹس ڈزیز کہتے ہیں۔ اسی کا دوسرا نام ورم گردہ ہے۔ ڈاکٹر برائٹ ہی نے اوّل اوّل اس مرض کو تحقیق کیا تھا۔ اسی لئے انہیں کے نام سے اس کا نام منسوب ہوا۔

اصلی سبب :- گردہ کے عضو میں تبدیلی اس بیماری کا اصلی سبب نہیں ہے۔ دوسرا سبب یا انجام مرض بھی اسکو کہا جاتا ہے۔ کچھ لوگوں کی رائے ہے کہ کسی وجہ سے خون کے دوران میں خرابی پیدا ہو کر گردہ میں اس قسم کی تبدیلی ہی اس مرض کا خاص سبب ہے۔ اس کے علاوہ کسی کی یہ بھی رائے ہے کہ جلد کے خلقی فعل میں خرابی کی وجہ سے پہلے خون میں تبدیلی ہو کر ایلبیومن کی مقدار بڑھ جاتی ہے اور اس کے بعد پیشاب میں یہ ایلبیومن بڑھ جاتا ہے۔ اور خون کے دوران میں خرابی

اور (CHRONIC PARA'NCHYINATOUS NEPHRITIS)

(۲) گردہ کی لاغری (INTERSTITIAL NEPHRITIS)

پیدا کر کے استسقاء کا باعث ہوتا ہے اور گردہ کے عضو میں خرابی ہو جاتی ہے۔
فرق درمیان اقسام امراض ورم گردہ کی وجہ سے عضو کی تبدیلی ہونے سے اسکو ورم گردہ کہتے ہیں۔ یہ برائٹس ڈزیز معمولاً دو جھگوں میں تقسیم کی جاسکتی ہے (۱) نئی شدید اور (۲) پرانی مزمن ورم گردہ۔ مزمن ورم گردہ بھی دو قسم کا ہوتا ہے (۱) دانہ دار ورم گردہ مزمن۔
(CHRONIC PHRANCHY MATOUS NEPRITIS)
اور (۲) گردہ کی لاغری۔

شدید ورم گردہ

(ACUTE NEPHRITS)

OR

(ACUTE BRIGHT,S DISEASE)

خون سے پیشاب نکالنے کے لئے مثانہ کی بہت سی تپلی تپلی نالیاں ہیں۔ کسی وجہ سے بھی، یا یک سردی کا لگنا (ڈفتھیریا) چیچک، تپ، صفرا وغیرہ بہت سی شدید بیماریاں اور تار پین، آرسنک، کاربولک ایسڈ، کینتھرس، کوپے وا، وغیرہ بہت سی دواؤں کے استعمال سے اور بہت شراب پینے یا آگ سے جل جانے سے مثانہ کی ان پتلی نالیوں میں سوزش ہو جاتی ہے۔ جن عورتوں کو پہلے پہل لڑکا ہونے والا ہو، اُن کو ساتویں یا آٹھویں ماہ میں یہ سوزش ہو سکتی ہے۔ شدید سوزش کو شدید ورم گردہ کہتے ہیں۔ اس سوزش کی وجہ سے مثانہ آماس کر جاتا ہے، نازک ہو جاتا ہے۔ اور رنگ سرخ ہو جاتا ہے۔

شروع میں بخار، اور کمر میں چھلنے کی طرح درد، متلی اور قے ہونے لگتی ہے، جلد سخت اور خشک ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد مثانہ میں درد ہوتا ہے۔ اور درد نیچے کی طرف پھیلتا ہے، بار بار پیشاب معلوم ہوتا ہے۔ لیکن ہر مرتبہ پیشاب سرخ، اور تھوڑا ہوتا ہے۔

چہرہ پر استسقاء یا سوجن ہو جاتی ہے اور بعد کو وہ آہستہ آہستہ تمام جسم میں پھیل جاتی ہے۔ اس کے بعد اور سانس میں تکلیف اور پھر خون میں یوریا زیادہ ہو جانے کی وجہ سے ہذیان، تشنج، یوریمیا (ہفتہ میں پیشاب بند ہو جانے کی وجہ سے جیسا ہوتا ہے) ہو کر مریض مر جاتا ہے۔ پیشاب کا امتحان کرنے سے یوریمیا کی زیادتی اور البیومن (رطوبت بیضہ) کی کمی، سوزش کی علامت، دانہ ہائے خون کی زیادتی وغیرہ علامات پائے جاتے ہیں۔ اس مرض کی مدت عموماً ایک ہفتہ سے تین ماہ تک ہے۔ ٹھیک علاج ہونے سے مریض اچھا ہو سکتا ہے۔

اس مرض میں مریض آرام سے بستر پر لیٹا رہتا ہے۔ رقیق چیزیں جیسے دودھ، بارلی، ساگو دانہ، وغیرہ زیادہ مقدار میں پانی پینا اور درمیان میں اسپنج کے ذریعہ جسم کو پونچھ ڈالنا ضروری ہے۔

مزمن ورم گردہ

(CHRONIC PHRANCHY MATOIS NEPHRITIS)

OR

(CHRONIC BRIGHT'S DISEASE

اس مرض کا اصل سبب اب تک معلوم نہیں ہو سکا۔ عموماً مردوں کو اور خاص کر جوانوں ہی کو یہ مرض زیادہ ہوتا ہے۔ بہت زیادہ شراب پینا۔ آتشک۔ دق، سینہ کا زہر اور پارہ کی خرابی اس بیماری کے محرک اسباب ہیں۔

مرض کی شروع حالت میں

گردہ یا مثانہ پھول جاتا ہے، خون نادار اور رنگ سفید ہو جاتا ہے۔ اس حالت میں گردہ سفید اور بڑا ہو جاتا ہے۔ دوسری حالت میں گردہ سکڑ جاتا ہے۔ اور سفید ہو جاتا ہے۔

مرض کا پہلا حملہ بہت ہلکا ہوتا ہے، پہلے بھوک نہ لگنا۔ ہاضمہ کا نقص، اسہال ہوتا ہے۔ اس کے بعد قوت وزن گھٹنے لگتی ہے

جسم دُبلا ہو جاتا ہے۔ جلد خشک، سخت، چہرہ غمگین اور سفید ہو جاتا ہے پہلے نیچے کی پلک سوجی محسوس ہوتی ہے۔ اور تمام جسم میں پھیل جاتا ہے دل بھی اکثر بڑھ جاتا ہے۔

اکثر یہ مرض کچھ عرصہ تک دبا رہ سکتا ہے، لیکن کچھ آماس اور پیشاب میں رطوبت بیضہ کی زیادتی رہتی ہے۔ پیشاب کی مقدار بہت گھٹ جاتی ہے۔ کبھی کبھی پیشاب کے رنگ اور مقدار میں تبدیلی نہیں محسوس ہوتی۔ پیشاب میں البیومن (رطوبت بیضہ) اور دوسری بیرونی شئے پائی جاتی ہیں۔ اس مرض کے سبب نمونیا التہاب باری طوفان دماغ کی جھلی کی سوزش، چھوٹی انتڑیوں کا آماس وغیرہ علامات محسوس ہوتے ہیں۔ اس مرض کا نتیجہ اچھا نہیں ہوتا۔ لیکن اچھی طرح علاج ہونے سے آرام ہونا ناممکن نہیں ہے۔ بالکل دماغی اور جسمانی آرام جسم گرم رکھنے کے لئے گرم، اونی کپڑا پہننا۔ روز ٹھنڈے پانی سے نہانا اور بہت دودھ اور میٹھا پینا چاہیئے۔

مزمن ورم گُردہ کی لاغری

(INTERSTITIAL NEPHRITIS)

ایک طرح کی مزمن سوزش گردہ ہے اور اس کے ساتھ اعصاب کی سوزش ہوتی ہے اور ان عصب کے سکڑنے سے مثانہ سکڑ کر چھوٹا ہو جاتا ہے اس کا دوسرا نام (CIRRHODLOTIC BRIGHT'S DISEASE) ہے۔

معمولاً ادھیڑ ہی عمر میں اس مرض کا حملہ ہوا کرتا ہے۔ وجع مفاصل گٹھیا۔ زیادہ شراب پینا اور آتشک اس مرض کے خاص اسباب ہیں۔

اس مرض کا حملہ یکایک ہوتا ہے۔ لیکن مرض آہستہ آہستہ نمودار ہوتا ہے۔ روز بروز طاقت زدگی، خون کی کمی۔ پیٹ اور انتڑیوں میں درد۔ دل کی سوجن، نبض سخت۔ سر میں چکر اور نیند نہ آنے کی بیماری ہو جاتی ہے۔ استسقاء کبھی ہوتا ہے اور کبھی نہیں۔

ہوتا ہے۔ آنکھ کی طبقہ شبکیہ (یعنی جس پردہ پر چیزوں کا عکس پڑتا ہے) کی سوزش کی وجہ سے نظر غائب ہو جاتی ہے۔ سفید، پیلا۔ بہت پیشاب، پیشاب میں رطوبت کی زیادتی

دل کی بیماری: آنکھ کی طبقہ شبکیہ کی سوزش شکستہ۔ یوریا کی خرابی۔ نمونیہ۔ برانکائٹس وغیرہ امراض اس مرض کے علامات کی شکل میں نمودار ہو سکتے ہیں۔

(آرام دماغی اور جسمانی) دودھ اور مٹھا، پپیتا۔ گرم پانی سے نہانا اور اونی کپڑے پہننا فائدہ مند ہے۔

ایپس، ۶، ۳۰، تمام جسم میں استسقاء یہ استسقاء چہرہ میں خاص کر آنکھ کے بالائی پلک میں، بار بار تھوڑا تھوڑا پیشاب ہونا۔ پیاس نہ رہنا۔ پیٹ میں استسقاء اور پسینہ نکلنا۔ پیٹ کو ذرا بھی چھونا برداشت نہ ہونا۔

پیشاب میں مختلف قسم کے سفید رطوبات، خون کے ذرات اور گردہ کے اعصاب برابر موجود رہتے ہیں۔ مثانہ کی سوزش کے کل مریضوں کے جسم کی جگہ اکثر خشک رہتی ہے۔ اسلئے ایپس اس مرض کی ایک اچھی اور کارآمد دوا ہے۔

آرسنک، ۳، ۲۰۰، مرض کی شدید حالت میں یہ دوا زیادہ استعمال کی جاتی ہے۔

شروع میں ہاتھ پیر اور پلکیں اس کے بعد تمام جسم میں سوجن دکھائی دیتی ہے۔ سانس کی آمد و رفت میں تکلیف ہوتی ہے۔ رات کے وقت اور بستر پر سونے میں ایسا محسوس ہوتا ہے گویا سانس رک جائے گی۔

جلد ٹھنڈی اور پسینہ لیسدار ہے تو لیکن اندرونی جلن، بے چینی، تیز پیاس، سستی وغیرہ، آرسنک کے علامات موجود ہوں تو اس سے بہت زیادہ فائدہ ہونے کی امید پائی جاتی ہے۔

پیشاب میں بہت زیادہ مقدار میں سفید رطوبت اور چربی سے ریشے نکلتے ہیں۔ آرسنک کے بہت سے علامات ایپس کے خلاف ہیں۔

آرم میسکو، ۳۰، - ۲۰۰، گردہ سکڑا ہوا، دل کے فعل کی خرابی کی وجہ سے پیشاب کی بیماری، - دل کا پھیلنا۔ آتشک اور پارہ کی خرابی سے بیماریاں، - جگر کا بڑھنا بشروع میں زیادہ پیشاب ہونا۔ اور آخر میں تھوڑا اور رطوبت، بیضہ ملا پیشاب ہونا۔ سانس کی تکلیف۔ کلیجہ دھڑکنا۔ موت کا خوف، وغیرہ علامات میں نہایت مفید ہے۔

بریکی ری لنس ۱x۔ ۶x۔ بہت زیادہ محنت کرنے سے بیماری ہو۔ تو اس دوا کی نیچی طاقت سے بہت زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔

بربیرسس ۳۰۔ جن کا رجحان، درجع مفاصل کی جانب ہو، اور شرابیوں کی بیماری، پیشاب تھوڑا۔ اور بار بار، پیشاب ہونا۔ پیشاب ہونے کے وقت جلن اور درد، پیشاب میں بہت زیادہ رطوبت بیضہ اور خون کے ذرات نکلنا۔ تلی اور درد کمر اور اکڑن۔

کلکے آرسس، ۳۔ سستی، بے رونقی، چہرہ غمگین، پیاس، بار بار پیشاب بے چینی، فکر، ہاتھ پیر میں استسقار، بخار، پیشاب میں بہت زیادہ رطوبت، بیضہ نکلنا، غفلت وغیرہ علامات کی بہت اچھی دوا ہے۔

کلکیسر یا کارب ۳، ۲۰۰، چٹے والی بیماری، خاصکر چیچک کے بعد پیشاب میں بہت زیادہ رطوبت، بیضہ نکلنا، کمر اور مثانہ میں درد۔ درد دبانے کھینے کی طرح، ذرات بھی حرکت کرنے سے کلیجہ دھڑکنا اور سینہ خالی محسوس ہونا۔ جگر اور تلی کا بڑھنا اور سختی، بار بار پیشاب ہونا!

کینتھرسس۔ مرض کے شدید درجہ میں، یکایک تبدیل آب وہوا۔ کمر میں چوٹ کی وجہ سے۔ بیماری، مثانہ میں درد، اکڑن۔ پیشاب تھوڑا۔ جلن کی طرح درد، پیشاب میں خون جانا۔ تیز بخار، بار بار پیشاب کرنے کی حاجت، لیکن قطرہ قطرہ پیشاب نکلنا۔

ککس کیکٹ ۱x، ۱۲، پیٹ کے استسقار سے پیدا ہوئی سانس کی تکلیف، اور کھانسی اس دوا سے اچھی ہو جاتی ہے۔ بلغم کا ذائقہ میٹھا۔ بار بار پیشاب لگنا۔ تمام جسم میں کھنچ۔ درد سر میں اس

سے خاص فائدہ ہوتا ہے۔

ڈیجی ٹیلس ۳۰۔ دل کی کمزوری؛ آہستہ نو بتی نبض؛ جلد کا رنگ نیلا؛ تمام جسم میں خاص کر پیڑو میں استسقاء؛ تھوڑا پیشاب، پیشاب رطوبت بیضہ، گردہ سکڑا اور اونگھائی کے علامات ہیں فائدہ مند ہے۔

کونیچیکم ۶۔ ۳۰۔ مرض کے شروع میں پیشاب تھوڑا۔ قطرہ قطرہ ہوتا ہے۔ پیشاب میں سفید تلچھٹ، سیاہی کی سیاہ پیشاب؛

پیشاب میں خون یا رطوبت بیضہ۔ سیدھے ہو کر کھڑے ہونے میں یا لیٹنے میں درد مثانہ؛

ہلی بورس ۶۔ ۳۰؛ پیشاب میں بہت زیادہ سیاہ خون؛ شریان کا نکلنا۔ سیاہ گاڑھی تلچھٹ جم جاتی ہے۔

دل کے نیچے بے چینی؛ ڈفتھیریا کے بعد کی بیماری؛

کیلی بائی۔ ۳۔ ۲۰۰؛ آتشک کی وجہ سے بیماری؛ دل کے مقام میں ٹھنڈک محسوس کرنا۔ دل کے خط میں دباؤ محسوس ہوتا ہے۔ سونے بڑھنا اور بیٹھنا گھٹنا؛ آنکھوں کے سامنے بستر دکھائی دینا۔

پیشاب کے ساتھ بہت زیادہ رطوبت بیضہ نکلنا۔

کلمیا ۳۰۔ دل کی بیماری سے جو علامات پیدا ہوں۔ سردی لگنے سے مرض کا حملہ، اس کے ساتھ وجع مفاصل۔ پیشاب تھوڑا۔ پیشاب میں رطوبت بیضہ؛ سانس کی تکلیف؛

لیکسس۔ ۳۔ ۲۰۰۔ بہت زیادہ شراب پینے کی عادت، ڈفتھیریا کے بعد کی بیماری؛ پیشاب میں گاڑھا۔ گندہ سیاہ رنگ کا منہ میں پانی بھر آنا یا پھیکا محسوس ہونا۔ بہت زیادہ رطوبت بیضہ نکلنا۔ دل کی بیماری کی وجہ سے سینہ میں خرابی اور خلاف لو تح دل میں پانی جمع ہونا۔

فاسفورس ۳۔ ۳۰؛ دل کے فعل کی خرابی سے خون کے دوران میں خلل ہو کر مثانہ کے مختلف آلات میں خرابیاں ہو جاتی ہیں۔

پیشاب میں بہت رطوبت بیضہ وغیرہ علامات ظاہر ہوتے ہیں۔

پلیمبم ۳۰۔ مثانہ میں دانہ دار شے ہو جاتی ہے۔ بدبودار پیشاب، پیشاب کا وزن مخصوص طور پر گھٹ جاتا ہے۔ اور رطوبت بیضہ نکلتی ہے۔ خون کے ذرات، ہوا وغیرہ نکلتے ہیں۔ آخر استسقار ہو جاتا ہے۔

سارساپریلا ۳۰۔۲۰۰۔ آتشک کی وجہ سے بیماری، پیشاب میں اینٹ کے سفوف کی طرح تلچھٹ، پیشاب ہو جانے کے بعد جلن، تھوڑا پیشاب، منھ میں چھالے؛ بار بار پیشاب کی حاجت۔

سیکیل ۳۰۔۲۰۰۔ پیشاب کے ساتھ تازہ خون نکلنا یا پیشاب میں سُرخ تلچھٹ جمنا۔

ٹربنتھنا ۶۔۳۰۔ اس مرض کی ایک خاص مفید دوا ہے شروع میں خوب فائدہ کرتا ہے۔ استسقار۔ پیشاب تھوڑا۔ پیشاب میں خون کا تلچھٹ، رطوبت بیضہ۔ مثانے کے خط میں درد۔

ان کے علاوہ آرجنٹ نائٹریس، ہائڈرو۔ آرس، آیوڈ۔ برائیو، کنا بنڈ، کاربولک ایسڈ، چیلی ڈونی ایم۔ کروٹلیس۔ کیرم مٹ، لائیکو، مائرکا سیری، مرک کار، وغیرہ ادویات بھی علامات کے مطابق دی جاتی ہیں۔

استسقار۔ جلندھر (DROPSY)

تمام جسم میں یا کسی خاص حصّہ میں (جیسے منھ، ہاتھ، پیر میں) پانی جمع ہونے سے وہ جگہ پھول جاتی ہے۔ اسی کو استسقار جلندھر کہتے ہیں، سر، پیٹ، پاؤں وغیرہ۔ جسم کے کسی خاص حصّہ میں سوجن ہونے کو مقامی استسقار دنیح (oedema) کہتے ہیں۔ اور کل جسم میں استسقا ہو تو استسقائے (سوار القینہ (ANASAROA) کہتے ہیں۔ جلد کے نیچے جو استسقار وریدی ہوتا ہے۔ وہ پہلے پیروں میں ہوتا ہے۔ اس کے بعد آہستہ آہستہ تمام جسم میں پھیل جاتا ہے۔

تلی یا جگر کا بڑھنا۔ ماہواری کی خرابی۔ ملیریا یا تپ سُرخ زیادہ

سنکھیا کھانے، مزمن اسہال، دل یا مثانہ کے مرض کی آخری حالت میں استسقار ہوتا ہے۔ جسم سے پاخانہ، پیشاب۔ پسینہ وغیرہ اچھی حالت نہ نکلنے سے استسقار ہو سکتا ہے۔

سوجی ہوئی جگہ نرم اور گدگدی ہو جاتی ہے۔ انگلی سے دبانے پر گڈھا پڑ جاتا ہے۔ بھوک ندارد، پیاس، جلد خشک اور کمزوری، پیشاب سرخ اور تھوڑا وغیرہ علامات دکھائی دیتے ہیں۔ اگر دل کی کسی بیماری کی وجہ سے جلندھر ہو جائے تو وہ پہلے ران اور پاؤں پر حملہ کرتا ہے۔ امراض جگر اور تلی میں بہت روز تک بتلا رہنے سے جو جلندھر ہوتا ہے۔ وہ پہلے پیٹ پر ہوتا ہے۔ (دیکھئے استسقائے زقی (ASCITIS) ہوتا ہے) خون خراب ہونے سے سوجن ہوتی ہے، وہ پیر و ہاتھ پر ہو سکتی ہے۔

استسقار تین قسم کا ہوتا ہے

(ا) استسقائے وریدی

(ب) وریدوں میں دوران خون کے رکنے کی وجہ سے جو بہت زیادہ وریدوں میں پھیل جائیں۔ اُن سے "استسقائے وریدی" پیدا ہوتا ہے۔ جگر کے دوران خون رک جانے سے استسقائے زقی پیدا ہوتا ہے۔ اس میں برابر سانس کی تکلیف، متلی، اسہال، بواسیر، یا خون کی قے ہونا، تلی کا بڑھنا۔ پیٹ کے دائیں طرف کی وریدوں کا پھیلنا وغیرہ علامات پیدا ہوتے ہیں۔ (ب) غلاف دل کے دونہ میں خرابی یا دل کے داہنے طرف کے آماس کی وجہ سے وریدوں کا دوران خون رک جانے سے پہلے پیر ماؤف ہو کر "استسقائے وریدی" پیدا ہوتا ہے۔ بعد کو یہی استسقائے عامہ ہو جاتا ہے۔

(ج) مثانہ کے متعلق استسقار "استسقائے عامہ" ہی کی شکل میں نمودار ہوتا ہے اور ایسے مریض کے پیشاب میں بیضہ (بیضہ کے اندر کا سفید حصہ کی ایسی شے (ALBUMAN) موجود رہتی ہے۔

گردہ کے فعل کمزور ہو جانے سے یہ استسقار ہوتا ہے۔

روزانہ دو تولہ، دو وقت استعمال کرنے سے جوانوں کو بہت فائدہ ہوتا ہے۔

اے پو، سائنم ۶۔ سر میں گرانی۔ کمزوری۔ ہمیشہ غشی یا نیند میں بے چینی، متلی، قبض لیکن پاخانہ سخت نہ ہو بے خبری سے پیشاب نکل جانا۔ پیٹ سے لیکر سینہ تک بھاری پن محسوس ہونا۔ اور سینہ کے درد کی وجہ سے مریض بار بار لمبی سانس لیتا ہے۔

دل کا فعل کمزور۔ سینکنے سے درد میں کمی:

اے پیس مل ۳ × ۳۰۔ پیشاب کی خرابی کی وجہ سے استسقاء' سرخ بخار کے بعد کا استسقاء۔ پیروں میں آماس (خاصکر حالت حمل میں) شدید استسقاء میں، اگر پیاس کم ہو۔ ہڈیاں، اِدھر اُدھر دیکھنا۔ دانت کڑکڑانا۔ جسم کے نصف حصہ کا پھڑکنا۔ پیشاب مقدار میں کم اور سر میں پسینہ! تھوڑی مقدار میں کالا یا تھوڑا سرخ پیشاب۔ ٹھنڈی چیزوں کے لگانے سے تکلیف کم ہو۔ (ڈاکٹر پیرس، اے پس' ۳۰ طاقت کے استعمال کی رائے دیتے ہیں۔)

اے پس اور اے پوسائنم کا فرق

گرمی میں: جیسے گرم کمرہ میں رہنا۔ گرم کپڑے پہننا۔ گرم پانی سے سینک دینا۔ روزانہ سورج نکلنے سے سورج غروب ہونے تک، دھوپ کی گرمی بڑھنے کے ساتھ استسقاء کا بڑھنا۔ اور رات میں آماس کا کچھ کم ہو جانا۔ مرض استسقاء کی تکلیف بڑھنے میں اے پس۔ دینا پڑتا ہے۔ سردی میں: جیسے ٹھنڈا پانی پینا۔ ٹھنڈے پانی سے بدن پوچھنا۔ ٹھنڈی ہوا لگنے وغیرہ میں) مرض استسقاء کی تکلیف بڑھنے میں اے پوسائنم دینا چاہیئے۔

ڈیجی ٹیلس ۳ ×: کمزور، ضعیف: تیز اور بے قاعدہ سانس لینے اور نکالنے میں تکلف۔ چہرہ غمگین

مریض چت ہو کر سو نہیں سکتا۔ دل کے فعل کا بگڑنا۔ دل کی بیماری یا گردہ کی بیماری کی وجہ سے استسقاء۔

ایلسٹک ایسڈ ۳x - پیر کے زیادہ آنس اور تیز پیاس میں؛

ہلی بورس ۲-۳۰ - استسقائے دماغ - استسقائے سینہ، استسقائے عامہ یا پیشاب کی خرابی کے بعد استسقاء ٹیڑی بھتھنا - ۳۰ - گردہ سے خون نکلتے ہیں۔

برائی اونیا ۳ - امراض جگر میں، یا قبض کی وجہ سے استسقاء۔ حالت حمل میں پیر میں سوجن، پسینہ رہنے یا جسم کے دانوں کے غائب ہونے کی وجہ سے استسقاء - جوڑ کا استسقاء -

سانس کی تکلیف - خشک کھانسی - سینہ میں درد۔

پلساٹیلا ۶ - عورتوں کے حیض کی خرابی کی وجہ سے استسقاء۔

اسکیولس ۳x؛ شدید استسقاء میں، پیشاب رکتے ہیں۔

آرسں آئیوڈ ۳x - کھانا کھانے کے بعد دو گرین استعمال کرنا چاہئے۔ (امراض قلب کی وجہ سے استسقاء)

آرسں آئیوڈ - سفوف - کبھی پانی کے ساتھ نہ کھانا چاہئے۔

اسٹرے فینتھس :- مرض عضلات - دل کی بیماری کی وجہ سے استسقاء - نبض صغیر، تیز اور بے قاعدہ؛ سانس کی تکلیف - گلا اور معدہ میں جلن - متلی یا قے، اسہال؛

سلفر ۳۰ - کوئی دل کی بیماری دب جانے کا استسقاء ہو؛

فیرم منٹ ۶-۳۰ - جلد سیاہ یا پیلی؛ بہت کمزوری؛ قبض - کھانے کے بعد متلی؛ خون کی خرابی سے استسقاء - کبھی کبھی جائنا ۶ - کونچیکم ۶ - لیکسس ۶ - لائیکو پوڈی ایم ۳۰ - ایکونائٹ ۶ - وغیرہ دوائیں بھی دی جاتی ہیں۔

۱۹۲۳ء میں ایک قسم کا مرض استسقاء کلکتہ میں نمودار ہوا۔ گودام میں چاول بہت روز تک رکھنے سے اس میں کیڑے لگ جاتے ہیں - جالی پڑ جاتی ہے - یہی جالا لگا ہوا چاول کھانے کی وجہ سے کلکتہ میں یہ مرض پھیل گیا تھا - اور پکایا ہوا چاول

(بجات) کھانا بند کر دینے ہی سے آماس کم ہو گیا تھا۔ شہر کے

SCOOL OF TROPICAL MEDEICINS اور HEALTH OFFICER)

کے ڈاکٹروں نے اس بارے میں بہت تحقیقات کی ہے۔

THE INDIAN DALY NEWS

(TATED OCTOBER 4 th : 923 EPIDEMIC DROPSY)

اور اس کتاب میں "بیری بیری" مرض کا بیان ملاحظہ فرمائیے۔

علاج معاون :- مندرجہ ذیل تین باتیں قابل یاد رکھنے کے ہیں۔

(۱) مریض کا جسم اچھی طرح ڈھکا رکھنا چاہیئے۔ جس میں سردی یا ہوا نہ لگے!

(۲) پیشاب زیادہ ہونے سے آماس کم ہو جاتا ہے اس لئے پانی زیادہ پلانے سے پیشاب بھی زیادہ ہو سکتا ہے۔

(۳) (SWEATING BATH) ہمیشہ ہی مریض کو روزانہ اس طرح نہلانا چاہیئے کہ پسینہ خوب نکلے۔ پہلے مریض کا جسم کمبل سے ڈھک کر سر پر ٹھنڈے پانی سے کپڑے باندھ کر بھگو دیں، اور دونوں پیر گرم پانی میں ڈبو کر جسم پر گرم پانی ڈالنا چاہیئے اور پرانے صاف کپڑے سے بدن پوچھ کر مریض کو بستر پر لٹا کر گرم کپڑے سے ڈھک دینا چاہیئے۔ خبردار! کسی بھی طرح سردی نہ لگنا چاہیئے۔ نہانے کے ایک گھنٹہ پہلے یا بعد مریض کو کھانے اور سونے نہ دینا چاہیئے۔

غذا وغیرہ

شدید استسقاء میں شدید بخار کی طرح ہلکی غذا۔

مزمن استسقاء میں مقوی ہلکی غذا تازہ مٹھا[۱] یا مانڈ[۲] مفید ہے۔

---

[۱] تازہ مٹھے کو ہانڈی میں رکھ کر ہلکی آنچ دینے سے آہستہ آہستہ اس میں گاڑھا پن آجاتا ہے۔ اس کے بعد اسے نیچے اتار کر موٹے کپڑے سے چھان لینے سے صاف پانی نکل آتا ہے۔ یہی پانی تھوڑا تھوڑا پلانا چاہیئے۔ [۲] چھوٹے چھوٹے مانڈ منڈ کو تازہ دودھ میں اچھی طرح جوش دینے سے منڈ تیار ہو جاتا ہے۔

اس ملک کے ذیدوں کے موافق پانی اور نمک کھانا منع ہے۔ اگر مرض کی وجہ سے جلندھر ہو تو دودھ اور مٹھائی نہ کھانا چاہیئے

گوشت کا شوربہ اچھا ہے۔ لیکن قبض رہنے میں منع ہے۔ روٹی اچھا غذا ہے۔ لیکن اگر اسہال ہو تو منع ہے۔

ٹھنڈا پانی پینے کو دیا جاسکتا ہے۔ لیکن پیشاب میں نقص ہونے میں نقصان کرتا ہے۔ اس کے بدلے خالص دودھ پینا چاہیئے۔ گرم پانی میں نہانا فائدہ مند ہے۔ مرض کچھ کم ہو تو پرانے چاول کا بھات، مونگ یا مسور کی دال، گوشت کا شوربہ، سہجنے کا ڈانٹا، کچے پرول اور بینگن وغیرہ پرہیزی غذا ہیں۔

بیری بیری

(BERI BERI)

لطیف جوہر غذا یا وٹامن کی کمی کی وجہ سے سوزیش اعصاب، استسقاء اور عضلات کا دبلا پن، وغیرہ علامات ظاہر ہونے کو "بیری بیری" کہتے ہیں۔ چین، جاپان اور ہندوستان میں یہ بیماری زیادہ ہوتی ہے۔ اس ملک کے باشندگان کی کثرت غلہ خور ہے۔ غلہ کی بیرونی تہہ یا پرت یعنی چھال یا چھلکے ہی میں طاقت دافع سوزشِ اعصاب ہے۔ لیکن کلوں (مشین) سے صاف کئے چاول بہت عرصہ تک اندھیری اور تر جگہ میں رکھنے سے یہ سوزش اعصاب کے دفع کرنے کی طاقت غائب ہو جاتی ہے۔ اور اُن کو کھانے سے یہ بیماری ہو جاتی ہے۔ اس اعصاب کی سوزش روکنے کی طاقت کو ماہرانِ علم سائنس لطیف جوہر یا غذا یا وٹامن بی کہا کرتے ہیں۔ اس وٹامن بی کی کمی سے جو جو علامات پیدا ہوتے ہیں اُن کو "بیری بیری" کہتے ہیں۔

چاول کے صرف چھلکے والے باریک بیرونی پرت ہی میں یہ وٹامن رہتا ہے۔ ایسی بات نہیں ہے۔ بلکہ گیہوں، دودھ، ساگ، انڈا،

آلو اور پھل وغیرہ میں بھی وٹامن یا لطیف جوہر غذا رہتی ہے۔

ہندوستان میں دیوتاؤں کو بھوگ لگانے کے لائق اروا چاول، گُڑ، ناریل، گھی، شہد، کیلا، اور مختلف پھل، پھول وغیرہ میں بھی یہ لطیف جوہر غذا کافی مقدار میں رہتی ہے۔ اس لئے ان چیزوں کے کھانے والوں کو یہ بیماری کم ہوتی ہے۔

کھانے کی چیزوں کو بہت پکانے سے لطیف جوہر غذا زائل ہو جاتی ہے۔ اس لئے ایسی چیزوں کو جن میں لطیف جوہر غذا ہوتی ہے۔ بڑی ہشیاری سے تھوڑا پکانا چاہیئے۔ موجودہ زمانے کے مہذب اور شہر کے رہنے والوں ہی کو یہ بیماری زیادہ ہوتی ہے۔ شوق اور تہذیب کے جھگڑے میں وہ لطیف جوہر غذا ہی کو زائل کر دیتے ہیں۔ لیکن گاؤں کے باشندے جن کے سہارے تہذیب کی ترقی ہوتی ہے وہ لطیف جوہر غذا کو زائل نہیں ہونے دیتے۔ دیہات میں ہاتھ کا کوٹا ہوا چاول یا غلّہ اور گُڑ وغیرہ کھاتے ہیں۔ اس لئے یہ مرض اُن کے قریب آنے نہیں پاتا۔ دوسرے نم جگہ میں اور جہاں بہت لوگ رہتے ہوں، رہنے سے اور مناسب غذا کی کمی، اس بیماری کے اسباب ہیں۔ موسم برسات میں یہ مرض زیادہ ہوتا ہے۔

"بیری بیری" معمولاً تین حِصّوں میں تقسیم ہوتا ہے۔

(۱) پیرا ایلیٹرک بیری بیری

اس میں نیچے کے حِصّے میں اعضاء کی سوزش کی علامت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور خاص طور سے دکھائی دیتی ہے۔ پیر، تلوا، یا پیر کی پنڈلی۔ اور انگلیوں کی حِس آہستہ آہستہ جاتی رہتی ہے۔ اور وہ جگہ سُن ہو جاتی ہے۔ عضلات کو حرکت دینے کی طاقت کم ہو جاتی ہے۔

آسانی سے چلا پھرا نہیں جاتا۔ بلکہ تکلیف کے ساتھ اکثر عضلات کا چھونا برداشت نہیں ہوتا۔ کلیجہ دھڑکتا ہے۔ سانس کی آمد و رفت میں معمولی تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ پیشاب کرنے کے وقت اکثر پیشاب میں رُوکاوٹ محسوس ہوتی ہے۔

(۲) اوریٹ یا ڈراپ سیکل

(مرطوب یا استسقاء پیدا کرنے والا)

کل جسم میں خاصکر نیچے کے حصّہ میں استسقاء ہو جاتا ہے اور ساتھ ہی ایسا محسوس ہوتا ہے کہ مرض برائٹ (گردہ کی سوزش) ہو گیا ہے۔ لیکن پیشاب کی جانچ کرنے سے شک رفع ہو جاتا ہے۔ جیسے اس میں مرض برائٹ کی طرح پیشاب میں رطوبت بیضہ کی تکلیف رہتی ہے۔

ورید یں بھی سخت اور نہ لچکنے والی نہیں رہتیں۔

(۳) کارڈیک (متعلق دل)

اس طرح کا بیری بیری خوفناک ہوتا ہے۔ اس میں دل پھیل جاتا ہے۔ اسی لئے انگلی سے ضرب دینے سے محسوس ہوتا ہے کہ یہ خطۂ سینہ کی بہت جگہ کو گھیرے ہے۔ دل کا دایاں ہی حصّہ بہت پھیلتا ہے۔ خطۂ ناف کے کچھ اوپر کا حرکت محسوس ہوتی ہے۔ کلیجہ میں دھڑکن ہوتی ہے اور سانس کی آمد و رفت میں تکلیف ہوتی ہے۔ نبض تیز رہتی ہے وغیرہ علامات اس مرض میں محسوس ہوتے ہیں۔

موسم برسات میں ایسی جگہ میں جہاں کثرت سے لوگ رہتے ہیں یہ بیماری پھیلتی ہے۔ اسی لئے مریض کو صحت مند جگہ میں نہ جا سکنے پر بھی کھلی جگہ میں خشک مکان میں ہٹا کر رکھنا چاہیئے۔ ڈھیکی سے کوٹا ہوا چاول، انڈا، دودھ، چھانا، چنا، گڑ، ساگ، سبزی، تازہ جو کر کا آٹا وغیرہ غذا کی اشیاء کا بندوبست کر دینا چاہیئے۔ ایسی چیزیں جن میں اور چیزیں ملی ہوں اور کل (مشین) سے صاف کیا ہوا چاول ترک کر دینا چاہیئے۔ بالکل آرام کرنا چاہیئے۔ ایسی غذا اور دوا کا انتظام کرنا چاہیئے۔ تاکہ پاخانہ اور پیشاب صاف ہو۔ جس میں کلیجہ میں طاقت پہونچے۔

پیشاب کی مقدار کم ہونا۔ پھیپھڑے کے اوپر کی جھلّی میں پانی کا جمع ہونا۔ پسلیوں کے عضلات یا عضلۂ حجاب حاجز کا فالج۔ معدہ کا پھیلنا۔ گلے کے ورید کا یا ناف کے کچھ اوپر دھڑکن۔ دل کا پھیلنا۔

یہ بہت خراب علامات ہیں۔ اس میں مندرجہ ذیل ادویات کارآمد ہیں۔

نیٹرم سلف ۶ x ۔ ۲۰۰ ۔ تر ہوا میں اور تر گرم جگہ میں رہنا۔
اسہال (اٹھتے ہی پاخانہ) سانس کی تکلیف، ہاتھ پیر اور چہرے پر استسقاء کی علامات میں ۶ x ۔ سفوف ۵ گرین کی خوراک ہر چھ گھنٹہ کا وقفہ دے کر استعمال کرنا چاہیے۔

اے لیپس ۶ ۔ ۳۰ ۔ تھوڑا پیشاب۔ دل کی کمزوری۔ سانس کی تکلیف۔ پیر، پیٹ اور سینہ میں پانی جمع ہونا۔ چہرہ خاصکر اوپر کی پلک کا استسقاء، پسینہ اور پیاس کا نہ رہنا۔

اے پوسائنم ۱ x، دل کے فعل میں نقص کی وجہ سے استسقاء۔ پیٹ، سینہ اور پیر میں استسقاء۔ پیاس تیز۔ سانس کی تکلیف، پیشاب تھوڑا۔ اس میں دوا کا مدر ٹنکچر اور نیچے کی طاقت فائدہ مند ہے۔

آرسنک ۶ ۔ ۲۰۰ ۔ پیاس تیز، سستی، بےچینی۔ پیروں کا استسقاء، مقام جسم سرد۔ لیکن اندرونی جلن موت کا خوف۔

کیکٹس ۶ ۔ ۳۰ ۔ ہاتھ، پیر کا استسقاء۔ موت کا خوف۔ جسم میں جگہ جگہ ایسا محسوس ہونا کہ کس کر باندھ دیا گیا ہے۔ دل کی سختی، بندھا ہوا محسوس ہونا۔ کلیجہ دھڑکنا۔ چلنے پھرنے اور دائیں کروٹ سونے سے بڑھنا۔

الیسپیرنگس ۱ x ۔ ۶ ۔ دل پر مرض کا حملہ زیادہ ہونا۔

ڈیجی ٹیلس ۔ ۳ ۔ دل کی کمزوری۔ ذرا سی حرکت سے کلیجہ دھڑکنے لگنا۔ نبض بے قاعدہ۔

رسٹاکس ۶ ۔ ۳۰ ۔ پیروں کا استسقاء۔ برسات میں تر جگہ میں رہنے سے مرض کا شدت اختیار کرنا۔

کنوئیر سینلیس ۔ ۳۰ ۔ دل پر مرض کا حملہ، ہاتھ پیر کا استسقاء

الاٹیریم ۶ ۔ ۳۰ ۔ اسہال کے علامات میں۔

کیلی کارب ۳۰ ۔ ۲۰۰ ۔ آنکھ کے اوپر کی پلک کا استسقاء۔

ٹانگوں میں ڈنک مارنے یا کاٹنے کی طرح درد۔
کرے ٹیگس ۶۔ دل کی کمزوری، کلیجہ دھڑکنا۔ ٹانگوں کا استسقار۔
بے قاعدہ نبض۔ سانس کی آمد و رفت میں تکلیف۔ خطۂ دل میں درد۔

کمی خون۔ کھُبس
(ANAEMIA)

کسی کے طبعی خون کی مقدار کم ہونے سے یا اُس کے دانہ ہائے کی کم ہو جانے سے یا اُس کے فعل د جیسے اُس کے دانہ ہائے خون (HAEMOGLOBIN) رطوبت بیضہ (ALBUMEN) وغیرہ) کی کمی سے اُس کو کمی خون یا کھُبس کہتے ہیں۔

طاقت اور بھوک کا کم ہو جاتا۔ بد ہضمی، بلغمی جھلیوں میں خون کی کمی محسوس ہوتا۔ زرد چہرہ، یا دَوران سر۔ نبض کی رفتار فی منٹ ۸۰ مرتبہ، حرارت جسم کی کمی (کبھی کبھی انتڑیوں میں سوجن، جسم دُبلا۔ میلا اور زرد، کاہلی اور رو)، سانس لینے میں تکلیف، کلیجہ میں دھڑکن، وغیرہ۔ اس مرض کے معمولی علامات ہیں۔ روشنی اور ہوا کی کمی، بہت زیادہ حیض کے خون کا اخراج، بواسیر۔ جسم سے زیادہ رطوبت، خون وغیرہ نکلنے کی وجہ سے یہ مرض پیدا ہوتا ہے۔

علاج مختصر

زیادہ خون اور رطوبت نکلنے کی وجہ سے مرض ہو۔ چائنا۔ السیڈ فاس، تھوڑے حیض کے اخراج خون میں
پلس۔ فیرم

روشنی اور ہوا وغیرہ کے اثر سے ہو تو، فیرم۔ پلس، نکس وامیکا۔ نیٹرم سلف۔

یہ مرض دو قسم کا ہوتا ہے

(۱) ابتدائی یا ذاتی (PRIMARY)

(۲) ثانوی یا عارضی (SECONDARY)

ذاتی یا ابتدائی کمی خون
(PRIMARY ANAEMIA)

ابتدائی یا ذاتی (بذات خود پیدا ہوئی) کمی خون دو قسم کی ہوتی ہے۔

(ا) سبز مجس یا سبز کمی خون۔ (CHLOROSIS PROGRESSIVE)

(ب) خبیث مجس یا خبیث کمی خون (PERNICIOUS ANAEMIA)

(ا) سبز مجس یا سبز کمی خون۔ یہ مرض جوانی میں ہوا کرتا ہے۔ جلد زرد یا خاکی رنگ کی، یا سبزی مائل ہو جاتی ہے، پھوڑا رنگ و نیچے کی گرہ کی جگہ سُرخ، کلیجہ دھڑکنا، چہرہ پر سوجن، سانس میں تکلیف، خنک کھانسی، طبعی گرمی (۹۸/۴) جسم کی گرمی کا کم ہو جانا۔ ہمیشہ مغموم رہنا۔ اس مرض کے خاص علامات ہیں۔

یہ مرد عورتوں اور مردوں دونوں ہی کو ہوا کرتا ہے۔ بہ نسبت مردوں کے عورتوں کو زیادہ ہوتی ہے۔ جب عورتوں کو یہ بیماری ہوتی ہے تو مذکورہ بالا علامات کے علاوہ حیض کی خرابی ہوتی ہے۔ سبز مجس کے ساتھ دق یا دل کی بیماری، زخم شکم، استسقاء۔ حیض بند، ورم گردہ، بہت زیادہ اخراج خون وغیرہ علامات موجود رہتے ہیں۔

علاج

مرض کے شروع میں فرم میٹور ۳x، یا پلسا ٹیلا۔ (خاصکر عورتوں کے لئے) ڈاکٹر میولر۔ ڈاکٹر بارٹ۔ ڈاکٹر جار وغیرہ بہت سے ڈاکٹروں کی رائے سے پلس زیادہ فائدہ کرتی ہے۔ اگر یہ مرض مزمن، اور بڑھا ہو تو نیٹرم میٹور ۳۰ (خاصکر جب جسم اور دل سست اور کاہل رہتا ہو۔) یا کلکیریا فاس ۶x سفوف دینا چاہیئے۔ کلکیریا فاس ۳۰ کا استعمال کر کے ڈاکٹر جارج رائل، نے امید سے زیادہ فائدہ پایا ہے۔

(THE HOM. WORLD FOR DEC 1914) ملاحظہ ہو، عورتوں کو کمی خون کے ساتھ اگر سبز مجس ہو تو شوسلر صاحب کی رائے کے مطابق

کلکیریا فاس سب سے اچھی دوا ہے۔ فیرم میور ۳ ×۔ (کھانا کھانے کے بعد کھانا چاہیئے) کمی خون کی ایک اچھی دوا ہے

علاج معاون

عام اُصول صحت کی پابندی کرنی چاہیئے۔ مقوی اور ہاضم چیز کھانا چاہیئے۔ صبح وشام ہوا خوری ؛ اچھے مکان میں رہنا۔ اگر برداشت ہو سکے تو دریا میں نہانا۔ کچھ گرم پانی میں نمک ڈال کر نہانا چاہیئے۔ کلیجے کا ٹنا کا شوربہ کھانے سے دانہ ہائے سُرخ زیادہ اور جلد جلد بڑھتے ہیں۔ اس لئے مریض جلد اچھا ہو جاتا ہے۔

عورتوں کی سبز بیماری کا حال معلوم کرنے کے لئے عورتوں کی بیماری کے باب میں سبز بیماری ملاحظہ ہو۔

(ب) خبیث (مہلک) کمی خون

یہ مرض بڑھتے بڑھتے بہت سخت علامات پیدا کر دیتا ہے۔ اسی لئے اس کا یہ نام رکھا گیا ہے۔ اس کا خاص سبب اب تک معلوم نہیں ہوا۔ لیکن ایسی جگہ میں جو صحت بخش نہ ہو، رہنا۔ اعصابی یا دماغی چوٹ ؛ بہت دنوں تک ماں کا دودھ پلانا۔ پیٹ کی خرابی وغیرہ کی وجہ سے خون کے سُرخ دانے آہستہ آہستہ کم ہو جاتے ہیں اور دانوں کی شکل بھی بدل جاتی ہے۔ آہستہ آہستہ اس مرض کا حملہ ہونے پر، (بے خبری میں) لیموں کی طرح کا زرد رنگ، یا موم کی طرح سفید، کچھ دُبلاپن ؛ تشنج، نرم اور ڈھیلے ؛ سُستی۔ جسم کی حرارت بڑھ جانا۔ کلیجہ دھڑکنا۔ بے ہوشی۔ ناک سے خون آنا۔ سانس کی تکلیف۔ بدہضمی۔ بھوک کم ہو جانا۔ پتلے دست آنا۔ جسم اور دل کی سُستی وغیرہ۔ اس کے خاص علامات ہیں۔

آخری حالت میں کوئی کوئی موٹا بھی ہو جاتا ہے۔ اس کی مدت کئی ہفتوں سے کئی برسوں تک ہے۔ انجام بد ہے۔ اچھی طرح علاج ہونے پر بھی شاید ہی مرض اچھا ہوتا ہے۔ مذکورہ بالا سبز بیماری میں جلد سبزی مائل۔ لیکن اس میں جلد موٹی ہوتی ہے۔ اس میں مندرجہ ذیل ادویات کارآمد

ثابت ہوتی ہیں

علاج

آرسنک ۲x، اس دوا کے استعمال سے بہت فائدہ دکھائی دیتا ہے۔ بہت کمزوری؛ اس دوا کی خاص علامت ہے۔

گئے چپس، اسیڈٹس ملس، وغیرہ۔ امریکہ کے مشہور ہومیو پیتھک ڈاکٹر ان کیلی آرسنک (FOWLARS SOLUTION) ایک قطرہ سے ۱۰ قطرہ تک دن میں تین مرتبہ علاج کرنے کے لئے فرماتے ہیں۔

جب تک یہ اچھی طرح معلوم ہوتا رہے کہ سرخ دانہ ہائے خون بڑھ رہے ہیں۔ اس دوا کو بلا ناغہ دینا چاہئے۔ لیکن اگر معدہ میں سوزش (IRRTATION) یا آنکھ کے نیچے کی پپک سوجی ہو تو آرسنک دینا بند کر دینا چاہئے۔ پھر ضرورت پڑنے پر آرسنک ۳x، ۳۰؛ یا کوئی دوسری دوا انتخاب کر کے دینا چاہئے۔

فاسفورس ۳x ۶، خون کا اخراج؛ جگر کا بڑھنا۔

بسیلینم ۳۰ کے ۲۰۰ (ہفتہ میں ایک خوراک استعمال کرنا)

چیائنا ۳-۳۰۔ ارجنٹائی ۶۔ ہائڈراسٹس ۳۔ مرک وائی ۶x؛ سفوف کپرم ۲۔ پلمبم ۶۔ وغیرہ دواؤں کی بھی کبھی کبھی ضرورت پڑتی ہے۔ اس مرض میں فیرم یا لوہے سے تیاری کی ہوئی دوائیاں فائدہ نہیں کرتیں۔

اگر مچھلی کا شوربہ کھانا ڈاک جیڑیا کا تیل مالش کرنا فائدہ مند ہے۔ "مزمن" مرض بچہ کا علاج ملاحظہ ہو۔

(۲) عارضی یا ثانوی کمی خون

(SECONDAR ANAEMIA)

جسم کی رنگت تبدیل، سفیدی مائل، زردی مائل۔ یا کچھ مٹیلا۔ یا پیلا۔ لاغری، معدہ یا آنتوں میں خرابی۔ نبض کمزور۔ استسقاء شرطیں درد۔ سر میں چکر۔ بے ہوشی۔ بھوک نہ لگنا۔ اعصابی درد۔

تمام جسم میں کمزوری اور دماغ میں سُستی، وغیرہ اس مرض کے خاص علامات ہیں۔ مضر جگہ (یعنی صحت کو خراب کرنے والی جگہ) میں رہنا۔ غیر مقوی غذا کھانا۔ اخراج خون طفیلی متعدی مرض (جیسے ملیریا۔ کالا زار، آتشک، دق) زہریلی چیزیں۔ (کونین۔ آرسنک، پارہ، تانبہ، جستہ، بہت عرصہ تک یا زیادہ مقدار میں استعمال کرنا۔

معدہ میں سوزش یا زخم، مزمن گردے کی سوزش، بچوں کی ہڈی کی خرابی۔ پھوڑے، چوٹ۔ گرنے یا نشتر لگنے یا ولادت کی وجہ سے زیادہ خون نکلنا۔ شراب زیادہ پینے یا اوباشی وغیرہ وجہوں سے یہ بیماری پیدا ہوتی ہے۔

علاج :- فیرم ریڈ یکٹم، چائنا ۳x۔ آرسنک ۳x، کلکے کارب ۶، ہیلونیس ۳x، پلمبم ۳۔ فاسفورس ۳۔ اس مرض کی خاص دوائیں ہیں۔ اصلی سبب (ملیریا، دق، اسہال، وغیرہ) معلوم کر کے اُس کی دوا دینی چاہیئے۔

جب مرض کمی خون کے اصلی سبب کا پتہ نہ چلے تو آرسنک ۳x۔۳۰، اے پس ۳۔۳۰، کلکے کارب ۶، ۳۰ کاربوویج ۶۔۳۰، چائنا ۶۔ پلساٹیلا وغیرہ دواؤں کی جانچ کرنی چاہیئے۔

مرض ملیریا میں مبتلا رہنے سے کمی خون کی بیماری ہو، تو نیٹرم میور ۳۰، ملیریا کی وجہ سے کمی خون میں زبان زرد بھوک نہ لگنا۔

متلی کے ساتھ ہی دردسر، اصفرار کی زیادتی وغیرہ کے علامات میں اسٹریا درجنکا ۲x۶ مفید ہے۔ جسمانی یا دماغی محنت سے نفرت، پیشاب میں (URATES) اور (PHOSPHATES) بڑھنے کے علامات میں پکرک ایسڈ ۳۔ (فی خوراک ۵ گرین، چھ گھنٹے کے وقفہ سے استعمال کرنا چاہیئے۔) زیادہ قبض ہو تو پلمبم اسٹیکم ۳۔ (فی خوراک دو تین گرین تین مرتبہ روزانہ استعمال کرنا چاہیئے۔)

حیض کے کم ہونے یا بند ہونے سے اگر یہ مرض ہو تو پلساٹیلا ۳ یا

فیرم میٹ ۶، سیلان الرحم، جریان، منی، اخراج خون یا اسہال کی وجہ سے خون کی کمی ہونے میں چائنا ۲- یا فاسفورک ایسڈ ۳۔
استسقاء یا مفلوجی یا قوت حیات کی کمی کی حالت میں آرسنک ۱۔
تپ دق کی علامت رہنے میں فاسفورس ۶۔ اگر شراب وغیرہ پینے کی وجہ سے ہو تو نکس وامیکا ۱x - ۳۔
پارے کے غلط استعمال کی وجہ سے ہو تو نائٹرک ایسڈ ۶ یا آرم میٹ ۶ - ۳۰۔ یا کونین یا لوہے کے غلط استعمال کی وجہ سے کمی خون کی بیماری ہو یا جسم میں سہراون ہو، تو پکس ۶، ۳۰۔ مذکورہ بالا کسی دوا سے فائدہ نہ ہو تو سلفر ۳۰۔ دو دن استعمال کرنے کے بعد دو دن تک کوئی دوا نہ کھانی چاہیئے۔ اس کے بعد علامات کے مطابق مذکورہ بالا دواؤں میں سے کوئی دوا منتخب کر کے دینا چاہیئے۔
اگر اس سے بھی فائدہ نہ ہو تو فیرم سلف ۳x، سفوف دینا چاہیئے یہ دوا مرض کی تمام حالتوں میں فائدہ کرتی ہے۔
اس کتاب میں "طحال" "اسہال" "کثرت طمث" مزمن امراض زچہ خانہ (پرسوت) عورتوں کی بیماری کے باب میں "مرض کمی خون" وغیرہ بیماریاں ملاحظہ ہوں۔

خون کا سفید ہو جانا

(DEUKEMIP)

جس مرض میں کمی خون میں دانہائے خون بڑھ جاتے ہیں اُس کا نام "دم ابیض" یا "خون سفید" ہے۔ اس دم ابیض کے ساتھ تلی یا غدود ملفاویہ (LYMPHATIC GLANDS) کی بڑھتی ہوتی ہے۔ یا مغز استخواں (ہڈیوں کا گودا) ماؤف (BONEMARROW) ہو جاتا ہے مرض کمی خون کے علامات کے ساتھ تلی، جگر یا غدود ملفاویہ (خاصکر گردن کی گلٹیاں) میں چہرہ زرد یا موم کی طرح ہو جاتا ہے۔ جلدی بیماری استسقاء ناک سے رطوبت کا جریان۔ درد کے ساتھ ایستادگی وغیرہ اس

مرض کے علامات ہیں۔ یہ مرض آرام نہیں ہوتا۔ لیکن اچھی طرح علاج کر لینے سے اس کے علامات دبے رہتے ہیں۔

علاج

آرسنک آیوڈم ۲ x۔ (غذا کے بعد فی خوراک ۲ گرین کے حساب سے استعمال کرنی چاہیئے) اسکی اچھی دوا ہے۔ تلی کے درد میں سیونوتھس ۲ x۔ درد کے ساتھ استادگی میں پکرک ایسڈ ۲ x۔ (فی خوراک ایک گرین) جسم کا رنگ میلا۔ سردی، منی کی خرابی وغیرہ علامات نیٹرم میور ۳۰۔ سر دلیدار پسینہ، دونوں پیروں میں استسقا کی وجہ سے آماس۔ سرد پانی سے نہانے کے بعد مرض بڑھنے کی علامات۔ کلکے کارب ۶۔ سوزاک میں مبتلا لوگوں کے لئے تھوجا ۳۰۔ نیٹرم سلف ۳ x۔ کھلی ہوا میں رہنا۔ آرام کرنا۔ مقوی غذا وغیرہ فائدہ مند ہیں۔ جن کو ہمیشہ سہرا ون محسوس ہوتی ہو۔ وہ صبح جسم میں شراب مالش کر سکتے ہیں۔

جسم پر خونی دھبے

(PUR FURA)

اس مرض میں پہلے جلد پر بیگنی رنگ کی چھوٹی چھوٹی پھنسیاں ہوتی ہیں اور جلد اور بلغمی جھلیوں میں خون تراوش پاتا ہے۔ اس خون کے تراوش پانے کے بعد جلد کی رنگت میلی ہو جاتی ہے۔ اسی لئے اس کا نام فرفورا ہے۔ اس مرض کی تین قسمیں ہیں۔

(ا) سادہ فرفورا (SIMPLEX) اس میں پھنسیاں ہوتی ہیں۔

(ب) خونی فرفورا (HAEMORRAGIC) اس میں پھنسیوں کے ساتھ دانت کی جڑ، دماغ، معدہ، جگر، پھیپھڑا، گردہ۔ جسم کے اندرونی اعضاء سے خون بہنا اور پیٹ درد ہوتا ہے۔

(ج) وجع مفاصل (NNEUMATIC) اس میں بخار کے شدید وجع مفاصل کے علامات (کبھی کبھی پتی) معلوم ہوتے ہیں۔ تھکاوٹ محسوس ہونا، جسم کے اکثر حصوں میں میلی پھنساں (پھنسیاں نہ کھجلائیں، یا نہ پکیں، اور انگلی سے دبانے سے نہ دبیں (معمولی ضرب سے

جسم پر سیاہ داغ ہو، جریان، استسقار۔ کمی خون۔ جوڑوں میں آماس اور درد ہونا۔ اس مرض کے خاص علامات ہیں

اس میں مندرجہ ذیل ادویات مفید ہوتی ہیں

(۱) سادہ مرض فرفورا کی خاص دوائیں۔ آرنیکا ۳ x (خاصکر سیاہ داغ پڑے۔ مار کھانے کی طرح درد ہو) اور ایکون ۳x۔ (بخار کے علامات میں) بل، سلف، السی، مرک۔ راس۔

(ب) خونی فرفورا کی خاص دوائیں۔ فاسفورس ۳۔ (نکسیر پھوٹنا۔ یا مسوڑھے سے خون نکلنا۔ کلیجہ دھڑکنا۔ جلد کی رنگت زرد۔ ذرا سی چوٹ لگنے سے خون نکلنا) کروٹیلس ۳۔ (خون کی علامت غیر منتظم میں) ہیمی میلس ۳۔ (سیاہ خون نکلنا۔ تھکاوٹ محسوس ہونا۔ اور کھانے کی طرح درد) لیکیے ۶۔ مرک آرس۔

(ج) وجع مفاصل فورا کی مخصوص دوائیں۔ ایکونا ئٹ ۳x۔ (بخار کے ساتھ جسم میں درد اور اکڑن) مرک، وائی ۶ ۔ (نہ زیادہ گرمی نہ زیادہ سردی کی برداشت، رات میں مرض کی زیادتی۔ منہ میں جلن اور زخم)۔ رسٹس وینا ٹا (بے چینی۔ کل جسم میں کزازہ۔ آرام میں درد کی ترقی کے علامات) اے پس ۳۔ (استسقار میں) آرسنک ۳x۶۔ (بخار میں مریض کے زیادہ کمزور ہونے میں)

کھلی ہوا میں رہنا، سورج کی روشنی اور مقوی غذا۔ (خاصکر تازے پھل فائدہ مند ہیں۔

سکروی گوشت خورہ

(SCURVY)

تازی سبز ترکاریاں، یا مناسب غذا نہ کھانے سے پرورشی فعل میں جو نقص پیدا ہوتا ہے۔ اس میں سے ایک طرح کا مرض فرفورا پیدا ہوتا ہے۔ اس مرض میں خون کا نام سکربوط ہے۔ بیگنی رنگ کی چھوٹی چھوٹی پھنسیاں، کمزوری (جیسے دم پھولنا۔ کلیجہ دھڑکنا۔

چل نہ سکنا۔ وغیرہ) سانس میں بدبو۔ دانت ہلنا۔ جلد پر سیاہ دھبہ پڑنا۔ مسوڑھوں میں سوراخ، ناک وغیرہ جسمانی عضو سے جریان، خون بھوک نہ لگنا۔ یا بہت زیادہ بھوک، کمی خون، اس کے مخصوص علامات ہیں۔

علاج

بہت وزن میں لیمو کا رس، دودھ، آلو یا تازہ ساک، ترکاری کھانا اور پوری طرح آرام کرنے سے یہ مرض آپ سے آپ رفع ہو جاتا ہے۔ اگر آرام نہ ہو تو حسب ذیل دوائیں دینی چاہئیں۔

مرکیوریس ۳x۔ سفوف یا کاربوویج ۶ (منھ یا مسوڑھوں میں زخم ہونے میں) چائنا ۳۔ (کان میں بھوں بھوں کی آواز، دبلاپن۔ یا کمزوری، منھ یا آنت میں جریان خون) فاسفورس ۳، ۳۰۔ (بچوں کی ہڈی بگڑنے کے ساتھ اس مرض کے ہونے میں) آرنک x۳، ۳۰۔ اور ایسڈ میور ۶، برایو ۳۔ فیرم ۶۔ سیاہ داغ پڑنے میں وینگر کے ساتھ اسپرٹ کیمفر ملا کر اس میں لگانا چاہیے۔

مناسب پرورش نہ ہونے سے جلد سرخ ہو جانا

(PELLAGRA)

زندگی قائم رکھنے کے لیے غذا میں ضروری غذائے ملحمہ (یعنی ایسی غذا جو گوشت پیدا کرتی ہے (FROTEIN) کی کمی کی وجہ سے جلد سرخ رنگ اور معدہ اور اعصاب کی خرابی وغیرہ ہونے سے مرض اور مناسب پرورش نہ ملنے سے جلد سرخ ہو جاتی ہے۔ اور غربت کی وجہ سے اس ملک میں اور جنوبی یورپ میں یہ مرض پھیلا ہے۔ اسی لئے اس کا نام مرض جذام "اٹلی" ہے۔ اس بیماری کے علاج کے لئے اٹلی میں خاص ۲۲۔ اسپتال ہیں۔

جسم میں جگہ جگہ (خاصکر ہاتھ پیر میں) سرخ رنگ کے داغ اور زخم ہونا جسم کھردرا ہونا۔ پشت میں درد، بدہضمی (کبھی پتلا دست)

منھ سے سُرخ رطوبت وغیرہ علامات بار بار نمودار ہونا۔ اس مرض کے خاص علامات ہیں۔ مرض ترقی کر جانے پر مذکورہ بالا علامات کے ساتھ سر اور پشت میں درد۔ اینٹھن، فالج۔ مالیخولیا یا پاگل پن وغیرہ امراض میں مریض مبتلا ہو کر مرجاتا ہے۔

علاج :- سلفر۔ (ڈاکٹر ڈنلپ X۶۔ کے استعمال سے فائدہ بتلاتے ہیں۔) بی پیا ۶۔ فاسفورس ۳-۶۔ نیٹرم میور ۶ X۔ سفوت ۲۰۔ ے تھائرس ۲۔ (خاصکر فالج کی علامت میں) آرج نائی ۲۔ ۳۰۔ لیکس ۶۔ آرس ۲ X، ۳۰۔ سیکیل ۲ X ۳۰۔ وغیرہ دوائیں علامات کے مطابق دینا چاہیئے۔

کچھ لوگوں کی رائے ہے کہ انڈا گوشت مرض کی شروع حالت میں مفید ہے۔ آرام، مقوی غذا۔ اور عام اُصول صحت کی پابندی، مرض کی ہر حالت میں کرنا ضروری اور لازمی ہے۔

جدرہ بتوڑی سلعہ (TUMOUR)

جسم کے کسی کسی جگہ سے تشنج پھولنے کو بتوڑی کہتے ہیں۔ اس کے پیدا ہونے کا سبب آج تک طے نہیں ہوا۔ اس مرض میں ماؤف جگہ میں کبھی کبھی درد ہوتا ہے۔ اور کبھی نہیں ہوتا۔

بتوڑی دو قسم کی ہوتی ہے۔

سادہ بتوڑی اور خبیث بتوڑی۔ "سادہ بتوڑی" پاس کے تشنج کو کوئی نقصان نہیں پہونچاتی۔ اور جو بتوڑی اپنے پاس کے تشنج کو نقصان ہے۔ اس کو خبیث بتوڑی" کہتے ہیں

اس میں مندرجہ ذیل ادویات مفید ثابت ہوئی ہیں۔

برائیٹا کارب ۶۔ اس مرض کی بہت تیز دوا ہے (خاصکر جب گردن میں ہو، اور چربی کے ساتھ بتوڑی ہو۔)

آرسنک ۱، ۳ X۔ ماؤف جگہ میں درد اور جریان

بتوڑی جس میں چربی ہو، ۔ گلکیریا کارب ۳، جلنیوالے آب میں، ہائڈراسٹس ۱۸۔۶ (خاصکر گلٹیوں اور رحم کے آب میں) پیشاب کی نالی کی سوجن۔ یوکیلپٹس ۳x، کھانا اور یوکیلپٹس، ماؤف جگہ پر ملنا۔ تھوجا۔ کاربو ۱ین، کونیم۔ اکون رڈ کس، (فی خوراک نصف قطرہ سے ۲۔ قطرے، فاسفورس، وغیرہ کا استعمال فائدہ کرتا ہے۔

بیرونی علاج :۔ زخم والے آبکے اوپر آئیوڈوفارم سفوف یا کاربو وج چھڑک دینے سے تکلیف کم ہوتی ہے۔ ڈاکٹر (COOPER) روڈ کے مرہم (تازہ روڈ ا کے ساتھ ویسلین ملایا ہوا) کے استعمال سے فائدہ بتلاتے ہیں۔) مرض سرطان کی ادویات ملاحظہ ہوں۔

آتشک (گرمی) اور سوزاک

ان متعدی امراض کا پورا حال اور علاج کے لئے "آلۂ تناسل کے مرض" کے باب میں امراض زہریہ آتشک وسوزاک (VENEREAL DISEASES) کا مقصد دیکھئے۔

امراض نظام اعصابی

دماغ اور اعصاب مل کر نظام اعصابی کہلاتے ہیں۔ اس نظام اعصابی کے اندر ایک ایسی طاقت پوشیدہ ہے کہ جس کے بھروسہ پر دل وغیرہ جسم کے آلات اپنا اپنا کام کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے ہم لوگ اپنے ہاتھ و پیر ہلاتے ہیں۔ اور جس کی وجہ سے ہم لوگوں میں سمجھنے کی طاقت ہوتی ہے۔

امراض دماغ میں ٹھنڈی اور پہاڑی جگہوں میں بیچ بیچ میں آب وہوا بدلنے کے لئے جانا اور رہنا بہت فائدہ کرتا ہے۔

دماغ اور حرام مغز کی سوزش

اس باب میں دماغ اور مغز کی جھلی کی سوزش کا بیان کیا جائے گا۔ دماغ کے پردہ اور دماغ کے گڑھے کے پردہ کی سوزش کو

دماغ کی جھلیّ، سوزش کہتے ہیں۔ کنپٹی میں چوٹ لگنے یا کان کے درمیانی حصّہ میں مرض ہونے یا پھیلنے سے یہ مرض ہوتا ہے۔ دماغ تین پردوں سے چھپا ہوتا ہے۔ اُس میں سے ایک کو دماغ کے پردہ کی جھلّی کہتے ہیں۔ پہلے "دماغ حرام مغز کی سوزش" اس کے بعد "دماغ کی جھلّی کی سوزش" لکھا جائے گا۔

یہ مرض آسانی سے آرام ہونے والا نہیں ہے۔ اس سے اچھے معالج کے ہاتھ پیر میں سپرد کرنا چاہیئے۔

عام علامات:۔ دماغ کی سوزش میں تیز بخار، درد سر، تیز دماغ میں درد، ہذیان، چہرہ سرخ، نبض تیز، سر اور گلے کی نسوں کا پھڑکنا۔ قبض، قے، متلی، بے خوابی، شروع ہی مرض میں آنکھوں کی پتلی کا سکڑنا۔ لیکن بیماری زیادہ ہو جانے میں اُس کا پھیل جانا اور اُس وقت روشنی کا بالکل برداشت نہ ہونا۔ مرض کی تیز حالت میں کبھی کبھی دانت کڑکڑانا۔ سر میں چکّر آنا۔ سانس میں تکلیف، اور پیشاب میں تُرش بُو۔ حرام مغز کی سوزش میں سہراون محسوس ہونا۔ دھیما بخار، ہاتھ و پیروں میں تیز درد۔ پُشت کا سخت ہونا۔ جسم ڈھیلا اور آہستہ آہستہ فالج ہو جانا۔

اسباب:۔ گرنا۔ یا کسی دوسرے طریقہ سے سر میں چوٹ لگنا۔ زیادہ دیر تک دھوپ میں گھومنا۔ دماغی تھکاوٹ، یا تحریک وغیرہ اس مرض کے اسباب ہیں۔ بچوں کو یہ مرض زیادہ ہوتا ہے۔

علاج

تیز بخار۔ پیاس۔ موت کا خوف، وغیرہ علامات میں ایکون ۲x، ۳x۔ چوٹ کی وجہ سے دماغ کی سوزش میں بخار رہنے میں آرنیکا۔ ۳x۔۶۔ بخار کے ساتھ ہذیان، دماغ گرم، آنکھیں سُرخ وغیرہ علامات میں بیلاڈونا ۶، ۳۰۔ تکیہ پر سر رگڑتے رہنا۔ یا یکایک زور سے چیخ اُٹھنا۔ ایپس ۳x، ۳۰۔ سر میں درد اور اُس کے ساتھ ہی رات میں کچھ ہذیان، نیند کھُل کر یکایک چونک پڑنا۔ وغیرہ علامات میں برائیونیا ۶۔ ہلی بورس ۶۔ یا سلفر، ۳۰۔ دینا چاہیئے۔

تی غشیہ، ورم غشا. دماغ. ورم غشار. حرام مغز، ورم حرام مغز ملاحظہ ہوں۔

دماغی پردوں کا ورم (MENINGITIS)

یہ ایک شدید متعدی مرض ہے۔ اور اکثر یہ وبائی صورت اختیار کرتی ہے مینجوکس ایک قسم کا جرم ہے جو اس بیماری کا سبب ہے۔

ناک ہی کے ذریعہ سے یہ جراثیم جسم میں داخل ہوتے ہیں۔ اس بیماری کے پیدا ہوتے وقت امتحان کرکے دیکھا گیا ہے کہ کبھی کبھی کی ناک میں یہ جراثیم ملے ہیں۔ یا وہ اس بیماری میں مرض کا حملہ نہیں ہونے دیتے۔ لیکن جو ان کو چھوُ جاتے ہیں۔ وہ بیمار ہو جاتے ہیں۔ ایسے شخصوں کو کیرئیر یا چھوُت والا جراثیم لے جانے والے کہتے ہیں۔

اس بیماری کے پیدا ہونے کے وقت نہایت غور و خوض طریقہ سے امتحان کرکے دیکھا گیا ہے کہ ایسے شخصوں کو دوسرے اشخاص سے علیٰحدہ رکھ کر علاج کرنا پڑتا ہے۔

مذکورہ بالا متعدی شدید قسم کے علاوہ دوسرے قسم کا منن جائٹس ہو سکتا ہے۔ جیسے سِل۔ (ٹیوبرکیولر) یا (جب جراثیم سِل دماغ پر حملہ کرتے ہیں۔) انفلوئنیزا، نمونیہ، خسرہ، چیچک، وجع مفاصل گلینڈ یولر۔ ڈفتھیریا یا ٹائیفائیڈ، بخار وغیرہ کی مدد کی صورت میں یا وغیرہ کی وجہ سے بھی یہ بیماری پیدا ہوتی ہے۔

ان کے انتخاب میں کسی طرح کی خاص دقت نہیں ہوتی۔ کیونکہ وبائی متعدی بیماری بہت پھیلی ہوئی دکھائی پڑتی ہے۔ اور کمر کے مقام (کمر کے مقام پر ریڑھ کے اندر سے رطوبت نکلنا۔) کو چھید کر جو رطوبت نکلتی ہے۔ اُس میں خوردبین کی مدد سے جانچ کرنے سے منن جائٹس کے جراثیم ملتے ہیں۔ اور بیماری کی حالت معلوم ہوتی ہے۔ ایک دوسرے طرح کی بیماری میں پہلے کسی دوسری طرح کی بیماری کی تاریخ ملتی ہے۔ یا مرض کی حالت اُتنی نہیں بدل جاتی۔

صدمہ دماغ، بہت زیادہ محنت کی وجہ سے سستی، اس بیماری کا سبب محرکہ ہو سکتا ہے۔ مہلک قسم کے حملہ دماغ میں حرام مغز میں خون کی زیادتی دماغ کے نیچے حصہ میں بہت زیادہ مواد کی طرح کی چیز جمع ہوتی ہے۔

فرمن اور ایسے منن جائٹس میں جو بہت زیادہ مہلک نہیں ہے اُن کے حملہ ہونے پر دماغ کی جھلی موٹی ہو جاتی ہے۔ دماغ ملائم ہو جاتا ہے۔ مختلف جگہ خون جانے کی علامت دکھائی دیتی ہے۔ دماغ کے اعصاب میں خرابی ہو جاتی ہے؛ اور کبھی کبھی ناک کی رطوبت میں بھی جراثیم ملتے ہیں۔ آخر میں نمونیہ یا پلیورسی ہو جاتی ہے۔

علامات

مہلک قسم کی بیماری :- بہت ٹھنڈک، لرزہ، اور درد سر کے ساتھ فرمن کا حملہ ہوتا ہے، ترتیب وار اونگھائی، سستی، معمولی ہذیان میں بکواس۔ نبض ملائم اور تیز، جسم میں چھوٹی چھوٹی پھنسیاں نکلنا وغیرہ علامات پیدا ہو جاتے ہیں۔ ۵ سے ۲۰ گھنٹہ میں موت ہو جاتی ہے۔

سادہ قسم کی بیماری

بھوک نہ لگنا۔ درد سر۔ درد کمر، اور اس کے علامات سابقہ ہیں۔ کبھی کبھی درد سر، جاڑا، لرزہ، نبض سخت، اور متلی ہوتی ہے۔ اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ ۱۰۱ سے ۱۰۲ ڈگری کے بخار کے ساتھ یکایک مرض کا حملہ ہوتا ہے۔ گلے کے عضلات میں اکڑن، اس کی ایک سابقہ اور تشخیصی علامات ہیں، ترتیب وار درد سر، بے چینی، اور آواز برداشت نہ ہونا۔ بڑھ جاتا ہے۔ اور پانی سے خوف محسوس ہونے لگتا ہے۔

مرض مہلک میں، گلے کے عضلات میں اکڑن شروع ہی میں آ جاتی ہے۔ اور جسم کمان کی طرح ٹیڑھا ہو جاتا ہے۔

عضلات میں تشنج ہو جاتا ہے۔ گردن اکڑ جاتی ہے۔ اور پیچھے کی طرف ٹیڑھی ہو جاتی ہے۔ منھ کے عضلات میں تشنج پیدا ہو جاتا ہے آنکھیں ٹیڑھی ہو جاتی ہیں، یہ ٹیڑھی نظر میں مرض فرمن منن جائٹس

کے علامتوں میں آتی ہے۔ اکثر مریضوں میں ہذیان، دردِ سر اور ریڑھ کا چھونا برداشت نہیں ہوتا۔ بے ہوشی آجاتی ہے اور بے ہوشی ہونے کے ساتھ ہی بکواس گھٹ جاتی ہے۔ اکثر مریض ایکدم بے ہوش ہو جاتے ہیں۔ گویا گہری نیند میں پڑے رہتے ہیں۔ گرمی کے وقفہ کا مستقل قیام نہیں رہتا۔ کبھی کبھی ۱۰۵ سے ۱۰۶ ڈگری تک بخار رہتا ہے۔ کبھی کسی کو کچھ گرمی بھی محسوس ہوتی ہے۔ جلد پر بہت قسم کے دانے نکلتے ہیں۔ سفید دانہ ہائے خون بڑھ جاتے ہیں۔ خوردبین سے جانچ کرنے پر سفید دانہ ہائے خون میں نفحیا ئٹس کے جراثیم ملتے ہیں۔ بڑھ جاتی ہے۔ اور قے ہوتی ہے۔ اسہال یا قبض بھی ہو سکتا ہے۔ پیشاب میں سفید رطوبت نکلتی ہے۔

اس مرض کے قیام کی مدت مقرر نہیں ہے۔ وہ کئی گھنٹوں سے لیکر کئی ماہ ہو سکتی ہے۔ ایک ہفتہ میں گرمی اور تشنج کم ہو جاتا ہے اور عقل و فہم کا لوٹ آنا امید افزا علامت ہے۔

یکایک بخار کا گھٹنا علامت نیک نہیں ہے۔ اس مرض کا یہ انجام ہوتا ہے کہ عموماً پلیورسی یعنی پھیپھڑوں کے غلاف کی سوزش، دل کے غلاف کی سوجن، کان کے جبڑے میں سوزش آنا۔ دماغ میں پانی اکٹھا ہو جانا۔ دماغی کمزوری۔ قوت گویائی کا غالب ہو جانا۔ تھوڑی دیر کے لئے بے ہوشی، یاد داشت کا زائل ہو جانا۔ وغیرہ علامات نمودار ہوتے ہیں۔ ۵۰، ۷۰ فیصدی مریض مرجاتے ہیں۔ بچوں میں موت اور بھی زیادہ ہوتی ہے۔

مریض کو علیحدہ سنسان جگہ میں بستر پر آرام سے سلا رکھنا اور سر کے بال گٹوا دینا چاہیئے۔ اور سر پر آئس بیگ۔ اگر وہ نہ ملے تو ٹھنڈے پانی کی دھار دینا چاہیئے۔ خوب پانی پلانا چاہیئے۔

اگر مریض غذا نہ نگل سکے تو ربڑ کی نلی سے معدہ میں غذا پہونچا دینا چاہیئے۔

یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ بستر کا زخم نہ ہو۔ بیچ بیچ میں حسب ضرورت پتلی چیزیں کھلانے کو

دینا چاہیئے۔ اس میں مندرجہ ذیل ادویات مفید و کار آمد ثابت ہوئی ہیں۔

ایکون ۳۰۔ مرض کی شدید حالت میں جب دردِ سر، بے چینی، پیاس، وغیرہ زیادہ رہے۔ خاصکر جب غصہ یا لُو لگنا۔ اس مرض کے اسباب ہوں۔ بیلا ڈونا ۳۰۔ یہ اس مرض کی سب سے اچھی اور کامیاب دوا کہی جا سکتی ہے۔ دردِ سر، سر میں خون کی زیادتی کی وجہ سے چہرہ اور آنکھیں سرخ، کنپٹی میں تپکن کے ساتھ درد، ہذیان۔ سر گرم جسم اور پیر بہ نسبت سر کے ٹھنڈے، سر کو تکیہ پر چھپانے کی خواہش۔ آواز۔ یا روشنی برداشت نہ ہونا۔ تشنج، سر کے پیچھے کی طرف ٹیڑھا ہونا۔ بے ہوشی وغیرہ اس کے خاص علامات ہیں۔

برایونیا۔ ۳، ۲۰۰۔ جلد کے دانے بیٹھ جانے سے دماغی پردہ کی سوزش، ہذیان، اور تشنج، بچہ اس میں دن کے کیے ہوئے کاموں کو بکنا۔ تیز پیاس، معمولی حرکت سے درد کا بڑھ جانا۔ ایسا محسوس ہو گویا مریض کچھ چبا رہا ہے۔ جبڑے ہلنا، قبض، سارے جسم میں درد۔

بپٹیشیا ۶x، ۳۰۔ بعد ٹائیفائیڈ کے دماغی پردہ کی سوزش۔ تمام جسم میں اینٹھن کی طرح درد، ایسا محسوس ہو کہ جسم کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے ہیں۔ وہ ان کو یکجا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ ہلکا سرسام، بڑبڑاہٹ، بستر سخت محسوس ہونا۔ تمام جسم میں بدبو۔ بول و براز میں بدبو وغیرہ۔ ٹائیفائڈ کے علامات میں بالخصوص مفید و کار آمد۔

آرنیکا ۶، ۲۰۰۔ چوٹ وغیرہ کے سبب سے دماغی جھلّی کی سوزش، تمام جسم میں اینٹھن۔ گلے کی ہڈی کا چھونا برداشت نہ ہونا۔ چہرہ سرخ، آنکھوں کی پتلی سکڑی ہوئی، بے خبری میں پیشاب و پاخانہ نکل جانا۔ نبض سخت اور پر، بے ہوش ہو جانا۔ بے ہوشی کی طرح نیند، بستر سخت محسوس ہونا۔ آہستہ آہستہ بڑبڑائے۔

کیمفر ۶، ۳۰، دماغ میں انجماد خون کی وجہ سے غشی، سر ہلانے سے تپکن، کزاز، دانت لگنا۔ سر ایک طرف لٹک پڑنا۔

جب کوئی دوسری دوا کام نہ کرے تو اس کا استعمال ہونا چاہیئے۔

ہلی بورس ۶، ۲۰۰۔ جگایا نہیں جا سکتا۔ سر پیچھے کی طرف ٹیڑھا ہو جاتا ہے۔ آنکھ کی پتلی پھیلی ہوئی۔ روشنی میں سکڑتی نہیں ہے۔ لگاتار دانت پیسنا۔ پیشاب رُک جانا۔ متواتر ایک ہاتھ اور ایک پیر ہلاتے رہنا سُستی، بعد اے پس، کے خوب کام کرتا ہے۔

ہائیڈروسیانک ایسڈ، ۳۰۔ مرض کا یکایک حملہ۔ آنکھ نصف کھُلی، آنکھ کی پتلی پھیلی ہوئی۔ چہرہ دب جانا۔ زبان سیاہی مائل۔ زبان بیچری میں باہر نکل پڑتی ہے۔ گلے میں گھڑگھڑاہٹ۔ سُستی، تمام جسم سرد۔ نبض سوت کی طرح نہایت کمزور، اور بے قاعدہ چلتی ہے۔

جلس ۳۰، ۲۰۰۔ مرض کے شروع میں زور کی قے۔ سر میں خون کی زیادتی۔ سر میں پیچھے کی طرف درد۔ عضلات کے ہلانے کی طاقت نہ رہنا۔ یا کم ہونا۔ لرزہ، آنکھ کی پتلی پھیلی ہوئی۔ مُردنی چھا جانا۔ بول نہ سکنا۔ زبان کا سُن ہو جانا غشی نہ آنا۔

گلونائن ۶، ۳۰ سر بڑا معلوم ہونا۔ سر گویا پھٹ جائے گا۔ ٹپکن، درد۔ گردن کے پچھلے حصّہ سے شروع ہو کر سر کے پیچھے کی طرف پھیل جاتا ہو۔ قوتِ باصرہ کا زائل ہو جانا۔ متلی اور بے ہوشی۔ کل ریڑھ میں درد۔ سورج کی کرن لگنے سے گھٹنا۔ گیس کی روشنی میں بہت دیر تک کام کرنے کی وجہ سے جب تکلیف آتی ہو۔ بالخصوص جن مریضوں میں خون کی زیادتی ہو۔ اُن کے لئے نہایت مفید و کارآمد ہے۔

ہایوسیامس ۳۰، ۲۰۰۔ آہستہ آہستہ بڑبڑانا۔ بستر کی چادر نوچنا۔ ہذیان۔ شہوانیہ، ننگا ہو جانا۔ ہمیشہ آلہ تناسل پر ہاتھ رکھنا۔ گردن ایک طرف سے اکڑ جاتی ہے۔ دانت بیٹھ جانا۔ دردِ سر۔ تشنج،

ہائی پیریکم ۶، ۲۰۰۔ ریڑھ میں چوٹ کی وجہ سے بیماری۔ ریڑھ کا چھونا برداشت نہ ہونا۔ سستی پن وغیرہ۔

اگنیشیا، ۳، ۲۰۰۔ غم یا دماغی خواب کی وجہ سے بیماری،

نکس ۳۰، ۲۰۰، کزاز کی طرح تشنج۔ لیکن بہت تھوڑی بھی بیہوشی نہیں آتی۔ (یعنے بے ہوشی ذرا بھی نہیں ہوتی)۔ ذرا بھی چھودینے سے تشنج۔

اوپیم ۳۰، ۲۰۰، غشی، ہذیان، ایک طرح کا پاگل پن۔ سر کے پچھلے حصّہ میں سیسہ بھرے ہوئے کی طرح کا بوجھ۔ نصف آنکھیں کھلی۔ ٹکٹکی لگا کر ایک طرف دیکھتے رہنا۔ آنکھ کی پُتلی پھیلی۔ یا سُکڑی ہوئی، روشنی سے آنکھ کی پُتلی نہیں سُکڑتی۔ منھ میں ایک قسم کی بُو ہوتی ہے۔ دانت بیٹھ جانا۔ پسینہ نکلنے پر زیادتی۔

زنکم ۳۰، ۲۰۰، بینائی زائل ہو جاتی ہے، یادداشت کا گھٹنا۔ نبض یکایک سر گرم محسوس ہونا۔ دانے بیٹھ جانے کی وجہ سے بیماری۔ متواتر ہاتھ و پیر ہلانا۔ ان کے علاوہ اے پس، کھوجا۔ مرک۔ نائیٹری۔ آرسس۔ کینتھرس۔ کنابس۔ انڈیکا۔ سائیکوٹا۔ سمی فیوگا۔ کروٹیلس، ڈرج، لائیکو، فاس، ویریے۔ ایلیب۔ کیوپرم۔ سٹرانٹیولا۔ وغیرہ بھی علامات کے مطابق استعمال ہونا چاہیے۔

دماغ میں پانی کا جمع ہونا

(HYDROCE PHALOID BRAIN)

ہیضہ، اسہال اور دوسرے سستی پیدا کرنیوالے امراض میں خون زائل ہو جانے کی وجہ سے پرورش کا کام بند ہو جاتا ہے۔ اس حالت میں پہلے بے چینی، بخار۔ بڑبڑانا۔ زور سے سانس نکالنا۔ چونک اُٹھنا۔ نیند میں یکایک چیخ اُٹھنا۔ دانت پینا۔ سینہ اور گلے میں گھڑگھڑاہٹ۔ سبز رنگ کا بدبودار دست۔ آنکھ نصف کھلی وغیرہ علامات معلوم ہوتے ہیں۔ اسکے بعد اُداسی ہونا۔ چہرہ کا بدرنگ ہونا۔ جسم کا ٹھنڈا رہنا۔ تمام جسم (خاص کر ہاتھ و پیر) ٹھنڈے سانس اور نبض کمزور، بچوں کے تالو میں گڑھا پڑ جاتا ہے۔ غفلت پیدا ہو جانا۔ اس غفلت کے بعد ہی موت ہوتی ہے۔

دماغ میں مناسب خون کے دوران کے خلل (یا سرخ دانہ ہائے خون) کی کمی کی وجہ سے یہ بیماری پیدا ہوتی ہے۔

علاج:۔ فاسفورس ۳، اسکی بہترین دوا ہے اگر فاسفورس سے پورا فائدہ نہ ہو تو زنکم ۲x۔ سفوف، یا زنک دینا چاہیئے۔

علاج معاون:۔ (مریض کو بستر پر چت لٹائیں۔ دونوں پیروں کی بہ نسبت سر کچھ نیچا رہے۔) ایک کپڑے میں برف رکھ کر روز تین مرتبہ جسم پر ملنا چاہیئے۔ اچھی ہوا اور مقوی غذا دینا چاہیئے۔ (جیسے دودھ یا مسور کی دال کا پانی، پانی کے ساتھ شراب کی بوندیں۔ انڈے کا سفید حصہ، سینگی مچھلی کا شوربہ وغیرہ) فائدہ مند ہے۔

دماغ میں پانی جمع ہونا۔ اور مذکورہ بالا ورم غشار دماغ اور خون اور طاقت کو گھٹانے والے اس مرض کا فرق اور دوسری دواؤں کے لئے ہماری کتاب اور اس کا علاج ملاحظہ ہو۔

دماغ میں خون کی زیادتی

(CEREBRAL CONGESTION)

جسم کے کسی حصہ میں غیر طبعی یا بے قاعدگی سے خون جمع ہونے کا نام اس حصہ کے خون کی زیادتی۔ یا انجماد خون ہے۔ سر کے بال والی نالیوں میں بہت زیادہ خون بڑھ جاتا ہے۔ تو اسکو دماغ میں انجماد خون کہتے ہیں، یہ انجماد خون دو طرح کا ہوتا ہے۔

(ا) شریانی یا فاعلیہ اجتماع الدم

(ARTERIAL OR ACTIVE CONGESTION)

(ب) اجتماع الدم وریدی یا حالیہ

(VENOUS OR PASSIVE CONGESTION)

تیز یا زور کی تیزی سے خون کے دورے کے فعل کی وجہ سے پیدا ہوئے

اجتماع خون کا نام "شریانی اجتماع الدم" ہے۔ اور خلاف یا کمزور دوران خون کے فعل سے "اجتماع الدم حالیہ" کہلاتا ہے

(۱) شریانی یا فاعلیہ اجتماع الدم

چہرہ سرخ اور سوجا ہوا، سر گرم، آنکھوں کا پردہ چمکیلا۔ اور سرخ۔ (کبھی جگر کی خرابی سے زرد) جسم کا رنگ مٹیلا، ہاتھ گرم اور پسینہ زرد۔

سر اور سر کے تالو میں درد۔ اور کبھی کبھی ٹیک ہوتی ہے، یا کسی چیز سے مارنے کی طرح درد۔ یا زور سے دبانے کی طرح یا بھاری پن کا احساس۔

ہذیان رہے یا نہ رہے پیشاب مقدار میں تھوڑا۔ اور رنگت سرخ تیز روشنی، اور تیز آواز برداشت نہ ہو۔

شریانی یا فاعلیہ اجتماع الدم کے علامات نمودار ہوا کرتے ہیں۔

دل کے فعل کا تیز ہو جانا۔ دموی مزاج والوں کو اچھی غذا رہنے پر بھی حسب ضرورت محنت نہ کرنا۔ یکایک کسی مزمن جلدی بیماری کا دب جانا۔ مزمن زخم کا یکایک اچھا ہو جانا۔ یکایک پسینہ بند ہو جانا۔ یکایک جریانی (جیسے ماہواری یا بواسیر خون کا جریان ہونا یا رُک جانا۔ شدید نقرس، وجع مفاصل کی تیز حالت میں۔ نقرس کے درد کا یکایک رُک جانا۔ بہت شراب پینے کی وجہ سے "دماغ میں شریانی یا فاعلیہ اجتماع خون ہوتا ہے۔

علاج

بالعموم بیلاڈونا ۳x۔۳۰، فائدہ کرتا ہے۔

بیلاڈونا ۳۔ چہرہ اور آنکھیں سرخ، کپڑے سے ڈھکے جسم میں پسینہ ہذیان، آنکھوں کی پتلی پھیلی ہوئی وغیرہ، خون کی زیادتی کے معمولی علامات ہیں۔ (اور بچوں کی زیادتی خون کی اعلیٰ درجہ کی دوا ہے۔)

ایکون ۳x، سردی لگنا یا تیز دماغی جذبہ سے پیدا ہوئے زیادتی خون کے ساتھ بخار۔ گلونائن ۳۔ (تیز تنک) دھوپ یا گرمی لگے۔ یا ماہواری بند ہو جانے کی وجہ سے زیادتی خون ہونے پر، بجنار کا آجانا۔

ورائیٹرم ورڈ ۳x۔ (بخار کے ساتھ سر گرم، چہرہ اور آنکھیں

سُرخ۔ گردن کے پیچھے سے سر تک درد، آنکھوں کی پُتلی پھیلی ہوئی، اور دو دکھائی دینا۔ سر بھاری۔ چہرہ کے عضلہ کا پھڑکنا وغیرہ۔

کُپرم ایسٹیکم ۳۔ دانتوں کا بیٹھ جانا۔ یا دانت نکلنے کی وجہ سے زیادتی۔ خون میں۔ دماغ کے بہت زیادہ زیادتی، خون کی مخصوص دوا ہے۔ مریض کو بستر سے نہ اُٹھنا چاہیئے۔ جسمانی اور محنت دماغی جذبات سے بچنا چاہیئے۔ پتلی چیزیں پینا اور سر پر ٹھنڈے پانی کی پٹی یا برف رکھنا چاہیئے۔

(ب) اجتماع الدم حالیہ

روز کچھ نہ کچھ درد سر۔ مزاج چڑچڑا۔ سر میں خرابی سُستی۔ دل کمزور، نسوں میں آہستہ آہستہ خون چلنا۔ چہرہ، دل اُداس، اور پریشان، (پیچھے سُرخ) ہاتھ ٹھنڈے یا پسینہ سے تر۔ آنکھوں میں چمک کی کمی۔ اور بے رونقی۔ مریضہ اپنے سر میں، سر کے تالو میں، یا سر کے پچھلے حصّہ میں ہمیشہ ہاتھ رکھے۔ (مریضہ کہتی ہو کہ اس کا "سر بہت گرم ہے"۔ لیکن کسی دوسرے کے ہاتھ لگانے پر بالکل ہی گرم نہ محسوس ہوتا ہو۔) سر بھاری۔ عقل زائل ہوتی جائے۔ تنہا اور خاموش رہنے کی خواہش، ہلکی روشنی یا آہستہ گانا بجانا بھی ناگوار گذرے۔ قے یا متلی۔ کبھی کبھی درد سر سے بے چین۔ ہو کر رونا۔ وغیرہ اس کے خاص علامات ہیں۔

دل کے فعل کا کمزور ہونا۔ بہت عرصہ تک جریان، کثرت مباشرت بہت دنوں تک دل کی تکلیف متواتر دماغی محنت، مرض سوءِ مزاجی (جیسے گرمی)، دق، سرطان، پیشاب زلالی، وجع مفاصلی، نقرس، بہت دنوں تک بخار، یا کرم میں مبتلا رہنا، صفراء کی زیادتی، بدہضمی وغیرہ کے اسباب سے دماغ میں اجتماع الدم حالیہ ہوتا ہے۔

علاج

جلسیمیم X۱، ۳۰۔ شدید حالت میں سب سے بہترین دوا ہے۔ مزمن حالت، میں سلفر ۳۰ سے فائدہ ہوتا ہے، جلس X۳۔ (دوران سر،

ایسا محسوس ہو جیسا سر کے چاروں طرف کسی نے سر کو کس کر باندھ دیا ہے۔
دل کو یکسو نہ کرنا۔ ایک کے دو دیکھنا۔ اوپیم ۳۰-۳ گہری نیند، قبض،
اور دباؤ محسوس ہونا۔ خراٹے بھرنا وغیرہ۔

دماغی تھکاوٹ (BRAIN FAG)

جب بہت زیادہ دماغی محنت کی وجہ سے دماغ میں تھکاوٹ محسوس ہوتی ہے۔ اسی کا نام دماغی تھکاوٹ ہے۔

اعصاب کی تھکاوٹ میں السیڈ فاس ۳ x، بہت غمگین۔ السیڈ پکرک ۳۔ یادداشت کی کمزوری اور ذہن کا کند ہو جانا۔ زنک میٹالیکم ۶۔ یا زنک پکرک ۳، یادداشت کا زائل ہو جانا (خاصکر امتحان دینے کے وقت) آتھوزا ۳۔ اناکارڈی ایم ۳۔ تیز بیماری یا امورات خانگی سے گھبرا جانے سے اگر دماغ کمزور ہو جائے۔ کلکیریا فاس ۶ x۔ سفوف۔

مزمن دردسر۔ بہت محنت کرنے کے بعد قوت یادداشت کا کم ہو جانا۔ اعصاب کی کمزوری۔ ٹھنڈک سے علامات کا بڑھ جانا۔ اور گرمی میں کم ہو جانا وغیرہ علامات میں سلیکا ۶۔

دردسر (HEADACHE)

دردسر اکثر دوسرے امراض کی علامت ہے۔ اعصابی دردسر، اور رگوں میں تپکن ہوتی ہے۔ سر میں تیز درد، بھوک نہ لگنا۔ ذائقہ نہ محسوس ہونا۔ قے متلی وغیرہ علامات نمودار ہوتے ہیں۔

زیادہ چائے یا کافی پینا۔ ملیریا۔ درد دانت؛ بہت شراب پینا۔ دھوپ میں گھومنا۔ ڈرنا۔ جسم یا دماغ کی تھکاوٹ؛ خیالات بد۔ نیند نہ آنا۔ اور معدہ کی خرابی سے یہ مرض ہوتا ہے۔

اس میں مندرجہ ذیل ادویات مفید ثابت ہوئی ہیں۔

شدید حملہ میں

نکس وامیکا۔ سر میں انجماد خون کی وجہ سے سر درد کے ساتھ دوران سر، اور قبض، بل، چہرہ سُرخ، آنکھیں بڑی معلوم ہونا۔ برائی اونیا۔ تلخ قے، سر درد۔ گویا سر پھٹا جاتا ہو، کاکیولس قے یا متلی کی وجہ سے درد سر، تھوڑا پانی یا کف نکلنا) وزاٹرم البم۔

قے کی وجہ سے سر درد کے ساتھ سُستی اور سرد پسینہ) کافیا۔

اعصابی درد کے ساتھ نیند نہ آنا۔ سمی سی فیوگا۔ عورتوں کو ہسٹریا کی وجہ سے درد سر، (خاصکر ماہواری میں خرابی کی علامت میں) ایکونائٹ۔ سردی کے ساتھ درد سر ہونے میں، دوران خون کی خرابی میں آئرس۔ ورسی کیولم۔ درد سر کے ساتھ صفراوی قے ہونے کی حالت میں مفید ہے۔

(۲) مزمن درد سر میں

سلفر۔ کلکیریا کارب۔ نیٹرم میور، چینی نم سلف ۳ x ۳۰۔ گیلی بائی کارب سیپیا۔ کیلی کارب۔ سنگونیریا۔ نکس وامیکا۔ آرسینکم البم، کالیولس، زنکم۔ اعصابی کمزوری میں، یہ سب دوائیں ۶ سے ۳۰ تک فائدہ کرتی ہیں۔

چند خاص دواؤں کے علامات

ایکونائٹ ۶۔ ۳۰۔ دوران خون سے پیدا ہوئے درد سر میں؛ خوفناک درد سر۔ ایسا محسوس ہوتا گویا سر کے اندر کی کل چیزیں باہر نکلی جارہی ہیں۔ آدھے سر کا درد۔ کبھی کبھی سر اور کنپٹی میں درد۔ یہاں تک کہ آنکھوں میں درد ہونے لگتا ہے۔

حرکت کرنے، سر جھکانے سے سر درد کا بڑھنا۔ ۱۰ رآرام کے وقت کم ہونا۔ سرد، خشک ہوا لگنے کے بعد سر درد کا نمودار ہونا۔

بیلاڈونا ۶۔ ۳۰ سر میں تپکن کی طرح، روشنی یا کوئی آواز مریض برداشت نہ کر سکتا ہو، یکایک شروع اور بند ہوتا ہوتا ہو۔

میلی لوٹس ۱ x۔ اجتماع خون سے پیدا ہوا تیز درد، گویا سر،

پھیلا جاتا ہے۔ دردِ سر سے مریض پریشان ہو کر دیوار یا زمین پر سر ٹپکنے۔ یا پاگلوں کی طرح بکنا شروع کر دے تو اس دوا کے ایک دو ڈوز استعمال کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ (نصف گھنٹہ کے وقفہ سے میلی لوٹس مدر ٹنکچر کے دس قطرے فی خوراک کے حساب سے استعمال کرنا چاہیے۔)

جلسیمم ۳۔ دردِ سر کی وجہ سے مریض کو چاروں طرف اندھیرا دکھائی دے،

کروٹیلکس ۶۔ دردِ سر کی وجہ سے مریض خاموش رہے یا لنگڑا کر چلتا ہو یعنی زور سے ٹھپنا۔ کچھ بڑبڑاتے ہوئے گھومنا۔

اگنیشیا ۳۔ ۶۔ ۳۰۔ گھبراہٹ۔ چڑچڑاپن۔ یا دماغی جذبہ کی وجہ سے دردِ سر۔ نہایت غم کی وجہ سے دردِ سر۔ مریضہ ہسٹریا کے دردِ سر میں نہایت مفید ہے۔ سر میں میخ ٹھوکنے کی طرح درد ہو،

نائیٹرک ایسڈ۔

مگنیشیا فاس ۲x، ۱۲x، ۶x سفوف (گرم پانی کے ساتھ استعمال کرنا چاہیے۔) ناقابل برداشت دردِ سر۔ ایک طرف سے دوسری جگہ ہٹ جاتا ہو۔ کبھی کبھی بند ہو کر پھر شروع ہو جائے۔

آرنکا ۶۔ ۳۰۔ اجتماعِ خون، یا اعصابی کمزوری کی وجہ سے دردِ سر، آنکھوں کی پلک کا بھاری معلوم ہونا۔ آنکھوں کے آگے اندھیرا محسوس ہونا۔ آنکھ سرخ۔ آنکھوں میں جلن۔ سر کا گرم رہنا۔ سر، گردن اور کنپٹی کی رگوں کا پھڑکنا، اونچی آواز، روشنی، حرکت اور سونے سے مرض کی ترقی۔ اور خاموش بیٹھنے سے کم معلوم ہونا۔ گر جانے کی وجہ سے مزمن دردِ سر۔

برائیونیا ۳۔ ۶۔ ۱۲۔ ۳۰۔ اجتماعِ خون اور وجع مفاصل کی وجہ سے دردِ سر، حرکت سے بڑھنا۔ دوران۔ سر زیادہ بھاری محسوس ہونا۔ سر جھکانے سے ایسا محسوس ہو گویا سب کی سب چیزیں نکل آویں گی۔ سر اور کنپٹی میں درد۔ دبانے سے یہ درد کم ہو جاتا ہو،

نیم سر درد (خاصکر داہنے طرف) بار بار ڈکار اور پت کی قے ہونا،

دردِسر کے بعد ناک سے خون گرنا۔ کھوپڑی کے اگلے حصہ میں درد۔ سر گویا پھٹا جاتا ہے۔ ایسے علامات میں برایونیا ۳۔ کے استعمال سے اکثر فائدہ ہوا ہے۔

کلکیریا کارب ۳۰۔ بہت دماغی فکر کی وجہ سے دردِسر۔ سر میں زور کا درد۔ بالخصوص صبح کے وقت درد کا بڑھنا۔ جسم کے بالائی حصہ میں کثرت سے پسینہ آئے۔ خالی پیٹ رہنے پر ڈکار آنا۔ اور دماغ ٹھنڈا محسوس ہونا نیم سر درد۔

چائنا ۶-۱۲۔ کان میں گن گن کی آواز۔ سرخ چہرہ۔ جسم کمزور۔ بار بار جمائی آنا۔

لیلیم ٹگ ۶۔ کل سر کے اوپر درد محسوس ہونا۔ دونوں ہاتھوں سے پکڑے رہنے کی خواہش۔ بائیں کھوپڑی سے لیکر سر کے پچھلے حصہ تک درد۔ صبح اسہال کے ساتھ سر میں بھاری پن۔ ماہواری کی خرابی سے دردِسر، کھلی ہوا میں سر درد بڑھنا۔ اور غروبِ آفتاب کے وقت کم ہونا۔

نکس وامکا ۶-۱۲-۳۰۔ دوران سر، کھوپڑی، اور کنپٹی کی رگوں کا پھڑکنا۔ پھٹنے کی طرح کا درد، قے، متلی، قبض۔ غذا کے بعد، دماغی محنت کے بعد، او سر جھکانے پر درد کا بڑھنا۔ طاقت ور یا دموی مزاج والوں کا دردِسر۔ آدھے سر کا درد، صبح شروع ہوتا ہے اور بتدریج بڑھتا چلا جاتا ہے۔ اور شام کو کم ہو جاتا ہے۔ ترشی اور صفراوی قے، معدہ کی خرابی کی وجہ سے یا بواسیر کی وجہ سے دردِسر اور شرابیوں کے دردِسر میں یہ دوا زیادہ فائدہ کرتی ہے۔

پلساٹیلا ۳-۶-۱۲۔ ہاضمہ کے فعل کے فتور کی وجہ سے مزمن چیزوں کے زیادہ کھانے کے بعد ہی دردِسر۔ عورتوں کے آلات تناسل کے فعل میں خرابی ہو جانے کی وجہ سے دردِسر۔ ایک طرف کے کان کے پیچھے درد محسوس ہو، گویا کانٹا گڑ رہا ہے۔

فاسفورک السڈ ۶-۱۲-یا ۳۰۔ اعصابی کمزوری اور قوتِ باہ کی کمزوری کی وجہ سے دماغ اور گلے کے پیچھے درد۔ یادداشت کا کم ہونا۔ قوتِ بینائی کم ہو جانا اور کان سے کم سننا۔

سلکا ۶۔ ۱۱۔ یا ۳۰۔ تیز درد کی وجہ سے عقل جاتی رہنا۔ صبح کے وقت جاڑا محسوس ہونا۔ اور متلی کے ساتھ دبانے کی طرح دردِ سر کے ایک طرف ہٹ جانے کی طرح درد، آنکھ کے اوپر درد۔ یہاں تک کہ دیکھا نہ جائے۔

سیپیا ۶۔ ۱۲۔ ۳۰۔ دماغ میں بوجھ اور چھلکنے کی طرح درد۔ ماہواری کی خرابی کی وجہ سے متلی کے ساتھ سر درد۔ قبض۔ دائیں یا بائیں آنکھ کے اوپر والے حصہ میں درد کے علامات۔

اے۔پی۔ نگس ۳۔ عورتوں کو متلی کے ساتھ دردِ سر۔ گھومنے یا بہت محنت کرنے کی وجہ سے سر درد۔

ارجنٹم نائیٹریکم ۶۔ سر گھومنا۔ سر کے اندر درد، کپڑے باندھنے سے کم ہونا۔

پلمبم ۶۔ معدہ کی سختی سے پیدا ہوا مزمن دردِ سر۔

فلائنڈریم ۳×۔ سر کے تالو میں درد۔ گویا اس پر کوئی بھاری چیز رکھی ہے۔

سمی سی فیوگا ۳۔ اعصابی وجع مفاصل یا خرابی حیض کی وجہ سے دردِ سر۔ سر اور آنکھوں میں تیز درد۔ حرکت سے درد کا بڑھنا۔ کھوپڑی سے لیکر پشت تک آنکھوں کی پتلیوں کا پھیل جانا۔ ہذیان اور نظر کی خرابی، دبلی پتلی مریضہ ہسٹریا کو قے کے ساتھ درد۔ شرابی اور طالب علموں کا دردِ سر۔ نیند نہ آنا۔

سائکلے من ۳۔ تیز دردِ سر۔ آنکھوں کے سامنے رنگ برنگی چیزیں چلتی پھرتی نظر آئیں۔ صبح اور ماہواری کے وقت مرض کا بڑھنا۔

آئرس وارسیکلر ۳۔ قے یا متلی کے ساتھ دائیں جانب درد، خاصکر جگر کی خرابی۔ اور بہت بڑھنے کی وجہ سے ہو۔

کیلی بائی کروم ۶۔ (ایک آنکھ کے خاصکر دائیں آنکھ کے) ٹھیک اوپر کے حصّہ میں درد۔ درد کی جگہ انگلی کے ایک سرے کے نیچے آجائے۔

اسپائی جلیا ۳۔ کھوپڑی کے سامنے نوچنے کی طرح درد۔ آنکھوں تک پھیلا ہوا، حرکت سے درد کا بڑھنا اور اس کے ساتھ ہی سینہ کا دھڑکنا اور بے چینی ڈبہ سے

دبا کر کھینے پر درد کا کم ہونا۔ نصف جانب درد، طلوع آفتاب کے وقت درد کا شروع ہونا۔ اور دوپہر تک آہستہ آہستہ بڑھنا۔ اور اس کے بعد آہستہ آہستہ کم ہو کر غروب آفتاب تک جاتے رہنا۔

سینگوئیریا ۳۔ ۳۰۔ دن میں (یعنے طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک) سر میں درد، نیم سر۔ خاصکر داہنی طرف، ہر ساتویں روز درد سر، خون نکلنے کے وقت درد سر۔

کیو کلنتھس ورجنکا ۱×۔ متلی کے ساتھ یا صفراوی درد سر۔ پانچ۔ دس۔ پندرہ منٹ کا وقفہ دے کر وقت مقررہ پر آنے والے درد سر میں یہ دوا فائدہ کرتی ہے۔

گلونائین ۳۔ دھوپ یا آگ کی گرمی کی وجہ سے درد سر۔ کلرک، اخبار کے رپورٹر، کمپوزیٹر وغیرہ۔ (جن کو گیس یا بجلی کے نیچے روشنی میں ہمیشہ کام کرنا پڑتا ہے) کے سر میں درد میں بالخصوص یہ دوا مفید اور کار آمد ہے۔

سلفر ۶۔ ۱۲۔ ۳۰۔ سر میں یا کان کے پیچھے ٹیکن کا درد سر، سر کے بالائی حصہ میں گرمی، صبح اسہال، بواسیر سے اخراج خون کے رک جانے سے دماغ میں اجتماع خون کی وجہ سے درد، یا دوران سر۔

وریٹرم ورڈ ۳×۔ ۳۰۔ سر بھرا اور بوجھل۔ کل رگوں کا پھڑکنا، بیہوشی، کان میں بھوں بھوں کی آواز۔ قے یا متلی کے ساتھ اسہال۔

غذا:۔ شروع شروع میں کچھ نہ کھانا اچھا ہے۔ اگر دبانے سے درد میں کمی ہو تو کپڑا (خاصکر گیلا کپڑا) سر میں باندھنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ ٹھنڈے کمرے میں آرام۔ تھوڑی مقدار میں خوب گرم چائے یا کافی پینا بھی کبھی فائدہ کرتا ہے۔

آدھے سر کا درد۔ آدھا سیسی (HEMICRANIA)

معدہ یا اعصاب اکس (SENSORY NERVES) کی خرابی

کے ساتھ لفیف حصہ میں (کبھی بائیں کبھی دائیں طرف بھوؤں کے اوپر) ایک قسم کا درد عصبی یا درد سر ہوا کرتا ہے۔ اسی کا نام آدھا شیشی یا درد شقیقہ ہے۔ یہ خراب مرض ہے۔ مشکل سے آرام ہوتا ہے۔

بہت زیادہ دماغی محنت۔ پیشاب کی بیماری۔ وجع مفاصل منی کی خرابی وغیرہ وجہوں سے یہ مرض پیدا ہوتا ہے۔ بہ لنسبت مردوں کے عورتوں کو یہ بیماری زیادہ ہوتی ہے۔ جس خاندان میں عصبی بیماری زیادہ ہوتی ہے۔ وہاں یہ مرض ہوتا ہے۔

سر میں تیز درد، (خاصکر بائیں کھوپڑی میں) جاڑا لگنا۔ جمائی آنا۔ قے و یا متلی؛ روشنی یا آواز بالکل برداشت نہ ہوتی ہو۔ پسینہ۔ آواز بند ہونا۔ سر میں چکر آنا۔ خون کی کمی؛ بھوک نہ لگنا۔ وغیرہ اس کے خاص علامات ہیں۔ اس میں مندرجہ ذیل دوائیں کار آمد ہیں۔

مرض کے حملہ کے وقت

کیو ننتھس؛ جلس سنیگو نیریا یا آئرس کا استعمال کرنا اور اندھیرے کمرے میں خاموشی سے سونا اور میٹھی چیز کھانا چاہئے۔

زمانہ راحت میں

ناجا نکس وا۔ پوڈو۔ سیپیا۔ سپائی جلیا۔ جلاپنا آئرس۔ کافیا۔ کیلی کارب۔ کیلی بائی۔ یا مندرجہ ذیل ادویات میں سے انتخاب کر کے کچھ روز استعمال کرنا چاہئے۔ خیال رکھنا چاہئے کہ کسی طرح جسمانی تکان یا ذہنی انتشار نہ ہو۔ یا کسی طرح قواعد صحت کی پابندی شکست نہ ہو جائے۔

شراب اور گوشت وغیرہ غذائے محرکہ اور شب بیداری منع ہے۔

پرونس سپائی نوسا (PRUNUS SPINOSA) ۳-۶

اور سنیگو نیریا ۳...۲۰۰ بیلیڈونا ۶۔ جلس ۶۔ سلکا ۳۰۔ سر کے دائیں طرف کے درد میں فائدہ کرتا ہے۔ اور سپائی جلیا ۳۔۳۰۔ اور تھوجا ۳۰ سر کے بائیں طرف کے درد میں فائدہ کرتا ہے۔ ڈاکٹر پرتھوئیٹ مندرجہ ذیل ادویات کے استعمال کرنے کی رائے دیتے ہیں۔

ڈیوسن ۳x ورٹیرم ورائڈ ۳x۔ اپیکاک ۳۰۔ اسٹرکینیا ۳۰۔ ٹروپن ۲x یا ۳۔ ہائیوسیامس۔ ہائڈرو برومیٹ ۳x سفوف اور کنابس انڈیکا۔ ۳x۔ مرض کے حملہ کے وقت اگر تیز درد ہو، تو جلسیم ۱x، ۳۰ آئرس ۱x، ۳۰۔ کیونتھس ۲x۔ اسپیگوٹیریا وغیرہ دوائیں فوراً فائدہ کرتی ہیں۔

علاج معاون

تاریک کوٹھری میں سونا۔ اور تیلی چیزیں کھانا چاہیے۔
ٹھنڈی یا بہت گرم گیلی پٹی سر میں باندھنے یا سرسوں کی گرم پولٹس گردن کے نیچے۔ یا بہت گرم گیلی پٹی سر میں باندھنے سے فوراً فائدہ ہوتا ہے۔ برومائڈ اور افیون نلی دوائیں یا جلاب سے نقصان ہوتا ہے۔ پیشاب کی دوسری بیماری ہونے میں اس کا علاج کرنے سے یہ مرض بھی اچھا ہو سکتا ہے۔ مرض آلات بول ملاحظہ ہوں۔

سر چکرانا
(VEROTIGO OR GIDDINESS)

مرض دوران سر میں مریض کو ایسا محسوس ہوتا ہے۔ گویا اس کا جسم ہل رہا ہے۔ یا اس کے چاروں طرف کی چیزیں گھوم رہی ہیں۔
یکایک اُٹھ کر کھڑے ہونے پر مریض کی آنکھوں کے سامنے سرسوں کا پھول یا اندھیرا دکھائی دیتا ہے۔ کبھی کبھی وہ چکر کھا کے گر پڑتا ہے۔ سر میں خون کی کمی، یا اجتماع خون کی وجہ سے یہ مرض ہوتا ہے۔ بہت پڑھنے یا زیادہ جماع کرنے سے؛ نشہ؛ شب بیداری؛ سر میں چوٹ لگنے۔ بد ہضمی؛ دماغ۔ دل یا گردہ کی بیماری؛ وغیرہ کی وجہ سے یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے۔ سر گھومنا۔ یہ دوسرے امراض کی علامت بھی ہے۔ اس لئے اصلی بیماری کا علاج کرنے سے ہی یہ اچھا ہو جاتا ہے۔

علاج

معمولاً سر میں چکر آنے میں جلسیم ۳۰۔ مریض کو خوف۔ کہ شاید وہ پیچھے گر پڑے گا۔ ایسے علامات میں بورکس ۶۔

سونے کے وقت سر میں چکر آنے میں کونائم ۳ یا نیٹرم میور ۶۔ تلی کی وجہ سے سر میں چکر آنے میں کیو ریکس ۳ x۔ بہرے پن کے ساتھ دوران سر اور کان میں مختلف آواز آنے کی علامت میں یا جانا ۳۔ یا نیٹرم سلی سل ۳۔
نیند کے بعد دوران سر ہو تو لیکسس ۶۔

(۱) اعصابی دوران سر۔ دماغ کے بہت مرضوں کی وجہ سے خاص کر پھوڑا ہونا۔ دوران سر۔ کافیا ۶۔ نکس ماسکٹا ۱ x۔ ۱۲ اگنیشیا ۳۔ زنکم ۳-۶۔ تھریڈین ۳۔ قے یا متلی کی وجہ سے دوران سر۔ چلنے پھرنے یا آنکھیں بند کرنے سے بڑھنا۔ امبرا ۳۔

(۲) آنکھوں کے درد کی وجہ سے دوران سر۔ بہت دیر تک آنکھیں کھلی رہنے یا پھیلنے سے۔ تکان کی وجہ سے سر میں درد ہو، تو روٹا۔ ۱۔ ۳۔ آنکھوں کی پتلیاں اور عضلہ سکڑنے پر فای سوسٹگما ۳۔

(۳) امراض کان کی وجہ سے دوران سر۔ کاسٹیکم ۶۔ جلسیم ۳ x ۔ ۳۰۔ اسٹرامونیم ۳ x ۳۰ (۴) آنتوں کی خرابی کی وجہ سے نکس وامیکا ۲ x ۳۰۔ پلس ۶۔ برایونیا ۳۔ (۵) خون کی کمی کی وجہ سے دوران۔ صبح کے وقت شروع ہوتا ہے۔ اور اس میں درد سر اکثر نہیں ہوتا۔

غذا کے بعد اکثر دوران سر نہیں ہوتا۔ اور محنت سے زیادہ ہوتا ہے۔ برائٹا کارب ۶۔ لائیکو پوڈیم ۱۲۔ یا سلکا ۳۔ اسکی عمدہ دوائیاں ہیں۔
مقوی غذا اور زیادہ محنت نہ کرنا فائدہ مند ہے۔

(۶) خون کی زیادتی کی وجہ سے سر چکرانا۔ تکلیف اکثر صبح ہی شروع ہو جاتی ہے۔ اور اس کے ساتھ درد سر بھی موجود رہتا ہے۔ غذا کے بعد سر چکرانا بڑھ جاتا ہے اور محنت کے بعد کم ہو جاتا ہے۔

بیلاڈونا ۳ x ۳۰۔ نکس وامکا ۳۰۔ آرنکا ۳۔ جلس ۱ x ۳۔ گلونائن ۳۔ کاکیولس ۳۔ نیٹرم میور ۱۲ x۔ سفوف ۲۰۰۔ لیکسس ۶۔ اسکی اعلیٰ دوائیں ہیں۔ ہلکی غذا اور مقررہ محنت مفید ہے۔ اگر سر جھکانے سے تکلیف بڑھے تو کلکیریا کارب ۶ یا ۲۰۰۔ برایونیا ۳۔ ۳۰۔

یا سیپیا ۶۔ ۲۰۰ نہایت مفید و کار آمد ہیں۔

اعصابی کمزوری کی وجہ سے دوران سر۔ فاسفورس ۲۔ الیسڈ فاس ۳x۔ چاٹنا ۳۔ زنکم ۶۔ ٹیالیکم ۶۔ حسب علامات مفید و کار آمد ہیں۔

دوران سر سے آگے کی طرف گرنے میں سپائی جلیا ۳۔ ۳۰۔ سائیکوٹا ۶۔ سر میں چکر آکر پیچھے کی طرف گرنے میں برائیونیا ۶۔ ۳۰۔ نکس وامکا ۳x ۲۰۰۔ رسٹاکس ۶۔ ۳۰ دوران سر سے دائیں بائیں گر پڑے۔

علاج معاون:۔ جذبہ پیدا کرنے والی اشیاء کھانا منع ہے۔ پاک ہوا میں رہنا۔ ٹھنڈے پانی سے نہانا۔ زود ہضم اور مقوی چیزیں کھانا مناسب ہے۔

تشنج حلقوم

نرخرہ کے بالائی حصہ کا نام حلقوم ہے۔ نیند کے شروع میں (خاصکر دانت نکلتے وقت) اگر بچہ کے حلقوم کا سوراخ بند ہو کر اس کی سانس رکنے کے علامات ہو، تو اس کو تشنج حلقوم کہتے ہیں۔ یہ ایک عصبی مرض ہے۔ آلہ تنفس کا مرض یا کھانسی کی بیماری نہیں ہے۔ ننہال یا ددیہال میں یہ مرض رہنا۔ بچوں کی ہڈیوں کا ٹیڑھا ہونا۔ سردی لگنا۔ معدہ کی خرابی۔ دانت نکلنے کی وجہ سے سوزش وغیرہ اسباب سے یہ مرض ہوتا ہے۔

(۱) مرض کے حملہ کے وقت کا علاج

ایکون ۱x۔ (خشک کھانسی) سانس بند ہو جانے کا ڈر۔ بیل ۳x یا جلس ۲x (تشنج ہونے پر)، اپیکاک ۳x کف بڑھنے پر کیوپرمٹیالیکم ۶۔ (تشنج زیادہ ہو) ہر مرض کی تیزی کے مطابق یہ دوائیں دس پندرہ منٹ کے وقفہ سے دینا چاہیے۔

(۲) مرض کی تیزی کم ہونے پر

فاسفورس ۳۔ (کھانسی کے ساتھ درد سینہ) سپنجیا ۱x۔ ۳۰x۔ (خشک سخت کھانسی)، یہ سب ہی دوائیں تین چار گھنٹہ کے وقفہ سے دینا چاہیے۔ زیادہ حال کے لئے امراض اطفال میں حلقوم کا بڑھنا ملاحظہ ہو۔

نیند نہ آنا (SLEEPLESSNESS)

یہ بھی اکثر دوسرے مرض کی علامت ہے۔ سر میں خون کی زیادتی اور پیر سرد ہونا۔ بہت کھانا۔ فاقہ۔ بہت چائے یا کافی پینا۔ قبض۔ دماغی جذبہ۔ تفکرات وغیرہ اسباب سے نیند نہیں آتی۔

اس میں مندرجہ ذیل ادویات نہایت مفید کار آمد ہیں۔

کافیا ۶۔ ۳۰۔ اس مرض کی خاص دوا ہے۔ خاص کر جب کسی وجہ سے دل میں جوش ہو۔

اگنیشیا ۳۔ ۳۰۔ تکلیف، تردد، وغیرہ کی وجہ سے نیند نہ آتی ہو۔ متواتر چونکنے کی وجہ سے نیند میں خلل ہو۔

کیومملا ۱۲۔ دانت نکلنے کے وقت بچہ کو نیند نہ آئے۔

بیلاڈونا ۳۔ کیومملا سے اگر فائدہ نہ ہو۔ نکس وامیکا ۶۔ ۳۰۔ رات کے دو تین بجے نیند کھل جائے۔ پھر بہت دیر تک نیند نہ آئے۔ بعد کو آوے۔ بہت کھانے یا قبض کی وجہ سے نیند نہ آتی ہو۔ پڑھنے یا نشہ پینے، بدہضمی یا کرم کی وجہ سے خرابی۔ وراٹرم البم ۳۰۔ خوف۔

لائیکوپوڈیم ۳۰۔ دوپہر کے وقت غذا کے بعد ہی نیند نہ روک سکنا۔ جاگتے ہی بہت سستی محسوس ہونا کاکیولس ۳۰۔ آنکھیں بند ہوتے ہی برے خواب دیکھنا۔ نیند کی خواہش۔ مگر سوتے ہیں ڈرتا ہو۔

امبرا گریشیا ۳۰۔ کاروبار کے تفکرات کی وجہ سے نیند نہ آنا۔

پلسا ٹیلا ۶۔ ۳۰۔ رات کے پچھلے حصہ میں نیند نہ آوے۔

سائنا ۲ x ۔ ۲۰۰ کرم کی وجہ سے نیند نہ آوے۔

آرم ۶۔ یا نائیٹرک ایسڈ ۶۔ گرمی یا پارہ کھانے کی وجہ سے نیند نہ آنا۔

چائنا ۶۔ ۳۰۔ جریان خون یا اسہال کی کمزوری کی وجہ سے نیند نہ آنا چاہیے۔ پینے سے بے خوابی ایسی حالتوں میں خاصکر مفید ہے۔

لیکیسس ۶۔ ۳۰۔ نیند کھلنے کے بعد ہی کسی مرض کا بڑھنا۔

اونیا سیٹوا مدر ٹنکچر (فی خوراک ۳۔۵۔ بوند) نیند نہ آنے کی

خاص وجہ نہ معلوم نہ ہو۔

پلسی فلورا انکارنیٹا :۔ نیند نہ آنے کی اعلیٰ دوا ہے۔ فی خوراک مدر ٹنکچر ایک قطرہ سے تیس قطرہ تک ؛ مدنا پور کے ایک صاحب کو دس برس تک نیند نہ آئی۔ ایک مہندو دھرم کے واعظ نے اس کتاب کو دیکھ کر یہ دوا دی اور اسی دوا کو استعمال کرنے سے ان کو آرام سے نیند آنے لگی ۔ اور تب سے ان کا مرض بیخوابی بالکل جاتا رہا۔

ایکو نائٹ :۔ بیچینی کی وجہ سے نیند نہ آنا۔ اوپیم ۔ سائی پری پیڈیم ؛ فاسفورس (بڑھاپے میں نیند نہ آنا) سیپیا ۱۲۔ اور سمی سی فیوگا ۳۔ عورتوں کے پیڑو کی خرابی سے بے خوابی) فیرم فاسفوریکم ۶۔ اور کھو جا ۶۔ (چائے پینے اور کمی خون کی وجہ سے نیند نہ آنا ، کیلی بروسیم ۔ آرسینکم ۔ کیلی آیوڈ ۔ کیمفر وغیرہ دوائیں علامات کے موافق دینا چاہیے ۔ اجتماع خون کی وجہ سے بے خوابی میں فیرم فاس ۔ ۳ بہت دنوں تک استعمال کرنا چاہیے ۔ سلفر ۳۰۔ خاصکر رات میں ۲ و بجے سے ۵ بجے تک ، نیند نہ آتی ہو ۔ پیسی فلورا کے علاوہ بے خوابی کی سب دوائیں معمولاً اونچی طاقت میں دی جاتی ہیں۔

تدبیر معاون

سونے سے پہلے منہ سر ۔ گردن کا پچھلا حصہ ۔ کان اور دونوں پیر ٹھنڈے پانی سے دھو ڈالنا چاہیے ۔ اور گیلے کپڑے ، یا گرم پانی سے تمام جسم پونچھ ڈالنا چاہیے ۔ یا تھوڑی دیر تک ٹھنڈی ہوا میں گھومنا چاہیے ۔ اس سے خوب نیند آئے گی ۔

غذا کھانا ۔ نشہ پینا ۔ یا خوب اونچے تکیہ پر سر رکھ کر سونا منع ہے ۔

نیند کی زیادتی

(SLEEPING- SICKNESS

یہ گرم ممالک کا ایک مرض ہے ۔ اس خوفناک مرض نے افریقہ کے چند مقامات کو انسانوں سے خالی کر دیا ہے ۔ اس ملک میں کبھی کبھی مرض لنوام والے مریض ملتے ہیں ۔ ایک مکھی موسوم بہ گلو سینا کے کاٹنے کی وجہ سے شروع میں بخار ، لاغری ، سستی ، تلی کا بڑھنا ۔ ناک اور

گال کا پھولنا۔ ہاتھ و پیر میں کپکپی، افسردگی۔ آواز بلند وغیرہ علامات ظاہر ہوتے ہیں۔ اس کے بعد گہری نیند آتی ہے اور آخر میں موت ہو جاتی ہے۔

اس مرض کی پہلی علامت یہ ہے کہ مریض چند دنوں تک مُردے کی طرح پڑا رہتا ہے۔ اس وقت بات کا پتہ لگانا مشکل ہو جاتا ہے کہ یہ زندہ ہے یا کہ مُردہ۔ بہت لوگوں کا بیان ہے کہ یہ ایک خاص طرح کا ملیریا بخار ہے۔ مکھی اس کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاتی ہے۔ اور ایک انسان سے دوسرے انسان میں یہ پھیلتا ہے۔ اسی لئے جنگل جھاڑی صاف رکھنے کو کہا جاتا ہے۔

حفظ ماتقدم:۔ اگر ایسا انتظام کیا جائے کہ تگوسینا مکھی کاٹنے نہ پائے تو اس مرض سے نجات مل سکتی ہے۔

علاج

اس مرض کا پتہ چلتے ہی آرسنک ۲x یا انٹم ٹارٹ (۳x)، سفوف دینا چاہئے۔ اگر اس دوا سے فائدہ نہ ہو تو کلورل ہائڈریٹ ۳x، تین چار گھنٹہ کا وقفہ دیکر استعمال کرنا چاہئے ایک دو ہفتہ کھانے کے بعد اگر فائدہ ہو تو ۳x، کے عوض ۳۰x، دینا چاہئے۔ پورا فائدہ ظاہر ہونے پر دوا بند کر دینا چاہئے۔

کلورل ہی سے اگر فائدہ نہ ہو تو حسب علامات اوپیم۔ نکس ماسکیٹا۔ اے پیس، آرسنک، ہلی بورس، لیکسس، ناجا، کیلی بروم، ناسکس، سلفر دیں۔ یہ نہایت مفید اور کارآمد ثابت ہونگے۔

۷ جنوری سنہ ۱۹۳۲ء کو روٹر کے تار میں حسب ذیل اشاعت ہوئی تھی۔ کہ فرانس و انگلینڈ، سوئزرلینڈ، اور کناڈا میں ہچکی کے ساتھ ایک قسم کی گہری نیند (SLEPING IHICCOUGHS) نام کا ایک خوفناک مرض نمودار ہوا ہے۔ اس کی تشخیص نہیں ہو رہی ہے۔ اس لئے ایلوپیتھک ڈاکٹر اس کی دوا دے کر اچھا نہیں کر سکتے۔ لیکن ہم لوگوں کو نا امید ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے ایک اچھا میٹریا میڈیکا لے کر اس کی مدد سے جن دواؤں سے مرض کی کثرت علامات ملتے ہوں وہی

دوا انتخاب کر کے مریض کو دینا چاہیے۔ اس سے مریض کو بہت فائدہ ہونے کی امید ہے۔

خواب میں ڈرنا (NIGHTMARE)

بدہضمی۔ بستر پر ایسی حالت میں سو جانا۔ رات کے وقت بہت کھا جانا۔ بچوں کے حلقوم کا بڑھنا وغیرہ۔ اسباب سے یہ مرض پیدا ہوتا ہے۔

سینہ پر گویا کوئی بھاری چیز رکھی ہے۔ ایسی تکلیف دینے والے خواب کو خواب میں ڈرنے کا مرض کہتے ہیں۔ خواب کی حالت میں مریض کو حرکت کرنے یا بولنے کی طاقت نہیں رہتی۔ چیخ کر نیند کھل جانے پر مریض کو آرام محسوس ہوتا ہے۔

علاج

کیلی برومیٹم ۱x۔ (یا پی اونیا ۳x) سونے سے کچھ پہلے استعمال کرانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ غذا کی خرابی سے مرض (نکس وامیکا ۶۔ چائنا ۳ (سینہ پر دباؤ، بوجھ محسوس ہونے پر)، سلفر ۳۰۔ کلیجہ دھڑکنا۔) اجتماع خون سے بیماری ہونے کی وجہ سے، فیرم فاس ۶x۔ یا ایکونائٹ ۳۔

بہت زیادہ کھانا۔ محرک غذا کھانا پینا۔ اور چت سونا ترک کر دینا ہے۔ مکان کے باہر کھیلنا یا جسم دبانا مفید ہے۔

ہسٹریا (HYSTERIA)

باؤ گولہ جس کا ذکر آیوروید میں آیا ہے۔ وہ اور ہسٹریا ایک ہی بیماری نہیں ہے۔ گو کہ دونوں میں بہت کچھ مشابہت ہے۔

نظام اعصاب کی خلل کی وجہ سے "ہوتا یہ" مرض ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے پیٹ پھولنا۔ تکلیف دینے والی ڈکار۔ یا ہچکی، تیز سانس میں تکلیف۔ اور سانس لینے اور نکالنے میں زور کی آواز۔ آواز بیٹھی ہوئی۔ پیشاب بند۔ آواز بند۔ پیٹ سے گلے تک گولے کی طرح چیز بڑھتے ظاہر ہونا۔ سر میں درد۔ وغیرہ علامات ظاہر ہوتے ہیں۔ ہسٹریا میں ایک بارگی عقل زائل نہیں ہوتی۔ بہت سی جگہوں میں رحم یا خصیۃ الرحم کی وجہ سے یہ بیماری

ہوتی ہے۔ جوان عورتوں میں کبھی کبھی مردوں کو یہ بیماری ہوتی ہے۔

علاج

بے ہوشی کے وقت کیمفر یا ماسکس یا ایمونیا۔ ناک کے پاس رکھنے پر، ماسکس ۳۔ استعمال کرانے سے، مریض جلد ہی ہوش میں آجاتا ہے۔ اچھی حالت میں مندرجہ ذیل دوائیں دینے سے مرض دور ہو سکتا ہے۔

مریض ہمیشہ اُداس، بے چین رہے؛ وقت مقررہ میں عرصہ تک حیض کا خون جاری ہو، یا ایکبارگی حیض بند ہو کر رحم میں انجماد خون کی وجہ سے ہسٹریا ہو، تو پلاٹی نا ۶۔ ۳۰۔ (جو عورتیں ہمیشہ اپنی تکلیف دوسروں سے کہا کرتی ہیں۔ ان کو پلاٹینا سے زیادہ فائدہ ہوتا ہے)

پیٹ سے گلے تک گولہ اُٹھتا محسوس ہو۔ اسی کے ساتھ سانس رکتی ہو، تھوک نہ نگل سکے۔ اینٹھن یا تشنج۔ سر کا بالائی حصّہ گرم۔ آنکھوں میں پانی بھر آنا۔ ایک مرتبہ خوشی؛ ذرا بات رنج کی علامات میں اگنیشیا۔ ۶۔ ۳۰۔ (جو عورتیں اپنے دل کا حال پوشیدہ رکھتی ہیں۔ اُن کے لئے اگنیشا زیادہ کارآمد ہے۔

پیٹ سے گلے تک گولہ اُٹھنا اچھی طرح معلوم ہو؛ سانس میں تکلیف ہو کر نفخ شکم ہو، ایسے علامات میں اسافوٹیڈا ۶۔ ماہواری بند ہونے یا ماہواری کے درد کی وجہ سے ہسٹریا ہونے میں پلساٹیلا ۶۔ سائمنا ۶۔ سلکا ۳۰۔ یا کاکیولس ۶۔ رحم کی خرابی سے ہسٹریا ہونے میں دماغی بے چینی، تیرگا، نا اُمیدی۔ بائیں بغل میں یا بائیں پستان کے نیچے درد۔ سیمی سی فیوگا ۳۔ بے ہوشی کے وقت ہذیان۔ اور بے ہوشی نہ رہنے کے وقت بہت قسم کی بیماری نمودار ہونے پر دورے ری آنا۔ درد زیادہ پیشاب؛ آواز بیٹھی ہوئی۔ اُداسی وغیرہ علامات میں کاسٹیکم ۶۔ جیلاڈونا ۶۔ نکس وامیکا ۳۰۔ کیموملا ۶۔ کنابس انڈیکا ۳ x ۔ کا فیہ ۶۔ مکس موسکاٹا ۳ x ۔ ہائیوسیامس ۶۔ آرم میٹالیکم ۶۔ ٹیرنیٹولا ۶۔ اور زنکم فاسس ۳۔ درمیان دینا چاہیئے۔

ہسٹریا کا فٹ (دورہ) ہوتے ہی مریضہ کا کپڑا ڈھیلا اور منہ پر ٹھنڈے پانی کا چھینٹا دینا چاہیے۔ اس کے بعد کچھ ہمدردی نہ دکھائیں۔ زیادہ پیشاب ہونے پر مرض آپ ہی آپ کم ہو جاتا ہے۔ اس لئے مریضہ کو بار بار پیشاب کرنے کی کوشش کرنا چاہیے۔

"مرض مالیخولیا، غشی، ہسٹیریا (اختناق الرحم ملاحظہ ہو) ہسٹریا کے مریض کو ٹھنڈی جگہ میں رہنا اچھا ہے۔ کاشتی وغیرہ جگہیں اچھی ہیں۔

سکتہ

((APOPLEXY)

اچھی خاصی حالت میں چلنے پھرنے کے وقت یکایک گر کر بالکل یا کچھ بیہوش ہو جانے کو سکتہ کہتے ہیں۔ اس مرض کے مندرجہ ذیل اسباب ہیں۔

(۱) دماغ میں خون لے جانے والی رگوں میں خون زیادہ ہو جانا۔

(۲) دماغ کی نسیں جن میں خون کا دوران ہوتا ہے۔ کٹ جانے سے خون نکلنا۔

(۳) یا یک سر میں پانی جمع ہونے کے سبب، یہ مرض کبھی آہستہ آہستہ ظاہر ہوتا ہے اور کبھی یکایک شروع ہوتا ہے۔ مریض اچھا اور تندرست ہے۔ یکایک گر پڑا۔ اور ہوش وحواس یا چلنے پھرنے کی طاقت کھو بیٹھا۔ لیکن سانس اور دوران خون کے فعل میں کوئی خلل نہیں پڑتا۔

نبض نہایت کمزور، آنکھوں کی پتلی پھیلی ہوئی۔ یا ایک پھیلی ہوئی۔ دوسری سکڑی ہوئی۔ یا نصف کمزور، یا پورے جسم میں تشنج۔ ایک طرف کا اکڑ جانا وغیرہ علامات نمودار ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ کبھی کبھی مریض کے یکایک بے ہوش ہونے کے پہلے کئی دنوں تک سر جھکنے سے متلی، بے ہوشی کی طرف رجحان۔ سر میں درد، قے، سر کا بالائی حصہ گرم محسوس ہونا، قبض، پیشاب کا وزن مخصوص گھٹ جانا، دل بے چین۔ وغیرہ علامات ظاہر ہونے لگتے ہیں۔ ایک دوسرے قسم کا بھی مرض سکتا ہوتا ہے (نصف دھڑ کے فالج میں)، سر بھاری۔ ناک سے زور کے ساتھ خون گرنا۔ گہری نیند، کانوں کے اندر ایک قسم کی آواز محسوس ہونا۔

نبض کمزور یا تیز:۔ کسی حصہ جسم کا بے قابو ہونا۔ متلی، چلنے کی طاقت نہ رہنا۔ وغیرہ علامات نمودار ہوتے ہیں

شراب وغیرہ پینا۔ بہت زیادہ کھانا پینا۔ کندھے پر بھاری چیز کا بوجھ اُٹھانا۔ سینہ چوڑا۔ اور گردن چھوٹی، دماغی تفکرات یا تحریک۔ حیض رُکنا، دل کے فعل کی خرابی، گرنا۔ سر کے کسی حصہ میں چوٹ لگنا۔ مرض آتشک، پیشاب میں البومن ملی ہوئی۔ زیادہ عمر (۴۰ سال سے بعد) میں وجع مفاصل، نقرس، سیسہ کا غلط استعمال وغیرہ اسباب سے مرض سکتہ ہوتا ہے۔ عالم ضعیفی میں بہت زیادہ کھانے پینے، یا زیادہ دماغی تحریک گردہ، یا دل کی وجہ سے پیدا ہوا سکتہ بہت ہی اندیشہ ناک ہے۔

اس میں مندرجہ ذیل ادویات کارآمد ہیں۔

(۱) شروع میں نکس وامیکا، ایکون، بیل، مفید ہیں۔

(۲) سر سے خون نکلنے کی وجہ سے (لقوہ، وغیرہ علامات میں) ایکون۔ بیلاڈونا۔ فاسفورس۔ کاکیولس، رسٹاکس۔

اس مرض کی کچھ مخصوص دوائیں مندرجہ ذیل ہیں۔

لاروسیرلیسس x۱۔ مرض سکتہ کی ایک اعلیٰ دوا ہے۔ خاصکر جب مرض یکایک شروع ہو۔

ایکونائٹ x۱۔ نمدار ہوا میں نبض ممتلی، تیز، یکساں، جلد گرم، اور خشک، زبان مفلوج ہونے کی وجہ سے بات نہ کر سکے۔ ڈاکٹر سانڈرس مس، نے ایک بے چلین، قریب المرگ، مریض کو ایکون ۲۰۰ کھلا کر شفا بخشی ہے۔

آرنکا ۶۔ بوڑھے آدمیوں کے دماغ میں اجتماع خون، بالخصوص اگر مرض کا سبب گر پڑنا۔ یا چوٹ لگنا ہو تو یہ مفید ہے۔

بیلاڈونا:۔ بے ہوشی۔ آواز نکلنا۔ چہرہ سرخ، اور سوجا ہوا سر اور گلے کی ورید دل میں جن میں خون کا دورہ ہوتا ہے آماس اور تشنج، چہرہ اور ہاتھ پیروں میں تشنج۔ آنکھوں تلی پھیلی، پیشاب بند۔

بیخبری میں پیشاب نکل جانا۔ نبض کمزور چلے تو بیلاڈونا کا استعمال کارآمد ہے۔

برائیٹا کارب ۶، ضعیفوں کی بیماری میں یا زبان ماؤف ہونے پر۔ یا داہنے طرف فالج ہو۔

ہایوسیامس ۳x، ۶۔ بے خبری سے پیشاب ہو جانے میں۔

اوپیم ۶x، ۳۰۔ گہری نیند۔ (بے ہوشی کی طرح) نبض ممتلی، سانس میں زور کی آواز، چہرہ میں آماس، سیاہی مائل سرخ رنگ۔ نصف کھلی آنکھیں۔ آنکھوں کی پتلی پھیلی ہوئی، ہاتھ پیر ٹھنڈے خون لے جانیوالے نسوں سے خون بہنا۔ کوئی فائدہ نہ ہونے سے یہ دوا ہر گھنٹہ پر دینا چاہیے۔

نکس وامیکا، ۶۔ ۱۲۔ ۳۰۔ سر میں انجماد خون کی وجہ سے سکتہ، سر سے رطوبت یا خون اخراج ہونے میں بہت غذا، شراب پینا، رات میں جاگنا۔ کثرت سے کھانا۔ یا کسی اور وجوہات وغیرہ سے سکتہ ہو۔

گلونائن ۳۔ دوران سر۔ سر میں سامنے اور پیچھے درد۔ متلی، روشنی میں مرض بڑھنا۔

سٹرکینینم فاس فوریکا ۲x، ۳x۔ یہ بھی اس مرض کی اچھی دوا ہے۔

خوراک دوا

سخت حالت میں بتیس، بیس ۲ منٹ کے وقفہ سے دوا دینی چاہیے۔

مرض سکتہ کے بعد فالج ہونے میں کاسٹیکم ۶۔ کپرم ۶۔ کاکیولس ۶۔ سلفر ۳۰۔ پلمبم ۶، ۳۰۔ زنکم ۶، ۱۲۔ فاسفورس ۳، آلیڈری نیلن ۳x۔ یا ایسیٹڑی الیس، ۶، دینا چاہیے۔

ہائڈروسیانک ایسڈ ۳x۔ یا آسج نائی ۶، درائیڑوسائیڈ ۶، وغیرہ دوائیں بھی بیچ بیچ میں ضروری ہوسکتی ہیں۔ دوا سے زیادہ فائدہ نہ ہونے سے بجلی کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔

علاج معاون

بستر پر پوری طرح آرام کرنا۔ دماغی جذبات ترک کر دینا۔ اس کا خیال رکھنا کہ مریض کو بستر کا زخم نہ ہو جائے۔ تھوڑا گرم پانی (۹۵-۹۰) تھوڑا نمک ملا کر ایک دن کا ناغہ دیکر اس سے نہانا چاہیے۔ شروع حالت میں بجلی کا استعمال۔ ایک

ماہ بعد جسم و ہاتھ پیر دبانا چاہیئے
غذا:- مٹھائی، دودھ، تازی مچھلی کا شوربہ مفید غذا ہے۔ چائے، کافی، شراب وغیرہ اشیاء محرکہ اور گوشت، یا گھی یا گرم مصالحہ کی بنی چیزیں کھانا منع ہے، مرض کی شدید حالت میں۔ یا بے ہوشی ہوتے ہی مریض کو بڑے کمرے میں لے جا کر بستر پر سلا دینا چاہیئے۔ تکیہ پر سر رکھ دینا چاہیئے۔ اور گرم کپڑے اُتار دینا چاہیئے۔ بعدہ گرم پانی میں کپڑا بھگو کر، اور نچوڑ کر ہاتھ پیر سینک دینا چاہیئے اور پیٹ پر رائی کی پٹی باندھنا ضروری ہے۔ اس کے ساتھ ایکونائٹ۔ بیل۔ یا بیلا ڈونا۔ یا اوپیم (علامات کے مطابق) استعمال کرانا چاہیئے۔ (مرض کی شدید حالت میں) ہاتھ و پیر ٹھنڈے ہو جاتے ہیں۔ گرم پانی سے سینکنا چاہیئے۔

سر پر ٹھنڈے پانی کی پٹی باندھنا اور کپڑا جو مریض پہنے ہو ڈھیلے کر دینا چاہیئے۔ مریض کے قریب صاف ہوا کی آمد و رفت میں کچھ خلل نہ ڈالنا چاہیئے (بیان کو لگتا ملاحظ ہو۔)

مرگی۔ صرع (EPILEPSY)

مرگی عضوی بیماری نہیں ہے۔ یہ نظام عصبی کی ایک مزمن بیماری ہے۔ اس کے خاص علامات ہیں۔

یکایک بے ہوش ہو جانا اور ہاتھ پیر میں تشنج ہونا۔ اسکا اصلی سبب آج تک طے نہیں ہوا۔ لیکن کبھی کبھی موروثی ہوا کرتا ہے۔

چوٹ لگنا۔ ڈر جانا۔ چھوت دار بیماریاں، جلق، آتشک، زیادہ مے خواری۔ بہت بولنا۔ یا بالکل خاموش رہنا، رسولی، کرم، جسمانی یا دماغی بے حسی، دوسری مرتبہ دانت نکلنے کے وقت، لڑکپن کی حالت میں، دوسرے مرگی کے مریض کا تشنج وغیرہ دیکھنا۔ اس مرض کے عام اسباب کہے جا سکتے ہیں۔

یکایک بے ہوش ہوکر مریض زمین پر گر پڑتا ہے۔ کسی کسی کو مرض صرع ہونے کے پہلے دوران سر ہوتا ہے۔ درد سر۔ سر کے اندر کوئی کیڑا رینگتا ہوا محسوس ہونا، دھندلاپن دکھائی دینا۔ کان میں آواز آنا، جسم میں درد، تمام جسم میں لرزہ۔ سر بے قابو ہونا۔ وغیرہ علامات دکھائی دیتے ہیں۔

اکثر مریض زور سے رو کر یکایک گر پڑتا ہے۔

مرض شروع ہوتے ہی تمام جسم میں اکڑن، گردن سخت، اور ٹیڑھی ہو جاتی ہے۔ آنکھوں کی پُتلیاں نیچے اوپر اُٹھنے لگتی ہیں۔ ہاتھ کی انگلیاں سکڑنے لگتی ہیں۔ اور کلیجہ دھڑکنے لگتا ہے۔

چہرہ پہلے زرد، بعدہٗ سُرخ ہو جاتا ہے۔ مُنھ سے جھاگ نکلنے لگتا ہے۔ ہاتھ و پیر ڈھیلے، سرد جما ہوا پسینہ نکلتا ہے۔

بیس۲ بیس منٹ کے بعد یہ علامات کم ہونے لگتے ہیں۔ اور مریض سو جاتا ہے۔ بہت دنوں تک اس مرض میں مبتلا رہنے پر آہستہ آہستہ دماغی فطرت کمزور ہو جاتی ہے۔ اور مریض کو پاگل پن یا تمام جسم میں فالج ہو جا سکتا ہے۔

تشخیص مرض

اختناق الرحم (ہسٹیریا) میں مرگی کی طرح ایکبارگی بے ہوشی نہیں آجاتی۔ یا مرض ہونیکے پہلے مریض ایک دم چیخ نہیں اُٹھتا۔

مرض سکتہ میں مرگی کی طرح متواتر تشنج نہیں رہتا۔ اور مرض سکتہ جھاگ کی طرح سانس لینے اور نکالنے میں آواز نہیں رہتی۔

اس میں مندرجۂ ذیل ادویات مفید و کارآمد ہیں۔

(۱) شدید مرض صرع میں:۔ اگنیشا، ایسڈ ہائڈرو، سیانک، کیلی۔ برم۔

(۲) مرض مزمن صرع میں:۔ بیلاڈونا۔ کیوپرم ایسڈ۔ کلکریا کارب۔ ہائڈروسٹ انڈیگو، سنٹے پلمبم۔

(۳) کرم سے پیدا ہوا۔ سائنا ۲x۔ سنٹے نائن ۱x۔ سفوف۔

فلکس ٹیو کریم ۶۔ انڈی گو۔

(۴) جلق وغیرہ کے اسباب سے

ایسڈ فاس، باٹرنا، فاسفورس، نیرم۔ ایسڈ سلف۔

(۵) خوف زدہ:۔ (یا نیند کے وقت بے ہوش ہوتے ہیں۔) اوپیم۔

(۶) دانت نکلنے کے وقت:۔ بچوں کے امراض کے بیان کے مرض تشنج کی دوائیں دینی چاہیئیں۔

چند مخصوص ادویات:۔ اناتھ کروکیٹا ۲×۲: عالم نسخفی میں۔ شدید حملہ کے شروع حالت میں (خاصکر تیز تشنج) اکڑنے کی طرف رجحان اور منھ سے نکلنے کے علامات میں یہ زیادہ فائدہ کرتا ہے۔

پیٹ سے سر کی طرف گرمی کی پٹیں اُٹھتی ہیں۔ دورے کی ابتدا کندھوں کے درمیانی حصّہ سے ہوتی ہے۔ جہاں درد ہوتا ہے۔ گلے میں گھٹن کا احساس؛

سائکیوٹا ۶۔ خوفناک تشنج (خاصکر بچوں کو)

آرٹے میسیا ۱×۶: (شراب یا انگور کے جھاگ دار عرق سے تیار ہوئی شراب کے ساتھ اس کو استعمال کرنے سے زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔

بار بار جلد جلد مرض کا حملہ۔

ایسڈ ہائڈروسیانکم ۳×: آنکھوں کی پتلی پھیلی۔ ساکت اور نظر تیز آنکھیں، چیخ کر بے ہوش گر پڑنا۔ جھاگ نکلنے کی علامت میں۔

بیلاڈونا ۱×: چمکیلی، سرخ آنکھیں، چہرہ سرخ، آنکھیں پھیلی یا اندر چلن۔ روشنی کا برداشت نہ ہونا۔ چونکنا وغیرہ علامات شدید مرض میں۔

کیلی سیانے ٹس ۳۰: بیہوش ہو کر گر پڑنا۔ تیز تشنج یا اکڑن، جسم نیلا ہو جانا: سانس لینے میں تکلیف وغیرہ علامات میں۔

اگنیشیا ۶۔ دماغی خرابی (جیسے رنج و خوف، کام کئے ہوئے پر افسوس کرنا) کی وجہ سے یا کسی قسم کی نفرت کی وجہ سے پیدا ہوئے شدید امراض میں: ہوش میں نہ رہنے پر۔

کیوپرم ایسٹیکم ۳× ۔ مفوف۔ بہت تشنج، اور چہرہ نیلا۔

کلکیریا کاربٹ ۳۰۔ کنٹھ مالا کے مریضوں کے لئے نہایت مفید و کار آمد ہے۔
بیو فو۔ ۶، جلتی سے پیدا ہوئے مرض میں: بالخصوص مزمن صرع کی یہ ایک عمدہ دوا ہے۔
اوپیم ۶۔ (مزمن مرض میں) اگر تشنج کے بعد بہت دیر تک مریض سوتا رہے۔ اور خراٹے بھرے۔
کمنا لبس انڈیکا۔ ۱x، ۳، مرض صرع کے ساتھ، معدہ، گردہ، اور آلات تناسل میں خرابی۔

مرض شدید کی اور بھی چند کار آمد ادویات ہیں

اینتھیم ۲۔ ایسڈ سوٹیمہ ۲۔ آرج نائی۔ کیسلی برومیٹم ۳۰۔ ہایوسیامس ۶۔ زنی جیا ۲x۔

مزمن مرض کی اور بھی کئی ادویات ہیں۔

زنکم فاس ۳، سلکا ۳، پلمبم ۲۔ ایگاریکس ۶۔ یا سلفر، ۳۰۔
باہ کی کمی کی وجہ سے صرع ہو تو ایسڈ فاس ۶، فاسفورس ۶۔ چائنا، ۶۔ یا فیرم فاس ۶، خوف کی وجہ سے صرع ہو تو اوپیم ۳۰۔ ایکون ۳x۔
کسی کسی کی رائے ہے کہ کیلی میور ۱۲x۔ کیلی فاس ۱۲x۔ سفوف۔
کیلی سلف ۳x۔ سفوف۔ اس مرض کی عمدہ دوائیں ہیں۔ مریض اگر اچھی حالت میں ہو تو علامات کے مطابق مذکورہ بالا دوائیں دی جا سکتی ہیں۔

علاج معاون

اگر مریض کی زبان باہر نکلی ہو تو اسکو اندر کر دینا مناسب ہے۔ دانت بیٹھ گئے ہوں تو اسکو چھڑا کر دانتوں کے درمیان ایک کاگ یا لکڑی کا نرم ٹکڑا۔ یا کپڑے کی پوٹلی لگا دینا چاہیئے۔ مریض کو زور سے ہوا کرنے اور اجمل نائٹ ریٹ ناک کے پاس رکھنے سے فائدہ ہوتا ہے۔

اگر حملہ زور کا ہو تو کلوروفارم سونگھانا پڑتا ہے۔ غذا محرکہ اور ہر قسم کا نشہ اور زیادہ لکھنا پڑھنا منع ہے۔

بغیر گوشت کے ہلکی غذا، فاقہ، اور ٹھنڈے پانی سے نہانا مناسب ہے۔
کسی کسی کی رائے ہے کہ چونہ سونگھنے سے بھی صرع اچھا

ہوجاتا ہے۔ اور اُسی وقت[1] ہوش آجاتا ہے۔ جانچ کیجئے۔

اکڑن۔ کزاز (TETANUS)

اس مرض میں جسم کمان کی طرح ٹیڑھا ہوجاتا ہے۔ جسم کے کسی جگہ کے کٹ جانے سے اس میں دھول کے ساتھ ایک قسم کا جرم (جرم) مقصد حصہ ۲ ملاحظ ہو۔ داخل ہوکر یہ مرض پیدا کرتا ہے۔

گھوڑے کی لید میں اس مرض کے جراثیم بہت رہتے ہیں۔

ڈاکٹروں نے اس مرض کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔

(۱) کزاز ذاتی۔ اور (۲) کزاز ضربی۔

خون خراب ہوکر نظام عصبی میں نقص ہوجانے سے جو کزاز ہوتا ہے اسکو کزاز ذاتی، کہتے ہیں۔ اور جسم کے کسی حصہ میں سخت چوٹ لگنے سے ماؤف جگہ اعصاب کی تحریک ہونے کی وجہ سے جو کزاز ہوتا ہے اُس کو کزاز ذاتی کہتے ہیں۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ ڈاکٹروں کی یہ رائے غلط ہے۔ کیونکہ جگہ کٹے بغیر (یا بغیر زخم ہوئے) یہ مرض نہیں ہوتا۔

پہلے مریض مُنھ کھولنے کے ناقابل ہوتا ہے۔

گردن سخت، گلے میں درد، جبڑہ بند، مریض کا چہرہ بشاش معلوم ہوتا ہے چہرہ کے عضلات سخت ہوکر تشنج شروع ہوجاتا ہے۔ چہرہ سے تکلیف نمودار ہوتی ہے۔ مریض ٹکٹکی لگائے دیکھا کرتا ہے۔ آخر میں اینٹھن شروع ہوکر تمام جسم مثل کمان کے ٹیڑھا ہوجاتا ہے۔ کوئی مریض آگے کی طرف

---

[1] ڈاکٹر کلارک کا بیان ہے کہ ۲۲ دنوں تک صرف پانی پلا کر اُنھوں نے بہت سے مریضوں کو اچھا کیا۔ اُن کے بیان کے مطابق ۲۰ سے ۶۰ روز تک اسی طرح فاقہ کرائے، ۲۰ بچوں میں سے ۲۰ بچے ایکدم آرام ہوگئے۔

اور کوئی پیچھے کی طرف جھک پڑتا ہے۔ یہ مرض عموماً ہر عمر میں ہوتا ہے۔ مریض کے پیشاب میں ایک قسم کے جراثیم ملتے ہیں۔ وہی اس مرض کے خاص باعث ہیں۔ معمولاً فوراً ہی پیدا ہوا بچہ۔ پیدائش کے بعد زچہ اور جس کا پیر کٹ گیا ہو۔ یا کبھی دوسری وجہ سے پیر میں زخم ہو گیا ہو۔ انہیں کو کزاز ہونے کا زیادہ خوف ہوتا ہے۔ فوراً کے پیدا کئے ہوئے بچے ۱۔ بچہ کی ناف ایک تازے زخم کی طرح رہتی ہے۔ اس میں میلا کپڑا باندھ دینے سے اس کپڑے کے ساتھ یا دایہ کے ہاتھ کے میل کے ساتھ جراثیم کزاز بچہ کے ناف کے زخم کے راستہ سے اس کے جسم میں داخل ہو جاتے ہیں۔ بچوں کی بیماری کے بیان میں 'اکڑن' دیکھنا چاہیے۔ اور پیدائش کے بعد بچہ پیدا ہوئے بچہ کے ناف میں (جہاں پھول لگا تھا) اسی جگہ پر دو ہفتہ تک پھوڑے کی طرح حالت رہتی ہے۔ میلا کپڑا استعمال کی وجہ سے اسکے ساتھ ہی جراثیم کزاز پیدا ہوئے بچے کی ناف کے زخم کے راستہ سے اس کے جسم میں داخل ہو جاتے ہیں۔

علاج:۔ کزاز ذاتی میں اگر زور کی تشنج ہو تو ہائی پیریکم ۳۰۔ نکس وامیکا ۱x۔ سٹرکینا ۶x۔ سفوف، ہائڈروسیانک ایسڈ ۳۔ انتھراسی نم ۳x۔ آرنیکا ۳۔ اس مرض کی بہت اچھی دوائیں ہیں۔ اس مرض کی موجودگی معلوم ہونے پر ہائی پیریکم ۱x۔ کے استعمال سے دونوں قسموں کے کزاز میں لوگوں نے بہت فائدہ اٹھایا ہے۔ (خاصکر کزاز ضربی میں) تھوڑا او بلنے ہی سے درد ہونے کی علامت میں'۔ آرنیکا؛ ۳؛ چہرہ نیلا:۔ انتھراسی نم ۳۔ تشنج کے وقت سردی اور پسینہ ہونا۔ ایکونائٹ ریڈکس ۱x۔ (کزاز ضربی میں) رہ کر تشنج ہو۔ اور مریض پیچھے کی طرف جھک جائے۔ تو نکس وامیکا ۶۔ (کزاز ضربی میں)۔ بہت تشنج میں' ایسڈ ہائڈرو۔ ۳؛ ۳۰؛ مریض کے کل جسم کے عضلات سخت ہونے میں؛ فائی سولنگما؛ ۳۰؛ جسم سخت۔ ایک نظر سے دیکھتے رہنا۔ بے ہوشی، جسم کا ٹیڑھا ہونا۔ بہت دیر بعد تشنج (چھونے سے بڑھنا) سانس میں تکلیف

چہرہ سُرخ، مُنہ سے جھاگ نکلنا۔ اور پیچھے کی طرف جُھک جانا۔ سائیکوٹا اور وساہ۔ ضرب سے پیدا ہوئے کزاز میں ہوش میں رہنے میں اور جب سانس بند ہونے لگے۔ بالکل جسم کبھی نرم اور کبھی سخت ہو تو نکس وامیکا ۲X۔ چوٹ کی جگہ پر کلینڈیولا کا لوشن۔ (ایک آؤنس پانی میں ایک ڈرام کلینڈیولا) لگانا چاہیئے پیٹھ کی ریڑھ پر برف ملنا چاہیئے۔ امراض طفلان میں کزاز طفلان۔ ملاحظہ ہو۔ میگسا ٹیلا، کیپرم۔ اگنیشیا۔ لیکیس، رسٹاکس، بیٹا لیکم۔ سٹرامونیم، وغیرہ دوائیں کبھی کبھی ضرورتی ہو سکتی ہیں۔

خوراک:۔ مرض کی پہلی علامت ظاہر ہوتے ہی ہر ۱۵ منٹ پر دوا دینا چاہیئے۔

حفظ ماتقدم

سونے کا کمرہ، باورچی خانہ، کھلے کا کمرہ وغیرہ جگہوں میں جوتا اتار کر جانا چاہیئے۔ کیونکہ گھوڑے کی لید (یا کزاز کے جراثیم) سے بھرا ہوا جوتا، اس جگہ لے جانے سے مکان کے تندرست اشخاص کو بھی مرض کزاز ہو سکتا ہے۔

دودھ، ساگودانہ، بارلی۔ شوربہ وغیرہ پتلی اور ہلکی چیزیں باربار کھلائی جائیں۔ مریض کو زمین پر سُلانا چاہیئے۔ کیونکہ چارپائی، چوکی، وغیرہ سے گرنے پر چوٹ آ سکتی ہے۔

کتے کا پاگل پن

(HYDRC PHOBIA)

پاگل کُتے، سیار، لاکڑ، یا بلی کے کاٹنے یا کٹی ہوئی جلد چاٹنے سے یہ مرض پیدا ہوتا ہے۔ انکے دانت یا ناخن سے کسی جگہ میں زخم ہوکر اُس جگہ پر اُنکے منھ کی رال لگنے سے جسم میں زہر پھیل جاتا ہے۔ کاٹتے ہی بیماری نہیں ہوتی۔ ۱۷۔۱۸ دن تک مرض کی کوئی علامت محسوس نہیں ہوتی۔ کپڑے کے اوپر کاٹنے سے رال کپڑے میں لگ جاتی ہے۔ اس لئے بیماری ہونے کا کوئی خوف نہیں رہتا۔ کاٹنے کے ۱۷۔۱۰ دن بعد زخم کی جگہ میں معمولی جلن ہوتی ہے۔

اور اس کے آس پاس کی جگہ کھجلانے لگتی ہے۔ آہستہ آہستہ دل شوخ مزاج چڑچڑا۔ رات میں برے خواب، گلے کے عضلات سکڑ کر عضلات اکڑ جاتے ہیں۔ تیز روشنی زبر داشت ہونا۔ رقیق چیز گلے سے اترنے میں تکلیف سانس میں تکلیف، پانی یا پتلی شے دیکھتے ہی مریض کو خوف محسوس ہو۔ اسکے بعد کمزور ہو کر تشنج، مرگی، کزاز، وغیرہ علامات ہوتے ہیں۔ اور مریض جلد مر جاتا ہے۔ کبھی پاگل کی طرح چیختا ہے۔ کاٹتا ہے یا دیوار پر سر ٹپکتا ہے اس مرض کے مریضوں کے ریڑھ یا دماغ میں بہت فرق آ جاتا ہے

علاج

کاٹتے ہی زخم سے اوپر کس کر باندھ دینا چاہیئے۔ اس کے بعد جسم کے دانت میں کوئی بیماری نہ ہو اسے وہ جگہ چوس کر تھوڑا خون نکال ڈالنا چاہیئے۔ اس کے بعد لوہا خوب گرم کر کے اس جگہ کو داغ دینا چاہیئے۔ اور کاربولک ایسڈ یا نائیٹرک ایسڈ سے وہ جگہ جلا دینا چاہیئے۔

شروع میں ہائیڈرو فوبی نم ۳۰-۲۰۰۔ ایک ہفتہ تک تین بار روزانہ استعمال کرنا چاہیئے۔ بعدہ ایک سال تک بیلاڈونا ۲۰۰ ۳۰ روزانہ استعمال کرنا چاہیے۔ لعبدہٗ ایک سال تک بیلاڈونا ۲، ۳۰۔ روزانہ دو مرتبہ کھانا چاہیئے۔

ڈاکٹر ہیوج کی رائے کے موافق بیلاڈونا اور ڈاکٹر سیل کی رائے کے مطابق اس مریض کی خاص دوا ہے۔

اعصابی تحریک اور ہذیان زیادہ ہونے میں سٹرامونیم ۱x۔ دینا چاہیئے تشنج زیادہ ہونے میں ڈاکٹر ہیرنگ۔ لکیسس ۶، ۳۰ کی رائے دیتے ہیں، ہایوسیامس ۱۔ بیلاڈونا ۱x۔ آرسنک ۶، بیچ بیچ میں ضروری ہوتے ہیں۔ لائی سن ۳x یا ہائڈرو فوبی نم ۳x۔ اس مرض کی اچھی دوا ہے۔
گائے کا گھی اور دودھ اچھی غذا ہے۔

مریض کے منھ سے جو رال نکلتی ہے۔ وہ بہت زہریلی ہوتی ہے۔ اس وقت سفید مدار کے پتے کا عرق نصف پاؤ اور کچا خالص دودھ

نصف پاؤ شیشہ، یا پتھر کے برتن میں حل کر کے کھلا دینے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔
چکردت کے مندرجۂ ذیل طریقہ پر عمل کر کے بہت لوگوں نے کتا کے کاٹنے کے علاج میں بہت فائدہ اٹھایا ہے۔
دھتورہ کے پتے کا عرق[1]، ایکھ کا گڑ۔ گائے کا خالص گھی، یا کچا دودھ، یہ چار دں چیزیں دو دو تولہ وزن کے حساب سے ملا کر کتے کے کاٹے ہوئے مریض کو صبح نہار منہ کھلا دیں۔ کھانے کے بعد مریض کو تھوڑا نشہ ہو جاتا ہے۔ لیکن سو کر اٹھنے کے بعد پاگل پن کی حالت نہیں رہتی۔ دوا کھلانے کے بعد اگر مریض کو نشہ محسوس ہو تو نہلا کر اس کو میٹھا اور چاول (بھات) وغیرہ کھلانا چاہیئے۔
رات کے وقت حسب معمول دال، چاول کھا سکتے ہیں۔ لیکن پاگل پن دور ہونے تک میٹھی چیز نہ دینا چاہیئے۔
مندرجۂ بالا مقدار ادویات جوان اشخاص کے لئے ہے۔
بچہ وغیرہ کے لئے اُس کی عمر کے مطابق مقدار تجویز کر لینا چاہیئے۔
اگر دوا کھلانے کے بعد نشہ زیادہ ہو تو خیال کرنا چاہیئے کہ کتے کا زہر ضائع ہو گیا ہے۔ اس لئے اس کو جتنی خوراک میں نشہ ہو وہی مقدار اُس کے لئے موزوں اور مناسب ہے۔
اگر مقدار کم ہونے کی وجہ سے نشہ، ہو تو کئی روز تک یہ دوا کھلانی چاہیئے

لقوہ۔ فالج۔ ادھرنگ (FARALYSIS)

کسی حصّہ کا (نصف حصّہ ایک جانب) قوت حس، اور قوت حرکت سے محروم ہونے یعنے قابو میں نہ رہنے کو فالج کہتے ہیں۔
فالج کی کئی قسمیں ہیں۔ جیسے ریڑھ میں چوٹ کی وجہ سے فالج

---

[1] دھتورہ کے پتے کو دھو کر خشک کپڑے سے پونچھ کر عرق نچوڑ کر صاف کپڑے میں چھان لینا چاہیئے

چہرہ کا لقوہ، تشنجی فالج (ہاتھ بازو) سر یا کل جسم کا برابر کانپتے رہنا، یا اوپر کے حصّہ جسم کا فالج۔

علاج مختصر

(۱) تمام جسم کے فالج میں:- پلمبم۔ (کمزوری، لاغری کے ساتھ فالج)۔ فاسفورس۔ (فعل بد کی وجہ سے) برائٹا کارب (عالم ضعیفی کے مرض میں) مرک کارکیولس، کونیم۔

(۲) نصف حصّہ جسم کے فالج میں:- نکس وامیکا، فاسفورس (مرض دق، حرام مغز میں) آرنیکا۔ (بائیں حصہ جسم میں فالج)

(۳) چہرہ کے فالج میں:- برائٹا کارب۔ کاسٹیکم، بل- ایکون۔

(۴) آنکھوں کے اوپر کی پلکوں کی فالج میں:- جلس۔ سپائی جی۔ بیلاڈونا۔ سٹرامونیم۔

(۵) متعلق جھلی کی سوزش کے فالج میں:- جلس۔ کونیم۔

(۶) مصوروں کے فالج میں:- آیوڈ۔ کوپرم، مٹالیکم۔ آرسے نکم۔ ایلیومنا۔ سٹینم۔

(۷) حرام مغز کے مرض میں:- ایلومینا۔ آرجنٹائی۔ آرسس، آرم۔ فاس (۸) جب جسم سخت مثل پتھر یا لوہے کے سخت ہو کر بے حس ہو جائے تو سیپیا، سلفر، کیلی کارب، فاسفورس۔

(۹) بچوں کے فالج میں:- فاسفورس۔ آرس۔ برائٹا کارب۔

چند ادویات کی علامت

ڈاکٹر ہارٹ:- ٹیرنٹولا، ۶- ۳۰- کو تشنجی فالج کی بہت اچھی دوا سمجھتے ہیں۔ اسٹرکینا فاسفوریکم ۲x۔ ۳x- بہت جگہ فائدہ کرتا ہے۔

یہ اعصاب میں تحریک پیدا کرنے والی ہے۔ پلمبم- ۶- ۳۰۔ بھی بہت مرتبہ فائدہ کرتا ہے۔

تمام جسم کے فالج میں پلمبم- ۶- (خاصکر کمزور ہوتے جانے پر) استعمال کرنا چاہیئے۔ تشنج کے ساتھ فالج میں:- ٹرنٹولا کیوبنسس ۶-

مرک وائیوس ۲- بائیوس ۳- انٹم ٹارٹ- ۳- دماغ کے فالج میں- بیلاڈونا۔ ۳۰-
اجتماع خون کی زیادتی میں- اوپیم ۳، بے ہوشی کی طرح نیند، چہرہ سیاہ
آرنیکا ۳- چوٹ کی وجہ سے پہونچے یا کلائی میں فالج، پلمبم، ۶-
پانگلوں کے فالج میں بل ۳- گاریکس۔ ۳، فاسس ۳۔ مرک کار
۳- کینابس انڈیکا ۳- بڑھتے ہوئے عضلات کی لاغری کے فالج میں،
فاس فورس ۳- پلمبم ۶- شدید امراض میں :- خاصکر نیچے سے اوپر
کی طرف بیماری پھیلے۔ ہائڈرو فوبی نم۔ ۳،
چوٹ کی وجہ سے فالج میں- آرنیکا ۳- ٹانگوں کے فالج میں رسٹاکس ۳-
یادداشت کی کمی میں، اور تشنج کے ساتھ بوڑھوں کے تمام جسم کے فالج میں
اور چہرہ اور زبان کے فالج میں- برائٹا کارب ۶- ۳۰-
چہرہ یا نرخرہ یا مثانہ کے فالج میں- کاسٹیکم ۶- ۳۰- جسم چھونے
پر حس محسوس نہ ہو، لیکن کانٹا چبھانے سے درد محسوس ہو- اور
ماؤف جگہ میں جھنجھناہٹ پیدا ہو جاتی ہو۔ نصف حصہ جسم قابو میں
نہ ہو- یعنے بیکار ہو گیا ہو، شدید فالج میں یا خشک ہوا لگنے کی وجہ سے
لقوہ ہو گیا ہو تو ایکونائٹ x۱- ران میں وجع مفاصل کی طرح
درد- کم دکھائی دینا- رات میں پیشاب نہ رک سکنا چل نہ سکنا-
بیلاڈونا x۳، بہت منی نکل جانے کی وجہ سے فالج ہونے میں،
فاسفورس x۲۔ ۳۰، انگلیوں کے فالج یا تشنج میں جو لوگ لکھنے کا کام
زیادہ کرتے ہیں، یہ مرض انھیں کو ہوتا ہے- جلس x۲، ۲۰۰-
خسرہ وغیرہ کے دانوں کے بیٹھ جانے کی وجہ سے فالج میں سلفر ۶، ۲۰۰-
ہاتھ و پیروں کا تشنج- نظام عصبی کے مرض کی وجہ سے فالج ہونے
میں، مارک سال ۶- کانٹا گڑنے پر درد محسوس ہو- لیکن چھونے سے
حس نہ ہو، جوڑوں میں کڑک کی آواز کے ساتھ نصف حصہ کے فالج
میں، اور جسم کے نیچے کے فالج میں کاکیولس ۳- بوڑھوں کے فالج
کونیم ۶- بہت شراب پینے کی وجہ سے ریڑھ کے فالج میں-

اور اس کے ساتھ ہی ساتھ متلی، قبض، کھانے کی رغبت نہ ہونا وغیرہ علامات میں نکس وامیکا ۳-۶ - پلکوں کے فالج میں جلس ۱-

علاج معاون

سوزش کی علامت کم ہو جاتی ہے

بجلی لگانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ سمندر کے پانی سے (نہ ملے تو ٹھنڈا پانی بہت تھوڑا نمک ملا کر) نہانا پرورش کے فعل میں مدد پہونچاتا ہے۔ جسم، دلی تھ پیر دبانے سے یا رگڑنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ تھوڑی کسرت کرنے سے مریض کے مفلوج جسم حصہ کا جکڑنا بہت کم ہو جاتا ہے۔

گرمی کا دھکا۔ لو لگنا - تشمیس آفتابی بخار۔ حمی شمس

(SUNSTRORE AND HEAT STROKE)

تیز دھوپ۔ دوسری طرح سے بہت گرمی (جیسے انجن، بھاپ کی کل اور آگ کا کنڈ، چولھا وغیرہ کی آنچ) لگنے کی وجہ سے سر میں چکر آنا۔ درد سر۔ بالائی پیٹ میں درد، قے یا متلی، جلد خشک اور گرم، کبھی سرد جسم مثل برف کے، کمزوری، قوت باصرہ کا کم ہو جانا اور ناک سے نزوری، داز کے ساتھ بے ہوشی، سانس بند، باربار پیشاب کبھی بول و براز کا رک جانا (غشی) سکتہ کے مریض کی طرح تشنج وغیرہ کا یکایک یا آہستہ ہو جانے کا نام لُو لگنا یا آفتابی بخار ہے۔ لُو لگنا دو قسم کا ہوتا ہے۔ (۱) سورج کی کرنوں سے پیدا ہوئی گرمی کی تیز کرن ہی لُو لگنے کی خاص وجہ ہے جسم کی حرارت بڑھی ہوئی ۱۱۰ ڈگری تک، نبض تیز اور اچھلتی ہوئی اس کی خاص علامت ہے۔ اس میں جسم کی گرمی کا کم کرنا ضروری ہے۔ حرارت کم کرنے کے لئے نہ بہت ٹھنڈا نہ گرم۔ پانی۔ (خوب ٹھنڈا پانی یا برف نہیں) مریض کے سر اور کل جسم پر ڈالنا چاہیئے۔ اور بیلاڈونا ۲۔ سٹرامونیم ۲- (خاصکر تیز ہذیان میں) گلونائن ۳-۶- (خاصکر چہرہ کا رنگ خراب)

ہونے ہیں) اور ایل نائٹریٹ ۳۔ استعمال کرانا چاہیے۔ جسم کی گرمی ۱۰۲ ڈگری سے کم ہو جانے پر پانی ڈالنا بند کر دینا چاہیے۔ مریض کی طاقت زیادہ کرانے کے لئے شراب یا الکوہل پلانا کبھی مناسب نہیں ہے۔

(۲) بہت گرمی کی وجہ سے آفتابی بخار

ظاہراً براہ راست سورج کی کرن نہ لگنے، بلکہ دوسری وجہوں کے (جیسے گرم کمرہ یا آگ کے کنڈ، وغیرہ کے پاس رہنا۔ اور رات میں سخت گرمی ہونے کی وجہ سے گرمی کا دھکا (یعنے گرمی کا خاص سبب ہے۔ جسم کی حرارت۔ (۹۸-۴) طبعی حرارت سے بھی کم، نبض بلبلی (آہستہ اور ضعیف (کمزور) سردی کے دوسرے علامتوں کا نمودار ہونا۔ اسکی خاص علامت ہے۔ اس میں جسم کی حرارت بڑھانے کے لئے مریض کے سر اور ہاتھ پیروں پر سینکنا اور چینی کے ساتھ اسپرٹ کیمفر ۵، ۷ منٹ کا وقفہ دے کر ایک ایک قطرہ استعمال کرنا چاہیے۔ جسم کی حرارت طبعی کم ہو جانے پر مریض کو خوب گرم پانی سے نہلانا۔ اور بیچ بیچ میں شراب یا الکوحل پلانا ضروری ہے۔

علاج

ڈاکٹروں کی رائے تھی کہ لُو لگنا یا گرمی کا دھکا جسم کی تحریک کی وجہ سے ہوا کرتا ہے۔ لیکن یہ رائے غلط ہے۔ اب سب لوگ اچھی طرح سمجھ گئے ہیں کہ جسم کی تکلیف سے تشمیس ہوتی ہے۔ اب فصد کھولنے وغیرہ کے عوض۔ سر۔ گردن کے پیچھے کے حصہ اور سینہ پر ٹھنڈے پانی کی پٹی یا ٹھنڈا پانی چھڑکا جاتا ہے۔

اگر دوران سر، درد سر، بار بار پیشاب آنا وغیرہ تشمیس کی علامات شروع میں معلوم ہوں تو مریض کو ٹھنڈی جگہ اور اندھیری جگہ میں جانا۔ اور پہننے کے کپڑے ڈھیلے کر کے جلس ۱x۔ یا ۳x، ۲۔ فی گھنٹہ استعمال کرانا چاہیے۔

اگر تشنج بند ہو جائے تو ڈاکٹر انسلر کلوروفارم سونگھانے کا مشورہ دیتے ہیں۔ مرض کا رجحان شفا کی طرف ہو (خاصکر درد سر موجود ہونے پر۔ گلونائن ۶۔

کا استعمال کرانا چاہیے۔ دُودھ یا کچے آم کا شربت۔ مکھن نکالا ہوا دودھ، وغیرہ پتلی چیزیں کھانے کو دینا چاہیئے۔

سخت دَورے، اندر جلن کی طرح گرمی۔ سر کے پُشت میں درد۔ یکایک ہوش وحواس کا غائب ہو جانا۔ وغیرہ علامات میں گلونائن ۳-(ہر پانچ منٹ پر) متذکرہ بالا علامات کے ساتھ آنکھیں اور چہرہ سُرخ، ہونے پر بیلاڈونا ۳۔ ہر سال گرمی کے ایام میں تشمس، کی وجہ سے درد سر ہونے میں نیٹرم کارب ۶-زیچ بیچ میں ایکونائٹ ۲-وِراٹنڈ ۶-۳۔ لیکسس ۳- نیٹرم میور ۶X، سفوف، اپو پیم ۶- کاربوویج ۳۰۔ اور مقصد (ا) اور (ب) میں بیان کی گئی۔ دواؤں کی بھی ضرورت ہو سکتی ہے۔ مرض سکتہ ملاحظہ ہو۔

تشنج-اینٹھن

(SPASM)

عضلات کے سکڑنے کا نام تشنج ہے۔ اس میں چہرہ کے عضلات کا تشنج یا مُنھ ٹیڑھا (GRIMACES) (CLOMIC) بازو، ہاتھ یا ہاتھ کی انگلیوں کا کانپنا۔ (خاصکر انگوٹھا اور چھنگلیاں) (سب سے چھوٹی انگلی) کے عضلات کا تشنج، شکم وغیرہ کا تشنج، خصوصیت کے ساتھ نمودار ہوتے ہیں۔ ہاتھ پیروں سے زیادہ کام لینا (جیسے درزی، کلرک، کمپوزیٹر وغیرہ)؛ خوف، زیادہ فکر وغیرہ، اسباب سے یہ مرض ہوا کرتا ہے۔

یہ مرض دو قسم کا ہوتا ہے (ا) بہت دیرپا (TONIC) اس میں جن عضلات پر حملہ ہوتا ہے وہ بہت دیر تک سکڑے رہتے ہیں جیسے کزاز (ب) جھٹکے وار- (CLONIC) تشنج، اس میں متواتر عضلات کا سکڑنا اور پھیلنا ہوا کرتا ہے۔ جیسے مطلق تشنج۔

علاج

کیوپرم، میٹالیکم ۶۔ نکس وامیکا ۳-۱ اس مرض کی عمدہ دوائیں ہیں۔ چہرہ کا تشنج، ۱۰ ایکون ۳X؛ (ٹھنڈی خشک ہوا سے

پیدا ہوا تشنج، کاسٹیکم ۶۔ پارسٹا کیس ۶۔ (مزمن حالت میں) ہائی پریکم ۳x۔ (اعصاب میں چوٹ لگنے سے تشنج) کیلی آکسوڈ ائیڈ مدر ٹنکچر۔ ۱۰۔۲۰۔ آتشک کی وجہ سے تشنج) کلرکوں کے ہاتھ کا تشنج، ایکو نائٹ ۳م؛ ہاتھ کی انگلیوں کے تشنج میں، آرجنٹم میٹ ۶۔ لکھنے والوں کے تشنج میں جلیس ۳م؛ یا ایسڈ سلف ۳م؛ تلوے کے تشنج میں، کوپرم ۳۔ پیر کی انگلی یا ایڑی کے تشنج میں یا پیر ٹھنڈے ہونے کی علامت میں کیمفر ۳؛ ۲۰۰۔ درد عصبی ملاحظہ ہو۔

اچھی طرح آرام، جسم کی مالش، کثرت اور بجلی کا آلہ (GALVANISM) استعمال کرنا چاہیئے۔ معدہ کے تشنج کے لئے۔ معدہ کا درد۔ اور درد اعصاب ملاحظہ ہو۔ پیٹ کے تشنج کے لئے: قولنج، اور تشنج کے لئے:۔ "تقطیر البول" اور امراض پیشاب سے تشنج کے لئے۔ پیشاب کا رک جانا۔ اور پیشاب کے پیدا ہونے کے مرض کی دوائیں ملاحظہ ہوں۔

اینٹھن

(CONVULSION)

بچوں کی اکڑن یا تشنج (پہلا مقصد ملاحظہ ہو۔) کو مطلق تشنج یا ام الصبیان کہتے ہیں۔ بچپن میں دماغ یا کسی مرض کی وجہ سے یا دانت نکلنے کے وقت برابر تشنج ہوتا ہے۔ کبھی دماغ میں انجماد آب یا کوئی دوسرا شدید مرض ہونے کے پہلے علامات، بہت بچپن میں یہ تشنج ہوا کرتا ہے۔ عمر زیادہ ہونے کے بعد جو ام الصبیان ہوتا ہے اسکو ام الصبیان نہیں کہتے۔ بلکہ تشنج کہتے ہیں۔

معمولی ام الصبیان میں بچہ چونک پڑتا ہے۔ چہرہ کے عضلات سکڑ جاتے ہیں۔ سانس تکلیف ہوتی ہے۔ آنکھوں کی پتلیاں گھومتی ہوئی وغیرہ علامات نمودار ہوتے ہیں۔

تیز ام الصبیان میں۔ بچہ بے ہوش ہو جاتا ہے۔ سر، ہاتھ و پیر وغیرہ کے عضلات کی سکڑن، اور اکڑن، آنکھوں کے سامنے تیز روشنی رکھنے پر بھی وہ آواز نہیں دیتا۔ منہ سے پھین نکلتا ہے۔ مٹھی باندھ لیتا ہے پیر کی انگلیاں تلوے کی طرف ٹیڑھی ہو جاتی ہیں اور دو ایک منٹ بعد یا دو

اُم الصبیان بالکل اچھا ہو جاتا ہے یا کچھ دیر بعد پھر ہونے لگتا ہے۔

علاج بل ا:۔ ہر پندرہ منٹ بعد ایک قطرہ فی خوراک استعمال کرنا چاہیئے۔ (تشنج کے ساتھ سر میں سوزش، یا دماغ میں اجتماع خون ہو چہرہ گرم، سُرخ۔ نیند سے یکا یک چونک پڑنا۔ ٹکٹکی لگا کر دیکھنا (خلاصہ یہ ہے کہ بچوں کو بل بہت فائدہ کرتا ہے۔

ایکون ۱x:۔ بخار۔ بے چینی، چہرہ تمتمایا ہوا۔ تشنج ہونے کی علامتیں۔

جلس، ۲x:۔ امراض دماغ کی وجہ سے تشنج۔

سنا، ۳x:۔ سوت کی طرح کرم کی وجہ سے تشنج

اوپی ایم، ۶:۔ خوف کی وجہ سے تشنج میں۔ تشنج کے بعد ہی بیہوش ہو جانا۔ آنکھوں کا ادھ کھلا رہنا۔ سانس کا گھڑ گھڑانا۔ قبض۔

کیمو ملا:۔ بدہضمی کی وجہ سے تشنج، آنکھوں کی پلک اور چہرہ کے عضلات کا تشنج۔ بچّے کا ایک رُخ سُرخ، دوسرا سفید (چڑ چڑے مزاج والے بچوں کو کیمو ملا فائدہ کرتا ہے۔

کیوپرم، ۶:۔ چہرہ سُرخ اور سوجا (تشنج شروع ہونے کے پہلے۔) سکڑا ہوا۔ علامات مثل مرض صرع کے۔

علاج معاون

گردن کا پچھلا حصّہ، سینہ، اور تمام بدن کے کپڑے ڈھیلے کر دینا چاہیئے۔ سر اونچا رکھنا چاہیئے۔ مُنھ پر ہوا کرنا چاہیئے۔ گرم پانی سے نہانا اور ٹھنڈا پانی میں کپڑا کا ٹکڑا بھگو کر سر پر رکھنا چاہیئے اور پانی کا چھینٹا دینا چاہیئے۔ (اور دوسری دواؤں کے لئے بچوں کی بیماری کے بیان میں اُم الصبیان ملاحظہ ہو۔)

سوزشِ عصب

(NEURITIS)

جملہ اعصاب یا کسی عصب میں آماس۔ سُرخی اور درد ہونے کو 'التہاب' کہتے ہیں۔ آہستہ آہستہ تیز جلہ ماؤف عصب یا کُل اعصاب میں درد کی زیادتی، سوزش والی جگہ سُن، اور ٹنگ اس مرض کے

مخصوص علامات ہیں، چوٹ، بخار، کے بعد کی حالت عصب کے قریب کے آلات کی سوزش، دق، وغیرہ متعدی بیماریاں سیسہ، سنکھیا وغیرہ زہریلی چیزوں کے غلط استعمال کیوجہ سے یہ بیماری پیدا ہوتی ہے۔

سوزش عصب دو قسم کا ہوتا ہے۔ مقامی (LOCALIZED OR SIMPLE) (NEURITIC) یا عامہ (POLY NEURITIS) ایک عصب کی سوزش کو "مقامی عصب" سوزش کہتے ہیں۔ اور بہت اعصاب میں سوزش ہو تو اس کو سوزش اعصاب عامہ کہتے ہیں۔ (بیری بیری ملاحظہ ہو۔)

علاج

اس سوزش کو کم کرنے کے لئے عرصہ تک ایکون ۳x کا استعمال کرنا ضروری ہے۔ پیس ڈالنے یا نوچنے یا اینٹھن کی طرح درد۔ یا ٹنک کی طرح درد ہو تو بل ۲x۔ زیادہ بخار، سوزش والی جگہ چھونے سے درد کی زیادتی وغیرہ علامات میں بل x۳۔ شراب کیوجہ سے مرض ہو تو نکس وامیکا ۱x۔ شدت کی سستی ہو تو آرسنک x۶۔ یا سٹرکینا ۲x۔ وجع مفاصل کی علامت میں سی می سفیوگا ۱x۔ علامت لاغری میں پلمبم فاس ۲x۔ انفلوئنزا ہونے کے بعد سوزش عصب ہو تو تیوبرکیونیم ۲۰۰۔ (ہفتہ میں ایک مرتبہ دینا چاہیئے۔) اگر نیند کھلنے کے بعد ہی مرض بڑھ جائے تو لیکس ۶۔ کاربوویج کا استعمال مفید ہو سکتا ہے۔

علاج معاون

بستر سے نہ اٹھنا چاہیئے۔ زیادہ مقوی غذا۔ لیکن وہ تحریک کرنے والی ہو۔ استعمال کرنا چاہیئے۔ ماؤف جگہ دبوانا چاہیئے ضرورت پڑنے پر بجلی (GALVANISM) یا نشتر لگوانا چاہیئے

عصبی کمزوری

(NEURASTHENIA (NEURAGIA)

یہ نظام عصبی کی خاص کمزوری ہے۔ کسی کام میں طبیعت نہ لگنا۔ دماغی اور جسمانی سستی، نیند نہ آنا۔ دوران سر، درد سر، ہسٹیریا۔ سر کے سامنے اور پچھلے حصہ میں درد۔ کلیجہ دھڑکنا۔ قوت سامعہ یا باصرہ کا کم ہونا۔ نفخ شکم۔ کھانے سے نفرت، بدہضمی اور ہاتھ، پیر،

میں جھنجھناہٹ، یادداشت کا کم ہو جانا۔ وغیرہ عصبی کمزوری کے علامات ہیں۔

۔بہت زیادہ جسمانی اور دماغی محنت کرنا۔ جلق، کثرت جماع،۔ تفکرات، ماں، باپ کا فرض، ضعف عصبی،۔ بہت زیادہ جریان،۔ بار بار حاملہ ہونے کے وجوہات، سے بہت سے مردوں اور عورتوں کو یہ مرض آجکل ہو جاتا ہے۔

عـلاج

کبھی ہنسنا اور کبھی رونا وغیرہ ہسٹیریائی علامات ملی عصبی کمزوری میں اگنیشیا ۶- پیٹ پھولنا۔ قبض یا زیادہ اسہال اور زکام ہونے میں آرج نائی، ۳۰،۔ اخراج منی کی وجہ سے یادداشت کم ہو جانے میں۔ آنا کارڈیم، ۳۔ ہمیشہ کام میں مشغول رہنے سے دماغ میں تھکاوٹ تھوڑی ہی محنت کرنے سے سستی، درد پشت، پکرک ایسڈ ۶۔ نیند کھلتے ہی علامات مرض بڑھنے میں لیکسس ۶، خواہش شہوانی کی پریشانیوں سے عصبی کمزوری، پلاٹنا، مریض ہمیشہ ڈرتا ہے (خاصکر تنہائی میں) ایکونائٹ ۳x، مریض ہمیشہ گھومنا چاہتا ہے۔ (کیونکہ اس کا خیال ہے کہ نہ گھومنے سے اسکے دل کی حرکت بند ہو جائے گی۔ دل گویا سست ہو گیا۔) دماغ کے نیچے دباؤ وغیرہ علامات میں جلس ۳x۔ مریضہ خیال کرتی ہو کہ چلنے پھرنے سے وہ گر پڑیگی۔ تھکاوٹ یا کمزوری محسوس ہونا۔

سستی وغیرہ علامات میں نکس وامیکا۔ عصبی سوء ہضمی اور کلیجہ دھڑکنا۔ کیکٹس گرانڈی فلورا۔ ۱x،۔ بہت ریاح کی وجہ سے کاربوویج ۳x۔ سفوف، یا نکس وامیکا ۳x،۔ گھر واپس آنے کی گھبراہٹ میں ایسڈ فاس ۶۔ آسانی سے تھک جانا۔ اور کسرت کرنے کی طرح تمام جسم میں درد۔ محسوس ہونے میں آرنیکا، ۳۔

کیمو ملا ۱۲۔ امبرا گریسیا ۳، پلسا ٹیلا ۶، ہایوسیامس ۳۔ کیلی برومیٹم ۶۔ زنکم ۶۔ برایونیا ۳۔ ٹکنیا ۳۔ سلف ۳x۔ اسٹکنیا ۳۔ باجیلزن ۳x ۳۔ سفوف۔ ناسکس ۶۔ ادویات بھی گاھے ماھے ضروری ہو سکتی ہیں۔ روزانہ کھلی ہوا میں رہنا۔ جسم کا دبوانا۔ مقوی غذا

(جو ثقیل نہ ہو۔) وقت پر نہانا۔ کھانا اور سونا وغیرہ صحت کے اصول کی پابندی مریض کے لئے مفید ہے۔ ام وغیرہ کی فکر جہاں تک ہو ترک کر دینا چاہیئے۔

وجع العصب۔ عصبی درد۔ (NEURALGIA)

یہ کوئی خاص بیماری نہیں ہے۔ دوسرے امراض کی علامت ہے عصبی درد کی وجہ سے پیٹ کے اکثر مقامات میں تپکن۔ بھونکے۔ یا جلن کی طرح درد ہوتا ہے۔ اس کو عصبی درد کہتے ہیں۔

عصبی درد کئی قسم کا ہوتا ہے، جیسے چہرے کا عصبی درد شقیقہ بغل کے نیچے عصبی درد، عصبی درد کمر، جسم، جسم کے اندرونی اعضاء میں بھی درد ہو سکتا ہے جیسے پیٹ میں۔ دل میں، جگر میں، بچہ دانی میں، بیضہ میں۔ ان میں چہرہ کا عصبی درد زیادہ ہوتا ہے تبدیلی موسم، ملیریا، وجع المفاصل یا نقرس، مرض آتشک، خاندانی نقص، بوسیدہ دانت۔ کسی حصہ جسم سے زیادہ کام لینا۔ چوٹ یا سردی لگنا۔ شراب پینا وغیرہ اسباب سے جسم خراب ہو جانے پر یہ مرض ہوتا ہے۔

علاج

چہرہ کا عصبی درد۔ بیلاڈونا، آرسنک، ایکونائٹ، کالو فائیم۔ سپائی جلیا۔ اور فاسفورس۔ شقیقہ یا آدھی سیسی میں۔ آرسنک، اگنیشیا، کافیا، جلس، نکس وامیکا۔ اور بیلاڈونا۔

پیٹ کے عصبی درد میں، آرسنک، ایلو، کالوسنتھ، نکس وامیکا۔ اور لائیکو پوڈی ایم، دل کے عصبی درد میں کیکٹس۔ بیلاڈونا۔ اور وراٹرم وز ۱x۳۔ اور سپائی جلیا۔ کمر کے عصبی درد میں۔ کیموملا۔ اگنیشیا، کالوسنتھ۔ آرسنک، لائیکو پوڈی ایم۔ سلفر، اور فاسفورس

یہ دوائیں بھی ٦۔ طاقت میں دینا چاہیئے۔

آرسنک ۳x٦، ۳۰۔ مریض بہت گھبراتا ہو، یا تکلیف سے پریشان، غصہ ور، کمزور۔ آرام کرنے کے وقت سردی لگنے یا ڈرنے سے خاصکر رات میں مرض کا بڑھنا۔ ملیریا کی وجہ سے عصبی درد۔

ہو، گویا۔ اور آنکھوں کے اوپر کوئی سوئی چبھو رہا ہے۔ کان کی اندرونی وریدیں کانپتی ہوں۔ اور ساتھ ہی آنکھ کی پتلی میں جلن اور کترنے کی طرح درد کے ساتھ آدھا سیسی درد میں، دائیں بیفہ کے درد میں۔

سیمی سی فیو گا ۳x۔ عصبی اور وجع مفاصلی درد میں۔

سٹاکس ۶x۔ کمر کے عصبی وجع مفاصل میں اور جوڑ کے عصبی درد میں۔

ہائی پریکم ۳x-۳x۔ یا آرنیکا ۳x۔ چوٹ یا گرنے کی وجہ سے عصبی درد میں یا

پلین ٹیگو ۳x۔ دانت اور کان میں درد۔

جلس ۳۔ عصبی لاغری کی وجہ سے کل جسم میں پھڑکن کے ساتھ عصبی درد میں، پشت۔ کندھا، اور گردن کے پشت میں درد۔

کافیا ۳:۔ دائیں جانب کے درد شقیقہ میں۔ جو صبح سے شروع ہو کر تمام دن رہتا ہو بستر کے بنسل میں میخ ٹھونکنے کی طرح درد۔ گویا سر پھٹا جاتا ہے۔ حرکت یا آواز سننے سے درد کی زیادتی۔ ہاتھ پیر، ٹھنڈے رہنے کے ساتھ بہت جاڑا محسوس ہونا۔

دائیں جانب کے عصبی درد میں۔ بیلاڈونا۔ اور کیمومِلا۔ بائیں جانب کے عصبی درد میں سپائی جلیا اور کالو سنتھ، ملیریا سے پیدا ہوئے عصبی درد میں سپائی جلیا اور کالو سنتھ، ملیریا سے پیدا ہوئے عصبی درد میں۔

چینی نم سلف ۲x۔ سفوف اور آرسنک ۳x-۳۔

کیمو ملا، ۱۲۔ اگنیشیا ۳، روٹا ۳۔ کلمیا ۲۔ ارجنٹم نائٹریکم ۶۔ مزیرم ۳، زنک فاس ۳x۔ سفوف۔ ملیسا نیلا ۳۔ ۲۰۰۔ وغیرہ دوائیں بیچ بیچ میں دینا چاہیئے۔ کلکیریا فلوریکا اور کلکریا سلف، کے علاوہ کل بایوکیمک دوائیں فائدہ کرتی ہیں۔

نیند آنے سے پہلے کم ہو جائے گی۔ اس خیال سے مریضوں کو مارفیا۔ وغیرہ دوائیں کھلانے سے بہت نقصان پہونچا ہے۔

ماؤف جگہ پر گرم گرم سینکنا فائدہ کرتا ہے۔

عصبی کمزوری کے لئے اصول صحت کی پابندی کرنا چاہیئے۔

میگنیشیا فاسفاس ۲×، ۶- خوب گرم پانی کے ساتھ استعمال کرنے سے اکثر ہر قسم کا عصبی درد۔ اچھا ہو جاتا ہے۔

گلیتھیریا، ۵- قطرے فی خوراک دینا چاہیئے۔ پیٹ کے عصبی درد میں، اور سوزش۔ وجع مفاصل میں اس سے خوب فائدہ ہوتا ہے۔

پلینٹیگو ا:- خوب گرم پانی میں ملاکر لگانے سے ہر قسم کے عصبی درد میں فائدہ ہوتا ہے۔

فاسفورس ۶، ۳۰؛ چہرے کے عصبی درد میں۔

ایکونائٹ ۳:- سرد ہوا لگنے کی وجہ سے شدید عصبی درد میں؛ سر میں درد۔ اور گال میں تشنج، یا درکھنے کی طرح درد۔ اجتماع خون کی وجہ سے چہرہ میں درد، اور کمر کے عصبی درد میں۔

بیلاڈونا-۶- شقیقہ جو سہ پہر کو بڑھ جاتا ہو اور اسی کے ساتھ چہرہ سرخ ہو جاتا ہو، چہرہ کے دائیں جانب کے عصبی درد میں۔ گلے کے نیچے کے حصہ میں، کسی جگہ کے عصبی درد میں چہرہ اور دانت میں اتنا درد ہو کہ مریض اسکو چھونے نہ دے۔

ایسے علامات میں ڈاکٹر سینڈرس ملس، صرف ایک خوراک بیلاڈونا ۲×، ۶-۱ استعمال کرکے بہت کامیاب ہوئے ہیں۔

سپائی جیلیا ۳:- سر اور چہرہ میں کاٹ ڈالنے اور نوچ ڈالنے کی طرح درد۔ یہ درد آنکھوں تک پھیل جاتا ہے۔ اُسوقت سر جھکانے یا ہلانے سے درد بڑھ جاتا ہے۔ اسکے ساتھ کلیجہ دھڑکتا ہے۔ اور بے چینی کے علامات ظاہر ہوتے ہیں۔ کالوسنتھ ۶- درد نیم سر۔ سر اور دانت کے درد کے ساتھ چہرہ کے بائیں جانب توڑنے۔ یا سوئی چبھونے کی طرح درد۔ یہ درد گرمی اور حرکت سے بڑھتا ہے۔

عضلات میں پھڑکن۔ اور عورتوں کی دشواری حیض، اورم دولا کے درد سر، بواسیر میں کمر کی بیماری میں بھونکنے کی طرح درد۔ حرکت سے درد میں ترقی۔ متواتر ہلانے سے درد میں کمی۔ سر میں تیز درد؛ ایسا محسوس

مالیخولیا

(HYPOC HONDRIASIS)

درحقیقت یہ ایک دماغی بیماری ہے جسم کے کسی عضو کی بیماری نہیں ہے۔ کوئی مرض نہیں ہوتا لیکن مریض خیال کرتا ہے کہ اس کو کوئی خوفناک مرض ہوا ہے۔ جب سے اسکی تندرستی خراب ہو جاتی ہے۔ یہی سوچ کر وہ پریشان رہتا ہے اسکو مالیخولیا یا مراق کہتے ہیں۔ شروع میں نفخ شکم، قبض، بھوک نہ لگنا۔ یا زیادہ بھوک وغیرہ علامت پیدا ہونے پر مریض سمجھتا ہے کہ اسکو سوء ہضمی، یا کوئی خوفناک مرض ہو۔ ان علامات کی برابر فکر کرتے ہوئے مریض کو کلیجہ کی دھڑکن، اسہال وغیرہ علامات نمودار ہو جاتے ہیں۔

علاج

نکس وامیکا ۳، بدہضمی کے علامات میں، آرم میٹ ۳۔ خودکشی کرنے کی خواہش۔ آتشک کی وجہ سے آرس ۳۔ جھوٹے خیالات قوت کمزوری، جلس پیدا کرنے والا درد۔ پیاس، زبان سرخ۔ اگنیشیا۔ ۳، دولت کے نقصان سے کسی کے صدمہ جدائی سے یہ مرض ہوا ہو۔ پلاٹینا ۶، خرابی رحم کی وجہ سے یہ مرض ہو۔ کونیم ۳۔ خواہشات کو زبردستی روکنا۔ خوف، خاموشی، آدمیوں سے علیحدہ رہنے کی طبیعت:۔ ہایوسیامس ۳۔ ایک ہی مضمون میں (جیسے مریض ہمیشہ سوچتا ہو کہ اسکو گرمی یا کوئی بیماری ناقابل شفا ہوئی ہے۔)

کاذب خیالات۔ ولیریانا ۳۔ عصبی کمزوری۔ جذبہ۔ نیند نہ آنا۔ (دماغی یا کمزوری کے باب میں مالیخولیا ملاحظہ ہو۔)

رعشہ

(CHOREA OR VITUS'S DANCE

چہرہ یا کسی دوسرے عضو کے عضلات کا ارادہ نہ رہنے پر بھی پھڑکنے رعشہ کہتے ہیں۔ اسے غیرارادی عضلات کا "مرض جنون" بھی کہتے ہیں۔ خوف، دل پژمردہ، وجع مفاصل۔ مشت زنی، دل کی خرابی ۳۰۔

باکرم وغیرہ کی وجہ سے یہ مرض پیدا ہوتا ہے۔

خوف سے یہ مرض ہو تو ایکونائٹ۔ اگنیشیا۔ سٹرامونیم۔ کرم کی وجہ سے ہوتو، سہائنا۔ اسپائی جلیا۔ سنٹونائن، مرکیوریس۔ وجع مفاصل کی وجہ سے ہو تو، سمی سی فیوگا، یا سپائی جلیا۔ استعمال کرنا چاہیئے۔

مشت زنی (جلق) کی وجہ سے ہو تو کینتھرس۔ پلاٹینا۔ کمزوری سے ہو تو آیوڈی ایم، فیرم، اگر مرض کا اصلی سبب نہ معلوم ہو تو بل۔ اگاری کس، اکرسے نکم، ہایوسیامس، سٹرامونی ایم، زنکم۔ آرس۔ اسکی اچھی دوائیں ہیں۔

کاسٹیکم، ٹرین ٹولا، کلکیریا کارب، وغیرہ بیچ بیچ میں دی جاتی ہیں۔

مذکورہ بالا ادویات ۳x۶۔ طاقت کی دینی چاہیئے۔

علاج معاون

جسمانی اور دماغی آرام، کسرت، کھلی جگہ میں ہوا خوری، مقوی صحت بخش غذا کھانا مناسب ہے۔ کبھی کبھی بجلی کی مدد سے بھی یہ مرض کم ہو جاتا ہے۔ جسکو مرض رعشہ ہو۔ اُس کو دوسرے رعشہ کے مریض سے ملنا جلنا نہ چاہیئے۔

ارتعاش

(TREMOR)

مرض صرع میں جس طرح مریض ہو کر مریض بے ہوش ہو جاتا ہے۔ اس مرض میں بھی کپکپی ہوتی ہے۔ لیکن بے ہوش نہیں ہوتی۔

اگاری کس، سرے سے کپکپی شروع ہو کر ہاتھ کی ہتھیلی تک پھیل جائے، خاصکر بوڑھوں کو ایسا ہوا کرتا ہے۔ اگاری کس ۳۔)

ہاتھ پیر کا کانپنا، جسم کا نیلا ہونا۔ جسم سرد ہونا۔ مرک سول ۲۰۔ ۳۰۔ (ہاتھ کی انگلی سے کپکپی شروع ہونے پر، اگنیشیا) دماغی تحریک کی وجہ سے ارتعاش) سٹرامونیم ۳۔ یا ایکونائٹ ۳۔ خوف سے ارتعاش ہو۔) بل ۳۔ اپیکاک ۳x۔ یا نکس وامیکا x۔ (افیون کھانے کی وجہ سے ارتعاش) انٹم ٹارٹ ۶۔ یا نکس وامیکا x۱۔

شرابیوں کے ارتعاش میں) جلسیم x۱ ۲۰۔ (ہاتھ کی انگلی یا جسم کے ارتعاش

جیسا کہ بی فیوگائم ۳-ارتعاش کی وجہ سے چل نہ سکنا (ہایوسیامس ۳) اور نکس پکرک ۳x-بھی درمیان میں فائدہ کرتی ہیں۔

جمود شخصوص آختہ (CATALEPSY)

یہ عصبی یا تشنجی مرض ہیں'-اپنے ارادے کے موافق چلا پھرا نہ جائے۔ یا بے ہوشی کے ساتھ کل عضلات اکڑ جائیں (لیکن دوران خون برابر ہوتا رہے۔ اس کا نام جمود ہے۔ جمود کی حالت میں مریض کے ہاتھ، پیر۔ وغیرہ جس حالت میں دوسرے رکھ دیتے ہیں۔ اسی حالت میں پڑا رہے۔ اس کو اس وقت اپنے چاروں طرف کی کسی بات یا چیز کا علم نہیں رہتا۔

اس مرض کا اصلی سبب آج تک نہ معلوم ہو سکا۔ یہ کوئی خاص بیماری نہیں ہے۔ ہسٹیریا، مالیخولیا یا وہم'- فالج یا امراض دماغی کی علامت ہے۔ کنابس انڈیکا ۱x-۳۰- اس کی بہت اچھی دوا ہے۔ کئی روز تک اسکے اس کے بعد ہی اگر اس کے استعمال سے فائدہ نہ ہو' تو سائیکوٹا وا- روس ۳- دینا چاہیئے- دوران سر-اونگھنا، جبلّی کی خواہش، وغیرہ علامات میں نکس ماسکٹا ۲x'-۳۰- اخراج کے ساتھ موجود ہے تو ماسکس ۶'- دماغی نقص یا ہسٹریا کی وجہ سے یہ مرض پیدا ہو' تو اگنیشیا ۶- مذہبی خیالات کی وجہ ہو تو سٹرامونیم ۳x-۳۰- ویراٹرم ورائڈ x'- سلفر ۳۰- دینا چاہیئے-

عضلہ کا دبلا پن (MUSCULAR ATROPHY)

عضلات ارادیہ کا آہستہ آہستہ کمزور ہونا۔ یا چھوٹا ہونا صغر عضلی کہلاتا ہے انگوٹھے اور ہتھیلی کے عضلات پہلے پتلے ہو جاتے ہیں۔ اسکے بعد چہرہ اور زبان پر اس مرض کا حملہ ہوتا ہے۔ اُس وقت بولنے اور نگلنے میں بڑی دقت ہوتی ہے آخر میں مریض کا کل جسم سوکھ کر ہڈی ہڈی رہ جاتا ہے۔ مریض کا کل جسم ٹھنڈا اور بے رونق ہو جاتا ہے۔ کبھی کبھی فالج بھی ہو جاتا ہے۔

پلمبم ۶، ۲۰۰۔ آیوڈی ایم، ۳، اس کی اچھی دوا ہے۔ آرج نائی ۶۔ پلمبم اکٹیکم ۶۔ آرنیکا ۳۔ جلس ۳x۔ فاسفورس، ۳۔ سلفر ۶۔ زنکم ۶ کیوپرم ۶۔ آرس ایلب ۳x۔ نیٹرم میور، ۳۔ کی بھی بیچ بیچ میں ضرورت پڑ سکتی ہے، مزید واقفیت کے لئے عضلات کا بتدریج دبلاپن ملاحظہ ہو۔

امراض ریڑھ یا حرام مغز

(DISEASES OF THE SPINE)

یہ بتایا جا چکا ہے کہ نظام عصبی کس کو کہتے ہیں۔ نظام عصبی کا جو حصہ ریڑھ کی نلی (SPUIAL CANAL) میں ہے۔ اس کا نام حرام مغز ہے۔ مہروں کا ستون، یا ریڑھ کے امراض ترتیب وار مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) ضعف عصبی، ملاحظہ ہو۔

(۲) ورم حرام مغز (SPINAL IRRITATION) پیٹھ میں (خاصکر سر کی نلی میں) اور کمر میں درد۔ اس مرض کی خاص علامت ہے۔ دبانے یا تھوڑی محنت کرنے سے چلنا پھرنا۔ لکھنا۔ پڑھنا۔ سونا وغیرہ ریڑھ میں درد۔ (یا دوسرے حصہ میں) درد بڑھ جاتا ہے یہ ایک قسم کی عصبی کمزوری ہے۔ اور یہ بہ نسبت مردوں کے عورتوں کو زیادہ ہوتی ہے۔ جسم سنسنا، یا سن ہو جانا۔ احتلام، یا قوت باہ کی کمی، یا بالکل غائب۔ مثانہ کی تحریک وغیرہ علامات ہی موجود رہ سکتے ہیں۔ ڈاکٹر سینڈرس کا بیان ہے کہ عرصہ تک تخم اسپغول کا کھانا۔ اس مرض کی سب سے اچھی دوا ہے۔

ڈاکٹر ہیوز، ٹل یوریم ۶۔ استعمال کرنے کا مشورہ دیتے ہیں۔ اگر خاندان باپ، دادا۔ میں مرض دق رہا ہو تو بیسلینم ۲۰۰، درد سر، جسم، یا کوئی حصہ جسم سن ہو جائے۔ پیٹ درد، نفخ شکم، قبض، وغیرہ علامات میں آرج نائی ۶۔ دینا چاہیئے۔ ریڑھ میں جلن اور دونوں پیروں کمزوری، ریڑھ سے سر تک درد کی علامت

ین پکرک ایسڈ ۳۰- زیادہ چسلئے پینے کی وجہ سے تو تھوجا ۶-
کمزور عورتوں کو ہوتو اگنیس کاریس ۳- اگنیشیا ۳- سلکا ۳- سلفر ۳؛
سمی سی فیوگا ۳- سکیل ۳؛ بل ۶- رسٹاکس ۶- کاکیولس ۶، سافوٹیڈا ۳-
وغیرہ ادویات علامات کے مطابق بیچ بیچ میں دینا چاہیے۔
سرد پانی سے نہانا۔ یا گرم پانی سے پیٹھ کو دھو ڈالنا چاہیئے۔
کھلی ہوا میں رہنا اور مقوی غذا کا استعمال فائدہ مند ہے ضعف عصبی۔
درد عصبی، اور امراض مستورات میں ریڑھ کی سوزش ملاحظہ ہو۔

(۳) حرام مغز کی کمی خون (SPINAL AN-AEMIA) خون
کا کم ہونا دل کی کمزوری وغیرہ، اس مرض میں پیدا ہونے کے اسباب
ہیں۔ فیرم ۶- آرس آیوڈ x۶- سفوف۔ ایسڈ فاس x۱- کلکیریا کارب ۶-
چائنا ۶- سیکیل ۳- اس مرض کی عمدہ دوائیں ہیں۔
علامات کے مطابق ان کا استعمال ہونا چاہیے۔

(۴) حرام مغز میں خون کی زیادتی (SPINAL HYPER EAMIA)
حیض کا بند ہو جانا۔ بواسیر۔ سردی یا چوٹ لگنا۔ بہت جماع یا
محنت کرنا۔ یا سٹرکینا وغیرہ دوائیں کھانے سے یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے۔
ریڑھ اور کمر میں درد، اور پیٹ میں بے حسی، اس مرض کے خاص
علامت ہیں۔ آرسے نکم البم ۶- ہائی پیریکم ۳؛ رسٹاکس ۶؛ سلفر ۳-
اس مرض کی خاص اور کامیاب دوائی ہیں۔

(۵) حرام مغز سے جریان خون (SPINAL APOPLEXY) حرام
مغز، یا حرام کی ڈھکنے والی جھلی میں جریان خون ہونے سکتہ - یا
فالج کی طرح کے علامات نمودار ہوتے ہیں، سکتہ اور فالج کی دوائیں
اس مرض میں علامات کے مطابق دی جاتی ہیں۔ جریان خون کی وجہ سے
زبان اور ہاتھ پیر وغیرہ سُن ہو جانے میں کو ائیکم ۳-

(۶) حرام مغز میں اجتماع آب:- دماغ میں اجتماع آب کی
طرح حرام مغز میں بھی پانی جمع ہوتا ہے۔

(۱) امراض طفلان میں :- حرام مغز میں اجتماع آب سے پیدا ہوا بچہ کا منقسم مہرہ یعنے بھرا ہوا مہرہ :- (SPINAL BIFIDA) ملاحظہ ہو۔

۷- ورم پردہ ہائے نخاع :- حرام مغز کے جھلیوں کی سوزش (SPINAL MENINGITIS) مغز کی ڈھکنے والی جھلی کی سوجن کی طرح حرام مغز کے ڈھکنے والی جھلی میں بھی ورم ہوتا ہے دونوں امراض کا اصلی سبب اور علامات وغیرہ ایک طرح کے ہیں۔ بخار، بے چینی، پسینہ رک جانا۔ یا چوٹ کی وجہ سے درد میں ایکون ۳X۔ تمام جسم میں درد۔ حرکت کرنے سے درد میں ترقی۔ برایونیا ۳۔ بہت سستی، بدحواسی، کپکپی، وغیرہ علامات میں جلسی ۱X۔ پیر سخت، اور فالج کی طرح ہوجانے میں آگزرے لک ایسڈ ۳X۔ محرقہ سرسامی ملاحظہ ہو۔

(۸) ورم حرام مغز :- گر پڑنا چوٹ، یا سردی لگنا ہے۔ ریڑھ کی ہڈی ٹوٹ جانا۔ کوئی تیز بیماری (جیسے سرسامی بخار) بہت محنت کی وجہ سے کل حرام مغز میں یا اسکے کسی حصہ میں سوزش ہوتی ہے۔ گویا جسم کھچا ہوا محسوس ہوتا ہے اور چند گھنٹوں کے اندر ہی فالج ہونے سے سمجھنا چاہیے کہ کل ریڑھ، یا اس کے کچھ حصہ میں سوزش ہوئی ہے۔ محرقہ سرسامی ملاحظہ ہو۔

شدید حملہ :- ایکون ۳۔ (ریڑھ میں تیز درد، کزاز کی طرح تشنج، بخار، نکس وامیکا ۳۔ چھونے سے کزاز زیادہ ہونا۔ سائکیوٹا ۳ (تیز تشنج، تیزی سے جھٹکنا)

مزمن میں :- آگزیلک ایسڈ ۳X۔ پیر سخت، اور سردی سے درد۔ آرس ۳، (مفلوج حصہ کا سکڑنا۔ (CONCRACTION) معمولی محنت سے ہی تھکاوٹ آجانا (بدحواسی) جلسیمیم ۶۔ (ریڑھ کی بیماری میں۔ پکرک ایسڈ ۲۰۔ (اعضاء تناسل کی کمزوری میں۔ مرسیوریس ۳۔ (پیر بے قابو۔ یا پیروں میں فالج ہونے میں۔ فاسفورس ۳۔ (ہاتھ پیر بے قابو ہوں۔ یا تھوڑا ہی چلنے سے کانپنے لگیں، اسلکا ۶۔

ایک حصہ وغیرہ میں فالج۔ اور ماؤف جگہ میں درد محسوس ہو۔)

علاج معاون ۔ آرام سے سونا۔ ملائم بستر پر سونے سے بستر کا زخم (BED - SORES) اچھا ہو جاتا ہے۔ دودھ وغیرہ مقوی پتلی چیزیں، بیماروں کی اچھی غذا ہے۔ ٹھنڈے پانی میں کپڑے کا ٹکڑا بھگو کر سر کی نلی پر لگا رکھنا چاہیئے۔ فالج کی علامت میں یہ فائدہ کرتا ہے۔

(۹) **حرام مغز کا فالج**:۔ یہ مرض زیادہ تر بچوں کو (شاید ہی کبھی جوانوں کو) ہوا کرتا ہے۔ امراض اطفال میں "بچوں کے حرام مغز کا فالج" ملاحظہ ہو۔

(۱۰) **بتدریج ترقی پذیر نیورلی عضلی لاغری** (PROGRESSIVE MUSCULAR - ATROPHY) یہ لاغری **عضلات** (MUSCLES) کی ہے۔ اب تک ڈاکٹروں کی رائے تھی کہ یہ لاغری خاصکر عضلات کی ہے۔ لیکن اب بلا شک و شبہ کے طے ہوا ہے۔ کہ یہ مرض حرام مغز (SPINAL CORD) کا ہے۔ دبلا پن پہلے ہاتھ کے انگوٹھے (THUMB) میں محسوس ہوتا ہے۔ بعدہٗ بازو اور کندھے بھی لاغر ہو جایا کرتے ہیں اور آخر میں عضلات کے بعد عضلات پر حملہ ہو کر مریض زندہ ہی بالکل ٹھٹھری (LIVIG (SKELETON) ہو جاتا ہے۔ صغر عضلی دیکھئے۔

پلمبم ۶ ۔ اور فاسفورس کے استعمال سے اکثر فائدہ ہوتا ہے۔ آرج نائٹ ۳۔ جلس ۲X، آرنیکا ۳، اور سلفر ۳۰ کا امتحان کرنا چاہیئے۔

(۱) **درد دمچی** (COCCYGODYNIA) ریڑھ کے نیچے کا حصہ دیکھنے میں کوئل کی چونچ کی طرح ہے۔ اور اسکو دمچی کہتے ہیں، سردی یا چوٹ لگنے۔ خارشت کے دب جانے۔ آلہ کے ذریعہ سے بچہ پیدا کرنے کے سبب سے، "الم عصص" یا درد دمچی کا مرض ہوتا ہے۔ کھینچ کر پکڑنے۔ چھلنے کی طرح درد میں کاسٹیکم ۶۔ نوچ ڈالنے کی طرح درد میں سائیکیوٹا ۱۔ اگر دبانے سے درد بڑھتا ہو تو سلکا ۶۔ بیٹھنے سے درد۔ چھونے یا چلنے سے درد ملتا ہو تو ان کے علامات میں، کیلی بائی ۲X۔ دمچی کی ہڈی کے نچلے حصہ میں بھاری پن محسوس ہو، تکلیف کی وجہ سے مریض سو جاتا تو انٹم ٹارٹ ۶۔

درد میں ٹمنک ہو تو رسٹاکس ۶ - یا رو ٹا، ا،

امراض مستورات کے باب میں "الم عصبی" یا درد دُمچی ملاحظہ ہو۔

(۱۲) حرام مغز کا زوال

(LOCOMOTOR ATA)

سردی یا زیادہ فرق سے ، صحبت یا بہت محنت (جسمانی یا دماغی) آتشک کی وجہ سے حرام مغز کا زوال ہوتا ہے۔ اوّل معدہ کی خرابی اور تمام جسم میں (خاصکر دونوں پیروں میں) وجع مفاصل یا عصبی درد کی طرح۔ بعدہٗ سوجنے کی طاقت کم ہو جانا۔ اور آخر میں مریض کا اپنے ارادہ کے موافق پیر ٹھیک نہ رکھنا۔ اس مرض کے خاص علامات یہ ہیں۔

مرض کے شروع حالت میں سیکیل ۳۔ بعد میں فلورک ایسڈ ۳۔ گرمی سے پیدا ہوئے مرض میں کیلی آیوڈ ۳۔ مریض کے جلدی تھک جانے میں پکرک ایسڈ ۳۔ ہاتھ کا نپنا اور قوت باصرہ کم ہونا۔ آرجنٹ نائی ۲۔ یا فاسفورک ۳۔ نکس وامیکا ۳۔ آرم ۲۰۰۔ میڈورنیم ۲۰۰۔ میگنیشیا فاس ۶x۔ سفوف ۳۰۔ ایلیومن ۶۔ لائیکو پوڈیم ۶۔ آرس ۳۔ کاربو وج ۳x۔ سفوف بل ۳۔ سٹرکنیا۔ انکاسٹیورا ۳۔ مفید ہیں

علاج معاون

شراب اور تمباکو نوشی منع ہے۔ مچھلی گوشت، اور انڈا اس مرض میں قطعاً منع ہے۔ سردی لگنا بہت نقصان دہ ہے۔

کوٹھڑی بند کرے، تاکہ سردی نہ لگے۔ نہلانے سے مریضوں کو فائدہ ہوتا ہے۔ اسمیں دودھ زیادہ مفید ہے۔ تھوڑی ورزش سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔

(۶) امراض چشم

آنکھ کی بیماریوں کے چند مخصوص ادویات

آرم مٹ ۶x۔ سفوف ۲۰۰۔ معلوم ہو کے آنکھ کے باہر کی طرف سے گویا اندر کے چاروں طرف درد پھیلتا رہتا ہے۔

آرجنٹیم نائی ۲۔ آنکھیں چپک جانا۔ آنکھوں سے مواد نکلنا۔ آنکھ

سے سامنے گویا سانپ نکل رہا ہے۔ ارس البم ۳ جلتا ہوا آنسو۔ رخساروں پر گرنے سے گویا وہ جگہ سفید ہو جاتی ہے۔

آیوڈی ایم :۔ آنکھوں میں جلن ہو تو کچے آلو کو چھیل کر اس کا گودہ کچھ دیر تک آنکھوں میں باندھ کر رکھنا مفید ہے۔

ایکونائٹ ۳، ۔ بلا سبب یکایک اندھے ہو جاتے ہیں۔

سیپیا ۶، آنکھوں سے پانی ہو، اور اس میں کرکراہٹ ہو۔

ایگاریکس ۳، پلکوں کی نسیں سکڑتی ہوں، ایسافوٹیڈا ۲۔ ۶، آنکھوں کے اندر سے گویا باہری حصہ کے چاروں طرف درد پھیلتا جاتا ہے۔

لوڈریم پرف ۳×۲۔ آنکھوں کی پتلیاں اکڑ جائیں۔ پانی جاری ہو۔ خاصکر کھانسی کے وقت۔ یوفریشیا ۳۔ جلن پیدا کر دینے والے پانی کا اخراج۔ بہت آنسو نکلنا۔ آنکھیں سرخ۔ صبح آنکھوں کا چپکنا۔

قرنیہ (CORNEA) میں کیچڑ۔ ضرورت ہونے پر یوفریشیا۔ گنے پانی میں ملا کر بیچ بیچ میں آنکھ میں ڈالنا چاہیے۔

ایلینتھس ۳۔ آنکھوں میں اجتماع خون ہو۔ آنکھوں کی پتلیاں پھیل جائیں۔

ایپس ۶۔ آنکھوں کے نیچے آماس ہو۔ کاسٹکم ۶، آنکھوں کی پلک آپ ہی آپ گر جائے، مریض کوشش کرنے پر بھی نہ اٹھا سکے۔

کیلی کارب ۳۰، آنکھوں کے اوپر آماس ہو۔

کیلی سلف ۶×، مواد کی طرح آنسو نکلنا۔

کیلی سٹیس ۳۔ آنکھیں سرخ اور خشک اور گرم، آنکھوں کے بیچ میں سوزشی درد۔ سردی یا رات میں درد کی ترقی۔ آنکھوں سے پانی گرنا۔

کروٹیلس ۳، آنکھوں سے خون گرتا ہو۔ آنکھوں میں زردی۔

جلسیمم :۔ آنکھوں کے عضلات پھڑکتے ہوں، یا قابو میں نہ ہوں، کم دکھائی دیتا ہو۔ نیٹرم میور ۱۲× سفوف ۳۰، آنکھوں میں پانی بھرا ہونا۔ آنکھوں سے پانی گرنا۔ (خاصکر کھانستے وقت۔)

پلساٹیلا ۳۔ خالی جگہوں میں یا ٹھنڈی ہوا میں، آنکھوں سے

پانی نکلنے میں زرد رنگ کا اخراج۔ پلس ۳۰ (انجنی خاصکر پلک کے اوپر کی گوہانجی میں اعلیٰ) درجہ کی دوا ہے۔ پروٹنس سپائنوزا ا۔ آنکھوں کے درد کی بہت اچھی دوا ہے۔ آنکھوں میں صرف تیز درد ہو۔ دوسری کوئی علامت نہ ہو۔ اس دوا کے مدر ٹنکچر کو سادی ٹکیہ یا گولی میں جذب کرکے استعمال کرنے سے زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔

پلاٹینا ۶۔ کوئی چیز چھوٹی دکھائی دے۔

پلاٹینس ا۔ (کچھ دنوں تک استعمال) پلکوں پر پھنسیاں۔ کونے میں گوہانجی وغیرہ۔ نصف آونس پانی میں پانچ قطرے ملاکر آنکھیں دھوڈالنی چاہئیں۔ فائی سوسٹگما۔ ۳۔ آنکھوں کی کرکراہٹ۔ یہ درد اگر چشمہ لگالینے پر بھی نہ جائے۔ فلورک ایسڈ ۶۔ ایسا محسوس ہو۔ گویا آنکھوں میں ٹھنڈی ہوا لگ رہی ہو۔ بیلاڈونا ۶۔ آنکھوں میں روشنی مطلق برداشت نہ ہو۔ بوریکس ۳۔ سفوف۔ پلکوں پر چھوٹی چھوٹی پھنسیاں۔ پلکوں کی برونیا کا آپس میں مل جانا۔ پلکوں کا اندر کی طرف الٹ جانا۔ آنکھوں کے کونوں میں کھجلی اور درد۔ رسٹاکس ۶۔ کل آنکھیں اور اسکے چاروں طرف آماس۔ آنکھوں سے گرم آنسو نکلنا۔ پلکیں بھاری اور کڑی محسوس ہوں

روٹا ۳۔ سلائی۔ پڑھنا وغیرہ اسباب سے۔ آنکھوں پر زیادہ زور ڈالنے اور آنکھوں کی کمزوری میں۔

سٹیفی سگریا ۶۔ پلکوں پر سخت بتوڑی۔ یا ابھرے ہوئے دانے سے۔ اور آنکھوں کی کمزوری میں (NODES) ہوتے ہیں۔

سٹرامونیم ۳۔ درد دکھائی دینا۔

سائکیوٹا ۳۔ آنکھوں کی پتلی بڑی ہو جانا۔ آنکھیں سن ہو جانا۔ نظر ٹیڑھی ہو جانا۔ پڑھنے کے وقت حروف اونچے نیچے یا بالکل نہ دکھائی دینا۔

سنا ۳×۔۲۔ دھندلاپن دکھائی دینا لیکن آنکھیں مل دینے سے صاف دکھائی دینا۔

سلفر ۳۰۔ آنکھوں میں جلن۔ آنکھوں میں ایسا محسوس ہو گویا بالو پڑ گیا ہے۔ آنکھیں دھونے سے درد میں ترقی۔ آنکھوں

کے سامنے پردہ پڑا محسوس ہونا۔ آنکھوں میں سوئی کی طرح چبھن۔
سلکا نمبر۳۔ آنکھوں کے سامنے دھندلا دکھائی دینا۔ آنکھوں کے سامنے دھواں یا کہرا دکھائی دینا۔
جیلسیمیم۱۲۔ آنکھیں بھاری ہونا (فالج کی وجہ سے) پلکوں کا آپ ہی آپ گر جانا۔ سمی سی فیوگا۔۶۔ آنکھوں کی پتلیوں میں درد۔ آنکھوں یا کانوں میں یا کانوں میں برابر تیز درد، درد کا ہونا۔ آنکھ کے کوئے میں روئی سے سمی سی فیوگا لگانا اور ۳۰ طاقت کا استعمال کرنا مفید ہے۔
سلیشیا ۳۰۔ آنسو بہانے والی گلٹیاں اور آماس۔

آنکھ آنا

(OPHTAL MIA)

آنکھوں میں گرد و غبار کے ذرات، دھوپ، ٹھنڈی ہوا۔ دھواں چوٹ، صحت کی خرابی وغیرہ اسباب سے آنکھیں آشوب کر آتی ہیں۔ خسرہ، چیچک اور سوزاک کی وجہ سے بھی آنکھوں میں سوزش ہوتی ہے۔

علامات

آنکھوں کا سفید حصہ (کویا) سرخ آنکھوں سے پانی یا مواد نکلنا۔ آنکھیں چپک جانا۔ آنکھوں سے میل نکلنا۔ بالو یا کانٹا گڑنے کی طرح درد۔ آنکھیں کرکرانا۔ روشنی برداشت نہ ہونا۔ ہمیں مندرجہ ذیل ادویات مفید و کارآمد ہیں۔ فیرم فاسٹ ۶X۔ معمولی قسم کا درد

بیلاڈونا ۳X چمکیلی، سرخ آنکھیں، بہت درد، آنکھوں میں آماس، آنکھوں میں سر کی جانب ٹپک،۔ دونوں گال سرخ۔ روشنی یا سورج کی گرمی برداشت نہ ہونا۔

الیومنا ۳۰X۔ آنکھیں بہت خشک (یا آنسو نہ ہونا) ہوتے ہیں

آرم میٹ ۶۔ آتشک کے فساد سے آنکھوں میں بیماری ہو

اکیونائٹ ۶X۳۔ وجع مفاصل رقت منی، یا سردی سے پیدا ہوا حاد۔ آشوب چشم:۔ سادہ بخار۔ درد بند نہ ہونے تک بورک ایسڈ

۸ گرین X پانی ایک آؤنس) کا عرق لگانا چاہیئے۔ اگر ۸ ۴ گھنٹہ میں سوزش کم نہ ہو تو یوفریشیا۔ ۱-۱ قطرے + پانی ایک آؤنس) عرق کا خارجی استعمال کرنا چاہیئے۔ زیادہ بیماروں کو سلفر ۶-۳۰ - دینا چاہیئے۔

ایکو نائٹ، سے فائدہ نہ ہونے، اور زیادہ مواد نہ ہونے پر رسٹاکس ۶- کا استعمال کرانا چاہیئے۔

مرکیوریس کار ۳ - آنکھوں سے پانی گرنے کے بعد بھی جب مواد زیادہ ہو جائے، میل نکلے، آنکھیں چپک جائیں۔ کرکرائیں، گرم اور درد محسوس ہو۔ دیکھنے اور حرکت کرنے سے درد میں ترقی ہو۔ روشنی برداشت نہ ہو، رقت منی کی وجہ سے آشوب چشم میں مرکیوریس کار کے بعد ہیپر سلفر فائدہ کرتا ہے۔

ہیپر سلفر سے فائدہ نہ ہو تو سلیکا ۶ - دینا چاہیئے۔

اپس مل، ۳۰- زیادہ مواد آنا، روشنی برداشت نہ ہونا جلن۔ کھجلی۔ سوئی چبھنے کی طرح درد، آنکھوں کی پلکیں سوجی ہوئیں۔

یوفریشیا ۳ X - (یہ دوا ہر حالت میں دیجا سکتی ہے۔)

آنکھیں سرخ، روشنی ناقابل برداشت، ناک اور آنکھوں سے بہت پانی گرنا۔ درد۔ بار بار چھینک، آنکھوں کا سفید حصہ اور پلکوں کے کنارے چھوٹی چھوٹی پھنسیاں، - آنکھوں سے مواد نکلنا۔ اور سوت کی طرح مواد کا پردہ آنکھوں پر پڑ کر دیکھنے میں خلل ڈالنا۔ یوفریشیا ۱ - دس قطرے ایک آؤنس پانی میں ملا کر دھونا چاہیئے۔

پلساٹیلا ۳-۳۰ - حاد اور مزمن آشوب چشم، سوزاک کی وجہ سے آشوب چشم۔

آرجنیٹم نائیٹریکم ۳-۳۰ - بہت مواد نکلنا۔ (خاصکر بچوں کے آشوب چشم میں) مرض آشوب میں جب کچھ زرد رنگ کا مواد آتا ہے اور کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔

ہیپر سلفر ۶-۳۰، جریان کی وجہ سے آشوب چشم

نائٹیرک ایسڈ ۶-۲۰۰، آتشک کی وجہ سے آشوب چشم، یا سوزاک کی وجہ سے آشوب چشم سلفر ۳، ۳۰- آنکھوں کے پتلیوں کی

سوزش، - اور اس کے چاروں طرف سُرخ رنگ کے گول گول زخم - سوئی چُبھنے کی طرح درد - پانی لگنے سے درد بڑھنا (کنٹھ مالا کی وجہ سے آشوب چشم) آنکھوں کے کوّے سفید حصّے) پر چھوٹے چھوٹے دانے ہوتے ہیں مرکیورلیس ۶، ۳۰ - آنکھوں کی سوزش کے ساتھ پلکوں میں اسی طرح دانے ہونے پر پلس ۶ - یا سلفر ۲ - جلن کے ساتھ مواد نکلنے پر -

آرجنٹم نائیٹریکم ۳، ۳۰ - ضرورت پڑنے پر دو قطرے آرج نائی، ۸، کلکیریا آیوڈ ۶x - کیلک کارب ۶ - سلیکا ۶ - سٹیفا سیگریا ۶ -

آرسنک ۶، زنکم ۶، وغیرہ ادویات بیچ بیچ میں ضروری ہو سکتی ہیں -

غذا وغیرہ ہلکی مقوی غذا - مچھلی اور میٹھی چیزیں کھانا منع ہے - مریض کو صاف بستر پر رکھنا چاہیئے - عرق گلاب یا نیم گرم دودھ سے آنکھیں صاف کرنا چاہیئے - آٹھ گرین کھٹکری (یا بورک ایسڈ) ایک آؤنس پانی میں اچھی طرح ملا کر آنکھیں دھو ڈالنے سے ورم کم ہو جاتا ہے -

بند گوبھی کا پتہ نچوڑ کر اس کے عرق میں ایک دو بوند شہد ملا کر آنکھوں پر لیپ کرنے سے فائدہ ہوتا ہے - ٹھنڈا پانی یا برف کسی حالت میں نہ لگانا چاہیئے - زرد رنگ کے ٹکڑے سے آنکھ ڈھکی رکھنا چاہیئے -

آنکھوں میں کالا داغ پڑنا

چوٹ لگنے، بار بار کھانسی ہونے کی وجہ سے کبھی کبھی آنکھوں سے خون گرتا ہے - یا آنکھوں کے سفید حصّہ میں سیاہی دیکھ پڑتی ہے - اسی کا نام کالا داغ پڑتا ہے -

آرنیکا ۳، ۳۰ - کا استعمال مدر ٹنکچر (۵ قطرے) کو نصف آؤنس پانی میں ملا کر آنکھوں پر پٹی باندھنا مفید ہے -

---

کم دکھائی دینا

(AMBLYOPIA)

اسباب:- بہت اسباب سے نظر کم ہو سکتی ہے۔ بہت چھوٹی چیز یا چمکیلی چیز کو دیر تک نظر جما کر دیکھنا۔ بہت سونا۔ بہت زیادہ نشہ پینا۔ سردی لگنے کی وجہ سے یکایک پسینہ رُک جانا۔ حیض رُک جانا وغیرہ اس مرض کے خاص اسباب ہیں۔

علاج

زیادہ اخراج خون کی وجہ سے نظر کا کم ہو جانا۔ چائنا ۶۔-۳۰۔
چائنا سے فائدہ نہ ہو تو فاسفورس ۶۔-۳۰۔
زیادہ نشہ کے استعمال سے ضعف بصارت۔ نکس وامیکا ۱x۔
زیادہ انجماد خون کی وجہ سے بیلاڈونا ۶۔-۳۰۔
حیض بند ہو جانے میں پلسٹیلا ۶۔-۳۰۔ امراض دل کی وجہ سے گیس ۶۔ تیز درد کے ساتھ ضعف بصارت سنگیونیریا ۳۔
آنکھوں کی پتلی میں درد ہو تو سمی سی فیوگا ۳۔ کویہ میں بہت درد ہو برائی ونیا ۶۔ یا کالوسنتھ ۶۔ سر میں خون کی زیادتی اور نکسیر پھوٹنے میں فاسفورس ۶۔ وجع مفاصل سے برائیونیا ۶۔ خون کی کمی کی وجہ سے فیرم ۶۔ ایسڈ فاس ۶۔ آرسنک ۳۰۔ چائنا ۶۔ یوفریشیا ۲x۔ قوت ہاضمہ کی کمی کی وجہ سے نکس وامیکا ۳۰۔ پلسٹیلا ۳۰۔ مرکیورس ۶۔ چائنا ۶۔ سلفر ۳۰۔ یا بیلاڈونا ۳۔

معمولی اصول

آنکھوں میں گرد و غبار نہ پڑے۔ تیز روشنی نہ لگے سینا یا باریک حروف میں کتابیں چھپی، اخبارات پڑھنا منع ہے۔ ضرورت پر عینک استعمال کی جا سکتی ہیں، کمی خون کی وجہ سے ضعف بصارت ہو تو مقوی چیزیں کھانا۔ دریا میں نہانا۔ صاف ہوا میں رہنا وغیرہ مفید ہے۔

رتوندھی

(NIGHT-BLINDNESS)

بہت لوگ ہلکی روشنی میں (یا غروب آفتاب سے طلوع آفتاب تک

بالکل ہی نہیں دیکھتے۔ اِن کا نام رتوندھی ہے۔

فائی سوسٹگما ۲۔ کے استعمال سے ہم لوگوں کو بہت فائدہ محسوس ہوا ہے۔ جگر کی خرابی سے ہو تو نکس وامیکا۔ ہلی بورس، نائیگرا ۳؛ ۳۰ چائنا ۶؛ بیلاڈونا ۶۔ لائیکوپوڈی ایم ۳۰؛ ہائیوسیامس ۶؛ زنبن ۳۰ نائیٹرک ایسڈ ۳۰۔ وغیرہ دواؤں سے فائدہ ہوتا ہے۔

دنوندھی

(DAY-BLINDNESS)

بہت لوگوں کو تیز روشنی میں دکھائی نہیں دیتا۔

باتھ روپس (BOTH ROPSO) اس مرض کی اعلیٰ دوا ہے۔ سلیکا ۳۔ فاسفورس ۶۔ سلفیورک ایسڈ ۶۔ بیلاڈونا ۳۰۔ سٹرامونی ایم ۶: دواؤں سے فائدہ ہوتا ہے۔

جزوی اندھاپن

PARTIAL-BLINDNESS)

کسی چیز کا بالائی حصّہ نہ دکھائی دے۔ آرم میٹ ۶۔
کسی چیز کا داہنا حصّہ نہ دکھائی دے لیتھم کارب ۶۔
کسی چیز کا صرف بایاں حصّہ دکھائی نہ دے۔ تو لائیکوپوڈم ۱۲۔

نظر نصفی۔ آدھی

(HEMIOPIA)

کسی چیز کا بالائی یا نیچے کا حصّہ دکھائی نہ دے۔ اسس کو نظر نصفی یا آدھی نظر کہتے ہیں۔ ڈاکٹر فارٹن کا بیان ہے کہ کیلی کارب، چینی نم، سلف ایسڈ میوٹر، نیٹرم میور، راسس، سیپیا۔ اور سٹرامو۔ اسس مرض کی بہترین دوا ئیں ہیں۔ یہ کل ادویات ۳؛ ۳۰۔ طاقت کی دینی چاہیئے۔

نظر کا تکان

کسی چیز کی طرف تھوڑی دیر تک دیکھنے ہی سے اگر آنکھیں

تھک جائیں تو کلکیریا کارب ۶۔ یا نیٹرم ۳۰۔

ایک فرانسیسی مصنف کا بیان ہے کہ بہت دیر تک لکھنے پڑھنے سے اگر آنکھیں بہت تھک جائیں تو کئی رنگ کے چمکیلے ریشمی کپڑوں کے ٹکڑوں کی طرف دیکھنے سے نظر کی تکان دور ہو کر آنکھوں کو آرام ملتا ہے۔

بھینگاپن

دائیں یا بائیں کسی ہی آنکھ سے ٹیڑھاپن دکھائی دینے میں ایلومنا ۶۔ اچھی اور کامیاب دوا ہے۔ پیٹ میں کرم کی وجہ سے بھینگاپن ہو تو سپائی جلیا ۳۔ یا سائینا ۲۔ ہائیو سیامس ۲۔ جلس ۲۔ سگلامن ۲۔ یا سٹرے مونی ایم ۳۔ درمیان درمیان میں ضروری ہو سکتے ہیں۔

آنکھ کے ترمرے۔ تیلالات چشم

(MUSCAE VOLITANTES)

اس مرض میں ایسا محسوس ہوتا ہے گویا آنکھوں کے سامنے چھوٹے چھوٹے پتنگے، یا کوئی چھوٹی چیز سوت کی طرح یا ذرات گرد و غبار اُڑ رہے ہیں۔ پرانا بخار، بہت زوال منی، خون کی کمی وغیرہ وجہوں سے یہ مرض پیدا ہوتا ہے۔ اسباب کا پتہ لگا کر اصلی امراض کا علاج کرنے ہی سے اچھا ہو سکتا ہے۔ لیکن اکثر دیکھا گیا ہے کہ کمزوری کے سبب سے یہ مرض پیدا ہوتا ہے۔ ایسی جگہ پر چائنا ۶۔ یا ایسڈ فاس ۳۰۔ عموماً کل علامات میں دیا جا سکتا ہے۔

دور کی چیز نہ دکھائی دینا

(SHORT - SIGHT)

جن کی نظر کم ہو، یا دور کی چیز نہ دیکھ سکتے ہوں، یا دھندلی دیکھتے ہوں۔ ان کے لئے فائی سگما ۳، ۶، فائدہ مند ہے۔

سبز موتیا (GLAUCOMA)

کبھی کبھی آنکھوں کے آگے اندھیرا یا کُہرا دکھائی دیتا ہے۔ یہی اس مرض کی علامت ہے آجتک اس مرض کا سبب ٹھیک ٹھیک طے نہیں ہو سکا۔
جسم خراب ہو جانے پر ہی یہ بیماری ہوتی ہے۔ کسی کسی بیماری میں یہ مرض دکھائی دیتا ہے۔ ایکونائٹ ۶، آرجنیٹم نائیٹرک ۶، فاسفورس ۶، بیلاڈونا ۶۔ جلسیمیم ۳، سپائی جلیا ۳۔ علامات کے مطابق دینا چاہیئے۔

آنکھ کے انگوری پردہ کا آماس (IRITIS)

آنکھ کی پُتلی کے چاروں طرف کے رنگین حلقہ کو آنکھ کا انگوری پردہ کہتے ہیں۔ اسی آنکھ کے انگوری پردہ کے آماس ہونے پر اگر اس کا ٹھیک ٹھیک علاج نہیں ہوتا تو آنکھوں میں جالا پڑ کر بالکل نہیں دکھائی دیتا۔ یہ آماس بہت اسباب سے پیدا ہو سکتا ہے۔ چوٹ، وجع مفاصل، سوزاک، اسکے اسباب ہیں۔

معمولی علامات

آنکھوں سے کم دکھائی دینا۔ یا بالکل نہ دکھائی دینا۔ چراغ یا سورج کی روشنی میں تکلیف، آنکھیں بند کرنے میں سوئی چبھنے کی طرح درد۔

علاج

اگر چوٹ کی وجہ سے آماس ہو تو آرنیکا ۳، کا اندرونی استعمال کرنا چاہیئے اور آرنیکا ۸، ۱۰۔ قطرے نصف آونس پانی میں ملا کر دن میں تین چار بار دھو ڈالنا چاہیئے۔ اگر آماس کے ساتھ بخار ہو تو ایکونائٹ ۳X۔

اگر دماغ پر حملہ ہو تو آرنیکا ۲۔ یا بیلاڈونا ۲۔

وجع مفاصل کے سبب سے ہو تو برائی اونیا، سپائی جلیا۔ یوفریشیا۔
غدودی وجع مفاصل کی وجہ سے ہو تو آرسنک، کالیسٹھم، کالکیریا، یا سلفر، مرض آتشک کی وجہ سے ہو تو کیلی بائی کرومیم۔ مرک سال، ایسٹافاس
سوزاک کی وجہ سے ہو تو ایسٹافاس، مرک سال۔ آرجنیٹم نائیٹرک۔

یہ سب دوائیں ۶۔ طاقت کی دینی چاہیے

انجن ہاری۔ گوہانجی

(STYE)

یہ پلک کے اوپر ایک قسم کی پھنسیاں ہوتی ہیں۔ ان کو انجن ہاری، یا گوہانجی کہتے ہیں۔ سردی، کمزوری وغیرہ اسباب سے گوہانجی ہوتی ہے۔ پلساٹیلا ۶، ۳۰، اس کی اعلےٰ درجہ کی دوا ہے۔ اگر پلساٹیلا سے فائدہ نہ ہو تو ہیپر سلفر ۶۔ بار بار پھوڑا ہونے پر۔ یا پھوڑا خشک ہوکر وہ جگہ سخت ہو جائے تو سلفر ۳۰، اسٹے فی سگریا ۶، آنکھوں کے اوپر پلک پر انجن ہاری ہو تو مرکیوریس ۳۔ سلفر ۳۰۔ کاسٹیکم ۶، ایلومینا ۶، فائدہ کرتا ہے۔ نیچے کی پلک پر گوہانجی ہو یا آنکھ کے کونے میں گوہانجی ہو تو اسٹے فی سگریا ۶۔ فاسفورس ۶، رسٹاکس ۶، فائدہ کرتا ہے۔

لائیکو ۱۲، سٹینم ۶، دینا چاہیے۔ مواد ہو تو ہیپر سلفر ۶، مرکیوریس ۶۔ دینا چاہیے۔

ٹکڑوں کو گرم پانی سے سینکنا چاہیے۔ گوہانجی آسانی سے اچھی ہو جاتی ہے اس کے بعد اس میں کرم لگانے سے جلد ہی خشک ہو جاتی ہے۔

یہ معلوم ہو جانے پر کہ پلک پکڑ رکھنے سے انجن ہاری ہوئی ہے تو مینن تھس۔ انجن ہاری ہونے یا اس میں مواد ہو تو لائیکوپوڈی ایم۔

گوہانجی کے ساتھ پلکیں سرخ ہونے میں سی پیا (گوہانجی میں دبانے یا نوچنے سے طرح طرح کے درد (رہ رہ کر) ہو تو اسٹے فائی سگریا۔ گوہانجی میں تشنج محسوس ہو تو ایمون کارب۔ ٹپکن کا درد، یا سینکنے سے کمی۔ ہیپر۔ چھونے سے ترقی ہیپر۔ اوپر کی پلک پر گوہانجی ہو تو ایمون کارب۔

دائیں آنکھ کی گوہانجی میں کیلک کارب۔ نیٹرم میور، ایمون کارب، گنتھرس پسلز (TEPLETZ) نرجیا۔

بار بار گوہانجی نکلنا بند کرنے کے لیے، اسٹے فائی سگریا گریفائٹس، سلفر، بائیں آنکھ میں گوہانجی ہو تو سٹے فائی سگریا۔ لے پس، لائیکو، پوریٹم، نائیٹرکیم ۳X۔ سفوف۔

آنکھوں کی پلک پھڑکنا

(NIGTITATION)

اگر آنکھیں برابر پھڑکتی ہوں تو پلساٹیلا ۶- یا اگنیشیا ۶- دینا چاہیئے۔

پلک لٹکنا

مریض اوپر کی پلک اُٹھا نہ سکتا ہو۔ اس وجہ سے آنکھوں میں دھواں گرد و غبار رہ جائے، آنکھ کھلنے پر آنسو گرتا ہو۔ اور آنکھیں سرخ ہو جاتی ہوں۔ جلسیمیم ۳×۳۰، اسکی بہترین دوا ہے۔ شروع ہی سے علاج کرنا مناسب ہے۔ ورنہ آنکھوں میں فالج ہو سکتا ہے۔

پلکوں کا سکڑنا

(۱) پلک باہر کی طرف اینٹھ کر سکڑ جاتی ہے۔ اے پس، آر جنٹیم ۶- (پلک پھولی۔ آنکھوں سے پیپ گرنا) نائیٹرک ایسڈ ۶- آتشک سے پیدا ہونے پر) ہمامیلس ۸- (دس گنے پانی کے ساتھ) لگانا چاہیئے۔

(۲) پلک اینٹھ کر اندر کی طرف سکڑ جائے، گلگیریا کارب ۶- بورنیس ۳ لائیکو پوڈی ایم ۳، سلفر ۳۰، مرکیورئیس ۳- فائدہ کرتا ہے۔

معدہ کی خرابی میں (یا عصبی کمزوری میں) اکثر پلکوں کا سکڑنا۔ یہ علامت لگی رہتی ہے۔ اس لئے ٹھیک عینک لگانا۔ یا نکس وامیکا۔ پلس، لائیکو، وغیرہ ادویات۔ (جن سے مرض سوء ہضمی دور ہو) استعمال کرنا چاہیئے۔ اور صحت کے اصولوں کی پابندی کرنی چاہیئے۔

اس سے مریض کی عصبی طاقت بڑھ سکتی ہے۔

موتیا بند

(CATTRACT)

چوٹ لگنے کی وجہ سے پتلی پر ایک قسم کا پردہ پڑ جاتا ہے۔ اس سے آہستہ آہستہ نظر کمزور ہو جاتی ہے اور پھر بالکل ہی نہیں

دکھائی دیتا۔ یہ بیماری ایک یا دونوں آنکھوں میں ہو سکتی ہے۔

علاج

سنارسے ریا، مارٹیما سکس:۔ حاد اور مزمن دونوں قسم کے موتیا بند کی بہترین دوا ہے۔ اسکو ماؤف آنکھ میں ایک ایک بوند دن میں تین چار مرتبہ عرصہ تک (۵ مہینہ) ڈالنے سے بہت سے آدمیوں کو اچھا ہوتے ہوئے دیکھا گیا ہے۔ اس دوران استعمال میں کلکیریا فلوریکا ۱۲x۔ سفوف اندرونی استعمال کرنے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ اگر اس سے فائدہ ہو تو کنابس انڈیکا ۳۔ استعمال کرنا چاہیئے۔

کوئی کوئی فلورک ایسڈ استعمال کرکے اچھے ہوئے ہیں۔

مرض کی شروع حالت میں آیوڈوفارم ۲۔ سفوف (خاصکر بوڑھوں کی آنکھوں میں موتیا بند ہونے میں) کلکیریا فاس ۶x۔ سفوف (خاصکر دائیں آنکھ میں مرض ہو۔) کاسٹیکم ۶۔ سیپیا ۶۔ لائیکوپوڈیم ۱۲۔ یا فاسفورس ۶۔ وغیرہ دواؤں کا استعمال کرنے سے بہت جگہوں میں آرام ہوتے دیکھا گیا ہے۔

آنکھوں میں کیڑا پڑجانا

'اتفاقی حادثات' میں ناک، کان، آنکھوں میں کیڑا پڑجانا ملاحظہ ہو۔

امراض چشم کے علامات اور علاج

آنکھوں میں جلن محسوس ہونا۔ بل ۳۔ آرس ۶۔ سلفر ۳۰۔

آنکھوں میں سردی محسوس ہونا۔ ایسڈ فاس ۶۔

آنکھوں میں بوجھ محسوس ہونا۔ یا آنکھ بند نہ کرسکنا۔ جلسیم ۱x۔

آنکھیں آماس کرنا۔ ایپس، رسٹاکس، ۶۔

آنکھیں کا نپنا۔ آنکھوں کی پتلی یا پلک ہلنا۔ ایگاریکس ۶، پلس ۶۔

آنکھیں ہمیشہ کھجلانا۔ سلفر ۳۰، پلس ۳،

آنکھوں سے پانی گرنا۔ یوفریشیا ۳۔ پلس ۱۔

آنکھوں سے گرم پانی گرنا۔ آرس ۳x؛ ۳۰۔

آنکھوں سے جلنا۔ پانی گرنا۔ پلس ۳x؛ ۳۰۔

آنکھیں اکڑنا۔ درد کرنا۔ (مریض آنکھیں چھونے نہیں دیتا۔

یٹرم میور ۱۲x۔ سفوف؛ ۳۰۔ برائی اونیا ۶۔ ہیپر سلف؛ ۔ سپائی ۳۰۔

آنکھوں میں درد۔ مثل عصبی درد کے: آرسس ۳۔ جلس ۱x ۳؛

سپائی جلیا ۶؛ ۳۰۔

آنکھیں گویا اندر کی طرف اکڑ گئی ہیں۔ ایسڈ فاس ۶۔ کروٹن ۶۔

آنکھیں گویا باہر کی طرف اکڑ گئی ہیں۔ برائیونیا۔ لائیکوپوڈیم ۱۲۔

آنکھوں میں اس قسم کا درد۔ گویا دب گئی ہیں۔ آرنکا ۳۔ جلس ۱x؛

آنکھوں میں کٹ جانے، یا سوئی چبھونے کی طرح درد۔

برائیونیا ۳x؛ ۳۔ نائیٹرک ایسڈ۔

دھار دار پھونکے کی طرح درد (SPLINTER LIKE) محسوس ہونا۔

ایسڈ نائیٹرک ۶۔ ہیپر ۶؛ ۳۰۔ تھوجا ۳۔

آنکھوں میں تیر چبھنے کی طرح درد، اے پس؛

آنکھوں میں نوکدار چبھنے کی طرح درد، اے پس، ۳۔ آرم میور ۶۔

آنکھوں میں ڈنک محسوس ہونا؛ بل ۳۔ ہیپر ۶۔

آنکھوں میں درد یکایک بڑھے اور کم ہو جائے۔ بل ۶؛ سڈرن ۶۔

آنکھوں کا درد آہستہ آہستہ ترقی کرے اور آہستہ آہستہ کم ہو۔ سٹینم ۶۔

آنکھوں کا درد، آنکھوں کے چاروں طرف پھیل جائے۔

۶؛ سفوف ۳۰۔ میزیریم ۳۔

آنکھوں کا درد اندر کی طرف پھیل جائے۔ آرم۔ سفوف؛ ۳۰۔

آنکھوں کا درد باہر کی طرف پھیل جائے۔ اسافوٹیڈا۔

آنکھوں میں ٹھیک وقت مقررہ پر درد شروع ہو؛ سڈرن ۶۔

آنکھوں کا درد ناقابل برداشت۔ کیموملا ۱۲۔

آنکھوں میں درد کے بعد وہ جگہ سُن ہو جائے۔ منزیریم ۶۔

آنکھوں میں درد کے ساتھ زخم، کونیم ۶۔
آنکھوں میں بغیر درد کے زخم۔ کیلی بائی۔
آنکھوں میں گویا بال پڑا ہے۔ کاسٹیکم ۶۔ ہیپر ۳۰، نیٹرم میور ۳۰، سلفر ۳۰۔
سورج کی روشنی کی نسبت گیس کی روشنی میں درد بڑھنا۔ سلفر ۳۰۔
تیل کے مانند آنسو۔ سلفر ۳۰۔
آنکھوں میں اکڑن معلوم ہونا۔ نیٹرم میور ۶۔ سیفوت ۳۰۔ روٹا ۲ × ۶۔
رات میں آنکھوں کے درد کی ترقی۔ آرس ۶۔ سفلی نم۔
دھوپ یا تیز روشنی میں درد کی ترقی۔ مرک ۳۔
آنکھ ملانے سے درد بڑھنا برائیونیا ۳۔ نیٹرم میور ۳۰۔ ارجنٹ نائی ۶۔
سینکنے سے آنکھوں میں درد بڑھنا۔ سلفر ۳۰۔
سینکنے سے آنکھوں کا درد کم ہونا۔ ہیپر ۶۔
آنکھوں کی پتلی پھیلی ہوئی۔ بل ۶۔ سٹرامونیم ۳
آنکھوں کی پتلی سکڑی ہوئی۔ سائینا ۲ × ۲۰۰۔ اوپیم ۶۔ فائی سٹگما ۳۔
بھینگا دیکھنا۔ سنٹونائن ۲ ×۔ بیلاڈونا ۳۔ جیلسیم ۳ ×۔ ہایوسیامس ۶۔
رنگ نہ پہچان سکنا (COLOUR BLINDNESS) بن زائنم ڈی نائیٹریکم۔
(BENZINUM DINITICUM) ۳، ۳۰۔ سنٹونائن ۳ ×۔
رتوندھی ہو۔ یروتھوپس ۶۔ (رتوندھی کا بیان ملاحظہ ہو۔)
رتوندھی ہو۔ بیلاڈونا ۶۔ نکس وامیکا ۶، ۳۰۔
فائی سوسٹگما ۳۔

(رتوندھی کا بیان ملاحظہ ہو)

کمزور بصارت۔ فاسفورس ۶۔ کاسٹیکم ۶۔ ٹے بیکم ۶۔
دھندلا دیکھنا۔ فاسفورس ۶۔ ٹے بیکم ۶۔ کاسٹیکم ۶۔
پلکوں کے اندر چھوٹی چھوٹی پھنسیاں۔ جلن اور زخم۔ کریوزوٹ ۱ ×۔
آنکھوں کے آگے سرخ یا سبز رنگ دکھائی دینا۔ فاسفورس ۶

چند سائنس دانوں کا بیان ہے کہ آنکھ کے آنسو مرض کے جراثیم کو زائل کرتے ہیں۔

آنکھوں کے سامنے زرد رنگ دکھائی دینا۔ سینٹونائن IX، ۳X، ۶X۔
پڑھنے کے وقت آنکھیں فوراً تھک جانا۔ جیبورنڈی ۲۔ نیٹرم آرس ۲، ۳۰؛
پڑھنے کے وقت حروف نئے معلوم ہوں؛ نیٹرم میور ۳۰۔
پڑھنے کے وقت میں سب حروف غائب ہو جاتے ہیں۔ سائکیوٹا ۲۔

۷۔ امراض گوش

(DISEASES OF THE EAR)

کان تین حصّوں میں منقسم ہے۔

(۱) کان کا بیرونی حصہ (OUTER EAR) (۲) کان کا درمیانی حصہ (MIDDLE EAR)

(۳) کان کا اندرونی حصہ (INNER EAR)

ہم لوگوں کو کان کا جو حصّہ دکھائی دیتا ہے اور اس کا جو سوراخ، پیشانی سے اس کو ملاتا ہے اس کو کان کا بیرونی حصّہ کہتے ہیں، کان کے سوراخ کے اندر ایک چھوٹا سا پردہ ہے اسکو طبل اذن (DRUM) کہتے ہیں۔ اس، طبل اذن کے ذریعہ سُن پڑتا ہے۔ اس لئے یہ پردہ پھٹنے یا اس میں کوئی خرابی ہو جانے پر قوتِ سامعہ (سُننے کی طاقت) میں نقص ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ بہرا ہی ہو جاتا ہے۔ اس طبل اذن' سے کان کے اندرونی حصّہ کے گڑھے کا نام۔ کان کا' درمیانی حصّہ ہے۔ اس کے بعد ہی' کان کا اندرونی حصّہ ہے'۔

درحقیقت یہی لفظوں کو لیکر چھوٹی چھوٹی نسوں کے ذریعہ دماغ میں پہنچاتا ہے۔ زیادہ تشریح کے لئے ہماری کتاب موسومہ' نردیہہ پریچے'۔ پڑھیئے۔

کان کے متعلق کچھ ضروری باتیں

(۱) نہلانے کے بعد سر اور کان اچھی طرح پونچھ دینا چاہیئے تاکہ بالکل گیلا نہ رہے۔

(۲) اُستاد یا دیکھ بھال کرنے والوں کو لڑکوں کا کان سے اینٹھنا۔ یا کان پر مارنا نہ چاہیئے۔ ایسا کرنے سے لڑکے بہرے ہو سکتے ہیں۔

(۳) بہرے بچّوں کو بیوقوف سمجھ کر اس کی بیوقوفی دُور

کرنے کے لئے سزا دی جاتی ہے۔ ایسا کام بہت بیجا ہے۔

کان کا ورم

(OTITIS)

اکثر سردی لگنے سے شدید ورم انون ہوتا ہے اور گلا یا حلقوم (حلق) کی خرابی یا کسی جلدی بیماری کے ساتھ یہ ہمیشہ ملا رہتا ہے۔

کان میں ٹپنگ آماس، سُرخی اور بخار کے ساتھ کم زیادہ (دُکھن) پڑنا۔ اس مرض کی خاص علامات ہیں۔ کبھی کبھی یکایک درد بند ہوکر مواد گرتا ہے۔ شروع میں علاج نہ کرنے سے کان کے اندرونی حصّہ تک ماؤف ہو جاتا ہے۔ اور آہستہ آہستہ بدبُودار مواد نکلا کرتا ہے۔

علاج مختصر

ایکون ۱-۱ (ورم کی شروع حالت میں) بل ۳-x (دماغی علامات میں اجتماع خون) لے پس (خسرہ کے بعد ورم گوشش) نوچنے ڈالنے، یا تیر کے چبھنے کی طرح درد، مرک دائی ۳-x، سنفوت (چیچک کے بعد کان کے ورم میں اور دانت تک پھیل جاتا ہے۔ یا بستر کی گرمی سے بڑھ جاتا ہے۔ کیمو ملا ۳۰- درد ناقابل برداشت بسلفر شفا ہونے کی طرف!

اکثر دواؤں کے علامات میں خاصکر درد سر میں، شروع کی حالت میں (خاصکر درد سر" اور گلے کے درد میں بیلا ڈونا ۳-x- استعمال کرنا چاہئے۔ اور فلالین سے سینکنا چاہیئے۔

سردی سے پیدا ہوئے کان کے ورم میں پُلسا ٹیلا ۳۰- لیکن کان کے اندر درد ہو۔ اور بخار بھی ہو تو ایکونائٹ ۳ x سوئی چبھنے کی طرح درد۔۔۔ اور کان کی جڑ میں ناقابلِ برداشت درد میں کیمو ملا ۶، کان میں ٹپنگ اور درد اور گلٹی کی سوجن میں، مرکیوریس سال ۶، ان ادویات کے دینے سے بھی اگر درد کم نہ ہو تو پلیٹن ٹگو ۸۔ دینا چاہیئے۔

مرض مزمن ہو تو نائیٹرک ایسڈ ۶۔ یا سلفر ۳۰ دینا چاہیئے۔ کان کے باہر ورم اور وہاں چھوٹی چھوٹی مواد بھری پھُنسیاں ہونے کے علامات میں

کلکیریا پکرک ۳-۱ استعمال کرنے سے چھوٹی چھوٹی مواد بھری پھنسیاں روئی سے ڈھکے رہنے سے درد کم ہو جاتا ہے۔

علاج معاون

روئی یا فلالین سے کان ڈھکے رکھنا چاہیئے۔ جس میں کان کے سوراخ میں سردی نہ اثر کرنے پائے۔ فلالین یا نمک کی پوٹلی گرم کرکے یا خشک اسپنج خوب گرم کرکے سینکنے سے یا دو قطرہ میولن آئیل یا سرسوں کا گرم تیل، یا پلسا ٹیلا ۵۔ کان میں ڈالنے سے درد کم ہو جاتا ہے۔

کان کا درد (OTALGIA)

متذکرہ بالا کان کے ورم میں بخار۔ ٹنک اور کان کے درد میں صرف چھیدنے کی طرح تیز درد' ہوتا ہے۔

یہ درد کبھی کبھی دانت کی جڑ تک پھیل جاتا ہے۔

سردی یا چوٹ لگنے، کان کو بار بار کھودنے۔ کان میں پانی جانے کان کا میل اور کان کی جلد کو ہلانے؛ کان میں پھنسیاں یا زخم ہونے وغیرہ اسباب سے یہ ناقابل برداشت درد پیدا ہوتا ہے۔

خسرہ یا چیچک کے بعد کبھی کبھی کان میں درد ہوا کرتا ہے۔

علاج :- سردی لگنے یا کان میں ٹھنڈا پانی جانے کی وجہ سے کان کھجلانے میں ایکونائٹ ۳x۔ ڈنک مارنے کی طرح درد ہو، تو اے پس، ۳۔ درد ایسا ہو گویا کوئی نوچکر پھینک رہا ہو، تیر چبھو رہا ہو تو ٹیکس ۳x۔ (سردی کی وجہ سے کان کے درد میں بھی پلسا ٹیلا مفید ہے

دانت میں درد ہونے کے ساتھ کان میں درد ہونے میں کیمو ملا ۱۲۔ یا مرک سول ۶x (ورم اُن کے بیان میں "علاج معاون" ملاحظہ ہو۔)

کان درد (PAIN IN THE EAR)

کان کی سوزش، کرن سول، یا کان مل دینے کی وجہ سے کان اکڑتا ہے۔

یا اس میں ایک طرح کا درد رہتا ہے۔ اس کا اصلی سبب تلاش کرکے اس کا علاج کرنا چاہیئے۔ ایکونٌ بل، کیمو ملا۔ فیرم فاس، ہیپر سلفر، مرک، ملپس سلفر، وغیرہ ادویات اس مرض کی بہترین دوائیں ہیں۔
(امراض گوشس کی ادویات اور علاج معادن، ملاحظہ ہو۔)

درد کی خاصیت کیمطابق علاج

پلساٹیلا۔ ۲۔ استعمال کرنا چاہیئے۔ اور مرک سول روئی میں چند قطرے میولن آئیل (یا پلین ٹگو۔ مدر ٹنکچر ڈال کر اس کے ذریعہ کان کا چھید بند رکھنا اس کا بہت اچھا علاج ہے۔ کان ہمیشہ درد کرتا رہے تو مرک سول ۶۔

کان میں کوئی چیز گڑی ہو۔ یا سوراخ ہونے کا ایسا درد محسوس ہو تو کیپسیکم ۶۔ جلن پیدا کرنے والے درد میں آرسنکم ۳۰۔ بھونکنے جیسے درد میں، پلساٹیلا ۳x۔ عصبی درد میں کیمو ملا ۶۔ یا بیلاڈونا ۳۔
ٹنک ایسے درد میں بیلاڈونا ۲۔ ڈنک مارنے کی طرح درد میں، اے پس، کانٹا چبھنے کی طرح درد میں کیمو ملا یا کیلی کارب ۶۔ پھٹ جانے کی طرح درد میں بیلاڈونا ۳۔ کیمو ملا ۶، پلساٹیلا۔ ۲۔
کچل جانے کی طرح درد میں، یا کان میں چوٹ لگنے کی وجہ سے درد میں، آرنیکا ۲۔ بچوں کے کان کے درد میں کیمو ملا ۲۔ ۱۲۔ ۱ اچھی دوا ہے۔ نگلنے کے وقت، کان میں درد ہو تو فائٹو لکا ۳۔ دینا چاہیئے۔

کان میں پھوڑا

(FURUNCLE OF THE MEATUS)

کان کے سوراخ کے ارد گرد چھوٹی چھوٹی پھنسیاں ہوتی ہیں جس سے درد ہوتا ہے۔ آماس ہوتا ہے اور رنگ سرخ ہو جاتا ہے۔
اس سے سننے کی طاقت کم ہو جاتی ہے۔
علاج:۔ ڈنک چبھنے کی طرح درد۔ رنگ سرخ اور آماس۔ ہو تو بیلاڈونا ۳x۔ کھانا چاہیئے۔ اور بیلاڈونا ۸ لگانا چاہیئے۔

اگر بیلاڈونا سے فائدہ نہ ہو تو سلیکا ۳۰۔ مواد آنے کو ہو تو جلد پکانے کے لئے ہیپر سلفر ۶۔ سوزش کم ہونے پر سلفر ۳۰۔

(کان کے اندرونی پھوڑے کا بیان ملاحظہ کیجئے۔)

کان کی بواسیر

(POLYPUS OF THE EAR)

تھوجا ۳۰۔ استعمال کرنا اور مسّے کے اوپر تھوجا Q۔ لگانا اچھی دوا ہے اس سے فائدہ نہ ہو تو نائٹرک ایسڈ ۶۔ استعمال کرنا چاہیئے۔

کان بجنا

(TINNITUS AURIUM)

اس مرض میں کان میں گن گن، سوں سوں، پھس پھس، یا باجے کی آواز سُن پڑتی ہے۔ دوسرے امراض کے بعد کی علامت کی وجہ سے یا عصبی کمزوری کی وجہ سے کان بجنے کی بیماری ہوتی ہے۔ اس مرض سے آہستہ آہستہ بہرا پن بھی ہو سکتا

علاج

کان گھنٹے کی آواز آنے میں ایسڈ فاس ۲-۳۰۔ کونین کے غلط استعمال کی وجہ سے مختلف قسم کی آواز سُن پڑتا ہے۔ ایسڈ نائٹرک ۶۔ یا چائنا ۳۰۔ دماغ میں اجتماع خون کی وجہ سے کان میں آواز آنا بیلاڈونا ۶۔

کان میں بھنبھناہٹ، بادل گرجنے، راگ گانے، بھن بھن کی آواز سُن پڑنے میں کینن سلف ۳x۔ کان میں بھنبھناہٹ، سائیں سائیں کی آواز۔ گانا۔ بھن بھن آواز سُننے میں ڈیجی ٹیلیس۔

بہرا پن کے ساتھ کان میں گھنٹے کی آواز آنا۔ یا جھن جھن کی آواز آنا۔ کاربون سلف۔ ۳۰۔ گرجنے یا زور کی آواز سُننے کے ساتھ بہرا پن۔ (لیکن کچھ شور و غل کا سُن پڑنا) گریفائٹس ۶۔ مزمن مرض دوران سر کے ساتھ کان میں گرجنے کی آواز آنا اور کان سے کم سُننا۔ میٹرم میلی سل ۳x۔

میں صرف ایک خوراک، کیلی آیوڈ ائڈ۔ دینا چاہیے۔
ہائیڈراسٹس ۳۔ مرک سول ۶، بھی بیچ بیچ میں ضروری ہوسکتا ہے۔
اگر قے کے ساتھ کان میں بجنے کی آواز ہو تو وراٹرم البم ۳۔
انجن کی آواز کی طرح من من جیسی آواز میں ڈیجی ٹیلیس، ۶۔
وغیرہ کا استعمال حسب علامت مفید ہے۔
تھیوسنامن ۲x، -۳۰۔ ہر قسم کی آواز جو مرض 'کان بجے'
میں بہت اچھی اور کارآمد ہے۔

کرن مول (PAROTITIS)

درحقیقت یہ ایک معمولی بیماری ہے۔ 'امراض معمولی ملاحظہ ہو۔
کان کی بیماری نہیں ہے۔ ایک قسم کے جراثیم اس مرض کے خاص سبب
ہیں۔ جو چھونے سے پھیلتے ہیں۔ دو۔ تین ہفتہ تک اداکل حالت میں
رہنے کے بعد یہ متعدی مرض اکثر وبائی شکل میں پھیل جاتا ہے
(خاصکر جاڑے یا برسات کے موسم میں نیچے کے جبڑے کے کونے میں اور
کان کے نیچے لار پیدا کرنے والی بڑی گلٹی (Gland) ہے۔ اسکو کرن مول،
کہتے ہیں۔ یہ کرن مول ورم ہو جانے سے دو گلٹیاں (ایک دونوں طرف
کی گلٹیاں یعنی کان کے سامنے یا نیچے والی گلٹیاں آماس کر جاتی
ہیں۔ اور سرخ اور سخت ہو جاتی ہیں۔ درد کرتی ہیں)
بخار، متلی، لار بہنا، گال آماس ہو جانا۔ چبانے اور نگلنے میں
تکلیف۔ گلے کا آماس کرنا۔ گردن نہ ہلا سکنا وغیرہ اس مرض کے
خاص علامات ہیں۔ معمولاً۔ یہ مرض چوتھے روز ترقی پذیر ہوتا ہے۔
اور آٹھ یا دس روز میں اس مرض کے علامات دب جاتے ہیں۔
اس لئے اس میں ڈر کی بات نہیں ہے۔ لیکن اگر یہ مرض گلٹیوں کو
چھوڑ کر دل و دماغ، عورتوں کے پستان یا مردوں کے بیضہ پر حملہ آور
ہو تو خوف ہو سکتا ہے۔ یہ مرض بچوں اور جوان ہی کو زیادہ ہوتا ہے۔

بوڑھوں اور عورتوں کو کم ہوتا ہے۔

نمی یا سردی لگنا وغیرہ اسباب سے یہ مرض شدید صورت میں پیدا ہو جاتا ہے۔ لیکن وقت بے وقت بخار وغیرہ کی وجہ سے بھی یہ بیماری پیدا ہوتی ہے۔

علاج مختصر

(۱) گلٹیاں آماس کرنے یا چلنے سے تکلیف ہونے میں مرک بن آیوڈائڈ ۶x، سفوف۔ فائٹولیکا ۱x۔ منتخب دوا۔ چھ گھنٹہ کے وقفہ سے دینا چاہیئے۔

(۲) بخار کی علامت میں ایکون ۳x۔ دو تین خوراک کافی ہے۔

(۳) دماغ پستان یا بیضہ وغیرہ میں بیماری ہونے پر ڈج ۳ اپاپیج ۳۔ بکیٹ ۱x۔

چند دواؤں کی خاص علامت

ایکونائٹ ۳x ۳۔ بخار، پیاس۔ بے چینی، تکلیف وغیرہ علامات میں (خاصکر مرض کے شروع حالت میں) جاڑے کے دنوں میں سردی سے اس مرض کے ہونے میں مرکیوریس بن آیوڈ ڈیٹس ۳x-۳۰۔ اس مرض کی بہت اچھی اور کارآمد دوا ہے۔ (خاصکر مریض کے کچھ ترقی کر جانے میں بخار کم ہوتے اور رال زیادہ گرنے میں۔

پلساٹیلا ۳x ۳۰۔ فوطوں میں مرض کا حملہ ہونا۔ اور کرن مول، ہونے کے بعد مرض وحشت نمودار ہونے میں۔ یا اگر مرض بن گھوش چھوڑ کر یہ آماس، بیضہ، یا پستان پر حملہ کرے تو پلساٹیلا، فائدہ کرتا ہے۔

بیلاڈونا ۳، ۳۰۔ (گال خاصکر دایاں گال) آماس کرنا۔ یا سرخ ہو جانا۔ ہذیان، تیز درد۔ دماغ میں بیماری کا حملہ ہونے کے علامات میں۔ لیکن آماس کی جگہ سخت ہونے میں۔ کاربو وج ۳x سفوف دینا چاہیئے۔

رسٹاکس ۳x۔ کان کی جڑ (خاصکر بائیں جانب) کی سوجن گہری سرخی، تیز درد وغیرہ علامات میں (خاصکر برساتی ہوا لگنے پر) سلفر ۳۰۔ مواد پڑ جانے کا خوف۔ ہیپر سلفر ۶، ۳۰، مرض کی

آخری حالت میں ۔ سلکا ۶-۳۔ ناسور ہو۔

علاج معاون

مریض کو ہمیشہ آرام سے کھاٹ پر رکھنا چاہیئے اور اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ ٹھنڈی ہوا مریض کو نہ لگے۔ ماؤف جگہ کو سینکنا مفید ہے۔ مطلب یہ ہے کہ باہر کی ہر قسم کی سردی نقصان کرتی ہے۔ زیادہ دودھ، مچھلی، گوشت، کھانا مناسب نہیں ہے۔ ماؤف جگہ کو روئی سے ڈھکا رکھنا چاہیئے۔

مرض کی شروع حالت میں، ساگو، بارلی۔ شوربہ۔ وغیرہ رہنا چاہیئے۔ اسکے بعد مقوی ہلکی اور پتلی غذا۔

کان بہنا

(OTORRHOEA)

خسرہ کے بخار وغیرہ کے بعد جس بچہ کو کنٹھ مالا رہتا ہے۔ اس کے کان میں مواد ہوا کرتا ہے۔ یہ بیماری اگر بہت دنوں تک آرام نہ ہو تو بہرا پن، اور دوسری خوفناک بیماریاں پیدا ہو سکتی ہیں، اس لئے اسکے بند کرنے کی ترکیب بہت جلد کرنی چاہیئے۔ جوان آدمیوں کا کان بہنا آئیندہ بہرا ہونے کی علامت ہے۔ بہت لوگوں کا بیان ہے کہ "میولن آئیل" اس مرض کی اچھی دوا ہے۔ جس کان سے مواد بہتا ہو اسمیں ہر روز "میولن آئیل" کی قطرے ڈال دینا چاہیئے۔

علاج

ڈاکٹر ہاوٹن کا بیان ہے کہ کیپ سکیم اس مرض کی بیش بہا دوا ہے۔ کان سے مواد نکلنے پر ہم لوگوں نے کیپ سکیم ۶، سے اکثر فائدہ اٹھایا ہے۔ گاڑھا اور بدبودار اور خون نکلنے پر۔ (خاصکر مرض چیچک کے بعد کان پکنے پر۔) اور ساتھ ہی کان کے چاروں طرف کی گلٹیاں، سوجنے، اور درد کرنے میں، اور ماؤف جگہ میں نوچنے کی طرح درد ہونے میں مرکیوریس سول ۶x، سفوف دینا چاہیئے۔

بغیر بدبو کے پتلا پانی کی طرح سیال یا مواد نکلنا (خاصکر خسرہ۔ یا کنٹھ مالا کے ورم کے بعد کان پکنے پر) پلس ۳-۶۔ اگر پلس سے فائدہ نہ ہو تو کیلی بائی ۲۔ سفوف دینا چاہیئے۔

پیپ و خون بہنا۔ (خاصکر مرکری یا پارہ کے غلط استعمال سے بیماری ہونے پر) ہیپر سلفر ۶۔ کان میں درد اور پیپ ہونے میں آرنکا ۳ X۔ کھانا اور آرنکا کا تیل، ایک دو بوند کان میں ڈالنا چاہیئے۔

اگر زیادہ بدبودار مواد نکلتا ہو تو آرم میٹالیکم ۶۔

کان کے پیچھے اور نیچے درد اور سوجن کے ساتھ بدبودار مواد نکلنا۔ (خاصکر جسم میں پارہ کی خرابی رہنے میں) نائیٹرک ایسڈ۔ مزمن کان کا بہنا۔ جو بہت کوشش کے بعد بھی آرام نہ ہو تو سلفر ۳۰ یا کلکیر یا کارب ۶، ۳۰۔ کان کے باہر آماس اور کان کے اندر سے پتلا مواد بہنا۔ سلکا ۳۰، کان میں ہمیشہ تالا بند رہنا۔ (لیکن زور سے آواز ہونے پر یہ تالا کھل جانا۔ کان میں پھپڑی وغیرہ علامات کے ساتھ کان سے پتلا مواد بہتا ہو تو سلکا ۳۰، فائدہ کرتا ہے۔

خون آلودہ چپکنے والا بدبودار مواد بہنا۔ گریفائٹس ۶، بہت بدبودار مواد بہنا۔ سورائی نم ۳۰، خوب مزمن کان پکنے کی بیماری میں ٹیلوریم ۶ فائدہ کرتا ہے۔ مواد خشک ہونے سے اگر بہرا پن ہو تو کچھ روز سلفر ۳۰ اور فاسفورس ۶۔ یکے بعد دیگرے دینے کے لئے کچھ لوگ مشورہ دیتے ہیں۔

علاج معاون:۔ کسی تیز دوا کو دیکر مواد بند کرنے سے نقصان ہوتا ہے۔ صاف پانی کا دوگنا دودھ ملا کر کان دھونا۔ اور پھر بلاٹنگ پیپر (سوختہ کاغذ) سے خشک کر لینا چاہیئے۔ اسکے بعد روئی سے ایک دو بوند سٹراعطر یا کاربولک ایسڈ کا لوشن (کاربولک ایسڈ ایک ڈرام۔ گلیسرین ایک آونس مقطر پانی (DISTILLED WATER) ۵ آونس ملا کر لوشن تیار ہوتا ہے۔) ڈالنا چاہیئے۔ اس سے کان خوب صاف رہتا ہے، اور پیپ کی بدبو کچھ دفع ہو جاتی ہے۔ پچکاری سے کان دھونا ہی بہتر ہے

۴۔۵ گرین، بورک ایسڈ خوب پیس کر رات کے وقت کان میں ڈالدینا چاہیئے۔ رات کے وقت کسی طرح پیپ گرنا بند نہ کیا جائے۔

برابر مواد گرتا رہے. کوئی نقصان نہیں.) اور صبح گرم پانی سے کان دھوڈالنا چاہیئے۔

کان کے سوراخ میں پھوڑا

ABSCESS OF THE MEATUS)

کان کے اندر پھوڑا پھنسی ہونے سے کان میں تپکن، ۔ سوجن ہوتی ہے اور کبھی کبھی کم سنائی دیتا ہے

علاج

سُرخ اور تپکن کی طرح درد، دردسر۔ چہرہ تمتما جانا۔ بیلاڈونا ۱X۔ مناسب وقت پر دینے سے سوزش کم ہوجاتی ہے اور مواد پیدا نہیں ہونے پاتا۔ اگر بل سے فائدہ نہ ہو تو سلکا ۶۔ دینا چاہیئے۔ مواد ہو تو مرک سول ۶۔ پھوڑا پکنے پر۔ ہیپر سلفر ۶۔ استعمال سے مواد آسانی سے نکل آتا ہے آرام ہونے کی حالت میں سلفر ۳۰۔ دینا چاہیئے۔ شروع میں سیکنے اور پھر بل دو تین بوند ایک کپڑے میں ڈال کر کان کے سوراخ میں بیچ بیچ میں رکھنے سے درد کم ہو جاتا ہے اور پھوڑا جلد اچھا ہو جاتا ہے۔

بہرا پن

(DEAFNESS)

بہرا پن تین قسم کا ہوتا ہے (۱) اعصاب کی خرابی یا جسمانی کمزوری کی وجہ سے (۲) دوسرے دوسرے امراض سے پیدا ہوا اور (۳) پیدائشی بہرا ہونا۔ اول دو قسم کا بہرا پن علاج سے اچھا ہو سکتا ہے۔

سردی لگنا۔ یکایک اونچی اور تیز آواز کی وجہ سے کان میں قفل پڑنا۔ سر میں چوٹ یا گھونسہ لگنا۔ نہانے کے بعد کان کا پانی اچھی طرح پونچھ نہ ڈالنا۔ یا کان میں سخت میل جمنا، کان کا پکنا۔ دماغ یا گلے کی کوئی سخت بیماری۔ کسی شدید یا مزمن بیماری کا عرصہ تک رہنا۔ یا کونین وغیرہ تیز دھاروں کے غلط استعمال سے بہرا پن پیدا ہو جاتا ہے

علاج مختصر:۔ (۱) جسمانی کمزوری کی وجہ سے بہراپن (فاس) اعصابی کمزوری کی وجہ سے بہراپن، کیونائن سلف ۳×۔ سفوف (اعصابی یا وقت پر کا بہراپن) کیکٹس ۳×۔

(بہراپن کے ساتھ کلیجہ دھڑکنا) پیٹرولی ایم ۳×۔ آرسے نکم البم ۳

(۲) سردی لگنے سے بہراپن۔ پلس ۳۔ (شدید بہراپن۔) کیلی ہاڈروآئڈ ۳×۔ سفوف یا مرک وائی ۶×۔ سفوف (مزمن میں) ڈلکا مارا ۶۔ برسات کی تر ہوا لگنے کی وجہ سے بہراپن) ایکون ۲×۔ (ٹھنڈی خشک ہوا لگنے کی وجہ سے) برایونیا۔ (وجع مفاصل کے ساتھ بہراپن۔)

(۳) بخار وغیرہ کے ساتھ بہراپن ہونے میں بل ۳۔ (بہراپن کے ساتھ سر گھومنا) چائنا ۳×۔ یا ایسٹڈ فاس۔ جسم سے خون وغیرہ نکل جانے کے بعد بہراپن۔) پلس ۶، سلفر ۳۰۔

(۴) جلد کا پھوڑا وغیرہ دب جانے یا کان کے مواد بند ہوجانے کی وجہ سے بہراپن۔ ہیپر سلف ۶۔ سلفر ۳۰۔ آرم ۴×۔ ۲۰۰۔)

(۵) ورم لوزتین۔ یا ورم بالائی۔ زبان کی وجہ سے بہراپن ہونے میں مرک سن آیوڈ ۶×۔ سفوف۔ مرک، کار۔ کیلی ہائیڈرائڈ × سفوف۔ یا ۳۰۔ طاقت۔ برائٹا کارب۔

(۶) سر میں سخت چوٹ لگنے کی وجہ سے یا بہراپن کے ساتھ کان میں سرسری ہو۔ آرنیکا ۳×۔

(۷) کان بجنا۔ (کان میں آواز) نیٹرم سائی لکم ۳۔ (بہراپن کے ساتھ بہت زور کی آواز سننا) مکس وامیکا ۳، یا اگنیشیا امارا ۶۔ (بہراپن کے ساتھ سننے کی تیزی میں) بپٹیشیا ۳×۔ سفوف۔ بہراپن کے ساتھ کان میں گرج۔ یا آہستہ آواز سننا۔ یا جھٹکا لگنا۔

چند دواؤں کی علامات

شروع بہراپن میں میولن آئیل ۳۔۴۔ بوند۔ دن میں دو مرتبہ

کان میں ٹپکانا چاہیئے۔ یا ردی مگر کرکے رکھنا چاہیئے۔ تمام جسم کی کمزوری یا کنٹھ مالا کی وجہ سے بہرا پن میں باجے کی آواز یا دوسری آوازوں کا سننا۔ یا انسان کی بات نہ سمجھ سکنا۔ اور کان میں ہمیشہ ایک طرح کی آواز معلوم ہونے کی علامت میں فاسفورس ۳۰۔ اجتماع خون کی وجہ سے درد سر میں، کان میں ایک طرح کی آواز معلوم ہونے کے ساتھ بہرا پن میں کینتھ سلف ۳ x۔ سقوف۔

بہت زیادہ رقت منی کی وجہ سے بہرا پن۔ سُننے کی طاقت کم ہونے میں ایسڈ فاس، عرصہ کے بہرا پن میں کان بہنے میں اے پس ۳۔

نوزتین بڑھنے کے ساتھ بہرا پن میں کلکیریا فاس ۳x۔

مریض کی اپنی ہی بات اپنے کان میں بازگشت آنے میں یا اپنے کان میں خشکی محسوس ہونے میں گریفائٹس ۶x۔

بخار کے بعد بہرا پن میں گریفائٹس ۲۰۰، سردی کی وجہ سے شدید بہرا پن میں، ایکونائٹ ۶۔ بیلاڈونا ۶۔ پلساٹیلا ۶۔ اور مزمن حالت میں۔ بیلاڈونا ۶۔ پلساٹیلا ۶۔ سلیکا ۳۰۔ چائنا ۶۔ سلفر ۳۰۔ یا ایسڈ فاس ۳۔ یا ایسڈ فاس ۲۔ جوف گوشش میں زخم ہو کر اس میں سے اخراج خون بند ہونے کی وجہ سے بہرا پن ہو، سلفر ۳۰۔ ہیپر سلفر ۶۔ آرم مٹ ۶۔ کاسٹیکم ۶۔ یا انٹم کروڈ ۶۔ کان میں میل ہونے میں، یا کم سنائی دینے میں کرن مول، ملاحظہ ہو، نائٹرک ایسڈ، ایوڈائنڈ۔ مرک آیوڈ، آرم۔ کیلی آیوڈ۔ وغیرہ دوائیں بیچ بیچ میں ضروری ہو سکتی ہیں۔

بچوں کا کان ملنا یا کان پر مارنا۔ کسی طرح بھی مناسب نہیں ہے۔ نہانے کے بعد کان میں پانی نہ رہنا چاہیئے۔

کان میں سخت میل ہونے پر گرم پانی کی پچکاری سے میل نکال ڈالنا چاہیئے۔ کان میں ڈالنے والی کوئی دوا نہ دینی چاہیئے۔

(امراض کان کے باب اطلاع میں، کان کے متعلق کچھ ضروری باتیں ملاحظہ ہوں۔)

اونچا سنائی دینا

(HARDNESS OF HEARING)

سردی لگنا۔ ورم گوشش، کان میں میل جمنا یا مواد ہونا۔ عصبی کمزوری۔ وغیرہ اسباب سے قوت سامعہ کم ہو جاتی ہے۔

علاج

جاڑے کے دنوں کی خشک ٹھنڈی ہوا لگنے کی وجہ سے ہو تو ایکونائٹ ۳×۲؛ کیموملا ۶۔ پلساٹیلا ۳؛ یا مرکیورلیس ۳۔

برسات کی تر ہوا لگنے کی وجہ سے اگر کم سنائی دے تو ڈلکمارا ۶۔

ورم گوشش کی وجہ سے اور کان میں گن گناہٹ معلوم ہو تو بیلاڈونا ۳۔ کاسٹیکم ۶۔ سلیکا ۶؛ سلفر ۳۰۔ کان میں مواد یا زخم۔ یا مواد نکلنا یکا یک بند ہو جانے کی وجہ سے ہو تو ہیپر سلفر ۶۔ سلفر ۳۰۔ پلس ۳۔ مرکیورلیس ۶۔ کلکیریا ۶۔ میٹالیکم، خسرہ وغیرہ۔ بیماریوں کے بعد ہو تو پلس ۳۰؛ سلفر ۳۰۔ مرکیورلیس ۳؛ کاربو وج ۳۔ عصبی کمزوری کی وجہ سے ہو تو فاسفورک ایسڈ ۱×۶؛ فاسفورس ۶؛ زیادہ پارہ یا مرکری کے غلط استعمال سے اونچا سنائی دے تو نائیٹرک ایسڈ ۶؛ ہیپر سلفر ۶۔ آرم میٹالیکم ۲×۔ سفوف۔ ۲۰۰۔ کونین کے غلط استعمال سے ہو تو کلکیریا کارب ۶۔ بوڑھوں کے اونچا سنائی دینے میں پٹرولیم ۶۔ یا سائی کیوٹا ۳۔ ٹائیفائڈ بخار میں یکا یک بہر ہو جانے میں آرج نائی ۶۔ بال کٹوانے کے بعد یا سر میں سردی کے لگنے سے قوت سامعہ کم ہو جائے۔ کیمڈم ۶۔ شدید جلدی مرض کے بعد یا خسرہ، چیچک، یا پارہ کے غلط استعمال کے بعد طاقت سامعہ کم ہو جائے تو کاربو وج ۳×؛ ۲۰۰۔ دینا چاہیئے۔

کان میں میل

(EARWAX)

کان سے ایک چیز تیل کی طرح نکلتی ہے۔ اور جم کر سخت ہو جاتی ہے اس کو میل، کہتے ہیں۔ کان صاف رکھنے کے لئے بار بار کان کریدنے

سے زیادہ میل جمتا ہے، کچھ لوگوں کے کان میں میل زیادہ ہوتا ہے اس سبب سے درد ہوتا ہے۔ کچھ لوگوں کے کان میں میل ہوتا ہی نہیں۔

علاج :۔ میل جم کر پیپ یا بد بُو ہونے پر کیونیم ۲۔ یا کاربو وج ۳۰۔ کان بہت خشک اور میل نہ نکلنے پر لیکیسس ۶۔ یا میوریاٹک ایسڈ ۶۔ یا گریفائٹس یا پسونجیا ۲x۔ یا سلفر ۳۰؛ کان کے میل کا رنگ سُرخ ہو تو کونیم ۶۔

علاج معاون

تین چار روز رات کے وقت کانوں میں برابر نیم گرم تیل ڈالنے سے اور گرم پانی کی پچکاری کے ذریعہ کان دُھونے سے میل آسانی سے نکل جاتا ہے۔ رات میں روغن بادام نیم گرم ڈالنے سے نیند بھی خوب آتی ہے۔

کان کا چھاجن

(ECZEMA OF EAR)

کان کے اِردگرد کبھی کبھی سُرخ پھُنسیاں (یا اگزیما) ہونے پر وہ کھجلاتا ہے۔ یا پکتا ہے۔ اور کبھی کبھی بہرا پن بھی ہو جاتا ہے۔

علاج :۔ کان کے پیچھے اکوتر ہونے پر گریفائٹس ۶، پھُنسیاں چکنی ہونے پر بیلاڈونا ۳؛ یا پکیس ۳۔ چھالے میں رسٹاکس ۶؛ باوریے ور ۳x۔ مزمن ہو تو آرسس ۳ یا سلفر ۳۰؛ مسنر یزیم ۲۰۰؛ اور ٹیٹرڈلیم ۳۔ کی بھی درمیان میں ضرورت پڑ سکتی ہے۔

علاج معاون

پچکاری سے کان دُھونے کے بعد اسکو اچھی طرح پونچھ دینا چاہیئے۔ گیلا نہ رہ جائے۔ ٹرا عطر روئی میں ڈال کر کان میں رکھنا اور کان کے باہر خالص زیتون کا تیل (OLIV OIL) اکوتر پر لگانا چاہیئے

روز نہانا اور آسانی سے ہضم ہونیوالی چیزیں کھانا چاہیئے۔

ہوشیار! زنگ یا گندھک کا مرہم کبھی باہر نہ لگایا جائے۔ اُس سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اگزیما آرام ہو گیا۔ لیکن حقیقت میں مرض آرام نہ ہو کر اندر بیٹھ جاتا ہے اور دوسرے عضو پر حملہ

کرتا ہے۔ مریض کی موت تک ہو سکتی ہے۔ ہاں زیتون کا تیل (OLIVE OIL) بغیر کسی اندیشہ کے لگایا جا سکتا ہے۔

کان میں کپڑے وغیرہ کا جل جانا۔ حادثات کے باب میں۔ ناک، آنکھ اور کان میں کیڑے وغیرہ کا داخل ہونا، ملاحظہ ہو۔

امراض کان کے چند دیگر علامات اور انکے ادویات

اثم کروڈ۔ کان کے پشت میں تر دانے ہونا۔

الیمر نائیٹرک ۶، چبانے کے وقت کان میں کیک کیک کی آواز سننا۔ قوت سماعت کا گھٹنا۔

لے کیس ۳۰ - برابر بہراپن۔ مختلف قسم کے باجوں کی آواز سننا۔ زینہ پر چڑھتے وقت سانس بند ہونا۔

کیلی بائی کروم ۶۔ یا ہیپر سلف ۶ - گلے میں زخم کے ساتھ کانوں میں سوئی چبھنے کی طرح درد۔

کلیینڈ یولا ۸ - (پانی کے ساتھ پانچ قطرے استعمال کرنا چاہیئے) نہانے یا دوسری بیماریوں کے بعد بہراپن۔

کلکیریا کارب، ۶-

گریفائٹس، ۳۰، ۲۰۰، بخار کے (خاصکر تپ سرخ کے بعد بہراپن۔

چائنا ۲- آواز کے ساتھ مختلف قسم کی آواز۔

کائی رنیتھس کائی ری

(CHIRANTHUS CHEIRI)

دو قطرے فی خوراک استعمال کرنا چاہیئے۔ اس سے بہراپن رفع ہو جاتا ہے۔

ٹیکیوریم ۶، ۲۰۰، کان میں ٹیکن کی طرح درد ہو، ساتھ ہی کھجلی اور آماس ہو۔ تین چار روز بعد پانی کی طرح بدبودار اخراج ہونا۔ یہ پانی جس جگہ لگے وہاں کھجلی ہو۔ کان نیل گوں سرخ - دیکھنے میں استسقار کی طرح محسوس ہو۔ سننے کی طاقت کم ہو۔

تھوجا ۲۰۔ (روزانہ ایک مرتبہ استعمال کیا جائے) کان میں

پھنسی ہو۔ اور پیپ خون نکلتا ہو۔

تھیوسی نامائن (THIOSINA MINE) ۳X۔ کان میں
مختلف آواز جیسے بھوں بھوں، ہس ہس، وغیرہ۔

فائٹولکا ۲X۳ یا لیکسس ۶۔ نگلنے کے وقت درد۔

بیلاڈونا ۶۔ اونچی آواز بالکل برداشت نہ ہو۔

برائٹا کارب۔ قوت سامعہ کی کمی۔ کان کے چاروں طرف
کی گلٹیوں میں درد، اور آماس ہو۔

امراض ناک

(DISEASES OF THE NOSE)

التہاب الف۔ ورم بینی۔ ناک کی سوجن (RHINITIS)
ناک کی جھلیوں کی سوزش میں ناک سوجی گرم اور سرخ رہتا ہے۔
بیلاڈونا ۱X۲، ایکونائٹ ۳X، مرکیوریس ۳۔ اس مرض کی خاص دوائیں
ہیں۔ پیپ ہو تو ہیپر سلفر ۶۔ مرکیوریس ۶۔ کیلی بائی کروم ۳۔

ناک میں سردی زکام

(CORYZA)

ناک کی بلغمی جھلیوں میں خون زیادہ ہونیکی وجہ سے بلغم کا نام 'زکام' ہے
ایکونائٹ ۳X۔ (چھینک۔ ناک کے آگے جلن۔ بخار۔ وغیرہ مرض کے شروع میں
کیمفر۔ (جسم میں سہرا دن محسوس ہو یا سردی کا درجہ مذکورہ بالا علامات۔
ایکون کے نمودار ہونے کے پہلے پانچ دس منٹ کا وقفہ دیکر پانچ یا چھ مرتبہ
استعمال کرنے سے مرض کا زور کم ہو جاتا ہے)

ایلیم سیپا ۱X۲۔ ناک سے بہت پتلی تیز خراش پیدا کرنیوالی
رطوبت نکلتی ہیں۔

آرسنک ۳X۔ ناک سے آنکھوں سے پتلی رطوبت نکلنے پر بھی
بیچ بیچ میں ناک بند ہو جانا۔ پلس ۳۔
(پکا ہوا بلغم، زرد رنگ کی پیپ کی طرح بلغم۔)

نیکس وامیکا ۶- (رطوبت کا اخراج بند ہو کر چپک جانا۔ درد سر۔ قبض۔ دن میں ناک سے رطوبت جاری ہونا۔ اور رات میں کھلی ہوا میں بند ہو جانا۔ وغیرہ۔ شدید زکام کے علامات کی خاص دوا ہے) مزمن زکام میں کیلی بائی ۲×۔ سنفوئن ۳۔ (سبز سخت رطوبت میں) اور کلکیریا کارب ۶۔ (بدبو دار رطوبت میں فائدہ مند ہے۔ اور دیگر علامات اور دواؤں کے لئے نظام تنفس کے امراض میں 'حاد اور مزمن زکام' ملاحظہ ہو۔

مرض کی حالت میں ہلکی غذا دینی چاہیئے۔ مرض کم ہونے کی حالت میں کھلی ہوا میں ٹہلنا۔ اور صبح ٹھنڈے پانی میں نہانا مفید ہے۔

سُرخ بینی۔ لال ناک (FLUSHING)

ناک کا باہری حصہ سُرخ ہونے میں بیلاڈونا ۳× (ناک کے باہری حصہ کے شدید سوزش میں) سلفر ۳×۔ (ایسی سوزش میں جو بہت تیز نہ ہو۔) آرم میور ۳×۔ یا فریلوک ایسڈ ۳ (مزمن سوزش میں) اے پس ۳×۔ (بعد غذا ناک سُرخ ہو) یوریکس ۳۔ (جوان عورتوں کی ناک سُرخ ہونے میں)

ناک میں پیپ سے بھری پھنسیاں (PUSTULE)

ناک میں پھنسیاں، جن میں مواد ہو۔ ٹپر ڈلیم ۳۔ اچھی دوا ہے

ناک کی جڑ (ROOT) کے امراض

ناک کی جڑ میں دباؤ ہو تو کیلی بائی ۳۔ درد سر کی وجہ سے ناک کی جڑ میں بوجھ محسوس ہونے کی علامت میں کیپسیکم ۳۔

ناک کے آگے کے حصہ کے مرض میں

ناک کی نوک میں پھنسیاں ہوں۔ امین کارب ۳۔ پھنسی میں مواد۔

ہو، کیلی برومX۳۔ پھوڑا جس میں تیز درد ہو، بوریکس ۳۔ سُرخی کے ساتھ دباؤ محسوس ہو کیپسیکم ۳۔ کھجلانے اور سُرخ ہونے میں سلیکا ۶۔ جلن کی علامت میں ایکزالک ایسڈ ۳۔ کھجلانے اور اکڑنے میں کاربوا ینی ۶۔

ناک کا زخم یا درد

(SORENESS)

درد کی علامت میں گریفا ۶ کا اندرونی استعمال اور گریفا کا مرہم بیرونی استعمال میں مفید ہے۔ (رات کو سوتے وقت ناک کے سوراخ میں مواد، درد یا ایسی پھنسی ہونے میں جس میں مواد ہو، کیلی بائی X۳۔ سفوف۔

ناک کے سوراخ میں کیڑا داخل ہونا

ناک کے سوراخ میں کیڑا یا کوئی چھوٹی چیز عرصہ تک پڑے رہنے پر ناک کے ایک سوراخ سے بدبودار رطوبت نکلا کرتی ہے۔ پچکاری وغیرہ سے نکالنے کی کوشش نہ کرنی چاہیئے۔ کان کریدنا۔ چمٹی یا کوئی پھندا وغیرہ بنا کر آہستہ آہستہ اس کو کھینچ لینا چاہیئے۔ (خبردار یہ سب چیزیں ناک کے سوراخ میں زیادہ نہ داخل کرنا چاہیئے)۔

پینس

(OZAENA)

ناک کی بلغمی جھلی میں زخم ہو کر بدبودار مواد یا خون آلودہ بلغم یا رطوبت نکلتی ہے۔ ناک کی جھلی کا پتلا پن، اور نتھنے میں کیڑا ہونا۔ اس کی خاص علامت ہے۔ اس مرض کے ہونے میں ناک کی ہڈی ضائع ہو کر قوتِ شامہ زائل ہو جاتی ہے۔

پارہ کا غلط استعمال، آتشک کا زخم۔ مزمن زکام۔ چوٹ نتھنے میں پتھر کے ذرات کا جانا۔ خاندانی پارہ کی خرابی۔ جسم کمزور ہونا وغیرہ اسباب سے یہ مرض ہوتا ہے۔

علاج:۔ مرض نمودار ہونے پر کیڈمیم سلف X۳۔ سفوف ۳۰۔ ناک سُرخ اور سوجی۔ یا ناک کے سوراخ میں گرمی۔ اور تھوڑا تھوڑا

درد۔ یا زردی مائل بدبُودار پیپ نکلنا۔ کبھی کبھی خشک پیپ ملی رطوبت وغیرہ علامات میں آرم میٹ ۶۔ (شدید زکام میں) ناک سے بہت پانی بہنا۔ یا ناک کا بالائی حصہ سُرخ ہونا۔ اور درد کرنا۔ اس کے بعد ناک کے بعد بیچ کا حصہ بیٹھ جانا۔ اور قوت شامہ کا زائل ہونا۔ اس میں سے پیپ آلودہ۔ اخراج۔ یا گوشت کے دھوون کی طرح بدبودار اخراج وغیرہ علامات میں کیلی بائی کروم ۳۔x

پارہ کے غلط استعمال کی وجہ سے، یا آتشک کے بعد والدین میں پارہ کی خرابی کی وجہ سے پنیس کی بیماری ہونے پر اور اس کے ساتھ ہی ساتھ سوزش اور آماس ہو۔ اور ناک سے بدبُودار پیپ یا بلغم ملا مواد نکلنے پر۔ الیڈنا ئیٹرک ۶۔ بہت گرمی اور جلن کے ساتھ ناک سے پانی کی طرح پیپ نکلنے پر۔ اور اس کے ساتھ چھینک اور آواز بیٹھ جانے وغیرہ علامات میں (مزمن زخم ناک) آرسنک ۳۔ ۳۰۔ سفلی نم ۲۰۰۔ آیوڈیم ۳۔ (زیادہ بدبُو اور سڑا زخم) بارک بن آیوڈ۔ سنگونیریا۔ اسٹکٹیا۔ (خشکی زنک)۔ سائیکلیے۔ (لگاتار چھینک) ہمامیلس ۶۔ مورٹیم ۳۰۔ ٹلکیریا کارب ۳۰۔ مرکیورلیس ۳۔ الیومنا ۶۔ سنگونیریا x۱ ۶، پلساٹیلا۔ ۶۔ سائی کلیمن ۳، ۳۰۔ اور آرم میٹ۔ ۲x۳۰۔ کی کبھی ضرورت پڑ سکتی ہے۔

علاج معاون

نتھنے صاف رکھنا چاہیے۔

گرم پانی میں تھوڑا نمک ملا کر اس پانی سے مریض کے ناک اور منہ کو دھو ڈالنا چاہیئے۔ یہ بہت مفید اور کارآمد ہے

نکسیر ناک سے خون گرنا

(EPISTAXIS)

یہ مرض اگر معمولی ہو تو دوا دینے کی ضرورت ہی نہیں پڑتی۔ لیکن بار بار یہ مرض ہو تو اسکو روکنا بہت ضروری ہے۔ خون ہمیشہ ایک ہی طرف کی ناک سے نکلا کرتا ہے کبھی کبھی یہ خون

خون ناک سے نہیں نکلتا۔ بلکہ نرخرہ یا حلق یا معدہ میں آجاتا ہے۔ ناک میں یا سر میں چوٹ لگنا۔ دماغ میں خون کی زیادتی یا زور کی چوٹ لگنا۔ آتشک کی خرابی یا محنت اور کھانسی کی وجہ۔ سے ناک سے خون گرتا ہے۔ کبھی کبھی حیض بند ہوکر بواسیر کے مسّہ سے خون نکلنا بند ہوکر ناک کے راستے سے خون نکلنے لگتا ہے۔ اس میں مندرجہ ذیل ادویات مفید اور کارآمد ہیں۔

نیٹرم آیوڈائڈ ۳ x سفوف۔ یا ملی فولیم ۸-۳۔ یا امبرا گریشیا۔ فی خوراک دس قطرے خون نکلتے وقت اور بعد کو استعمال کرنا چاہیئے۔ یہ اس مرض کی بہت اچھی دوا ہے۔ کچھ لوگ نیٹرم نائیٹریکم ۳ x سفوف۔ ناک سے خون گرنے کی معقول دوا ہے۔

برابر جاری خون۔ اخراج خون ہونے میں ہمی میلس ۱ x۔ کے اندرونی استعمال اور دو تین قطرے ناک میں ڈالنے سے خون بند ہوجاتا ہے

دماغ میں خون کی زیادتی کی وجہ سے اخراج خون بند ہو تو ایکونائٹ ۳ x۔ بیلاڈونا ۳ x۔ جلس یا ورا ٹرم ورائڈ ۳ x۔

کمزوری کی وجہ سے ہو تو ایکونائٹ ۳۔ ۳۰۔ شراب وغیرہ پینے یا بدہضمی کی وجہ سے اخراج خون ہو تو نکس وامیکا ۱ x ۶۔ سڑنے سے لیکیس ۶-۳۔ یا آرسنک ۳۔ ۳۰۔ حیض کے بعد یا بواسیر کے مسّہ سے خون بند ہوکر ناک سے گرے تو پلسس ۶۔ یا سلفر ۳۰۔ یا پوڈو ۶۔

سر یا ناک میں چوٹ لگنے کی وجہ سے اخراج خون ہو تو آرنیکا ۳ x۔ رک رک کر جلد جلد اخراج ہو تو چائنا ۶۔ یا کاربوویج ۳۰۔ آواز وغیرہ کے علامات کے ساتھ اخراج خون میں سیکیل ۲۔ سر میں تپک کا درد اور اخراج خون میں بیلاڈونا ۳۔ ادویات مذکورہ بالا میں سے اگر کسی وجہ سے مرض تھوڑا بھی ہو تو فیرم پکریکم ۲ x ۳ x۔ کے استعمال سے بقیہ مرض بھی آرام ہوجاتا ہے۔

علاج معاون

ہمی میلس مدر ٹنکچر کے دو تین قطروں کی ناس لینے سے ہلکا اخراج خون اکثر بند ہوجاتا ہے۔ معمولی گرم پانی میں تھوڑا نمک ملا کر

اس سے ناک دھونے سے ناک کی پھڑی باہر نکل آتی ہے۔ اور کبھی کبھی خون گرنا بند ہو جاتا ہے۔ سر کے بالائی حصہ میں دونوں ہاتھ اونچا رکھنے سے خون گرنا بند ہو جاتا ہے۔ منہ بند کر کے ناک سے سانس لینا اچھا ہو جاتا ہے۔ گردن اور ناک کی جڑ میں اور تیز جریان خون میں ریڑھ پر برف یا ٹھنڈا پانی استعمال کرنا چاہیئے۔ اگر اس سے فائدہ نہ ہو تو آلۂ تناسل پر برف یا سرد پانی رکھنا چاہیئے۔ اس سے تھوڑی دیر کے لئے تو اخراج خون ضرور بند ہو جاتا ہے۔ اس سے بھی اگر فائدہ نہ ہو اور مریض کے جلد مر جانے کا اندیشہ ہو تو لنٹ (LINT) یا خوب ملائم کپڑے کی پوٹلی بنا کر ناک کا سوراخ خوب بند کر دینا چاہیئے۔

خالی سرسوں کے تیل کا ناس لینا یا سرد پانی میں نہانا۔ ہلکی اور مقوی غذا وغیرہ فائدہ مند ہے۔

نشہ یا غذا اور مشروبات محرکہ کا کھانا پینا۔ زیادہ پڑھنا۔ لکھنا یا محنت کرنا منع ہے۔

ڈاکٹر ہیرنگ کا بیان ہے کہ مریض کے فائدہ ہی کے لئے نیچر خون نکلنے دیتی ہے۔ نیچر کے ذریعہ خون نجات کا فعل ہے اسلئے خون گرنے کو کبھی بھی بند نہ کرنا چاہیئے۔ اگر چوٹ وغیرہ کی وجہ سے خون گرنا یا کسی وجہ سے زیادہ اخراج ہو تو دوا دینا چاہیئے۔

تپ سوزشِ بینی

INFLAMMATORY SWELLING AND REDNSS OF THE INTERNAL NOSE WITHFEVER

جوف بینی (ناک کے سوراخ) میں لہسن یا پیاز کے خول کی طرح ورم کرنے کو سوزشِ بینی کہتے ہیں۔ یہ ناک کے ایک یا دونوں جوف میں ہو سکتا ہے اس مرض کے ہونے کے پہلے اکثر سردی ہوتی ہے بشروع میں گردن میں تھوڑا تھوڑا درد۔ اس کے بعد تمام جسم میں درد۔ آنکھیں

اور چہرہ سُرخ، بخار، جسم میں جلن وغیرہ علامات ہونے میں یا یہ مرض یکایک شروع ہو جاتا ہے۔ اور یکایک کم ہو جاتا ہے۔ فوراً تکلیف دور کرنے کے لئے اندرونی متورم جگہ کو جو پیاز کی طرح آماس کر جاتا ہے۔ سوئی سے توڑ دیتے ہیں۔ اس ترکیب سے تو وقتی فائدہ ہوتا ہے۔ لیکن بار بار مرض کا حملہ ہونے سے مرض بڑھ سکتا ہے۔ اسلئے مندرجہ ذیل ادویات کو استعمال کرکے مرض کو جڑ سے نابود کر دینا چاہیئے۔

بیلاڈونا ×۱۔ اور سٹنکونیر یا ۸۔ اس مرض کی مخصوص دوائیں ہیں۔ کچھ لوگ ان دونوں دواؤں کو یکے بعد دیگرے استعمال کرا کر مفید بتاتے ہیں۔ کچھ لوگوں کی رائے ہے کہ کلکیریا کارب ۳۰۔ اور میلی لوٹس ایاب ۳۰۔ اس بیماری کی اچھی اور کارآمد دوائیں ہیں۔

کیڈمیم سلف ۳۰۔ بدبودار اخراج۔ ناک کا سکڑنا وغیرہ علامات ہیں۔

فاسفورس ۲۰۰۔ چھونے ہی سے اخراج خون۔ ناک سے سبز یا زرد بلغم نکلنا۔ وغیرہ علامات ہیں۔ سورینم ۲۰۰۔ مزمن اخراج محسوس ہونا۔ کمزوری وغیرہ علامات ہیں۔

قوت شامہ کا زوال یا خرابی

دوسرے مرض (خاصکر مزمن سردی) کی وجہ سے یہ علامت ہوتی ہے۔ سردی لگنا یا وجع مفاصل کی وجہ سے شدید بیماری میں ایمون کارب ×۳۔ فائدہ کرتا ہے۔ قوت شامہ کی مزمن بگڑی حالت میں پلساٹیلا ۳۰۔ مرک وا ۶۔ سفوف باسلفر ۳۰ اکثر فائدہ کرتا ہے۔

کیلک کارب۔ سی پیا۔ جلسن۔ کیلی بائی۔ کیلی آیوڈ کی کبھی کبھی ضرورت پڑ سکتی ہے۔

ناک کی لواسیر

(NASAL) POLYPUS

نتھنے کی بلغمی جھلی سے ناک کی لواسیر پیدا ہوتی ہے۔

یہ مسّہ متورم اور بلغمی جھلی مجموعہ کی طرح ہو جاتا ہے۔ یہ مسّہ اکثر شمار میں زیادہ چکنے، نرم، نیلگوں سفید اور ادِھر اُدھر ہٹنے والے ہوتی ہیں۔ کبھی کبھی ان میں مواد پیدا ہو جاتا ہے۔ ناک سے بولنا۔ منہ سے سانس لینا، مُنہ کھلا رکھنا پتلی چیز نگلنے میں تکلیف۔ ماؤف ناک کا باہری حصّہ بڑھ جانا۔ ناک صاف کرتے وقت ناک کا مسّہ۔ نتھنے کے پاس تک جھک آنا۔ اور سانس۔ بند ہونا وغیرہ اس مرض کے خاص علامات ہیں۔

علاج

فارمکا روفا ۱x۔ ڈاکٹر کوپر کی رائے ہے کہ ناک کی بواسیر کی اِس سے بڑھ کر دوسری دوا نہیں ہے۔ یہاں پر تھوجا۔ ۲x کا اندرونی استعمال اور تھوجا Q کو مسّوں پر برابر لگانا فائدہ کرتا ہے۔

اگر مسّہ سے خون نکلتا ہو تو فارس ۳۔ مزمن مرض میں سورینم ۳۰۔ ٹیوکریم ۱x۔ اندرونی استعمال کرنا چاہیئے۔ سنگونیریا ۱x۔ اور ٹیوکریم Q۔ لگانا چاہیئے۔ اس سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ سنگونیریا ۱x۔ کا اندرونی استعمال اور سنگونیریا کے سفوف سے بیرونی استعمال سے اکثر فائدہ ہوتا ہے کلکیریا کارب بیرک آیوڈائڈ، کیلی بائی۔ اور ادبی ایم، وغیرہ ادویات کی بھی آزمائش کرنی چاہیئے۔
ضرورت پر نشتر بھی دیا جاتا ہے۔

ناک اور حلق کے نسیج کا بڑھنا
(ADENOIDS)

اس مرض میں ناک اور گلے کے غدود سے ملے ہوئے نسیج بڑھ جاتے ہیں۔
لوزتین کا ورم۔ یا حلق کی سوزش یا زکام کی وجہ سے یہ مرض بنا رہتا ہے۔
پانچ برس کی عمر سے پندرہ برس کی عمر تک برابر یہ مرض بڑھتا ہے۔
اس کے بعد بڑھنے کے عوض ڈھیلا پن بھی معلوم ہوتا ہے۔
ناک سے سانس نکالنے میں تکلیف۔ مُنھ سے سانس لینا اور نکالنا۔
سردی ہونا۔ کان میں درد۔ کان میں پیپ کچھ نہ کچھ بہرا پن وغیرہ
اِس مرض کے مخصوص علامات ہیں۔

برائٹا کارب۔ کلکیر یا کارب ۳۔ فاسس ۶۔ نیٹرم میور ۳۰۔ پلساٹیلا ۳۰۔
سلف ۳۰۔ امونیم کارب ۳۰۔ وغیرہ ادویات علامات کے موافق دی جاتی ہیں۔
خاص خاص موقعوں پر نشتر بھی لگوایا جاسکتا ہے۔ منہ بند کر کے ناک سے
سانس لینا۔ مقوی غذا اور کھلی ہوا اور سورج کی روشنی میں گھومنا وغیرہ
اور صحت کے اصول کی پابندی کرنا لازمی اور ضروری۔

ناک کے امراض کی علامات اور دوائیاں

اورم مٹ ۳x سفوف۔ بدبودار سڑا ہوا خون آلودہ اخراج اور
اس کے ساتھ ہی ناک کی ہڈی کا گھلجانا یا زخم۔

ارجنٹیم نائٹ ۶۔ کھجلانا اور ذرا بھی رگڑنے سے خون گرنا۔

آرنیکا ۳x۔ گرنے یا چوٹ کی وجہ سے ناک سے خون گرے۔ ضرورت پر چوٹ
والی جگہ پر آرنیکا Q۔ دس بیس گنا پانی ملا کر اسے دھونا چاہیئے۔

ایلیم سیپا ۶۔ ناک سے پانی کی طرح جلن پیدا کرنے والی بہت رطوبت
نکلنا۔ گرم کمرے میں جانے سے چھینک آنا۔

ایگاری کس ۶۔ بوڑھوں کی ناک سے اخراج خون میں۔

ایمون کارب ۶۔ رات میں ناک بند ہو جانے کی وجہ سے سانس لینے میں
تکلیف۔ ناک میں زخم۔ خون آلودہ بلغم کا اخراج، ناک کی نوک سرخ۔ صبح منہ
دھونے کے وقت ناک سے خون گرنا۔

یوفریشیا ۱۔ جلتے ہوئے آنسو کے ساتھ بلغم نکلنا

اے پس ۳۔ ۳۰۔ ناک پھولنا۔ اور سرخی۔

کاربوویج ۶۔ ناک کے راستہ عرصہ تک جریان خون۔ کئی ہفتہ تک
روزانہ کئی مرتبہ جریان۔ چہرہ زرد۔

نوٹ ۱۔ ناک کے پیچھے اور حلق کے بیچ میں جذب کرنے والی نسیج
کا انگریزی نام (SPONGY) انڈائی ناسس ہے۔

کیلی آیوڈا ۳۔ زکام جلتا ہوا پانی کی طرح اخراج۔ اور ساتھ ہی ناک کی جڑ میں درد۔

کیلی بائی ۳۔ زردی مائل بدبودار اخراج یا بلغم نکلنا۔ ناک میں زخم۔ قوت شامہ کا کم ہونا۔ یا بالکل زائل ہو جانا۔

کیکٹس ۱x۔ قلب کی بیماری کے ساتھ ناک سے خون گرنا۔

کلکیریا کارب۔ یونیکم ۶۔ ۳۰ بدبودار اور زرد رطوبت ناک میں بدبو۔ بو معلوم نہ ہوتا ہو۔

کروٹیلس ۳۔ ناک اور جسم کے دوسرے اعضا سے خون بہنا۔

جلسی ۱x ۳۔ زکام میں پانی کی طرح رطوبت کے ساتھ لرزہ اور بخار

ٹیوکریم ۶۔ عینک لگانے کی وجہ سے ناک میں کوئی خرابی ہونے میں منتخب عمدہ عینک لگانے پر بھی اگر ناک میں کوئی خرابی ہو تو یہ بہت اچھی اور کامیاب دوا ہے۔

نکس وامیکا ۳۔ ایک ناک بند ہو جاتی ہے۔ اور دوسری ناک سے رطوبت گرتی ہے اور رات میں بند ہو جاتی ہے۔ جلن پیدا کرنے والی رطوبت۔

پلساٹیلا ۳۔ زردی مائل سبز رنگ۔ اخراج قوت ذائقہ اور قوت شامہ کا کم ہونا۔ گرم کمرہ میں سانس بند ہونا۔

مرکیورئیس ۳۔ پیپ کی طرح گاڑھی سبز رنگ کی رطوبت نکلنا۔ ناک کی ہڈی میں زخم۔

سینا ۳x لگاتار ناک کھجلانا۔ مریض ناک کی وجہ سے گھبرایا ہوا رہتا ہے۔ جب تک اس سے خون نہیں گرتا ہے۔

سپیا ۳۔ بارھویں مہینہ ہمیشہ اجس ناک سے پانی کی طرح رطوبت اور بلغم نکلتا ہو۔

ہائڈراسٹس ۱x ۳۔ پانی کی طرح زردی مائل سبز گاڑھی بدبودار رطوبت جہاں لگتی ہو۔ وہاں کی کھال ادھڑتی ہو۔ بلغم گلے میں گرتا ہو۔ عاجز الطفی۔ یا ناک کا درمیانی

پردہ (SEPTUM) میں زخم۔ ہیپر سلفر ۶۔ ناک کے زخم میں

امراض نظام دوران الدم

(DISEASES OF THE CIRCULATORY SYSTEM)

دل اور عروق دمویہ:۔ سینہ کے گڑھے کے ٹھیک بیچ بیچ سینہ کی ہڈی کے پیچھے اور دونوں پھیپھڑوں کے بیچ میں دل (HEART) یا کلیجہ ہے۔ اس کا اگلا حصّہ (APEX) ہمارے جسم کے دائیں طرف اور نیچے کا حصّہ (BASE) بائیں طرف لٹکا ہوا ہے۔ (تصویر ملاحظہ ہو۔)

یہ دل ایک پھولی ہوئی چیز ہے جس کا اندرونی حصّہ ہمیشہ خون سے بھرا رہتا ہے۔ دل کے بائیں حصہ میں جو خون رہتا ہے وہ ہمیشہ صاف اور دیکھنے میں سُرخ معلوم ہوتا ہے۔ دائیں حصہ میں جو خون رہتا ہے۔ وہ خراب، دیکھنے میں سیاہ یا بیگنی رنگ کا۔ دل سے بہت چھوٹی۔ چھوٹی نسیں (عروق) نکلی ہیں۔ انھیں عروق کے ذریعہ دل جسم کے تمام حصوں میں پہونچایا کرتا ہے۔ اسلئے اس کا نام عروق دمویہ، یہ خون لے جانے والی نسیں (BLOOD VESSELS) ہے۔ ان خون لے جانے والی نسوں میں کچھ کا نام شرا، کچھ کا نام ورید ہے، اور چند کا نام "عروق شعریہ" ہے۔ جس نس میں خون سُرخ ہوتا ہے اس کو شرا (ARTERY) جس میں بیگنی اور سیاہی مائل خون ہوتا ہے اس کو ورید (VEIN) اور بال سی باریک نسیں جو شرا اور ورید کو ملاتی ہیں۔ ان کو عروق شعریہ (CAPILLARIES) کہتے ہیں۔ "شرائین"۔ دل سے خون لیکر پھیپھڑے میں اور جسم میں اور تمام جگہوں میں پہونچاتی ہیں۔ وریدیں پھیپھڑے اور جسم کے دوسرے حصّوں میں سے میلا خون لوٹاتی ہیں اور عروق شعریہ شرائین ورید ول میں خون پہونچانے میں پُل کا کام دیتی ہیں۔ قریباً ہر سیکنڈ میں ایک قطرہ خون دل سے نکل کر شرائین عروق شعریہ اور گردش میں خون

وریدوں وغیرہ سے ہوکر جسم کو کل جگہوں میں چکر لگاتا ہوا دل کے اسی مقام پر لوٹ آتا ہے۔ اس طرح خون کے دوران کو گردش خون کہتے ہیں۔ اور یہ کام ہمارے جسم میں برابر ہوا کرتا ہے۔ سینہ کے بائیں طرف دل کے اوپر ہاتھ یا کان رکھنے سے کلیجے کی دھڑکن اچھی طرح محسوس ہوتی ہے۔ یہ آواز ٹھیک برابر ہوا کرتا ہے۔ پہلی آواز کچھ دیر تک دوسری ضرب اس سے تیز اور پھر خاموشی۔ اس کے بعد پھر اسی طرح تال کے مطابق چال شروع ہو جاتی ہے۔ گویا لپ ڈپ، لپ ڈپ، آواز ہوتی ہے پھر بند، پھر لپ، ڈپ، آواز؛ پھر خاموشی۔ اسی طرح زندگی بھر سوتے جاگتے کل حالتوں میں دن رات دل کی ضرب برابر ہوا کرتی ہے۔ اگر یکایک جسم کی کوئی شرائن کٹ جائے تو سرخ رنگ کے خون کی دھار برابر یکساں نہ نکل کر رک رک کر تیزی سے یا جھونکے سے باہر نکلتی ہے یہ بھی دل کی ہر تڑپن یا چال کے مطابق ہوتا ہے۔ لیکن اگر کوئی ورید کٹ جائے تو سیاہی مائل جریان جھونکے سے یا تیر کی طرح تیزی سے نکل کر آہستہ آہستہ یکساں نکلتا ہے۔ یا قطرہ قطرہ ٹپکا کرتا ہے۔ اس کا بھی سبب ہے کہ شرائین کے ساتھ کلیجہ کی چال ملتی ہے۔ لیکن ورید کے ساتھ دل کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

شرائین کی تڑپن دل کی پھڑپن کی طرح ہے۔ جس طرح جھونک کے ساتھ خون کا دورہ شرائین میں ہوتا ہے۔ شرائین کی تڑپن بھی دل کی تڑپن کی طرح ہوا کرتی ہے۔ اسلئے شرائین میں جو تڑپن معلوم ہوتی ہے۔ اس سے دل کی پوری حالت (یعنے دل کی تڑپن کا ثمرہ) اچھی طرح سمجھ میں آجاتی ہے۔ ہاتھ کی کلائی میں پیر کی ہڈی کے پاس گلے میں۔ سر کی رگوں میں یا جلد کے پاس جو نسیں ہیں انھیں چھونے سے ہی وہاں کی شرائین یا نبض کی تڑپن محسوس ہوا کرتی ہے۔

طبیب یا معالج ہمیشہ مریض کی کلائی سے شرائین کی تڑپن معلوم کیا کرتے ہیں۔ اسی کا نام نبض دیکھنا ہے۔

ہماری کتاب موسومہ نزویہ بر چیے! ملاحظہ ہو۔ وجع مفاصلی بخار، زیادہ جسمانی یا دماغی محنت وپریشانی برائے نام آرام کرنا وغیرہ اسباب سے جوانوں کو بھی آج کل دل کی بیماری ہوتے ہوئے دیکھی جاتی ہے اور انفلوئینزا گردہ کی بیماریاں، اکھیرِ دماغ کی تھوڑی وغیرہ کی بیماری میں مبتلا ہونے سے بوڑھے آدمیوں کو بھی دل کی بیماریاں ہو جاتا کرتی ہے۔

نبض

(PULS E)

نبض کی چند حالتیں

نبض کا امتحان :- نبض دیکھنے کے بارے میں اوپر بیان کیا گیا ہے۔ ہاتھ کی کلائی کے پاس جو شرا کے اندر سے دل سے خون بہتا ہے اسی شرا کو لوگ معمولی طور سے نبض (PULSE) کہتے ہیں۔ سب لوگ جانتے ہیں کہ مرض کی تشخیص کے لئے نبض دیکھنا نہایت ضروری ہے۔ لیکن بغیر عرصہ کے تجربہ اور مشق کے کسی کو نبض کا اچھا علم نہیں ہو سکتا۔ انگوٹھے کے اوپر ٹھیک باقاعدہ کلائی کو چھونے سے نبض، ضرب یا تڑاپ محسوس ہوتی ہے تین انگلیوں سے کلائی ذرا دبا کر بہت ہوشیاری سے نبض دیکھی جاتی ہے۔ نبض دیکھتے وقت

لہ نبض دیکھنے کا طریقہ کتاب موسومہ ناڑی پرکاش، ہے اس کتاب میں اسی طرح درج ہے۔ نبض دیکھتے وقت معالج اپنے بائیں ہاتھ پر مریض کو رکھ کر مریض کی نبض دبا کر اپنا ہاتھ تھوڑا ٹیڑھا رکھ کر دائیں ہاتھ کی دوسری اور تیسری اور چوتھی انگلیوں (یعنی بیچ کی انگلی اور اس کے دائیں بائیں کی انگلی) سے مریض کے انگوٹھے کی جڑ کا نیچے والا حصہ جہاں چھوٹی گرہ ہے۔ اسکے نیچے سے دو انگلی کی (یعنی دو جو کی لمبائی کی) جگہ پر نبض دیکھیں۔

ہمارے ناظرین جو اچھی طرح علم نباضی جاننا چاہتے ہیں، ان کو ہم مندرجہ ذیل دو کتابیں پڑھنے کا مشورہ دیتے ہیں (۱) ناڑی وگیان مصنفہ کرشن اور تہ

(۲) ناڑی پرکاشم۔ مصنفہ شنکر سین۔

مریض کے ہاتھ کی کوئی جگہ نہ دبے۔ یا بند نہ ہو جائے۔ نبض دیکھنے کے وقت نبض کی چال فی منٹ، نبض کے قریب کے ضرب کا شمار ، ضرب کی چال (یعنے ایک ضرب کے بعد دوسرا باقاعدہ ہوتا ہے۔ یا نہیں۔) طبعی (یعنے نبض کا پُر سخت ہیں یا نرم) صغیر عظیم یا بڑی لہراتی ، وقفہ ، غائب ہونا وغیرہ) نبض کی علیحدہ علیحدہ حالتوں کی علامتوں پر خاص نگاہ رکھیں۔

مختلف حالتوں کی نبض

نبض دیکھنے کے وقت انگلی رکھنے پر مریض کی نبض موٹی ہو تو اسکو نبض ممتلی یا پُر (FULL) کہتے ہیں یا موٹی ہو تو اسکو نبض عظیم (LARGE) کہتے ہیں۔ بہت پتلی معلوم ہو تو اسکو نبض صغیر، (SMALL) بہت پتلی، یعنے سوت کی طرح پتلی معلوم ہو تو اس کو نبض خالی، (THREADY) سخت معلوم ہو تو اسکو نبض صلب، (HARD) نرم معلوم ہو تو نبض لین، (SOFT) طاقتور معلوم ہو تو، نبض قوی، (STRONG) کمزور معلوم ہو تو اسکو نبض ضعیف (WEAK) کلائی میں نبض بالکل ہی نہ معلوم ہو تو اسکو نبض ساقط، (PULSLESS) انگلی کے دبانے ہی سے اگر نبض کا ضرب ہو جائے تو نبض نخیف، (COMPRESSIBLE) انگلی کے دبانے سے اگر نبض بند نہ ہو کر چلتی رہے تو اسکو نبض غیر نخیف، (INCOMPRESSIBLE) نبض کی ضرب تیز معلوم ہو تو نبض سریع، (QUICK) نبض کا ضرب آہستہ آہستہ ہوتا ہو تو نبض بطی (SLOW) نبض کی چال یکساں ہوتی رہے تو اس کو نبض مستوی یا یکساں نبض (UNIFORM OR REGULAR) نبض کی چال یکساں نہ ہو تو نبض غیر مستوی (IRREGULAR) نبض چلتی چلتی کچھ دیر کے لئے اگر اسکی چال رُک جاتی ہو تو وقفہ دار (INTERMITTENT) نبض نبض جھٹکا دیتی ہو۔ (یعنی معالج کی انگلیوں کو زور سے جھٹکا دیتی ہو۔) تو اسکو نبض مسرقی یا ہتھوڑا (JERKING) انگلی رکھنے سے اگر مریض کی نبض کانپتی ہو تو اس کو لرزتی نبض

(TREMULOUS) معالج کی انگلیوں میں دو دو مرتبہ نبض کی چال معلوم ہو تو اسکو صغیر الوزن یا نبض مجاور الوزن (DICROTIC) کہتے ہیں۔

تندرست اور مریض نبض کے علامات

حالت صحت کی نبض:۔ صحت کی حالت میں نبض بہت کچھ ممتلی (MODERATELY FULL) مستوی (UNIFORM) اور ربطی یعنے انگلی کے نیچے آہستہ آہستہ چلتی ہو (SWELLING SLOWLY UNDER THE FINGERS) عورتوں اور بچوں کی نبض بہ نسبت مردوں کے زیادہ تیز رہتی ہے۔ بوڑھاپے کی نبض سخت ہوجاتی ہے۔ مختلف عمر میں نبض کی تڑپن یا ضرب فی منٹ اکثر مندرجہ ذیل ہوتی ہے وقت پیدائش ۱۴۰ ضرب۔ بہت بچپن میں ۱۲۵۔ لڑکپن میں ۱۰۰ جوانی میں ۹۰۔ اور ادھیڑ عمر میں ۷۵۔ بڑھاپے میں ۷۰۔ بہت بڑھاپے میں ۶۵۔ (ضرب نبض کا بیان ملاحظہ ہو۔

حالت مرض کی نبض

حالت صحت میں نبض جس طرح ممتلی مستوی اور ربطی ہوتی ہے اس میں نقص ہونے سے نبض بیمار ہوجاتی ہے۔ (آگے کا مقصد ملاحظہ ہو۔)

نبض سے ہماری کیفیت دل معلوم ہوتی ہے

موجودہ تلاش علم سے یہ بلا شک و شبہ طے ہوگیا ہے کہ ہماری نبض ہمارے دماغی حالت کے تابع ہے۔ یعنی انسان کی طبیعت اپنے جسم کے دوران خون کو قابو میں رکھ سکتی ہے۔ جیسے فرض کیجئے کہ ایک تختہ کے بیچ میں ڈورا باندھ کر اس طرح لٹکا دیا جائے کہ وہ زمین کے ساتھ متوازی (PARRALLEL) رہے اور یہ بھی فرض کیجئے کہ اس تختہ پر کسی آدمی کو لٹا کر فیتے سے تختہ کے ساتھ اس کو باندھ دیا جائے۔ اس حالت میں اگر یہ آدمی پیر کی بات پر غور کرے۔

دیکھئے اپنی قوت خواہش کی مدد سے اپنے جسم کے خون کا دور پیر کی

طرف لے جائے تو اس کے پیر کی طرف تختہ جھک جائے گا۔ اور اگر وہ اپنے سر کے بارے میں غور کرے۔ (یعنی اپنی قوت خواہش کی مدد سے اپنے جسم کا خون سر کی طرف بہا سکے تو اس کے سر کی طرف کا تختہ جھک جائے گا۔)

نبض کی مختلف حالتوں میں امراض اور ادویات

پہلے مقصد میں چار نبض کے بارے میں کہا گیا ہے کہ یہ بیمار پڑنے ہی سے مریض کی نبض بیمار ہو جاتی ہے۔ (یعنی مریض کے نبض کی چال (ضرب) اور وقفہ وغیرہ بدل جاتا ہے۔)

بیمار نبض کی علامت اور ادویات مندرجہ ذیل ہیں۔

نبض کی حالت سے معلوم ہونے والے امراض

نبض سریع پر (ممتلی) صلب ہونے والے مریض کو بخار یا سوزش میں مبتلا سمجھنا چاہیئے۔ اگر نبض سریع اور صغیر ہو تو مریض کی کمزوری بتاتی ہے۔ نبض ممتلی (پُر) اس شدید حاد زیادتی خون بتاتی ہے۔

نبض ضعیف، کمی خون اور تمام جسم کی کمزوری کی دلالت ہے۔ نبض غیر مستوری لرزتی نبض، یا وہ نبض جو معالج کی انگلیوں میں زور سے دھکا دیتی ہو تو دل کے کسی مرض کی طرف اشارہ ہے۔

وقفہ دار نبض (یعنی چلتے چلتے کچھ دیر کے لئے رک جاتی ہے) ملہ ہضمی یا دل کی بیماری میں یا بہت تمباکو پینے، یا چائے سے پیدا ہوئے نقصانات کا پتہ دیتی ہے۔ نبض تغیر الوزن (یعنی یکے بادیگرے نبض کا عظیم اور صغیر ضرب طبیب کی انگلی میں معلوم ہوتا ہو۔) بہت تیز بخار؛ یا سرسامی خرابی کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ لرزتی نبض آخری وقت یا سخت تکلیف کا پتہ دیتی ہے۔ نبض اگر سوت کی طرح چلے تو سمجھنا چاہیئے کہ مریض مرض ہیضہ؛ جریان خون۔ یا دق میں مبتلا ہے۔ غذا کے بعد ہی یا شام کے وقت مریض کے نبض کی چال سے ظاہر ہوتا ہے۔

بیمار نبض کی چند خاص ادویات

اُرم میٹ۔ نبض تیز؛ ضعیف۔ غیر مستوری۔
آرسں۔ نبض صغیر۔ سریع۔ خالی۔ واقفہ دار
ایکونائیٹ۔ نبض سریع۔ صلب؛ قوی۔
اینٹم ٹارٹ۔ نبض کی تڑپن یا ضرب سُن پڑے (AUDIBLE)
ایسڈ میور۔ نبض سریع صغیر ضعیف۔ نبض کی تیسری ضرب کے بعد کچھ دیر کے لیے وقفہ ہو۔ (INTERMIT'S EVERY THIRD BEAT)
اوپیم۔ ناک کی آواز کے ساتھ نبض پُر اور بطی۔
کولچیکم:۔ نبض مثل سوت۔ خالی کروٹیلس۔ نبض خالی، سوت کی طرح۔
گلونائن۔ (8) نبض سریع۔ غیر مستوری۔ واقفہ دار۔
جلسیمم۔ نبض صلب۔ نبض کا ہر ضرب (BEAT) سر میں محسوس ہو۔
ڈیجی ٹیلس۔ نبض لین؛ ضعیف؛ سریع
کروٹیلس۔ نبض غیر مستوری۔ صغیر۔ وقفہ دار۔ بسیار سے EREECT ہونے ہی مرض بڑھتا ہے۔ فاسفورس۔ نبض بھاری۔
بپٹیشیا۔ دبی ہوئی نبض۔ ورا ٹرم ورائیڈ X-۲۲۔ نبض پُر۔ بطی۔
صلب مثل لوہے کے اور سریع۔ ضعیف۔ خالی۔ سوت کی طرح۔
لوروسریسس۔ نبض بطی۔ سیکیل۔ نبض صغیر؛ سریع خفیف۔ وقفہ دار۔

ضربِ نبض

(BEAT)۔

نبض کی ضرب کے مطابق دوائیں۔ جیسے
نبض ممتلی (پُر) اور قوی۔ ایکونائیٹ۔ اُرم۔ بیلاڈونا۔ اوپیم۔ ورا ٹرم اور وقفہ دار نبض۔ کاربوی۔ ڈیجی۔ آئی بریس۔ مرک۔ سیکیل۔ لائیکو۔ نیٹرم میور۔ اسپائی۔ ویے ور۔ گرائفس۔

(8) ایکونائٹ ۔ بیلاڈونا ۔ نکس وامیکا ۔ ایسڈ فاس ۔
ڈاکٹر رچرڈسن فرماتے ہیں کہ بہت زیادہ دماغی محنت ۔ رنج ۔ تکلیف ۔ مایوسی ۔ کاروبار میں نقصان ۔ غصہ وغیرہ کی وجہ سے نبض اکثر وقفہ دار ہو جاتی ہے ۔
نبض ۔ ہر ایک تیسرا ۔ چوتھا ، پانچواں ، چھٹا ، ساتواں ، ضرب معلوم نہ پڑنے پر ۔ ایسڈ میور ۔ ڈیجی ۔
نبض غیر مستوری ۔ آرنکا ۔ آرس ۔ آرم ۔ کیکٹس ۔ گریفائٹس ۔ ڈیجی ۔ ایسڈ ہائیڈرو ۔ آئی بیرس ۔ لائیکو ۔ ناجا ۔ فاسفورک ایسڈ ۔ نیٹرم میور ۔ سپائی ۔ ٹے بیکم ۔ ورے ور ۔
نبض سریع :۔ ایکون ۔ انٹم ٹارٹ ۔ بیلاڈونا ۔ جلس ۔ آئی بیرس ۔ لائیکو ۔ ناجا ۔ ڈیجی ۔ فاسفورس ۔ کراکس ۔
نبض سریع :۔ (صرف صبح) آرسنک ۔ سلفر ۔
نبض بطئی ۔ 8 ۔ کنابس انڈیکا 1x ۔ جلس ۔ ڈیجی ۔
نبض ۔ (باری باری سے سریع اور بطئی) جلس ۔ ڈیجی ۔
نبض بین یا دبی ۔ آرس ۔ جلسی ۔ فاس ورے ور ۔ فیرم ۔
نبض صلب یا غیر خفیف ۔ انگلی سے دبائے جانے سے نبض بند نہ ہو ۔ بلکہ چلتی رہے ۔ ایکون ۔ بل ۔ برائیونیا ۔ ہائیوس ۔ ہائی بیرس ۔ جیلی ۔ انٹم ٹارٹ ۔ کین ۔ کیکٹس ۔ سائنا ۔ چائنا ۔ ڈیجی ۔ ہیپر ۔ لیکیے ۔ مرک ۔ سلف ۔ نکس وامیکا ۔ فاسفورس ۔ سیپیا ۔ سلکا ۔
نبض ضعیف ، سریع ۔ ساقط ۔ یا خالی (سوت کی طرح)
آرم ۔ آرس ۔ کیکٹس ۔ کیمفر ۔ ڈیجی ۔ جلس ۔ ایسڈ ہائیڈرو ۔ لاڈو ۔ لیکیے ۔ فاسفورس ۔ فاسفورک ایسڈ ۔ ایسڈ میور ۔ سپائی ۔ ورے ۔ ایلب ۔ ورے ور ۔ فیرم میٹ ۔
ہتھوڑی نبض ۔ (اچھلتی ہوئی) ایکون ۔ آرنکا ۔ آرم ۔ پلمبم ۔
نبض لرزتی ۔ (کانپتی ہوئی) انٹم ٹارٹ ۔ کلکیریا کارب ۔ سپائی ۔ آرس ۔ سائکیوٹا ۔ رسٹاکس ۔ سیپیا ۔ ہلیس ۔ سپائینا ۔ بل ۔ جلس ۔

نبض تغیر الوزن :- (نبض کی ہر ضرب دو بار معلوم ہونا) فاسفورس۔ اسٹرامونی ایم۔ پلسم۔ اگاریکس۔ بیلاڈونا۔

نبض ساقط :- کاربوبی۔ کیوپرم۔ وریے۔ ایلب۔ اوپیم۔ کولچیکم۔ سیکیل۔ مرکب۔ ناجا۔ ڈرس۔ سلکا۔ کینتھرس۔ اے پس۔ ڈیبا۔ اسٹرامونیم۔ زنک۔ فورس۔ رسٹاکس۔ ایسڈ فاس۔ کیکٹس۔

دل کی تڑپن کی نسبت نبض کی ضرب :- سست ہونے میں ڈیجی۔ سیکیل۔ لارو۔ وریے۔ ایلب۔ ہلی۔ کنابس سٹیوا۔ اگاریکس۔ ڈاکامارا۔

مندرجہ ادویات ۳x طاقت کی استعمال کی جاتی ہیں

(HYPERTROPHY OF THE HEART)

دل کی شکل بہت کچھ ناشپاتی کے مشابہ ہوتی ہے۔ لیکن کلیجہ کے بڑھنے کے مرض میں یہ بڑھ جاتا ہے۔ دل بڑھنے پر گول اور بھاری ہو جاتا ہے۔ اس کے عضلات بھر جاتے ہیں۔ بہت محنت اور کثرت کی وجہ سے دوران کے بند ہونے کے فعل سے یہ مرض پیدا ہوتا ہے۔

علامات :- دل کا فعل تیز ہو کر آواز کے ساتھ دھڑکن ہوا کرتی ہے۔ کلیجہ دھڑکنا۔ اور ایک طرح کی تکلیف محسوس ہونا۔ گلا بولنا۔ اور کبھی کبھی کھانسی۔ محنت کرنے پر سانس لینے اور نکالنے میں تکلیف اور نبض صغیر زیادتی ہے۔ کبھی کبھی سینہ کی بغل کی جگہ آماس کر جاتی ہے۔

دل کی بیماری میں سمندر کے کنارے پر رہنا مفید اور کارآمد ہے۔

علاج

دل کے فعل کی زیادتی اور تیزی میں بائیں جانب درد؛ نبض ضعیف اور سریع؛ سانس کی تکلیف کی علامات میں، ایکونائٹ ۳۔ دل کے عضلا کی کمزوری، دوار غشی، محنت سے سانس کی تکلیف اور دل کی دھڑکن اور سینہ کی ہڈی کے نیچے درد میں؛ ڈیجی ٹیلس ۳۔ دل کا بڑھنا۔ نبض ساقط جسم کا زوال۔ سانس لینے اور نکالنے میں بہت تکلیف۔ اس وجہ سے مریض کو سونے یا بات

کرنے میں تکلیف ہونے میں، نیند نہ آتی ہو۔
پیر میں آماس۔ قلب کی سوزش۔ دل کی دھڑکن اور درد میں کیکٹس X۱۔
کشتی چلانے والے ملاح اور مگدر وغیرہ ہلاتے ہیں ان سب لوگوں کے دل کے عصبی درد، عضلہ کے درد، اور دل کے بڑھنے میں ارنیکا ۶۔ دوسری دوائیں آرسنک ۶ اور سپائی جلیا ۶۔ نہایت مفید اور کارآمد ہیں۔

ورم غلاف دل (PERICAR DITIS)

عموماً تین وجوہات سے ورم حجاب القلب ہوتا ہے۔ سب سے پہلے چوٹ یا مرض دق وغیرہ اسباب ہیں۔ دوسرے وجع مفاصل، زرد بخار۔ مرض دق ڈفتھیریا۔ ٹائیفائیڈ یا سرسامی بخار، چیچک، کثرت، پیشاب، گردہ کی سوزش وغیرہ اس کے معمولی اسباب ہیں۔ تیسرے نمونیہ۔ پلیورسی، وغیرہ اطراف و جوانب میں بیماری پھیلنے کی وجہ سے بھی یہ بیماری ہوا کرتی ہے۔

یہ بیماری سب ہی عمر میں ہوا کرتی ہے۔

ورم حجاب القلب ہمیشہ تین قسم کا ہوتا ہے۔

(۱) شدید سوداوی حجاب القلب (ACUTE FIBRINOUS PERICAR DILIS)

غلاف دل میں زیادہ ریشہ جمع ہونے سے وہ بہت سخت ہو جاتا ہے۔ اور دل کے سکڑنے اور پھیلنے کے وقت آہستہ آہستہ درد ہوا کرتا ہے۔ اسی کے ساتھ ہلکا بخار بھی رہتا ہے۔ اسٹیتھسکوپ (سینہ جانچ کرنے کا آلہ) کی مدد سے جانچ کرنے سے دل کے سکڑنے اور پھیلنے دونوں کی وقت ایک طرح کی مرمر آواز (FRICTION) سن پڑتی ہے۔ ویسی ہی یہ آواز بھی ہوتی ہے۔ اسٹیتھسکوپ کے ذریعہ سننے سے یہ سمجھ میں آتا ہے۔ گویا یہ آواز ٹھیک سینہ کی دیوار کے نیچے سے آرہی ہے۔ اور اگر اسٹیتھسکوپ ذرا دبا کے رکھے تو یہ آواز اور صاف سنائی دیتی ہے۔

یہ مرض مہلک نہیں ہوتا۔ اکثر دو چار روز کے اندر ہی مرض کی تیزی ختم ہو جاتی ہے کبھی کبھی مریض میں یہ رطوبت تراوش کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔

(۲) انسکاب الدم فی التامور۔ (ورم غلاف۔ دل میں خون کی تراوش پانا (PERICED TIS WITH EFFUSION) اکثر ورم غلاف دل سے ہی اس طرح کا ورم پیدا ہو جاتا ہے۔ وجع مفاصل عفونتی بخار۔ مرض دق وغیرہ ہی اس بیماری کے خاص اسباب ہیں۔ آبجون (SEROUS) کی طرح پیپ کی طرح یا خون آلود کسی طرح کا بھی اخراج اس مرض میں ہو سکتا ہے۔ غلاف دو پردوں کے بیچ میں یہ رطوبت تراوش (EFFUSION) پاتی ہے۔ چھری مارنے کی طرح تیز درد۔ خطۂ دل میں ایک طرح کی بے چینی۔ سانس میں تکلیف۔ بے چینی، نبض تیز اور بے قاعدہ، سانس کھینچنے کے وقت نبض کا ساقط ہو جانا۔ بخار۔ بائیں کروٹ سوتا ہے۔ یا نہ سو سکنے کی وجہ سے بیٹھا رہتا ہے۔

مریض کے سینے کے دونوں طرف کی پسلیوں کے درمیان کا کچھ حصّہ اوپر اُٹھ جاتا ہے۔ کلیجہ پر ہاتھ رکھنے سے دل کی چال بالکل محسوس نہیں ہوتی۔ یا صاف نہیں محسوس ہوتی ہے۔

سینہ پر انگلی سے آہستہ آہستہ ضرب لگانے سے حوالی دل میں زیادہ تر بھاری آواز سُن پڑتی ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اس کے اندر پانی بھرا ہے۔ اسٹے تھسکوپ کی مدد سے سُننے پر رقیق چیز سے ڈھکے رہنے کی وجہ سے آواز ہلکی سُن پڑتی ہے۔

مرض کے شروع اور آخر حالت میں جب یہ رقیق حصّہ خشک ہو جاتا ہے۔ اُس وقت بھاری مرمر کی آواز سُن پڑتی ہے۔ نتیجہ اور مرض میں مبتلا رہنے کا وقت ٹھیک نہیں بتایا جا سکتا۔ لیکن اسمیں شک نہیں کہ یہ بیماری نہایت خوفناک ہے۔

تشخیص مرض

دل پھیلنے کے مرض کے ساتھ اس مرض کی تشخیص میں مندرجہ ذیل علامتیں آتی ہیں (۱) دل پھیلنے میں۔ دل کے ضرب آسانی سے دکھائی پڑتی ہے اور معلوم بھی کیجا سکتی ہے۔

(۲) دل کے پھیلنے میں مثلث نما جگہ میں دھیمی (جو صاف نہ ہو) آواز نہیں سن پڑتی (۲) دل کی آواز صاف اور چال تیز سنائی پڑتی ہے۔

معاون ترکیب:- مذکورہ بالا ادویہ دونوں قسم کی بیماری میں مناسب ہے کہ مریض بستر پر بالکل آرام کرے حوالی دل میں برف کی تھیلی رکھنا فائدہ کرتا ہے۔ السی اور میسنا کی پولٹس باندھنا بھی فائدہ کرتا ہے اور مریض کو اس سے آرام ملتا ہے۔

---

(۳) مزمن ملتصق (ملنے والا) ورم غلاف

(CHRONIC ADHSIVE (FERICARDISTIS)

عموماً یہ دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک میں تو دو ڈھکنے والے پردے ایک ساتھ مل جاتے ہیں۔ دوسرے میں بیرونی پردہ حجاب الریہ پھیپھڑے کا غلاف (PLEURA) یا سینہ کی دیوار کے ساتھ چپک جاتا ہے۔

اس قسم کی بیماری بہت خوفناک ہوتی ہے۔

دل کا پھیلنا، اور دل کی کمزوری کے ساتھ اسکے علامات بہت کچھ ملتے جلتے ہیں۔ بالکل آرام، رقیق لیکن مقوی کھانا۔ ملائم بستر پر سونا روشنی اور ہوا سے پُر کمرہ میں رہنا۔ اور منتخب دوا کا استعمال کرنا مناسب ہے اس میں مندرجہ ذیل ادویات نہایت مفید اور کارآمد ہیں۔

علاج:- ایکون ۲، ۳۰۔ تیز بخار، موت کا خوف، بے چینی نبض تیز، پیاس، ۔ حوالی دل میں دباؤ محسوس ہونا اور کلیجہ دھڑکنا۔

برائیونیا۔ ۳، ۳۰۔ مرض مفاصل کی تاریخ پائی جائے حرکت سے تکلیف بڑھے۔ حوالی دل میں سوئی کی طرح یا تو سوئی چبھنے کی طرح یا توڑ ڈالنے کی طرح درد ہو پیشاب تھوڑا۔ بخار پیاس تیز وغیرہ ایکونائٹ کے بعد یہ دوا بہت فائدہ کرتی ہے۔

کولچیکم، ۶X۱۔ مزمن وجع مفاصل کی تاریخ پائی جائے درد، بے چینی۔ دل کی آواز بیقاعدہ اور صاف نہ ہو، بیقاعدہ اور بطی نبض

سپائی جیلیا ۳، ۲۰۰ - کلیجہ کانپنا۔ بے حد درد دل۔ دل سے کاٹنے کی طرح تیز درد شروع ہو کر بایاں کندھا اور بازو سے ہوتا ہوا انگلی تک پھیل جانیکی علامت میں آرنکا ۳، ۳۰ - چوٹ کی وجہ سے بیماری ہو، کیکٹس :- معلوم ہو کہ دل کسی سخت چیز سے دبایا جا رہا ہے۔

اسکے علاوہ دل کے غلاف کے عضلہ کی مندرجہ ذیل چار بیماریاں اور ہوتی ہیں (۱) غلاف دل کے پردہ میں اجتماع آب و پانی جمع ہونا۔ (HYDROPERICARDIUM) دو تھیلیوں کے اندر یہ پانی مجتمع رہتا ہے۔ فاصد یا جرّاح (نشتر دینے والے ڈاکٹر) کی مدد سے ٹروکر آلہ کے ذریعہ ٹیپ کرا کر پانی نکال دینا اور علامت کے مطابق ہومیوپیتھک دواؤں کا استعمال کرنا مناسب ہے۔

(۲) غلاف دل کے پردہ میں اجتماع خون (HÆ INOPERI EAR DIUM)

دل میں چوٹ یا زخم اور آورٹا (اورطی) عضلہ دل کی شرائین کی رسولی (ANEURISM) کی وجہ سے یہ بیماری ہوا کرتی ہے۔

یہ مرض اکثر مہلک ہوتا ہے۔ علاج کرنے کا بھی وقت نہیں ملتا۔ اگر شدید حالت میں بیماری کی تشخیص ہو جاتی ہے تو آرنکا، اپیکاک، کلینڈیولا، ہمامیلس، وغیرہ خون بند کرنے والی دواؤں کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔

(۳) غلاف دل کے پردہ میں اجتماع ہو۔ (PHEUMOPERICARDIM)

یہ بیماری شاید ہی کسی کو ہوتی ہو۔ عموماً یہ بیماری چوٹ، غذا کی نالی کے ادھر ادھر چھل جانے، معدہ کے کینسر کے پھٹ جانے وغیرہ کی وجہ سے ہوتی ہے۔ مقام سینہ کے جس حصہ میں دل ہوتا ہے اس مقام پر انگلی سے آہستہ آہستہ ضرب لگانے سے آواز صاف نہیں سن پڑتی ہے۔ لیکن اس مرض میں اس جگہ پر اجتماع ہونے کی وجہ سے اونچی آواز سن پڑتی ہے۔ اس مرض کے ہونے پر بہت جلد نشتر لگوانے والے ڈاکٹر کی مدد لینا چاہیئے۔

(۴) غلاف دل میں چونا اکٹھا ہونا۔

(CALCIFIED PERICAR DIUM) کل پردہ میں یا اس کے کسی حصّہ میں چونے کی طرح کی چیز جمع ہو کر صاف اور نچھلے پردہ کو خراب اور سخت بنا دیتی ہے، عموماً دق کی وجہ سے یا ورم غلاف دل (جس میں رطوبت تراوش پاتی ہے) کیوجہ سے بیماری ہوتی ہے۔

اے پس، برائی اونیا۔ کالی کارب۔ ٹیوبر کیولینم وغیرہ دوائیں علامات کے مطابق استعمال کرنے سے فائدہ کی امید کی جا سکتی ہے۔

شدید التہاب الغشا المبطن القلب یا حاد ورم غشار باطن قلب

(ACUTE ENDODA KOITIS)

دل کے اندر کی ڈھکنے والی جھلی کے شدید ورم کو حاد انڈو کارڈیٹس کہتے ہیں۔ اس مرض کا حملہ دل کے کواڑ پر زیادہ ہوتا ہے۔ اور ورم ہونے کا نتیجہ ہے کہ زخم ہو جاتا ہے۔

یہ مرض خود نہیں ہوتا بلکہ جگہوں میں وجع مفاصل، خسرہ، چیچک، نمونیہ۔ ڈفتھیریا۔ مری کے غدود کی سوزش، وغیرہ بیماریوں کے نتیجہ کی شکل میں یہ بیماری پھیلتی ہے۔ کچھ لوگوں کا بیان ہے کہ مری کے غدود کے راستے سے یہ بیماری پھیلتی ہے۔ اور کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ اسی بیماری کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ورم غدود مری ہو جاتا ہے۔ سوزاک کے نتیجہ میں بھی یہ بیماری ہوتے معلوم ہوتی ہے۔

موت کے بعد دل کو چاک کر کے دیکھنے سے سوئی کے نوک کے برابر سے لیکر مٹر برابر تک زخم اور کسی کو بہت گلٹیوں کی طرح بھاری بھی دکھائی دیتا ہے۔ زخم سے منجمد خون یا سڑے ریشے نکل کر آلات بول وغیرہ کے خون کے دوران میں خلل ڈالتے ہیں۔

شروع حالت میں سادہ بخار، بیقاعدہ نبض سخت بیماری میں تیز بخار، پسینہ، زبان یا گہری نیند (غشی) جسم میں جگہ جگہ خون کی رسولی نکل کر خون کا دوران رُکنا۔ جسم کا وجع مفاصل

وغیرہ علامات دکھائی دیتے ہیں۔ تندرستی کی حالت میں دل کی پہلی اور دوسری آواز کے ساتھ ہوتی ہے۔ لیکن اس بیماری میں یہ وقت کم ہو کر ٹھیک پہلی اور دوسری آواز کے بیچ کے وقت کی طرح تھوڑے وقت تک رک جاتی ہے۔ کبھی کسی مریض میں مر مر کی آواز بھی سُن پڑتی ہے۔ یہ بیماری اکثر دل کے کواڑ کے مستقل تبدیلی کے ساتھ مزمن انڈو کارڈائٹیس کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔

شدید بیماری کو تشخیص کرنا اکثر مشکل ہو جاتا ہے اور مر مر کی آواز رہنے پر بھی بائیں طرف کی آواز دھیمی (صاف نہ ہو کر) ہوتی جائے تو یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ یہ بیماری ہوئی ہے۔

معمولی قسم کی بیماری اکثر مہلک نہیں ہوتی۔ لیکن خراب یادے والے مریض کے کیلئے بہت خوفناک ہو جاتی ہے۔

اس بیماری میں روشنی اور ہوادار مکان میں نرم بستر پر سونا اور پورے طور سے آرام کرنا بیحد ضروری ہے

علاج

اکٹیا ریسی موسا ۳۰-۳۔ مرض وجع المفاصل، اور ریشہ کے نتیجہ کی شکل میں اگر یہ بیماری ہو تو اکٹیا ریسی موسا سے خاص فائدہ ہونے کی امید کی جاتی ہے۔ دل میں سوئی چبھنے کی طرح درد۔ کلیجہ دھڑکنا اور بیہوشی ہونا۔ بے قاعدہ، سریع کمزور۔ رک رک کر چلنے والی وقفہ دار نبض۔

کولچیکم ۶x۱۔ وجع مفاصل کی وجہ سے بیماری اور ضعیف، اور نبض، ڈیجی ٹیلیس ۳۰x۱ شروع حالت میں اس کا استعمال کرنا مناسب ہے۔ وقفہ دار (رک رک کر چلنے والی) کمزوری اور تیز نبض سانس میں تکلیف۔ ایسا محسوس ہو گویا دل کی حرکت بند ہو جائے گی۔

کیکٹس :- مدر ٹنکچر x۲۔ گویا کوئی سخت چیز دل کو دبا رہی ہے ایسی علامت محسوس ہونے میں اس کے نیچے کی طاقت مفید ہے۔

سپائی جلیا ۶x۳۔ شدید مزمن، دونوں حالتوں میں تیز درد۔

آرم میٹالیکم ۶ :- یہ بیماری وجع مفاصل کی وجہ سے ہو، جس میں موت کا خوف مریض میں موجود ہو، آیوڈیم ۳۰۔ اگر سپائی جلیا سے پورا فائدہ نہ دکھائی دے اور وجع مفاصل کی وجہ سے بیماری پیدا ہوئی ہو۔

" ایکونا ۳ × ۳۰، مرض کی شروع حالت میں بخار، بیاس، بے چینی اور موت کا خوف ہونے کے علامات ہیں۔

نیجمقر :- ڈیجی ٹیلیس کی طرح طاقت پہونچانے کا کام کرتا ہے۔

ورا ٹیرم وی ۶ :- تیز بخار، موٹی اور نہ کھلنے والی نبض، دردِ سر، وغیرہ علامات ہیں۔ اگر علامات ایکونا سے بھی تیز ہوں، تو بعد ایکونائٹ کے اس سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔

مزمن ورم غشاء باطن قلب

(CHRONIC ENDO CAR DITIS)

دل کے کواڑ کی بناوٹ شکل یا اس کے مقام میں اگر مستقل طور سے تبدیلی ہو جائے تو اسکو "مزمن ورم غشاء باطن قلب" کہتے ہیں۔ شدید ورم غشاء باطن قلب سے بھی یہ بیماری زیادہ تر پیدا ہو جاتی ہے۔ اکثر وجع مفاصل کی تاریخ ملتی ہے۔ بہت اولاد ہونا۔ وجع مفاصل، نقرس، مرض آتشک۔ بہت زیادہ شراب پینا۔ شرائین کی سختی، ورم گردہ امراض کے شکل کے علامات میں یہ پیدا ہوتی ہے۔ اگرچہ سب عمر والے انسان کو یہ بیماری ہوتی ہے۔ لیکن جوان اور ادھیڑ عمر والوں ہی کو یہ بیماری زیادہ ہوتی ہے۔ دل کے کواڑ کا زخم یا کواڑ کے بندھنوں کا چھوٹا ہو جانا وغیرہ (CHORDEE TENDINAL) کواڑ کا اچھی طرح بند نہ ہونا۔ اسی حالت میں دل کے کواڑ کا کافی نہ ہونا (VALVULAR INSUFFICIENCY) ہوتا ہے اسکے علاوہ کواڑ میں کوئی دوسرا ریشہ پیدا ہو کر یا اِدھر اُدھر کے مقامات سے مل جانے کی وجہ سے یہ کواڑ پورے طور سے بند نہیں ہو سکتے۔ اس حالت کو کواڑ، دل کی تنگی (VALVULAR STENOSIS) کہتے ہیں۔

ساتھ ہی ساتھ کچھ خون اسی راستے سے باہر نکل جاتا ہے۔ انگریزی میں (REGURGITATION) تقہقر کہتے ہیں۔

اس حالت میں دل کو بہت زیادہ کام کرنا پڑتا ہے۔ جسمانی دوران خون سے فعل کو پورا کرنا پڑتا ہے اسی وجہ سے عضلہ دل کا بڑھنا (HYPERTROPHY) ہوتا ہے اس حالت کو دل کے نقصان کا (COMPEN SATION) معاوضہ کہتے ہیں۔

(۱) دو دندانہ کواڑ کا تقہقر۔ دو دندانہ کواڑ سے خون واپس آنا۔

(MITRAL REGUR GITATION)

مذکورہ بالا وجوہات سے مائٹرل یا دو دندانہ کواڑ کے بند نہ ہونے پر جو خون نکل آتا ہے۔ اس کو دو دندانہ کواڑ کا تقہقر (خون واپس ہونا۔ یا خون بازگشت) کہتے ہیں۔ دل کے کواڑ کی بیماریوں میں یہی بیماری زیادہ ہوتے دکھائی دیتی ہے۔ نیچے باطن کے سکڑنے کے ساتھ دو دندانہ کواڑ کے راستہ سے تھوڑا خون اوپر بائیں اذن القلب (کان دل) میں چلا جاتا ہے۔ اس لئے شہہ رگ میں (AORTA) خون بھیجنے کے لئے بائیں نیچے بطن کو بہت زیادہ کام کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے دل کے بائیں حصّہ کا بڑھاؤ اور پھیلاؤ زیادہ ہوتا ہے۔ اس کے بعد ترتیب سے دل کا دایاں نچلا بطن اور آخر میں تمام جسم کی شرائین میں خون کے دوران میں رُکاوٹ پڑ کر جسم کا رنگ نیلا ہو جاتا ہے۔ شروع میں چہرہ پر اور نیچے کے دھڑکن میں اور بعدہٗ تمام جسم میں آماس ہو جاتا ہے۔

اسٹے تھسکوپ کی مدد سے جانچ کرنے پر دل کے سب سے نیچے اور آگے کے حصّہ (راس القلب) (AFEXI) میں پہلی آواز کی جگہ میں گہری سکڑن اور انقباض القلب خریر۔ (ڈھکنی سی آواز جو قلب سکڑنے سے ہوتی ہے (SYSTOLIC MURS) سُن پڑتی ہے۔ نچلا اور آگے کا حصّہ اپنی مقررہ جگہ سے بائیں بغل کی طرف ہٹ جاتا ہے، ہاتھ سے

ٹھونک کر امتحان کرنے پر بھی دل بائیں بغل میں پھیلتا اور کسی کے دائیں طرف پھیلتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔

(ب) دو دندانہ کواڑ کی تنگی

(MITRAL STENOSIS)

موٹا پڑ جانے کی وجہ سے یہ دونوں دروازے تنگ ہو جانے پر بائیں اذن القلب (دل کا کان) بطون میں خون آنے میں خلل پڑتا ہے۔

اس مرض کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بائیں جانب کے بالائی سینہ کے عضلات کو بہت زیادہ کام کرنا پڑتا ہے۔ اسلئے پہلے وہ بڑھتا ہے اور پھر پھیلتا ہے۔

بائیں بطن میں تھوڑا خون آتا ہے۔ اس وجہ سے خون کے تمام جسم میں دوڑنے کے وقت زیادہ محنت کرنی پڑتی ہے۔ اس لئے یہ آہستہ آہستہ زیادہ سکڑ جاتا ہے۔ بائیں اذن القلب (دل کا کان) کشادگی، اور بڑھنے کی وجہ سے دائیں بطن کو خون بھیجنے میں زیادہ محنت کرنی پڑتی ہے۔ اسوجہ سے اس حصہ کی بڑھاؤ اور کشادگی ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ عضلات دل کو کافی مقدار میں اچھا خون نہیں ملتا۔ یہی وجہ ہے کہ دل کا فعل بیقاعدہ ہو جاتا ہے۔ اس میں نبض بطی (آہستہ) ہوتی ہے

اس مرض میں گلے کی شرائین زیادہ موٹی ہو جاتی ہیں۔ ان کا پھڑکنا صاف دکھائی دیتا ہے۔ دل کا نچلا اور اگلا حصہ اپنی طبعی حالت میں رہتا ہے۔ انگلی سے ٹھونک کر سینہ کا امتحان کرنے پر یہ اچھی طرح سمجھ میں آجاتا ہے کہ دل دائیں اور بائیں پھیل گیا ہے۔ اسٹے تھسکوپ کی مدد سے امتحان کرنے پر، دل کے اگلے حصہ میں پھیلنے کے وقت کی، یا سکڑنے کے پہلے کی دھونکنی کی آواز سن پڑتی ہے۔ یہ بیماری بہت خوفناک ہے۔ کبھی کبھی عرصہ تک علاج کرنے پر بھی شفا دینا مشکل ہو جاتا ہے۔

(ج) شہ رگ یا اورطی کے کواڑ سے خون کا بازگشت یا القہقر

(AORTIC REGUR GITATION)

چربی کی بتوڑی اور آتشک اس مرض کے اسباب ہیں۔ اس مرض میں عموماً شہ رگ کے دروازے کے کواڑ کے سکڑنے کی وجہ سے اور کبھی کبھی قریب کی جگہ سے مل جانے سے یا یکایک جسمانی محنت سے چھٹکارا پانے کے لئے (ATHLETICS HEART) یہ بیماری ہوا کرتی ہے۔

اس کواڑ کے یکساں نہ ٹھہرنے کی وجہ سے بائیں بطن کے پھیلاؤ کے وقت شہ رگ سے تھوڑا خون بائیں بطن میں چلا جاتا ہے۔ اسلئے پہلے بایاں بطن پھیلتا ہے۔ بعدہٗ بڑھ جاتا ہے۔ اس طرح اتنا زیادہ بڑھنا اور کسی بھی دل کی بیماری میں نہیں دکھائی دیتا ہے۔ شروع کی حالت میں بہت عرصہ تک مریض کی ناواقفیت میں یہ بیماری بڑھتی رہتی ہے، اور یکایک تیزی سے بڑھ کر مریض کو موت کے منھ میں پہونچا دیتی ہے۔

دل کے اگلے حصّہ کی آواز ساتویں پسلی کے نیچے سُن پڑتی ہے۔ گلے کے دونوں جانب کی شرائین کا پھڑکنا صاف دکھائی دیتا ہے۔ سینہ کی جلد پر معمولی دباؤ ڈالنے سے ہاتھ میں شرائین کی تپکن محسوس ہوتی ہے۔ سینہ کو انگلی سے ٹھونک کر امتحان کرنے پر ایک کشادہ جگہ میں دھیمی آواز سُن پڑتی ہے اس سے محسوس ہوتا ہے کہ دل پھیلا ہوا ہے۔ شرائین، موٹی اور سریع ہو جاتی ہے۔

اسٹے تھسکوپ سے امتحان کرنے پر سینہ کی ہڈی یا اسٹرنم کے بالائی حصّہ میں دل کے پھیلنے کے وقت ایک مَرمَر اس طرح کی آواز گویا بنسری بج رہی ہے۔ آواز سُن پڑتی ہے۔ کبھی کبھی شرائین میں بھی دو آوازیں سُن پڑتی ہیں۔ اس بیماری میں مقررہ خون کے دوران کی کمی کی وجہ سے شرائین میں زیادہ اجتماع ہوتا ہے۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کھانسی، سانس کی تکلیف۔ خون ملی کھانسی اور اس کے بعد آماس دکھائی دیتا ہے۔

(۵) شہ رگ کے کواڑ کی تنگی

(AORTIO STENOSIS)

یہ بیماری بہت کم ہوتی ہے۔ شہ رگ کے دروازے کے کواڑ کی موٹائی یا آس پاس کے حصہ سے اسکا جڑ جانا۔ اس بیماری کے اسباب ہیں۔ اسلئے بائیں بطن سے شہ رگ میں قدرتی دوران خون میں خلل یا روکاوٹ واقع ہو جاتی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بائیں بطن کے بہت زیادہ فعل کی وجہ سے بڑھاؤ پیدا ہو جاتا ہے۔ اور شہ رگ میں خون کا دوران خون تھوڑا ہونے سے نبض کی چال بطی اور پتلی ہوتی ہے۔

ہاتھ سے چھو کر یا اسٹیتھسکوپ کے ذریعہ سے امتحان کرنے پر دل کے اگلے حصہ کی آواز کچھ بائیں جانب ہٹ کر اور زیادہ صاف سنائی دیتی ہے۔ سانس کی تکلیف بھی معلوم ہوتی ہے۔ ایسی حالت میں پھیپھڑے میں زیادہ ہوا ہونے کی وجہ سے دل کی جگہ کچھ بڑی معلوم ہوتی ہے دائیں دوسری پسلی کی جگہ پر دل کے سکڑنے کے وقت مرمر کی آواز سن پڑتی ہے۔

عروق دمویہ کے سخت ہونے کی وجہ سے بوڑھوں ہی کو یہ بیماری زیادہ ہوتی ہے۔ یہ بیماری اکثر بہت دنوں تک رہتی ہے۔ لیکن کبھی کبھی مرض کا حملہ ہونے کے ساتھ سر میں چکر، غشی وغیرہ علامات پیدا ہو کر کچھ ہی عرصہ میں مریض موت کے منھ میں جا پڑتا ہے۔

(۳) سہ دندانہ کواڑ کا تقہقر یعنی سہ دندانہ کواڑ سے خون کی واپسی

(TRICUSPID REGUR GITATION)

یہ بیماری اکثر خاص طور سے نہیں ہوتی۔ دل کے بائیں جانب بیماری کے نتیجہ کی شکل میں ہی زیادہ تر یہ بیماری ہوتے دکھائی دیتی ہے، دل کے بائیں کواڑوں کا سکڑنا یا کمزوری کی وجہ سے یا کسی کسی جگہ پر دائیں بطن کے زیادہ پھیلنے کی وجہ سے کواڑ اچھی طرح سوراخ کو بند نہیں کر سکتا۔ اسلئے دائیں بطن کے سکڑنے کے وقت تھوڑا خون دائیں اذن القلب میں لوٹ آتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دائیں اذن القلب میں جگہ نہ ہونے کی وجہ سے آ نہیں سکتا۔ اس لئے تمام جسم میں کثیف نیلگوں خون کی زیادتی

پیدا ہو جاتی ہے۔ اور کسی کسی جگہ تمام جسم کی شرائین میں نبض (PULSE) ملتی ہے۔ خط حلق کے خاص کر دائیں عضو میں ہی یہ شرائین کی نبض زیادہ تر صاف معلوم ہوتی ہے، عموماً ذرا غور سے دیکھنے پر ایسی شرائین کی نبض (VENOUS PULSE) دکھائی دیتی ہے۔ گلے کی شریان گردن ہی کثیف خون بالائی اعضاء سے دل میں صاف ہونے کے لئے بھیجتی ہے۔ اور اس سے خون کا دورا اوپر سے نیچے کی طرف ہوتا ہے اگر نیچے سے دبا کر کچھ خون اوپر تک لے جاکر دبا رکھا جائے تو ہر مرتبہ دل کے سکڑنے کے ساتھ ہی خون لوٹ کر اس میں بھر جائے گا۔

اسٹے تھسکوپ سے امتحان کرنے پر سینہ کی ہڈی کے نیچے کی طرف اور دائیں بغل میں دل کے سکڑنے کے وقت مرمر کی آواز سن پڑتی ہے۔

(س) سہ دندانہ کواڑ کی تنگی

(TRICUSPID STENOSIS)

یہ بیماری بہت کم دیکھنے میں آتی ہے عموماً یہ موروثی معلوم ہوتی ہے۔ عموماً دو دندانہ کواڑ کی کمزوری کے ساتھ ہی یہ مرض ہوتا ہے۔ مرمر آواز معمولاً سینہ کی ہڈی کے نیچے کے حصہ میں اور دل کے بطن کے پھیلنے کے وقت ہی ہوتی ہے۔

(ص) شریان الریہ کے دروازہ سے خون کی واپسی

یہ مرض تو بہت ہی کم ہوتا ہے۔

شہ رگ کا نقص جس طرح دل کے بائیں بغل کی بیماری کو پیدا کرتی ہے۔ یہ بھی ٹھیک اسی طرح دل کے بائیں بغل میں علامات پیدا کرتی ہے۔ یہ تو معلوم ہے کہ شہ رگ میں بائیں بطن کے ساتھ اور شریان الریہ دائیں بطن کے ساتھ ملی ہوئی ہے۔

(ط) تنگیٔ پھیپھڑا (PULMONARY STENOSIS)

یہ مرض بھی زیادہ تر موروثی ہوتا ہے اس مرض والے مریض پندرہ برس سے زیادہ عمر نہیں پاتے۔ جسم بھی ٹھیک ٹھیک مضبوط نہیں ہوتا۔ ان کی انگلیاں نسبتاً موٹی ہوتی ہیں۔ اور دونوں آنکھیں بہت چمکیلی رہتی ہیں۔ جسم نیلگوں ہو جاتا ہے۔

دل کا دایاں حصّہ پھیلا ہوتا ہے۔ دل میں سب ہی جگہ سکڑنے کے وقت کی آواز مرمرسُن پڑتی ہے۔ یہ آواز بائیں طرف دوسری پسلی ہی میں زیادہ سُن پڑتی ہے۔ عموماً خون کے دوران کی کمی سے یا مرض تپ دق کی وجہ سے اس کے مریض کی موت ہو جاتی ہے۔

یہ سب بیماریاں ایک ہی ساتھ یا دو تین بھی ایک ساتھ حملہ کر سکتی ہیں

علاج

ایکونٰ ۳۰، ۲۰۰، ۱م، ان کے علامات کے موافق دوا منتخب کرنی پڑتی ہے۔ مرض کی شروع حالت میں اور شدید بے چینی، پیاس وغیرہ علامات موجود رہتے ہیں۔

ایپس، ۳، ۲۰۰، دل کے کواڑوں کی بیماری میں بے چینی۔ تمام جسم کا نیلا ہو جانا۔ ڈنک مارنے کی طرح درد۔

آرسں، ۳۰، ۲۰۰، آماس و بیچینی و پیاس، جلن و کمزوری۔

آرنیکا ۳۰، ۲۰۰، بہت زیادہ محنت و چوٹ کی وجہ سے ہو۔

کیمفر،۔ دل کا فعل بند ہو کر اس طرح کی علامت ہونے پر کیمفر ۲ سے ۵ قطرے کی مقدار میں دس دس منٹ کے وقفہ سے استعمال کرنا چاہیئے۔

ڈیجی ٹیلس ۱، ۲۰۰۔ حرکت کرنے سے دل کے فعل بند ہو جانیکی طرح محسوس ہونا۔ آماس وغیرہ علامات ہیں۔ ان کے علاوہ اسٹر و بنیتھیس و کر میٹیگس، و کیکٹس۔ وغیرہ دواؤں کا بھی علامت کے مطابق استعمال ہوتا ہے

معاون علاج

جن بیماریوں کے نتیجہ میں مندرجہ بالا دل کی

بیماریاں ہو سکتی ہیں۔ ان سب بیماریوں کے ہونے پر نہایت اطمینان سے دل کے فعل کو دیکھتے رہنا چاہیئے۔

مرض کے حملہ آور ہونے پر پورے طور سے آرام (جسمانی و دماغی) کرنا مناسب اور بہتر ہے۔ اگر متلی کی علامت ظاہر ہو تو متلی بند کرنے کے لیئے بستر پر چپ چاپ بیٹھے رہنا مناسب ہے۔

خود سادے طریقے سے اور نمائش ترک کر کے زندگی بسر کرنا چاہیئے۔ شراب پینا۔ ثقیل غذا کھانا عورتوں سے صحبت کرنا وغیرہ ترک کر دینا چاہیئے۔ اگر آماس کی علامت نہ ہو تو پتلی اور مقوی غذا کھانا چاہیئے۔

التہاب (ورم) عضلہ قلب

(MYOCARDITIS)

دل کے عضلہ کے ورم کو مایو کارڈ ٹس کہتے ہیں۔ حاد۔ مزمن۔ محدود کا انتشار (پھیلاؤ) اس طرح چار قسم کا مایو کارڈائیٹس ہو سکتا ہے۔

دل کے پاپلمیوتری، ارٹیری کے راستہ سے جراثیم کے اندر داخل ہونے پر عضلۂ قلب میں محدود و شدید ورم عضلۂ قلب ہوا کرتا ہے اس کو کچھ لوگ دل کا پھوڑا بھی کہتے ہیں۔

دل کا غلاف اور دل کے اندرونی جھلّی ورم کے نتیجہ میں کبھی کبھی یہ بیماری ہوا کرتی ہے۔

ٹائیفائڈ۔ ڈفتھیریا۔ متعفن زخم وغیرہ کے جراثیم داخل ہونے کی وجہ سے بہت ورم پیدا ہوتا ہے۔ وجع مفاصل۔ آتشک۔ ورم مثانہ مزمن وغیرہ اسباب سے بھی یہ بیماری ہوتی ہے۔

تھوڑی سی بھی محنت کرنے سے سانس میں تکلیف، تھوڑی محنت یا کوشش سے ہی شریان کا بیقاعدہ ہو جانا۔ کلیجہ دھڑکنا۔ کلیجہ میں بیچینی محسوس ہونا۔ کلیجہ میں قولنجی درد، قلب کے عضلہ کی کمزوری کیوجہ سے ہاتھ و پیر و ناک کی جگہ ٹھنڈی ہونا۔ گانٹھوں میں یا ہاتھ و پیروں میں آماس ہونا۔ اور پیشاب کی مقدار کم ہو جانا۔ وغیرہ

علامات پیدا ہو سکتے ہیں۔

اسٹے تھسکوپ کی مدد سے سینہ کا امتحان کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ دل کا فعل بے قاعدہ اور کمزور ہے۔ دل پھیل گیا ہے اور دل کے اگلے حصہ میں تشخیص کے وقت آواز مرمر سُن پڑتی ہے، نبض کی چال فی منٹ ۵۰ تا ۶۰ ہو جاتی ہے۔ ایک ہی وقت میں کسی حصہ جسم میں خون کی زیادتی، اور کسی حصہ میں خون کی کمی۔

کورونیری ورید میں خون منجمد ہو کر یا دل کے پھیلنے کی وجہ سے دم پھولتے موت ہو سکتی ہے۔

اس مرض میں اکثر یکا یک یا مرض تشخیص ہونے کے پہلے ہی موت ہو سکتی ہے مرض تشخیص ہوتے ہی یا اندیشہ ہوتے ہی کہ یہ مرض ہوا ہے بستر پر پورے طور سے آرام کرنا۔ پتلی اور ہلکی غذا کھانا۔ مقوی غذا کھانا مناسب ہے، مرض کا حملہ دب جانے پر آہستہ آہستہ ہلکی محنت شروع کیا جا سکتا ہے۔ شراب یا تمباکو کا استعمال کرنا بالکل منع ہے۔ ڈیجی ٹیلس۔ اسٹرافینتھس وغیرہ رائج الوقت ادویات کا استعمال کرتا ہے۔

ورم عضلہ قلب، حرکت سے بڑھنا۔ ٹائیفائیڈ وجع مفاصلی۔ بخار۔ وغیرہ کا سابق تواریخ کے لئے علامات میں برائیونیا ۶ تا ۲۰۰۔ اس مرض کی عمدہ اور کارآمد دوا ہے۔

(PERCAR DITIS) اور اندرونی قلب (INDOCA DITIS) کی ادویات اس مرض کے علاج کیوقت دیکھنا چاہیئے۔

دل کا پھیل جانا (DILATION OF THE HEART)

یہ بیماری بھی خود ہی نہیں ہوتی۔ بلکہ دوسری بیماریوں کی علامت ہے دل کے کواڑوں کی مزمن بیماری، شدید ورم عضلہ، قلب۔ بہت زیادہ جسمانی محنت، یکایک جسم پر غیر طبعی جھٹکا لگنا۔ نوبتی متعدد بیماریاں زیادہ رنج، دماغی چوٹ وغیرہ اسباب سے یہ بیماری ہو سکتی ہے۔

اسی سے دل کے سب خانے پھیل سکتے ہیں۔ اور انقطاع قلب طبعی شکل میں بڑھ سکتا ہے یا پتلا پڑ جاتا ہے۔

ورم مزمن اندرونی جھلی کی طرح اس میں سانس کی تکلیف، کلیجہ دھڑکنا۔ جسم زرد ہو جانا؛ نبض تیز اور کمزور؛ غشی، متلی وغیرہ علامات نمودار ہوتے ہیں۔

انگلی سے ٹھونک کر امتحان کرنے پر پھیلی ہوئی جگہ میں سخت آواز سُن پڑتی ہے اس خیال سے بھی خیال کیا جاتا ہے کہ دل پھیل گیا ہے۔

دل کے اوپر ٹھونکنے سے۔ دل کو گوشت کے عضلہ سے بنا ہے۔ لیکن سخت چیز پر ٹھوکنے سے جس طرح سخت آواز آتی ہے اُسی طرح کی آواز سُن پڑتی ہے۔ اور پھیپھڑا ہوا سے بھرا رہنے کی وجہ سے ڈب ڈب کی آواز سُن پڑتی ہے۔

اسٹے تھسکوپ کی مدد سے امتحان کرنے پر کشادہ جگہ پر دل کی آواز سُن پڑتی ہے۔

دوسری دوسری دل کی بیماریوں کی طرح اس میں بھی بالکل آرام کرنا اور دماغی آرام کرنا سب سے زیادہ ضروری ہے۔

دل کی بیماریوں کی طرح علامات کے موافق ادویات استعمال کرنے پر فائدہ کی اُمید کی جاتی ہے۔

ہول دل

(PALPITATION OF THE HEART)

تندرست جسم میں دل کا فعل یکساں ہوا کرتا ہے، اس کے خلاف ہونے پر سمجھنا چاہیے کہ کوئی مرض ہوا ہے عصبی کمزوری، دموی مزاج؛ بہت زیادہ دماغی فکر، زیادہ جسمانی محنت یا کثرت، اختناق الرحم۔ (ہسٹیریا) زیادہ مقدار میں جسم سے رطوبت نکلنا۔ خوف، فکر، رنج، حیض کی خرابی، زیادہ عورتوں سے صحبت کرنا۔ زیادہ تمباکو۔ نشلی چیزیں کھانا۔ نیز مرض تیزاب وغیرہ اسباب سے کلیجہ دھڑک سکتا ہے۔

علاج

کلیجہ میں دھڑکن، دل کی تڑپ، شروع ہونے پر کسی دوسری دوا کو دینے سے پہلے کریٹیگس D - فی خوراک پانچ قطرے روزانہ تین بار استعمال کرنا چاہیئے خاصکر دل کی تیز چال یا تڑپن۔ سانس میں تکلیف نبض کی چال بیقاعدہ انگلیاں ٹھنڈی، خون کی کمی، دماغی پریشانی وغیرہ علامات میں یہ دوا زیادہ فائدہ کرتی ہے۔ گر کریٹیگس سے زیادہ فائدہ ہو تو آرم س D - دو تین قطرے فی خوراک، دن میں دو مرتبہ استعمال کرنا چاہیئے۔ اس سے زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔ (خاصکر جب جگر کی خرابی رہتی ہے۔ چہرہ گرم، اور سرخ، ہاتھ پیر، بے قابو ہوتا، جلد جلد سانس لینا اور چھوڑنا۔ تھوڑا جذبہ ہونے پر، کلیجہ دھڑکنا، ایسا محسوس ہو کہ گویا دل کا فعل بند ہو رہا ہے۔ وغیرہ علامات میں ایکونائٹ ۶۔ دل کے درد کی وجہ سے سینہ میں تکلیف۔ چہرہ سرخ اور درد سر میں بیلاڈونا ۳ - دل کا فعل کبھی کم، کبھی زیادہ، حرکت کرنے یا سونے سے ایسا محسوس ہونا کہ دل کا فعل بند ہو جائے گا۔ بہت بے چینی، بہت محنت، اور بہت دماغی جذبات کی وجہ سے اختلاج قلب۔ ڈیجی ٹیلس ۳، ۳۰۔ ایسا محسوس ہو گویا کوئی دل ہلا رہا ہے یا دبائے ہوئے ہے۔ زیادہ زور سے اچھل رہا ہے۔ ہمیشہ ہمیشہ دھک دھک ہونا۔ اور ہلتے رہنا۔ بائیں کروٹ سونے، یا گھومنے سے زیادتی کی علامت میں کیکٹس ۳x - کبھی کبھی سانس بند ہو کر بے ہوشی آجانا۔ کمزور اور ضعیف نبض، - بائیں جانب سوئی چبھنے کی طرح درد، بار بار۔ زور سے سانس لینا۔ دل کا فعل ہمیشہ ایک طرح سے نہ رہنا۔ کبھی تیز۔ کبھی سست وغیرہ علامات میں لیکیسس، ۳ - زیادہ خوشی کے بعد اختلاج قلب میں کافیا ۶۔ غصہ کی وجہ سے کلیجہ دھڑکنے میں کیموملا ۶۔

خوف کی وجہ سے اختلاج قلب اوپیم ۶۔ بدہضمی کی وجہ سے کلیجہ دھڑکنے میں نکس وامیکا۔ (مردوں کے لئے) اور پلسٹیلا ۶ - (عورتوں کے لیے) کمزوری کی وجہ سے کلیجہ دھڑکنا۔ (خاصکر بوڑھوں کے لئے) آرم میٹ ۶، - ۲۰۰۔

عصبی کمزوری کی وجہ سے دل کا مرض اور ساتھ ہی بار بار پیشاب ہونا۔ علامات میں لیکیسس ۳۰۰۶۔ دل میں درد، دل میں بائیں دل سے ہاتھ اور ریڑھ تک درد، دل، دھڑکن کی علامت میں سپائی جلیا ۳۰۔

وجع مفاصلی، نفس یا سگریٹ، بیڑی، تمباکو وغیرہ دھواں پینے کی وجہ سے دل کی تکلیف میں کلمیا لیٹ ۳۔ سخت محنت کرنے کی وجہ سے کلیجہ دھڑکنے پر، آرنیکا ۳۰۔ کوشش اور کمزوری کے ساتھ تپاکِ قلب، دورانِ خون کا فعل بے قاعدہ، سانس لینے کے وقت دل میں بہت درد وغیرہ علامات میں کلکیریا فاس ۱۲x۔ سفوف

علاج معاون

:۔ زیادہ محنت (جسمانی یا دماغی) بہت زیادہ غذا، غذا محرک کھانا پینا منع ہے۔ بدہضمی کی وجہ سے اس مرض کے ہونے پر اس بات پر پہلے خیال رکھنا چاہیئے کہ پیٹ کی خرابی رفع ہو۔ (مرض سو ہضمی ملاحظہ ہو) مرض کے حملہ کے وقت (خاصکر ہسٹیریا کی وجہ سے یا آلۂ تناسل کی خرابی کی وجہ سے پیدا ہونے پر)۔ گرم پانی سے مریض کے پیر دھونے سے زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔ ہلکی اور مقوی غذا۔

مقررہ وقت پر کھانا۔ سونا اور برداشت ہونے پر روز نہانا چاہیئے۔

عصبی ہولِ دل

(NERVOUS PALITATION)

تندرست رہنے پر انسان کو دل کا فعل یا اس کا وجود معلوم نہیں ہوتا۔ صرف دل ہی نہیں بلکہ بیرونی اور اندرونی کسی بھی حصہ جسم کی کوئی خاص معلومات نہیں ہوتی کسی خاص حصہ کی ہی بیماری ہونے پر دل اسی حصہ کو لیکر گھبرایا کرتا ہے۔ اسی طرح تندرست جسم میں یکساں خطرتاً باقاعدہ دل کا فعل ہوا کرتا ہے۔ لیکن اس کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہوتا۔ لیکن دل کی بیماری میں دل کا بھاری پن محسوس ہوتا ہے۔ بے چینی معلوم ہونا۔ اور طرح طرح کی تکلیفات دل میں معلوم ہوا کرتی ہے۔

تیز دماغی جذبہ، خوف، تکلیف دہ خواب دیکھنا۔ بہت زیادہ چائے۔ کافی شراب پینا۔ تمباکو کھانا۔ ہاضمہ کمزور، بہت زیادہ جماع کرنا۔

زیادہ محنت، دوڑنا۔ اچھلنا۔ کودنا۔ وغیرہ کی وجہ سے دل کی اور دوسری بیماریوں کے ساتھ تپاک قلب ہونے دکھائی دیتا ہے۔

دل کا فعل معلوم ہونا۔ کبھی کبھی ایسا ڈر ہوتا کہ بہت خراب دل کی بیماری ہوئی ہے! خوف دماغ؛ انتشار۔ سینہ میں بے چینی؛ اور تپاک وغیرہ اسکے علامات ہیں۔

مذکورہ بالا جن اسباب سے یہ بیماری ہوئی ہے سمجھ میں آنے پر ان سب اسباب کو دور کر کے بستر پر پورے طور پر آرام کرنا مناسب ہے مقوی ہلکی غذا کھانی چاہیئے۔ اور مریض کو خوب ہمت دلانا چاہیئے اس طرح اکثر بغیر دوا کے بھی مرض آرام ہو جاتا ہے۔

علاج

ایکون ۳۔ ۳۰۔ خوف اور بے چینی کی وجہ سے بیماری میں۔

آرنیکا ۶۔ ۳۰۔ چوٹ وغیرہ کی وجہ سے بیماری ہونے پر۔

کیکٹس Q۔ ۳۔ گویا دل کو کسی نے سخت چیز سے جکڑ رکھا ہے۔ بائیں کروٹ سونے پر زیادتی۔

کرٹیگیس ۶۔ ۳۰۔ اعصاب کے جذبات سے بیماری۔

جلسں ۳۔ ۳۰۔ معدہ میں اجتماع ریاح۔ ہاتھ پیر ٹھنڈے۔ اور سُن پڑ جانا۔ خواب دیکھنا۔ درد سر اور تشنج۔

چائنا۔ ۳۔ ۲۰۰۔ کمزوری یا کسی بیماری کے بعد کی کمزوری کی وجہ سے تپاک قلب۔

آہستہ تپاک قلب

(BRADI CARDIA)

ضرب دل کے بارے میں پہلے ہی بتایا جا چکا ہے کہ تندرست جسم میں فی منٹ ۶۰، ۷ سے ۸۰ مرتبہ دل ضرب کرتا ہے اور ۷۰ سے کم اور ۸۰ سے زیادہ ہونے پر یہ سمجھ کر مرض ہونے کا اندیشہ ہے۔ فوراً علاج کا بندوبست کرنا چاہیئے۔

آہستہ اور تیز تپاک قلب۔ یہ دونوں ہی کوئی خاص بیماری نہیں ہیں۔ دوسری بیماری کے علامات میں بوڑھاپا۔ شرائیں میں سختی۔ پیدائش اور

شدید نوبتی بیماری کے بعد اس کا آہستہ تپاک قلب ہونے ہوتے ہوئے معلوم ہوتا ہے۔
مقوی اور زود ہضم غذا؛ جسمانی اور دماغی محنت کرنا فائدہ مند ہے۔ بوڑھوں کے لئے جلکس اچھی دوا ہے۔

وجع مفاصل قلب

(RHEUMATISM OF THE HEART)

اس بیماری میں سینہ کے بائیں جانب درد یا بوجھ معلوم ہوتا ہے۔ مریض بائیں جانب سو نہیں سکتا۔ سانس باہر نکالنے میں تکلیف ہوتی ہے۔ نبض ضعیف؛ اور انگلی سے دبانے سے نبض کی چال دب جاتی ہے۔ یہ مرض بہت سخت ہے۔ مزمن ہو جانے پر بہت تکلیف ہوتی ہے۔ اور اکثر اچھا نہیں ہوتا۔
سمی سی فیوگا ۳x۔ آرسنک ۳x۔ رسٹاکس ۶۔
کریٹیگیس Q اس بیماری کی خاص خاص دوائیں ہیں۔

اسٹروکس آڈمس ڈزیز

(STOKES ADAM DISEASE)

یہ ایک خاص قسم کا آہستہ تپاک قلب ہے۔ بڑھاپے میں وریدوں میں سختی ہونے سے یہ بیماری اکثر ہوا کرتی ہے۔ اس مرض میں نبض کی چال فی منٹ ۲۰ یا اس سے بھی کم ہو جایا کرتی ہے۔ اور دورِ سر؛ غشی؛ یہاں تک کہ تشنج بھی پیدا ہو جا سکتا ہے۔
نبض بے قاعدہ رہا کرتی ہے۔
بستر پر پورے طور سے آرام کرنے کا خاص خیال رکھنا چاہیئے۔ جس سے دماغی اور جسمانی کسی طرح کا جذبہ نہ ہو۔
غذا مقوی اور زود ہضم ہونی چاہیئے۔

ھارٹ بلاک (HEART BLOCK)

اذن القلب (دماغ کے بالائی خانے) اور بطون (دل کے زیرین خانے) ان دونوں کے درمیان ایک عصبی دائرہ ہے۔ جس کا کام ہے دل کی چال کو قاعدہ میں سار کھنا، دل کا سکڑنا۔ پہلے اذن القلب کے دریدوں سے شروع ہوتا ہے اور عصبی دائرہ کے راستہ سے بطون میں پھیل جاتا ہے اسی عصبی دائرہ کا نام آرووینٹر یکیولر بنڈل ہے (AURO VENTIR CULER BUNDLE) یا اذن اور بطون کے درمیان کا عصبی دائرہ ہے۔ اس عصبی دائرہ کے انکشاف کرنے والے نام پر اسکو بنڈل آف ہس بھی کہتے ہیں۔

اس عصبی دائرہ میں پھوڑا، ورم، دق، وغیرہ یا کسی وجہ سے فعل میں خرابی ہو جانے پر یہ سکڑنا قدرتی اصول کے موافق نہیں ہو پاتا اور اذن اور بطن قلب مناسب طریقہ سے سکڑنے نہیں پاتا۔

اس میں دل کا تپاک فی منٹ کم سے کم ۴۰ مرتبہ ہوتا ہے! سے تھسکوپ سے مرمرا آواز بھی سُن پڑتی ہے۔ الیکٹرو کارڈیو گراف کی مدد سے یہ بیماری ٹھیک ٹھیک تشخیص کی جا سکتی ہے۔

پہلے بستر پر اچھی طرح آرام کرنے کا بندوبست کر کے منتخب دوا کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔ (COWAN) کی رائے کے موافق اس بیماری میں ڈیجی ٹیلس دینا مناسب نہیں ہے۔ اس سے فائدہ کی بجائے نقصان کرتا ہے۔

دل کے اور کئی علامات اور ادویات

آرم: تپاک قلب، دل میں اور سینے کے گڑھے میں خون کی تیزی سے روانی پریشانی۔ نبض کمزور لیکن تیز۔ آرنیکا: بہت زیادہ محنت (دوڑ۔ دھوپ۔ ڈانڈ یں چلانا وغیرہ) کی وجہ سے دل بڑھتا ہو۔)

ایکونائٹ: معمولی مرض قلب۔ خاصکر بائیں بازو کے سُس ہونے پر بے ہوشی۔ ہاتھ کی انگلیوں میں درد۔ (جھن جھنانا)

ایسٹرا کز ملک ۔۔ دل میں درد سوئی چبھنے کی طرح اینٹھن ہو جانا۔
ایسافٹیڈا ۔ دل میں دباؤ محسوس ہونا۔ ڈکار آنے پر درد کم ہو جانا۔
ایسڈ فاس ۔ مُشت زنی کی وجہ سے تپاک قلب ہو۔ کیلی کارب۔ کمزور۔
بیقاعدہ یا رک رک کر تپاک ہو۔ سینے سے کندھے تک سوئی چبھنے کی طرح درد۔
کنابس انڈیکا۔ معلوم ہو کہ دل سے کوئی تپلی چیز گرتی ہے۔
کیکٹس۔ دل کا رکنا۔ (گویا لوہے کی بیڑی دل کو جکڑے ہوئے ہے۔ اور
اس کے طبعی چال کو روکے ہوئے ہے)
کیفین (CAFFEIN) دل کا فعل بہت جلد بند ہونے کا اندیشہ دھڑکن
پر۔ کیفین دل کی تحریک کیلئے بہت اچھی دوا ہے۔ کلمیا:۔ خوف دلانے والی
دھڑکن، دآگے جھکنے سے زیادتی، سانس میں تکلیف دل سے سینہ تک درد بڑھنا۔
گلونائن۔ دل کا تیز تپاک۔ سانس کے فعل میں تکلیف۔
گرینڈیلا۔ دل کی کمزوری۔ سونے کے وقت سانس کے فعل کا بند ہونا۔ اسی
سے مریض یہ سمجھ کر کے دم بند ہو جاتا ہے۔ جاگ پڑتا ہے۔ اور سونے سے ڈرتا ہے۔
چائنا ایسڈ فاس:۔ دست یا جسم سے رطوبت یا خون نکل جانے کی وجہ سے۔
ٹباکم۔ تمباکو نوشی کی وجہ سے تپاک۔ سانس لینے پر دھڑکن پر دھڑکن کی زیادتی،
ایسا محسوس ہو کہ کلیجہ چپک گیا ہے۔
ڈیجی ٹیلس۔ دل کے اگلے حصّہ (PRAECORDIA) میں ناقابلِ برداشت
یا سوئی چبھنے کی طرح درد ایسا محسوس ہو گویا دل کی چال بند ہو گئی ہے۔
یا سانس کی سخت تکلیف۔
نیٹرم میور۔ دل یا نبض کی چال رک رک کر بیقاعدہ (خاصکر بائیں کروٹ سونے پر۔
بیلاڈونا۔ مریض دل میں بلبلہ کی طرح آواز محسوس کرتا ہو۔
ماسکس۔ عصبی تپاک قلب۔ نبض کمزور۔ لاروسرلیس۔ دل کا فعل بیقاعدہ،
نبض لطفی، بچہ کا نیلا مرض، چہرہ نیلا۔ منہ کھلا رکھنے کی عادت
بی بی ایم۔ دل کا فعل تیز (گویا سانس رک جائے گی) مریض کو ایسا
محسوس ہو گویا اس کے دونوں دل دو پنجہ یا چمٹے سے دبائے یا پکڑے گئے ہیں۔

گویا دل پھٹ جائے گا۔ یکبارگی کس کر پکڑا جاتا ہے۔ اور لمحہ بعد ڈھیلا ہو جاتا ہے۔ سپائی جلیبا:۔ صبح بستر سے اٹھنے پر یا بیٹھے رہنے پر تپاک قلب یہ دھڑکن مریض سنتا ہے اور دوسرے لوگ دیکھ کر کہہ سکتے ہیں: دل میں پھڑ پھڑ آواز۔ سوئی چبھنے کی طرح درد۔

غشی، بے ہوشی

(SYNCOPE OR FAINTING)

عصبی کمزوری کی وجہ سے کچھ لوگ بالکل یا تھوڑا بہت بے ہوش ہو جاتے ہیں۔ عموماً اسی کا نام غشی ہے۔ بہت کمزوری۔ آب خون وغیرہ جوہر کا زائل ہو جانا خوف، دماغی خرابی، یا یکایک خوشی، رنج وغیرہ اسباب سے بے ہوشی ہو سکتی ہے۔ دل کی بیماری کی وجہ سے غشی ہونے پر ڈیجی ٹیلس۔ ماسکس یا وراٹرم ورانڈ فائدہ کرتا ہے۔

علاج بے ہوشی ہوتے ہی مریض کو چت سلا کر سر میں ٹھنڈے پانی کا چھینٹا دینا اور ایمل نائیٹرک یا کافور یا مشک سونگھانا چاہیئے، اور ماسکس ۳۰۔ بار بار (مرض کی تیزی کے موافق ۵ منٹ سے لیکر نصف گھنٹہ کا وقفہ دیکر) استعمال کرانا چاہیئے۔ اگر مریض میں طاقت ہو تو خاص خاص علامت کے موافق حسب ذیل ادویات استعمال کرانے سے دوبارہ مرض کے حملہ کرنے کا اندیشہ نہ ہوگا۔ اور بے ہوشی جلد ہی دور ہو جائے گی۔

یکایک دماغی خرابی یا ڈر کیوجہ سے غشی ہونے پر ایکونائٹ ۳x۔ اور اوپیم ۳۔ مریض بالکل ساکت پڑا رہے تو نکس وامیکا ۳۔ یا ایمون کارب ۶۔ آب خون وغیرہ جوہر کا زوال ہو تو چائنا ۶۔ جسمانی کمزوری اور بے چینی میں آرسنک ۳x۔ معمولی قسم کی غشی میں ماسکس ۳۔ ہسٹریا کی وجہ سے یا دماغی محنت سے پیدا ہوئی غشی میں اگنیشیا ۳x۔ تمام جسم ٹھنڈا ہاتھ پاؤں میں پسینہ آنے کے ساتھ کمزوری کی وجہ سے غشی ہو تو وراٹرم ورانڈ ۳x۔ ریاح کے غلبہ والے کمزور شخصوں کے لئے نکس ماسکٹا ۳x۔ اور دل کے فعل کی وجہ سے غشی ہو تو ڈیجی ٹیلس ۶۔

"حادثات اتفاقی" کے باب میں بیہوشی یا مردہ کی طرح پڑا رہنا ملاحظہ ہو۔

خون کا دباؤ بڑھنا۔ بلڈ پریشر

(BLOOD PRESSURE)

بلڈ پریشر کہنے سے ہی خون کا کسی طرح دباؤ معلوم ہوتا ہے۔ اس سے خون کا دباؤ گھٹا ہوا بھی معلوم ہو سکتا ہے۔ لیکن عموماً معالج اور عوام خون کا دباؤ بڑھنے ہی کو بلڈ پریشر (BLOOD PRESSURE) کہا کرتے ہیں۔ یہ کوئی نئی بیماری نہیں ہے۔ اکثر دوسری جسمانی خرابی یا بیماری کے نتیجہ کی شکل میں دکھائی دیتی ہے۔ اور عموماً اس بیماری کے اچھے ہوتے ہی بلڈ پریشر آپ ہی آپ اچھا ہو جاتا ہے۔

خون کے اس دباؤ کے بڑھنے (HYPERTEN SION OF THE ARTERY) کو۔ اور خون کا دباؤ (ENSION OF THE ARTERY) گھٹنے کو کہتے ہیں

انسانی جسم کی شرائین ربر کی طرح پھیلنے والی ہیں۔ اور یہ علی الترتیب منقسم ہو کر عروق شعریہ (بال کی باریک رگیں) (CAPILLARIES) کے ذریعہ تمام جسم میں پھیل کر خون کی روانی کرتی ہیں۔ ادھر دل ایک منٹ میں ۷۰ تا ۸۰ مرتبہ خراب خون شہ رگ میں بھیجتا ہے۔ یہ خون کا دباؤ شرائین میں لگ کر شرائین پھیلتی ہیں۔ اس شرائین کا پھیلاؤ ہم لوگ ہاتھ کی شرائین میں معلوم کر سکتے ہیں۔ اسی کو نبض کہتے ہیں۔

علی الترتیب ایک چھوٹے لطیف منھ والی نلی کو اس طرح لگا تار رقیق چیز سے بھر کر دیکھنے پر پھیلنے کی علامت ہم لوگ دیکھ سکتے ہیں۔

بلڈ پریشر کے ناپنے کے آلہ کا نام (SPHYG MOMANOMETER) (اسفگما نیٹو میٹر) ہے، دل کی سکڑن (SYSTOLE) کے وقت خون کے دباؤ کی وجہ سے بلڈ پریشر کی زیادتی ہوتی ہے۔ اور دل کا پھیلاؤ (DIASTOLE) کے وقت گھٹ جاتا ہے۔ تندرست جسم میں دل کے

سکڑنے کے وقت یہ دباؤ ۱۶۰ اور پھیلنے کے وقت ۹۰ سے ۵۰ کم یعنی ۱۱۰ا
۱۲۰ رہتا ہے۔ یہ سکڑنے کا دباؤ فطرتاً زیادہ یعنی ۱۶۰ سے زیادہ
ہونے پر سمجھنا چاہیئے۔ کہ کوئی بیماری ہوئی ہے۔

دل کے بائیں بطن قلب (VOENTRICLE) سکڑنے کی طاقت
شہ رگ میں گئے ہوئے خون کی مقدار شرائین کے جسم کی دیوار کا جھکاؤ،
پھیپھڑے کی شرائین کے اعصاب کا فعل خون کے پانی کا حصّہ انھیں
کئی چیزوں کے گھٹنے و بڑھنے کے مطابق خون کا دباؤ گھٹاؤ بڑھا کرتا
ہے۔ اس کے علاوہ مختلف چیزوں اور جگہوں کی اونچائی علیحدہ
علیحدہ عمر، مختلف قسم کی غذائیں، مختلف دماغی حالتوں کی وجہ سے
بھی خون کا دباؤ گھٹتا بڑھتا رہتا ہے۔ اسی لئے ٹھیک ایک ہی وقت
میں ایک ہی حالت میں، ایک ہاتھوں سے ایک قسم کی غذا کھانا اور
دماغی حالت ٹھیک رکھ کر خون کا دباؤ ناپنا پڑتا ہے۔

جسم میں مناسب طریقہ سے خون کا دوران کرنے کے لئے اوپر کے موافق
ہی خون کا دباؤ ایک معمولی ناپ کے موافق ہونا ضروری ہے۔

اس ناپ میں خرابی ہونے ہی سے سمجھنا چاہیئے کہ بیماری پیدا
ہوگئی ہے۔ اور مناسب غذا، آرام اور دواؤں کی مدد سے
علاج کرنے کا فوراً بندوبست کرنا چاہیئے۔

دانت میں مواد ہونا۔ حلق کے گلٹیوں کی خرابی، مزمن صفرا کی نلی کی
بیماری۔ بہت زیادہ دماغی محنت اور اس کے موافق جسمانی محنت
کا نہ ہونا۔ ہاضمہ میں نقص، جگر کی خرابی۔ قبض۔ بہت کھانا۔ زیادہ شراب
پینا۔ اور تمباکو نوشی۔ سوزاک۔ بہت زیادہ عورتوں سے ہمبستری
عمر زیادہ ہونے کی وجہ سے وریدوں کی سختی اور ان کے پھیلنے کی
طاقت کا کم ہونا۔ گردہ کی بیماری، دل کی بیماری وغیرہ
اسباب سے خون کا دباؤ بڑھ جایا کرتا ہے۔ عورتوں کو جب ۴۰ سے ۵۰
برس کی عمر میں حیض ہونا بند ہو جاتا ہے۔ اس وقت یہ بیماری ہوتی ہے۔

جسم کی اندرونا بہت سی بلا رطوبت (ENDOCRINE GLANDS) والی گلٹیوں کے فعل کی خرابی پر بھی خون کا گھٹنا بڑھنا بہت کچھ منحصر ہے۔

عموماً امیر، بہت دماغی محنت کرنے والے اور بہت تھوڑی جسمانی محنت کرنے والے، اور عورتیں جن کے حیض بند ہونے کا وقت ہو۔ اس بیماری میں زیادہ مبتلا ہوتی ہیں۔

درد سر، سر میں چکر آنا، سر میں بھاری پن محسوس ہونا۔ سر میں خون کا دوران، اس مرض کے معمولی علامات ہیں۔ مریض بہ نسبت مرض کی تکلیف کے، مرض کے فکر سے زیادہ ڈرپوک ہوجاتا ہے۔

اکثر یہ دیکھا جاتا ہے کہ جو مریض اس مرض کے خوف سے بستر پر پورے طور سے آرام کر رہا تھا۔ اور موت کے دن گن رہا تھا ایک قدم بھی وہ نہیں چل سکتا تھا۔ ہمیشہ سست اور بالکل ناامید رہا کرتا تھا۔ ایسے آدمی کو قابل عزت اور سائنسدانوں نے شروع ہی میں یہ کہدیا تھا کہ اسکو یہ بیماری نہیں ہوئی ہے۔ اور بغیر علاج کے ہی دنیاوی کاروبار کرنے کا مشورہ دیا۔ بس اسی وقت مریض پورے طور پر تندرست ہوکر نئی کوششوں سے کام کرنے لگا۔ گویا وہ کوئی نیا شخص ہوگیا۔ صرف اعصابی فوقیت والے اشخاص کے لئے ہی یہ ترکیب مفید اور کارآمد ثابت ہوئی ہے۔ اور دو قسم کے اعصاب کے لئے علاج کی ضرورت رہتی ہے۔

علاج

سب سے پہلے اسباب تحریک مرض کو دور کردینا چاہیئے۔

مریض کو خوف کی زیادتی کی بات بتا کر ڈرانا مناسب نہیں ہے۔

معالج کو لازم ہے کہ مشورہ دیکر مریض کو فاعلے سے رہنے کے لئے تیار کرے۔ بستر پر پورے طور پر آرام کرنا اور دنیاوی اور دوسری فکروں کو دور رکھنا۔ یا حتی الامکان گھٹادینا بہت ضروری ہے۔

غذا کی مقدار جہاں تک ہوسکے گھٹادینا اور بیچ بیچ میں فاقہ کرانا مناسب ہے۔ اس کا خیال رکھنا چاہیئے کہ پاخانہ، پیشاب،

صاف ہو۔ اور مقوی اور زود ہضم غذا کھانی چاہیئے۔ شراب پینا اور ثقیل غذا کھانا منع ہے۔ نمک کبھی تھوڑا کھانا چاہیئے۔

عموماً ایسی جگہ میں رہنا مناسب ہے جہاں نہ بہت گرمی اور نہ بہت سردی ہو۔ ایسی ادویات استعمال کرنا چاہیئے۔ جن سے شرائین پھیلیں اور عموماً ایسی ہی ادویات اس مرض میں مفید و کار آمد ہیں۔

مندرجہ ذیل ادویات اس میں مفید و کار آمد ہیں۔

برائیٹا کارب ۶۔ ۲۰۰۔ سر میں چکر۔ دل میں درد۔ بے وقت بڑھاپا۔ اور گلٹیوں کا بڑھنا۔ اور سختی کے علامات میں مفید اور کار آمد ہیں۔

کونیم میکولیٹم ۳۰۔ سر میں چکر اور ہلانے سے بڑھنا۔ یادداشت کی کمزوری۔ دماغی محنت کرنے کی طاقت نہ رہنا۔ کلیجہ دھڑکنا۔ پیر کا کانپنا۔ کھڑے نہ رہ سکنا، گلٹیوں کا پھولنا۔ اور سختی، بالکل نامرد۔ یا جماع سے نفرت۔ وغیرہ علامات میں خاصکر مفید اور کار آمد ہے۔

بیلاڈونا۔ سر میں چکر۔ سر میں درد۔ بالائی حصہ گرم۔ چہرہ سرخ، پیشانی میں خون کی جھلک، آنکھ سرخ، کنپٹی میں ٹپک۔ جسم کی جلد گرم اور چپکیلی نبض عظیم، موٹی، سخت علامات کی مفید اور کار آمد دوا ہے۔

گلونائن۔ تیز درد سر۔ دماغی تحریک۔ سر میں خون کی زیادتی۔ دماغ بڑا معلوم ہونا۔ گویا سر کے خول میں نہیں آتا کنپٹی میں تپکن۔ حیض کے بند ہونے کے وقت شدید بیماری کے علامات میں مفید ہے۔

سنگونیریا۔ طلوع آفتاب سے درد سر شروع، دوپہر میں زیادتی، اور غروب آفتاب کے وقت گھٹنا۔ بالکل اندھیری جگہ میں درد سر گھٹ جانا۔ چہرہ سرخی مائل، موقوفی حیض میں مرض کا بڑھنا۔

جلسیمم۔ دماغ میں خون کی زیادتی۔ سر درد۔ سر میں بوجھ معلوم ہونا۔ سُن معلوم ہونا۔ اور غشی تشنج، زبان کا کانپنا۔ خشک وغیرہ علامات میں اس سے خاصکر فائدہ کی امید کی جاتی ہے

لیکسس، کربشیں، ہائی کاروجنا، اوہیم، نائیٹرک ایسڈ۔

لیک ڈیپو رے ٹم۔ نی یو رسس (ہامیلس)۔ فیرم فاس۔ آرنیکا۔ وغیرہ کی بھی وقتاً فوقتاً ضرورت پڑتی ہے۔

دردِ دل

(ANGINA PECTORIS)

دردِ دل خود ہی کوئی بیماری نہیں ہے۔ کرونری آرٹری (عضلہ، دل کو پرورش دکرنے والی شریان) کا سُکڑنا، عضلہ کی خرابی، یا بیماری وغیرہ (DEGENERATION) اسباب سے دردِ دل ہوا کرتا ہے۔ جوانی کے بعد یہ بیماری زیادہ ہوا کرتا ہے۔ یہ نسبت عورتوں کے مردوں کو یہ بیماری زیادہ ہوتی ہے اور زیادہ جگہوں میں ہی مریض کی شریاں میں سختی (ARTERIO SCLEROSIS) ہو جاتا کرتی ہے۔

وجع مفاصل، سفلس۔ بہت زیادہ تمباکو پینا۔ شراب پینا۔ بہت عرصہ کے دماغی پریشانی وغیرہ امراض میں اس مرض کے اسباب محرکہ ہیں۔

کبھی کبھی یہ بیماری موروثی ہوتے ہوئے بھی معلوم ہوتی ہے۔

جسمانی محنت، بدہضمی، امورات خانگی کی پریشانی وغیرہ کے ساتھ یہ بیماری یکایک پیدا ہو جاتی ہے۔ یکبارگی اتنا تیز درد ہونے لگتا ہے۔ کہ مریض اپنی زندگی سے ناامید ہو جاتا ہے۔ اور جسم کا رنگ خاک کی طرح بدرنگ ہو جاتا ہے۔ مریض ناقابل برداشت درد کی وجہ سے تڑپنے لگتا ہے۔ کبھی کبھی درد کم کرنے کے لئے سانس بھی روک لینی پڑتی ہے۔ تمام جسم میں پسینہ نکلنے لگتا ہے۔ درد بائیں کندھے اور بائیں بازو میں پھیل جاتا ہے۔ نبض تیز اور بے قاعدہ ہو جاتی ہے۔ مرض کا حملہ نصف منٹ سے نصف گھنٹہ تک یا اس سے بھی زیادہ وقت تک قائم رہ سکتا ہے۔ پہلے ہی حملہ میں مریض مر سکتا ہے۔ جینے پر بھی بہت زیادہ پیشاب اور خالی ڈکار آتی معلوم ہوتی ہے۔ ایسی حالت میں مریض اکثر درد سے تڑپا کرتا ہے۔

اس بیماری میں مریض کو علیحدہ ایسی جگہ رکھنا چاہیئے جہاں کسی قسم کی تحریک پیدا نہ ہو۔ سینہ پر برف رکھنا اور پیٹ کو سینکنا خاص طور ،

سے فائدہ کرتا ہے۔ مرض ہوتے ہی ایک رومال میں یا کسی صاف کپڑے کے ٹکڑے میں دو ایک قطرے امل نائیٹریٹ (AMYL NITRATE) ڈال کر اس رومال کو سونگھانے سے فوراً ہی درد دور ہو جاتا ہے اس میں مندرجہ ذیل ادویات مفید و کارآمد ہیں۔

ایکونائٹ ۳: ۰۔۳۰: سردی لگ کر بیماری۔ بے چینی، موت کا خوف۔ یکایک مرض کا حملہ وغیرہ علامات رہنے پر:

گلونائن ۳!۔۰۔۲۰: تمام جسم کے وریدوں میں تپکن معلوم ہونا۔ سانس لینے اور نکالنے میں تکلیف۔ تیز درد، سر درد۔ علامات میں۔

سمی سی فیوگا ۶! ۳۰۔ کل جسم میں درد کا پھیل جانا۔ بائیں حصہ اور بائیں بازو میں ناقابل برداشت درد۔ کمزور اور لطلی دھمی نبض)

کریٹیگس Q ناقابل برداشت درد۔ بائیں ہاتھ اور بازو میں درد کا پھیلنا۔ کریٹیگس مدر ٹنکچر پانی کے ساتھ دینا چاہیئے۔

کلمیا ۳۔ ۶۔ پشت کے اوپر والی ہڈی میں تیز درد ہونے پر:

مگ فاس ۶x۔ چند منٹ کے وقفہ سے گرم پانی کے ساتھ کھلانا چاہیئے

آرم ۶۔ موت کا اندیشہ۔

سپائی جلیا۔ نبض بے قاعدہ۔ کلیجہ دھڑکنا۔ نبض لین خالی (SOF) اور خالی (THREADY) یا نبض صلب اور متلی اور غشی کی طرف رجحان۔

کیکٹس ۶۔ کسی سخت آلہ سے جکڑا ہوا۔ معلوم ہونے کی علامت میں نہایت مفید اور کارآمد ہے۔

آرنیکا۔ دل میں زخم کی طرح درد معلوم ہوتا۔ اور برداشت کے باہر درد۔

امراض شرائین

(DISEASE OF THE ARTERIES)

سوزش شریان (ARTERITIS) کسی شریان کے حلقہ میں جلن ہو تو اس کا نام سوزش شریان ہے۔ سوزش شریان شدید حالت میں

اکثر مریض کو معلوم نہیں ہوتی۔ اسلئے علاج کے لئے ڈاکٹر بلایا نہیں جاتا۔ شدید سوزش شریان میں ڈاکٹر ہوت ایکونائٹ نیچے کی طاقت جلد جلد دینے کا مشورہ دیتے ہیں۔

سوزش کی مزمن حالت میں حلقۂ شریان کے کل طبقے کرتی (CARTILAGE) کی طرح سخت اور موٹے ہو جاتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کبھی حلقہ شریاں کی بتوڑی (ATHEROMA) اور کبھی شریان کا ابھار پیدا کرتا ہے۔

(ا) حلقہ شریان کی بتوڑی (ATHEROMA)

ماؤف شریان سخت، ٹیڑھی، موٹی۔ اور ٹوٹنے کی طرح ہونا۔ اس مرض کی مخصوص علامت ہے۔ یہ مرض بڑھاپے میں ہوتا ہے۔ اور بیماری کی وجہ سے نبض ضعیف ہو کر درد دل، سکتہ، سوزش، یا ورم گردہ۔ سڑن وغیرہ علامات پیدا ہوتی ہیں

علاج

بیماری ہونے کا اندیشہ ہوتے ہی فاسفورس ۳۰۔ دینا چاہیئے۔ اگر فاسفورس سے فائدہ نہ ہو تو کناڈیم ۶-۱۲۔ دینا مناسب اور بہتر ہے۔

آرم ۶x سانس کی تکلیف میں سڑنے کی حالت میں سیکیل ۳۰۔ فیرم فاس x۲۔ بالیکیس ۶۔ پلمبم ۶۔ کا بھی امتحان کرنا چاہیئے۔

(ب) شریان کا ابھار۔ گرہیں (ANEARISM)

شریان کے پھیلنے کی وجہ سے شریان میں خاصکر (ران کی شریان میں) خون سے پر گرہیں پیدا ہوتی ہیں۔ شروع میں گرہوں کا خون پتلا ہوتا ہے۔ اور پھر گاڑھا ہو کرتا ہے۔ بعدہ یہ خون منجمد ہو کر کتاب کے صفحہ کی طرح بہت سے باریک طبقوں میں ٹھہر جاتا ہے۔ شروع کی حالت میں گرہوں کے اوپر کی طرف کی شریان پر دبانے سے تڑپن بند ہو جاتی ہے۔ اور نیچے کی طرف دبانے سے تڑپن زیادہ ہو جاتی ہے۔

مرض آتشک، شراب پینا، جوڑوں میں وجع مفاصل، بہت زیادہ جسمانی محنت وغیرہ اسباب سے یہ مرض پیدا ہوتا ہے۔ تشخیص

سے پچاس برس کے اندر یہ بیماری ہوا کرتی ہے۔ بہ نسبت عورتوں کے مردوں کو یہ بیماری ہوتے ہوئے زیادہ دیکھی جاتی ہے۔ یہ مرض دو قسم کا ہوتا ہے۔

(۱) **خودرو** - (آپ ہی آپ پیدا ہوا) فاسفورس ۳: برائیٹا ۶: کیوپریم ۶: ایڈری نیلین، لائیکو ۱۲۔ اس کی عمدہ اور کارآمد دوائیں ہیں۔

(۲) چوٹ سے پیدا ہوا۔ (یعنی شرائین میں چوٹ لگنے کے سبب سے پیدا ہوا ہو) آرنیکا ۳۔ ایکونائٹ ۳x اس کی اچھی دوائیں ہیں۔

برائٹا کارب ۳، ۱x (فی خوراک ۵ گرین) اس کی اچھی دوا ہے۔ بتوڑی کے ساتھ دل کمزور ہونے پر کریٹیگس θ۔ (فی خوراک ۵ قطرے) یا آرسس آیوڈائڈ ۳x؛ (غذا کے بعد کھانا چاہیئے۔) آرسس آیوڈائڈ ۳x۔ کلک فاس ۳x۔ کیلی آیوڈ θ۔ کریٹیگس θ۔ کی بیچ بیچ میں ضرورت پڑتی ہے۔ بستر پر چت آرام کرنا۔ غذا محرکہ؛ اور ہر قسم کی جسمانی اور دماغی محنت ترک کر دینا چاہیئے۔

روزانہ ایک پاؤ رقیق چیز پینا۔ اور چھ چھٹانک ٹھوس غذا کھانا وغیرہ ضروری ہے۔ یہ کہنا بیکار ہے کہ شریان کی سوزش بہت زبردست مرض ہے ناواقف معالج کے بھروسہ پر مریض کو نہ سپرد کرنا چاہیئے۔

شریان کی سختی

(ARTERIO-SCLEROSIS)

یہ عالم ضعیفی کی بیماری ہے۔ کچھ لوگوں کی رائے ہے کہ شرائین میں خون کا دباؤ بڑھنا (ہائی بلڈ پریشر) اس بیماری کا سبب ہے۔ لیکن معاملہ میں بھی اختلاف رائے ہے۔)

شرائین میں خون کا دباؤ بڑھنے سے یہ بیماری ہوتی ہے تو شرائین کی سختی کی وجہ سے خون کا دباؤ بڑھ جاتا ہے۔ یہ بات اب تک بھی نہ طے ہو سکی۔ بہت عرصہ تک مستقل کوشش، پریشانی، اور جسمانی محنت۔ بہت کھانا۔ بہت زیادہ شراب پینے کی عادت۔ سینہ کی خرابی؛ وجع مفاصل، نقرس، آتشک اور مرض سوزش مثانہ۔ اور دق کی خرابی اس

بیماری کے خاص اسباب ہیں۔
اس میں شرائین موٹی اور سخت ہو جاتی ہے۔ شرائین کا پھیلنا۔ کم ہو جاتا ہے اور اسی وجہ سے دل کو بہت کام کرنا پڑتا ہے۔ اسلئے دل پھیل جاتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ونری آرٹری (عضلہ دل کو پرورش کرنے والی شریان) کی سختی کی وجہ سے دل میں بہت مرض پیدا ہو جاتے ہیں۔ تمام جسم کی شرائین سخت ہو جاتی ہیں۔ ابھر آتی ہیں۔ کوئی شریان ہاتھ سے محسوس کی جاسکتی ہیں۔ سر کی شرائین پر مرض کا حملہ ہونے پر درد سر۔ سر میں چکر آنا۔ بے خوابی۔ فالج وغیرہ علامات پیدا ہو جاتے ہیں۔ مثانہ کی شریان پر مرض کا حملہ ہو کر مثانہ کی سوزش بھی ہو سکتی ہے۔ اور خون کے دوران میں نقص پیدا ہو کر ہاتھ پیروں میں سڑن یا گنگرین پیدا ہو جاسکتی ہے۔

اس مرض میں بالکل ہی آرام کرنا سب سے پہلا کام ہے۔ کافی اور شراب فوراً ترک کر دینا چاہیئے۔ اس کا خیال رکھنا چاہیئے کہ پاخانہ اور پیشاب صاف ہو۔ بہت زیادہ پانی پینا۔ اور غذا میں پروٹین کی مقدار گھٹا دینا چاہیئے۔

ادویات

سخت درد سر۔ اور ورم گردہ کی علامت میں گلونائین ۶-۳۰-۲۰۰۔ عالم ضعیفی کی وجہ سے برائٹا کارب ۳-۱۲۔ اور کونیم ۳-۲۰۰۔ آتشک کی وجہ سے کیلی آیوڈ ۶x۲۰۰ مفید ہے۔

امراض آوردہ

(DISEASE OF THE VEINS)

(۱) سوزش ورید (PHLEBITIS) دل اور پھیپھڑا وغیرہ جسمانی عضاء کی سوزش ہونے پر ان اعضاء کی وریدوں میں ہی سوزش ہوتی ہے۔ (یعنے وریدیں پھول جاتی ہیں۔ سرخ ہو جاتی ہیں۔ اور درد کرتی ہیں۔) چوٹ لگنا۔ زہریلا زخم۔ زہرباد۔ مواد ہڈیوں کی سوزش وغیرہ اسباب سے سوزش آوردہ ہوتی ہے۔ شدید

سوزش میں ہمامیلس مدر ٹنکچر (آٹھ گنے پانی کے ساتھ) تر پٹی باندھنی چاہیئے۔ اگر ولادت کے بعد سوزش ورید ہو تو پلس ۳۰۔ داخلی استعمال اور ہمامیلس مدر ٹنکچر کی تر پٹی خارجاً باندھنی چاہیئے۔

حیض کے اخراج میں خرابی ہونے سے سوزش ورید ہو تو پلس ۳x۳۰۔ زیادہ گھومنے یا چوٹ کی وجہ سے ہو تو آرنیکا ۳۔ داخلی استعمال کرنا چاہیئے۔ اور آرنیکا۔ مدر ٹنکچر کی (بیس گنے پانی کے ساتھ) تر پٹی باندھنا چاہیئے۔

خون خراب ہو کر سوزش ورید ہو تو آرسنیکم ۳۰۔ یا پائروجن ۶ کا داخلی استعمال کرنا چاہیئے اور ریکسس ۱۰ (چھ گنے پانی کے ساتھ ملا کر) کی تر پٹی خارجی استعمال کرنا چاہیئے۔ پوری طرح آرام کرنا چاہیئے۔

گرم پانی سے سینکنا اور ہلکی غذا کھانا مفید ہے۔

۳۔ پنڈلیوں کی رگوں کا پھول جانا

(VERICOSE VEINS VARICOCELE ETC)

اندر بیر میں۔ (پائخانہ کا مقام) خصیہ وغیرہ کی وریدوں میں خون رکھنے کی وجہ سے یہ پھول جاتی ہیں۔ اور موٹی ہو جاتی ہیں۔ انگلی کے دبانے سے یہ بڑھی ہوئی وریدیں۔ ڈھیر لگے ہوئے کیڑے کی طرح ٹیڑھی اور بیٹھے ہوئے سانپ کی طرح معلوم ہوتی ہیں۔

شدید مرض میں ہمامیلس ۳۔ داخلی استعمال اور ہمامیلس Q (آٹھ گنے پانی کے ساتھ) کی تر پٹی کا خارجی استعمال کرنا چاہیئے۔

بیماری مزمن ہونے پر فلورک الیسڈ ۳۔

بہت درد ہونے پر پلس ۳۔ فیرم فاس ۶۔ سفوف پلمبم ۶۔ آرنیکا ۳۔ آرسینکم ۶۔ لیکسس ۳۰۔ بیلاڈونا ۳۔ فارمکا ۲x۔ سلفر ۳۰ بھی کبھی کبھی ضروری ہو سکتی ہیں۔ بڑھی ہوئی ورید کے اوپر کلیمیٹس کے عرق لوشن (کلیمیٹس ایک حصہ پانی چھ حصہ ملا کر) کا خارجی استعمال فائدہ مند ہے۔ کبھی کبھی موزے یا ربر کے بینڈج کی بھی ضرورت پڑتی ہے۔

سُدّہ دم - خون کا تھکہ

(EMBOLISM AND THROMBOSIS)

منجمد خون کا ایک تھکہ (CLOT OF BLOOD) یا کوئی دوسری چیز نسیج کے ذرات، ہڈی کے مغز کے چربیلے ذرات۔ سڑا "متعفن" مرض کا حصّہ، شریانی گرہ کا جدا ہوا ٹکڑہ) جسم کے خون کی روانی میں، کسی شریانی یا کوئی دوسری خون لے جانیوالی عروق میں داخل ہو کر وہاں رک جاتے ہیں۔ اس سے خون کے دوران کے کام میں خلل یا رکاوٹ پڑ جاتی ہے۔ اسی رکاوٹ کا نام سُدّہ دم یا خون کا تھکہ (EMBOLISM) ہے۔ اور اگر کسی منجمد خون کا ٹکڑا۔ دل، سر، ورید۔ یا جسم کے کسی دوسرے عروق دمویہ میں خون رک جاتا ہے۔ اس لیے اس رکاوٹ کی رکی ہوئی چیز (خون کے سُدّہ) کو اس مقام کا تخثرالدم فی الادعیہ (رگوں میں خون کا سُدّہ یا لوتھڑا بن جانا (THROMBOSIS) کہتے ہیں۔ یہ دونوں قسم کے خون کے سُدّے۔ یا لوتھڑے عموماً مہلک ثابت ہوتے ہیں۔

ہیضہ، سرسام کی خرابی وغیرہ بیماریوں میں رگوں میں خون منجمد ہو کر مریض فوت ہو جاتا ہے۔ دونوں مرضوں کا نتیجہ ایک ہی ہے۔

جس شریان میں سُدّہ ہوتا ہے اس کے چاروں طرف کی عروق شعریہ (CAPILLARIES) خون جم کر کیلے کے پھول کے اگلے حصّہ کی طرح ہو جاتا ہے۔ دماغ کی رگوں میں سُدّہ دم کے رکنے میں سکتہ وغیرہ امراض پیدا ہوتے ہیں۔ عروق شعریہ (CAPILLARIES) کے بیچ میں خون کا دباؤ رک جانے پر، مرض خور یا یارعشہ (ST. VITUS'S DANCE) ہو سکتا ہے۔ دل میں خون منجمد ہو کر سُدّہ بن جانے پر جسم سادہ اور غشی میں سانس کی تکلیف پیدا ہو کر مریض کی یکایک موت بھی ہو سکتی ہے۔

علاج:- کیلک آرس ۶x سفوف! ان دونوں امراض کی

خاص دوا معلوم ہوتی ہے۔ اے پس ۳۔ اوپیم ۲x ۳۰۔ کیلی میور ۳۰۔۳۰۔ وغیرہ دوائیں بھی ضرورت پر دی جاسکتی ہے۔

امراض نظام تنفسی

(DISEASES OF THE RESPIR ATORY ORGANS)

اطلاع :- ڈاکٹر ہیوز فرماتے ہیں کہ صرف سردی ہی لگنا آدھی بیماریوں کا سبب ہے۔ اُن کی رائے سے درد سر، زکام، انفلوئینزا۔ تپ دق، بخار، فالج (لقوہ) اسہال، پیچش، یرقان، بچوں کا ہیضہ، بہرا پن، ہوا کی نلی کی سوزش، نمونیہ، دمہ، گلے کا زخم، ناک کا زخم۔ کان میں مواد، آماس، تکلیف دہ، کمی حیض، اسقاط حمل۔

گھر گھراہٹ کی کھانسی، پلیورلسی، وجع مفاصل، زہرباد، عصبی درد، صفرا کی وجہ سے پیدا ہوئے امراض، آشوب چشم، ورم مثانہ، یا ورم جگر۔ بلا ارادہ عضلہ کا تشنج، زیادہ پیشاب ہونا۔ آنکھ کی سوزش۔ قبض۔ آواز بیٹھ جانا۔ درد دندان، لوز تان کا بڑھنا۔ وغیرہ امراض کا سردی لگنا ہی پہلا یا سبب محرکہ ہے۔ اس لئے سردی نہ لگنے پائے۔ اس بارہ میں بہت ہوشیار رہنا چاہیئے۔

پرانے عالم بلنجانے لکھا ہے کہ خچر کے منہ پر تین مرتبہ بوسہ دینا اُن امراض کو جو سردی سے پیدا ہوتے ہیں آرام کرنے کی اعلیٰ ترکیب ہے۔ آجکل بھی کوئی معالج کہتے ہیں اس آسان طریقہ علاج کو آزمانا چاہیئے۔

شدید زکام۔ حاد نزلہ

(CORYZA OR CATARRH)

سانس کی نلی کے کسی حصہ میں سوزش ہوکر زکام ہوا کرتا ہے صرف ناک کی لعابدار جھلیوں میں سوزش ہوکر زکام ہوا کرتا ہے۔ اور ناک اور گلے کی جھلیوں کی جب سوزش ہوتی ہے۔ تب زکامی بخار ہوتا ہے مرض کے شروع میں جسم میں سنسنی، انگڑائی۔ جمائی، درد سر، سر میں

چکر۔ آنکھیں سُرخ، سانس گرم۔ ناک میں سُرسُراہٹ۔ بار بار چھینک۔ آنا۔ اس کے ساتھ ہی ناک اور آنکھوں سے پانی جاری ہونا۔ وغیرہ علامات ہوتے ہیں۔ اس کے بعد سہراون، تیز نبض۔ خشک کھانسی۔ آواز بیٹھی، گاڑھا اور زرد کف نکلنا۔ بھوک جاتی رہنا۔ تمام جسم میں درد وغیرہ علامات نمودار ہوتے ہیں۔ مائی کرو کاکس کے ٹارلس وغیرہ جراثیم زکام کے خاص سبب ہیں۔ بہت دیر تک گیلا کپڑا پہنے رہنا۔ برساتی پانی میں بھیگنا۔ اوس یا سردی لگنا۔ یکایک پسینہ بند کرنا۔ وغیرہ شدید زکام کے اسباب ہیں۔

اس میں مندرجہ ذیل ادویات نہایت مفید د کار آمد ہیں۔

اسپرٹ کیمفر۔ (مرض کی شروع حالت میں) جب تھوڑا تھوڑا جاڑا لگتا ہو، جسم میں انگڑائی ہوتی ہو۔ ناک سے پانی گرتا ہو لیکن بخار نہ ہو۔

ایکونائٹ ۳x۔ (مرض کے شروع حالت میں) تھوڑی سردی کے ساتھ بخار، جمائی آنا۔ جسم ٹوٹنا۔ آنکھوں میں جلن۔ آنکھوں میں پانی بھرا رہنا۔ سانس گرم، بار بار چھینک۔ سر بھاری، پتلا، بلغم نکلنا۔ اور بہت سستی۔ جسم کھردرا۔ تیز پیاس۔ ایام۔ سرمائی شبنم اور ٹھنڈی ہوا لگ کر زکام کا ہونا۔

ڈلکمارا ۳۰۔ تر ہوا یا برساتی ہوا لگ کر زکام ہو۔

برائی اونیا ۳x، ۶x، ۳۰۔ سانس کی نلی کے لعابدار جھلی میں سوزش، تکلیف دہ خشک کھانسی، بہت کھانسنے پر تھوڑا بلغم نکلنا۔ بلغم کی وجہ سے ناک بند ہو جانا۔ کھانسنے کے وقت سینہ میں درد۔ آنکھوں سے پانی گرنا۔ معدہ کے فعل کی خرابی۔ سینہ کے پاس سوئی چبھنے کی طرح درد۔

نکس وامیکا ۳۔ ایک ناک بند ہو جانا۔ دن میں دونوں نتھنے کھلے رہنا۔ لیکن رات میں بند ہو جانا۔

جلسیمم ۳x۔ پشت میں جاڑا لگ کر بخار آنا۔ بخار آنے کے پہلے پتلا پانی گرم، پیاس۔ سر بھاری، چہرہ سُرخ، پانی بھری آنکھیں۔

سردی کی وجہ سے آنکھ کی سوزش۔ نبض لین (ملائم) یا بطی (دھیمی) گلے میں درد، کھانسی، آواز بیٹھی ہوئی۔ موسم گرما میں سردی لگنے سے زکام۔

آرسنک البم ۳ × ۶۔ نتھوں سے بہت زیادہ مقدار میں پتلی گرم جلن پیدا کرنے والی رطوبت کا اخراج۔ بار بار چھینک، آنکھوں سے پانی گرنا۔ بہت سستی اور گہری نیند، سستی، ناک، آنکھیں نرم اور حنجرہ کی بیماری۔

پلسا ٹیلا ۳، ۶، ۳۰۔ (پکے ہوئے زکام کی اچھی دوا ہے۔) ناک سے بدبودار بلغم نکلنا۔ کان اور سر کے اطراف میں تیز درد۔ سر بھاری، کسی چیز کا ذائقہ اور بو نہ محسوس ہونا۔ گرم کمرہ میں یا شام کے وقت مرض کی زیادتی۔

مرکیورلیس ۶، گلے میں درد اور زخم، ناک میں درد اور زخم، بار بار چھینک، مواد کی طرح زرد رنگ کا گاڑھا بلغم نکلنا۔ ایکبار جاڑا اور بعدہ گرمی محسوس ہونا۔ آنکھ کی سوزش، شام کے وقت مرض کی زیادتی۔ گلا یا گلے کی گلٹیوں کی سوجن۔ بہت پسینہ، گلے کا زخم، ناک سے سبز بدبودار مواد نکلنا۔

مرک ڈلسس ۳۰۔ کان سے پانی نکلنا۔ بہراپن کے ساتھ بھوں بھوں کی آواز سنائی دینا۔

آرم ٹری فلم: جسم کے کسی حصہ میں سردی لگنے سے وہاں کی کھال ادھڑنا، گلے میں زخم۔

ایمن کارب ۳۔ رات کے آخر میں کھانسی کی زیادتی۔

اپیکاک ۳×۶۔ بار بار چھینک اور بہت بلغم نکلنا اور اسکے ساتھ قے۔ اور بلغم کی قے، سردی سے گلے میں گھرگھراہٹ۔

ایلیم سیپا ۱×۶، بار بار زور کی چھینک۔ آنکھوں میں پانی بھرا رہنا۔ ناک سے زیادہ مقدار میں پانی گرنا۔ (بار بار آپ سے آپ نتھنوں سے پانی ٹپکنا۔) جلد اکھڑ جانے کی طرح ہونٹوں میں سوزشی درد

کیلی بائی کروم ۶: زکام پکا ہوا۔ آواز بیٹھی ہوئی۔ سوت یا ڈوری کی طرح سخت۔ بلغم نکلنا۔ اور گلے میں درد وغیرہ کے علامات۔

نیٹرم میئو ۳۰ - ناک سے کچا پانی گرنا۔ رطوبت سے بھری پھنسیاں۔
کلکیریا کارب ۳۰ - ناک سے بلغم نکلنا۔ اور زخم۔
معمولی اصول:- بخار رہنے پر ساگودانہ، بارلی، اراروٹ۔ وغیرہ ہلکی غذا؛ پاؤ روٹی۔ شوربہ۔ نہانا۔ اداس؛ یا سردی لگنا۔ بالکل منع ہے؛ رات میں سونے کے وقت گرم پانی سے پیر دھو ڈالنے سے کسی کسی کو فائدہ ہوتا ہے۔ گرم کپڑے پہن کر پسینہ نکالنا اچھا اور بہتر ہے
سوزش بینی، نزلہ بینی، اور زخم بینی کے بیانات ملاحظہ ہوں۔

مزمن زکام۔ مزمن نزلہ

(CHRONIC CATARRH)

بار بار نزلہ ہونا؛ ناک کے راستے سے گرد کے ذرات وغیرہ کا داخل ہونا۔ مرض آتشک وغیرہ کے باعث منی کی خرابی سے نزلہ مزمن ہو جاتا ہے
مزمن نزلہ دو طرح کا ہوتا ہے۔

(۱) ناک کے نزلہ کی بڑھی ہوئی حالت (۲) نزلہ کی حالت خراب۔

(ناک کے لعابدار جھلی کی سوزش سے ناک کی نسیں اور جھلیوں کے بڑھنے کے ساتھ سانس کی تکلیف موجود رہنے پر مزمن نزلہ کی بڑھی ہوئی حالت سمجھنا چاہیئے۔ ناک سے بہت پتلا اخراج۔ ایک یا دو نتھنے بند۔ گاڑھا ڈوری کی طرح بلغم نکلنا۔ گلے اور ناک سے رطوبت نکالنے کے لئے لگاتار کھنکھارنا۔ سر میں درد؛ قوت سامعہ کا گھٹنا۔ اعصابی درد۔ وغیرہ اس مرض کے خاص علامات ہیں۔

(۲) ناک کے لعابدار جھلی کی مزمن سوزش سے ناک کی نسیں اور جھلیوں کی خرابی کے ساتھ ناک سے بدبودار رطوبت نکلنے پر مزمن نزلہ کی خراب حالت سمجھنا چاہیئے۔

مذکورہ بالا بڑھی ہوئی حالت کے بعد اکثر یہ حالت ہوتی ہے۔ ناک خشک ہو کر پپڑی جم جانا۔ بلغم کے ساتھ خون کی چھینٹیں رہنا۔ ناک سے بدبو نکلنا۔ قوتِ

سامعہ کی کمی یا بالکل زائل ہو جانا۔ اس حالت کے خاص علامات ہیں
اس میں مندرجہ ذیل ادویات نہایت مفید و کار آمد ہیں۔

پلساٹیلا ۶، ۳۰: بار بار حادّ نزلہ کے بعد مزمن نزلہ۔ گاڑھا زرد رنگ کا اخراج یا قوتِ ذائقہ یا شامہ کا کم ہونا۔ بلغم میں کبھی کبھی بدبو رہنا۔ گرم کمرہ میں یا شام کے وقت علامات کی زیادتی۔ اور کھلی جگہ میں کم سونا۔

کیلی سلف ۳، ۱۲ اُ۔ پلساٹیلا کے استعمال سے بیماری کم ہونے پر یا بلغم کی گھڑگھڑاہٹ رہنے پر، پلساٹیلا سے فائدہ نہ ہو تو اسکو دینا چاہیئے۔

کیلی سلف ۳، ۱۲ اُ۔ پلساٹیلا کے استعمال سے فائدہ نہ ہو تو اسکو دینا چاہیئے۔

سٹکٹا ۱×۳۔ ناک بند ہو جانا۔ ناک کے اوپر سر میں درد۔ ناک خشک، یا پپڑی جمی ہوئی؛ خشک کھانسی (سانس لینے پر بڑھنا۔ بار بار ناک صاف کرنا۔ لیکن رطوبت کا نہ نکلنا۔ خراب حالت کی دوا۔

لائیکوپوڈیم ۳۰: دوسری یا خراب حالت کی اچھی دوا ہے) رات میں ناک بند ہو جانا۔ اور اس وجہ سے سانس منہ سے بھر لینا پڑے۔

کیلی بائی کروم ۳×، ۶×، (اس کا کام سٹکٹا سے زیادہ ہوتا ہے۔)
ناک سے گاڑھا۔ سخت ڈوری کی طرح اخراج خون۔
ناک کی جڑ میں بو محسوس ہونا۔ پپڑی جمنا۔ یا ناک میں زخم ہونا۔ ناک سے بدبو نکلنا۔ آتشک ہو یا نہ ہو۔

کیلی آیوڈ۔ اُ۔ ۳۰۔ (کیلی بائی کروم کی علامت میں۔) (آتشک سے فساد سے یہ مرض ہو۔) سخت یا سبزی مائل، سیاہ رنگ کا یا زرد رنگ کا بدبو دار بلغم اور زخم۔ پارہ (مرکری) کے غلط استعمال سے علامات پیدا ہونے میں مفید ہے۔

آرم میٹ ۶×۔ سفوف، ۲۰۰۔
آتشک کی وجہ سے نزلہ میں، (ناک آہستہ آہستہ سڑنے میں)
ناک میں پپڑی جم جانا؛ یا زخم؛
ناک ہمیشہ بند رہنا۔ گاڑھا۔ بدبو دار اخراج؛ ناک کی ہڈی کا

سڑتے جانا۔ مریض ہمیشہ تکلیف میں رہے۔ یا خود کشی کرنے کی رغبت ہو۔ پارہ یا کالی آیوڈ کا غلط استعمال ہونے میں یہ زیادہ فائدہ کرتی ہے۔
ہیپر سلفر۔ ۳۰ ٹھنڈے پانی کے چھونے سے ناک ہو جانا۔ استسقار۔ جریان۔۔ یا آتشک والے مریض کی کھانسی، کلکیریا کارب ۳۰، سلفر ۳۰۔ سورنیم۔ ۳۰، آرس آیوڈ ۶X، ہائی ڈراسٹس ۶۔ نائیٹرک ایسڈ ۳۰۔ فاسفورسس ۶۔ سیپیا ۳۰، نکس وامیکا ۳۰، مرک پروٹ ۴۔ سفوف سلکا ۳۰، وغیرہ ادویات بیچ بیچ میں ضروری ہو سکتی ہیں۔
(مذکورہ بالا نزلہ حاد کی ادویات ملاحظہ ہوں۔)

علاج معاون

کھلی ہوا میں گھومنا۔ اور ٹھنڈے پانی سے صبح آہستہ آہستہ نہانے کی عادت ڈالنا۔ اس طرح جسم سردی برداشت کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ سردی لگنے میں آسانی سے جسم میں کوئی خرابی نہیں ہوتی۔

نرخرہ کی شدید سوجن

(ACUTE LARYNGITIS)

نرخرہ کی لعابدار جھلی کی سوجن، اور لیسدار بلغم نکلنے کا ورم حنجرہ یا لیرنجائٹس ہی۔ گلے میں کٹ کٹ بولنا۔ اور جلن محسوس ہونا۔ سخت بلغم نکلنا۔ کتے کی آواز کی طرح خشک کھانسی۔ کچھ کالی کھانسی، کی طرح آواز بیٹھی۔ بخار، پیاس، بھوک نہ لگنا۔ سانس کی تکلیف وغیرہ اس بیماری کے خاص علامات ہیں۔ سردی لگ جانا۔ پانی میں بھیگنا۔ گلے میں دھول کے ذرات یا دھواں کا جانا۔ میلی جگہ میں رہنا۔ زور سے تقریر کرنا۔ یا گانا۔ جس میں نرخرہ کا زیادہ استعمال ہوتا ہے۔ یکایک ہوا کی تبدیلی، ان اسباب سے یہ بیماری پیدا ہوتی ہے۔

مختصر علاج:۔ (۱) مرض کے شروع میں ایکونی اسپنجیا، انٹم ٹارٹ۔ (۲) اشتداد مرض کی حالت میں بردمائن، آیوڈ۔ اسپنجیا۔ کیلی بائی، ہیپر سلفر،

مرض کی زیادتی کمی کے موافق ۱۵ منٹ سے لیکر ۲ گھنٹہ کے وقفہ سے یہ دوا دیجا سکتی ہے۔

چند مفید و کار آمد دواؤں کی علامت مندرجہ ذیل ہیں۔

ایکونائٹ ۲x - کھاک کھاکر کھانسی آنا۔ (ٹھنڈی خشک ہوا لگنے سے پیدا ہوا بخار - پریشانی، بے چینی، گلے میں درد۔ سانس رک جانا۔

بیلاڈونا ۳x - تیز بخار (مریض کے جسم پر ہاتھ رکھنے سے گویا ہاتھ جلا جاتا ہے۔) کگر (کتا بھونکنے کی طرح) کھانسی۔ اونگھنا۔ تشنج (TWITCHING) چہرہ تمتمایا اور سُرخ۔ آنکھیں رکی۔ پتلی پھیلی یا سکری ہوئی۔ جسم کے ڈھکے ہوئے حصّہ میں پسینہ نکلنا۔ گلے میں درد۔ ہذیان۔

برومائن ۱x - (تازہ تیار کر کے استعمال کرنا چاہیے) ہوا کی نالی (حنجرہ) میں کے بالائی حصّہ پر مرض کا حملہ ہونے پر بچہ اپنا گلا دبا کر پکڑ لیتا ہے۔

سپنجیا ۳x - یا آیوڈین ۳ - خشک، سخت کگر کھانسی، آواز بیٹھی گلے میں کچھ اٹکا سا محسوس ہونا، سانس لینے میں تکلیف، آدھی رات کے پہلے بیماری کا بڑھنا۔ کمزور بچوں کو آیوڈین - بجائے سپنجیا کے دینا چاہیے۔

کیلی بائی کروم ۳x۶ - سفوف - گاڑھا لیسدار، ڈوری کی طرح سخت، لیبا ریشہ دار زرد رنگ کا بلغم نکلنا۔

ہیپر سلفر ۶ - کھانسی تر ہو جانے پر، لیکن گلے میں آواز خراب۔ کھانسنے میں گھڑ گھڑاہٹ۔ خشک ٹھنڈی ہوا لگنے پر مرض بڑھتا ہو، اور گرمی سے کم ہوتا ہو۔

فاسفورس ۳ - آواز بیٹھنے کی اچھی دوا ہے۔

کاسٹیکم ۶ - آواز بیٹھی اور سینہ میں درد۔

آرسنک ۳x - بہت کمزوری - سرسامی، بخار کی علامات۔

علاج معاون

بہت گرم پانی میں کپڑا بھگو کر اور اس کو خوب نچوڑ کر گلا سینکنے سے فائدہ ہوتا ہے - گرم کپڑے سے بدن ڈھکا رکھنا چاہیے بخار کی حالت میں ہلکی غذا اور کم بولنا چاہیے۔

بیڑی سگریٹ، حقہ وغیرہ، شراب پینا۔ بستر سے اُٹھنا منع ہے۔
گرم پانی یا گرم دودھ پینا منع ہے۔

نرخرہ کی پُرانی سوجن

(CHRONIC LARYNGITIS)

حنجرہ پر بار بار مرض کا حملہ کرنا۔ زور سے گانا۔ تقریر کرنا۔ نرخرہ سے بہت کام لینا۔ گلے میں دُھواں گرد کے ذرّات وغیرہ کا اندر جانا۔ وغیرہ اسباب سے نرخرہ کی مزمن سوجن پیدا ہوتی ہے۔ گلا صاف کرنے کے لئے مریض کو بار بار کھنکھارنا پڑتا ہے۔ یا بلغم نکالنا پڑتا ہے۔ آواز بیٹھی یا غائب، نرخرہ سکڑنے کی وجہ سے سانس میں تکلیف، مخصوص علامات ہیں۔

علاج

کاسٹیکم ۳-۶۔ آواز بیٹھی، خشک، کھانستے کھانستے مریض کو پیشاب ہو جا۔ تقریر کرنے والوں کی حنجرہ کی سوزش۔

آرجنٹیم میٹ ۶x یسفوف۔ خاصکر گویّوں کی بیماری میں زیادہ مفید ہے۔ آرنکا ۳۔ نرخرہ سے زیادہ کام لینے (جیسے تقریر کرنا) سے پیدا ہوئی بیماری میں؛ ایلیومن ۶۔ بوڑھوں کے مزمن ورم حنجرہ میں؛

سیلینیم ۶ - بوڑھوں کی آواز بیٹھ جانے پر۔

ڈراسیرا ۱-۲x۶- بہت دیر تک خشک کھانسی۔ کھانستے کھانستے دم رُک جانا۔ ایسا محسوس ہونا گویا گلے کو کسی نے چھیل دیا ہے۔ آواز بھری ہوئی اور غیر طبعی، بولنے سے بھی مریض کے گلے میں تکلیف ہو۔

کسلی آیوڈ ۞ - (۵، ۱۰) ۳۰؛ آتشک کے تیسرے درجہ میں اگر ورم نرخرہ ہو جائے۔ حاد ورم حنجرہ؛ مرض کی دوائیں اور علاج معاون؛

برانکائی ٹس

(BRONCHITIS)

شدید التہاب شعب، میں بڑی اور چھوٹی ہوا کی نلیوں کی لعابدار

جھلی پر مرض کا حملہ ہوتا ہے۔ بہت بچوں اور بوڑھوں کو اس بیماری کے ہونے سے خرابی ہو سکتی ہے۔ دیر تک تر کپڑا پہننا۔ برساتی پانی میں بھیگنا سردی لگنا۔ پسینہ رُک جانا وغیرہ اسباب سے یہ مرض پیدا ہوتا ہے

علامات

شروع میں درد سر کاہلی، اسکے بعد ہلکا بخار، سینہ میں گرمی محسوس ہونا۔ آواز بیٹھ جانا۔ سانس کی تکلیف (معلوم ہو کہ کلیجہ جکڑ گیا ہے۔)

پہلے درجہ میں خشک کھانسی، بعدہٗ جھاگ دار آخر میں گاڑھا زرد رنگ کا بلغم نکلنا۔ زبان میلی اور پیشاب وزن میں کم ہونا۔

دوسرے درجہ میں بہت سانس کی تکلیف۔ گلا گھر گھرانا۔ جسم کی حرارت ۱۰۴ درجہ تک) ٹھنڈا لیسدار پسینہ۔ دونوں گال پیلے یا پیلے۔ زبان خشک اور کھردری، پیشاب وزن میں کم اور ہاتھ و پیر ٹھنڈے۔ چار پانچ دنوں میں مرض کا گھٹ جانا اچھا ہے۔ ورنہ مرض بڑھ جاتا ہے۔ بوڑھوں کو یہ مرض اکثر مزمن ہی حالت میں ہوتا ہے۔

علامات بعد:۔ سرد پسینہ سے تمام جسم تر رہتا ہے، گال، ہونٹ بد رنگت، نیلا ہونا۔ ہاتھ و پیر ٹھنڈے۔ گلا گھر گھرانا۔ سانس رکنا۔ بہت سستی اور آخر میں بے ہوش ہو کر فوراً موت ہو جاتی ہے۔

مزمن:۔ التہاب شعب بہت کچھ ایک دوسری ہی بیماری ہے یہ مرض بڑھاپے کا ہے، برابر کھانسی، اور اسی وجہ سے زیادہ ہوا۔ یا بخارات (بھاپ) اکٹھے ہو کر رگیں پھیل جاتی ہیں۔ ہوا کی نلی کا پھیلنا۔ سانس کی آمد و رفت کا چھوٹے ہوتے جانا۔ بہت کف نکلنا۔ بخار نہ رہنا وغیرہ اسکے مخصوص علامات ہیں۔

علاج کی غرض کے لئے مختصر اشارے مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) شدید شعاع میں ایکونی۔ انٹم ٹارٹ، اپی کاک۔ برائیو۔ ناس۔ کیلی بائی۔

(۲) مزمن حالت میں انٹم ٹارٹ۔ (زیادہ ڈھیلا بلغم۔ کیلی بائی، (سخت، ڈوری کی طرح بلغم، بھوک (مواد کی طرح کف ۔)، ایمون کارب۔ (برابر

کھانسی، اور زرخرہ میں بال رُکا ہوا محسوس ہونا) کاربو وج یا آرسس،
(یکبارگی کمزوری) سلکا، فاس، سلف، ایسڈ نائیٹرک۔ کیکٹس۔
زیادہ کف نکلنے پر کریازوٹ کی بھاپ۔ (تھوڑے کھولتے ہوئے پانی میں تین چار بوند کریازوٹ Q ڈالنا) بھپارا لینے سے بلغم نکلنا بند ہوتا ہے اور اُس کے ساتھ ہی بدبو بھی بند ہو جاتی ہے۔
(۳) بچوں کے التہاب شعب میں، انٹم ٹارٹ (زیادہ بلغم جمنے پر) اپیکاک۔ (تشنجی کھانسی) بگس۔ (ڈھیلی کھانسی) ایکون۔ برایو۔ فاس فوریکم، نہایت مفید اور کارآمد ہیں۔
چند دیگر مندرجہ ذیل ادویات بھی اس مرض میں مفید ہیں۔
ایکونائٹ ۳x۔ کلیجے اور گلے میں سُرسُری ہو کر تکلیف دہ کھانسی، اور اسی وجہ سے سر اور کنپٹی میں درد، مرض کے شروع میں یہ دوا دینے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔
بیلاڈونا ۶۔ (ایکون کے استعمال سے زیادہ فائدہ ہونے پر۔) خشک کھانسی، بخار۔ سر میں درد، آنکھیں اور منہ سُرخ، روشنی، اور آواز مریض برداشت نہ کر سکتا ہو۔
انٹم ٹارٹ ۶-۳۰۔ کھانستے کھانستے سانس بند ہونے کا خوف، ٹکڑے ٹکڑے بلغم نکلنا۔ سائیں سائیں کی آواز، کمر، پشت اور سر میں درد۔ اور کلیجہ دھڑکنا۔ بچوں، اور بوڑھوں کا التہاب شعب۔ گلا گھرانا۔ لیکن بہت تھوڑا بلغم نکلتا ہے۔)
برائیونیا ۳x۳۰۔ گلے کی نلی۔ اور بڑی بڑی سانس کی نلیوں پر مرض کا حملہ ہو کر نہایت تکلیف دہ کھانسی، زرد رنگ کا گاڑھا اور خون ملا بلغم نکلنا۔ کھانستے کھانستے درد کی وجہ سے کلیجہ ہاتھ سے دبا لینا۔
کیلی بائی کروم ۶-۱۲، زخرہ اور جوف سینہ کا ورم، عرق تعیّن (چھوٹی چھوٹی آواز کی نالیاں پر) حملہ ہو کر تکلیف دہ کھانسی، بہت دیر تک کھانستے کھانے گوند کی طرح سادہ یا میلا کف نکلنا۔

زرد رنگ کی، میلی زبان۔ بھوک نہ لگنا۔

آرسنگ ۳، ۱۲، ۳۰۔ تھوڑا بلغم نکلنا۔ سونے میں سانس کی آمد و رفت میں دمہ کی طرح تکلیف، کھانستے کھانستے رات میں نیند کھل جانا۔

کھانستے کھانستے کبھی تپلا بلغم نکلنا۔ بوڑھے اور کمزور اشخاص کے مزمن التہاب شعب (برانکائی ٹس میں) پلسا ٹیلا ۳۔ بہت زیادہ بلغم نکلنا۔ نے یا گرم کمرہ میں، جانے سے کھانسی بڑھنا۔

کاربو ورج ۶، ۱۲، ۳۰۔ مرض کے مزمن یا آخری حالت میں مریض کے ہاتھ پیر ٹھنڈے، بہت کمزوری، ہاتھ پیروں کے ناخن نیلے۔ آواز بیٹھی، زیادہ بلغم نکلنا۔

فاسفورس ۳۔ بچوں کے مرض برانکو نمونیہ میں۔ چائنا ۶ - ۱۲ - ۳۰۔ زیادہ مقدار میں اخراج بلغم اور اسی وجہ سے مریض کا کمزور ہو جانا۔

اپیکاک ۳، گلے میں بلغم کی گھڑگھڑاہٹ، کاسٹیکم ۳۔ آواز بیٹھی۔

مرک سول ۶، تھوڑی سردی لگنے اور پسینہ نکلنے پر۔

آرسنک آیوڈ ۳x، بخار، رات میں پسینہ، سانس کی تکلیف۔ مواد کی طرح بلغم نکلنا، بہت کمزو ، دق کے علامات رہنے پر۔

سینگوینیریا ۳۔ تشنجی کھانسی، خشک یا زیادہ مقدار میں بلغم نکلنا۔ سینہ میں بھونکنے یا جلن کرنیوالا درد، ناک میں نزلہ، وغیرہ علامات ہیں۔ بلغم نکلنا۔ سینہ میں بھونکنے یا جلن کرنیوالا درد، ناک میں نزلہ، وغیرہ علامات ہیں۔

ایمون کارب ۳، بلغم نکلنے میں تکلیف

ہیپر سلفر ۶، زیادہ مقدار میں زرد کف نکلنا اور آواز بیٹھی ہوئی۔

سلفر:۔ نائٹرک ایسڈ ۶، سینیجا ۳x، ایمون کارب ۳x، سمی سی فیوگا ۵۔ کونیم ۳۔ ہایوسیامس ۳۔ وغیرہ ادویات کی کبھی کبھی ضرورت پڑ سکتی ہے۔

عام اصول:۔ سونے کے وقت سر کے نیچے موٹا تکیہ رکھنا مناسب اور بہتر ہے۔ سینہ پر سرسوں کی پلٹس لگانے سے کبھی کبھی فائدہ ہوتا ہے۔ مریض کے کمزور ہو جانے پر گوشت کا شوربہ دیا جا سکتا ہے۔ اوس یا سردی لگنا منع ہے۔

مزمن نزلہ کا علاج معاون ملاحظہ ہو۔

نمونیہ یا ورم پھیپھڑہ کا بیان ملاحظہ ہو۔

درد پسلی پلیوریسی

(PLEURISY)

اسس مرض میں پھیپھڑہ کے بالائی حصے کے یا سینہ کے دیوار کے پاس طرف کی ورم جھلی کے ساتھ بخار، لرزہ، خشک کھانسی اور کھانسی کے وقت پسلیوں میں تیز درد، وغیرہ علامات نمودار ہوتے ہیں۔ ایک قسم کے جراثیم ہی اس مرض کے خاص سبب ہیں۔ سردی لگنا۔ تبدیلی موسم یکایک پسینہ رُکنا۔ خراب صحبت، مرض دق میں مبتلا رہنا۔ نشتر لگوانے سینہ میں چوٹ وغیرہ اسباب سے یہ مرض ہو سکتا ہے۔

اس میں مندرجہ ذیل ادویات نہایت مفید و کارآمد ہیں۔

ایکونائٹ ۳X۔ گرمی، پیاس، لرزہ، اور وجع مفاصل سے پیدا ہوا، اور جوف سینہ، ایکون، تین چار خوراک کھانے سے اکثر بہت پسینہ نکل کر یہ بیماری کم ہو جاتی ہے، ایکونائٹ کے بعد برائی اونیا کی ضرورت پڑتی ہے

برائی اونیا ۳، ۳۰، سینہ میں جلن، یا سوئی چبھنے کی طرح درد، یا چلکن کی طرح درد، ذرا حرکت کرنے یا سانس لیتے وقت درد کا بڑھنا۔ خشک کھانسی، زرد زبان، ذائقہ کڑوا۔ اور قبض۔

سمی سی فیوگا ۶، جوف سینہ کے درد میں۔ آرسنک ۶، ۳۰، آرنکا۔ بے سلینم۔ ۲۰۰، وغیرہ اس مرض کی اچھی دوائیں ہیں۔ آرسنک آیوڈائیڈ ۳X۔ بہت عرصہ میں مبتلا رہنے پر۔ سانس کی آمد و رفت کے وقت کلیجے میں دباؤ محسوس ہونا۔ دم رُکنا۔ جسم ٹھنڈا۔ بہت سستی۔

فاسفورس ۳۔ پھیپھڑے پر حملہ ہونا۔ کف کا رنگ مرچ کی طرح، سستی خاصکر کمزور اور دق پیدا ہوئے مادہ والوں کے لئے نہایت مفید ہے۔

انٹم ٹارٹ ۳X۔ سفوف۔ کھانسی، گلے میں بلغم، گھبرانا۔ سینہ میں دباؤ محسوس ہونا۔ متلی، زیادہ کف نکلنا، کلیجہ دھڑکنا۔ دم رکنا۔

آیوڈین ۳، مریض کی بہت کمزوری میں، یا بہت دنوں تک ضبط

رہنے میں آرسنک کے بدلہ آیوڈین دینا چاہیے۔

آرنیکا ۳۰×۲۰۰ چوٹ لگنے یا بہت دیر تک کثرت کرنے کے بعد یہ بیماری ہونا۔
سلفر ۳-۳۰-۲۰۰ (مزمن مرض میں) درد سینہ کی تیزی کم ہونے کے بعد سانس کی آمدورفت یا کف میں، بدبو رہنے میں یہ دوا بیچ بیچ میں استعمال کرنا چاہیئے، ٹے نیکلم لیڈ زیادہ مقدار میں آپ ہی آپ مواد نکلنے میں مفید و کار آمد ہے۔

علاج

مریض کو ٹھیک طور سے (بلا حرکت) آرام کرنا ضروری ہے۔ ٹھنڈا گرم سینکنا اور پلٹس باندھنا ضروری ہے۔ اور ارارو ٹ۔ شوربہ۔ ٹھنڈا پانی وغیرہ ہلکی چیزیں دینی چاہئیں۔ خون نکلوانا وغیرہ ممنوع ہے۔

(امراض پھیپھڑے کا ورم) کے بیان میں "علاج معاون" ملاحظہ ہو۔

دمہ (ASTHMA)

کلیجے کی بیماری کی وجہ سے سانس میں تکلیف ہونے پر ہی دمہ ہوتا ہے یہ کوئی ضروری بات نہیں ہے۔ پھیپھڑے کی ہوا کو رواں کرنے کے لئے نالیاں سب چھوٹے چھوٹے عضلہ سے گھری ہیں۔ ان عضلات میں تشنج یا اکڑن ہونیکی وجہ سے بھی سانس میں تکلیف ہو جاتی ہے اور گلا سائیں سائیں کرنے لگتا ہے۔ اس مرض میں سانس کی بہت تکلیف، گلا کا سائیں سائیں کرنا۔ کلیجے پر دباؤ محسوس ہونا۔ چارپائی پر سونے یا بیٹھ جانے کی طاقت نہ رہنا۔ ہوا ملنے کی امید سے مریض کا دونوں کندھے اٹھائے رکھنا۔ اس مرض کے خاص علامات ہیں۔

یہ بیماری اکثر رات کے آخری حصہ میں ہوتی ہے۔ کھانستے کھانستے بہت تکلیف سے بلغم نکل جانے پر، دمہ کا تشنج کچھ کم ہو جاتا ہے۔ اس تشنج کے ساتھ کسی کسی کا پیٹ پھولنا، سر درد، متلی وغیرہ علامات بھی نمودار ہوتے ہیں دمہ میں اکثر بدہضمی یا وجع مفاصل موجود رہتا ہے۔ ناک کی کوئی بیماری رہنے پر بھی سانس میں تکلیف ہو جاتی ہے۔ والدین کو اکثر یہ بیماری رہنا۔ رات میں زیادہ کھوجن۔ خراب خون۔ دل میں

کبھی بیماری کا رہنا۔ دماغی یا اعصابی تحریک ہوا کے ساتھ گرد کے ذرات، یا کوئی سانس کے ذریعہ جسم میں داخل ہونا وغیرہ اسباب سے یہ بیماری پیدا ہوتی ہے۔ دمہ کے مریض عرصہ تک زندہ رہتے ہیں۔ اس تکلیف میں مندرجہ ذیل ادویات مفید ہیں۔ (۱) مرض کے حملہ کے وقت ایکونائٹ، ریڈکس، اپیکاک، کیوپرم، لوبلیا، ہائیڈروسیانک ایسڈ، سمی سی فیوگا۔ (فی خوراک ۵ قطرے) نیٹرم سلف، ایمل نائیٹریٹ ۔ مؤخرالذکر شدید حملے کی صورت میں سونگھانی چاہیئے (۲) امراض جلد کے دب جانے سے مرض دمہ، ہو تو زنک، گریفائٹس (۳) مزمن مرض دمہ میں، سینگم، ایلم، کیلی ہائیڈرو آئیڈیکم، نکس وامیکا، آرجنٹیم نائٹ، پلمبم، کاکیولس۔

(۴) بچوں کے دمہ میں، اپیکاک، سمبوکس، آجکس، مفید ہیں۔

اکثر ادویات کے علامات ۔ کسی اور دوا کو کام میں لانے سے پہلے بلاٹا۔ اورنٹیلیس ۔ ۳x۔ استعمال کرنا چاہیئے۔ شری پت الیشور چندر ودیا ساگر نے اسی دوا کو کھلا کر بہت مریضوں کو اچھا کیا ہے۔

مریض ملیریا کو یہ دوا زیادہ فائدہ کرتی ہے۔ اس سے فائدہ نہ ہونے پر، دوسری دوائیں علامات کے مطابق دیجا سکتی ہیں۔

ہائیڈروسیانک ایسڈ ۳x۔ جادیں یہ دوا فائدہ کرسکتی ہیں۔

اپیکاک ۱x، ۶۔ سینہ میں دباؤ محسوس ہونا۔ بار بار۔ سانس پھولنا۔ گھر گھر یا سائیں سائیں کی آواز، تمام جسم میں ٹھنڈک، تمام جسم، (خاصکر چہرہ، زرد)۔ بے چینی، قے کی طرف رحجان، بار بار تکلیف دہ کھانسی (۵ منٹ، ۲۰ منٹ کا وقفہ دیکر استعمال کرنا چاہیئے۔

کاسٹیکم ۳۰، ۱۰۰۔ صبح (خاصکر برسات یا کہر نہ رہنے پر) آواز بیٹھی ہوئی اور دمہ کی ترقی، سرد پانی پینے کے بعد کھانسی کا زور کم ہو جانا۔ معلوم ہو کہ کلیجے کی ہڈی کے نیچے گویا بلغم جمع ہے۔ درد کمر۔

آرسنک ۳x ۶-۱۲-۳۰۔ پھیپھڑے میں اجتماع خون کی وجہ سے سانس میں تکلیف، گلے کا سائیں سائیں کرنا۔ سونے یا حرکت کرنے سے بڑھنا۔

سینہ میں جلن اور سرد پسینہ۔ رات میں ۱۲ بجے کے بعد سانس کا بڑھنا۔ بوڑھے اور کمزور آدمیوں کے دمہ میں، دمہ کے ساتھ کوئی دل کی بیماری یا آلۂ تنفس کی بیماری۔ اپیکاک سے فائدہ نہ ہونے پر یا کچھ کم فائدہ ہونے سے آرسے نکجم دیا جاتا ہے۔ اس سے کافی فائدہ ہوتا ہے۔

لوبلیا Q۔۳۰۔ (مرض کے شروع ہوتے ہی کھلا دینے سے سانس کی تکلیف ترقی نہیں کرتی۔ پیٹ سے سینہ تک کمزوری محسوس ہونا۔ متلی یا قے، معدہ میں سخت تیز اڑی محسوس ہونا۔ تشنج کے ساتھ دمہ۔ دم رکنا۔

سنی گا Q، اپیکاک، آرسنک، لوبیلیا۔ فائدہ نہ ہونے پر، ڈاکٹر نیش نے یہی دوا Q۔ فی خوراک ۵-۶ قطرے بہت تیز دمہ کے مریضوں کو دیکر اچھا کر دیا ہے۔ سنی گا کے ڈائلیوشن سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔

علاج امراض تنفس مرتبہ ڈاکٹر نیشن ملاحظہ ہو۔

ہملوگوں نے مندرجہ ذیل علامات میں اسکو بہت فائدہ مند پایا ہے۔

کھانسی پہلے خشک، اور اس کے بعد کف، اس کے بعد سائیں سائیں کی آواز۔ اور سینہ میں دباؤ محسوس ہونا، یا اکڑنا۔ بہت کف جمع ہونے کے سبب لگاتار تکلیف دہ کھانسی، اور سانس کا مرض پیدا ہو جانا۔

سینہ میں گھڑ گھڑاہٹ ہونا، آواز بیٹھی ہوئی، آرام کرنے یا گھومنے سے علامات میں زیادتی ہونا۔ اور پسینہ نکلنے اور سر جھکالنے سے علامات میں کمی آنا۔ ایکون Q۔۳۔ دمہ کا تشنج شروع ہوتے ہی گھبراہٹ، سانس لینے میں تکلیف، دل کا فعل سست، تشنجی دمہ، کلیجے میں دباؤ محسوس ہونا۔ کلیجہ دھڑکنا۔ سانس کی تکلیف وغیرہ علامات میں ایکون Q۔ اکثر جادو کی طرح کام کرتا ہے۔

کو پریم میٹا لیکم ۶، اعصابی دمہ میں) یا بے ہوشی زیادہ ہونے پر، تشنج کے بعد ہی قے۔

کیلی ہائیڈرائڈیکم Q۔۳۰۔ صابن کے جھاگ کی طرح کف نکلنا۔ بار بار چھینک آنا۔ ناک سے پتلا بلغم نکلنا۔ اور سانس میں تکلیف۔

بالخصوص پارہ کے بیجا استعمال سے پیدا ہوا ہو؛ اور مریض وجع مفاصل یا آتشک کے لئے مفید ہے۔ بکس وامیکا ۱×۳۰؛ معدہ کی خرابی سے پیدا ہوا برونکائی ٹس کے ساتھ دمہ کی شاید سب سے اچھی دوا ہے۔

زبان گہرے یا پیلے رنگ کی۔ بلغم آلود؛ بدہضمی؛ قبض یا پیٹ پھولنا متلی، کھانے پینے میں ضد؛ زیادہ پریشانی۔ سینہ کی ہڈی کے نیچے درد، زیادہ کف نکل کر دمہ کا تشنج کم ہو جاتا ہے۔

وراٹرم ورائڈ ۳۔ چہرہ پر سرد پسینہ؛ سانس میں تشنج؛ قے یا متلی؛ کان، ناک، پیر ٹھنڈے؛ اینٹھن اور سستی۔ سلفر ۶۔ نقرس امراض جلد اور دوسری خرابی سے پیدا ہوئے مرض دمہ میں (دوسری دواؤں کے ساتھ بیچ بیچ میں ایک خوراک سلفر دینے سے ان دواؤں کا فعل اچھی طرح نمودار ہوتا ہے۔ نیٹرم سلف ۶×۔ سفوف۔ ان مریضان کے دمہ میں جو مرض جریان یا ملیریا میں مبتلا ہوں۔ مرطوب جگہ میں رہنے سے دمہ (پانی کے مادہ کی زیادتی کے لئے یہ زیادہ مفید ہے۔ کیلی کارب ۶۔ بیلاڈونا ۱*-۳۔ امبراگریشیا ۳×۔ ڈراسرا-۳×۔ ہیپر سلف ۶۔ لیکسس ۶۔ انٹم ٹارٹ ۶×؛ سمبوکس ۱×؛ لائیکوپوڈیم ۱۲؛ سینیگا ۳۔ وغیرہ کی بھی کبھی ضرورت پڑ سکتی ہے۔

بیسلینم، یا ٹیوبرکیولینم ۳۰۔ ۲۰۰۔ ہفتہ میں ایک خوراک استعمال کرنے سے فائدہ ہوا کرتا ہے۔ (خاصکر برانکائی ٹس میں ملا ہوا دمہ)

عام اصول:۔ ثقیل اور دیر ہضم غذا ممنوع ہے۔ شام سے پہلے ہی دوسرے وقت کی غذا۔ دھارا میں نہانا۔ گھومنا۔ کھلی اور صاف ہوا میں رہنا۔ گرم پانی پینا۔ اور کف زائل کرنے والی چیزوں کا کھانا فائدہ مند ہے۔ ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے ایک

---

* ڈاکٹر ڈیوی صاحب کہتے ہیں کہ بیلاڈونا ۱ کچھ زیادہ مقدار میں دینے سے دمہ کا تشنج کم ہو جاتا ہے۔ بیلاڈونا سے فائدہ نہ ہونے پر ایڈری نیلن دینا چاہیئے۔

ڈاکٹر نے حال ہی میں کہا ہے کہ ایک مریض کے جسم میں آنو چھو جانے سے کبھی تحریک ہو جاتی تھی۔ آنو کھانا چھوڑتے ہی وہ اچھا ہو گیا۔ بستر پر یا بہت صبح ہی بستر سے اٹھ بیٹھنا اچھا نہیں۔ دوران مرض میں دھتورے کے (STRAMOIVIUM) سگرٹ (CIGARETTES) کا دھواں پینا مفید ہے۔ لیکن عرصہ تک یہ سگریٹ پینا نہ چاہیئے۔ ورنہ اس سے نقصان ہوگا۔ ایپیکاک Q ۱۰-۱۵ اقطرے روئی میں رکھ کر سونگھنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ پھٹکری (ALUM) کا سفوف ۱یا ۱۵گرین زبان پر رکھ دینے سے شاید دمہ اچھا ہو جاتا ہے۔ اس کی آزمائش کرنی چاہیئے۔ ایکون یا تارپین کا تیل یا گندھک یا تھوڑا نمک گرم پانی میں ڈال کر سونگھنا مفید ہے۔ ایک طشتری میں کئی پرت بلاٹنگ پیپر (سوختہ کاغذ) بچھا کر اس پر تھوڑا شورہ رکھ کر بلاٹنگ کاغذ جلا کر دھواں سونگھنا مریض کو بہت فائدہ کرتا ہے۔ لیکن خبردار رہو، کمرے کی کھڑکیاں اور دروازہ کھلا رکھنا چاہیئے۔ تاکہ ہوا کی آمد و رفت بند نہ ہو۔ مریض اگر اپنی طاقت بھر سانس روکے تو دمہ کا تشنج کم ہو جاتا ہے دمہ کے مریض کو چھوٹے ناگ پور کی آب و ہوا مفید ہے۔ لیکن اگر جگر کی خرابی بھی ہو تو سمندر کے کنارے رہنا اچھا ہے۔ کسی کو تر جگہ (جیسے چیرا پونجی) میں رہنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ کسی کو خشک جگہ میں (جیسے مدھوپور، بیجنا تھ گریڈیہ، گجرات) ، جو جگہ جس کے لئے مفید ہو اسکو وہاں رہنا چاہیئے۔

نمونیا ، ورم پھیپھڑا (PNEUMONIA)

پھیپھڑے نسیج کی ساخت میں ورم ہو جائے۔ یا اس میں کوئی مرض پیدا ہو جائے تو اسکو پھیپھڑے کا ورم نمونیا کہتے ہیں۔ پھیپھڑے کی ہوا کی نالی پر مرض کا حملہ یا ورم ہو تو برانکائٹس۔ یا التہاب شعب اور پھیپھڑے کے بالائی حصہ کے چاروں طرف کی جھلی کا ورم پلیورسی۔ یا ذات الجنب کے نام سے مشہور ہے۔ کبھی کبھی پھیپھڑے کے ورم کے ساتھ۔ پھیپھڑے کی جھلی کا ورم ہوتا ہے۔ اس وقت اس کا نام پلیورو نمونیا ہوتا ہے۔ اس مرض میں ایک طرف یا دونوں طرف کے پھیپھڑے میں ورم ہو سکتا

ہے۔ ایک طرف کا (سر ابر دائیں طرف کا) پھیپھڑا ماؤف ہو تو اسکو ذات الصدر یکطرفہ (SINGLE) اور دونوں طرف کے پھیپھڑے ماؤف ہوں تو ان کو ذات الصدر دوطرفہ (DOUBLE) کہتے ہیں معمولی بخار یا بے چینی کے علاوہ مریض یا شروع میں کسی طرح تکلیف نہیں محسوس کرتا۔ اسکے بعد کندھے یا سینہ کی ہڈی کے نیچے درد، تیز بخار، خشک کھانسی، تیز سانس، کمزور یا سوت کی نبض، ناک اور آنکھیں خشک یا بلغم ندارد۔ تھوڑا اور سرخ پیشاب وغیرہ علامات نمودار ہوتے ہیں۔ سانس میں بے حد بدبو ہونے پر۔ (خاص کر بوڑھے اور کمزور آدمیوں کو) سمجھنا چاہیئے کہ پھیپھڑے کا سڑنا (GANGRENE) شروع ہو گیا ہے۔ اس مرض میں ترتیب وار تین درجے معلوم ہوتے ہیں۔ جیسے (۱) آماس یا خون کے رک جانے (ENGORGEMENT) کا درجہ۔ (۲) مادہ رطوبت کے تراوشش پانے (EXUDATION) کا درجہ (۳) انحطاط یا تحلیل (RESOLUTION) کا درجہ

(شروع میں یا ورم کا درجہ) پھیپھڑے میں خون جمع ہو کر جاڑا لگ کر بخار آتا ہے جسم کی حرارت ۱۰۲ سے ۱۰۵ تک۔ سانس کی آمد و رفت ۳۰ سے ۳۵ مرتبہ۔ اور نبض کی چال ۱۲۰ سے ۱۳۰ مرتبہ ہو سکتی ہے۔ اول بخار۔ اس کے ساتھ کبھی اینٹھن یا کھچاوٹ پیدا ہو کر تھوڑی تھوڑی کھانسی کے ساتھ تھوڑا تھوڑا جما ہوا کف نکلتا ہے۔ اس کے بعد دوسرا درجہ شروع ہو جاتا ہے۔ دوسرا درجہ شروع ہونے سے پہلے زنگ کی طرح یا سرخی کی طرح کے زنگ کا یا زرد، سخت، گاڑھا بلغم نکلتا ہے۔

کھانستے وقت سینہ کا سکڑنا، سر میں درد۔ کھانے سے نفرت۔ سانس کی آمد و رفت میں تکلیف۔ نبض بڑا اور اچھلتی ہوئی رہتی ہے۔

مذکورہ بالا پہلے درجہ کے قیام کا وقت کئی گھنٹے سے لیکر دو تین دنوں تک رہتا ہے۔ اس کے بعد دوسرا درجہ شروع ہونے پر پھیپھڑا سخت ہو جاتا ہے۔ اور درد کم ہو جاتا ہے۔ کھانسنے میں اتنی تکلیف نہیں ہوتی ہے۔ اور بلغم پتلا ہو کر نکلنے لگتا ہے۔ اس طرح دو سے چار

روز تک دوسرا درجہ رہنے کے بعد تیسرا درجہ شروع ہوتا ہے۔ سفا کی طرف رُخ ہونے میں بخار اور پھیپھڑا کا درد کم ہو جاتا ہے۔ کھانسی آنا اور بلغم نکلنا بند ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر بیماری سخت ہو جاتی ہے تو دوسرے درجہ کے بعد ہی پھیپھڑے میں مواد پیدا ہو جاتا ہے۔ اور کھانسی کے ساتھ بہت مواد نکلتا ہے۔ اس کے بعد نبض ضعیف، سریع اور سانس کی رفتار بڑھ کر مریض کی طاقت گھٹ جاتی ہے۔ اور موت آجاتی ہے۔ کبھی کبھی کمزوری کی وجہ سے مریض منھ سے مواد نہیں نکال سکتا ہے۔

اس مرض کی جانچ کرنے کے لئے اسٹیتھسکوپ (سینہ کی جانچ کا آلہ) کی مدد کی ضرورت پڑتی ہے۔ سینہ جانچ کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ مرض کے پہلے درجہ میں اوّل کڑکی آواز سُن پڑتی ہے۔ بعدہٗ رگڑنے کی طرح کی آواز معلوم ہوتی ہے۔ دوسرے درجہ میں جب پھیپھڑا سخت ہو جاتا ہے۔ تب کوئی آواز نہیں آتی۔ تیسرے درجہ میں جب پھیپھڑے میں مواد پیدا ہوتا ہے۔ تب ڈھب ڈھب کی آواز سُن پڑتی ہے۔ دونوں طرف کے پھیپھڑے ماؤف ہونے سے سمجھنا چاہیئے کہ مرض سخت ہو گیا ہے۔

اسباب:- نیوموکس نامی ایک قسم کا جرم خاصکر اس بیماری کا سبب ہے۔ تبدیلی موسم، پسینہ رُکنا، جسم کی کمزوری، بخار وغیرہ بیماریوں میں پھیپھڑے کا کمزور ہونا، شبنم یا سردی لگنا وغیرہ دوسرے اسباب ہیں۔

اس مرض میں مندرجہ ذیل ادویات مفید و کارآمد ہیں۔

(۱) مرض کے شروع میں پہلے ایکون اور اس کے بعد فاسفورس استعمال کرنے سے معمولی قابلِ شفا مرض میں اکثر کسی دوسری دوا کی ضرورت پڑتی ہے۔

(۲) اس مرض کے ساتھ پھیپھڑے کے غلاف پر مرض کا حملہ ہونے میں۔ برائیونیا۔ فاس۔

(۳) اس مرض کے ساتھ برانکائیٹس ہو، تو انٹم ٹارٹ۔ فاس۔

(۴) اس بیماری کے ساتھ دوسرے علامات میں چیلی ڈونیم۔ (جگر کی خرابی میں) آرسس یا نائیٹرک ایسڈ۔ (بوڑھے یا کمزور جسم والوں کے لئے) فیرم فاس (ہلکا بخار۔ خاصکر بچوں کو) آیوڈ، (فریضان کنٹھ مالا کے لئے)

سلف (بہت عرصہ تک مرض میں مبتلا رہتے ہیں) آرس یا بپٹیسیا (سرسامی علامت میں) کاربو و ج، آرس، یا لیکے؛ (بدبودار سانس یا سڑنے کی علامت میں۔) کیکٹس۔ (سینہ میں اجتماع خون) ڈر ے ڈر۔ (محرقہ، دماغی یا سرسامی بخار) آرنکا۔ (چوٹ یا بہت محنت سے پیدا ہوئی بیماری میں۔) لائیکو۔ (زور کا درد یا نمونیہ کے بعد برانکائی ٹس) (التہاب شعب۔)

اکثر ادویات کی علامات

ایکونائٹ ۳×۶؛ مرض کے شروع حالت میں، بخار، سردی؛ بہت سستی۔ بے چینی؛ دونوں کندھوں کے بیچ میں درد؛ تھوڑی کھانسی؛ سہ پہر کو بیماری کی ترقی۔

فاسفورس ۶۔ ۳۰۔ متواتر تکلیف دہ کھانسی؛ سینہ میں تیز درد۔ زرد یا سبز رنگ کا یا خون ملا اخراج۔ بلغم، نبض سریع کے رگڑنے کی طرح آواز؛ پھیپھڑے سے آنا۔ بچوں کے برانکو نیوموتیا میں۔)

ہیپر سلفر ۶۔ بلغم یا مواد ہونے میں (مزمن نمونیہ میں۔)

برائی اونیا ۶، ۳۰۔ بار بار خشک کھانسی۔ لیکن کف تھوڑا نکلنا۔ سینہ میں سوئی چبھونے یا دباکر پکڑنے کی طرح درد۔ سانس لینے کے بعد درد کا بڑھنا۔ ہایوسیامس ۳۔ کھانسی اور تکلیف دہ خواب۔

کیوپرم ۶۔ فالج ہونے کے خوف میں۔ کاربو وج ۳۰؛ مریض کا رنگ سبز اور ہاتھ پیر سرد رہنے میں آیوڈ ۳؛ ہر گھنٹہ پر استعمال کرنے سے پھیپھڑے میں بلغم سخت ہونے نہیں پاتا۔ ایمون کارب ۳۔ اونگھائی زیادہ ہو۔ بے سی لی نم۔ ۳۰۔ منتخب دوا کے ساتھ ہفتہ میں ایک بار استعمال کرنا چاہیئے۔ مرض دق کی طرح پھیپھڑے کا ورم۔ خون آنا۔

ایکالیفا انڈیکا ۳۔ چمکیلا سرخ خون کا نکلنا۔ تیز کھانسی؛

ہیمے میلس ۱×۔ سیاہ، گاڑھا خون نکلنا۔

چائنا یا ایسڈ فاس ۲۔ خون کے نکل جانے یا دوسرے اخراج کی وجہ سے کمزوری

ملی فولیم ۱×۔ سرخ پھینہ دار خون نکلنا۔

ورا ٹرم ورائڈ ۲×۔ (پہلے درجہ میں جب پھیپھڑے میں خون جمع

ہوتا ہو۔ سینہ میں گرمی ؛ بدن اور بوجھ محسوس ہونا۔ جاڑا۔ بار بار تکلیف دہ زور کی سانس ؛ اور خشک کھانسی ؛ نبض پر ؛ صلب ؛ اچھلتی ہوئی دیہان تک کہ انگلی سے دبا رکھنے پر بھی بند نہ ہوتی ہو۔

انٹم ٹارٹ ۱۲x سانس کی نلی میں ورم۔ گلے میں سر سری کے ساتھ کھانسی ؛ اور سائیں سائیں آواز۔ بغیر تکلیف کے بہت کف نکلنا۔ نبض کی چال بڑھنا۔ لیکن جسم کی گرمی کم۔ زیادہ ٹھنڈا پسینہ نکلنا۔ بہت اُلجھن اور بے چینی چہرہ زرد یا سیاہ۔ سر میں انجماد خون ؛

جلسس ۳x۶ دائیں طرف کے پھیپھڑے میں ورم ، اور ساتھ ہی جگر میں درد ؛ پتلا زرد رنگ کا گرہ دار پاخانہ اور سانس میں تکلیف۔

سلفر ۶۔۳۰ پھیپھڑے کے درجہ اول کے ورم میں یا مواد پیدا ہونے سے پہلے ؛

لائیکوپوڈیم ۲۔۳۰ مرض کے تیسرے درجہ میں جب مواد پیدا ہو۔

آیوڈیم ۶۔ کیلی میور ، چیلی ڈونیم ۳۔ فیرم فاس ۱۲۔ سفوف۔ آرسنک ۳۔ سینیگا ۱x۔۳۰ سینگوینریا ۱x ادویات کی کبھی کبھی ضرورت پڑتی ہے۔

ورم پھیپھڑہ میں سرسامی حالت

لائیکوپوڈیم ۱۲۔ (تر کھانسی یا متواتر آنیوالی کھانسی) آرسنک ۳x۔ (بخار ، سستی ؛ ہذیان ؛ گہری نیند یا غشی ؛ زبان خشک) رسٹاکس (بہت بےچینی ؛ ایسا محسوس ہوتا کہ گویا کھانستے کھانستے مریض کا کلیجہ پھٹ جائے گا۔ زبان کا اگلا حصہ نیلا۔ بہت اونگھائی آنا۔ وغیرہ۔

عام اُصول : سینہ اور پیٹھ کو روئی سے ڈھکا رکھنا چاہیئے۔ ٭ پولٹس کی ضرورت نہیں۔ کھڑکی ؛ دروازے بند کرکے یا کوٹھڑی میں آگ

٭ ڈاکٹر تیمیر صاحب کہتے ہیں کہ ٹھنڈا پانی میں کپڑا بھگو کر اسکو نچوڑ لینے کے بعد ماؤف حصہ میں باندھنے اور ہر پانچ منٹ پر بدل دینے کے درد سینہ ؛ سانس کی تکلیف۔ جسم کی گرمی اور نبض کی تیزی کم ہو جاتی ہے ۔ السی کی پلٹس سینہ اور پیٹھ میں اچھی طرح لگانے اور بار بار بدلنے پر کوئی کوئی ہومیوپیتھک ڈاکٹر مشورہ دیتے ہیں۔

جلاکر کوٹھڑی کی گرمی؛ بیقاعدہ نہ رکھی جائے۔ اور نہ بڑھائی جائے۔ اسس سے نقصان کا خوف رہتا ہے۔ گھر میں ہوا آتی رہے۔ لیکن مریض کے جسم میں ٹھنڈی ہوا نہ لگے۔ (مگر زیادہ کپڑے کا بوجھ بھی مریض پہ نہ ڈال دیا جاسے) مریض کو آرام سے رکھنا ضروری ہے۔ ساگو؛ بارلی؛ آرارورٹ دودھ؛ مونگ یا مسور کی دال کا سوربہ وغیرہ غذا حارت کے مطابق۔

کھانسی

(COUGH)

کھانسی دوسری بیماری کی علامت ہے۔ گلے کی نالی کی خرابی؛ معدہ کے فعل میں نقص؛ ورم پھیپھڑہ؛ جگر کی خرابی۔ نزلہ وغیرہ امراض کے ساتھ کھانسی اکثر موجود رہتی ہے۔ کھانسی خاصکر دو قسم کی ہوتی ہے۔ تر (ڈھیلی) اور خشک؛ (سخت یا سوکھی) مرض تپ دق، بخار اور سینہ میں درد کے ساتھ جسم کو زائل کرنیوالی کھانسی موجود رہتی ہے۔ وہ رات میں بڑھتی ہے۔ اور ساتھ ہی سانس کی تکلیف موجود رہتی ہے۔

مرض نمونیہ میں اینٹ کے سفوف کے رنگ کی تھوڑی رطوبت کے ساتھ کھانسی رہتی ہے۔ اخراج خون میں چکیلے خون کے ساتھ کھانسی اور تھوڑی کھانسی میں، گھوں، گھوں آواز کرنے سے کھانسی سنائی دیتی ہے۔ اگرچہ کھانسی دوسرے مرض کی علامت ہے تو بھی عرصہ تک کھانسی رہنے پر مندرجہ ذیل دوائیں کھانے پر بھی بالکل اچھی نہ ہونے پر سمجھنا چاہیئے کہ مریض کی قوت حیات میں کوئی نقص ہے۔ اس کے دور کرنے کیلئے کسی قابل ہومیو پیتھک کی مدد لینا چاہیئے۔

علاج

ایکونائٹ ۳x ۶۔ خشک سخت اور شدید کھانسی۔ اس کے ساتھ ہی بے چینی، درد سر؛ چہرہ سُرخ؛ پیاس، گلا خشک، اور جلن کے ساتھ تھوڑا پیشاب، قبض، وغیرہ علامات ہیں چت سونے سے کھانسی کا دبنا۔ کروٹ سونے سے بڑھنا۔ کھانستے وقت سینے میں بھونکنے کا سا درد۔ خشک، ٹھنڈی ہوا لگنے سے کھانسی کا بڑھنا۔

اپیکاک ۳x۔ تشنجی یا سانس رکنے والی کھانسی، ہوا کی نالی میں سُرسُراہٹ، یا زخم کے ساتھ سائیں سائیں کی آواز یا بہت زیادہ کف جمع ہو کر گھڑگھڑاہٹ کھانسنے کے وقت ناف میں درد، متلی یا قے، ہوپ، کھانسی کے پہلے درجہ میں

سینا ۳x۔ خشک کھانسی، کبھی کبھی بلغم نکلنا، ناک میں جلن، کرم کی وجہ سے چونک پڑنا سمی پیا ۲x۔ دن رات لگا ہوا سینہ نکلنا۔ کف نہ نکال سکنے کی وجہ سے نگل جانا سینہ میں کف جمع ہونیکی وجہ سے کھانسی، کلکیریا کارب ۶۔ رات میں سونے کے وقت خشک کھانسی، لیکسس ۶۔ نیند یا کھانے پر کھانسی کی زیادتی۔

سینکو نیریا۔ نائیٹر یکم ۶، ناک سے بلغم نکلنا۔ (سُرسُرانا۔) لگاتار۔ کھانسی، جلسیم ۳۔ آواز بیٹھی اور اس کے ساتھ تر کھانسی اور اس کے ساتھ ہی تکلیف، اور درد سینہ۔ (ورم کی پہلی حالت میں۔)

بیلاڈونا ۳x۶۔ خشک کھانسی، کھانسی کھانسنے کے وقت تشنج، کھانستے کھانستے دم رک جانا، سردی لگنے پر پھیپھڑے کے مریض کی پرانی کھانسی کچھ تر ہو جاتی ہے اور کف کے ٹکڑے دکھائی دینے لگتے ہیں۔

گلے میں سُرسُراہٹ، آواز کی نلی میں ورم، نبض پُر، اور صلب، آنکھیں چمکیلی، چہرہ سرخ، درد سر، دماغ میں خون کی زیادتی، کبھی کبھی اچھی کبھی گھس گھسی کھانسی، رات میں کھانسی کی زیادتی۔ ٹھنڈی ہوا میں آرام محسوس ہونا۔

درد سینہ، سانس کی آمد و رفت ہلکی۔

الیسڈ نائیٹر یکم ۳x۔ ۳۰۔ تھوڑی دیر ٹھہرنے والی خشک تکلیف دہ بہت عرصہ کی پرانی کھانسی، کف نہ نکلنا، سینہ کی ہڈی کے نیچے درد۔ قبض۔

(مزمن کھانسی) انیٹم ٹارٹ ۳x۔ ۳۰۔ آواز بیٹھی ہوئی۔ خشک کھانسی، گلا گھڑگھڑا کر بدقت پتلا کف نکلنا۔ کھانے کے وقت کھانستے کھانستے، غذا قے ہو جانا۔ کھانسنے کے وقت جمائی آنا۔

برائی اونیا ۳x۔ ۳۰۔ خشک سخت کھانسی (دن میں بڑھنا) ہلکی کھانسی، زکامی رطوبت یا زرد کف نکلنا۔ قے، یا متلی، کھانسنے کے وقت سر میں درد۔ سینہ اور بغل میں نوچنے یا سوئی چبھونے کی

طرح درد. کھانسنے وقت تمام جسم کانپنا. صبح و شام اور ٹھنڈی ہوا میں کھانسی بڑھنا. خشک کھانسی (کھانستے کھانستے کبھی بلغم پتلا ہو جاتا ہے، اور خون کے چھینٹوں کے ساتھ کچھ کف بھی نکلتا ہے) کھانے پینے سے کھانسی کا بڑھنا. گرم جگہ سے ٹھنڈی جگہ پر جانے سے کھانسی کا بڑھنا. اس مرض کی خاص علامت ہے. سلفر ۳۰-۳۰. مزمن کھانسی آرام نہ ہونے والی خشک کھانسی کے ساتھ سینہ کا جکڑ جانا. متلی تر کھانسی کے ساتھ دن میں سفیدی مائل کف نکلنا. اور رات میں خشک کھانسی اور اسکے ساتھ درد سر، یا خون کی قے ہونا.

ریومکس ۶. لگاتار خشک کھانسی، کھانسنے کے وقت تشنج. سونے پر ٹھنڈی ہوا میں یا رات میں مرض کی ترقی. دن میں دس، بارہ بجے مرض کا بڑھنا. سر سے پیر تک ڈھک لینے سے آرام محسوس ہونا.

سٹکٹا ۶-۱۲. برابر خشک کھانسی، عموماً کھانستے وقت کسی طرح کی تکلیف نہ رہنا. ہوپنگ (دیگر کھانسی کی طرح تشنج، (ہوپنگ کھانسی کی بھی ایک اچھی دوا ہے. رات میں مریض کے تھکے ہوئے پر مرض کا بڑھنا.

میگنیشیم الیسٹیکم ۳۰. ہونے سے ہی کھانسی کم ہو جانا. آواز بیٹھی (مزمن مرض میں)، ڈراسیرا ۳ × ۔ اعصابی یا تشنجی کھانسی، رات میں یا سونے پر بڑھنا. قے یا متلی. کف میں خون کا داغ معلوم ہونا. نیند کھلنے پر پسینہ نکلنا. (امراض ہوپ کھانسی میں ایکونائٹ کے بعد اس کو استعمال کرنا چاہیئے) ایلیم سٹیوا ۳۰. مزمن کھانسی، بلغم نکلنا.

ککس کیکٹائی ۶. صاف، موت کی طرح بلغمی تیز کھانسی

مرک وائی وس ۳۰. سفوف، تنگ کرنے والی تیز کھانسی، کھانستے کھانستے ایسا محسوس ہو کہ گویا گلا دب رہا ہے. یا زخم ہو گیا ہے. ناک میں زخم، پسینہ، مرک سول، (پرانی تر کھانسی) رات میں بڑھنا، چکنا اور تر یا ڈھیلا کف نکلنا منیتھا پیریٹا ۳۰، خشک کھانسی، ڈھوپ یا ٹھنڈی ہوا لگنے، یا بات کرنے یا گرنے پر کھانسی کی زیادتی،

نائیٹرک ایسڈ ۳۔ قبض کے ساتھ تیز بخار
کوریلیم ۳۰۔۲۰۰ - اعصابی یا ہسٹیریا والے مریضوں کی کھانسی؛
مگنیشیا فاس ۶ × ۶۔ سفوف؛ اگرم پانی کے ساتھ تشنجی کھانسی کیساتھ تیز درد۔
کیلی سلف ۶۔ زرد رنگ، بلغم نکلنا۔

نیٹرم میور ۳۰۔ صاف پانی کی طرح یا لیسدار کف نکلنا۔

نیٹرم فاس ۶ - مرض تیزابیت کے علامات کے ساتھ کھانسی؛

نیٹرم سلف ۶۔ صفراوی مرض کی علامت کے ساتھ کھانسی؛

ناکس وومیکا ۶؛ ۳۰؛ معمولی سردی لگنے پر کھانسی؛ آواز بیٹھی، یا بند۔

آرنیکا ۳۔ تھوڑی دیر ٹھہرنے والی کھُس کھُسی کھانسی۔ کھانستے کھانستے کل جسم کا کانپنا۔ کھانسنے کے ساتھ منجمد خون نکلنا۔ سینہ کے اطراف میں سوئی چبھنے کی طرح درد۔ آرسینکم ۳ × ۳۰۔ ۲۰۰۔ سانس روکنے والی کھانسی چھاتی کا سکڑنا بے چینی؛ پیاس؛ تشنجی کھانسی؛ رات میں شروع ہوکر نیند نہیں آنے دیتی۔ اور آخر میں بہت ہی تھوڑا کف نکلتا ہے۔

کاسٹیکم ۳؛ ۳۰۔ خشک، گھرگھراہٹ کی کھانسی۔ کھانستے کھانستے پیشاب کا نکل آنا۔ آواز بیٹھی۔ رات میں بستر کی گرمی سے کھانسی بڑھنا۔ ٹھنڈے پانی سے کھانسی بند نہ ہونا؛ کھانستے کھانستے گلے تک کف آنا لیکن مریض کو کف نکالنے کی طاقت نہ رہنا۔

کونیم ۶۔ ۳۰۔ گلے میں سرسراہٹ ہوکر خشک کھانسی؛ سونے بیٹھنے یا ہنسنے یا رات کیوقت کھانسی کی زیادتی۔ دن میں کھانسی کی کمی؛

سپنجیا ۲ × ۶۔ خشک کتے کی آواز کیطرح یا سیٹی کی طرح کھانسی؛ سونے بیٹھنے یا ہنسنے یا رات کیوقت دم بند ہوجانا گلے میں سرسراہٹ آواز بیٹھ جانا۔
ہیپر سلفر ۶۔ ۳۰۔ بدہضمی کے ساتھ عرصہ کی کھانسی بیٹھ کر آواز کیساتھ تکلیف دہ کھانسی، سردی لگنے سے کھانسی کی زیادتی؛ گلے میں کچھ اٹکا سا محسوس ہونا۔ اور اسی وجہ سے پانی نکلنے میں تکلیف۔

ہائیوسیامس ۶ عصبی تشنجی، خشک کھانسی؛ رات میں یا سونے پر

کھانسی کی زیادتی، اور اٹھنے پر کمی، بچے، بوڑھے یا ہسٹیریا کے مریضوں کے لئے مفید ہے) اگنیشیا ۶ ہسٹریا یا اختناق الرحم والی عورتوں کی کھانسی، کھانسی کی وجہ سے نیند نہ آنا۔ گلے کی نلی کی حرکت، کھانسنے پر گلے کی سُرسُراہٹ بڑھ جانا

کیموملا ۶ بچوں کے دانت نکلتے وقت کھانسی، گلا سائیں سائیں کرنا بچہ کا چڑچڑا مزاج کیلی بائی کروم ۶۔ کھانسی سخت یا ڈوری کی طرح دَنھی کھی، خون آلودہ) کف نکلنا۔ سینہ میں سائیں سائیں کرنا۔ یا ہس ہس کی آواز۔ سانس میں تکلیف۔ کھانسی کے بعد دوران سر، نیند کھلنے پر یا غذا کے بعد کھانسی کی زیادتی۔

نکس وامیکا ۶۔۳۰۔ کھانستے وقت معدہ میں درد اور درد سر، گلے کی نالی میں جلن۔ انٹھی دار کف نکلنا بہت صبح بعد غذا۔ حرکت کرنے یا زور سے سانس لینے پر، کھانسی کا بڑھنا۔ کھانسی کی وجہ سے نیند میں خلل، دخاصکر آدھی رات میں کھانسی شروع ہونا۔

فاسفورس ۶۔ گلے کا گھُس گھُس کرنا، خشک پھیپھڑہ کا دق والی خشک کھانسی، آواز بیٹھی ہوئی۔ سینہ میں درد لیس دار اور انٹھی دار مواد آلودہ، نمکین کف نکلنا۔ لوہے کے چور یا سرخ رنگ کا بلغم نکلنا، لیٹنے، بولنے، ہنسنے، یا حرکت کرنے یا گرم جگہ سے ٹھنڈی جگہ میں جانے پر کھانسی کی زیادتی،

پلسا ٹیلا ۶۔۳۰۔ بلغم جمع ہونے کی وجہ سے سانس میں تکلیف، گلا گھر گھرانا۔ دن میں زرد رنگ کا گاڑھا بلغم نکلنا۔ رات میں اور سوتے وقت خشک کھانسی، باہری کھلی ہوا میں کھانسی کی زیادتی۔

نزلہ، برانکائٹس، دمہ۔ نمونیہ وغیرہ امراض کا بیان دیکھنا چاہیئے۔

کوریلینیم رو برم ۶۔ بردم ۶، ایموں کارب ۳ ×۔ ایلیم سیپا ۶۔ آیوڈیم ۳× لوبیلیا مدر ٹنکچر، سینیگا ①۔ فی خوراک ۵ قطرے۔ اسٹینم ۶۔ وغیرہ وغیرہ دوائیں بیچ بیچ میں ضروری ہو سکتی ہیں۔

علاج معاون: ۔ بارلی یا گوند کا پانی یا کبھی کبھی تھوڑا ٹھنڈا پانی پینا چاہیئے۔ موسم کے موافق کپڑا پہننا چاہیئے۔ ٹھنڈ، تر اور ایسی

جگہ جہاں ہجوم ہو! ترک کر دینا چاہیئے۔

حفظ ماتقدم:۔ کھلی ہوا میں گھومنا اور کثرت کرنا۔ صبح ہوا خوری اور ٹھنڈے پانی میں غسل کرنا۔ یہ پُرانی کھانسی روکنے کے اچھے طریقے ہیں۔

گلا بیٹھ جانا۔ آواز بیٹھ جانا

(HOARSNESS & APHONIA)

وتران الصوتیان (VOCAL CHORDS) کے پاس کے عضلات کی مدد سے ہم لوگ آواز نکال سکتے ہیں۔ معمولاً ان کا تھوڑی دیر کے لئے یا مستقل مفلوج ہونے کا نام آواز بیٹھ جانا ہے: ورم نزخرہ، دق، سرطان۔ آتشک وغیرہ کی وجہ سے آواز بیٹھ جاتی ہے۔

ٹھنڈک لگنا۔ نزلہ، وغیرہ اسباب سے نزخرہ میں جو کمزوری پیدا ہوتی ہے اس کا نام گلا رکنا یا بیٹھ جانا ہے: اس کے علاوہ ہسٹیریا۔ چیخ کر بولنا گانا۔ تقریر وغیرہ کرنا اسباب سے گلا بیٹھ جانا یا آواز بیٹھ جانا مرض ہوتا ہے: روکھی یا کرخت آواز، گلے میں سُرسراہٹ۔ اور خشکی۔ کبھی کبھی گلے میں زخم۔ خشک کھُس کھُس، کھانسی، سانس میں تکلیف وغیرہ اس مرض کے خاص علامات ہیں۔

اس میں مندرجہ ذیل ادویات مفید ہیں۔

(۱) صرف آواز بیٹھ جانے میں فائٹولکا۔ (یکبارگی گلا بیٹھ جانے میں مزمن مرض میں۔) ہیپر سلفر۔ (گلا سائیں سائیں یا گھر گھرانا۔ فاسفورس (ان وتران الصوتیان کے فالج میں: کاربو وج۔ (مرض مزمن میں)

(۲) گلا بیٹھ جانے کے ساتھ سینہ یا سر میں نزلہ: ایکون۔ برایونیا۔ مرک کار۔ کاسٹیکم: ڈلکامارا: فاسفورس۔ سپونجیا:

(۳) گویوں، یا مقرروں کے بہت زیادہ نزخرہ سے کام لینے کی وجہ سے آواز بیٹھ جانے پر آرنیکا۔ کاسٹیکم: فائٹولکا۔ بیلاڈونا۔ کیلی بائی۔ برائٹا کارب۔ نزلہ کی وجہ سے گلا بیٹھ جانے پر کاسٹیکم ۶: اچھی دوا ہے۔ نزخرہ کے عضلات کے مفلوج ہونے سے گلا بیٹھ جانا:۔ اگزالک ایسڈ ۳۔ فاسفو ۳۔ یا سلکا ۳۔

گلا بیٹھ جانے اور معمولی آواز بیٹھ جانے میں کاسٹیکم ۶۔ (گلا خشک اگلے حصہ میں درد، تکلیف سے بلغم نکلنا۔ (گویوں اور مقرروں کے گلا بیٹھ جانے میں۔) مینگنم ۶۔) دمزمن گلا بیٹھا، بلغم پتلا نہ ہو۔) کاربو وج ۶۔ (کھانسی سینہ میں جلن، بدبو دار بلغم نکلنا۔ پھیپھڑے سے خون نکلنا بولنے میں یا شام کے وقت یا غذا کے بعد مرض کی زیادتی۔ کیلی بائی ۶ × سفوف ۳۰۔ دجلد جلد کھانسی، بہت زرد، لیسدار، سخت یا ڈوری کی طرح بلغم نکلنا۔

شام کے وقت یا جسم سے کپڑا اتارنے پر آواز کے بیٹھ جانے میں زیادتی) ہیپر سلفر ۶۔ دنرخرہ سے بہت بلغم نکلنے کے ساتھ آواز بیٹھنا۔ کبھی ہلکی اور کبھی سخت کھانسی، سانس کی تکلیف صبح یا ٹھنڈی ہوا لگنے پر، کھانسی کی زیادتی۔) زکام کے ساتھ آواز بیٹھی ہو۔ یا بچہ کف نہ نکال سکتا ہو، اور اس وجہ سے مُردے کی طرح پڑا ہو تو بوند بوند ٹھنڈا پانی پلانے سے اسکی بدحواسی دور ہو جاتی ہے۔ انٹم کروڈ، دھوپ یا گرمی لگنے کے بعد گلا بیٹھ جانے میں آرنکا ۶۔ دنرخرہ سے بہت کام لینا۔ جیسے زور سے گانا۔ تقریر کرنا۔ یا باتیں کرنے کی وجہ سے گلا بجھ جانے پر۔) آیوڈیم ۶۔ یا سفورس ۶۔ دکمزوری کی وجہ سے گلا ڈ کنے پر) جلسں ۳ ×۔ عورتوں کے حیض ہونے کے وقت آواز بیٹھ جانے میں۔) اگنیشیا فاس ۳ × بکس ماسکیٹا ۲ ×۔ یا پلسا ٹیلا ۶۔ (گلا بجھنا۔ مرض ہسٹیریا سے ہوا ہو۔) بیلا ڈونا ۳۰۔ (سر میں سردی لگنا۔ یا گلے کے ورم میں آواز بیٹھی ہو، آرم ٹرائفائلم ۳۰۔ نرخرہ کا درد، گلے میں زخم کے ساتھ آواز بیٹھی ہو۔)

علاج معاون

کھلی ہوا میں روز ٹہلنا یا کثرت کرنا۔ ٹھنڈے پانی میں صبح نہانا۔ یا ٹھنڈے پانی سے جسم پوچھنا۔ ہلکی غذا، گوشت نہ کھانا زیادہ مفید ہے۔ مرچ کے برابر سہاگہ منھ میں رکھنا چاہیئے۔ گل جانے پر بھی ایک ٹکڑا رکھنا چاہیئے۔ ایک گھنٹہ عمل کرنے سے شدید آواز بیٹھی۔ اکثر آرام ہو جاتی ہے۔

زوال قوت گویائی (APHASIA)

دل کی بات نہ کہہ سکنا۔ اسکو زوال قوت گویائی، کہتے ہیں۔ دماغ کے بیرونی حصہ کے مرض یا چوٹ سے (CORTICAL LESION) یہ حالت ہوتی ہے چنولوڈیم ۳×۶۔ آواز بند ہونے کی اچھی دوا ہے۔ بہرا پن کی وجہ سے آواز بند ہو تو لائیکوپوڈیم ۳۰۔ بہت کوشش کرنے پر ایک ادویات نکل سکے۔ سٹرامونیم ۳۔ جلس ۳۰۔ کیلی بردم ۳۰۔ ۱ وورا ناکارڈیم ۳۰۔ کی بھی کبھی کبھی ضرورت پڑتی ہے۔ پارہ کے غلط استعمال سے قوت گویائی کے زوال میں آرم ۶۔ یا نائیٹرک ایڈ ۶۔

۱۱۔ امراض آلہ ہضمی (STOMATITIS)

اس مرض میں منھ کے ڈھکنے والی سرخ، سوجی اور آماس میں درد۔ یا زخم ہوتا ہے۔ کبھی کبھی اس سے مواد نکلنے لگتا ہے۔ سانس میں بدبو۔ زبان سُرخ اور سوجی ہوئی۔ دانت کے مسوڑھے اور تالو کی سوجن؛ اس مرض کی مخصوص علامات ہیں۔

معدے کے فعل کی خرابی؛ خسرہ؛ پھوڑے کے بخار کے بعد منھ میں خوب جلتی ہوئی چیز کے جانے سے یہ مرض پیدا ہوتا ہے۔

دانت صاف نہ رکھنا پارہ کا غلط استعمال، زیادہ مقدار میں چونا یا شکر کھانا۔ مقوی غذا کی کمی۔ صحت قائم نہ رکھنے والی جگہ میں نہ رہنا۔ خون کی خرابی وغیرہ اسباب سے یہ مرض پیدا ہو سکتا ہے۔

اس میں مندرجہ ذیل ادویات مفید اور کارآمد ہیں۔

مرکیورس ۶۔ مسوڑھوں سے خون گرنا۔ منھ میں زخم۔ کیلی کلوراX۱۔ سفوف۔ بدبودار سانس کی آمد و رفت۔ منھ؛ گلا؛ زبان میں زخم۔

کاربوویج ۶۔ نمک یا پارہ کا غلط استعمال۔ مسوڑھے میں بدبو ہونا۔ یا خون گرنا۔ آرسنک ۳۰۔ زخم میں جلن ہونا۔ بہت کمزوری محسوس ہونا۔ بخار؛ نائیٹرک ایڈ ۶۔ یا ہیپر سلفر ۶۔ پارہ کی وجہ سے منھ میں زخم؛ بوریکس ۶×؛ سلفر ۳۰؛ سورینم ۲۰۰ ہلی بورس ۶۔ کریازوٹ ۶۔

نیٹرم میور ۶۔ مرکیوریس کارہ۔ وغیرہ ادویات علامت کے مطابق دینی پڑتی ہیں۔
علاج معاون: نمک، مرچ، کھٹی، گھی سے پکی ہوئی تیل کی چیزیں زیادہ مٹھائی کھانا ممنوع ہے۔ لیموں اس مرض میں بہت مفید ہے۔
کھانا کھانے کے بعد اچھی طرح منہ دھو ڈالنا چاہیئے۔ کیلی کارب ۱x۔ سفوف۔ یا سہاگہ گرم پانی میں گھول کر غرارہ کرنے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔

سانس میں بدبُو (FETID BREATH)

معدہ کی خرابی، اچھی طرح پرورش نہ ہونے کی وجہ سے، فرفوزا، پلیگ، محرقہ بطنی، خسرہ، چیچک، پھیپھڑہ سڑنا، مسوڑھوں کا زخم، دانت کے سوراخ میں یا اس کے پاس میں مواد ہونا، جوڑوں کی کہنہ بیماری، کھانے کے بعد اچھی طرح منہ نہ دھو ڈالنا وغیرہ اسباب سے سانس آنے جانے میں بدبو ہو جاتی ہے۔ اس میں مندرجہ ذیل ادویات مفید ہیں۔
آرنیکا ۳۔ اسکی اچھی دوا ہے۔ (خاصکر جب یہ معلوم ہو کہ کس وجہ سے بدبُو ہوتی ہے۔) کاربو وج ۶x سفوف۔ سڑے دانت، مسوڑھے کی بیماری یا زیادہ مقدار میں پارہ استعمال کرنے کی وجہ سے بدبُو۔ ہر روز تین بار دو ہفتہ تک استعمال کرنا چاہیئے۔ اسکے بعد ہیپر سلفر۔ یا نائیٹرک ایسڈ ۳۔ کے استعمال سے مرض جڑ سے آرام ہو جاتا ہے۔
نکس وامیکا۔ پلساٹیلا ۶۔ بدہضمی سے پیدا ہوئی بدبُو
پٹرولیم ۶۔ سانس میں پیاز کی طرح بدبُو
مرک وائی وس ۶x سفوف، آرم ۶۔ سپائی جیلیا ۳۔ سلفر ۳۰۔ وغیرہ دوائیں بھی گاہے گاہے ضروری ہو سکتی ہیں۔ مسوڑھوں میں مواد پیدا ہونے کی وجہ سے بدبُو ہو تو سلکا ۶۔ یا فاسفورس ۳۔ استعمال کرنا چاہیئے۔ فائیٹلس θ ایک ڈرام۔ (چار آونس پانی) لوشن دانت کے مسوڑھوں میں لگانا مفید و کارآمد ہے۔
علاج معاون: کھانا کھانے کے بعد منہ دھو ڈالنا صاف پانی پینا۔ کھلی ہوا کا استعمال۔ باقاعدہ نہانا (PERFUMED)

معطر کاربولک ایسڈ پانی کے ساتھ ملا کر اس سے منہ دھو ڈالنا چاہیئے تاکہ بدبو آنا بند ہو جائے۔

مسوڑھوں کا زخم (GUMBOIL)

یہ چھوٹا پھوڑا، دانت کے سوراخ (SCOKET) میں شروع ہو کر مسوڑھے یا گلے کے اندر سے پھٹ جاتا کرتا ہے۔ بوسیدہ دانت کی تکلیف (IRRITATION) یا ٹھنڈک لگنے کی وجہ یہ بیماری پیدا ہوتی ہے۔ دانت میں درد، گرمی کی تپکن، سوجن، اور مواد پڑنا۔ پھوڑے کا پھٹ جانا۔ تپ سادہ، وغیرہ، اس مرض کے خاص علامات ہیں۔

مسوڑھا پھٹ جانے سے یہ تکلیف کم ہوتی ہے۔

اس میں مندرجہ ذیل ادویات مفید و کار آمد ہیں۔

مرک وائی وس ۳۰x۶x۶ یسفوف۔ کم از کم دو ہفتہ استعمال کرنا چاہیئے۔ یہ اس مرض کی بہت اچھی دوا ہے۔ برابر درد نہ یادہ تھوک نکلنا مسوڑھا سوجنا۔ اور اس میں ٹنک۔ بیلاڈونا۔ ۳x۔ (دو تین خوراک) سر میں تپکن درد، منھ تمتایا۔ آواز درد، روشنی برداشت نہ ہونا۔

فاسفورس ۳۔ نیچے کے جبڑے کے دانتوں کا زوال، اسی وجہ سے مسوڑھوں کا زخم۔ سلفر ۳۰۔ مسوڑھوں کا کہنہ زخم۔

ہیپر سلفر ۶۔ مواد پیدا ہونے کے وقت (یعنے جب سوجن، ملائم رہتی ہے۔ اور تپکن ہوتی ہے۔ پیٹ کو خشک کرنے میں مدد گار ثابت ہوتی ہے۔ سلکا ۶۔ پھوڑا پھٹ جانے کے بعد۔

گوند خوب گرم کرنا۔ گرم حالت میں ہی (یعنی جس قدر مریض برداشت کر سکے) تکلیف دہ مسوڑھوں میں لگا رکھنے سے درد کم ہو جاتا ہے۔ ضرورت محسوس کرنے پر پلٹس لگانا۔ یا مسوڑھے میں نشتر لگانا۔ اور دانت نکلوا ڈالنا بھی مناسب ہے۔

منھ کا زخم (APHTHAE OR THRUSH)

منھ صاف نہ رکھنا۔ سوء ہضمی، قبض، پارے کا استعمال،

مثلاً آتشک وغیرہ اسباب سے یہ بیماری پیدا ہوتی ہے۔
بورکس ۶۔ اور مرکیوریس۔ اس مرض کی خاص دوائیں ہیں۔
کاربوویج ۶۔ پارہ وغیرہ کے اسباب استعمال سے منہ کا زخم۔
نائیٹرک ایسڈ ۶۔ آتشک سے پیدا ہونے پر: نیٹرم میور ۶۔ آرسنک ۶۔
ایتھم ٹارٹ ۶۔ سلفر ۳۰ وغیرہ ادویات بھی گاہے گاہے ضروری ہوتی ہیں۔
منہ کی سوجن اور مرض زبان کا بیان ملاحظہ ہو۔ خالص شہد اور پتلی ایکھ کا گڑ انگلی میں لگا کر بچوں کے منہ کے زخم میں لگا دینا چاہیئے۔

پرانے دست (SPRUE)

یہ ایک کہنہ بیماری ہے۔ ممالک ہندوستان، سنگلدیپ، چین، جاپان وغیرہ میں یہ مرض پھیلتا ہے۔ منہ سے معقد تک تمام جگہ غذا کی نالی کا ورم، زبان یا گلے میں درد، زبان اور مسوڑھے میں زخم، اسہال، اور جگر کا کمزور ہونا۔ ان علامات کے رہنے پر دورالبطن، کہلاتا ہے مردوں کی بہ نسبت عورتوں کو۔ اور ہندوستانیوں کی بہ نسبت یورپینوں کو یہ بیماری زیادہ ہوتی ہے۔

زبان اور مسوڑھے میں زخم۔ بدہضمی، پتلے دست۔ دن کے اول حصہ میں بار بار پانی کی طرح زردی مائل، یا کیچڑ کی طرح۔ یا لیسدار دست، دست اکثر ترشی بودار ہوتے ہیں۔ جگر آہستہ آہستہ چھوٹا ہو جاتا ہے۔ زبان سرخ ہوتی ہے۔ اور درد ہوتا ہے۔

قوت ذائقہ شامہ کا زوال ہوتا ہے۔ کبھی گرمی بڑھ جانا۔ وغیرہ اس مرض کے علامات سابقہ ہیں۔ اسکے بعد کمی خون، بہت پسینہ نکلنا۔ اور سستی وغیرہ علامات پیدا ہو کر مریض مرجاتا ہے۔

کبھی کبھی کئی برس تک یہ بیماری چلا کرتی ہے۔

علاج:۔ سلفر، آرس، بورکس، اور فاسفورس عمدہ دوائیں علامات کے مطابق دینا چاہیئے۔ مرض کے شروع حالت میں مریض کو بستر سے نہ اٹھانا چاہیئے۔ پیٹ ڈھکا رکھنا ضروری ہے۔ منہ کے

زخم کے لئے پھٹکری کا سفوف یا بورک ایسڈ کا لوشن خارجاً استعمال کیا جاسکتا ہے۔ مرض کے شروع میں مریض کو صرف دودھ دینا چاہیئے اگر دودھ برداشت نہ ہو تو کچے گوشت کا عرق (RAW MEAT JUICE) دینے کی چند لوگ رائے دیتے ہیں۔ اس سے کافی فائدہ ہوتا ہے۔

گوشت خورہ

(CANKER OF THE MOUTH)

کم سن بچوں کے جن میں سل کا مادہ موجود رہتا ہے۔ یا ان مریضوں کے جو مناسب غذا نہیں پاتے۔ منہ میں سڑا یا گلا زخم ہوتا ہے۔ مسوڑھے میں سفید سوراخ ہوتے ہیں؛ یا مسوڑھے دانتوں کو چھوڑ دیتے ہیں۔ دانت گر جانا چاہتے ہیں؛ سانس میں بدبو۔ ہونٹھ سُرخ؛ زبان یہاں تک کہ چہرہ کا گلنے لگنا۔ تھوک میں بدبو۔ ماؤف جگہ سے پانی نکلنا۔ اس مرض کی خاص علامات ہیں۔ اس میں مندرجہ ذیل ادویات مفید وکارآمد ہیں۔

مرک کار ۶۔ ۳x ۶x۔ سفوف۔ ہر گھنٹہ پر استعمال کرنا چاہیئے۔ اور ایسڈ میور ۱x (۱۲ چار ڈرام گلیسرین میں ملا کر) کے ذریعہ سے دو گھنٹہ کا وقفہ دیکر منہ دھو ڈالنا چاہیئے۔ اس مرض کی بہت اچھی دوا ہے۔ اگر مرک کار سے فائدہ نہ ہو تو آرسنک ۳x۔ استعمال کرنا چاہیئے۔ پارہ کے نامناسب استعمال سے پیدا ہوا سڑا زخم ہونے پر کار بو وج ۶۔ یا ایسڈ نائیٹرک ایسڈ ۳۔ دینا پڑتا ہے۔ کیلی کلور کا لوشن بھی فائدہ کرتا ہے۔ کاڈ لیور آئیل بھی کبھی کبھی دیا جاسکتا ہے۔ (منہ کا زخم کا بیان ملاحظہ ہو۔)

دانت کا درد (TOOTHACHE)

تبدیلی موسم؛ بدہضمی؛ حمل کی حالت میں سردی لگنا۔ وجع مفاصل صحت خراب ہونا۔ ان سب اسباب سے دانت میں درد ہوتا ہے۔

علاج:۔ اکثر ہر قسم درد دنداں میں شروع میں پلانٹیگو Q. مسوڑھے میں لگانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ ٹھنڈی میں دانت کا درد۔ ٹھنڈے پانی سے درد کم ہونا۔ ایک طرف کے درد میں ایکونائٹ ۳x۔

سانس میں بدبو قبض اور بوسیدہ دانتوں میں درد۔ کریازوٹ۔ (حاملہ کے دانتوں میں درد۔ کریازوٹ ۶x۔ فائدہ کرتا ہے) دانت کے مسوڑھوں میں چبھونے کی طرح درد۔ یا تپکن کے ساتھ کچھ دانتوں کے ماؤف ہونے میں۔ اور اس کے اِدھر اُدھر ہونے پر بیلاڈونا) سردی سے پیدا ہوئے درد دندان میں دانت کی جڑ نہیں سڑتی) منھ میں کوئی چیز داخل ہونے پر دبا رکھنے کی طرح درد۔ اور بہت جلد یہ درد کم ہو جاتا ہے۔

بستر کی گرمی یا کوئی گرم چیز کھانے سے بھی تیسرے پہر یہ مرض بڑھ جانیکی وجہ سے اس علامت میں پلساٹیلا۔ ۳۰۔ ٹھیک شام کے وقت دانتوں میں درد، اور زبان پر گاڑھا سادہ میل جمنا انٹم ۶۔ دانت لمبا معلوم ہو، دانت پر دانت رکھنے، یا ٹھنڈا پانی لگنے سے کن کنانا؛ رات میں سر کے کنارے تک درد کا بڑھنا سینکنے سے دبنے کی علامت میں آرسنک ۶۔ عصبی درد۔ دندان میں دانت اٹھا ہوا معلوم ہونا۔ دانت کی جڑ اور گال سوجنا۔ گرم چیز کھانے پینے یا بستر کی گرمی سے درد بڑھنا کیموملا ۶۔ فائدہ کرتا ہے۔

* دانت کی جڑ میں درد۔ اور اخراج خون؛ منھ خشک؛ لیکن پیاس ندارد۔ چبانے کے وقت درد معلوم ہونے کی علامت میں۔ کاربو وج ۶۔ کیڑے سے پیدا ہوا دانت کا درد۔ اور حاملہ کے دانت کے درد میں اور دوسرے دوسرے دانت کے درد میں مرکیورلیس ۶۔ چہرہ کے چاروں طرف نوچنے یا بھونکنے کی طرح کے درد۔ کان تک پھیلے بہت لار بہنا۔ رات میں درد بڑھنے کے علامات میں؛ مرکیورلیس ۳۔ سفوف استعمال کرنا چاہیئے۔

دانت میں ہوا لگنے ہی سے درد کا بڑھنا۔ دانت بڑا معلوم ہونا۔ بائیں جانب درد زیادہ کھانے کے وقت دانت ٹھنڈے معلوم ہونے کی علامت میں سلفر ۶۔ پارہ کے استعمال سے پیدا ہوئے درد میں بہت لار بہنے کے ساتھ مسوڑھے سے خون نکلنے پر نائیٹرک ایسڈ ۶۔

بوسیدہ دانت میں بہت درد؛ اور اس کے ساتھ ہی دوسرے

دوسرے دانتوں میں درد ہونا۔ ٹھنڈا پانی چھونے سے درد کا بڑھنا۔ وغیرہ علامتوں میں سپائی جلیا ۳۔

ٹھنڈے پانی سے درد کم ہونے پر، کانیا ۳ ×۔ دانت سیاہ یا سیاہ لکیریں یا پڑیں۔ اور ٹیڑھے دانت کی جڑ میں ناسور یا سوجن جیفس میں درد دندان؛ نوچنے یا چبانے کی طرح دانت میں درد ہونے پر، کوئی چیز چبھنے کی طرح درد۔ (درد کان تک محسوس ہوتا ہو۔) گالوں میں بھی تپکن کی طرح درد۔ دانت کی جڑ سوجی، اور سفید۔ ٹھنڈی چیز کھانے، پینے سے درد بڑھنا اسٹے فی سیگریا ۳۔ دانت کا طبقہ (پرت (ENAMEL) میل سے بھرا ہونے پر؛) کلکیریا فلوریکا ۱۲ ×۔ سفوف۔

دانت اکھاڑنے کے بعد نقلی دانت لگانے کی وجہ سے دانت میں درد ہونے پر آرنیکا ۳۔ یا سمفائٹم یا کیلینڈولا Ø۔ ٹھنڈا پانی یا ہوا لگنے کی وجہ سے درد میں کلکیریا کارب ۶۔ دانت میں زخم اور دانت بڑھے ہوئے معلوم ہونے پر رسٹاکس ۳؛ کافی یا شراب پینے کی وجہ سے دانت میں درد ہونے میں؛ نکس وامیکا ۱ ×۔ بہت زور سے درد ہو۔ یا خراب صحت کی وجہ سے دانتوں میں درد۔ چائنا ۳۔

دانت لانبے اور اوپر اٹھے معلوم ہونے پر؛ اور حقہ پینے کے بعد درد بڑھنے پر؛ برایونیا ۳۔ خاموش بیٹھے رہنے پر درد بڑھنا۔ گمنیشیا کارب ۶ نکس ماسکاٹا ۶۔ ہائی اوسیامس ۶۔ ہیپرسلفر ۳۔ مگنیشیا فاس ۳ ×۔ سفوف۔ (گرم پانی کے ساتھ) فاسفورس ۶ بیکسٹس ۶۔ سلکا ۳۰۔ ڈلکا مارا۔ بیچ بیچ میں ضروری ہو سکتی ہیں بسرد ہوا لگ کر دانت درد ہونے پر، ایکونا ۳ ×۔ کیموملا ۶۔ بیلاڈونا۔ برساتی ہوا لگ کر دانت درد ہونے پر۔ ڈلکا مارا ۶۔ مرکیوریس ۳۔ نکس ماسکاٹا ۳ ×۔

وجع مفاصلی:۔ درد دندان میں۔ برایونیا ۳۔ ایکونا ۳ ×۔ کیموملا ۶۔ سمی سی فیوگا ۶۔ نہایت مفید و کارآمد ہے۔

بد ہضمی کی وجہ سے درد دندان۔ نکس وامیکا ۶۔

پلساٹیلا ۶۔ برایونیا ۳۔ مرکیورلیس ۳۔ آرسنک۔ البم ۶۔

دانت میں سوراخ ہونے پر، یا دانت بوسیدہ ہونے کی وجہ سے دانت میں درد: کریوزوٹ ۶۔ مرکیورلیس ۳۔ انٹم کروڈ ۶۔ سلیکا ۳۰۔ کیموملا ۶۔ یوفوربیا ۳x۔ اعصابی درد دندان میں: کیموملا ۶۔ آرسنک ۳۰۔ لینیٹے گو ۱۔

سردی لگ کر درد بڑھنے میں: ایکونائیٹ ۳x۔ آرسنک ۳۰۔ روڈوڈینڈران ۳x۔ گرم چیزوں کے کھانے سے زیادتی: کیموملا ۶۔ برایونیا ۳۔ انٹم کروڈ ۶۔

سینکنے سے کم ہوجانے پر: میگنیشیا فاس ۳x۔ سفوف۔

عام اُصول

دانت ٹھیک رکھنے کے خیال سے اکثر لوگ طرح طرح کے منجن، تمباکو کا سفوف، زردہ، اور چرٹ کا استعمال کیا کرتے ہیں۔ لیکن اس سے نقصان ہی زیادہ ہوتا ہے۔ چائے، کھریا، پان، یا پھٹکری کے سفوف سے دانت ملنے سے اکثر فائدہ ہوتا ہے۔ دانت اگر اوپر اٹھ آوے تو اس کو نکلوا دینا ہی اچھا ہے۔ کافی مٹھائی، یا تمباکو کھانا چھوڑ دینا چاہیئے۔ ہلتے ہوئے دانت میں غذا جانے پر سینک میں روئی لگا کر اسے نکال ڈالنا چاہیئے۔

درد والے دانت میں روئی کلوروفارم یا کریازوٹ میں تر کر کے، اور اسپرٹ کیمفر یا محلل گوگل (DILUTE MYRRH) مسوڑھے میں ملنے سے تھوڑی دیر کے لئے فائدہ ہوسکتا ہے۔ دانت کے شدید درد میں امرود کے پتے کو جوش دیکر اس پانی سے کلی کرنے سے درد کم ہوجاتا ہے۔ خوب سرد، اور خوب گرم چیز کھانا۔ دانت کے لئے نقصان دہ ہے۔ ڈاکٹر فج حرائڈ کہتے ہیں کہ پیر کا انگوٹھا چٹخانے سے اسی وقت دانت کا درد اچھا ہوجاتا ہے۔ (انڈین میڈیکل ریکارڈ، اپریل ۱۹۲۲ء دیکھئے!)

امراضِ زبان

(DISEASE OF THE TONGUE)

عموماً ہاضمہ کے فعل کی حالت محسوس ہونے پر بھی زبان ایک علیحدہ

عضو ہے اسلئے ہاضمہ کے فعل میں خرابی نہ ہونے پر بھی اس میں بہت قسم کی بیماریاں پیدا ہو سکتی ہیں۔

سوزش زبان (GLOSSITIS)

زبان سُرخ سوجی۔ اور درد ہو۔ اسکو ورم زبان، یا سوزش زبان کہتے ہیں۔ اس میں زبان مُنہ سے باہر نکل آتی ہے زیادہ رال گرتی ہے۔ کھانے، نگلنے، اور بولنے میں تکلیف ہوتی ہے۔ اور سانس بند ہونے کی تیاری ہو سکتی ہے۔ جراثیم ہی اس بیماری کے خاص اسباب ہیں۔ سردی، کمزوری، زبان میں زخم، یا چوٹ، زیادہ پارہ کھانا اس بیماری کے دوسرے اسباب ہیں۔

علاج

مرک وائی وس ۳×۶ سفوف۔ اس مرض کی اچھی دوا ہے۔ اگر پارہ کا غلط استعمال نہ ہوا ہو) اے پس ۳×۳۰۔ (زبان زیادہ سوجی ہو) پارے کے غیر مناسب استعمال سے زبان کے مرض میں نائیٹرک ایسڈ ۳-۶-۳۰ اور ۶- ہیپر سلفر ۶- یا کاربو وج ۶- آرنیکا ۳×۰ (زبان میں سوراخ ہو جانے یا چوٹ لگنے پر۔)

زخم زبان (ULCERS)

زبان پر چھوٹی چھوٹی پھنسیاں ہونے پر وہ سرخ ہو جاتی ہے۔ خشک ہو جاتی ہے۔ اور درد ہوتا ہے۔ اور کبھی کبھی پھٹی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔

علاج

مرک بن ۲×۔ سفوف؛ اس مرض کی بہترین اور کارآمد دوا ہے۔ (اگر پارہ کا غلط استعمال نہ ہوا ہو) آرس ۶۔ یا ہائی ڈراسٹس ۳× بھی گاہے گاہے ضرورت پڑتی ہے زیادہ مقدار کے استعمال سے زبان میں چھالے پڑجائیں تو نائیٹرک ایسڈ ۲۰۔ یا ہیپر سلفر ۶۔ ۳۰: دینا چاہیئے۔

شیشے کے بڑے گلاس میں پانی بھر کر اس میں پانچ چھ بوند محلول نائیٹرک ایسڈ، یا ہائی ڈراسٹس، پانچ چھ قطرے ڈال کر اس سے روز تین، چار مرتبہ کلی کرنا چاہیئے۔

زبان کی اور چند بیماریاں:۔ زبان کے خراب پھوڑے ہیں،

کیلی سائیٹس ۳؛ زبان میں طلق، یا زبان کٹی یا خشک معلوم ہونے پر؛ ایلیومن ۳۔ زبان بہت سُرخ ہونے پر؛ اور زبان پر دانت کا داغ دکھائی دینے پر؛ ہائی ڈراسٹس ۱x۔۳۰۔ زبان خوب خشک ہونے اور پھٹ جانے پر؛ اسس ون ۳؛ ورم زبان میں۔ اور بہت گرم چیز کھانے اور پینے کی وجہ سے زبان میں سوزش ہونے پر؛ کنتھرسس ۳۔ زبان میں چھالے پڑنے اور جلن ہونے پر؛ نیٹرم میوریٹ۶؛ زبان اکڑ جانے پر؛ کاسٹیکم ۶۔ زبان میں آماس یا کڑا پن ہونا۔ اور حرکت نہ کر سکنا وغیرہ علامات میں ڈلکمارا ۳۔ زبان سن معلوم ہونا۔ اور بول نہ سکنا جلسیمم ۳ بر مرض آتشک کی وجہ سے زبان کی بیماری میں فلورک ایسڈ ۳۔ زبان پر چھوٹے چھوٹے سوراخ کی طرح دکھائی دینے پر آرجنٹ نائی ۶۔ زبان کے نیچے پھنسیاں ہونے پر۔ لائیکوپوڈیم ۱۲۔۳۰۔ مواد ہونے پر؛ یا سڑن شروع ہونے پر؛ ہیپر سلفر ۶۔ ان تھراسی نم ۶۔ نائیٹرک ایسڈ ۶۔

علاج معاون

گھی اور عرق پان گرم کر کے زبان پر مالش کرنے سے زبان کا زخم اچھا ہو جاتا ہے۔ کلکتہ میڈیکل کالج کے سابق پروفیسر ڈاکٹر گڈیو چکرورتی؛ اسی ترکیب سے بہتوں کو اچھا کرتے ہیں۔ انھیں بروئی ذات کی ایک عورت سے یہ ترکیب پہلے پہل معلوم ہوئی تھی۔ کھانے میں تکلیف ہونے پر؛ دودھ، سوجی کی کھیر؛ کھچڑی وغیرہ دی جا سکتی ہے۔ لیکن بخار رہنے پر ساگو، بارلی؛ وغیرہ ہلکی چیزیں دینی چاہئیں۔

خناق مطلق۔ اور ورم مطلق

(QUINSY AND SOR THROAT)

سردی کی وجہ سے گلے میں درد ہونے کی وجہ پر آواز بلند گانا۔ بولنا تقریر کرنا۔ بیٹھی ہوئی آواز کی حالت میں چیخنا۔ آتشک کا زخم۔ وغیرہ اسباب سے یہ مرض پیدا ہوتا ہے۔ شروع میں منھ کے اندرونی حصہ کا ورم۔ کوا بڑھا ہوا۔ اور لوزتان آماس کر جاتے ہیں۔ اسکے بعد

گلے کے اندر لعابدار جھلی میں زخم ہو جاتا ہے۔ اور گلا سُرسُراتا ہے۔ خراش مریض بار بار کف نکالنے کی کوشش کرتا ہے کوئی چیز نہیں نگل سکتا ہے۔ سانس لینے اور چھوڑنے میں تکلیف ہوتی ہے۔

علاج

گلے کے درد شدید میں بہت گرمی؛ نگلنے میں درد؛ گلا سُرخ؛ آنکھیں چمکیلی؛ چہرہ سُرخ؛ سر میں درد وغیرہ علامات میں بیلاڈونا ۳×۳۔ سوزش کے ساتھ زخم؛ سانس کے ساتھ زخم؛ سانس رک جانے کے علامات ہونے پر؛۔ مرک کارب ۳۔۶۔ گلے میں معمولی درد، اور آماس؛ کچھ نیلگوں، سُرخ زخم؛ لار گرنا سانس میں بدبو وغیرہ علامات میں مرک کار۳۔ تیز بخار کے ساتھ گلے میں زخم؛ ایکونائٹ ۳×۔ نیند کھلنے کے وقت گلا خشک محسوس ہونا گھونٹ نگلنے کے وقت گلے میں گولی سی چیز اٹکی محسوس ہونا۔ گلے میں بیگنی، یا سُرخ رنگ کی دکھائی دینا گلے کی بو ناقابل برداشت؛ گلے کے باہر تھوڑی سوجن کے علامات میں لیکسس ۶۔

کوا بڑھ جانے پر کلکیریا فاس ۶× سفوف۔ ۳۔ اور کیلی میور ۳۔ سفوف ۳۔ گھونٹ نگلنے کے وقت گلے میں درد؛ ورم تالو؛ زخم سے مواد نکلنے کے علامات میں۔ (مزمن حالت میں) برائٹا کارب۔ بلند آواز سے تقریر یا گانے کی وجہ سے گلے میں زخم ہونے پر؛ آرنیکا ۳ گلے کے مزمن زخم میں کلکیریا فاس ۱۲× سفوف۔ کبھی کبھی آرسنک ۶۔ ایلیومنا ۶۔ فائی ٹولکا ⊙۔ ۳ (گلے کے اندر نیلا رنگ اور سوجا ہوا۔) نوکا مارا ۶۔ کاسٹیکم ۶۔ ہیپر سلفر ۶۔

(گلے کے زخم پکنے کی علامت میں۔) نائیٹرک ایسڈ ۶۔ (گلے میں چبھنے کے ایسا درد؛) سلفر۔ ۳۔ رسٹاکس ۶؛ مرک آیوڈ ×۔ سفوف۔ ہائی ڈراسٹس ۳×۔ آرجنٹم نائیٹریکم ۶؛ بھی دیئے جاسکتے ہیں۔

سردی لگنا۔ یا فلالین وغیرہ گرم کپڑے سے ہمیشہ گلا بند رکھنا یا زیادہ بولنا منع ہے۔ غذا میں ہلکی چیزیں کھانی چاہئیں مچھلی

گوشت نہ کھانا ہی اچھا ہے؛ داڑھی، مونچھ بڑھائے رہنا اچھا ہے۔

ورم لوزتین (TONSILLITIS)

لوزتین۔ (یعنی تانو کی دونوں یا ایک جانب کی بادام کی طرح کی گلٹیاں)، سرخ، گرم ہونا اور سوجن کا نام ورم لوزتین ہے۔ سوزش کی حالت میں بخار، درد سر، سانس میں تکلیف، نگلنے میں تکلیف۔ منہ سے زیادہ تھوک نکلنا جسم میں درد۔ آواز بیٹھی وغیرہ علامات موجود رہتی ہیں۔ اچھی طرح علاج نہ ہونے پر، ماؤف جگہ میں زخم ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد یہ زخم پھٹ کر مواد نکلنے پر یہ بیماری مزمن ہو جاتی ہے۔

حالت کہنہ میں زبان کی جڑ والی گلٹی اتنی بڑھ جاتی ہے کہ نگلنے کی طاقت نہیں رہ جاتی۔ اور کوا ایک جانب ٹیڑھا ہو جاتا ہے۔

علاج

(شدید حالت میں) داہنے جانب کی زبان کی جڑ کا سرخ ہونا۔ اور آماس کرنا۔ بیلاڈونا ۳ x۔ اس سے فائدہ نہ ہو تو مرکیورئیس ۳ x؛ گلا، سوڑھا اور زبان کا آماس کرنا۔ لار گرنا۔ نگلنے میں تکلیف؛ بدبو دار سانس، منہ میں چھالے؛ زیادہ پسینہ نکلنے کی علامت میں مرک بن الیوڈ ۳x مواد پڑنے کو ہو تو ہیپر سلفر ۶۔ بائیں جانب زبان کی جانب زبان کی جڑ سرخ اور سوجی؛ بائیں طرف سے جلن شروع ہو کر دائیں طرف پھیل جائے۔ لائیکو ۱۲-۳۔ تالو بڑھنے پر کلکیریا آیوڈ، ۳x۔ سفوف۔ (خناق مطلق، اور ورم گلو کا بیان ملاحظہ کیجئے۔)

(مزمن حالت میں مندرجہ ذیل علاج ہونا چاہیئے۔)

برائٹا کارب ۶۔ ایک اعلیٰ درجہ کی دوا ہے۔ خاصکر آماس، زیادہ ہونے پر، معمولی سردی لگنے سے تکلیف بڑھ جاتی ہے۔

ٹانسل متورم؛ ان میں معمولی چبھنے جیسا درد محض پانی یا دودھ ہی نگل سکے گلے میں جیسے ڈاٹ لگی ہوئی ہے کھانا نگلنے کی کوشش کرتے ہیں ایسی تکلیف ہو جیسے گلا گھٹ رہا ہے برائٹا میور ۶؛ یا مرک آیوڈ۔ نگلنے میں تکلیف۔ نگلنے میں ایسا معلوم

ہو کہ گلے میں کچھ اڑا ہے۔ مواد پڑنے والا ہو، یا سڑن شروع ہوگئی ہو۔
کلکیریا فاس ۳x۔ سفوف زیادہ آماس، پیشاب میں بدبو۔
اور رنگ سیاہ۔ کوے کا بڑھنا۔

کلکیریا کارب ۶۔ رات کے وقت پسینہ لیسدار، ہاتھ پیر ٹھنڈے
ہونے پر، ٹانسل اور اردگرد کی جگہ متورم۔ نگلنے پر سوئی گڑنے کی سی تکلیف۔
اسے پس ۳۔ تھوجا۔ فائٹولکا ۳x۔ ہیلیکا ۶، سلفر ۳۰۔ اگنیشیا ۶۔ کیلی آیوڈ۔
۳x، تھوجا ۳۰۔ (ٹیکہ لگوانے کے بعد کے علامات میں)۔ بے سی لی نم ۳۰۔
(خاندان میں دق کی بیماری رہنے پر۔) مرک والی۔ (پھوڑے میں مواد،
ہونے پر، اس کے ساتھ جلد نکل جانے کے لئے) سلفر ۳۰۔ مرض کا بار بار
حملہ ہو۔) اور سورائنم ۳۰۔ علامات کے مطابق دینا چاہیئے۔
کبھی کبھی ورم لوزتین کسی طرح اچھا نہیں ہوتا۔ ایسی حالت میں حسب
ذیل ادویات علامات کے مطابق۔ (ہر ایک دو ماہ تک) استعمال کرنے سے
مرض بالکل اچھا ہو جا سکتا ہے۔ سلفر ۳۰۔ کلکیریا کارب ۳۰۔ تھوجا ۳۰۔
کلکیریا فاس ۳x، سفوف، مرک بن آیوڈ ۶x، سفوف۔ کلکیریا آیوڈائڈ
۳x سفوف اور بیلیڈنم ۳۰، (ہفتہ میں صرف ایک مرتبہ) اور ٹیوبرکیولی نم
۲۰۰۔ (ہفتہ میں ایک مرتبہ) دینا چاہیئے۔ گرم دودھ، یا گرم پانی کی کلی کرنا چاہیئے۔

ورم معدہ (GASTRITIS)

شدید ورم معدہ۔ پیٹ کا درد۔ دبانے سے زیادہ ہو، برابر سرد
پانی پینے کی رغبت، لیکن پیٹ میں نہ ٹھہرتا ہو۔ ہر وقت پیٹ بھاری،
معلوم ہوتا ہو۔ اور منہ خراب، بد ذائقہ ہو، سانس کی آمد و رفت میں
تکلیف ہو، زبان پر سفید یا زرد میل کا پرت، اور سستی وغیرہ علامات
کا معلوم ہونا۔ حاد مرض ورم معدہ بہت کم ہوتا ہے۔
ورم معدہ مزمن: معدہ میں جلن، قے کی صفرا، یا لیسدار بلغم گرنا
زبان کے بیچ میں میل کی تہہ جمی ہو۔ لیکن کنارے کا

کنٹھ کا حصہ سُرخ، ورم سینہ اپیٹ پھولنا، پیاس، ہاتھ و پیروں میں جلن قبض۔ پیشاب سُرخ، وزن میں تھوڑا ہونا وغیرہ علامات۔
تلی، جگر، آلات، پیشاب کی بیماری کی وجہ سے معدہ کا ورم ہو سکتا ہے۔ بہت کھانے پینے، بدہضمی، یا زہریلی چیزیں پیٹ میں جانیکی وجہ سے یہ بیماری بڑھتی ہو۔

علاج

(شدید یا مزمن ورم معدہ میں)، آتشک ۲x۔ سفوف ۳۰، ۳۰x۔
درد میں بہت جلن ہو۔ (گویا آگ میں جلا جاتا ہے)
پیاس، بھوک ندارد، قے یا متلی، کھانے پینے کے بعد ہی قے، نبض تیز ہونا۔ وغیرہ علامات ہیں۔ پانی کے ساتھ آرسنک استعمال کرنے پر بھی اگر قے ہو جائے تو آرسنک ۲x۳x۔ سفوف (بغیر پانی کے) استعمال کرنے پر فوراً تعجب خیز فائدہ ہوتا ہے۔ (ڈاکٹران ہیوج۔ بیرۂ فرنگمن، وغیرہ معالج اس مرض کی ایک ہی دوا سمجھتے ہیں۔)
ہائیڈراسٹس ۲x۳۰۔ یہ مرض کی بہت اچھی دوا ہے۔
قے، یا اسہال ہونے پر اپیکاک ۳x۔ اپیکاک سے قے بند ہو کر اسہال موجود رہنے پر پکس دینا چاہیئے۔ برابر ڈکار آتی رہے تو کاربو وج ۳x سفوف یا نکس وامیکا ۳۰۔ دینا چاہیئے۔ یکایک بیماری کا سخت حملہ ہونے پر کیمفر Ø۔ کا استعمال نہایت مفید و کارآمد ہے۔
زبان میلی آلودہ۔ قے یا کھائی ہوئی چیز کی بو ڈکار آنا، انٹم کروڈ ۶۔ معدہ کے آماس کی وجہ سے برابر تکلیف معلوم ہونے پر مرک کار ۶۔
پانی کے علاوہ تمام چیزوں کا ذائقہ کڑوا۔ پیاس، معدہ میں درد۔ اور سردی رہنے پر، ایکونائٹ ۳۔ چائے سے پیدا ہوئے مرض میں تھوجا ۳، ۳۰۔ معدہ میں کمزوری اور اس کا خالی محسوس ہونا۔ جعفر اخون، اور بلغم کے ساتھ کھائی ہوئی چیز کی ڈکار آنا وغیرہ علامات، فاسفورس ۶۔ بیلاڈونا ۶۔ کینتھرس ۶ کیمفر Ø ہائیوسیامس ۶۔ آرسینکم البم ۳x۳۰۔ بسمتھ ۶۔ ملی فولیم ۱x۔ مرکیوریس سول ۶۔ برائی اونیا ۳x۔

سلفر ۶۔مزمن مرض میں علامات کے مطابق دینا چاہیئے۔
معدہ میں زخم ہونے پر آرسے نکم البم ۳۔ یا کیلی بائی کروم ۶۔کریازوٹ ۱۲۔ہائی ڈراسٹس ۲×۶۔ مرض سوہضمی ملاحظہ ہو۔
کوئی زہریلی چیز کھانے پر اگر ورم معدہ ہو تو اس زہریلی چیز کا تریاق (ANTIDOTE) استعمال کرنے سے مرض جڑ سے جاتا رہتا ہے۔
مزمن بیماری میں صبح ٹھنڈا پانی پینا مفید رہے۔

معدہ کا مزمن زخم

(CHRONIC ULCER OF STOMACH)

بیٹھ کے بیچ میں اور معدہ میں تیز درد، اور جلن۔ کھانے پینے کے بعد ہی درد کا بڑھنا، منہ میں ہمیشہ پانی بھر آنا۔ کھائی ہوئی غذا قے کرنا۔ (دیکھنے میں کافی کے سفوف کی طرح۔) نبض ضعیف، کمی خون، اور (عورتوں کی) حیض کی خرابی وغیرہ "مزمن حالت زخم معدہ" کی مخصوص علامات ہیں۔ اس کے ساتھ ہی آنتوں کو ڈھکے رہنے والی جھلی کا ورم، یا قے الدم، علامات ہونے پر مرض ... سمجھا جاتا ہے۔
مریض کو قابل ہومیوپیتھک معالج کے سپرد کرنا چاہیئے۔

علاج

کریوزوٹ، آرسے نکم، ہائیڈراسٹس، کیلی بائی کروم، اور ارجنٹ نائی: (علامات کے مطابق) اس مرض کی مخصوص دوائیں ہیں۔ قے الدم، ہونے پر یعنی قے الدم، (قے میں خون آنا جس کا بیان اس کے بعد ہے۔ ملاحظہ کرنا چاہیئے۔

برابر برف کا ٹکڑا چوسنا، یا برف کا پانی پینے سے درد، اور قے، بند ہو سکتی ہے۔ جلد ہضم ہونے والی چیزیں کھانا۔ سوڈا واٹر کے ساتھ دودھ آرارو ٹ، وغیرہ ہلکی غذا۔ اور ضرورت ہونے پر طاقت بنانا چاہیئے۔
تمباکو کھانا نقصان دہ ہے۔

خون کی قے (HAEMATEMESIS)

دھوپ میں گھومنا، بہت کسرت، بہت غصہ ہونا، زیادہ جماع،

حیض نہ ہونے کی وجہ سے خون کی قے ہوتی ہے: کھار، نمک، اور ترش کھٹی چیزیں: اور مرچ وغیرہ تیز قسم کی چیزیں زیادہ کھانے کی وجہ سے اور خون خراب ہونے پر بہا وہی صفراوی خراب خون، آنکھ، کان، ناک، یا منھ سے یعنے اوپر کے راستہ سے اور ذکر، فرج یا مقعد وغیرہ نیچے کے راستہ سے یا بالائی، اور زیرین دونوں راستوں سے نکلا کرتا ہے۔ عموماً قے کے ساتھ منھ سے خون زیادہ نکلتے دیکھا جاتا ہے۔ یہ تکلیف عموماً تپ دق میں آتی ہے۔

خون کی قے ہونے سے پہلے معدہ میں درد اور بوجھ محسوس ہونا۔ بدہضمی، متلی، ذائقہ نمکین، کمزور، گہری، سانس، سستی، سر میں جھنجھناہٹ، وغیرہ علامات پیدا ہوتے ہیں۔ قے کے ذریعہ جو جریان خون معدہ سے ہوتا ہے۔ اس کا رنگ یا مقدار ہمیشہ یکساں نہیں ہوتا۔

پھیپھڑے سے جریان خون، اور معدہ سے جریان خون میں فرق ہے معدہ کے خون میں خون کا رنگ کچھ کالا۔ اور بغیر پھین کے کھائی غذا۔ کبھی خون) براز کے ساتھ نکلتا ہے۔ اور قے کے پہلے معدہ میں درد، یا متلی رہتی ہے۔ پھیپھڑے سے خون نکلنے پر۔ خون چمکیلا سرخ، اور لیسدار بلغم ملا رہتا ہے۔ براز کے ساتھ خون نہیں رہتا۔ خون نکلنے کے پہلے سانس کی تکلیف، اور درد سینہ موجود رہتا ہے۔

اس میں مندرجہ ذیل ادویات نہایت مفید، کارآمد ہیں۔

ایکونائٹ ۳x، جن لوگوں میں خون کی زیادتی ہو، ان کا چہرہ سرخ، نبض پُر، دل دھڑکنا، گھبراہٹ، بخار، یکایک معدہ میں درد، ہو کر خون کی قے ہو، سرخ رنگ کی خون کی قے۔

ملی فولیم ⓪۔ ۱x۔ آسانی سے چمکیلے سرخ رنگ کے خون کی قے ہونا بالخصوص اس وقت مفید ہے جبکہ حیض یا بواسیر میں خون کا اخراج دب گیا ہو۔ اپیکاک ۳x۶۔ متلی یا قے کے ساتھ چمکیلا سرخ رنگ کا خون نکلنا۔ تھوڑی دیر ٹھہرنے والی بار بار کھانسی، ذائقہ نمکین، زبان تر۔

کمزوری. اکثر لوگوں کی رائے ہے کہ یہی اس مرض کی انمول دوا ہے۔ ۵ امنٹ کے وقفہ سے دوا استعمال کرنی چاہیئے۔

آرنکا مانٹ ۳×۳۰ ؛ گرہ اور خون کی قے ہونا اور کھانے پینے سے بڑھنا۔ زیادہ محنت یا چوٹ کی وجہ سے خون اخراج ہونا۔

آرسنک البم ۳×۔ سانس کی آمدورفت میں تکلیف۔ چہرہ غمگین ؛ دل دھڑکنا۔ جسم میں جلن ؛ نہ بجھنے والی پیاس ؛ نبض صغیر اور سریع ؛ چائنا ۳۔ ۳۰۔ بہت زیادہ خون کی قے ہو کر مریض کے کمزور ہونے پر، اور ہاتھ پیر ٹھنڈے ؛ اور نبض ضعیف ہونے پر بے ہوشی کی علامات میں فاسفورس ۶، سیکیل ۲×۳، کروکس ۲×۔ بیلاڈونا ۶۔ فیرم فاس ۶۔ دکھانسی یا تھوک کے ساتھ خون آنا۔ کلیجہ دھڑکنا۔ اور بے ہوشی کی علامت میں ۔) کاربوویج ۶۔ ۳۰۔ (جسم برف کی طرح ٹھنڈا ہونے کی حالت میں ! اور صفرا یا خون کی قے ہونے پر ؛ اور نکس وامیکا ۶۔ کبھی کبھی ضروری ہو سکتا ہے۔

اُصول

پورے طور سے آرام۔ جسم کے کپڑے ڈھیلے کر دینا۔ دونوں پیر کچھ اونچے رکھ کر کھاٹ پر سونا۔ برف کے ٹکڑے چوسنا ؛ یا برف کا پانی پینا۔ اور پیٹ پر برف رکھنا یا برف کی پوٹلی پیٹ پر رکھنا مناسب ہے۔

خون کی قے بند نہ ہونے تک ساگو۔ بارلی۔ آرا روٹ یا تھوڑا دودھ پلانا چاہیئے۔ اگر غشی آجائے تو ڈر کی کوئی بات نہیں ہے۔ کیونکہ اکثر بے ہوش ہو جانے پر خون کی قے بند ہو جاتی ہے۔ لیکن بے ہوشی بہت دیر تک رہنے پر شمپین شراب کے ساتھ ملا کر اس کو ٹھنڈا کر کے مریض کو پلانے سے مریض کے جسم میں طاقت آجاتی ہے۔ اور قے، ہونا بند ہو جاتا ہے۔

بد ہضمی ضعف معدہ

(DYSPEPSIA OR INDIGESTION)

ہاضمہ کے فعل کی خرابی ہی سوء ہضمی یا تخمہ ہے۔ بھوک نہ لگنا

(بھوک کا ہو کا۔) نفخ شکم؛ قبض ہونا۔ یا پتلے دست ہونا۔ ڈکار آنا متلی یا قے، سینہ یا گلے میں جلن؛ پیٹ میں بوجھ؛ منہ سے پانی نکلنا۔ بعد غذا پیٹ میں درد؛ سانس میں بدبو۔ کلیجہ دھڑکنا۔ دردسر وغیرہ اس مرض کے مخصوص علامات ہیں۔ اس مرض کے بعد وجع مفاصل۔ بہت زیادہ پیشاب آنا۔ وغیرہ، بہت تیز بیماری ہو سکتی ہیں۔ معدہ دُرست رکھنے کیلئے کھانے، پینے، آرام وغیرہ کی جانب زیادہ خیال رکھنا چاہیئے۔

اسباب:۔ گھی یا تیل میں پکائی ہوئی چیزیں؛ بے وقت کھانا۔ کھانے کی چیزیں بغیر خوب چبائے ہوئے نگل جانا۔ عرصہ تک مختلف قسم کی ادویات استعمال کرنا۔ بہت تمباکو؛ چائے یا شراب پینا۔ بہت زیادہ جسمانی یا دماغی محنت؛ یا بالکل نہی محنت نہ کرنا۔ مضر صحت والے میں رہنا۔ ٹھنڈی ہوا لگنا۔ ہمیشہ اچار؛ اور کھٹی چیزیں کھانا۔ کمر میں کپڑا خوب کس کر پہننا۔ جسم میں کافی خون نہ رہنا۔ دل ہمیشہ مرجھایا رہنا۔ ہر وقت فکر مند رہنا۔ عصبی بیماریاں، یا وجع مفاصل رہنا۔ جن لوگوں کی طبیعت سورا کی طرف راغب ہوجاتی ہے۔ ان کو اکثر بدہضمی میں مبتلا رہنا پڑتا ہے۔ ان کو جب کوئی جلدی بیماری ہوتی ہے۔ تب بدہضمی کم ہوجاتی ہے، اس میں مندرجہ ذیل ادویات نہایت مفید و کارآمد ہیں۔

(۱) شدید ضعف معدہ میں

نکس وامیکا۔ آرسے نکم البم؛ برایونیا؛ ببسمتھ؛ رات میں ہمیشہ زیادہ تکلیف۔ تشنج) پلساٹیلا (ثقیل چیزیں، یا روغنی چیزیں کھانے کے بعد، سوء ہضمی، آئرس، قے یا متلی یا پتلے دست کیساتھ سر میں درد) کولوسنتھ (ترش پھل کھانیکی وجہ سے بدہضمی)۔

(۲) مزمن ضعف معدہ میں

نکس وامیکا؛ آرسے نکم البم؛ برایونیا۔ کاربو وج؛ پلساٹیلا سلفر۔ کلکیریا کارب ہیپر سلفر؛ مرک؛ کیلی بائی؛ آرنکا۔ لھتوجا۔ (خاصکر چائے پینے کے بعد، بدہضمی ہونے پر)؛ انٹم کروڈ؛ لائیکوپوڈیم، مفید ہے۔

(۳) سردی لگنے کی وجہ سے بدہضمی میں نکس وامیکا دکار وبار

کی فکر رات میں جاگنے کی وجہ سے بدہضمی میں، اگنیشیا، غم تردد یا تکلیف کی وجہ سے پیدا ہوئے امراض میں حسب ذیل علامات مفید و کارآمد ہیں۔

(۵) کمزوری:۔ (جیسے آب خون کا زوال ہونا۔ اسہال سے پیدا ہوئے ضعف معدہ میں (چائنا، ایسڈ فاس)، فیرم فاسفوریکم وغیرہ۔

چند خاص دواؤں کے علامات

نکس وامیکا ۳ × ، ۳۰۔ بعد غذا کے معدہ میں بوجھ اور درد محسوس ہونا۔ کلیجہ میں جلن۔ نفخ شکم، کھٹی ڈکار آنا بار بار غذا یا پت کی قے، منھ کا مزہ کڑوا یا کھٹا۔ غذا کھانے کے بعد نیند نہ آنا اور سستی، صبح سر ہونا۔ یا سر میں چکر آنا۔ بار بار پاخانہ جانے کی حاجت لیکن پائخانہ نہ ہونا۔ چہرہ پر زردی مائل۔ زخاصکر تمباکو کھانے۔ یا شراب پینے، اور بہت قسم کی گرم دوائیں استعمال کرنے کی وجہ سے ضعف معدہ ہو تو نکس وامیکا ×۔ بہت فائدہ کرتا ہے۔

نیٹرم میور ۱۲ ×، سفوف۔ ۳۰، آلو، میدہ، وغیرہ، اجزائیہ نشائیہ کی چیزیں زیادہ کھانے کی وجہ سے ضعف معدہ میں مندرجہ ذیل علامات میں یہ دوا خوب فائدہ کرتی ہے۔ منھ سے فائدہ نکلنا۔ ذائقہ کڑوا سینہ میں جلن سردی محسوس ہونا۔ بعد غذا کھانے کے دل میں دھڑکن، خون کی کمی۔ نمک کھانے کی رغبت۔ قبض نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کے زیادہ جماع کے خراب نتائج کے علامات میں۔

پلسا ٹیلا ۲۔ ۳۰۔ سینہ میں جلن، سر میں چکر، زبان خشک، اور کھردری، بار بار پتلا اور آنوں آلودہ دست۔ منھ کا ذائقہ نمکین، کڑوا یا کھٹا، جاڑا لگنا۔ خاصکر مرغن غذا کھانے کی وجہ سے ضعف معدہ، پھل آٹا آئسکریم، یا برف کی قلفی کھانے کی وجہ سے ضعف معدہ نازک مزاج والی عورتوں کو جن کو دھات کی خرابی رہتی ہے۔ یہ دوا نہایت مفید اور کارآمد ہے۔

ابیز نائیگریا۔ ۳ ×۔ کھانے کے بعد ہی معدہ میں تیز درد، قبض،

بوڑھوں کے ضعف معدہ کے مرض میں اور پرانی بدہضمی میں مفید ہے۔

انا کارڈیم ۳۔ غذا کے بعد ہی مریض کو کوئی تکلیف نہیں محسوس ہوتی۔ لیکن تھوڑے ہی دیر بعد درد شروع ہو جاتا ہے۔

ہائیڈراسٹس ۳ × نزلہ۔ خشک، زبان چہرہ پر دھبے۔ پیٹ چپکا ہو، (یعنی چھاتی اور پیٹ برابر ہو۔ تو یہ دوا مفید کام کرتی ہے۔)

نیٹرم فاس ۳۰ × سفوف، امراض ترشی، کھٹی ڈکار و قے۔

آرسنک ۳ × ۶۔ معدہ میں بہت زیادہ جلن محسوس ہوتی ہو۔ زیادہ گرم پانی پینے سے بند ہو۔ برف کھانے پر ضعف معدہ ہو۔ بار بار پیاس لگے۔

برائیونیا ۶۔ کھانا کھانے کے بعد معدہ میں بوجھ محسوس ہو۔ ایسا معلوم ہو، گویا معدہ میں ایک پتھر بندھا ہوا ہے، قبض۔ پاخانہ سخت، خشک، جھلسا ہوا، جلی ہوئی اینٹ جھلونے کی طرح۔ سر میں چکر۔ سر بھاری، معدہ میں نوچنے کا سا درد۔ ذائقہ کڑوا۔ اور صفراوی قے یا متلی۔ موسم گرما میں اسہال ہو (خاصکر جبکہ آرسنک البم کے بیجا استعمال سے ضعف معدہ ہوا ہو) مزاج چڑچڑا یا غصہ ور ہو تو برائی اونیا نہایت مفید اور کارآمد ہے۔

لائیکوپوڈیم ۶ ۔۔۔ ۲۰۰۔ پیٹ کے نچلے حصے میں اپھارہ آئے، نامرد مریضوں کا ضعف معدہ غذا کے ہضم ہونے کے وقت بہت نیند، اور جاگنے کے بعد سستی۔ پیٹ میں ریاح اکٹھا ہونے کی وجہ سے نفخ شکم، قبض، قراقر ہونا کھٹی ڈکار۔ بائیں جانب کی آنتوں کا کانپنا۔ کمزوری۔ پڑھنے لکھنے کی زیادتی سے آئی ہوئی بدہضمی۔ عضلہ کی طاقت کم ہو جانا۔ یا ہضمی رطوبت کی کمی کی وجہ سے ضعف معدہ میں خصوصیت سے مفید و کارآمد ہے۔

کاربوویج ۳ × ، سفوف، ۳۰، پیٹ کے اوپر کا حصہ پھولنا۔ سینہ میں جلن، اسہال، سر بھاری اور کمزوری۔ مزمن ضعف معدہ یا بوڑھوں کے ضعف معدہ میں، یہ دوا زیادہ فائدہ کرتی ہے۔ منہ سے بار بار میٹھا پانی نکلنا۔ یا کڑوا۔ اور کبھی چیچپا۔ یا سڑی بدبودار، ڈکار آنا۔ یا کبھی قبض، اور کبھی پتلے دست آنا۔ کھانے اور صرف مٹھائی کر رہنے (فاقہ کرنے)

سے فائدہ ہوتا ہے۔ پاؤں گھٹنہ تک سرد۔ پنکھا کرانا چاہیئے۔ کھلی کھڑکی کے پاس بیٹھنا پسند کرے۔

ہائیڈراسٹس ۱۔ ۳۰: معدہ پر بھاری محسوس ہونا۔ سر میں درد۔ (خاصکر جذباتیں) کھٹی ڈکار؛ سانس کی تکلیف۔ دل دھڑکنا؛

سیپیا ۶۔ مرض ضعف معدہ (خاصکر رحم کی خرابی رہنے پر) معدہ میں بوجھ کھٹا یا کڑوا ذائقہ۔ ترشی۔ اچار وغیرہ کھانے کی رغبت۔ جسم میلا زرد؛

انٹم کروڈ ۶۔ قوت ہاضمہ کی کمی یا کھانے سے نفرت۔ معدہ میں بوجھ محسوس ہونا متلی۔ یا صفرا۔ یا بلغم کی قے کرنا مقعد کے راستہ سے بدبودار ریاح خارج ہونا۔ غذا کی بو ڈکار میں آنا۔ قبض یا پتلے دست آنا (بالترتیب) چہرہ پر پھنسیاں یا ناک کے اندر اور ہونٹوں میں زخم۔ تمام زبان پر گہرا میل جا ہوا۔

فاسفورس ۳۰۔ مزمن ضعف معدہ میں کھٹی ڈکار یا ترش سی قے؛ زیادہ بھوک، نفخ، شکم؛ زبان پر میل جا۔ پیٹ میں جلن محسوس ہونا۔ پانی پینے پر کم ہونا لیکن جیسے ہی پانی معدے میں جاکر گرم ہوتا ہے۔ قے ہو جاتی ہے۔

چائنا ۳x ۲۰۰۔ عرصہ تک شراب خوری کے باعث مزمن ضعف م ہو، جب استسقاء، سوزش جگر وغیرہ علامات ظاہر ہوں۔ ضعف معد یا جلن پیدا ہوتا ہے۔ کونین کے ناجائز استعمال کے علامات میں!

مرک سول ۳x۔ سفوف ۶۔ یا اکٹیا ریسی موسا ۶۔ ضعف معد تک جائے پینے کی وجہ سے ہو۔ منہ میں لار کا بہ کثرت آنا۔

پلمبم ۶۔ ۲۰۰۔ سردی لگنے کی وجہ سے ضعف معدہ میں۔

آرجنٹم نائیٹریٹ ۶۔ ۲۰۰۔ (خون کی کمی ہونیکی وجہ سے بدہضمی ہو معدہ کے درد کے ساتھ ترشی؛ اوپر کی جانب ریاح کا رجوع ہونا۔

تھوجا ۶۔ ۳۰۔ زیادہ مقدار میں چائے پینے سے جو علامات پیدا ہوں میں یہ دوا مفید و کارآمد ہے۔ اکثر پرانی بدہضمی میں مفید ثابت ہوا ہے۔

کیلی بائی کروم ۶۔ ضعف معدہ جو زیادہ بیر (ایک قسم کی شراب

مکس ماسکاٹا ۲x ۶۔ جلدی مرض کے دب جانے سے ضعف معدہ۔

ہیپر سلفر ۶۔ ۱۲۔ مزمن ضعف معدہ؛ جب کوئی چیز ہضم نہیں ہوتی۔ کھٹائی یا اچار کھانے کی رغبت؛ ضعف معدہ جو پارے کے غلط استعمال سے ہو؛

سلفر: ۳۰۔ ترش ڈکار آنا۔ معدہ میں بوجھ محسوس ہونا۔ غذا سے نفرت؛ منہ کے اندر اور ہونٹوں پر زخم یا آماس؛ بار بار سوء ہضمی؛ قبض؛ بواسیر؛ صبح سلفر ۳۰ اور شام کے وقت نکس وامیکا ۳۰۔ مزمن ضعف معدہ کے مریض کو کھلا کر بہت سے قابل ڈاکٹروں نے بہت کچھ فائدہ اٹھایا ہے۔

کلکیریا کارب ۶۔ ۱۲۔ ۳۰۔ کڑوی کھٹی ڈکار آتا ہو؛ کھانسی آہستہ آہستہ، جسم کمزور، اور دبلا ہوتے جانا۔ بہت زیادہ حیض کا اخراج؛ غذا کے بعد ہی کھائی ہوئی چیزوں کا ترش ہو جانا۔ کھٹی ڈکار یا کھٹی قے؛ پلس استعمال کرنے کے بعد اگر تکلیف میں کمی واقع نہ ہوئی ہو تو یہ دوا فائدہ کرتی ہے۔ آیوڈیم ۶۔ بیٹرم ۶؛ بیچ بیچ میں ضروری ہے۔

مرض تیزابیت کی دوائیں دیکھیے۔

منہ سے پانی نکلنا۔ کاربوویج، انا کارڈیم ۳x سفوف۔ برایونیا ۶۔ نکس وامیکا ۳۰۔ لائیکوپوڈیم ۱۲۔ اگاریکس۔ چائنا وغیرہ۔

بھوک زائل ہونے پر، کلکیریا کارب، چائنا۔ فیرم فاسفوریکم، لائیکوپوڈیم۔

بے حد بھوک؛ چائنا۔ سائنا۔ نکس وامیکا۔ سلفر۔ لائیکوپوڈیم۔

نفخ شکم۔ (قبض کے ساتھ پیٹ پھولنا، کاربوویج؛ اسہال کے ساتھ پیٹ پھولنا۔ چائنا۔ جبکہ ملیریا کے بعد تکلیف نمودار ہوئی ہو؛

سینہ میں جلن۔ کلکیریا کارب ۶۔ کاربوویج ۶۔ کیپس ۶۔ نکس وامیکا پلس ۶۔

بدبودار ڈکار آنا۔ کاربوویج۔ سلفر ۳۰۔ لائیکوپوڈیم؛ چائنا۔

مرض تیزابیت: ایسڈ سلفیورک ۲x ۳۰۔ کلکیریا کارب ۶۔ ۳۰۔ فاسفورس ۳۔ نیٹرم سلفیوریکم ۳x ۱۲ سفوف ۳؛ روبینیا ۳۔

(بہت عرصہ تک استعمال کرنا نہایت ضروری ہے۔)

ہچکی: سلف ایسڈ (مرض تیزابیت کے ساتھ ہچکی) نکس وامیکا۔ آرسینکم البم؛ کالوفائلم، جلسیمم؛ کاربوویج؛ پیٹ میں اپھارے کے ساتھ؛

مٹھا اور انار رس، یا انناس کا عرق اچھی غذا ہے سیب، انگور، انار۔ پپیتا وغیرہ زود ہضم پھل کھانے میں کوئی ہرج نہیں ہے۔

کچھ لوگوں کی رائے ہے کہ ناریل کا پانی، یا ناریل کی نرم گری اس بیماری میں زیادہ فائدہ کرتی ہے۔ پرانے چاول کا بھات یا چوڑا گرم پانی میں بھگو کر دہی یا مٹھے کے ساتھ کھلانے سے اکثر خوب فائدہ ہوتا ہے۔

دودھ، دہی، اور کچے پپیتا کی ترکاری اس مرض میں مفید غذا ہے۔ بھنی ہوئی چیز، اور چائے، کافی، کوکو، وغیرہ استعمال نہ کرنا چاہیئے۔

غذا کے بیس یا پچیس منٹ پہلے ایک پاؤ کے اندازہ بہت گرم پانی پینے سے بھی کبھی کبھی ضعف معدہ اچھا ہو جاتا ہے۔

غذا کے وقت زیادہ پانی پینا منع ہے۔ کھانے کے دو تین گھنٹہ بعد پانی پیا جا سکتا ہے۔ غذا کی چیزیں اچھی دم پخت ہونی چاہیئے۔

زیادہ پانی کاربونیٹ آف سوڈا۔ یا جھرنے کا پانی یا زیادہ مقدار میں سوڈا واٹر استعمال کرنا نامناسب ہے۔

برف آئس کریم، زیادہ نقصان کرتا ہے۔ ایک فرانسیسی ڈاکٹر کا قول ہے کہ کھانا کھانے کے بعد ہی بچوں کی طرح کھیلتے رہنے سے کھانا آسانی سے ہضم ہو جاتا ہے۔ شہر پیرس میں مریضان ضعف معدہ پر بھی آزمائش ہو رہی ہے۔

آجکل ۱۹۵۱ء میں یہ ثابت ہوا ہے کہ کچا پیاز کھانے سے رطوبت ہضمی کی (GASTRIC JUICE) تیزابیت بڑھ جاتی ہے۔

(جرمنی کے شہر میونخ کے بہت مشہور و معروف ڈاکٹر (WILBRAND'S REPORT OF EXPERIMNTS IN THE MUENCHENER MEDIZISCHE WOCHENSCRIFT) ملاحظہ ہو۔

سلہ منھ میں برابر پانی نکلنے میں کرو کین کی رائے ہے کہ مریض کو بھوک لگے تو تازہ مٹھا کھانا چاہیئے اور پیاس لگنے پر صرف مٹھا پینا چاہیئے۔ اس طرح کرنے سے نتیجہ امید افزا ہوتا ہے۔

مُنھ سے مٹھا یا کھٹا پانی نکلنے میں تازہ دودھ پینا منع ہے۔ کیونکہ دودھ ایسے مریضوں کے معدے میں جم کر دہی ہو جاتا ہے۔ اور نقصان کرتا ہے۔

اس لئے جن کو رطوبت ہضمی زیادہ نکلتی ہے۔ ان کے لئے غذا کھانے سے کم سے کم آدھ گھنٹہ پہلے کچھ کچے پیاز کا عرق کھانے سے زیادہ فائدہ کرتا ہے۔

رانی گنج؛ چھوٹا ناگپور؛ پرگنہ سنتھال وغیرہ، جن جن جگہوں کی مٹی میں لوہا زیادہ ہو ان جگہوں میں جانا۔ جگر کی خرابی کی وجہ سے مریضان ضعف معدہ کے لئے نہایت ہی نقصان دہ ہے۔ ایسے مریضوں کے لئے کاشی، گیا، سمندر کے کنارے کی جگہوں میں رہنا مفید ثابت ہوتا ہے۔

ضعف معدہ کی وجہ سے سر میں چکرانا۔ دوران سر

(VERTiGO)

بدہضمی، یا خرابی معدہ کی وجہ سے سر میں تھوڑا تھوڑا چکر آیا کرتا ہے۔ سر میں تیز چکر آنے پر یہ سمجھنا چاہیئے کہ دل و دماغ یا گردہ وغیرہ کی بیماری اس میں شامل ہے۔

دماغ کے ساخت کی تبدیلی وغیرہ کی وجہ سے دوران سر ہو سکتا ہے۔

علاج مختصر

سوء ہضمی سے چکر آنے میں نکس وامیکا، پلس۔ برایونیا ⊖۔ اگاری کس، پلساٹیلا برایونیا وغیرہ! مرض سوء ہضمی کی دوا ملاحظہ ہوں۔

بہت زیادہ محنت کرنے سے دماغ کی کمزوری کی وجہ سے دوران سر میں فاسفو ایسڈ؛ چائنا۔ فاسفورس۔ زنکم مٹیا لیکم۔ کالی فاسفوریکم، وغیرہ ادویات نہایت مفید و کارآمد ہیں۔

دماغ میں اجتماع خون کی وجہ سے دوران سر میں بیلاڈونا جلس، گلونائن؛ اپی کاک وغیرہ دوائیں امراض نظام عصبی کے باب میں آدھا سیسی ملاحظہ ہو۔

منہ میں پانی بھر آنا۔ (PYROSiS)

بدہضمی جگر، معدہ کی سردی وغیرہ امراض کی وجہ سے منہ میں زیادہ پانی بھر آتا ہے۔ اور کھٹی اور میٹھی ڈکار آتی ہے۔ ہمیشہ یا بلا طاقت کی غذا کھانے کی وجہ سے غریبوں کو یہ بیماری زیادہ ہوا کرتی ہے۔

کاربو وج ۳x سفوف۔ کھٹی ڈکار، نفخ شکم! اسہال یا قبض؛

لائیکو پوڈیم۔ ان ہی بیماری میں نکس وامیکا ۱x؛ ایسڈ سلف۔

۳x۔ برائی اونیا ۳x۔ پلس ۳۔ وغیرہ۔ مرض سوہضمی کی دوائیں ہیں۔
مرض تیز ہونے پر، بھوک، پیاس، دُور کرنے کے لئے مٹھاہی دینا چاہیئے۔
تازہ دودھ نقصان کرتا ہے۔

بھوک نہ لگنا (APPETITE LOST)

دق یا مرض تیزابیت میں۔ (یا کسی پُرانی بیماری کے ساتھ) کبھی کبھی بھوک بالکل غائب ہو جاتی ہے۔ ایسے موقعہ پر جن ٹیانا۔ لٹیانا 0۔ نصف قطرہ (غذا سے نصف گھنٹہ پہلے) استعمال کرا کر امیدا فزا فائدہ ہوتا ہے۔ جن ٹیانا سے اگر فائدہ نہ ہو تو ہائی ڈراسٹس، انٹم کروڈ، نکس وامیکا، پر ولنس اسپائی، اگنے، بارس ٹکس کی آزمائش کرنی چاہیئے۔

ہلکی چیزیں کھانے کو دینی چاہیئے۔

معدہ کا پھیلنا

(DILATATION OF THE STOMACH)

بہت عرصہ تک جوف معدہ کے بے قاعدہ بڑھنے یا پھیلنے کا نام انبساط معدہ ہے۔ زیادہ کھانے پینے کی وجہ سے معدہ کے نیچے کا مُنھ بند ہو جاتا ہے۔ اس طرح پیٹ بڑھ جاتا ہے۔

زیادہ قبض اور تیزابی قے؛ (قے میں جو چیز گرتی ہے وہ ربر کے رنگ کی اور گندگی۔ اس بیماری کی مخصوص علامت ہے۔ مرض بہت کہنہ ہو جانے سے جسم کے دوسرے اعضاء بھی خراب ہو سکتے ہیں۔

ماہ جیٹھ سنہ ۱۳۳۱ فصلی میں کلکتہ ہائی کورٹ کے سابق جج، اور یونیورسٹی کے وائس چانسلر مشہور سر آشوتوش مکھو پادھیا نے اسی مرض میں مبتلا ہو کر رحلت فرمائی۔

اس میں مندرجہ ذیل ادویات مفید و کارآمد ہیں۔

نکس وامیکا ۳x۔ ۳۰۔ سی پیا ۳۰۔ اور ہائی ڈراسٹس 0۔ ۳۔ اس مرض کی خاص دوائیں ہیں۔ غذا کی خرابی یا معدہ کی دیواروں کے کمزور ہو جانے پر نکس وامیکا استعمال کرنے سے کمزور عضلات مضبوط ہو جاتے ہیں (ایسے موقع پر کوئی معالج نکس وامیکا؛ کے

نوم اسٹرکنیا ۲. سفوف کھلا کر بھی فائدہ ہوتا بتاتے ہیں۔

مریض کمزور، زرد، دبلا ہو، جگر میں نقص ہو، ترش چیزیں کھانے کی رغبت ہو، ذائقہ کڑوا اور نمکین، بدہضمی ہو. غذا یا صفرا یا بلغم کی قے ہو،

بہت زیادہ اخراج حیض، یا مواد آلودہ سیلان الرحم، یا رحم کا باہر نکلنا. پیشاب کا رنگ بدرنگ ہو. معدہ کا زیر حصہ سخت اور اس پر زخم، محسوس ہو، تیزابی ڈکار آتی ہو۔ اگر قے ہو. زبان تر یا اس پر میل جا ہو. تھک پاخانہ، جس میں آنوں ملی ہو، خون کی کمی ہو. معدہ میں خالی محسوس ہو. تپاک قلب ہو، نچلے پیٹ میں درد وغیرہ علامات میں ہائیڈراسٹس۔

آرس ۳×۶. کریازوٹ ۱۲. ارجنیٹم نائی ۳۰. برائی او نیا ۶×. کاربو وج. ۳۰. اور سلفر ۳۰، درمیاں میں علامات کے مطابق ضروری ہو سکتے ہیں۔

علاج معاون

عرق انگور، بہت تھوڑا دودھ اور ہلکی غذا دینا چاہیئے. غذا نشاستہ، اور شکر کے قسم کی چیزیں کھانا. اور کھانے کے بعد ہی فوراً پانی پینا منع ہے. جو اشیاء محرکہ معدہ میں خرابی پیدا کرتے ہیں. ان سب کو نکال ڈالنا چاہیئے. غذا کھانے سے نصف گھنٹہ پہلے ہائیڈراسٹس Ø. ۱۰ قطرے، ایک اونس پانی میں ملا کر اس سے معدہ دھوڈالنے کی عمدہ ترکیب ہے۔

کچھ گرم پانی میں تھوڑا نمک یا (بائی کاربونیٹ آف سوڈا) حل کر کے ربڑ کے ٹیڑھے نل (SIPHON) کی مدد سے مریض خود ہی اپنا معدہ اچھی طرح دھوسکتا ہے. کبھی کبھی نشتر بھی لگوانی پڑتی ہے۔

معدہ کا دبلاپن

(ATROPHY OF THE STOMACH)

معدہ کا فعل خراب ہوجانے پر (یعنی رطوبت ہضمی کی کمی ہوجانے پر) یہ بیماری پیدا ہوتی ہے. خون کی کمی یا مرض سلس البول کے ساتھ یہ بیماری بھی شامل ہوسکتی ہے۔

پیٹ میں درد، بوجھ محسوس ہونا. اور ریاح جمع ہونا. ڈکار آنا. اور قے ہونا وغیرہ کی بیماری کے مخصوص علامات ہیں۔

نکس وامیکا ۱×۳۔اس کی اعلیٰ درجہ کی دوا ہے۔
غذا کھانے کے بعد ہی دس پندرہ قطرہ ہائی ڈروکلورک ایسڈ، تھوڑے پانی میں ملاکر پینا چاہیئے۔مقوی غذا خوب چبا کر استعمال کرنا چاہیئے۔ تاکہ اس میں بہت رطوبت مل جائے۔

زخم معدہ

(ULCERATION OF THE STOMACH)

بہت عرصہ تک ضعف معدہ رہنے پر اکثر اس کے ساتھ معدہ کا زخم بھی رہتا ہے۔مردوں کی نسبت عورتوں کو (جیسے دائی، درزی، یا جو عورتیں سخت محنت کرتی ہیں۔اور اچھی غذا نہیں پاتیں۔(ان کو) یہ بیماری زیادہ ہوا کرتی ہے۔زیادہ گرم چائے پینا۔دق۔کمی خون، بواسیر، حیض بند ہونا حمل کی حالت وغیرہ اسباب سے معدہ میں زخم ہوکر تکلیف دیتا ہے۔غذا کے کچھ ہی دیر بعد پیٹ میں جلن یا چبانے کی طرح درد، گرم چیز کھانے یا پینے کے بعد یا پیٹ کے دبانے کے بعد تکلیف کا بڑھنا۔قے، میں غذا گرنا (کبھی قے میں خون یا بلغم گرنا) وغیرہ اس بیماری کے مخصوص علامات ہیں۔
ہائیڈراسٹس ۳×، آرس ۳×، مرک کار ۳۔ایسڈ سلف ۳×۔ فاسفورس ۶، اور ربیپٹشیا ۳×۔اس کی اعلیٰ دوائیں ہیں۔
(ضعف معدہ کی دوائیں ملاحظہ ہو۔)

معدہ کا سرطان

(CANCER IN THE STOMACH)

یہ اندیشہ ہوتے ہی کہ معدہ میں سرطان ہوا ہے۔ہائیڈراسٹس ۳×۔کنڈرنگو ۳۰۔یا آرسینکم ۳×۔دینا چاہیئے۔
اس بات کے طے ہوجانے پر کہ سرطان ہوا ہے۔اس کتاب کے مقصد۔ "سرطان، ادرمہلک سرطان، میں دوائیں ملاحظہ ہوں۔

تیزابیت (ACIDITY)

یہ مرض خاصکر مندرجہ بالا ضعف معدہ سے) معدہ میں نمک

کا تیزاب (HYDROCHLORIC ACID) زیادہ مقدار میں نکلنے پر ہم لوگ مرض تیزابیت کہتے ہیں۔ پیٹ گرم معلوم ہونا۔ غذا کے ایک دو گھنٹہ بعد پیٹ میں درد۔ منہ میں پانی بھر آنا۔ یا کھٹی ڈکار آنا۔ ذائقہ ترش طاقت کا گھٹنا۔ کلیجہ میں جلن، قے، قبض یا اسہال، درد سر، پیاس وغیرہ اس کے مخصوص علامات ہیں۔

مریضان ضعف معدہ۔ سبز قبض، یا جو زیادہ تمباکو پیتے ہیں۔ یا جو رنج اور تکلیف میں ڈوبے رہتے ہیں۔ ان کو یہ بیماری ہمیشہ ہوا کرتی ہے۔

اس میں مندرجہ ذیل ادویات مفید اور کارآمد ہیں۔

ڈاکٹر ہیوج فرماتے ہیں۔ کلکیریا کارب ۶۔۳۰) اس کی بہترین دوا ہے۔ سلفیورک ایسڈ ۲x ۳۰- کلیجے میں جلن، ترش ڈکار۔ کھٹی قے، جسم سے کھٹی بو، کالے رنگ کا دست۔ ہچکی (ہنی مین) مرض تیزابیت میں اس کے استعمال کرنے کا مشورہ دیتے ہیں۔

روبنیا ۳ (عرصہ تک استعمال کرنا پڑتا ہے) یہ بھی مرض تیزابیت کی اچھی دوا ہے، دست و قے، ڈکار و پسینہ ترش۔ قے سبزی مائل، ڈکار کا ذائقہ کڑوا۔ پیٹ میں جلن خاصکر رات میں پاخانہ کی زور سے حاجت ہونے پر بھی قبض، نفخ شکم۔ سر میں درد،

نیٹرم فاس ۳x ۱۲x سفوف کھٹی ڈکار، کھٹی قے، معدہ میں درد۔

اندر ریاح اوپر کی جانب رجوع ہونا۔ (ڈکار کرنے پر، آرام محسوس ہونے کی علامات میں)، آرجنٹ نائی ۶- مزمن تیزابیت میں (خاصکر ڈکار اور بھوک کا دھوکہ ہونے پر) فاسفورس ۳۰- ترش ڈکار یا پانی آنا۔ علامات میں (خاصکر بوڑھوں کے مرض تیزابیت میں، کلکیریا کارب ۶-

پیٹ پھولنے پر کاربو وج ۶- غذا کے بعد ہی (خاصکر مرغن غذا یا شکر کھانے کے بعد) کھائی ہوئی غذا کھٹی ہو جانے پر کلکیریا کارب ۶-

پیٹ میں اجتماع ریاح۔ قبض، بار بار پیشاب وغیرہ علامات میں لائیکو ۱۲-

پیٹ میں کچھ نہ معلوم ہونے پر میگنیشیا فاس ۶- مرض مزمن میں خاصکر جو اسہال جیسا ہو یا قبض ... سر میں جلن وغیرہ علامات میں سلفر ۳-

مرض حاد کی شدت میں کچھ بھی کھانا مناسب نہیں ہے : شیرینی ، تیزابی کھٹی ، غذا النشاستہ دار مرغن غذا ہمیشہ ترک کر دینا چاہیئے ۔

غذا کے دو گھنٹہ بعد لیموں کا عرق پینا اچھا ہے ۔ چونے کا پانی یا سوڈا بائی کاربونیٹ زیادہ مقدار میں (۵ ۔ ۱۰ گرین) روزانہ کھانے سے مرض اکثر آرام نہ ہو کر دائمی ہو جاتا ہے ۔ مرض ضعف معدہ اور "درد تیزابی" ملاحظہ ہو ۔

متلی اور قے (VOMITING (NAUSEA)

بہت وجوہات سے قے ہو سکتی ہے ۔ قوت ہاضمہ کی کمی زیادہ غذا کھانا ، جسمانی کمزوری ، نظام عصبی کے امراض جگر اور رحم کے امراض ، کرم سے خرابی ، حمل کی حالت میں زیادہ پانی پینا ، یا کشتی ، گاڑی وغیرہ میں چلنے سے قے ہو جایا کرتی ہے ، امراض دماغ میں (جیسے مرگی) قے ہونا ۔ یا متلی رہنا اچھی علامت نہیں ہے ، ہسٹریا ۔ یا حالت حمل میں قے ہونا ۔ اندیشہ خیز بات نہیں ہے ۔ اس میں مندرجہ ذیل ادویات مفید و کار آمد ہیں ۔

ابیکاک ۳ ۔ قے معدہ سے ہو ، برابر متلی ۔ پانی کی طرح لار بہنا ۔ معدہ خالی محسوس ہونا ۔ سبز یا سیاہ بلغم آلودہ قے ، ترش قے ، غذا کی قے ،

روبینا ۳ ، ۶ ۔ متلی زیادہ کھٹی اور پتلی چیزیں قے کرنا ۔

آرس ۳ × ۳۰ ۔ زخم معدہ کی وجہ سے قے اور ساتھ ہی ساتھ معدہ اور شکم میں گرمی ، یا جلن معلوم ہونا ۔ بدہضمی کی وجہ سے سینہ میں جلن (غذا کے بعد) قے ، پتلے دست ۔ ٹھہر ٹھہر کر قے کرنے کی رغبت ، اور اسی وجہ سے کمزوری کا ہونا ۔

انٹم کروڈ ۶ ۔ معدہ میں بھاری پن ، میلی زبان ۔ کھانے سے نفرت یا متلی ،

ابیومارفیا ۳ ۔ زور کی متلی کے علاوہ یکایک قے ہوتے رہنے پر ،

شرابی اور افیونی کی قے میں یہ زیادہ فائدہ کرتی ہے ۔

آرس ورس ۶ ۔ کھٹی یا کڑوی قے ، یا غذا قے کرنا ۔ سر میں درد ، ڈکار آنے کی علامات میں ترشی ، اور صفراوی قے کرنے میں ،

کریوزوٹ ۶ ۔ پھیپھڑے کا زائل ہونا ۔ جگر یا مثانہ کی تکلیف ،

ی وجہ سے قے میں: حالت حمل میں قے: صرف ابکائی آنا۔ صبح متلی، ہسٹیریا کی وجہ سے قے جاری رہنا۔ بچے کا رات بھر بے چین رہنا۔ اور رونا۔

سیکیل ۳۰۔ مزمن مرض قے میں: ترشش بلغم۔ قے ہونے کے ساتھ ہی بدبودار ڈکار: امٹ: پیاس۔

فاسفورس ۳۰-۶۔ ٹھنڈی حالت میں غذا پیٹ میں رہتی ہے۔ لیکن پیٹ میں گرم ہوتے ہی قے ہو جاتی ہے۔

زنکم مٹیالیکم۔ متلی کے بغیر فوراً قے اور جسم کمزور ہو جانا۔

پیشانی میں چوٹ کی وجہ سے قے ہونے میں آرنکا ۶: گاڑی: پالکی: ناو جہاز میں گھومنے سے قے ہونے میں کاکولس: پٹرولیم: کیلی فاس ۱۲x سفوف۔ یا نیٹرم فاس ۱۲x۔ سفوف۔ چمکدار سرخ رنگ کی قے۔

اپیکاک ۳x ملی فولیم ۱x: سیاہ خون کی قے: ہیمی ملس ۱x۔ صفرا کی قے: آئرس وائرس ۳۔ پوڈوفائلم ۶۔ برائیونیا ۳۔ یا مرک سول ۶۔ شرابیوں کی قے میں: متلی اور قے کے ہی آرام۔ انٹم ٹارٹ ۶۔ دودھ پینے کے بعد ہی قے: یا بچوں کے دودھ ہ قے میں اتھیوزا: ۳-۶۔ ٹھنڈا پانی پینے کے بعد اس کا پیٹ میں گرم ہوتے ہی قے: فاسفورس ۳-۶:

غذا: پرانے چاول کا بھات۔ کھیل۔ (دھان کا لاوا) کا ماڑ۔ ساگودانہ۔ بارلی۔ اراروٹ۔ مونگ۔ جو۔ ناریل۔ پختہ بیل: اور کشمش:

حفظ صحت کے لئے عام اصول جن کی پابندی مفید ہے۔

کوئی زہریلی چیز پیٹ میں جا کر قے ہونے پر جس طرح ہو سکے اس زہر کو فوراً پیٹ سے نکالنے کی ترکیب کرنی چاہیئے۔ معدہ یا کسی دوسری عضو کی تحریک کی وجہ سے قے ہونے پر گرم پانی پینے سے خوب فائدہ ہوتا ہے۔ برف کے چھوٹے ٹکڑے چوسنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ سوڈا واٹر، اور دودھ برابر مقدار میں خوب ملا کر ہر بار پینے سے۔ قے بند ہو جاتی ہے۔

قوت ہاضمہ کی کمی کی وجہ سے قے میں ناریل خام اچھا ہوتا ہے۔

ڈ مرض ضعف معدہ مرض تیزابیت: خون کی قے: دق اور زچہ کا بخار:

:غیرہ کی دوائیں ملاحظہ کیجئے :۔

سمندری بیماری (SEA SICKNESS)

جب سمندر میں کچھ گڑبڑ (خرابی) ہوتی ہے تو سمندر میں سفر کرنیوالوں میں سے کسی کسی کو سخت متلی اور قے ہوتی ہے۔ مریض سر اونچا نہیں کر سکتا۔ بیٹھنے یا اٹھنے پر قے ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ اور بستر پر بیٹھتے ہی قے بند ہو جاتی ہے اسکو سمندری بیماری یا مرض البحر کہتے ہیں۔ یہ بیماری سب کو نہیں ہوتی ؛ یہ ان لوگوں کو ہوتی ہے۔ جن کا مزاج عصبی بیماری کی طرف راغب ہوتا ہے۔ کچھ لوگوں کو اونچی نیچی لہروں میں ؛ ناؤ میں ؛ سفر کرنے کے وقت یا کسی طرح کی گاڑی کی سواری میں اسی طرح کی قے ہوا کرتی ہے۔ عموماً اس طرح کی قے کے ساتھ سر میں چکر۔ متلی اور اوبکائی۔

جسمانی سخت تکلیف ؛ پیٹ خالی محسوس ہونا۔ درد سر وغیرہ بھی ہوتا ہے۔ جن آدمیوں کا دل کمزور ہوتا ہے۔ نبض سریع رہتی ہے۔ معمولی باتوں میں کلیجہ دھڑکنے لگتا ہے۔ انھیں لوگوں کو یہ بیماری ہونے کا اندیشہ رہتا ہے۔ اس بیماری سے مریض کو تکلیف تو ضرور ہوتی ہے۔ لیکن عموماً یہ مہلک نہیں ہوتی۔

اس مرض کے مریض کو سفر کرتے وقت بستر پر سلا رکھنا چاہیئے۔ اور جلد ہضم ہونے والی صرف پتلی غذا دینے کا بندوبست کرنا چاہیئے۔ زیادہ کھانے سے یہ بیماری بڑھ جاتی ہے۔ اس کے بعد آہستہ آہستہ مرض کم ہونے پر پتلی، معمولی غذا کھائی جا سکتی ہے۔

اس میں مندرجہ ذیل ادویات مفید و کارآمد ہیں۔

کاکیولس ۶، ۳۰۔ بستر سے سر اٹھاتے ہی متلی اور قے ؛ سر میں چکر۔ پیٹ میں اینٹھن محسوس ہونے کی علامات میں پہاڑ پر چڑھنے سے قے آنا۔

انٹم ٹارٹ ۶۔ ۳۰۔ یکایک پیٹ میں دباؤ محسوس ہونا۔ قے۔ اس کے بعد شدید سستی ؛ اونگھ ؛ اور کثرت پسینہ آنا زبان پر سفید میل کی تہہ۔

اے پومارفنس ۶۔ کان میں زور کی آواز ؛ پیکا ...

زیادہ تے، متلی؛ سر میں چکر کی وجہ سے تے ہونے میں بالخصوص کارآمد ہے۔
نکس وامیکا ۶۔ ۳۰ مزاج کی زیادتی، کھٹی تے۔ پیٹ میں دباؤ محسوس ہونا کان میں گن گن آواز۔
سٹے فی سیگریا ۶۔۳۰۔ سر میں چکر۔ تمباکو؛ اور چیزوں کی زبردست خواہش اور ایسا محسوس ہو گویا معدہ لٹک پڑا ہے اور ایسا محسوس ہو کہ اگر کسی چیز کو پکڑ نہ لیگا تو گر پڑیگا۔
تھریڈیم ۳-۶۔ پانی پینے؛ سفر کرنے کے وقت پانی کی طرف دیکھنے؛ آنکھ بند کر لینے اور تے، کی علامات میں بالخصوص مفید و کارآمد ہے۔
سیٹی کیولا ۳-۶۔ پانی پینے یا سفر کرنے کے وقت اور ٹھنڈا پانی پینے پر کم ہونا اور گرم مکان میں زیادہ ہونا۔ اسی لئے جہاز کے ڈیک پر رہنے کی خواہش۔ اوپر کی طرف دیکھنے پر متلی کی زیادتی۔
سرد چیز کھانے کی خواہش۔
ان کے علاوہ سلفر، سلیکا۔ پٹرولیم۔ ہایوسیامس؛ لوبوشا۔ اگنیٹ۔ سلینیم سیمی پیا۔ وغیرہ ادویات بھی علامات کے مطابق فائدہ کرتی ہیں۔
سمندری بیماری میں گرم فلالین (فلانل) کا ایک ٹکڑا پیٹ پر لپیٹ رکھنے پر۔ (جس سے پیٹ کے آلات میں جھٹکا نہ لگے) بہت آرام ملتا ہے۔

معدہ میں درد و تشنج

(GASTRODYNIA OR PAIN IN THE STOMACH)

بعد غذا معدہ میں ناخن سے خراش ڈالنے کی طرح یا چپکا کر پکڑنے کی طرح خواہش کرنے کی طرح درد۔ کھانے کی چیز پیٹ میں جاتے ہی درد بڑھنا۔ کڑوی یا ترش ڈکار؛ تے کے ساتھ غذا گرنے پر درد؛ میں کمی ہونا وغیرہ علامات اس مرض میں نمودار ہوتے ہیں۔
بدہضمی میں برابر علامات دکھائی دیتے ہیں۔
اس میں مندرجہ ذیل ادویات مفید و کارآمد ہیں
نکس وامیکا ۳×۳۰ (بہت تشنجی درد) آرنیکا ۳ (کرزاز۔)

بسمتھ ۳×۔ (پیٹ میں دباؤ کے ساتھ سر میں درد۔) آرسینکم ۳×۳۰۔ (کھانے پینے کے بعد درد اور قے۔) برایونیا ۳۔ (وجع مفاصلی مریض کے پیٹ میں درد۔) فیرم فاس ۶۔ (خون کی کمی) جیلی ڈونی ایم ۲×۔ یاروبنیا ۳×۔ کھانے پینے کے بعد درد کا بند ہو جانا) ارجنٹیم نائی ۶۔ (غذا کے بعد ہی درد بند ہونا۔ اور اس کے ساتھ ہی معدہ میں زخم ہونا۔) باربیرس مڈر ٹنکچر ۳۰۔ ڈرائسکوریا ۞۔ کاربوویج ۶۔ گریفائٹس ۶، ۲۰۰۔ کی بھی علامات کے مطابق کبھی کبھی ضرورت ہو سکتی ہے۔

بہت گرم پانی میں فلالین بھگوکر اور نچوڑ کر پیٹ سینکنے سے فائدہ ہوتا ہے۔

صفراوی دردسر
(BILIOUS HEADACHE)

بدہضمی سے دردسر ہونے کا نام صفراوی دردسر ہے۔ زبان میلی۔ سانس میں بدبو، معدہ میں درد، متلی، پیٹ میں خرابی وغیرہ اس مرض کے مخصوص علامات ہیں۔ اس میں مندرجہ ذیل ادویات مفید و کارآمد ہیں۔

برایونیا ۳۔ (صفراوی قے کے ساتھ دردسر) نکس ماسکٹا ۲×۔ (دردسر اور چہرہ پژدہ) کیموملا، نکس وامیکا، ایپکاک، پلساٹیلا، مرک سول، انٹم کروڈ، وغیرہ دوائیں بیچ بیچ میں ضروری ہو سکتی ہیں۔

غذا کا زہر
(FOOD POISONING)

غذا کا زہر (غذا کے اجزا سے زہر پھیل جانا) بہت قسم کا ہو سکتا ہے۔ زہریلے نباتات اور جانوروں کا دودھ وغیرہ کھانے کی وجہ سے یا تانبے یا ایلومینیم کے برتن وغیرہ میں کھانا پکانا۔ اور ان برتنوں میں پکائی ہوئی چیزیں کھانا وغیرہ بہت اسباب سے یہ زہر پھیل سکتا ہے۔ کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ کھانے کے ساتھ ہی موت ہو جاتی ہے۔ اور کبھی کبھی قے، پتلے دست وغیرہ ہو کر موت ہو سکتی ہے۔ اور کبھی کبھی یہ زہر آہستہ آہستہ پیدا ہو کر موت کا باعث ہو سکتا ہے۔

غذا کے ساتھ عموماً پوشیدہ دق، ٹائیفائیڈ، کرم وغیرہ کے جراثیم جسم میں داخل ہو کر مرض کو پھیلا سکتے ہیں۔ اکثر اوقات بڑی بڑی پارٹیں۔ ہوسٹل؛ یعنی طلباء کے رہنے کی جگہ، اور خوشی کے جلسوں میں غذا کی چیزوں میں اس زہر کے پھیل جانے کے سبب جو کوئی کھاتا ہے وہی مر جاتا ہے۔ کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کھانا کھاتے وقت باورچی کی غفلت سے یا اس کو دکھائی نہ دینے کی وجہ سے زہریلی چیزیں؛ یا جانور رستے غذا کے ساتھ مل کر غذا کو زہریلا بنا دیتا ہے۔ ایسی جگہ اکثر و بیشتر بہت لوگ مر جایا کرتے ہیں۔ ایک بات یہ بھی ہے کہ سب آدمیوں پر یکساں اثر نہیں ہوتا۔ اسکے علاوہ اگر وہ زہر فوراً قاتل مقدار میں نہ ہوا ہو تو کوئی اثر نہیں ہوتا۔ ساتھ ہی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک آدمی کے لئے جو قاتل ہے۔ اس کو دوسرا شخص آسانی سے ہضم کر سکتا ہے۔ اس پر اس زہر کا کوئی فعل نہیں ہوتا۔

تانبے کے برتن میں کھانا پکانے یا کھٹی چیز رکھنے پر یا گرم تر چیز تانبے یا پیتل کے برتن میں رکھنے پر تانبے کا اثر؛ یا زہر اس چیز میں مل جاتا ہے اس سے قے، پیچش دست، تشنج، وغیرہ تانبے کے زہر کے علامات نمودار ہوتے ہیں۔ آجکل ایلومنیم کے برتن، بازاروں میں سستی قیمت پر مل رہے ہیں۔ لوگ نہیں جانتے کہ اس میں کون سا زہر ہے۔

اس کی سستی قیمت اور چک دمک دیکھ کر امیر و غریب سبھی ایلومنیم کے برتن میں کھانا بنانے لگتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ بد ہضمی، تیزابیت معزادی اور معدہ، اعصابی کمزوری وغیرہ مرض ہو جاتے ہیں۔ اور تھوڑا خیال نہ کرنے کی وجہ سے ہمیشہ کے لئے بیکار ہو جاتے ہیں۔ اور عمر بھر تکلیف برداشت کرتے رہتے ہیں۔

ہندوستان میں کھانا پکانے کے کام میں ہندوؤں کا طریقہ دنیا میں تقلید کے قابل ہے۔ باورچی خانہ کے تمام برتن وغیرہ ہر مرتبہ کھانا پکانے کے پہلے اور بعد ملے جاتے ہیں۔ اس سے صفائی تو رہتی ہی ہے

ساتھ ہی ساتھ کھانا بھی صاف پکتا ہے۔ اور مرض کے جملہ اندیشہ بہت کم ہو جاتا ہے۔ جہاں روز برتن ملنے کی آسانی نہ ہو۔ وہاں مٹی کے نئے برتنوں کو کام میں لانا مناسب ہے۔

اگر غذا کے زہر کی علامات وغیرہ ظاہر ہوں تو نزدیک کے کسی ہوشیار (معالج) ڈاکٹر کو فوراً بلانا چاہیئے۔ معالج کے آنے سے پہلے ہی مریض کو بستر پر لٹا دینا چاہیئے۔ اور رقیق چیز (تھوڑی مقدار میں) کھلانا اور سوڈا وغیرہ پلانا چاہیئے۔ مریض اگر قریب المرگ ہو تو جسم پر گرم سینک کرنا چاہیئے۔ اور جلد یا مقعد کے راستے سے نمک ملے ہوئے پانی کی پچکاری یا ڈوشں اور ادویات محرکہ وغیرہ کا استعمال کرایا جاسکتا ہے۔

اگر یہ محسوس ہو کہ معدہ میں زہریلی چیز ہے تو فوراً مقوی دوا۔ (ستے لانے والی دوا) کھلا کر تے کرانا چاہیئے۔

جس زہر سے زہر کا اثر پھیل گیا ہو اس کی تریاق دوا دینا چاہیئے کاربو وج؛ پائیروجن؛ کاربوانیملس؛ نکس وامیکا۔ ایلومنا۔ وغیرہ ہومیوپیتھک دوائیں علاج کے مطابق استعمال کرانے پر خاص فائدہ کی صورت دکھائی دیتی ہے۔

ورم آنت (ENTERITIS)

معدہ کے نیچے آنت یا نلی ہی (تصویر نمبر ۲ ملاحظہ ہو۔) آنتوں کے دو حصہ ہیں (۱) چھوٹی آنت (SMALL INTESTIONE) تقریباً ۱۴ ہاتھ لمبی۔ (۲) بڑی آنت (LARGE INTESTINE تقریباً ۴ ہاتھ لمبی) چھوٹی آنت کی بہ نسبت زیادہ موٹی اور چھوٹی آنت کو گھیرے ہوئے ہے (مفصل حالت کے لئے ہماری کتاب موسومہ نزدیہ پر نیچے دیکھنا چاہیئے۔) بڑی اور چھوٹی دونوں ہی آنتوں میں ورم آسکتا ہے۔

چھوٹی آنت کا ورم

(INFLAMMATION OF THE SMALL INTESTINES)

56568

چھوٹی آنت متورم ہونے پر شروع میں لرزہ کے ساتھ بخار۔ پیٹ میں دکھا ھکر ناف کے چاروں طرف۔ لگاتار تیز درد۔ اور دباؤ سے اس درد کا بڑھنا۔ آہستہ آہستہ درد اتنا بڑھ جاتا ہے کہ مریض ہل نہیں سکتا۔ اور درد کی وجہ سے مریض چیت لیٹ کر گھٹنے سمیٹ کر اپنے پیٹ پر رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ کھانے سے نفرت، قبض، متلی، نفخ شکم، پیٹ میں قراقر، کبھی کبھی پتلے دست، وغیرہ علامات میں دکھائی دیتے ہیں۔

اس میں مندرجہ ذیل ادویات مفید و کار آمد ہیں۔

بخار اور ورم کم کرنے کے لئے ایکون ۳ x۔ بخار، ورم، سردی، چہرہ سُرخ درد سر اور پتلا دست۔ کے علامات میں بیلاڈونا ۳۔ ناف کے چاروں طرف جلن کی طرح درد۔ بہت کمزوری اور سستی۔ کھانے پینے کے بعد قے دست، پانی کی طرح یا خون آلودہ لگاتار تیز پیاس۔ لیکن تھوڑا پانی پینے سے ہی تھوڑی دیر کے لئے آلودہ ہونا۔ آرسنک ۳x۔ ۶x۔ بہت زور کرنے پر خون اور آنوؤں ملا دست میں مرک کار چھوٹی آنت میں درد کے ساتھ بخار۔ اجابت صاف ہونے کی حاجت۔ زیادہ نفخ شکم، ناف کے چاروں طرف سکڑنے کی طرح درد۔ کل پیٹ میں درد۔ متلی، کالوسنتھ ۶۔

چھوٹی آنت میں یکساں درد کے ساتھ (یا مختلف الطبائع اور مختلف دستوں کے ساتھ۔) اسہال، صبح مرض کی زیادتی تمام جسم زرد۔ نفخ شکم۔ میں پوڈوفائلم ۶۔ اجابت کی حاجت۔ اجابت ہونے کے بعد درد کم ہونا۔ پیٹ میں ریاح اکٹھا ہونا۔ اور اجابت میں رنگ، دوسری قسم کا۔ موسم گرما کے اسہال میں ٹیلس ۳۔ اسہال کے ساتھ قے یا متلی) اپیکاک ۲ x ۶ ٹیلس پہلے یا بعد استعمال کرنا چاہیے۔

بار بار دست ہونا۔ پیٹ میں درد، سردی محسوس ہونا۔ سر میں پسینہ۔ ورا ٹرم البم ۶۔ پتلا دست، آنوں آلودہ، اور بہت ٹھنڈک۔ کلکیریا کارب ۶ (خصوصاً بچوں کی بیماری میں) تیز درد۔

پائیروجن ۳۰- کی آزمائش کرنی چاہیئے۔میگنیشیا فاس ×۲ سفوف۔ گرم پانی کے ساتھ) دینے پر کم ہوسکتا ہے؛ اسہال اور معدہ کے درد کی دوائیں دیکھیئے۔

سٹری یا زہریلی چیزوں کے کھانے کی وجہ سے پیدا ہوئے علامات میں اس مرض کے ہونے کا اندیشہ ہوسکتا ہے۔ بغرض معلوم کرنے کیلئے ہماری کتاب موسومہ ہیضہ اور طاعون ملاحظہ ہو)

عام اصول: گرم پانی سے سینکنا۔ مرض کے حلے کے وقت ساگو۔ بارلی۔ اور آراروٹ وغیرہ ہلکی چیزیں دینی چاہیئے۔

بڑی آنت کا ورم (MUCOUS COLITIS)

بڑی آنت کا ورد زیادہ عرصہ تک رہنے پر آنوں یا بلغم نکلتا ہے یہ مرض آسانی سے اچھا نہیں ہوتا۔ ہائی ڈراسٹس ×۱- (معدہ میں درد؛ یا تشنج؛ پیٹ میں خالی محسوس ہونا۔ ذائقہ کڑوا۔ مرک؛ آرس؛ کولچی وغیرہ اس کی عمدہ اور بہترین دوائیں ہیں۔

بڑی آنت کے متورم اور زخمی ہونے کا نام پیچش، ہے۔ پیچش کا بیان ملاحظہ ہو۔)

ورم بارلیطون: دیوار ہائے شکم کو استر کرنیوالی اور اغشائے شکم کو ملفوف کرنے والی باریک جھلی کا ورم (PERITONEUM)

پیٹ کا نچلا اور آنت کا اندرونی حصہ جس جھلی سے ڈھکے ہوئے ہیں۔ اس جھلی کو بارلیطون (PERITONEUM) کہتے ہیں۔ اس جھلی کے ورم کو ورم بارلیطون کہتے ہیں۔ بچوں کے ناف کے ورم ہونے پر، ورم بارلیطون، ہوا کرتا ہے۔ اس کے علاوہ سردی لگنا نشتر (SURGICAL OPERATION) چوٹ لگنا۔ خون کے زہر کا فعل (PYAEMIA SEPTICAEMIA) معدہ کی آنتوں کا سوراخ سے جاڑا لگ کر (PERFORATION) بخار ہونا۔ پیٹ

پھولنا۔ قے یا ہچکی، پیٹ میں اجتماع ریاح کی وجہ سے ڈکار آنا۔ قبض، پاخانہ و پیشاب بند ہونا۔ مریض کا چپ ہو کر سونا۔ نبض صغیر سریع کی طرح ہونا وغیرہ اس مرض کے خاص علامات ہیں۔

ایکونائٹ ۳x۔ (مرض کے شروع میں بہت فائدہ کرتا ہے) بیلاڈونا ۳x۔ تیز بخار، نبض پُر۔ سر یا سینہ میں اجتماع خون، نفخ شکم اور قراقر بولنا۔ پیشاب بند، صفراوی قے کرنا وغیرہ علامات میں مفید ہے۔

درجہ انتہائے مرض کی حالت میں کاربو وج ۳۰۔ پیٹ کی خرابی کے ساتھ ہی مثانہ میں زور کرنے پر کینتھرس ۳۔ گہری سستی متواتر قے پیٹ میں جلن، قولنجی درد۔ ٹھنڈا پسینہ وغیرہ علامات میں آرسنک ۳۔ مرک وا ۶x۔ مرک کار ۶۔ کولچی ۶۔ اوپیم ۶ بلس وامیکا ۳۔ کالوسنتھ ۶۔ سلفر ۳۰۔ لائیکو ۲x سفوف۔ پیٹ میں اجتماع ریاح۔ برایونیا ۳۔ وراٹرم البم ۶۔ یا ٹری بنتھنا ۶۔ وغیرہ ادویات بھی بیچ بیچ میں ضروری ہو سکتی ہیں۔

زیادہ نفخ شکم ہونے پر گرم پانی سے سینکنا یا السی کی پلٹس کے ساتھ چار پانچ قطرے روغن تارپین۔ پیٹ پر لگانے سے اچھا نتیجہ محسوس ہوتا ہے۔ شدید حالت میں ہلکی غذا دینی چاہیئے۔

مرض کے مزمن حالت میں مرکیورنیس ڈل سس ۳x۔ سفوف۔ یا لائیکو ۶x۔ سفوف استعمال کرنا چاہیے۔ اسہال رہنے پر اسہال کی دوائیں ملاحظہ ہوں۔ مرض دق میں آرس ۳x ۶ بسلفر ۳۰۔ کلکیر یا کارب ۶۔ ۳۰۔ ماؤف جگہ پر آئیوڈیم Ø۔ لگانا چاہیے۔ ضرورت پڑنے پر نشتر بھی لگوایا جاسکتا ہے۔

درد قولنج (COLIC)

درد قولنج بہت قسم کا ہوتا ہے۔ ان میں بڑی آنت کے عضلہ سکڑنے سے جو درد ہوتا ہے۔ اس کو قولنجی معدہ یا آنتوں کا قولنج کہتے ہیں۔

درد قولنج میں سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اس میں اکثر بخار نہیں رہتا۔ زرد اور قے دمتلی رہنے پر اسکو صفراوی قولنج کہتے ہیں۔ نفخ شکم اور درد رہنے پر اسکو ریاحی قولنج کہتے ہیں۔ پیٹ دبانے پر ... کے جاتا ہے

طرف) میں اینٹھن یا کھینچنے کی طرح درد۔ دبانے سے درد میں کمی ہونا قبض بار بار، جو بٹ کی حاجت۔ بگراجابت صاف نہ ہو۔ ریاح خارج ہونا۔ ابکائی یا قے، پیٹ میں سختی اور ڈکار آنا وغیرہ علامات نمودار ہوتے ہیں۔

ثقیل یا اشیاء محرکہ کھانا۔ شبنم یا سردی لگنا۔ برف وغیرہ سرد چیزوں کا بیرونی استعمال، پسینہ رُکنا۔ گرم اقبض وغیرہ اسباب سے یہ بیماری ہوا کرتی ہے۔ (قولنج کلوی۔ قولنج سیسہ۔ قولنج صفراوی، پیچش، قولنج حیض وغیرہ کا مفصل حال اس کتاب کے مناسب موقع پر ملاحظہ ہو)۔

اس میں مندرجہ ذیل ادویات مفید و کار آمد ہیں۔

کالوسنتھ ۶۔ ۳۰۔ ناف کے چاروں طرف ناقابل برداشت کھینچنے یا کترنے یا اینٹھنے کی طرح درد۔ زیادہ درد کی وجہ سے مریض بے چین ہو جاتا ہے۔ اور آگے کی طرف دوہرا ہو کر ٹیڑھا ہو جاتا ہے۔ اور ہاتھ سے ناف دبانے کیلئے کوشاں رہتا ہے۔ دبانے سے درد تھوڑی دیر کے لئے کم ہو جانا اور ضرب دینے پر پیلے کی طرح درد ہونا۔ کبھی کبھی پیٹ پھولنا۔ چہرہ سیاہ، بہت نفخ شکم، ڈکار آنا۔ ریاح خارج ہونا۔ اور قبض رہنے پر۔ اس کے ساتھ۔

لائیکوپوڈیم ۳۰۔ (یکے بعد دیگرے) کے استعمال کرنے کا کوئی کوئی مشورہ دیتے ہیں بنکس وامیکا ۶، ۳۰، نفخ شکم کے ساتھ تیز تشنج، اور اسی وجہ سے قولنج، ساتھ ہی گردہ میں کترنے کی طرح درد، اور قبض۔

کیموملا ۶۔ ۱۲، ناف کے چاروں طرف کھینچنے، یا سکڑنے کی طرح درد، قبض یا پتلا دست، پیٹ پھولنا۔ رات میں، اور گرمی میں درد کی زیادتی۔

آرسس وارس ۳۔ بہت زیادہ نفخ شکم۔ پیٹ کے بالائی حصہ، بلغمی صفراوی قے، زیادہ اینٹھن۔ مذکورہ بالا تینوں ادویات سے اگر فائدہ نہ ہو تو اس کے استعمال سے اکثر فائدہ ہوتا۔

میگنیشیا فاس ۳x۔ سفوف۔ گرم پانی کے ساتھ کھانا۔ (اگر کیمو ملا سے فائدہ نہ ہو۔ ڈائیس کوریا ۱x۔ اول ناف کے در دیا درد شروع ہو کر آہستہ آہستہ تمام پیٹ میں، بعدہٗ تمام جسم میں یہاں تک کہ انگلی تک

میں پھیل جاتا ہے۔ اس درد کے ساتھ نفخ شکم ہونا۔ زبان پر میل جمع ہونے میں درد کی زیادتی۔ سیدھے کھڑے رہنے پر۔ اور پیچھے کی طرف ٹیڑھے ہونے پر درد میں کمی۔ غذا قے کرنے کے بعد یکایک قولنجی درد، اور حالت حمل میں صفراوی قولنج ہوتے ہیں۔

ورا اٹرم البم ۶۔ شب میں اور بعد غذا نفخ شکم، پیٹ میں گڑگڑاہٹ آنا۔ تمام پیڑو میں درد منہ میں پانی بھر آنا۔ منہ اور ہاتھ پیر ٹھنڈے۔ تشنج، او پیم ۶۔ ایکونائٹ ۱ پلمبم ۶۔ (سخت قبض میں)، باربیرس والگیرس ۱۔ ۶۔ کبھی کبھی استعمال میں آتا ہے۔ عورتوں کو حالت حمل میں نفخ شکم کے ساتھ درد، قولنج میں کاکوس ۶۔ ثقیل چیزوں کے کھانے کے بعد درد۔ قولنج میں پلس ۶۔ یا کالوسنتھ ۶۔ اسکے ساتھ قبض، اور نفخ شکم میں پلساٹیلا ۶۔ یالائیکوپوڈیم ۳۰۔ ہسٹریا کی وجہ سے قولنج میں اگنیشیا ۶۔ کرم سے پیدا ہوئے قولنج میں (کرم کا بیان ملاحظہ ہو)۔

غذا اور پرہیز

ہلکی غذا۔ (جیسے ساگو، بارلی، گرم دودھ، فرض دب جانے میں پرانے چاول کا بھات، چھوٹی مچھلی کا شوربہ، پرول۔ موچا۔ اولی، پیٹ گرم کپڑے سے ڈھکا رکھنا۔ اور دونوں پیروں کو سردی سے بچانا ضروری ہے۔

ضرورت پڑنے پر گرم پانی کی پچکاری سے پاخانہ ہو جاتا ہے

قولنج (LEAD COLIC)

کسی طرح سیسہ جسم میں داخل ہونے سے آنتوں میں بہت درد ہوتا ہے۔ اسی کا نام قولنج سیسہ ہے جو سیسہ کا کام کرتے ہیں۔ یا بہت عرصہ تک سیسہ کے برتن میں کھاتے پیتے ہیں یا چھاپہ خانہ میں کمپوزنگ کا کام کرتے ہیں۔ ان کے دانت کی جڑ سلیٹ کے رنگ جیسی ہو جاتی ہے۔ قبض، قے، اور پیٹ میں تیز درد۔ وغیرہ علامات ظاہر ہوتے ہیں۔ ٹین دیا (رانگا) کے برتن میں سونگھنی۔ ناس، یا شراب رکھ کر اسکو استعمال کرنا۔ سیسہ کی پنسل، سیسہ کی کنگھی، یا پانی کا نل، سیسہ کا بنا ہوا، وغیرہ کے استعمال سے

میں کچھ نہ کچھ تو نیج سیسہ؛ ہوا کرتا ہے۔
اس میں مندرجہ ذیل ادویات نہایت مفید و کار آمد ہیں۔
اوپیم ۱x - ہر پندرہ منٹ کے وقفہ سے دینے سے درد رفع ہو جاتا ہے۔ اس سے فائدہ نہ ہو تو ایلیومن[1] ۳؛ ۳۰ ہر گھنٹہ دینا چاہیئے۔ اگر اس سے بھی فائدہ نہ ہو تو پلاٹینا ۶۔ بیلاڈونا ۱x۔ پوڈوفائلم ۳x۔ اور الیسڈ سلف ۶؛ بیچ بیچ میں دیا جاسکتا ہے۔ زیادہ دودھ پینا اور گرم پانی کی پچکاری لینا مفید ہے۔

حفظ ماتقدم

کلکتہ یا کسی دوسرے بڑے شہروں میں جہاں کل (مشین) کا پانی روزانہ استعمال کرتے ہیں۔ ان کے خاندان میں کسی کو کمی خون؛ درد عصبی؛ ہاتھ میں کمزوری، یا مسوڑھے میں نیلگوں لکیریں وغیرہ علامات محسوس ہونے پر سمجھنا چاہیئے کہ سیسہ کے غلط استعمال (یعنی پانی کی مشین کے خرابی سے) یہ مرض ہوا ہے۔ ایسے موقعہ پر مکان کے دوسرے لوگوں کو اس سے علیحدہ رکھنے کا پورا بندوبست کرنا چاہیئے۔

صفراوی پتھری یا پت پتھری

(GALLSTONE OR BILIARY CALCULUS)

پتہ یا صفرائی تھیلی (GALL BLADDER) یا صفرا کی نالی (BILIARY DUCTS) کھانے پینے کی خرابی سے پیدا ہو کر پتھر کے ذرّات (GRAVEL OR STONE) کی شکل میں تبدیل ہو جائے تو اس کو صفرا کی پتھری کہتے ہیں۔ بالو کے ذرات (GRAVEL) کبوتر کے انڈے یا مٹر برابر چھوٹا بڑا۔ منجھولا؛ گول؛ سادہ۔ کالا۔ خاکی یا سبز، ایک یا زیادہ پتھری کے مریض میں پیدا ہو جاتا ہے۔ دس فی صدی آدمیوں کو یہ

---

[1] الیومنا نہیں ہے۔ کئی بنگلہ کے علاج کی کتابوں میں ایلیومینا لکھا ہے۔ شاید یہ چھاپہ کی غلطی ہے۔ یہ کہنا بیکار ہے کہ ایلیومینا۔ اور ایلومن ایک دوا ہے۔ بلکہ علیحدہ علیحدہ دوائیں ہیں۔

بیماری ہوتی ہے۔ اور ان میں بھی عورتوں کی تعداد زیادہ ہوتی ہے۔ پیٹ میں تھوڑا بہت درد ہونا۔ اس مرض کی خاص علامت ہے۔ اس کے علاوہ بہت لوگوں کو زندگی بھر پتھری رہنے میں بھی تکلیف نہیں ہوتی۔

پتھری جب تک پتہ میں ساری رہتی ہے۔ اس وقت تک مرض کو کسی قسم کی تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔ کبھی کبھی پیٹ میں درد معلوم ہوتا ہے۔ لیکن جب یہ پتھری پتہ سے نکل کر صفرا کی نالی میں آجاتی ہے تو آہستہ آہستہ یا زور سے پیٹ میں ایک قسم کا ناقابل برداشت درد پیدا ہو کر بالکل ہی پریشان کر دیتا ہے۔ اس خوفناک درد کا نام صفراوی قولنج (BILIARY COLIC) ہے۔ یہ قولنج کا درد دائیں جانب سے شروع ہو کر چاروں طرف پھیل جاتا ہے۔ (خاصکر دائیں کندھے۔ اور پیٹھ تک) اور درد کے ساتھ اکثر قے۔ سرد پسینہ۔ نبض کمزور۔ ضعف شدید سانس کی تکلیف۔ غشی۔ وغیرہ علامات ظاہر ہوتے ہیں۔ یہ درد کئی گھنٹہ سے کئی ہفتہ تک ٹھہر سکتا ہے۔ اور پھر دفعتاً ہو جاتا ہے۔ (یعنی پتھری) بارہ انگشتہ آنت کے اندر (DUODENUM) آجانے پر جلد تکالیف دور ہو جاتی ہے۔ اس وقت براز کو ڈھونے سے پتھر کے ذرات ہاتھ لگنے سے سمجھنا چاہیئے کہ پتھری نکل گئی ہے۔

فرق درمیان صفرا کی پتھری کا قولنج اور گردہ کی پتھری کا قولنج

صفرا کی پتھری کے قولنج میں قے نہیں ہوتی۔ لیکن سنگ گردہ کے قولنج میں پیشاب کی نلی سے خصیہ تک یہ درد پھیل جاتا ہے۔ اور اس کے ساتھ بار بار پیشاب کرنے کی حاجت۔ پیشاب کے ساتھ خون اور پتھری موجود رہتی ہے۔ صفراوی پتھری میں قولنج کا درد پیدا ہوتے ہی ماؤف جگہ پر خوب سینک دینے سے اور گرم روغن زیتون (OLIVE OIL) استعمال کرنے سے درد بند ہو جاتا ہے۔

اس مرض کا علاج مندرجہ ذیل طور پر ہونا چاہیئے۔

(۱) قولنجی درد جلد رفع ہو (۲) براز کے ساتھ پتھری جسم سے باہر

نکل جائے اور پتہ میں پتھری پھر نہ بننے پاوے۔ ان دونوں باتوں پر غور کر کے دوا اور غذا کا بندوبست کرنا چاہیئے۔

دوران درد قولنج میں:۔ صفرا کی پتھری کے علاج میں مشہور سینڈرس اور انگلینڈ کے قابل ڈاکٹر ہوج صفرا کی پتھری کی تکلیف رفع کرنے کے لئے کلکیریا کارب دیکر بھی ناکامیاب نہیں ہوئے۔ کلکیریا کارب ۳۰، ۲۰۰۔ صفرا سے پیدا ہوئے درد قولنج میں دفع کرنے کی بہت اچھی دوا ہے۔ ہر پندرہ منٹ پر دوا دینی چاہیئے۔ تین گھنٹہ استعمال کرنے کے بعد اگر درد بند نہ ہو تو باربیرس ø، بیس کے وقفہ سے دینا چاہیئے۔

کارڈس میری انس ø۔ (۵-۱۰ قطرے ۳ گھنٹہ کے وقفہ سے روزانہ استعمال کرنا چاہیئے۔ جگر میں خاصکر اس کی بائیں فیصد۔ (ٹکڑا یا لوتھڑا (LEFT lobE) میں درد رہنے پر آرنیکا ۳x۔ دینا چاہیئے۔

شدید حالت میں علامات کچھ کم ہو جائیں اور تشنج موجود ہو تو چاینا ø۔ مرض کی شدت کے وقت قولنجی درد کا پیدا ہونا۔ کیونتھیس ø۔ ہائیڈراسٹس ø۔ (فی خوراک ایک قطرہ سے ۱۰ قطرہ تک) ڈائیسکوریا ø۔ جیلی ڈونیم ۲x۔ جلسی میم ۱x۔ بیلاڈونا ۳x۔ اور آرسنک ۳x۔ ۳۰۔ وغیرہ ادویات بند ہونے کے لئے استعمال کی جاتی ہیں۔

میگنیشیا فاس ۳x؛ دگرم پانی میں، اندرونی اور بیرونی استعمال کرنا چاہیئے۔ اس طریقۂ علاج سے سینڈرس ملس وغیرہ ڈاکٹروں نے اندرجال کی طرح فائدہ پایا ہے۔ اور اس کی بڑی تعریف کی ہے۔

امریکہ کے سویاں نے صفراوی پتھری کے قولنج میں کولسٹرینم ۲۔ کا استعمال کر کے جو تعجب خیز ثمرہ پایا ہے۔ اسکو دیکھ کر وہ حیران ہو گئے ہیں۔ اور تعجب کا اظہار کر چکے ہیں۔

(ملاحظہ ہو ایلن کے نوسوڈ را ایڈیشن سنہ ۱۹۱۰ء)

اگر طاقت نہ ملے تو نیچے کی طاقت کی دوا دی جاسکتی ہے۔
انگلینڈ کے مشہور ڈاکٹر بارنٹ نے مرض صفراوی پتھری کے مختلف حالتوں میں ۳x۲۰۔ سفوف استعمال کراکر بہت مریضوں کو ہومیوپیتھک معالجوں نے سفا بخشی ہے۔ ایکونائٹ، برک سول، چائنا۔ (ملیریا بخار کے ساتھ) نکس وامیکا۔ فاسفورس، وغیرہ دوائیں موقعہ پر کام دیتی ہیں۔

علاج معاون:۔ ہلکی زود ہضم چیزیں کھانا۔ پاؤروٹی (نان پاؤ) آگ میں سینک کر خوب گرم پانی میں ڈبو کر شکر کے ساتھ کھلانا چاہیئے) بھونا ہوا سیب (ROASTED) ٹھنڈا پانی پینا جتنی خواہش، روز کھلی ہوا میں ٹہلنا۔ (خاصکر گھوڑے پر) وغیرہ فائدہ کرتا ہے۔ درد سے بہت کمزور ہو جانے پر، مریض کو خوب گرم پانی پلانا۔ گرم پانی کے ٹب میں بیٹھنا۔ اور مقعد میں آلہ کے ذریعہ بوند بوند گرم پانی کی دھار (RECTAL IRIGATION) برابر پہونچانا چاہیئے۔ اور دائیں پہلو میں گرم پلٹس لگانا وغیرہ ترکیبوں سے بہت درد کم ہو جاتا ہے۔
ایسی ترکیبوں سے درد فوراً اچھی طرح آرام ہو جانے پر، اور پتھری پوری طرح نکل جانے پر ایسی ترکیب کرنا چاہیئے جس سے پتھری پیدا نہ ہو۔
حسب ذیل باتوں پر عمل کرنے سے پھر پتھری نہیں ہوتی۔

دوبارہ حملہ روکنے کے لئے

چائنا ۵۔ بہت اچھی دوا ہے۔ مندرجہ ذیل طریقے سے مشہور و معروف ڈاکٹر تھیر نے بیس برس سے زیادہ زمانہ میں جتنے مریضوں کا علاج کیا۔ سبھی شفایاب ہوئے، چائنا ۶x چھ گولیوں کی خوراک (۶۔ گولیاں) دوا دینی چاہیئے۔
جبتک دس خوراک نہ ختم ہوں۔ اسکے بعد علی الترتیب تین روز کا ناغہ دیکر اور چار روز، اور پانچ روز کا وقفہ دیکر دوا دینا چاہیئے۔ یہ عمل اس وقت تک جاری رہنا چاہیئے جبتک ایک کا وقفہ دیکر ایک خوراک نہ ہو جائے۔ بہت سے مشہور ڈاکٹروں نے دیکھا ہے کہ مندرجہ بالا طریقہ پر عمل کرنے سے اول پتھری جلد نکل جاتی ہے۔ اور اس کے بعد

پتہ میں پتھری پیدا نہیں ہوتی۔ (یعنے مرض جڑ سے جاتا رہتا ہے) ڈاکٹر ایبرمس، چیلی ڈونیم؛ اور ڈاکٹر بیر جس کی کارڈ امس میزیس کام میں لانا بتاتے ہیں۔ اس سے بھی مریض کو دوبارہ پتھری نہیں ہوتی۔

غذا اور پرہیز:- وقت سے کھانا پینا۔ بول و براز کرنا۔ اور نہانا دھونا۔ مقررہ مناسب جسمانی کثرت؛ ہوا خوری اور کھاری پانی (AIKLINE WATER) بہت زیادہ پینا وغیرہ، اصول صحت پر عمل کرنا۔ اور مناسب طریقہ سے ہومیو پیتھک دوائیں استعمال کرنے سے مرض جلد ہی جڑ سے آرام ہو جاتا ہے۔ غذا جن میں شکر (SUGAR) چربی (FAT) یا نشاستہ (STARCH) اور چونا (LIME) کے اجزاء ہوں۔ حتی المکان نہ کھانا چاہیئے۔ اور گوشت والی چیزیں؛ مچھلی سوڈا بائی کارب (BICAR BONATE OF SODA) مریضان کو نقصان کرتا ہے۔

گرم چشمہ کا پانی استعمال کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔

یہ بتانا بیکار ہے کہ عرصہ تک درد قولنج سے تکلیف ہونے پر اگر مریض کے صفرار کی تھیلی (پت) میں مواد پڑ جائے۔ پھوڑا (ABSCESS) سرطان (CANCER) وغیرہ خوفناک علامات نمودار رہوں تو ہوشیار ڈاکٹروں سے فوراً نشتر لگوا دینا چاہیئے۔

(سنگ گردہ کا بیان ملاحظہ ہو۔)

قبض (CONSTIPATION)

قبض بہت وجوہات سے ہوسکتا۔ یہ اکثر امراض کی علامت بھی ہے۔ کسی قسم کی جسمانی محنت نہ کر کے گھر میں بیٹھے رہنا۔ شب بیداری۔ تیز کافی پیا جائے۔ اور دوسری نشیلی چیزیں کھانا۔ رنج؛ تکلیف۔ یا خوف ہونا گر پڑنا۔ مرض جگر؛ بڑھاپا۔ غیر مفید چیزیں کھانا وغیرہ بہت سے اسباب کی وجہ سے قبض ہوتا ہے۔ قبض ہونے پر جا ہوا براز آنتوں میں سڑا کرتا ہے۔ اور اس سڑے ہوئے براز کا بہت ہی خفیف حصہ، خون، گوشت میں مل کر فضلہ مضبوط کرتا ہے۔ اس طرح جسم کو بہت

نقصان پہونچاتا ہے۔ غذا کے جوہر سے جس طرح خون اور عضلہ بنتا ہے۔
اسی طرح سڑے فضلہ سے بھی خون عضلہ مضبوط ہوتا ہے۔
قبض ہونے میں اکثر درد سر، بخار، کھانے سے نفرت، طبیعت پژمردہ
وغیرہ علامات ظاہر ہوتے ہیں۔ بہت عرصہ تک قبض رہنے پر لواسیر،
وجع مفاصل، وغیرہ بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں
اس میں مندرجہ ذیل ادویات مفید ثابت ہوئی ہیں۔
ڈاکٹر سینڈرس ہلس کی رائے کے مطابق برایونیا۔ گریفائٹس۔ اوپیم،
اور نکس وامیکا کی اچھی دوائیں ہیں۔
ہم لوگ بھی ان کی اس رائے کی تائید و حمایت کرتے ہیں۔
گریفائٹس ۶۔ (دو مرتبہ روزانہ کئی ماہ تک استعمال کرنا چاہیئے۔)
براز سخت اور نکلنے میں تکلیف۔ پلمبم ۶۔ قبض کے ساتھ قولنجی درد۔ نیٹرم میور
۱۲x، سفوف ۲۰۰۔ اسکی عمدہ دوا ہے۔
متواتر اجابت کی حاجت، لیکن پیٹ صاف نہ ہونا۔ براز لینڈ سخت تکلیف
سے نکلنا، عموماً پتلا پاخانہ۔ سر بھاری۔ پیڑو میں دباؤ۔ اور غذا سے نفرت
علامات میں نکس وامیکا ۳۰۔ (جن کو زیادہ پڑھنا پڑتا ہے، جو سست
رہتے ہیں۔ جو گھروں میں کاہلوں کی طرح بیٹھے رہتے ہیں۔ جو تھوڑی بات
میں تنگ جاتے ہیں۔ اور جن کو قبض اور پیٹ کی خرابی رہتی ہے۔ ان کیلئے
نکس وامیکا مفید ہے۔ سرسراہٹ محسوس ہو۔ سر درد، درد جگر،
خشک کرڑوا اور براز لینڈ، وجع مفاصل سے قبض، حالت حمل میں، اور
موسم گرما میں قبض، اور بچوں کے قبض میں برایونیا ۶، ۳۰۔ نکس وامیکا
اور برایونیا کے علامات میں فرق یہ ہے کہ برابر پاخانہ کی حاجت کیساتھ
قبض میں نکس وامیکا۔ اور قبض بغیر حاجت کے ہو تو برایونیا فائدہ کرتا
ہے۔ سر بھاری، چکر، کچھ عرصہ تک متواتر پیٹ صاف نہ رہنا۔
سخت لینڈ، معمولی غفلت، چہرہ سرخ، پیشاب وزن میں
تھوڑا۔ اوپیم ۳۰۔ دبوڑھے، امن پسند دموی مزاج والوں کو، اوپیم ۳۰۔

زیادہ مفید اور کار آمد ہے۔) قبض یا بڑی تکلیف سے خشک پاخانہ ہو؛ نفخ شکم ہو؛ پیٹ میں آواز ہو؛ غذا کے بعد ہی پیڑو میں نفخ؛ پیٹ میں گرمی محسوس ہو؛ منھ میں پانی بھر آتا ہو؛ ڈکار آتی ہو تو لائیکوپوڈیم ۳۰؛

بہت سخت قبض۔ بہت دنوں تک اجابت کی حاجت نہ ہو تو المیومن ۳۰۔ پاخانہ کی حاجت۔ لیکن پاخانہ کی کوشش کرتے ہی وہ بند ہو جائے تو انکارڈیم ۳-۶۔ لمبا اور خوب پتلا لینڈ نکلنے پر فاسفورس ۳۰، ۳۰۔ تیز خشک کھانسی کے ساتھ قبض میں مائیٹرک ایسڈ ۳۰۔ قبض کے ساتھ بواسیر میں، اکالسن سونیا ۲۰۔ یکی درد سر یا گھومنے کی وجہ سے قبض ہونے پر ملائم پاخانہ لیکن مشکل سے نکلتا ہے۔ پلٹیا ۶، ۳۰۔ عورتوں کو بہت دنوں تک قبض ہو، تو ڈہبکیم ۳۰۔ (ہر روز ایک مرتبہ) مبرز میں درد؛ رحم کی خرابی یا حاملہ عورتوں کو قبض ہو تو سیپیا ۳۰۔ حیض والی عورتوں کے قبض میں پاخانہ تھوڑا نکل کر پھر مبرز (RECTUM) میں چلا جاتا ہو تو سلکا ۳۰۔ پیڑو اور مبرز میں بوجھ اور گرمی محسوس ہونا۔ مبرز میں کٹ کٹ کرنا۔ اور جلن پاخانہ ہونے کے کچھ دیر بعد مبرز میں تکلیف محسوس ہونا۔ مبرز قبض میں بار بار پاخانہ کی حاجت لیکن صاف نہ ہونا۔ بواسیر ہو؛ سلفر ۳۰، ۲۰۰۔ بار بار دست آور دوائیں کھانے سے قبض ہو، تو ہائیڈراسٹس ۳۔ (خاصکر ضعف معدہ والوں کے لئے) سلکا مارفیا۔ (یعنی سمندر کنارے کے بالو کے ذرات) ۳×۲۔ سفوف؛ عرصہ تک استعمال کرنے سے قبض ہو جاتا ہے۔

بارہ بایوکیمک دوائیں بھی علامات کے مطابق فائدہ کرتی ہیں

سلفر ۳۰۔ ایسڈ نائیٹرک ۳-۶۔ نیٹرم میور ۳۰۔ پوڈوفائلم؛ سی پیا؛ ورے ایلب؛ کاربو وج؛ ہائیڈراسٹس؛ (معمولی قبض میں) ایلوز (بواسیر کے ساتھ قبض میں) ایلم۔ (خشک سخت پاخانہ میں) الائیکو۔ (نفخ شکم کے ساتھ میں؛) برایونیا۔ (درد سر کے ساتھ اِن، بالکل نہ ہونا) نکس وامیکا۔ (اجابت کی حاجت ہونے پر بھی بالکل ہی پاخانہ نہ ہونا۔) پلمبم۔ (قبض کے ساتھ پیٹ میں قولنجی درد۔) اوپیم۔ (قبض کے ساتھ اونگھ۔)

علاج معاون

قبض ہونے پر، بار بار جلاب لینا اچھا نہیں ہے۔ کیونکہ اس سے عادت پڑ جاتی ہے۔ اور پھر جلاب کے پاخانہ نہیں ہوتا۔ ہومیو پیتھک دوا کھانے سے اگر پاخانہ نہ ہو تو ۱۲۔ آونس گرم پانی میں ایک ڈرام گلیسرین ملا کر مبرز کے اندر پچکاری دینے سے گرہ گرہ براز نکل جاتا ہے۔ چارپائی سے اٹھتے ہی روزانہ ٹھنڈا پانی پینا۔ اور روز ٹھنڈے پانی سے نہانا مفید ہے۔ وقت مقررہ پر کھانا۔ پاخانہ جانا۔ دن میں زیادہ ٹھنڈا پانی پینا اور پیٹ پر ہاتھ پھیرنا اچھا ہے؛ انگور، منقی، سیب، کشمش، کاغذی لیموں، کیلا پختہ، پپیتا، بیل۔ چکی کا ہاتھ سے پیسا آٹا شہد۔ دودھ، مکھن۔ کملا لیموں۔ گوبر خام، اور زمین قند (سورن) فائدہ مند ہے۔

وقت مقررہ پر کھانا، سونا۔ اور کسرت کرنا فائدہ کرتا ہے۔ ٹرٹر۔ اسپغول ہینگ، ناریل کا پانی۔ سوڈا واٹر وغیرہ روزانہ استعمال کرنے سے کبھی کبھی فائدہ کرتا ہے۔ اولیو آئیل (روغن زیتون) صحت بخش غذا اور قبض کشا ہے۔ اس کے استعمال سے جو نقصان پہونچتا ہے۔ اس سے وہ نہیں ہوتا۔ جلاب کے بعد قبض تیز ہو جاتا ہے۔ ڈاکٹر ہیرنگ نے کہا ہے کہ قبض والے مریض زیادہ عرصہ تک جیتے ہیں اگر وہ دست آور دوا کھا کر جان نہ دے دیں) خشک گولی، یا جلاب میں تری نہیں ہے۔ اسلئے زبردستی پاخانہ لانے سے مریض کے جسم سے تری نکل جاتی ہے۔ بار بار بہت عرصہ تک اس طرح جلاب دینے سے قبض بڑھ کر اچھی طرح مریض کے جسم میں جم جاتا ہے[1] (امراض معدہ بھی ملاحظہ ہو۔)

التہاب زائدہ۔ ورم زائد

(APPENDICITIS)

معدہ کی زائد دوسری بند رہتی ہے۔ (یعنی ایک طرف کی نلی

---

[1] ہمارے ناظرین جو بغیر جلاب کے نہ رہ سکتے ہوں۔ ان کو بہت ضرورت ہونے پر حسب ذیل ــــ ہلا ضرر جلاب لینا چاہیئے (بقیہ صفحہ ۵۵۱ پر ملاحظہ ہو۔)

سے کھانے کی چیزیں اس میں داخل ہو کر نکل نہیں سکتی کیونکہ نکلنے کا کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے، اسلئے زائدہ میں کسی چیز کے داخل ہونے سے ایک قسم کا ورم پیدا ہو جاتا ہے۔ اس لئے اسی ورم کا نام (APPENDICITIS) ورم زائدہ ہے۔ ورم ہونے پر مریض درد سے گھبرا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اس تکلیف سے موت ہو سکتی ہے۔ اسلئے نشتر لگانے والے ڈاکٹر ورم کے وقت اس میں نشتر لگاتے ہیں۔ زیادہ کھانے سے بھی یہ بیماری ہوتی ہے۔

ڈاکٹر نو یاک کی یہی رائے ہے بیسویں صدی کے شروع میں اس کا یہ نام رکھا گیا ہے۔ لیکن درحقیقت اتنے عرصہ تک یہ مرض ٹفلائیٹز یا پیری ٹفلائیٹز کہلاتا تھا۔ غذا آسانی سے ہضم نہ ہونے پر (خاصکر وجع مفاصل یا نقرس والے مریضوں کو) اکثر یہ بیماری ہوا کرتی ہے۔ پیٹ کے دائیں جانب درد (اکثر مریض کو کئی ہفتہ تک یہ درد محسوس نہیں ہوتا) اس کے بعد اس درد کا آہستہ آہستہ بڑھنا۔ اور ساتھ ہی ساتھ بخار اور معدے کے فعل کی خرابی سے تکلیف اس مرض میں شروع کی علامت ہے۔ اس حالت میں اگر ورم اچھا نہیں ہوا ہو تو جسم کے دوسرے حصے بھی ماؤف ہو کر مریض کے موت کے باعث ہوتے ہیں۔ اس مرض کا نام سنتے ہی لوگ، ناامید

(بقیہ ص۵۵۱) زنگی ہڑ بھری سنا۔ سونف اور کشمش (ہر ایک ایک تولہ) رات کو ایک پاؤ پانی میں بھگو کر صبح گرم کر کے چھان لیں۔ اور پی ڈالیں۔ اس سے معدہ صاف ہو جاتا ہے۔ اگر آنوں نکلنے کی وجہ سے پیٹ میں درد ہو تو تھوڑا گرم پانی۔ یا گرم دودھ پینے سے درد بند ہو جائے گا۔ دو تین دست ہو جانے پر مونگ کی دال چاول کھانا۔ اس کے بعد ناریل کا پانی پینا۔ اور پپیتا کھانا چاہیئے۔

، جوانوں کو پاؤ بھر۔ لڑکوں کو آدھ پاؤ۔ بچوں کو چھٹانک بھر۔ پانچ برس سے کم عمر والوں کو سمجھ کر دینا چاہیئے۔

ہ انسان کے زیرین حصہ کا دایاں حصہ کرم نما ہے۔ اسی کا نام (VERMIFORM APPENDIX) یا کرم نما زائدہ ہے (تصویر نمبر ۱۷ ملاحظہ ہو۔

ہو کر نشتر لگوانے کا بندوبست کرتے ہیں۔ لیکن شروع ہی میں ہومیوپیتھک طریقہ سے علاج کرنے پر نشتر لگوانے کی ضرورت نہیں پڑتی۔

اس مرض کی علامتیں مندرجہ ذیل ہیں۔

سر میں زور کا درد۔ آنکھوں میں روشنی کا بالکل برداشت نہ ہونا۔ (کبھی کبھی متواتر) زبان میلی۔ کبھی کبھی قبض نہیں رہنا۔ ریاح خارج ہونا۔ پیر موڑے رہنا۔ پیڑو میں تیز درد۔ حرارت جسم ۱۰۰° سے ۱۰۴° ڈگری تک کبھی کبھی جگر اور تلی بھی بڑھتی ہے۔

اس مرض میں مندرجہ ذیل ادویات مفید و کارآمد ہیں۔

ایکونائٹ ۳x۔ (بخار زیادہ رہنے پر) بیلاڈونا ۳x۔ (سر میں درد۔ چہرہ سرخ، تپکن، وغیرہ سر کی خرابی کے علامات میں) برایونیا۔ (سوئی چبھنے کی طرح اور جلنے کی طرح درد، حرکت کرنے سے درد کی زیادتی۔ قبض پژمردگی) رسٹاکس ۶۔ (حرکت کرنے سے درد کا کم ہونا) مرک کار ۶۔ (جسم زرد، زبان زرد۔ نفخ شکم لیکسس ۳۰۔ اس کی بہت اچھی دوا ہے۔ خاصکر دائیں جانب پیٹ میں کترنے کی طرح درد اور کمر میں کپڑے کا نہ رکھ سکنا۔ معمولی بخار کے ساتھ قے۔ لیکن درد سوئی چبھنے کی طرح اور جلن پیدا کرنے والا ہو تو۔ (خاصکر ٹیکہ لگوانے کے بعد یا عورتوں کے ورم زائدہ ہونے پر۔) لیکسس کے بجائے اے پس ۳۰۔ زیادہ فائدہ کرتا ہے۔ لیکن اگر لیکسس یا اے پس سے فائدہ نہ ہو تو آرسنک ۳۰۔ دینا ضروری ہے۔ موت کا خوف، پریشانی، زبان سرخ۔ پانی پینے کی متواتر خواہش لیکن تھوڑا پانی پینے سے سیری۔ بستر بدل کر کروٹ بدلنا۔ (بے چینی سے) بہت سستی کے علامات میں آرسنک ۳x ۳۰۔ تشنج میں مگنیشیا فاس ۲x سفوف۔ گرم پانی کے ساتھ دس پندرہ منٹ کے وقفہ سے استعمال کرنے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مواد بڑھ جانے کی علامت میں ہیپر سلفر ۶۔ دینا چاہیئے۔

ڈاکٹر ہیل اور سینڈس ملس نے بیلاڈونا ۳x۔ اور مرک سول ۳x۔ نصف گھنٹہ باری باری دیکر کئی گھنٹہ میں ہی فائدہ کرتا ہے۔

ورارٹرم ۳۰- کالوسنتھ ۶ سلفر ۳۰ وغیرہ مفید ہیں۔

علاج معاون:- بوتل میں خوب گرم پانی کرکے پیٹ کو سینکنا۔ بہت گرم پانی بار بار پینا۔ ضرورت ہونے پر گرم پانی کی پچکاری دینا۔ مرض کی شدید حالت میں صرف بارلی کا پانی پلانا چاہیئے۔ ایلوپیتھک ڈاکٹر اس مرض کو جتنا خوفناک نہیں سمجھتے ہیں۔ کبھی کبھی نشتر لگوانے کی ضرورت پڑتی ہے۔

پیٹ پھولنا (TYMPANITIS)

یہ بیماری ہمیشہ بخار۔ ہیضہ۔ سرسامی بخار وغیرہ کی علامت ہے۔

اس میں مندرجہ ذیل ادویات مفید ہیں۔

الیسافٹیڈا ۳۰۔ مرض ہسٹیریا میں پیٹ پھولنے پر ہر گھنٹہ پر دینا چاہیئے۔

ٹربنتھنا ۳۰۔ بخار یا ورم کی وجہ سے پیٹ پھولنا۔ (خوب گرم پانی میں فلالین ترکرکے اور نچوڑ کر اوپر چند قطرے روغن تارپین میں پیٹ سینکنا چاہیئے۔ یہ عمل ہر گھنٹہ کرنا چاہیئے۔ پیٹ پھولنے کی یہ عمدہ دوا ہے۔

رلفنس ۶۔ پیٹ سخت اور پھولا ہوا۔ اوپر اور نیچے سے ریاح نہ خارج ہو سکنا۔ ڈاکٹر ڈنہم (DUN HAM) کی رائے ہے کہ کالوسنتھ ۶۔ چائنا ۳۔ ہایوسیامس ۳۰۔ لائیکوپوڈیم ۳۰۔ آرمس ۶۔ آرسنک البم ۳۰۔ کاربو وج ۶۔ ۳۰۔ نکس وامیکا ۶۔ کی کبھی کبھی ضرورت پڑتی ہے۔

اگر پیٹ میں براز جمع ہونے کی وجہ سے پیٹ پھولتا ہو۔ تو گرم پانی۔ اور روغن زیتون (OLIVE OIL) کا عمل کرنا چاہیئے۔

اس سلسلہ میں سرسامی بخار۔ ہیضہ۔ پیٹ یا اجتماع ریاح۔ اسہال وغیرہ امراض کی مزید واقفیت کے لئے دواس دیکھئے۔

بار شکم نفخ (FLATULENCE)

یہ دوسرے مرض کی علامت ہے۔ کلیجہ میں جلن۔ سانس کی تکلیف۔ کلیجہ دھڑکنا۔ پیٹ پھولنا۔ ڈکار آنا۔ پیٹ میں گڑگڑاہٹ۔ ریاح خارج ہونا۔ بار بار پیشاب۔ یا قطرہ قطرہ پیشاب ہونا۔ اس مرض کی خاص علامت ہے۔ اس میں مندرجہ ذیل ادویات مفید ہیں۔

کاربوویج :- ۳۰ x سفوف ۶- پیٹ میں (خاص کر بالائی پیٹ میں) ریاح جمع ہونا۔ سانس میں تکلیف ؛ یا کلیجہ میں جلن ؛ پتلے دست ؛-

لائیکوپوڈیم :- ۶- پیڑو میں ریاح ہونا اور قبض۔

کاربولک ایسڈ ۶- پیٹ پھولنے کے ساتھ ڈکار آنا۔

نیکسس ۶- ڈکار آنے سے آرام محسوس ہونا۔

کیموملا ۶- اجتماع ریاح۔ ڈکار آنے سے آرام محسوس ہونا۔

نکس وامیکا ۳- کڑوی یا کھٹی ڈکار آنا کلیجہ پر بوجھ محسوس ہونا قبض ہسلفر۳۰

نکس ماسکاٹا ۳۰- رے نے نس ۶- ٹربنتھنا ۳- آرجنٹیم نائی ۶- کلکیریا آیوڈ ۶ x-

سفوف سلیکا ۶- سائنا ۳ x برایونیا ۶- آرسنک ۳- کالن سونیا ۳ x-

وغیرہ دواؤں کی وقتاً فوقتاً ضرورت پڑتی ہے۔

(پیٹ پھولنا ملاحظہ ہو۔)

بالائی حصہ پیٹ میں ریاح جمع ہونا نکس وامیکا۔ پلساٹیلا۔ کاربوویج

زیریں حصہ پیٹ میں ریاح جمع ہونا۔ لائیکوپوڈیم۔ اسافٹیڈا ۱- چائنا۔

اسہال
(DIARRHOEA)

بغیر زور کئے (کونتھنے) جو پتلے دست آتے ہیں۔ اسکو اسہال کہتے ہیں۔ عموماً چار قسم کا اسہال دکھائی دیتا ہے۔

(۱) دیر ہضم غذا کھانے کی وجہ سے (گندہ پانی پینے سے۔ ادویات محرکہ کھانے سے پیدا ہوئی سوزش کی وجہ سے اسہال۔

(۲) ہاضمہ کے فعل میں خرابی ہونے کی وجہ سے غیر منہضم غذا نکلتی ہے۔

(۳) گرم جسم میں ٹھنڈا پانی پینا۔ یا برف وغیرہ پینا۔ یا ٹھنڈی ہوا میں جاکر یکا یک پسینہ روک دینا اور اس وجہ سے ورم ہونے کی وجہ سے اسہال۔

(۴) موسم گرما کا اسہال! اسہال اور ہیضہ کا فرق :- (ہیضہ" کے بیان میں لکھا ہے۔ اسہال میں پیٹ میں اینٹھن۔ اور کونتھنا نہیں رہتا۔ لیکن معدہ میں یہ دونوں علامات موجود رہتے ہیں۔

متلی، پیٹ پھولنا، پیٹ میں درد، بلغم، صفراوی یا مختلف رنگوں کا بدبودار پتلا دست، زبان پر میل جمع ہونا، سانس لینے اور نکالنے میں بدبو، ڈکار، سستی وغیرہ اسہال کے مخصوص علامات ہیں۔

زیادہ کھانا پینا، سڑا ساگ، سبزی یا گوشت کھانا، گندلا پانی پینا۔ آب و ہوا یا موسم کی تبدیلی، دماغی اثرات کی زیادتی۔ (جیسے غصہ، خوف، ڈر، خراب خیالات، رنج وغیرہ) تپ دق وغیرہ میں مبتلا ہونیکی وجہ سے یہ مرض ہوا کرتا ہے۔

علاج

کیمس، ایپیکاک، ایکونائٹ، جلس، آرسں، ملکیر یا کارب، مرک سول، مرک کار، اور ورے ایلب، اسہال کی مخصوص اور کارآمد دوائیں ہیں۔

پانی کی طرح دست:۔ ایلو، آرسں، چائنا، فیرم مٹ، پوڈو

مواد آلود دست:۔ آرسے نکم البم، مرکیورلس، نائیٹرک ایسڈ، کلکیریا فاس، فاسفورس، کینتھرس، لیکے سس۔

خون آلود دست:۔ مرک آرس، آرنکا، کینتھرس، ایپیکاک، نائیٹرک ایسڈ، بپٹیشیا، کروٹیلس، لیکے سس، رسٹاکس، ایسڈ فاس۔

اسپرٹ کیمفر:۔ لرزہ بخار، درد معدہ، ہاتھ، پیر، منہ، ٹھنڈے گرم موسم کے اسہال، اور سردی سے اسہال میں شدید اسہال، یکا یک شروع ہوجانے پر، چینی نم آرسں ۶۔ عموماً جو اسہال نمودار ہوتا ہے۔ وہ اسی دوا سے اچھا ہوسکتا ہے۔

رہیوم ۳:۔ مریض کے براز میں ترش بو۔ مریض کے تمام جسم میں ترش بو آنا۔ (خاصکر بچوں کے دانت نکلتے وقت کے اسہال میں۔)

پیٹ میں درد قولنج:۔ اجابت بے فائدہ حاجت ہونا۔

کروٹن ٹگلیم ۶۔ زرد رنگ کے پانی کی طرح بہت زیادہ دست آنا۔

اے پس ۳×۳۰۔ بلا درد کے سبزی مائل زرد رنگ کا دست، صبح سویرے روزانہ دست ہوا کرتا ہے۔ جسکے ساتھ ہوا بھی خارج ہو،

ریومیکس ۳۔ صبح کے وقت پتلا دست؛ خاکی رنگ کا پتلا دست۔ دست زیادہ۔ صبح مریض کی آنکھ کھلتے ہی لوٹا لیکر پاخانہ دوڑنا۔

ایکونائٹ ۳x۔ جاڑے کی سردی۔ (یعنی خشک سرد ہوا) لگنے کی وجہ سے اسہال؛ پہاڑی جگہ پر اسہال۔ جسم میں سرسراہٹ۔ بخار؛ پیاس؛

جلسں ۱x۔ ایکونائٹ کے علامات کے ساتھ درد سر میں۔

کیموملا ۶۔ سبز رنگ کا پانی کی طرح۔ گرم یا بدبودار دست؛ صفراوی قے؛ پیٹ میں اینٹھن؛ درد سر۔ بچوں کے دانت نکلنے کے زمانہ کے اسہال میں، بچہ ہمیشہ روتا ہو؛ اور گود میں گھومنا چاہتا ہو۔ دستوں میں گرہ۔ پانی کی طرح سبز یا خاکی رنگ کا دست؛ سڑے انڈے کی طرح بدبو۔

پلساٹیلا ۳؛ ۳۰۔ مختلف قسم کے دست؛ مختلف رنگ کے منھ کا مزہ کڑوا۔ قے، یا متلی؛ ڈکار آنا۔ دیر ہضم یا مرغن غذا کھانے کے بعد اسہال؛ پیٹ میں اجتماع دماغ؛ کھانے کے بعد غذا کا ذائقہ موسم گرما کے اسہال میں آنوں ملا۔ یا بلغم آلودہ دست؛ شب میں مرض کی زیادتی۔

انٹم کروڈ ۶؛ زبان پر سفید میل کی تہہ؛ ڈکار آنا متلی؛ کھانے سے نفرت؛ پانی کی طرح دست۔ صفراملا دست؛

اپیکاک ۳x ۶۔ قے، یا متلی۔ بدبودار براز۔ خون آلودہ براز۔ موسم گرما کا اسہال درد کے ساتھ؛ بچوں کا زرد یا زردی مائل سبز رنگ کا دست، قے کے ساتھ اسہال۔ (پلساٹیلا کے بعد یا پہلے فائدہ کرتا ہے۔)

اولینڈر ۳؛ ۳۰۔ (مزمن اسہال میں) بدہضمی کا پاخانہ

زنجی بار ۶۔ خراب پانی پینے کی وجہ سے اسہال میں۔

نکس وامیکا ۱x ۳۰۔ زیادہ کھانے، شب بیداری یا شراب نوشی کی وجہ سے اسہال میں جبکہ حاجت جاری رہے، رفع ہوجاتی ہو۔

تھوجا ۶، ۳۰۔ پتلا زرد؛ پانی کی طرح دست؛ خون آلودہ۔ چربی یا تیل کی طرح دست۔ گڑگڑاہٹ کر زور سے دست ہونا۔ ٹیکہ لگانے کی خرابی سے دست؛ سوڈا کی زیادہ پینے سے دست۔ مزمن اسہال؛ دانت

کی جڑ لکھو کھلی۔ لیکن بالائی حصہ ٹھیک مریض جلد جلد دُبلا ہوتا جاتا ہے۔

چائنا ۲۰۰۔۳ کھانے کے بعد رات میں یا صبح درد کے ساتھ یا بغیر تکلیف کے کچھ سُرخی مائل یا غیر منہضم غذا کا دست اور کمزوری اور اس کے ساتھ پیٹ میں اینٹھن، بہت زیادہ پتلا دست زور سے نکلنا۔ پھل کھانے کی وجہ سے دست کا ہونا۔

کولچیکم ۳ x بشدید اسہال میں تیز متلی اور سستی۔

غذا کے بو سے۔ آرسنک ۳ x ۳۰۔ قبل پاخانہ ہونے کے بے چینی، پیٹ میں یا پیڑو میں درد۔ پاخانہ کے وقت جسم بے چین۔ یا ابکائی۔ کراہنا۔ پاخانہ کے وقت مبرز جلن۔ کلیجہ دھڑکنا۔ بدبودار مٹیلا تھوڑا دست، پاخانہ کے بعد سُست کر دینے والی کمزوری۔ تیز پیاس۔ کھانے پینے کے بعد قے، بار بار خون آلودہ یا پتلا دست۔ زیادہ پسینہ، سستی، بے چینی، مزمن اسہال، پھل، برف، آئس کریم، سڑا گوشت، مچھلی، باسی ترکاری، باسی کھیر وغیرہ کھانے کی وجہ سے اسہال۔

ڈلکمارا ۶۔ شبنم یا سرد تر ہوا سے یا سردی سے اسہال۔

رات میں صفراوی اسہال۔ نفخ شکم کے ساتھ سہ پہر میں دست۔ مختلف رنگ کے دست۔ پتلے دست کا ٹکڑا ٹکڑا ابراز دست، قے، ساتھ۔ مقعد میں جلن۔ موسم بارش میں اسہال۔

آئرس ورسی کیولر ۶۔ جس اسہال کے علامات ہیضہ کے علامات سے ملتے ہوں۔ پیٹ میں تیز درد۔ مقعد میں جلن۔ قے یا متلی، صفراوی دست۔ سر میں درد۔ بلا ارادہ پاخانہ ہو جانا وغیرہ علامات کے ساتھ اسہال موسم گرما۔ اور سرما میں لڑکوں کے اسہال اور ان کے ہیضہ صفراوی میں۔

مرک کار ۳۔ خون آلودہ یا صفراوی دست، پیٹ میں درد۔ آنوں آلودہ دست کے ساتھ کونتھنا۔ پاخانہ ہونے کے بعد کونتھنا، بند نہ ہونا۔ مٹیلا یا زرد دست، سستی وغیرہ۔

مرکیورلیس وائوس ۶. کو نتھنا اور درد. مریض پاخانہ سے اٹھنا چاہتا ہو؛ کیونکہ سمجھتا ہے کہ پاخانہ اور ہوگا تو خلاصہ ہو جائے گا. خون آلودہ. یا بلا خون کے صفراوی دست. بشدید مروڑ کے ساتھ خون گرنا.

مرکیورلیس سول ۶. ۳۰. آنؤں یا خون آلودہ یا صفراوی دست؛ پاخانہ ہونے کے پہلے پیٹ میں درد؛ پاخانہ ہونے کے بعد اس درد کا ہونا. مٹیالا زرد رنگ کا دست؛ بار بار پتلے دست. دو تہہ (سکوڑ لینے) سے درد بند ہو جانا. پیٹ خالی رہنے پر مریض زیادہ نہ کھا سکے.

برائیونیا ۶. ۳۰. موسم گرما کا اسہال. سرد پانی پینے کی وجہ سے اسہال؛ بیٹھنے پر متلی یا بے ہوشی. زیادہ گرمی کے بعد یکایک سرد ہوا لگنے سے اسہال؛ زیادہ پانی پینے کی خواہش. دست بدبودار؛

ویراٹرم البم ۶. ۳۰. پانی پینے کی طرح یا چاول کے دھوون (ہیضہ) کی طرح. زیادہ دست، آواز کے ساتھ یا بڑی تیزی سے براز؛ بلاارادہ براز نکل جانا پیٹ میں اینٹھن؛ پیر میں اینٹھن؛ نبض ساقط؛ سرد پسینہ؛ (خاصکر سر میں) تیز پیاس؛ قے؛ تمام جسم سرد؛ تیزی سے غشی؛

پوڈوفائلم ۶. بچوں کے دانت نکلنے کے زمانہ میں اسہال. مختلف رنگوں کا زیادہ دست؛ خون آنؤں؛ خون ملا دست؛ کھانے یا پینے کے بعد ہی اجابت کی حاجت. اور پیرو کا خالی محسوس ہونا. بغیر درد کے اسہال؛ صبح مرض کی زیادتی؛ صفراوی مزاج والوں کو زیادہ فائدہ کرتا ہے.

فاسفورس ۶. ۳۰. نفخ شکم؛ اور ترش ڈکار کے ساتھ (مزمن؛ اسہال؛ کمزوری. ہیضہ کے بعد اسہال.

پتلے دست کے ساتھ چربی کے ٹکڑے. یا ساگو دانہ کی طرح دانہ دانہ براز نکلنا. مرض دق کی کمزوری وغیرہ علامات میں.

کلکیریا کارب ۶. ۳۰. کمزوری اور لاغری؛ چہرہ پر خون کی کمی؛ کبھی غذا سے نفرت. یا کبھی زیادہ بھوک. تیزابیت سے پیدا ہوئے مزمن اسہال؛ پتلا؛ چکنا؛ دست. بچوں کا اسہال (خاصکر جن

بچوں کے سر میں پسینہ نکلتا ہے۔ بچوں کا جسم سرد۔ مریضان کنٹھ مالا کے اسہال میں۔

ایلومنا ۳×۳۰۔ زرد رنگ کا بدبو دار دست۔ حاجت ہوتے ہی پاخانہ نکل جانا۔ پاخانہ کے پہلے۔ (اور بعد) مثانہ میں درد۔ صبح اسہال میں، براز کے ساتھ ریاح خارج ہونا۔ اجابت کے وقت مریض سمجھتا ہے کہ پیٹ میں کل چیزیں گویا نکل پڑیں گی۔ اور پاخانہ روکنے کی طاقت نہیں ہے۔

بووسٹا ۲۔ عورتوں کو حیض کے پہلے یا پیچھے اسہال۔

بیپٹیشیا ۱×۳۔ یا پائروجن ۳۰؛ نالی وغیرہ کے آبخرات کے وجہ سے اسہال

ایسڈ فاس ۳×۶۔ بغیر درد کے پتلا سفید۔ بلا ارادہ نکلنے والا اور سُست کرنے والا اسہال، اور بعد دست کے کمزوری نہ محسوس ہونا۔

ٹرمبیڈیم ۳۰۔ کھانے پینے کے تھوڑی ہی دیر بعد پیٹ میں درد؛ اور کراہنا؛ بدبو دار دست؛ کبھی کبھی خون آلودہ۔ پیٹرولیم ۳۔ بند گوبی کی ترکاری کھانے سے اسہال؛ صرف دن میں اسہال ہو؛

میگنیشیا کارب ۶۔ ترش بو دار؛ متلی؛ سویا کی طرح سبز دست؛

نیوفرلوٹیا ۳×۔ (صبح ۵ بجے سے ۷ بجے تک) اسہال۔ ترش بو۔ زرد رنگ کے پانی کی طرح پتلا دست۔ پیٹ میں ریاح جمع ہونا۔ اجابت کے بعد مقعد میں جلن۔

کالوسنتھ ۳۔ پیٹ میں یا ناف کے چاروں طرف کانٹے کی طرح، یا ٹکرانے کی طرح درد؛ درد سے مریض گویا دوہرا ہو جاتا ہے۔ غذا کھانے پر درد کی زیادتی۔ اور دست؛ کبھی زیادہ ہونا۔ پاخانہ ہونے کے بعد تھوڑی دیر کیلئے درد کم ہو جانا۔ پھر درد پہلے کی طرح۔ (پہلے پانی کی طرح) پھر صفراوی۔ وقتاً فوقتاً خون آلودہ اسہال؛ دبانے یا جھکنے سے درد میں کمی؛

فیرم مٹیالیکم ۶۔۳۰۔ بہت عرصہ تک اسہال میں مبتلا رہنا۔ مریض کے بہت کمزور ہو جانے پر؛ اور بہت کو ستھنے سے غیر منہضم دست ہوا کرتا ہے۔ کمی خون۔ سلفر ۱۲؛ ۳۰؛ زیادہ زرد یا پیلے سفید رنگ کا دست، بغیر درد کے دست؛ بدہضمی کا دست۔ صبح مرض کی زیادتی۔

مرض ضعف معدہ۔ (مزمن اسہال میں) مقعد میں زخم ہونے پر، اور مریض اسی وقت پاخانہ کے لیے بھاگتا ہے۔

کیفین۔ (ایک خوراک جو تھائی گرین) بار بار دست ہونے کی وجہ سے مریض کے دل کا فعل بند ہو جانے کے اندیشہ پر۔ درحقیقت کیفیں دل کو تحریک کرنے والی ایک اچھی دوا ہے۔

تمنیشیا فاس ۱۲x سفوف۔ ارسینکس ۶۔ آنتھوزا ۶۔ کلکیریا کارب ۶۔ بیکسں ۶۔ اے لیسں ۶۔ کاربو وج ۳۰۔ ارسائنا ۳x - ۲۰۰۔ کی بھی وقتاً فوقتاً ضرورت پڑتی ہے۔

دیر ہضم چیزوں کے کھانے سے اسہال میں: پلسا ٹیلا ۶۔ نکس وامیکا ۶۔ انٹم کروڈ ۶۔ ایپکاک ۶۔ نہایت مفید کارآمد ہیں۔

خراب پانی پینے یا کچھل کھانے سے اسہال میں: کیمو ملا۔ آرسں۔ بپٹشیا۔ برف کھانے یا برف کا پانی پینے یا آئس کریم کھانے کے بعد ہاضمہ میں نقص۔ (یعنی پیٹ پھولنا۔ قے وغیرہ) آرسں ۳۔ کاربو وج ۶۔

ناپاک ہوا کی وجہ سے اسہال میں بپٹشیا ۳x۔ یا آرسنک ۶۔

سردی سے اسہال میں۔ اسپرٹ کیمفر۔ ایکونائٹ ۳x۔ برائیونیا۔

دن میں گرمی اور رات میں سردی ہونے کی وجہ سے اسہال: برائیونیا ۳x - ۳۰۔

برسات میں سردی سے اسہال میں ڈلکمارا ۶۔ یا رسٹاکس ۶۔

بندگوبھی کھانے کی وجہ سے اسہال میں: پٹرولیم۔

دماغی جذبہ سے اسہال میں: اگنیشیا ۶۔ کیمو ملا ۱۲۔ ورا ٹرم ۶۔

دودھ پینے سے اسہال میں: اتھوزا ۶۔ کلکیریا کارب ۶۔

مرغن چیزوں کے کھانے سے اسہال میں: پلسا ٹیلا

زمانہ دانت نکلنے کے اسہال میں: کیمو ملا ۱۲۔ کلکیریا کارب ۶۔

مرک کار ۶۔ کالوسنتھ، پاڈو فائلم۔ بیلاڈونا۔ سلفر۔ آرسں۔

خوف یا خوشی سے اسہال میں: جلسیمیا ۶۔ اوپیم ۳۰۔

رنج کی وجہ سے اسہال میں اگنیشیا ۶۔

حالت حمل یا بچہ جننے کے بعد اسہال میں: انٹم کروڈ ۶۔ چائنا ۶۔

پھل یا ترش چیزوں کے کھانیکی وجہ سے اسہال میں :- آرس، کالوسنتھ۔ چائنا۶۔
آب وہوا بدلنے کی وجہ سے اسہال میں کیمفر۔ (بہت سردی) ایکونائٹ
(موسم سرما میں خشک ہوا لگنے کی وجہ سے) برائی اونیا۔ (گرمی کے بعد سردی
لگنے کی وجہ سے ، ڈلکمارا ؛ برساتی ہوا یا نمی کی وجہ سے ؛ (قولنجی درد
کے ساتھ) دینا مفید و کار آمد ہے۔

موسم گرما کے اسہال میں۔ چائنا ۶ ۔ (معمولی اسہال میں) ورے ایلب ؛
(اسہال کے ساتھ تشنج) آرس۔ (قے کے ساتھ درد سر) آرس (گہری
سستی) ایسڈ فاس۔ (موسم گرما یا سرما میں) اسہال اگر متعدی ہو ؛)
کولچیکم۔ پوڈوفائلم ؛ پلس ؛ برایونیا۔

کمزوروں یا بوڑھوں کے اسہال میں :۔ فاسفورس ۳۰۔ ایسڈ فاسفوریکم ۳۔
ایسڈ نائیٹرک ۶۔ انٹم کروڈ ۶۔ وغیرہ ؛

مزمن اسہال میں : سلفر ۳۔ کلکیریا کارب ۳۔ لائیکو ۳۰ ؛ ایلو ۳۰۔
چائنا ۳ x۔ ایسڈ فاس ۶۔ آرس ۳ x۔ فاسفورس ۳۔ آیوڈ ۶ ۔
ایسڈ نائیٹرک ۳۔ فیرم آیوڈ ۳ x ۔

ہیضہ کے ابتدائی اور استعداد ذ رجے کی دوائیں ۔ اور پیچش
کی دوائیں ملاحظہ ہوں۔

کانچ باہر نکلنے پر : کانچ نکلنا دیکھئے۔ آج کل بچوں کے اسہال میں
کونٹن کا بنا ہوا آئسوٹانک سمندر کے پانی کا انجکشن کے استعمال سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔

اصول

شبنم یا سردی سے محفوظ رہنے کے لئے مریض کو کرہ میں رکھنا چاہیئے۔
گرم پانی میں کپڑا بھگوکر اچھی طرح جسم پونچھ ڈالنا چاہیئے۔
مریض کا پیٹ ہمیشہ گرم کپڑے سے ڈھکا رکھنا چاہیئے۔

غذا :- آرا روٹ۔ گند ھبادو لیا کا شوربہ ؛ بارلی۔ مٹھا۔ لیموں ؛
سینگی یا ماگور مچھلی کا شوربہ ؛ اسکے بعد خوب پرانے چاول کا بھات پتلی
چیزیں ؛ زیادہ مقدار میں کھانا مضر ہے۔ زیادہ گیا ، گڑ کی پکی حلوئی

چیزیں کھانا۔ بار بار کھانا۔ بے وقت کھانا اور زیادہ مقدار میں ترش چیزیں کھانا منع ہے۔

پیچش

(DYSENTERY)

بڑی آنتوں میں زخم کی وجہ سے سوزش کا نام پیچش ہے۔

پیٹ میں درد؛ پاخانہ کے وقت کو نتھنا۔ سفید آنوں یا آنوں کے ساتھ پاخانہ میں خون آنا۔ اس کی مخصوص علامت ہے۔

مرض کے شروع میں سوء ہضمی، قے؛ یا متلی۔ ناف کے چاروں طرف تیز درد؛ پانی کی طرح پتلے دست، اور معمولی بخار آہستہ آہستہ تمام پیٹ میں درد؛ کراہنے کے ساتھ بار بار اجابت کی حاجت۔ خون آلودہ آنوں؛ کا اخراج یا خون یا مچھلی کے دھوئے ہوئے پانی کی طرح دست؛ ہوتا ہے۔ مرض ترقی کر جانے پر مریض کے جسم سے ایک قسم کی بدبو آنے لگتی ہے۔ چہرہ سرخ؛ نبض سریع و ضعیف، ہچکی بلا ارادہ پاخانہ ہو جانا؛ ہاتھ پیر سرد؛ جسم کی حرارت ۱۰۰ سے ۱۰۴ ڈگری؛ زبان سرخ اور چمکدار۔ جگر میں پھوڑا ہونا۔ سرسامی بخار کی علامت پیدا ہونا۔ آنتوں کی ڈھکنے والی جھلی کا ورم۔ ہذیان وغیرہ علامت نمودار ہوتے ہیں۔ اگر بیماری ترقی پر یا مہلک نہ ہوئی ہو تو دست اور پیٹ میں درد؛ اور کو نتھنا آہستہ آہستہ کم ہونے لگتا ہے۔ براز میں فرق معلوم ہوتا ہے اور مریض کو آرام ہونے لگتا ہے

اس مرض کے مزمن یا اسہال کا راستہ اختیار کرنے پر مریض بہت کمزور ہو جاتا ہے۔ اور دن میں تین چار بار دست ہوا کرتا ہے پیچش کیساتھ اگر ملیریا بخار رہے۔ یا جگر میں پھوڑا ہو تو حالت مہلک سمجھنا چاہئیے۔

جراثیم ہی اس بیماری کی پیدائش کے خاص اسباب ہیں۔

کھانے پینے کی بیقاعدگی۔ خوب سرد یا گرمی لگنا۔ خراب پانی پینا وغیرہ اسباب سے جسم کمزور ہو جاتا ہے تو جراثیم آسانی سے جسم پر حملہ کر سکتے ہیں مریض کے جسم یا بول و براز سے جو آبخرات نکلتے ہیں اسی سے اس قسم کے جراثیم

اگرولس بیماری کے باعث ہوتے ہیں۔ مکھیوں کے ذریعہ یہ بیماری پھیلتی ہے۔
ڈاکٹر شیگا نیز ڈاکٹر وسلر وغیرہ اس زمانے کے تشخیص مرض کے عالموں نے ہندوستان اور دوسرے گرم ممالک کی پیچش کو دو قسم کا بتایا ہے۔

(ا) امیبا (AMAEBA) (سے پیدا ہوئی پیچش)

(ب) جیسی لس (BACILLUS) (سے پیدا ہوئی پیچش)

(ا) امیبا جراثیم سے پیدا ہوئی پیچش (AMAEBOID DYSENTERY)
دستوں میں امیبا نامی چھوٹے جراثیم نمودار ہونے پر اور اسی وجہ سے بڑی آنت میں سوزش، اور بہت زیادہ زخم ہونے پر اسکو امیبا سے ہوئی پیچش کہتے ہیں۔ درد اور کراہنے کے ساتھ یکایک مرض کا حملہ بار بار بلغم اور تھوڑا خون ملا دست ہونا معمولی بخار، یا بالکل بخار نہ رہنا لاغری اور نہایت سستی، بڑھ کر زبان سرخ اور چکیلی دکھائی دیتی ہے۔ بہت زیادہ اخراج خون۔ جگر میں درد، کبھی بخار اور پسینہ کے ساتھ جگر میں پھوڑا ہونا۔ اس مرض کے مخصوص علامات ہیں۔ نہایت زیادہ سستی یا زیادہ خون اخراج ہونا۔ یا بہت زیادہ ڈکار آنا یا آنتوں کے جھلی وغیرہ کا ورم ہو جانے سے مریض بہت جلد مر جاتا ہے۔

علاج

بستر سے نہ اٹھنا۔ پتلی چیزیں کھانا جیسے آراروٹ، بکری کا دودھ، عرق (انار) بہت گرم پانی میں (ایک دو بوند تارپین کا تیل ڈال کر) فلالین بھگو و نچوڑ کر پیٹ کو سینکنے سے بہت زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔

(۲) جیسی لس (دانت کی طرح جراثیم سے پیدا ہوئی پیچش
(BACILLARY DYSENTERY) خون میں ایک قسم کے جراثیم موجود رہنے پر اور بڑی آنت کے ورم اور اس میں بہت گہرا زخم ہونے سے سمجھنا چاہیئے کہ جیسی لس قسم کی پیچش ہوئی ہے۔

جراثیم میں داخل ہونے کے ۴۸ گھنٹہ بعد بھی اگر کوئی علامت نہ معلوم ہو۔ پیٹ میں درد۔ ہلکا بخار۔ آنوں ملا یا خون آلودہ دست، پھر جسم کی حرارت اور درد شکم کی زیادتی، زبان پر میل جارہنا۔ بہت زیادہ کمزوری۔ ہذیان

وغیرہ علامات پیدا ہو کر تین ہی چار روز میں مریض کو موت کے منہ میں پہونچا دیتے ہیں، کبھی کبھی مریض تین چار ہفتہ تک زندہ رہتا ہے۔ اس قسم کے پیچش میں شاید ہی آنتوں کی جھلی کا ورم، یا جگر میں پھوڑا ہوتا ہے۔

علاج

مرک کار ۳x ۶x۔ اس قسم کی پیچش کی خاص دوا ہے۔

پیٹ میں ہمیشہ کترنے کی طرح درد، بہت کراہنا یا تیزی ہونا۔ بار بار آنوؤں ملے دست، پاخانہ ہونے کے بعد بھی تکلیف کم نہ ہونا۔ مریض کو پاخانہ میں بیٹھے رہنے کی حاجت، پیشاب تھوڑا ہونا۔ آدھی رات کے بعد بڑی آنت کے کل آلات کی تکلیفات وغیرہ کا بڑھ جانا اس دوا کی علامت ہے۔

شدید بیماری میں حسب ذیل دوائیں بھی دیجاتی ہیں۔ آرسنک ۳x، دست زیادہ تر پانی کی طرح بدبو دار، جلن کی طرح درد، بپٹیشیا θ، ۳۰x۔ (بخار کیساتھ نہایت درجہ کی سستی) کاربو وج ۶x، ۳۰، (جسم برف کی طرح سرد، یا حالت ردی) ڈائسکوریا θ ۳x (زیادہ درد اور کراہنا) فاسفورس ۳x، ۳۰۔ (بلا تکلیف دست) اور لیکیسس ۶۔ (نیند کھلتے ہی مریض تکلیف سے پریشان ہوجاتا ہے)۔

ان دونوں قسموں کے علاوہ ایک قسم کی پیچش اور بھی ہے جسکو پیچش خناق وبائی (یعنی بڑی آنتوں کے استری جھلی کی (DIPHTHERITIC) پیچش کہتے ہیں۔

علاج مختصر

معمولی حملہ میں:۔ (جیسے زیادہ مقدار میں سبز رنگ کی آنوؤں کا نکلنا)

مرکیوریس ڈلس ۶x، ۱۲x، گرم ممالک کی پیچش میں (خاصکر زیادہ کو نتھنے کے ساتھ زیادہ دست ہونے پر) مرکیوریس کار ۳x، ۳۰۔ خاص دوا ہے۔

کینتھرس ۳x، یا آرسینکم ۳x۔ کی بھی گاہے ماہے ضرورت پڑتی ہے۔

کو نتھنے میں:۔ بیلاڈونا ۲x، نکس وامیکا ۳۰۔

پیٹ میں ناقابل برداشت درد:۔ میگنیشیا ۲x ۲x۔ کالوسنتھ، میگنیشیا فاس ۱x ۶x۔ سفوف گرم پانی کے ساتھ، یا کیوپرم آرس ۶x سفوف۔

اخراج خون میں:۔ آرنیکا ۳x، ہیمیلس ۳x، ہیمی میلس ۱x۔ یا

ہائیڈراسٹس ۳x - ملیریا کے ساتھ پیچش میں بسٹرن ۱ ۔ یا چینی نم سلف ۔ ۱x ۳x ؛ سفوف ۔ ایلسٹونیا ۱ ۔

ملیریا بخار کے ساتھ پیچش

لمبی خونی مریض بدہضمی (جس سے پیٹ میں دودھ ہضم بھی نہ ہوتا ہو) ایک بوڑھی عورت کو ایلسٹونیا ۱ کھلا کر تین ہفتہ میں آرام کیا گیا ہے ۔

مرض میں مزمن صورت میں

سلفر ۳ ۔ یا نائیٹرک ایسڈ ۶ ۔ اور فی خوراک دو تین قطرے کاڈلیور آئیل (روغن مچھلی) مریض کو دینا چاہیئے بر مرض کہنہ ہونے پر ۔ وکیسنیم ہاٹلس ۱ زیادہ فائدہ کرتا ہے ۔

اس میں مندرجہ ذیل ادویات مفید ثابت ہوئی ہیں ۔

ایکونائٹ ۳x ۳۰ ؛ بخار ، درد شکم ؛ خون آلودہ آؤں ؛ پیاس ؛ بے چینی ؛

کاربوو ج ۶ ۔ ۳۰ ۔ بہت بدبودار ریاح ؛ نفخ شکم ۔ زیادہ ڈکار ؛ گرمائے ہوئے اگر برف پینے کی وجہ سے پیچش ہونا ۔ پیر ٹھنڈے ہو جانا ۔

پیشاب میں بدبو ؛ یا پیشاب بند ؛ دست وغیرہ غیر منہضم سڑی غذا کی طرح بدبودار ۔ نبض بہت کمزور ۔ یہاں تک کہ کلائی میں نبض کا پتہ ہی نہیں لگتا ۔

(شدید مرض میں معمولی دوا نہیں دی جاتی ۔)

ہیمی میلس ۱x ۔ گاڑھے یا سیاہی مائل خون کے ساتھ زیادہ براز نکلنے کی علامت ہیں ۔

مرکیوریس : ۔ یہ پیچش کی بہت اچھی دوا ہے ۔

مختلف قسم کا مرکیوریس اس مرض کے مختلف حالتوں بہت زیادہ فائدہ کرتا ہے ۔ خون کے ساتھ آؤں گرنا ۔ کو نستھن رہنا ۔ اجابت ہو جانے کے بعد بھی مریض خیال کرتا ہے کہ ابھی اور پاخانہ ہوگا ۔

منہ میں بکثرت لعاب آنا ۔ مرکیوریس کی مخصوص علامت ہے ۔

بہت زیادہ مقدار میں یہ علامت موجود ہونے میں ، مرکیوریس کار ۳x ۳۰ ۔ علامت تھوڑی ہونے میں مرک والی وس ۶x ۔ سفوف (نہ ہو تو مرک سال ۶ ۔ ۱ ؛ بہت تھوڑی مقدار میں ؛ ان سب علامات میں مرک ڈلسس ۶x سفوف دینا چاہیئے ۔

مرض پیچش میں؛ مرک کار - (۳×۶ - ۳۰) اعلیٰ درجہ کی دوا ہے - صرف خون - یا خون آلودہ آنوُں؛ بہت زور لگا کر بار بار براز نکالنے کی حاجت -

پاخانہ ہونے کے پہلے اور بعد میں تیز درد - مثانہ میں جلن کے ساتھ بڑی دقت سے تھوڑا پیشاب ؛ کبھی کبھی بالکل ہی پیشاب نہیں ہوتا - مریض پر مردنی چھا جائے تو یہ دوا دینی چاہیئے - اجابت ہونے کے بعد اس خیال سے پاخانہ میں بیٹھے رہنا کہ ابھی اور پاخانہ ہوگا - اور ساتھ ہی بار بار کو نتھنے میں؛ مرک کار خوب فائدہ کرتا ہے - پاخانہ میں زیادہ خون ہوگا تو یہ دوا زیادہ فائدہ کرے گی - اور مریض جلد صحت یاب ہو جائے گا -

اگر براز میں خون کم ہو کر بلغم کا حصہ زیادہ ہو (یا آنتوں کے زیرین حصہ میں مرض ہوا ہو) تو مرک والی وسں ۶× سفوف - یا مرک سول ۶ -

اگر سبزی مائل آنوُں؛ یا سرخی مائل پتلے دست آتے ہوں - یا آنتوں کا بالائی حصہ ماؤف ہوا ہو، تو مرک ڈلسس ۶× سفوف استعمال کرنا چاہیئے -

ٹرم پسڈیم ۶ - ۳۰؛ کھانے پینے کے بعد ہی زور کا درد شکم؛ اور کو نتھنے سے علامات کی زیادتی - جگر میں اجتماع خون؛ ربڑ کے رنگ کا خون ملا پتلا دست، اور اسکے ساتھ کو نتھنا - مرک - استعمال کرنے کے بعد یہ فائدہ کرتا ہے -

نکس وامیکا ۳×۳۰ - پاخانہ کے وقت یا اس کے پہلے بہت کو نتھنا لیکن پاخانہ ہو جانے کے بعد کو نتھنے وغیرہ کی تکلیف کا بند ہو جانا - خون کے ساتھ آنوُں کی گرہیں نکلنا کئی بار ہونے پر بھی وزن میں کم ہونا - بعد پاخانہ ہونیکے ایسا محسوس ہونا کہ ابھی پیٹ میں غلیظ موجود ہے -

فرق درمیان امرکیور یس؛ اور نکس وامیکا میں: - مؤخر الذکر میں پاخانہ ہونے کے بعد کو نتھنے کی تکلیف موجود رہتی ہے -

میگنیشیا فاس ۱× - ۶ - سفوف؛ (گرم پانی کے ساتھ) پیٹ میں بہت درد؛ براز کی نالی میں تکلیف؛ اینٹھن -

اسے لس ٹونیا ۵ - ۳× - ملیریا بخار کے ساتھ پیچش؛ خون کی کمی؛

بیلاڈونا ۶×۔ نفخ شکم - متواتر کو نتھنے کے ساتھ تھوڑا دست؛ براز

کی نالی میں جلن۔ ایسا معلوم ہو کہ براز کی نالی اور مثانہ باہر نیچے کی طرف نکلا پڑتا ہے۔ آنکھیں چمکیلی؛ چہرہ سُرخ؛ اور ہذیان؛ پاخانہ ہو جانے کے بعد زیادہ کونتھنے کی حاجت۔ بچوں کی پیچش میں یہ دوا زیادہ کارآمد ہے

پوڈوفائلم ۶۔۳۰۔ خون آلودہ دست؛ خون کی لکیر پڑی ہوئی۔ آنوُں کا پاخانہ؛ قولنجی درد؛ (پیٹ میں) کانچ باہر نکلنا متلی؛ سبز آنوُں، یا خون آلودہ دست؛ بچوں کے اسہال میں نہایت مفید و کارآمد ہے۔

کالوسنتھ ۳۔۶؛ نفخ شکم؛ پیٹ میں اینٹھن یا تشنج۔ بالخصوص جبکہ پیٹ کو دبا کر بکڑنے (بالکل دوہرا ہو جانا) سے درد میں کمی واقع ہو جاتی ہے زبان پر سفید تہہ۔ خون آلودہ چکنی آنوُں اور متلی لیکن قے نہ ہونا۔

ایلو ۶۔ میلا اور گرم اخراج خون۔ بہت کونتھنا۔ کمر میں درد۔ ران میں بوجھ؛ ناف کے چاروں طرف، کترنے کی طرح درد؛ مُنہ خشک؛ پیاس۔ بیڑو کا پھولنا۔ بیچ بیچ میں پاخانہ ہونے کے وقت بے ہوشی؛

دمزمن پیچش کی یہ اعلیٰ درجہ کی دوا ہے۔

کلکیریا کارب ۶۔۳۰۔ سبز رنگ کا دست؛ یا سفیدی یا زردی مائل یا سر میں پسینہ۔ پیر کے تلوے برف کی طرح ٹھنڈے۔

پیر کی پنڈلی میں اینٹھن۔ مبرز میں تکلیف؛

اپیکاک ۳×۶۔ گھاس کی طرح سبز رنگ کا یا گڑ کی طرح سیاہی مائل لیسدار دست؛ درد شکم۔ کونتھنے کے ساتھ ہی ساتھ شروع میں لیسدار و بدبودار خون کا دست؛ بعدہٗ خون آلودہ آنوُں نکلنا۔ متواتر قے؛ اور متلی؛ بہت شرمندگی۔

خام پھل یا ترش چیزوں کو کھانے کی وجہ سے پیچش ہو جائے۔

کاسٹکم ۶۔ بہت کونتھنے کے ساتھ ٹکڑا ٹکڑا خون ملا آنوُں۔ نکلنا مقعد کا ہلنا۔ اور بہت تکلیف۔ نفخ شکم؛

ٹپلسا ٹیلا ۳۔۳۰۔ صرف آنوُں ملا دست۔ بیڑو میں درد؛ مرغن چیزیں کھانے کی وجہ سے پیچش؛ رات میں مرض کی زیادتی؛

آرسنک ۶؛ جسم میں جلن؛ پیاس؛ مریض میں بے رونقی؛ سیاہی مائل؛ بدبودار دست؛ تیز پیاس؛ تھوڑا تھوڑا پانی جلدی جلدی پینا موت کا خوف؛

کمبوجیا ۶۔ بدبودار پتلا دست۔ کھانے پینے کے بعد مرض کی زیادتی۔ پیٹ دبا رکھنے سے درد میں کمی؛ پیٹ میں اینٹھن کے ساتھ یکایک دست کی تیزی پیدا ہونا

فاسفورس ۶۔ سبز رنگ کا گرہ دار یا خون آلودہ دست۔ کسی طرح کا درد نہ رہنا۔ صبح یا بائیں کروٹ سونے پر مرض کی زیادتی؛ ٹھنڈی پتلی چیز پینے کی خواہش ساگودانہ کی طرح دست۔

لائیکوپوڈیم ۳۔ پیچش میں نفخ ہونے کی علامت میں؛

بپٹیشیا ۱ x ۔ پیچش کی نہایت خراب حالت میں مریض اگر بالکل ہی سست ہوجائے۔

کینتھرس ۱۲۔ مرض بہت سخت اور متعدی ہو؛ تکلیف سے پیشاب نکلتا ہو؛ پیشاب کرنے کے بعد بہت جلن؛ گوشت دھوئے ہوئے پانی کی طرح دست؛ پیٹ میں تیز درد؛ نفخ شکم؛ پیاس؛ لیکن پانی پینے کی خواہش نہ ہونا۔ برف کی طرح ٹھنڈا جسم۔

کیپسیکم ۳ x ؛ بار بار سیاہ خون۔ اور آنوں آلودہ دست؛ بہت کونتھنا۔ اور پیشاب کے وقت جلن۔ نفخ شکم؛

کالچیکم ۳ x ۔ بھادوں یا کنوار کے مہینہ کی پیچش میں؛ کراہنا۔ کونتھنا پیٹ میں تشنج۔ پیر کی پنڈلی میں اینٹھن؛ پیٹ میں تکلیف؛

آرنکا ۳ x ۶۔ سرخ خون زیادہ نکلنا۔ اور کونتھنا۔

رسٹاکس ۳۔ رات کے وقت بے خبری میں براز نکل جانا۔

پیٹ میں کترنے کی طرح درد؛ ہمیشہ پاخانہ کی حاجت؛ مزمن پیچش میں؛ (خاصکر خرابی کی حالت میں) رسٹاکس ۳۔ سب سے اچھی دوا ہے۔

سلفر ۶۔۔ ۳۰۔ پاخانہ ہونیکے بعد کونتھنا بند ہونے پر۔ اور آنوں خون نہ ہو۔ آنوں کے اوپر سوت کی طرح خون کی لکیر میں ہونا۔

مرض بہت سخت ہونے پر یا کسی مذکورہ بالا دوا سے فائدہ نہ ہونے پر سلفر ۳۰۔ مزمن پیچش کی ایک اعلیٰ درجہ کی دوا ہے۔

نائیٹرک ایسڈ ۶۔ پرانی پیچش میں (خاصکر پیٹ کے بیچ میں زخم ہونے اور پیپ نکلنے پر)۔ سبز یا خون آلودہ آنوئیں ملا دست یا سڑا بدبودار دست۔ اجابت کے وقت کو نتھنا۔ اور اجازت ہو جانے کے کمزوری محسوس ہونا۔

آتشک کے مریض کے جو بہت زیادہ پارہ سے تیار کی ہوئی دوائیں کھا چکے ہیں۔ ان کو نائیٹرک ایسڈ بہت زیادہ مفید ہے۔

ونکیس نیم مائی نس۔ مدر ٹنکچر۔ (فی خوراک ۸-۱۲ قطرے صبح و شام۔ حاد و مزمن دونوں قسم کے مرض میں فائدہ کرتا ہے۔

اس دوا کے استعمال سے آنتیں سڑتی (ASEPTIC) نہیں ہیں اور جذب کرنے کا فعل (ABSORPTION) اور مرض کا پھیلنا (مرض کی دبائی صورت بند ہو جاتی ہے۔ اے پس ۳۔ ایلیومن ۶۔ چائنیا ۶۔ برائی اونیا ۳۔ ہائی ڈراسٹس اور لیکسس) ۶۔ پٹیمبم ۶۔ ورا ٹرم البم ۶۔ زنکم ۶۔ وغیرہ دوائیں بیچ بیچ میں لائی جا سکتی ہیں۔

مرض اسہال کی ادویات ملاحظہ ہوں۔ کانچ نکلنے پر کانچ نکلنا دیکھئے

غذا وغیرہ

مریض کا کمرہ اور بستر ہمیشہ صاف ستھرا رکھنا چاہیئے۔ اور دست و قے دور پھینکنا چاہیئے۔ اس مرض میں مریض بہت کمزور ہو جاتا ہے۔ اسلئے ہلکی اور مقوی دوا دینا چاہیئے۔ (تھول کڑھی اور یا تھون کنی) کا شوربہ زیادہ فائدہ کرتا ہے۔

پیچش میں اگر ملیریا اور کمی خون کی علامت ہوں تو کلے کانٹا ساگ کا شوربہ بہت فائدہ کرتا ہے، اس کے کھانے سے خون کے سرخ ذرات بڑھ جاتے ہیں۔ اور پیچش و ملیریا رفع ہو جایا کرتا ہے

کسیرو خام سگھاڑا۔ اراروٹ۔ مٹھا۔ کھوی کا ناڑ سینگی یا ماگر مچھلی

---

* تھان کنی۔ ساگ کا پتہ نچوڑ کر عرق نکال کر اس میں ایک ٹکڑا لوہے کا آگ میں سرخ کر کے ڈال دیں۔ اور تھوڑی دیر رہنے دیں۔ بعدہٗ چھان کر پینے سے بہت فائدہ کرتا ہے

یا گند بھادولیا کا شوربہ، بارلی خام، بیل کا پکا ہوا حصہ۔ تھوڑا عرق بیدانہ بکری کا دودھ، اور (بخار کم رہنے پر) چاول کا ماڑ دینا چاہیئے۔

لیمون ترش، انگور۔ دہی وغیرہ کھٹی (ACID) چیزیں دینا حاد پیچش میں منع ہے۔ لیکن مرض مزمن ہو جانے پر، خوب پرانی املی ایک انگل اور مصری ایک ٹکڑا رات کے وقت پانی میں بھگو کر دوسرے روز صبح (کئی ہفتہ تک استعمال کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔)

کل پیٹ فلالین سے ڈھکا رکھنا چاہیئے۔ جب تک یہ مرض بالکل اچھا نہ ہو جائے اُس وقت تک بستر سے اُٹھنا نہ چاہیئے۔

گرڈیہہ، چھوٹا ناگپور، یا جن مقامات کی مٹی میں لوہا یا ابرق زیادہ ہو، وہاں مریض پیچش کو نہ رہنا چاہیئے۔ (مزمن بیماری میں) غذا کے بعد ہی ایک دو قطرے کاڈ لیور آئیل استعمال کرنا بہتر ہے۔ اور مریض کے دُبلے ہو جانے پر، یہ روغن پیٹ پر ملنا اچھا ہے۔ اگر ہومیو پیتھک دوا ملنے کی گنجائش نہو، اور مریض کی آنت باہر نکل پڑے، پاخانہ کے ساتھ بہت خون گرتا ہو تو ایک ڈرام پانی کے ساتھ کُندری کے پتہ کا عرق استعمال کرنا چاہیئے۔

زخم معدہ

ULCER OF THE STOMACH)

معدہ اور سینہ کی ہڈی کے ٹھیک نیچے جلن کی طرح درد۔ اور بعد غذا درد کی ترقی، قے ہونے کے بعد درد بند ہو جانا۔ اس مرض کے مخصوص علامات ہیں۔ اگر چت لیٹنے سے درد کم ہو جاتا ہو تو سمجھنا چاہیئے کہ معدہ کے سامنے کی طرف کے حصہ میں زخم ہوا ہے اگر پیٹ سونے سے درد کم ہو تو سمجھنا چاہیئے کہ پیچھے کی طرف زخم ہوا ہے۔ غلیظ جمع ہونا۔ حیض کی خرابی، کمی خون، خون کی قے وغیرہ علامات اس بیماری میں ہوا کرتے ہیں۔ زیادہ عورتوں ہی کو یہ بیماری ہوا کرتی ہے۔ آج تک اس مرض کا ٹھیک سبب معلوم نہ ہو سکا۔

علاج

بورنیم نائیٹریکم ۲x، سفوف (چھ گھنٹے کے وقفہ سے

دو گرین فی خوراک) اس کی خاص دوا ہے۔ (خاصکر معدہ کے زیرین حصّہ میں زخم ہونے پر۔) کیلی بائی ۲ x۔ سفوف (دو گرین کی ایک خوراک ۶ گھنٹہ کے وقفہ سے۔) جل جلنے کے بعد زخم میں یا معدہ کے سامنے کے حصّہ میں زخم ہونے پر آرجنٹیم نائٹریکم ۶- آرس ۳۰، کرلوز وٹ ۶۔ ہائیڈراسٹس ۳x۔ لیکسس ۶- اڑنتھوگیلم۔ ایبے لٹم۔ صرف ایک مرتبہ ایک خوراک کھلانی چاہیئے۔ بیچ بیچ میں ضروری ہو سکتی ہے۔

غذا وغیرہ:- دودھ، مٹھا۔ بہت تھوڑا برف اور سوڈا واٹر۔ کبھی کبھی بیچ بیچ میں ٹیریو پائینم سلف ۲x، فی خوراک ۲ گرین استعمال کرنا چاہیئے۔ تمباکو استعمال بالکل ترک کر دینا چاہیئے۔ اور پوری طرح آرام کرنا چاہیئے۔

ہچکی

(HICCOUGH) (DIAPHRAGM)

پیٹ اور کلیجہ کے حجاب حاجز (DIAPHRAGM) کے سانس کی نالی کے دروازے (GLOTTIS) (تر مار میں ذرا اوپر) کے تشنج کے ساتھ سانس لینے میں ایک آواز پیدا ہونے کا نام ہچکی ہے۔ یہ ہمیشہ کسی تیز بیماری کی خوفناک علامت ہے۔ معدہ کی بیماری یا کسی دوسرے سبب سے یکایک سینہ اور پیٹ کے حجاب حاجز سکڑ جاتی ہے۔ اس طرح سکڑنے کی وجہ سے ہوا، زور سے پھیپھڑے کے اندر داخل ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے زخرہ کے منھ پر ہچکی پیدا ہو جاتی ہے۔ معدہ کی خرابی سے ہچکی، ہسٹیریا کی ہچکی۔ یا بچوں کی ہچکی، اندیشہ کی بات نہیں ہے۔ لیکن کسی سخت بیماری میں برابر ہچکی آنے پر نبض ساقط ہو جاتی ہے۔ اور مریض کی موت واقع ہو سکتی ہے۔

علاج

تمام قسم کی ہچکیوں میں سینگ ۱ کا استعمال ہو سکتا ہے۔ اس سے اگر فائدہ نہ ہو تو نکس وامیکا ۳۔ (خاصکر اگر کھانے کے پہلے ہچکی آتی ہو۔) یا سائکلی مین ۳- بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ کیوپرم ۶۔ یا کیوپرم آرسینکم ۶۔ ہچکی کی بڑی اچھی دوا ہے، (خاصکر سانس میں تکلیف، قے، ڈکار۔

آنا۔ پانی پینے کے بعد ہچکی بند ہونا۔ کاکیولس ۶۔ ہچکی یا ڈکار آنا۔ اور چھبنے کی طرح درد ہونا۔ کھانے پینے یا بیڑی سگریٹ وغیرہ پینے کے بعد ہچکی آتی ہو تو اگنیشیا ۲۔ متواتر تیز ہچکی (خاصکر ملیریا مریض کو) نیٹرم میور ۲۔ تشنج اور زور کی آواز کے ساتھ ہچکی آنے پر سائیکیوٹا ۳۔ حرکت کرنے کے بعد ہچکی ہونے پر کاربوویج ۳۔ زبان یکبارگی باہر نکل آوے اور پھر سکڑ کر اندر چلی جاوے تو سمجھنا چاہیئے کہ جسمانی اعضاء علی الترتیب سکڑتے اور ڈھیلے ہوتے ہیں۔ ایسی حالت میں ڈاکٹر سال زر نے لائیکوپوڈیم ۳۔ استعمال کراکر بہت فائدہ پایا ہے۔

ڈاکٹر سرکار ہیضہ کی ہچکی میں مندرجہ ذیل کی ادویات کو مفید وکارآمد بتاتے ہیں۔

بیلاڈونا۔ سائیکیوٹا۔ ہایوسیامس، کاربوویج، ڈیجی ٹے لس۔ اگنس۔ پلساٹیلا۔ اسٹافس اگریا۔ اگریا، فاسفورس۔ اگنیشیا۔ سلفر۔ یہ سب ادویات حسب علامات استعمال کرانی چاہئیں۔

ڈاکٹر سال زر۔ لائیکوپوڈیم۔ کیوپرم، ٹے نم، سائیکیوٹا۔ بیلاڈونا۔ نکس وامیکا۔ علامات کے مطابق کام میں لانے کا مشورہ دیتے ہیں۔ یہ سب دوائیں مدرٹنکچر Ø۔ یا ۳۰۔ قوت کی کام میں لائی جا سکتی ہیں۔ مفصل حالات کے لئے ہماری کتاب موسومہ ہیضہ، طاعون، بزبان اُردو، ملاحظہ ہو۔

علاج

ٹوٹکے کی دوا سے بھی کبھی فائدہ ہوتا ہے۔ تاڑ کے پھل کا گودا یا کچے ناریل کا پانی، تال کے بیج کے اندر کا گودا وغیرہ کھلانے سے بھی گاہے ماہے فوراً فائدہ ہوتا ہے۔ مریض کو ہلکی غذا دینی چاہیئے۔

اگر معدہ کی خرابی سے بہت دنوں، ہفتوں یا مہینوں تک ہچکی آتی رہے۔ اُس وقت اگر گھٹن یا درد معلوم ہو تو کمر میں ایک مضبوط بندھن (بنڈج) باندھنے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ تھوڑا دودھ یا پانی پلا دینے سے بچوں کی ہچکی آسانی سے بند ہو جاتی ہے۔

بواسیر (PILES)

اس مرض میں مقعد کی وریدیں سوج اور بڑھ جاتی ہیں۔ ان بڑھی ہوئی وریدوں کو مستہ، کہتے ہیں "مستہ" دیکھنے میں مٹر برابر ہوتا ہے۔ اگر کبھی ایک مستہ، دکھائی دیتا ہے۔ تو کبھی کئی مستے آپس میں جڑ سے انگور کے شکل کے معلوم ہوتے ہیں۔ اگر یہ مستے مبرز کے باہر ہوں تو ان کو باہری مستے کہتے ہیں۔ اور اگر اندر ہوں تو اندرونی مسے، کہتے ہیں۔ یہ سب مستے پھٹ جاتے ہیں۔ اور ان سے خون نکلتا ہے (خونی بواسیر) ایک قسم کا مستہ اور بھی ہوتا ہے جس سے خون نہیں نکلتا۔ اس کو بادی بواسیر کہتے ہیں۔ مبرز کے پاس جلن۔ کانٹا چبھنے کی طرح درد، قبض، بار بار اجابت کی حاجت وغیرہ اس مرض کے علامات ہیں۔ بار بار جلاب لینا۔ گھوڑے کی سواری کرنا۔ اغذیہ مشروبات محرکہ کھانا پینا۔ شراب پینا۔ شب بیداری، گھی اور مسالہ دار چیزیں زیادہ کھانا پینا۔ یا بغیر محنت کے دن کاٹنا۔ پیٹ میں زیادہ ریاح جمع ہونا۔ حالتِ حمل میں پیٹ کس کر باندھنا۔ یا تنگ کپڑا پہننا۔ قبض جگر کے امراض، اجابت کے وقت یا پیشاب کرتے وقت کو نتھنا۔ ٹھنڈے پتھر تر گھاس، یا خوب ملائم چیز پر برابر بیٹھے رہنا وغیرہ اسباب ہے یہ مرض ہوتا ہے۔ بہ نسبت یا برسات میں یہ بیماری زیادہ پھیلتی ہے۔

اس میں مندرجہ ذیل ادویات مندرجہ ذیل حالتوں میں مفید ہیں۔

(۱) محنت نہ کرنے یا زیادہ عیش سے پیدا ہوئی بواسیر میں نکس وامیکا سلفر۔ پوڈو۔
(۲) قبض کیوجہ سے بواسیر ہو تو اسکیو، نکس وا۔ سلف، کولن سونیا۔ کاربو وج۔
(۳) حالت حمل کی بواسیر میں کولن سونیا۔ نکس وا۔ ایلو۔
(۴) خونی بواسیر میں۔ انگونائٹ (زیادہ خون گرنے پر۔) سلفر۔ ہیما میلس (سیاہ خون) اسکیولا، ایلو۔ چائنا (بہت خون گرنے پر استعمال کرنا چاہیئے۔)
(۵) بادی بواسیر۔ ایگون۔ (زیادہ درد) کیپس (جلن اور کھجلی) نکس وامیکا سلفر۔
(۶) سفید آنوں نکلنے والی بواسیر میں۔ مرک۔ (پاخانہ لگنے کی علامت میں) ایگون (سفید آنوں نکلتی ہو۔) مرک وی۔ اگر ساتھ خون بھی آتا ہو تو مفید ہے۔

(۷) بواسیر رُک جانے پر، سلفر۔ پلس نکس وامیکا۔ اسکیولس۔ ایسڈ نائیٹرک۔

(۸) مزمن بواسیر میں، سلف، آرس۔ (لاغر مریضوں کے لئے فیرم (رقت منی میں) نائیٹرک ایسڈ، ہیپر سلفر۔ اسکیولس، کاسٹیکم وغیرہ مفید ہیں۔

چند مخصوص ادویات کے علامات

نکس وامیکا ۳۰X۱۔ وقتاً فوقتاً اسہال، اجابت کے وقت مسہ باہر نکل آنا۔ درد کمر۔ پیشاب ہوتے وقت تکلیف۔ زیادہ دیر تک غور کرنے، کھانے کے بعد مرض کی زیادتی (جو کسی قسم کی محنت نہیں کرتے۔ بلکہ زیادہ گھی اور مسالہ دار چیزیں کھاتے ہیں، یا زیادہ شراب پیتے ہیں ان کے لئے نکس وا زیادہ مفید ہے۔) قبض، اجابت کی حاجت۔ لیکن کوشش کرنے پر بھی پاخانہ بالکل نہو، سلفر۔۳، بواسیر کی (خاصکر مزمن بواسیر کی ایک اچھی دوا ہے۔

بہت قبض، چھوٹے چھوٹے سدوں پر، خوب لپٹا ہوا براز (خون ہو یا نہو۔ مبرز جلن اور چبھن، بار بار پاخانہ کی حاجت۔ لیکن پاخانہ بالکل نہ ہو۔ کمزور، پتلے دست، خون آلودہ۔

رات کو سوتے وقت نکس وامیکا۔۳۔ اور صبح سلفر۔۳ کے استعمال سے بہت قابل ڈاکٹر بواسیر آرام ہونے کی دعوت دیتے ہیں۔

لیکیسس ۶، ۳۰۔ یا سیپیا ۳۰، مسہ پیاز کی طرح یا مسے نکل کر مقعد میں ٹوپی کی طرح بیٹھ جاتا ہے۔

اسکیولس ۳، کھانا اور اسکیولس کا مرہم لگانا۔ تھوڑا خون نکلنا مبرز پشت اور کمر میں درد، قبض، مریض کو ایسا محسوس ہو کہ گویا مبرز میں کانٹا اٹکا ہوا ہے۔ اس کے باعث ساری سیدھی آنت میں درد ہونا۔ وغیرہ۔

ایکونائٹ ۲X، اندرونی استعمال اور ایکون کا ہی غسل یا لوشن لگانا۔ بخار کے ساتھ بے چینی، تیز درد، گرمی محسوس ہونا۔ بلسیم۔ یا خون نکلنا۔

آرس ۳X۶۔ گرم معلوم ہونا۔ ایسا محسوس ہونا کہ گویا بواسیر سے گرم سوئی نکل رہی ہے، پشت میں تیز درد، مسہ کا باہر نکلنا، کمزوری یا سستی۔

کولن سونیا ۲X۔ قبض کے ساتھ بواسیر کولن سونیا سے اگر فائدہ نہ ہو تو

ایلومینیم ۶، دینا چاہیئے (خاصکر اس حالت میں جبکہ کئی کئی دن تک پاخانہ کی حاجت نہ ہو۔ انٹم کروڈ۔ انڈے کی سفیدی کی طرح بلغم نکلنا۔

رٹینا ۲x۔ بہت کھجلی ہو اور جب پاخانہ جانے کے بعد گھنٹوں ہی پاخانے کے راستے میں ناقابل برداشت درد ہوا کرتا ہو۔

گریفائیٹس ۶۔ سدہ سدہ بہت بڑا لینڈ۔ (باہر نکلتے وقت تکلیف۔

ہمی میلیس ۲x؛ مستہ سے بہت زیادہ خون نکلنے پر۔ اگر مستہ باہر ہو تو نصف پانی میں ۲۰ قطرے ہمی میلیس Q ملاکر اور اس میں صاف کپڑا بھگو کر مستہ پر باندھنے سے خون نکلنا بند ہو جاتا ہے۔ خونی بواسیر کیلئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے

ایلومنا ۶۔ بواسیر کے ساتھ اسہال درد۔ جس میں بہت جلن ہو اور زیادہ کو منھنے کے بعد ورزن میں میلے رنگ کا خون نکلنا، اور پتلا دست۔

بیلاڈونا ۶، کیپ سیکم ۲x، مرکیوریس ۲، نائٹرک ایسڈ ۶، فاسفورس ۶۔ سلکا ۶۔ باربیرس ۱x۔ ۳۰۔ ڈائیسکوریا Q۔ اور ہسپر ۳، ۳۰، علامات کے مطابق استعمال کرنا چاہیئے۔

مرض کی شروع حالت میں مستہ کے درد میں۔ ایکون ۶ x۔

جگر میں خون کی زیادتی اور برانز، کیچڑ کی طرح پوڈو ۶۔ یا سلفر ۳۰۔

حالت حمل میں قبض کے ساتھ مستہ سے خون نکلنے پر، اس میں درد ہو۔

کولن سونیا ۶۔ اسہال بواسیر میں۔ ایلو، ۶۔

بادی بواسیر میں :۔ شروع میں زیادہ درد میں ایکون ۳۔ جلن اور تپکن میں کیپسیکم ۶۔ اور مزمن حالت میں نکس وامیکا ۳۰۔ (شام کے وقت) اور سلفر ۳۰، صبح کے وقت استعمال کرنا مفید ہے۔

بواسیر سے آنوئی نکلنے پر:۔ ایکون ۶، مرکیوریس سول ۶ (مزمن بواسیر میں) مریض کے بہت کمزور اور لاغر ہو جانے پر، آرس ۳۰، فیرم فاسفوریکم۔ ۳۰، کاربوویج، ایسڈ فاس ۶، چائنا ۶، مفید دوائیں ہیں۔

تھوجا۔ ۳x۔ نائیٹرک ایسڈ ۳۰۔ فاسفورس ۶۔ کاسٹیکم ۳x۔ میورایٹک ایسڈ ۳x۔ وغیرہ دواؤں کی بھی کبھی ضرورت پڑتی ہے۔

غذا وغیرہ

بھونی یا سینکی محرک چیزیں:۔ دھوپ یا آگ کی تپش، شراب، مچھلی۔ گوشت۔ دہی، مرچ، سرخ یا سیاہ وغیرہ کھانا ممنوع ہے۔ ٹیڑھے ہوکر بیٹھنا، گھوڑے کی سواری کرنا۔ پیشاب یا پاخانہ روکنا۔ جماع کرنا۔ خشک چیزیں کھانا، فاقہ کرنا۔ اور بالکل ہی محنت نہ کرنا۔ یا زیادہ محنت کرنا۔ بہت نرم روئی یا پر کے بستر پر سونا۔ یا بہت دیر تک کھڑے رہنا نقصان دہ ہے۔ پپیتا۔ زمین قند، تازہ مکھن۔ منقی، پستہ بادام۔ ناشپاتی، سیب، پرانے چاول کا بھات، مٹھا۔ دودھ، (خاصکر بکری کا دودھ) مصری اور مکھن کے ساتھ بغیر چھلکے کا تل (نہ ملے تو بھگویا ہوا چنا) روز صبح کھانے سے (تل یا چنا ایک دن پہلے ہی رات کو بھگو دینا چاہیئے۔ قبض دور ہو جاتا ہے۔ السی یا سرسوں کی گرم پلٹس مقعد میں روزانہ چار پانچ بار لگانے سے بواسیر کا درد کم ہو جاتا ہے (پانی کے بدلے اگر دھی میں سرسوں کی پلٹس تیار کی جائے تو زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔) ایک چھٹانک کے ساتھ ۱۵ بوند ہیما میلس مدر ٹنکچر ملاکر پٹی تر کرکے بیرونی مسّہ پر باندھنے سے خون بند ہو جاتا ہے۔ رات میں سوتے وقت اور صبح اٹھنے پر ایک گلاس گرم پانی پینا فائدہ کرتا ہے۔

سرد پانی یا نیم گرم پانی سے بادی بواسیر کے "مسّہ" کو دھو ڈالنے سے درد کم ہو جاتا ہے۔ ٹھنڈا پانی پینے کے بعد ایک گھنٹہ لیٹے رہنے سے خونی مسّہ کی تکلیف دور ہو جاتی ہے۔ چارپائی پر مریض کو سیدھا لیٹانا چاہیئے۔

اگر بواسیر میں زیادہ تکلیف ہو تو گرم پانی کے آبخرات پر کرسی رکھ کر اس پر مریض کو بیٹھانا چاہیئے۔ کبھی کبھی نشتر لگوانے کی بھی ضرورت پڑتی ہے۔

ہیمی میلس، اسکیولس، رٹنا اور کولن سونیا۔ ان چاروں دواؤں کا مدر ٹنکچر ایک ساتھ ملا کر ایک بتی بھگو کر مبرز میں داخل کرنا چاہیئے۔ اس سے بہت فائدہ ہوتا ہے، چھوٹا ناگپور، گریڈیہہ وغیرہ جن مقامات میں مٹی میں زیادہ ہے۔ وہ ایسے مریضوں کے لیے فائدہ کی جگہ نہیں ہے۔ پوری، بالیشور۔ بال پرے وغیرہ سمندر کنارے کے مقامات فائدہ مند ہیں۔

کانچ نکلنا

(PROLAPSUS RECTI AND PROLAPSUS ANI)

بڑی آنت کے زیرین حصہ کا نام مبرز (RECTUM) ہے اور مبرز کے سب سے زیرین حصہ کو مقعد (ANUS) کہتے ہیں۔ اسی مقعد سے مبرز (کانچ) کے باہر نکل آنے کا نام 'کانچ نکلنا' ہے۔ ہمیشہ ایک سے چھ انچ تک کانچ باہر نکلتی ہے۔ اگر پوری بلغمی جھلی باہر نکل آئے تو اسکو کانچ (PROLAPSUS ANI) اور مقعد کی چار دیواری کے کل حصہ کا باہر نکلنے کا نام خروج مبرز (PROLAPSUS RECTI) ہے کرم بواسیر مقعد کی کھجلی، پیٹ میں غلیظ جمع ہونا۔ افیون کھانا۔ معدہ اسہال، قبض، اجابت کے وقت زور لگانے سے یہ مرض ہوتا ہے (خاصکر بچوں، بوڑھوں، اور حاملہ عورتوں کو ہوتا ہے۔ گردہ کی پتھری، غدہ ندی۔ (یعنے پروسٹیٹ گلینڈ کا بڑھنا وغیرہ اسباب سے جسم خراب ہو جانے پر، کانچ نکل آتی ہے۔ بواسیر کے ساتھ گاہے گاہے کانچ نکلنا۔ اور بچوں کی پیچش وغیرہ امراض میں عموماً کانچ باہر نکل آیا کرتی ہے۔

علاج :- ایلو، مدر ٹنکچر ① - ۳۰ X - خون آلودہ اسہال۔ مقعد میں سخت درد ہونا۔ اگنیشیا ۳-۱ اجابت کی تیزی ہونا۔ لیکن کوشش کرنے پر بھی اجابت نہ ہونا۔ بہت تکلیف سے اجابت ہونا۔ کھجلی۔

پوڈو فائلم ۶-۱ اسہال (خاصکر صبح) پاخانہ ہونے کے بعد ہی کانچ نکلنا۔ بدبودار دست، براز نکلتے وقت کانچ نکلنا، قبض کبھی قبض اور کبھی دست۔

نکس وامیکا ۳- قبض کیساتھ کانچ نکلنا۔ کونتھنا۔ مقعد میں ہر وقت بے چینی۔

مرک وا- ۳- کانچ نکلنے کے ساتھ کھجلی اور زرد رنگ کا بلغم نکلنا۔ اسہال پیٹ پھولنا۔ اور آنآس کرنا۔ پرانی پیچش کے بعد آنی تکلیف میں۔

لائیکوپوڈیم ۶، ۳۰؛ یا سلفر ۳۰ - کسی دوا سے اگر فائدہ نہ ہو۔

گمبوجیا ①-۲- اسہال، براز زرد یا سبز۔ جلن کی طرح درد، تیزی۔

زیادہ ہونے پر بھی تھوڑی مقدار میں سخت پاخانہ ہونا۔

فیرم فاس ۶۔ بچوں کے لئے مفید و کارآمد ہے۔ جبکہ دست آتے ہوں۔ ایسکلا میئور۔ رٹینیا۔ آرنیکا۔ فاسفورس (خاصکر بچوں کی کانچ باہر نکلنے پر)۔ کلکیریا کارب، سیپیا، آرس، برائیونیا۔ اسکولس۔ وغیرہ کی بھی وقتاً فوقتاً ضرورت پڑتی ہے۔

علاج معاون

کونتھنا منع ہے: بچوں کو کھڑے ہو کر بغیر کونتھنے کے اجابت رفع کرنا چاہیئے۔ ہلکی لیکن مقوی غذا دینی چاہیئے۔ آنت باہر نکل آنے پر اسے خوب ٹھنڈے پانی سے تر کر کے اندر داخل کر دینا چاہیئے۔ کانچ اپنی جگہ داخل ہو جائے تو کپڑے کی ایک گولی مقعد پر رکھ کر دوسرے کپڑے سے اسکو کس کر باندھ دینا چاہیئے۔ تین حصہ حیل کو جہ کے پتے کا عرق اور ایک حصہ اسپرٹ کے ساتھ گاڑھے ملے مریض کو کھلا دینے سے فائدہ ہوتا ہے۔

دوسری دواؤں اور پرہیزی غذا کے لئے بواسیر۔ کرم۔ پچیش، قبض اور بدہضمی وغیرہ امراض ملاحظہ ہوں۔

آنت اترنا۔ فتق (HERNIA)

پیٹ کے اندر کی کچھ آنتیں۔ کنج ران میں ناف کے جوف میں یا فوطہ میں داخل ہونے کا نام، "آنت اترنا یا فتق" ہے۔

بوجھ اُٹھانا یا چوٹ لگنا، قبض۔ زور سے ہنسنا، رونا۔ چھینکنا، کھانسا۔ یا بانسری بجانا۔ گھوڑے کی زیادہ سواری کرنا، برابر گھومنا۔ محنت کرنا۔ پاخانہ پیشاب کے وقت، یا ولادت کے وقت بہت کونتھنا۔ پیٹ کے عضلہ پر، دباؤ پڑنا وغیرہ اسباب سے آنت اُتر آتی ہے۔ آہستہ آہستہ ہٹا دینے یا دبا دینے پر آنت اندر چلی جاتی ہے۔ لیکن اگر کسی طرح سے آنت پیٹ میں نہ جائے تو درد، بخار، قے، ہچکی، نفخ شکم وغیرہ علامات ظاہر ہوتے ہیں۔ یا آہستہ آہستہ آنت سڑ کر موت کا باعث ہوتی ہے۔

اس میں مندرجہ ذیل ادویات مفید ہیں۔

نکس وامیکا ۲x؛ خاصکر بائیں طرف کی بیماری۔

اسکیولس ۲x - (درد دائیں جانب تک پھیلا ہو تو) لائیکوپوڈیم۔ اسکی عمدہ دوا ہے۔ مگر عموماً ۲۰۰ طاقت میں مفید کام کرتی ہے۔
پلمبم ۶ - زیادہ قبض کے ساتھ آنت بڑھنے ہیں۔
سلفیورک ایسڈ ۳-۱ - آنت اُترنے پر تے زیادہ ہوتی ہو۔
لیکسس ۳۰ - آنت سڑنا شروع ہو، جب پیٹ میں اپھارہ آیا ہو۔
بیلاڈونا ۳ - ناف کے چاروں طرف کٹ ملنے کی طرح درد اور نفخ شکم۔
ایکونائٹ ۳x - آرس ۲ - کاربو وج ۶ - کیوپرم ۶، درے ایلب، بھی اسکی عمدہ دوائیں ہیں۔ بچوں کے آنت اُترنے پر نکس وامیکا ۳، کلکیریا ۶ - (خاصکر موٹے تازے بچہ کو) سلیکا ۶ - (خاصکر دبلے بچوں کو) بہت عمدہ دوا ئیں ہیں) اگر ان ادویات سے فائدہ نہ ہو تو نشتر لگانیوالے ہوشیار ڈاکٹر سے نشتر لگوانا چاہیئے، قبض، بوجھ اُٹھانے اور جلدی جلدی چلنے سے بچنا چاہیئے۔

علاج معاون

مریض کو چت لٹاکر دونوں پیر اونچے کرکے پکڑے رہنے سے آنت خود بخود چڑھ جاتی ہے۔ درد کی جگہ کو گرم پانی سے سینک دینا چاہیئے۔ اور بیچ بیچ میں مریض کو، مصری یا شکر کا شربت پلانا اچھا ہے۔
اُتری ہوئی آنت اندر چلنے کے بعد مریض کو کمر بند (ٹرس یا پٹی) باندھنے سے فائدہ ہو سکتا ہے۔
بچوں کی بیماری میں بچوں کا آنت اُترنا ملاحظہ ہو۔

نواسیر
(FISTULA IN ANO)

مقعد یا مبرز کے نسیج کے چاروں طرف ایک قسم کا زخم ہوتا ہے اسکو نواسیر کہتے ہیں، یہ ناسور ہوتا ہے۔ تپ دق کی آخری حالت میں اکثر زخم آسانی سے خشک نہیں ہوتا۔ اسی سبب سے ناسور یا نواسیر ہو جاتی ہے۔

علاج :- پھنسیاں ہونے کے بعد پکنی۔ مقعد سُرخ اور درد ہو۔ کی علامت میں بیلاڈونا ۳x یا مرک وا ۳x پھنسیاں سوجکر مواد پڑنے کے آثار ہوں تو، ہیپر سلف ۳، سفوف۔ زخم سے زیادہ مواد بہتا ہو یا ناسور ہو تو

سلکا ۳۰ ۔ مرض تپ دق کے لئے سیلینم ۳۰ ۔ (ہفتہ میں صرف ایک مرتبہ) آنکھوں یا ناک میں ناسور ہو تو فلورک ایسڈ ۶ ۔ (مقعد میں ناسور ہونے پر سلکا ۶ ۔ یا کلکیریا فلوریکا ۱۲x ۔ سفوف ۔ دو آونس پانی میں ایک ڈرام گلینڈ یولا مدر ٹنکچر یا ہائیڈر راسٹس مدر ٹنکچر ملا کر پٹی باندھنا چاہئیے ۔ یا پچکاری لگانا چاہیئے ۔

خاص خاص علامات میں کاسٹیکم ۶ ۔ چابہتا ۲ ۔ کلکیریا کارب ۳ ۔ نکس وامیکا ۳۰ ۔ نائیٹرک ایسڈ ۶ ۔ گریفائیٹس ۶ ۔ اسکیولس ۳ ۔ رٹینا ۳ ۔ کی ضرورت پڑتی ہے ۔ ان سب کا حسب علامات استعمال کرنا چاہیئے ۔

علاج معاون : ۔ ماؤف جگہ پر سینگ دینے سے فائدہ ہوتا ہے ۔ مچھلی یا گوشت کھانا منع ہے ۔ (مرض بواسیر کی غذا ملاحظہ ہو) مقوی غذا دینی چاہیئے ۔

بھگندر (FISSURE-IN-AND)

قبض کی وجہ سے پاخانہ ہوتے وقت کو نتھنا یا زور دینے کی وجہ سے مقعد کا عضلہ یا اس کے چاروں طرف کی بلغمی جھلی پھٹ جاتی ہے اسی وجہ سے نکلتے وقت یا بعد میں ، بہت جلن ہوتی ہے ۔ اور براز میں خون کی لکیر سی معلوم ہوتی ہے اسی طرح شوخ ہونے کا خاص سبب مقعد میں زخم ہو جانا ہی ہے اس طرح پھٹنے کے وقت مریض کو بہت تکلیف ہوتی ہے ۔ یہاں تک کہ مریض بے ہوش ہو جاتا ہے ۔ ایسی تکلیف تین چار گھنٹہ اور رہ سکتی ہے ۔

اس میں مندرجہ ذیل ادویات مفید و کار آمد ہیں : ۔

گریفائیٹس ۶ ۔ پھٹنے کی طرح درد ، بلغم کے ساتھ تھوڑا سخت پاخانہ نکلنا ۔

نائیٹرک ایسڈ ۶ ، ۳۰ ۔ پاخانہ ہوتے وقت ، اور بعد کو تیز کترنے کی طرح درد ۔ جو گھنٹوں ہی جاری ہے ۔ قبض اور سخت پاخانہ ہونا ۔

اسکیولس ۳ ۔ مقعد میں سوزشی درد ، اور خشک اور سدہ ملا ۔ زیادہ دست ہونا ۔ رفع حاجت کے بعد شدید جسمانی کمزوری ۔

رٹینا ۳ ۔ پاخانہ ہونے کے بعد بہت جلن معلوم ہونا ۔ پہلے سے زیادہ جیسے وہاں آگ لگتی ہے ۔ کترنے کی طرح درد ۔ اسہال یا قبض ۔

ہیمی میلس ۱ ۔ (اخراج خون کی علامت میں) اور آرس ۳ (اخراج خون یا

درد نہ ہونا) کی بھی گاھے ماھے ضرورت پڑ سکتی ہے۔

علاج معاون

پاخانہ جانے کے پہلے مقعد میں گھی، یا تیل لگانے سے براز آسانی سے نکل آتا ہے۔ قبض میں خوب گرم پانی کی پچکاری لینا۔ ضرورت پر کلینڈیولا۔ یا ہیمی میلس۔ یا اسکیولس کا مرہم لگانا۔ قبض دور کرنے والے پھل (جیسے پکا پپیتا۔ کیلا پختہ۔ انگور، لیموں۔ انناس۔ کشمش، وغیرہ کھانا چاہیے۔

(مرض بواسیر کی دوائیں وغیرہ ملاحظہ ہوں۔

خارش مقعد اور خارش اعضاء تناسل بیرونی

(PRURITUS ANI AND PRURITUS-PUDENDI)

بواسیر کرم حیض بند، یکایک کسی جلدی بیماری یا اخراج کا رک جانا۔ براز جمع ہونا۔ افیون۔ کلورل کا برابر استعمال کرنا۔ جگر کی خرابی وغیرہ اسباب سے مقعد میں تپکن۔ سرسراہٹ اور کھجلی ہوتی ہے۔ ریڈیم برومیٹم ۳۰۔ ہر ہفتہ میں ایکبار کھانا چاہیئے۔ اس سے اگر فائدہ نہ ہو تو اصلی مرض (جیسے کرم) پیدا ہوئی کھجلی میں سائنا یا ٹیوبر کریم۔ طے کر کے علاج کرنا چاہیئے۔

سلفر، لائیکوپوڈیم۔ پٹرولیم، آرسی نکم البم، اور نیٹرم میور X۱۲۔ سنفوف مقعد کی عمدہ دوائیں ہیں، کلیڈیم ۳ سے ۶۔ کاربو وج، گولن سونیا۔ لائیکوپوڈیم، وغیرہ ادویات، حسب علامات اعضاء تناسل کے بیرونی حصہ خارش کے لیئے اچھی اور کارآمد دوائیں ہیں

اوپیم، نکس وامیکا، مرکس۔ اگنیشیا، ایسڈ نائیٹرک۔ ایلیومینا، نٹم کروڈ، لیکیسس۔ ادویات کی گاھے ماھے ضرورت پڑتی ہے۔ ان کے علاوہ بوریکس۔ کاربولک ایسڈ، مرکری، کلینڈیولا۔ اسکیولس۔ یا ہیمی میلس، مدر ٹنکچر کے مرہم یا لوشن کے بیرونی استعمال سے کبھی کبھی خوب فائدہ ہوتا ہے۔

پیٹ کے کیڑے (WORMS)

کرم شکم، یا پیٹ کے کیڑے جسم کے اندر ملتے ہیں
تین قسم کے کرم انسان کے جسم میں دکھائی دیتے ہیں۔

(۱) مثلاً چنّے یا چرنے یا سوتی کپڑے (چھوٹے چھوٹے سوت کی طرح سے باریک کرم (SMALL THREAD WORMS)

(۲) کیچوے گول (LONG ROUND WORMS)

(۳) کدو دانہ لمبے فیتے کی طرح (TAPE WORMS)* گاہے ماہے ناک یا کان کے سوراخ میں بھی کرم موجود رہتے ہیں۔

(۱) چنونے یا لمبے کیڑے:۔ یہ کیڑے کثیر تعداد میں مقعد کے پاس رہتے ہیں۔ کبھی پیشاب کی نالی یا فرج میں چلے جاتے ہیں۔ اسی وجہ سے ان مقامات میں کھجلی ہوتی ہے، جلن ہوتی ہے۔ اور منی نکلتی ہے

چُنّے کی معمولی علامات یہ ہیں:۔ ناک کا اگلا حصہ یا مقعد میں کھجلی، سانس آنے جانے میں بدبُو۔ پاخانہ ہونے میں بے حد تکلیف، مقعد میں برابر کھجلی، ہونے کی وجہ سے نیند نہ آنا۔ نیند میں دانت پیسنا۔

چُرنوں کی لمبائی چوتھائی انچہ سے ایک انچہ تک ہوتی ہے۔

(۲) کیچوے:۔ یہ چھوٹی آنت میں رہتے ہیں۔

دیکھنے میں سفید۔ کبھی معدہ سے منہ میں آ کر قے کے ساتھ نکلتے ہیں۔ کبھی پاخانہ کے ساتھ باہر نکلتے ہیں۔ عام علامات پیٹ پھولنا۔ پیٹ میں بہت درد، دانت پیسنا۔ نیند میں یکا یک چیخ اٹھنا۔ ناک کے اگلے حصہ میں اور مقعد میں خارشش، پیٹ سخت اور گرم، جسم دُبلا اور چہرہ زرد۔ آنکھ کی پتلی پھیلی، آنوں آلودہ براز، کبھی بہت بھوک، کبھی غذا سے نفرت، سانس میں بدبُو۔ بے ہوشی، کبھی قے کرنے کی حاجت۔ منھ میں برابر پانی بھر آنا۔ اس کی لمبائی ۴-انچ ہے۔ ۱۲- انچ تک ہوتی ہے۔

(۳) کدو دانہ:۔ سفید، چپٹے، گرہ دار لمبائی۔ آدھا فٹ سے ۲۰۰ فٹ تک۔ یہ بھی چھوٹی آنت میں رہتے ہیں۔ انسان کے جسم میں ایک سے زیادہ

---

*۔ ان تین اقسام کے علاوہ اور بھی کئی قسم کے کرم آجکل خون میں پائے گئے ہیں۔ ان کے مفصل بیان کے لئے بیان کرم، دخون، ملاحظہ ہو۔)

نہیں رہتا۔ براز کے ساتھ اس کا کچھ حصہ ٹکڑا نکلتا ہے۔

خام پھل، زیادہ پختہ کیلا۔ سڑی مچھلی، زیادہ مٹھائی کھانا۔ گندی حالت میں رہنا۔ وغیرہ اسباب سے پیٹ میں کرم پیدا ہوتے ہیں۔ اسکے علاوہ کان یا ناک سے اخراج خون وغیرہ ہونیکی وجہ سے سوتے میں اس پر مکھی جاکر انڈا دیتی ہے۔ یہ انڈا ٹوٹ کر کرم پیدا ہوتا ہے۔ اس قسم کا کیڑا ناک یا کان کے سوراخ کو نقصان پہونچاتا ہے۔ اور روزانہ دو یا اس سے زیادہ نکلا کرتا ہے۔ کیڑے نکلتے ہی سمجھ لینا چاہیئے کہ وہاں کرم پیدا ہو گئے ہیں۔ بچوں کے دوسرے امراض کے ساتھ اکثر کرم بھی موجود رہتے ہیں۔

اس میں مندرجہ ذیل ادویات مفید و کارآمد ہیں۔

سائنا ۲x، ۲۰۰- آنکھ کی پتلی پھیلی، نیند میں یکایک چیخ اُٹھنا بیہوشی، یا قے، متلی، ہچکی۔ ناک کا اگلا حصہ کھجلانا۔ مقعد میں ٹپکن۔ پیٹ میں اینٹھن۔ پیشاب تھوڑا۔ اور دودھ کی طرح۔ بھوک کی ہوک۔ سائنا یا سنا۔ تمام اقسام کے کرم کی عمدہ دوا ہے۔ اس سے فائدہ نہ ہو تو سے نم ۶، ۳۰۔ استعمال کرنا چاہیئے۔ اس دوا کے کھانے سے جسم میں کرم نہیں رہتے۔

ناف کے آس پاس اینٹھن کے ساتھ شدید درد۔

ٹوکری ایم ۱x۔ مقعد میں تیز جلن، اعصاب کی تحریک سے سر میں چکر آنا۔ اور نیند نہ پڑنا۔ اگر لمبے کرم ہوں تو ٹوکریم فائدہ کرتا ہے۔)

سینٹونائن ۱x۔ سفوف۔ ہر قسم کے کرم میں یہ مفید ہے۔ پیٹ کے درد کی علامت میں پیٹ میں بےچینی، ناک رگڑنا۔ یا کریدنا۔ پٹھوں میں اینٹھن۔

سپائی جلیا ۳x، چھوٹے کرم کی اچھی دوا ہے۔

سلفر ۳۰۔ کرم کی وجہ سے قولنجی درد میں۔ اور دوسری دوا کھانے کی وجہ سے بیماری کچھ گھٹ جانے پر، بالخصوص جبکہ میٹھا کھانے کی رغبت زیادہ ہو۔

کدو دانہ میں:۔ فلکس ماس θ۔ مرک کار ۳x، کیوپرم اسٹیکم ۲، یا سٹینم ۲۔ سفوف۔ کدو دانہ اور کیچوے دونوں طرح کے کرموں کو دور کرتا ہے۔

کیچوے کے لئے:۔ سائنا ۲x، ۲۰۰۔ سینٹونائن ۱x۔ سفوف۔

چنونے کے لئے :۔ سینٹو نائن ۱x، سفوف یا ٹیوبر کریم ۱x۔

کان اور ناک کے کرم کے لئے۔ تھوڑا پانی میں سائنا ۶x۱۔ بہت تھوڑا سفوف ملا کر اس سے ناک یا کان میں پچکاری لینا چاہیئے۔

کیچوئے (ROUND WORMS) کے لئے کینوپوڈیم تیل فی خوراک۔ ۱ قطرے دو گھنٹے کے وقفہ سے تین خوراک دینا چاہیئے اتنے ہی فائدہ معلوم ہونے لگتا ہے۔ ڈاکٹر ہیوز اور لسٹ کا بیان ہے کہ لائیکو پوڈیم ۳۰ (دو روز تک) ورا ٹرم ۱۲ (چار روز تک) اور اپیکاک ۶۔ سات روز تک استعمال کرنے سے کرم غارت ہو جاتے ہیں۔ کرم سے بچوں کو کلکیریا، ۳۰؛ ڈاکٹر شنڈ فرماتے ہیں کہ غلہ کی غذا کھانے سے پہلے ایولا او ڈرینیا ۶۔ اور سوتے وقت رات میں سے ٹنم ۳۰۔ استعمال کرنے سے کرم کا فساد جو آنتوں آلودہ دست کی شکل میں نمودار ہو، دور ہو جاتا ہے۔ نکس وامیکا بھی مفید ہے۔

اصول

ایک شیشہ، یا پتھر کے برتن میں خام پپیتا کی لسی[۱] ایک چمچہ اور خالص شہد ایک چمچہ اچھی طرح ملا کر اس میں پانچ چھ چمچہ خوب گرم پانی ملا دینا چاہیئے۔ دو گھنٹہ بعد خالص رینڈی (REFINED CASTOR OIL)

---

[۱] کچے پپیتے کے پتے اور ڈنٹھل سے جو سفید گاڑھا دودھ کی طرح عرق نکلتا ہے۔ اسی کا نام پپیتا کی لسی ہے۔

کدو کے (CUCUTOITA PEPO OR PUMPKIN SEED) بیج کا سفوف:۔ کدو دانہ کی اچھی دوا ہے۔ یہ اس طرح بنتا ہے، کڑوی لوکی کی بیج گرم پانی میں جوش دیکر اسکا چھلکا الگ کر دینا چاہیئے۔ اسکے اندر کا گودا دوا کے کام میں آتا ہے۔ دو آونس میں ایک آونس گودا نکلتا ہے۔ خوراک بالائی کے ساتھ ایک آونس گودا کھانا چاہیئے۔ بارہ گھنٹہ تک فاقہ کرکے دوسرے روز صبح یہ دوا کھائی جاتی ہے۔ اور دو گھنٹہ کے بعد خالص رینڈی کا تیل (CASTOR OIL) استعمال کرنا چاہیئے۔

اور لیموں کے عرق کے ساتھ تین روز تک استعمال کرنے سے کرم غارت ہو جاتے ہیں۔ کڑوی لوکی کے بیج کا سفوف ۷ء کھانے سے بہت فائدہ محسوس ہوتا ہے۔

سہجنہ کی ترکاری صبح و شام کھانا بہت مفید ہے۔

ایک بوتل پانی میں تھوڑا نمک ملا کر روزانہ تین چار مرتبہ مبرز میں پچکاری لگانے سے فائدہ ہوتا ہے۔

ہلکی، مقوی غذا کھانا چاہیئے۔ میٹھی چیزیں؛ خام پھل، گندلا پانی؛ سڑی مچھلی کھانا ممنوع ہے ہمیشہ صاف ستھرا رہنا چاہیئے۔

کڑوی؛ نمکین اور تیل کی پکی ہوئی چیزیں مفید ہیں۔ سینا، چانمک کے ساتھ کاغذی لیموں کے دس، بارہ پتے پیس کر کھلانا فائدہ مند ہے۔

چند دوسرے امراض کرم

پچھلے باب میں مذکورہ کرم کے علاوہ اور بھی کئی قسم کے کرم ہیں۔ جیسے کرم خون وغیرہ؛ کرم خون بھی کئی قسم کے ہوتے ہیں۔ اس جگہ طفیلی (PARA SITIE) کرم کی وجہ سے امراض کا حال لکھا ہے۔

(۱) کرم خون کا مرض (۲) فیل پا (۳) نسیج غارت کن کرم کا مرض، (۴) اتر چھے کرم کا مرض (۵) چپٹے کرم کا مرض (۶) مکھی کا ٹنے کا مرض۔

کرم خون کا مرض (FILARIASIS)

اس مرض کا خاص سبب ایک قسم کا کرم فلیر یا نام کا ہے۔ یہ دوسرے کے جسم میں مضبوط اور دیکھنے میں لانبا پتلے سوت کی طرح رہتا ہے۔ سوت کی طرح پتلا یہ کرم چار ہاتھ تک لانبا، ۱/۲ انچہ تک موٹا ہو سکتا ہے۔ مرض کے خون یا لار (رطوبت) میں یہ کرم موجود رہتا ہے۔

اس قسم کے جراثیم مچھر کے ذریعہ تندرست جسم میں داخل ہوتے ہیں۔ یعنے جن کو یہ مرض ہوتا ہے ان کا خون چوس کر مچھر کے کاٹنے سے اس کے انڈے تندرست جسم میں پہونچتے ہیں۔ اور اپنی نسل بڑھاتے ہیں۔

اس مرض میں کوئی خاص خرابی نہیں ہوتی۔ کسی کی گلٹیاں بڑھی ہوئی خاصکر دونوں پیروں کی جیسے گودنا، کسی کا پیشاب کا دودھ کی

طرح اور کسی کے فوطہ میں ورم ہو جاتا ہے یہ تکلیف عموماً اماوس یا پورنماشی کے اس پاس پھیلتی ہے۔

علاج

دوا کھانے سے زیادہ فائدہ نہیں ہوتا۔ اگر ضرورت ہو تو نشتر لگوانا پڑتا ہے۔ اس کا انتظام کرنا چاہیئے کہ مچھر نہ کاٹنے پائیں؛ جب یہ بیماری پھیلتی معلوم ہو وہاں گرم پانی پینا چاہیئے۔

(۲) فیل پا (ELEPHANTIASIS)

مذکورہ بالا باب میں کرم خون ہی گرم ممالک میں مرض فیل پا کا خاص سبب ہے جن ممالک میں نہ زیادہ سردی ہوتی ہے اور نہ زیادہ گرمی، وہاں دوسرے اسباب سے، (جیسے سوزش، اسرخباده، اکوتہ، عرق جاذ بہ کا رکنا،) سے بھی یہ بیماری پیدا ہوتی ہے؛ کرم خون مرض کی دوسری حالت میں ہمیشہ یہ بیماری ہوتی ہے۔ جسم کے ماؤف حصّہ کی (جیسے فوطہ وغیرہ)، نسیج بے ڈھنگے طور سے بڑھ جاتے ہیں۔ عرق دمویہ؛ پٹھے؛ عصب؛ یا ہڈیوں کی جگہ بڑھ جاتی ہیں۔ ابلہ پیدا ہو جاتا اور اس سے دودھ پانی کی طرح رطوبت نکلنا۔ اکوتہ؛ جلد پر مواد بھرا زخم ہونا اور بخار وغیرہ اس بیماری کی مخصوص علامات ہیں۔

ہائیڈروکوٹائل مدر ٹنکچر θ-۱x-۱ اس کی بہترین دوا ہے۔

اگر ہائیڈروکوٹائل سے فائدہ نہ ہو تو انا کارڈیم ۱x ۳- استعمال کرنا چاہیئے۔ انا کارڈیم سے بھی اگر فائدہ نہ ہو تو نشتر لگوانا ضروری ہو سکتا ہے۔

زخم اکوتہ اور بخار وغیرہ کو دبانے کے لئے ان امراض کے بیان میں جو دوائیاں ہیں ان میں سے انتخاب کرنا چاہیئے۔

(۳) نسیج کا غارت کن کرم کا مرض

(DACONTIASIS)

ایک قسم کے کرم خون موسومہ (DRACUNCULUS MEDJNEUSIS) سے یہ بیماری پیدا ہوتی ہے۔ ہندوستان اور افریقہ میں یہ مرض نمودار ہوا تھا۔ غالباً نر اور مادہ کرم کسی طرح پیٹ میں داخل ہو جانے سے

وہ کرم حاملہ ہوتی ہے۔ اور نر کرم مر جاتا ہے۔ اور انسان کے جسم سے باہر نکل جاتا ہے۔ لیکن وہ مادہ کرم آنتوں میں سوراخ کر کے جلد کر دیتے کر دیتے گھٹنے اور تلوے کی طرف بڑھتی ہے۔ یہاں تک کہ چھوٹا ساز خم ہوتا ہے۔ اور اسی زخم سے اس کے بچے نکلا کرتے ہیں۔ جب وہ بچے نکل جاتے ہیں تو مادہ کرم خود بخود نکل جاتی ہے۔

علاج: ۔ ٹیوکریم اور ہینگ کھانے سے فائدہ ہو سکتا ہے۔ مرکیوریس کا انجکشن بھی کرموں کو ہلاک کرتا ہے۔ زخم پر پانی ڈالتے ہی سے کرم نکل جاتے ہیں۔ گاہے ماہے وہ آپ ہی آپ نکلتی ہے۔ اس وقت ایک بار کانٹا سے اس طرح گھما کر نکال ڈالنا چاہیئے کہ اس کا کچھ حصہ ٹوٹ کر جسم میں نہ رہ جائے۔ ورنہ مہلک شکل اختیار کرے گا۔

(۴) ٹیڑھے کرم کا مرض (WOOK WORM)

باشندگان ہندوستان یا دوسرے گرم ممالک کے چھوٹی آنتوں میں سوت کی طرح ایک قسم کے چھوٹے کرم ہوتے ہیں۔ اور ان کی نرم جلد کو اندر ہی اندر کھاتے ہیں۔ اس طفیلی (PARASITE) کرم کی لمبائی نصف انچ سے زیادہ نہیں ہوتی۔ اور موٹائی بال کے برابر، ان کے سر میں ریک کی شکل کے ٹیڑھے ٹیڑھے دو دانت ہوتے ہیں۔ اسی لئے ان کو ہک (HOOK) اور مس کہتے ہیں۔ جلد، خاص کر پیروں کی انگلیوں میں، اور تلوے کی جلد میں سوراخ کر کے یا غذا میں مل کر کسی طرح یہ کیڑا جسم میں داخل ہو کر دانتوں سے چھوٹی آنت کا بالائی حصہ پکڑ لیتا ہے۔ اور جونک کی طرح انسان کا خون چوستا رہتا ہے اور بڑھتا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے اس مرض کے کل مریضوں کو ٹیڑھے کرم کا مرض یا ہک اور مس ہوا کرتا ہے۔ اسی فیصدی یہ مرض ہوا کرتا ہے۔

خون کی کمی کا برابر بڑھنا۔ (جیسے دُبلا پن، چہرہ زرد۔ قوت ہاضمہ کی کمی، تھکاوٹ محسوس ہونا۔ آنکھوں کی روشنی کم ہونا، دل دھڑکنا۔ نفخ شکم، تلی اور جگر کا بڑھنا۔ ہاتھ پیر میں پھوڑا

اور کھجلی ہونا۔ بچوں کے جسم کا نشو و نما حسب تناسب نہ ہوگا۔ اس مرض کا مخصوص علامت ہے۔ خوردبین سے دیکھنے پر کسی کسی آدمی کے براز میں اس ٹیڑھے کرموں کے انڈے دکھائی دیتے ہیں۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مرض ہوگیا ہے۔*

علاج

تھائی مول (THYMOL) اس مرض میں بہت مفید ہے۔ دوا کھانے سے ایک روز پہلے کوئی ثقیل چیز نہ کھلانا چاہیئے۔ (ضرورت ہو تو فاقہ بھی کرانا چاہیئے) صبح پہلے چھ بجے اور پھر آٹھ بجے رات کے وقت ایک خوراک۔ (مریض کے عمر اور حالت مرض کی کمی اور زیادتی کے موافق) تھائی مول سے ۳۰۔ گرین تک استعمال کرنا چاہیئے۔ اس کے بعد دس بجے کے وقت کیسٹر آئیل ایپسم سالٹ یا کوئی دوسری دست آور دوا کھلا کر جلاب دینا چاہیئے۔

دوسرے ہفتہ میں اسی طرح سے علاج کرنا چاہیئے۔ کمزور مریض کو تھوڑی مقدار میں تھائی مول زیادہ دنوں تک کھانا چاہیئے۔ تھائی مول کے عوض فلکس اس کام میں لایا جاسکتا ہے۔ چینو پوڈیم (CHENO PODIUM) انیتھمل مینٹکم مدرٹنکچر ۱۰ دس قطرے کی ایک خوراک؛ دو گھنٹہ کے وقفہ سے تین خوراک صرف ایک روز استعمال کرنے سے ہی اکثر امید سے زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔ م

---

* کسی طریقے سے انڈے یا ان سے پیدا ہوئے کیڑے ہلاک کئے جاسکتے ہیں۔ جیسے میدان کی کسی مقامی جگہ میں پاخانہ جاکر اسکو جلا دینا (۲) گاؤں کے کچھ دور دو دو فٹ گہرا گڈھا کھود کر اسمیں براز دفن کردینا چاہیئے۔ (۳) کچے اینٹ اور چونے سے بنے ہوا پانی سے بھرے گڑھے میں اس طرح براز چھ ماہ تک رکھا کر اسمیں مکھی نہ لگے (۴) ننگے پیر نہ چلنا اور احتیاط رکھنا چاہیئے کہ مٹی کا پانی پیر بھا نہ لگنے پائے۔ (۵) کیڑا بڑا ہونے پر وہ پانی میں بھی رہ سکتا ہے۔ اور بتر نا نہیں جانتا۔ اس سے مٹی میں ملا رہتا ہے اس لئے گندہ پانی پینا منع ہے۔ ان طریقوں پر خیال رکھنے سے کرم جسم میں نہیں داخل ہوتا۔ (ہندوستان کے میڈیکل سروس کے ڈائرکٹر جنرل (بقیہ پشت پر)

اس طرح ی ے، جسم سے یک ورم نکل جانے پر کمی خون؛ اور امراض کرم کی دوائیں جیسے چائنا۔ فیرم ایسڈ فاس؛ اسٹینم۔ سانٹنا۔ سپائی جلیبا۔ ٹیو کریم وغیرہ علامات کے مطابق پوٹینسی تک استعمال کرنا چاہیئے۔

(۵) چپٹے کرم کا مرض (BILHARZIA SIS)

ایک قسم کے کرم خون موسومہ کی (BILHARZIA HAMATOBIA) وجہ سے یہ بیماری ہوتی ہے۔ عرب، فارس؛ مغربی ہندوستان اور مصر وغیرہ ممالک اس کی تفریح گاہ ہیں۔ جلد۔ منہ کا جوف؛ پیشاب کی نالی یا کسی دوسرے طریقہ سے جسم انسان میں داخل ہو جاتا ہے۔ شاید پینے کے پانی کے ساتھ ان کے انڈے مریض کے جسم میں داخل ہو کر ہبرز مثانہ وغیرہ پر نما کرتے ہیں۔ مثانہ پر مرض کا حملہ ہونے پر مثانہ میں درد، ورم؛ اخراج خون سوزش مثانہ؛ مثانہ کی پتھری۔ (امبرز کے اسباب ہونے پر) کو نتھن آنؤں نکلنا۔ مقعد میں جلن، وغیرہ اس مرض کے مخصوص علامات ہیں۔

علاج:۔ ہبرز میں مرض ہونے پر ہائیڈراسٹس x؛ روٹا ۲x؛ ایسڈ نائی ۳۔ چیونیا ۳۔ مفید ہیں۔ مثانہ پر مرض ہونے پر کنابس سیٹ Q۔ ہمی میلس Q۔ کینتھرس ۳۔ ٹری بنتھ ۳x۔ اوسی مم ۲x نبنزو ئیک ایسڈ ۳۔ وغیرہ کی آزمائش کرنا چاہیئے؛ اکثر مقامات پر نشتر لگولنے کی بھی ضرورت پڑتی ہے۔

مکھی کاٹنے کا مرض (JIGGER)

اس قسم کی جنگلی مکھی موسومہ (FULEX PENETRANS) کے کاٹنے سے یہ مرض ہوتا ہے۔ اس مرض میں خاص کر دونوں پیروں پر مرض کا حملہ ہوتا ہے۔ اگر مکھی جلد میں سوراخ کر دے یا گڑھا کر دے تو وہاں پانی یا

(بقیہ صفحہ ۵۸۸ کا مبحر کے نوٹ ملاحظہ ہو۔)

۲۔ سنہ ۱۹۳۰ء میں ٹیڑھے کیڑے کا مرض دفع کرنے کے لئے ڈاکٹر ڈگریفین کو سرکار ہند نے مقرر کیا تھا۔ انہوں نے چار ہزار مریضوں کو بھی جنوپوڈیم کھلا کر اچھا کیا تھا۔ انکی رائے میں یہ تھائی مول زیادہ مفید ہے۔ لا پتہ کتاب موسومہ "چینونے"۔

بھری پھنسیاں ہوتی ہیں۔ اور ان میں جلن ہوتی ہے۔

علاج

سوئی سے کیڑے باہر نکال ڈالنا چاہیئے۔ اور یہ کیڑا پھر جسم میں سرایت نہ کرے اسلیئے جوہر روغنیات (ESSENTIAL OILS) کام میں لانا چاہیئے

ہوائی کرم۔ اڑنے والا کرم (FLYING WORM)

لڑکے لڑکیوں کے پتلے دست کے ساتھ وقتاً فوقتاً ایک قسم کا اڑنے والا کیڑا نکلتا ہے۔ اسی کا نام ہوائی کرم ہے۔ کسی کسی آم کو کاٹنے کے ساتھ ہی جس طرح اس میں سے ایک قسم کا کیڑا اڑ جاتا ہے۔ بالکل اسی طرح کا کیڑا کسی کسی لڑکے کو پاخانہ ہوتے ہی اس میں سے اڑ جاتا ہے۔ ضلع فرید پور کے بر ہم گنج۔ کلم روہا وغیرہ مقامات میں آم کی فصل کے وقت (یعنی جیٹھ۔ اساڑھ، ماہ میں) دست کے ساتھ ایک کیڑا دکھائی دیتا ہے۔

ہومیوپیتھک معالج آرسنک، چائنا۔ کلکیریا کارب، نکس وامیکا، سلفر، پوڈوفائلم۔ فاسفورس، وغیرہ دوائیں علامات کے مطابق دے کر بہت فائدہ پہونچاتے ہیں۔ مختلف قسم کے کرم، اور ٹیڑھے، ترچھے کرم کے مرض کی دوائیں ملاحظہ ہوں۔

سوزش جگر۔ ورم جگر (HEPATITIS)

مزمن ملیریا بخار، پارہ، کونین کا غلط استعمال، زیادہ شراب پینا۔ گرم مقام میں رہنا۔ وغیرہ اسباب سے جگر میں خون جمع ہوکر ورم ہوتا ہے۔ اس ورم کے مزمن ہونے پر جگر بگڑ جاتا ہے۔ اور سخت ہو جاتا ہے۔ اور آہستہ آہستہ پیٹ کے دائیں جانب پھیل جاتا ہے۔ مریض کے حاد درجہ میں، شروع میں، تپ، لرزہ، کے ساتھ بخار آتا ہے۔ اس کے بعد جگر کے اوپر درد، دردسر، اور ذائقہ خراب۔ زبان پر میل جما، بھوک ندارد، کیچڑ کی طرح میلا، یا سفید دست۔ دائیں کندھے میں تھوڑا تھوڑا درد۔ اور دائیں کوکھ میں بوجھ محسوس ہونا۔ وغیرہ علامات نمودار ہوتے ہیں۔ شروع کی حالت میں احتباس خون بند ہونے پر دوسرے علامات بھی

کم ہو جاتے ہیں۔ اگر اجتماع خون نہ دور ہو سکے تو کل علامات آہستہ آہستہ تیز ہو جاتے ہیں۔ جیسے دائیں کندھے میں تیز درد؛ زور سے سانس نکالنے یا بائیں کروٹ سونے یا کھانسنے سے درد کی زیادتی۔ قے۔ یا متلی؛ پیشاب زرد قبض یا پیلے دست آنا وغیرہ علامات نمودار ہو کر جگر اور کبھی بڑھ جاتا ہے۔ مرض جب شفا کی جانب رُخ کرتا ہے۔ تب یہ علامات کم ہو جاتے ہیں اگر یہ نہ ہو تو آہستہ آہستہ سردی و لرزہ کے ساتھ رات میں تیز بخار ہو کر جگر میں ایک چھوٹا سا پھوڑا پک کر مریض مر جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اکثر جگر چھوٹا ہو جاتا ہے اور باقی حصہ جسم میں استسقا ہو کر مریض مر جاتا ہے۔

جگر کے اجتماع خون کے ساتھ کبھی کبھی اس کے فعل میں خرابی اور اخراج خون رک جاتا ہے۔ ہندوستان میں اکثر جگہ کرم کی خرابی کی وجہ سے بھی جگر میں ایک قسم کی آبی رسولی (HYDATID DISEAE) ہوتے دیکھا گیا ہے اکثر مقامات کے قابل ڈاکٹروں کی رائے سے چیلی ڈونیم Q۔ (خوراک ایک سے پانچ قطرے) دو مرتبہ استعمال کرنا۔ یہ تمام قسم کی امراض جگر کی بہت اچھی دوا ہے۔ جگر اور تلی کے بڑھنے؛ اور درد میں؛ کارڈس میری آنس Q۔ پانچ قطرے روزانہ صبح اور شام کے وقت استعمال کرنا فائدہ مند ہے۔ جگر میں سرطان، کینسر ہونے پر گلیس ٹرینم ۳۔ سفوف فائدہ کرتا ہے۔ اس میں مندرجہ ذیل ادویات مفید و کارآمد ہیں۔

(۱) جگر کا بڑھنا؛ مرک؛ نائیٹرک ایسڈ؛ ایگاریکس۔ فاس؛ چائنا؛ تپ دق۔ ملیریا وغیرہ کے بعد جگر بڑھنے پر؛

(۲) خط جگر میں درد؛ ایکونائٹ (سرد؛ خشک ہوا لگنے کی وجہ سے جگر سخت؛ یا اس میں درد ہونے پر) برائیونیا۔ اجلن کھینچنے یا ڈنک مارنے کی طرح درد؛ یا وجع مفاصل کی طرح درد۔) مرک سباڈی۔

(۳) صفرا کی زیادتی کی علامت میں برائیونیا (صفرا یا بلغم کی قے؛) نکس وامیکا۔ (محرک اشیاء یا زیادہ کھانے پینے کی وجہ سے یا امراض بواسیر کے ساتھ) سلفر۔ (قبض) مرک۔ (سفید دست) ایکونائٹ (سردی

سے زیادتی صفرا میں) کیمو، (غصہ کی وجہ سے) آئرس؛ (قے کی وجہ سے درد سر) لائیکو پوڈیم سلفر؛ پلسٹلا۔ پوڈو فیلم۔ ڈوبی ایم۔ ٹیرا کس؛

(۴) اسہال جو صفرا کی وجہ سے ہو؛ پوڈو فائیلم۔ (ذائقہ کڑوا۔ اور پیشاب سیاہ) آئرس ورس کیوبر۔ (موسم سرما میں قے اور دست) چائنا (موسم گرما کے معمولی اسہال میں) کیمو ملا۔ عورتوں اور بچوں کے اسہال میں مفید ہے۔

(۵) پیٹ میں استسقاء ہونے پر کروٹن؛ آئرس؛ ایسڈ نائیٹرک۔

چند خاص ادویات کے علامات

ایکونائٹ ۱۔۶۔ (جگر کے ورم حاد میں۔) جاڑا اور لرزہ کے ساتھ بخار، جگر میں درد؛ یرقان کا اندیشہ۔ یکایک سرد ہوا لگنے کے بعد آئی تکلیف میں مفید ہے۔

نکس وامیکا ۱×۳۰۔ زیادہ غذا، محرکہ کے کھانے پینے یا شراب پینے سے پیدا ہوئے جگر کے مزمن ورم میں؛ قبض اور بدغذا کے ساتھ درد کی زیادتی۔ گرم دودھ؛ گرم دوا کھانے کے بعد جگر کا ورم۔ (نکس وامیکا کے استعمال کے بعد اکثر لائیکو پوڈیم کی ضرورت پڑتی ہے۔)

چائنا ۶؛ ۳۰۔ بہت دنوں تک بخار میں مبتلا ہونے سے خون کی کمی؛ تلی بڑھنا۔ جگر اور سخت ہونا۔ کمزوری؛ زیادہ مقدار میں ایلو پیتھی، مرکری کے استعمال کی وجہ سے امراض جگر میں بالخصوص کارآمد ہے۔

مرک ڈائی ڈس ۶×۳۰۔ جگر کے ورم حاد میں؛ یا مزمن ورم کی وجہ سے جگر بڑھ جانے پر؛ جگر میں آماس؛ سختی؛ خط جگر میں دباؤ کی وجہ سے درد؛ (کسی وجہ سے مریض دائیں کروٹ نہ لیٹ سکتا ہو۔) زرد آنکھیں؛ بھوک کی کمی؛ سفید رنگ کا سخت براز؛ صفراوی دست؛ منہ بدذائقہ؛ سانس میں تکلیف؛ سردی کے بعد زیادہ لیسدار پسینہ لیکن پارہ کے غلط استعمال سے پیدا شدہ جگر کی بیماری میں (خاصکر مٹیلا دست ہونے پر) ہیپر سلفر ۶۔ استعمال کرنا چاہیئے۔

چیلی ڈونیم ۱×۳۰۔ جگر میں تیز درد؛ جو دائیں کندھے یا دائیں کندھے کی ہڈی تک پہونچے؛ زرد رنگ کا پتلا دست؛ یا سفید رنگ کا

سخت پاخانہ، تمام جسم کا رنگ زرد پڑ جائے، زرد رنگ کا گاڑھا پیشاب، جگر کی مزمن بیماری میں زبان پر گاڑھی زرد رنگ کی تہہ۔ قبض، جگر کی گانٹھ کا سخت ہو جانا، جسم میں خون کی کمی وغیرہ۔

کیلی کارب ۶، ۳۰، جگر میں سوئی چبھنے کی طرح درد۔ یرقان، استسقاء، کمر میں ران تک، دخاصکر دائیں جانب درد، ٹھنڈی ہوا لگنے کی وجہ سے سوئی چبھنے کی طرح درد، پیٹ پھولنا۔ ریاح خارج نہ ہونا، جگر کی پرانی سختی اور دکھن۔

لیکسس ۶۔ جگر میں درد، کمر میں کپڑا تک نہ برداشت ہو، پیڑو میں ریاح، اور درد، محسوس ہو کہ مقعد سے ناف تک کوئی کھینچ رہا ہے۔ شرابیوں کے ورم جگر میں۔

سلکا ۶، ۳۰، پیٹ سخت اور ریاح سے پر، قولنجی یا کترنے کی درد۔ ہاتھ زرد، ناخن نیلے۔ جگر میں پھوڑا، پیٹ میں گڑگڑاہٹ اور بیرونی حرارت سے راحت ملے۔

تھائی رائیڈن ۳۰، جگر میں پھوڑے کے ساتھ سر گھومنا اور متلی، جگر میں جلن بائیں پیٹ میں درد، وخاصکر تلی کے اوپر، میٹھا کھانے کی زبردست خواہش

فیرم پکرک ۶۔ صفراوی کمزوری میں کھانا کھانے کے بعد پیٹ میں درد،

مریکا Q، ۳۰۔ بچوں کی یرقان یا جگر کی خرابی میں نیند نہ آنا۔

نیٹرم میور ۳۰۔ جگر میں سوئی چبھنے، یا چٹکی کاٹنے، یا دبانے کی طرح درد۔ نفخ شکم، کبھی کبھی پیٹ گڑگڑانا اور اس کے ساتھ ہی بخار،

نیٹرم سلف ۳۰۔ چھونے یا حرکت کرنے، زور سے کھانسنے، اور سانس لینے پر جگر میں درد محسوس ہونا۔ کپڑا نہ پہننے پر ناف کے چاروں طرف درد محسوس ہونا۔ کھانا کھانے پر درد کم ہو جانا۔

ڈاکٹر شوسلر کی رائے ہے ہر قسم کے امراض جگر میں بہت مفید ہے۔

پوڈو فائلم ۳x، ۳۰۔ جگر کے حاد ورم میں قبض رہنے پر ۳۰۔ طاقت کی مزمن ورم میں ۲۰۰۔ طاقت کی، جگر بڑا اور اسکے ساتھ صفرے کی قے ہونا صفرا ملا پتلا دست، اجابت کے وقت کانچ باہر نکل آتی ہو،

ذائقہ کڑوا۔ پیشاب سیاہ۔ چہرہ میلا۔ سر کے اگلے حصہ میں درد۔ (خاصکر سر کے اگلے حصہ میں تیز درد؛ دبانے سے درد میں افاقہ ہو؛

فاسفورس ۳، ۳۰؛ جگر بڑا اور سخت ہو کر پھر آہستہ آہستہ گھٹ کر چھوٹا ہو جانے پر؛ اور آخر میں مرض اسہال ہونے پر؛ مرض استسقاء۔ مرض یرقان ہو۔

بربرس ۱×؛ ا جگر میں اجتماع خون ہو کر پیشاب کی نالی۔ ران کمر اور پٹھے میں درد؛ بالخصوص اگر بواسیر، حیض یا آلات بول کی خرابی بھی ساتھ ہو تو مفید ہے۔

برایونیا ۳×۶، ۳۰؛ جگر بڑا اور سخت؛ سوئی چبھنے کی طرح یا جلن کا ایسا درد؛ دبا کر پکڑنے پر اس درد کا بڑھنا۔ قبض؛ (اجابت کی حاجت نہیں ہوتی) دوران سر؛ دائیں کندھے میں درد؛ آنکھ اور جسم کی جلد زرد؛ جگر کے حاد ورم میں مرکیوریس کے ساتھ یکے بعد دیگرے استعمال کر کے کسی کسی معالج کو اس کے مفید ہونے کا تجربہ ہوا ہے؛

لائیکو ۱۲، ۳۰۔ ریاح کی وجہ سے نفخ شکم اور قبض؛ ہیئت دباؤ کی طرح درد؛ اور سانس لینے سے درد کی زیادتی؛ دائیں بغل اور پشت میں درد۔

لیپ ٹنڈرا ۱×۶؛ زبان زرد؛ صفرا کی قے۔ بہت سیاہ اور سڑا بدبودار دست۔ الکترا کی طرح اور بدبودار دست۔ جگر میں ناقابل برداشت درد۔ (یہ درد پیٹھ کی ریڑھ تک پھیلا ہوا) یرقان کے ساتھ سیاہ رنگ کا دست۔ معدہ کی بیماری؛ استسقاء بالخصوص جگر کی وہ خرابی جو ملیریا بخار کے بعد ظاہر ہوئی ہو؛

آرس ۳×۳۰۔ جگر بڑا۔ استسقاء پیشاب تھوڑا؛ قوت زیست کا گھٹنا پیاس مزمن مرض جگر، جلن پیدا کرنیوالا درد۔ تے؛ پاخانہ ہونے کے بعد ہی شست ہو جانا۔

سیپیا ۳۰۔ رحم اور مثانہ کے نعل کی خرابی کے ساتھ جگر کا مزمن ورم۔ کمزوری۔ قوت ہاضمہ کمزور، اور لقرسا استسقاء

ہیپر سلفر ۳×سفوف:۔ سانس لینے کھانسنے یا حرکت کرنے سے درد کی زیادتی۔ دیہ درد پٹھے تک بڑھتا ہے؛ بواسیر کی بیماری کے ساتھ

جگر میں اجتماع خون سے پیدا ہوا مزمن ورم؛ پارہ کے غلط استعمال سے پیدا ہوا؛ مرض جگر ہونے پر کارڈیا نس ۱x - ۱ نی خوراک ایک سے ۵ قطرے تک) جگر کے ساتھ مرض طحال قے یا متلی کبھی گردہ میں تکلیف یا ورید کی سوجن؛ آرم نائیٹرک ایسڈ؛ ہائیڈراسٹس؛ لوبیا اری نس۔ آرنی کھو؛ گیلم، وغیرہ ادویات بھی گاسے ماسے حسب علامات کارآمد ہیں۔

اصول: جگر پر گائے کے چھوٹے بچہ کا گوبر گرم کر کے سینکنا چاہیئے۔ بخار ہو تو ساگو دانہ، بارلی؛ آرا روٹ وغیرہ ہلکی غذا کا استعمال کرنا چاہیئے۔ ہر قسم کا گوشت، مچھلی؛ مرغن غذا کھانا ممنوع ہے؛ مرض جگر میں آرام کرنا پوری بالیشوری؛ وغیرہ سمندر کے کنارے مقامات میں رہنا مفید ہے۔

یرقان (JAUNDICE)

جگر کا فعل خراب ہونے کی وجہ سے صفرا اچھی طرح خشک نہ ہو کر خون میں رہ جاتا ہے۔ اس سے مرض یرقان پیدا ہوتا ہے۔ عیاشی؛ محنت نہ کرنا۔ دماغی جذبات یا صفرادی مرض پتھری میں مبتلا ہونا۔ زیادہ مقدار میں کونین کیلومل؛ ربارب، وغیرہ استعمال کرنے کی وجہ سے یہ بیماری ہوتی ہے۔ اس مرض میں مریض کے جسم کی جلد، آنکھ کا کویہ؛ ناخن کی جڑ؛ اور پیشاب زرد ہوتا ہے۔ یہاں تک کے مریض جدھر اور جس چیز کو دیکھتا ہے؛ وہی اس کو زرد معلوم ہوتی ہے۔ اور بستر پر پسینہ لگنے سے وہ بھی زرد ہو جاتا ہے؛ قبض یا اسہال پیٹ میں درد۔ ذائقہ کڑوا وا کیچڑ کی طرح یا سفید رنگ کا دست۔ نبض سریع یا بطی؛ اور ضعیف ہونا۔ قے، ہچکی، سستی وغیرہ علامات اس بیماری میں نمودار ہوتے ہیں؛ مرض سخت ہونے پر اکثر مریض کی موت ہو جاتی ہے۔

اس میں مندرجہ ذیل ادویات مفید ہیں۔

(۱) حاد یرقان میں:- ایکونائٹ؛ کیمو ملا۔ مرک، نکس وامیکا۔ اور ہائیڈراسٹس ۱x ●نی خوراک ۵ قطرے) (۲) مزمن یرقان میں:- جیلی ڈونیم؛ چیاننا؛ پوڈوفائلم؛ فاسفورسس؛ ڈیج۔ ایسڈ نائیٹرک۔

(۴۲) صفراوی پتھری سے نقصان میں:۔ ایکونائٹ۔ کلکیریا کارب ۳۰۔ یا باربیرس Q۔ بیلاڈونا وغیرہ امراض صفراوی پتھری کی دوائیں استعمال کرنا مناسب ہیں۔ اور پتھری نکلتے وقت پیٹ میں جس جگہ درد ہو وہاں بہت گرم پانی کی پٹی باندھنی چاہیئے۔ اس سے کافی فائدہ ہوتا ہے۔

چند ادویات کی مخصوص علامات:۱۔ مرض یرقان کے ساتھ ورم کی حالت میں اور جگر میں تیز درد میں؛ ایکونائٹ ۳x؛ قبض؛ پیشاب زرد بستر پر زرد داغ لگنا؛ نبض ضعیف اور لین' تمام جسم زرد؛ علامات میں مرک وا ۶x، ایکونائٹ استعمال کرنے کے بعد مرک، فائدہ کرتا ہے۔ ملیریا سے پیدا شدہ یرقان میں؛ صفرا ملا پتلا دست؛ نوبتی یرقان؛ صفراوی یا پتھری۔ میلا اور زرد چہرہ؛ جگر میں کانٹا چبھنے کی طرح درد؛ ذائقہ کڑوا؛ غذا سے نفرت؛ بہت کمزوری کے علامات میں چائنا ۳x ۶۔ پورے طور سے یرقان؛ نیند نہ آنا۔ کندھے کے ہڈیوں میں درد؛ ریاح خارج نہ ہونا۔ عضلات میں درد وغیرہ علامات میں امریکانا ۳۰؛ یرقان کے ساتھ قبض جگر میں درد۔ غذا مست و بادت محرک کے کھانے پینے یا محنت نہ کرنے کی وجہ سے مرض ہونے پر نکس وامیکا ۳x؛ ۳۰؛ دائیں طرف دبا کے سونے میں، جگر کی جگہ پر، تیز درد؛ میں برائیونیا ۳۰۔ یرقان کے ساتھ جگر میں اور دائیں کندھے میں درد، اور اکڑن؛ زبان صاف یا گہرے سرخ رنگ کی۔ ذائقہ کڑوا۔ زرد رنگ کے دست میں چیلی ڈونیم Q-۲x؛ جسم کی جلد اور آنکھیں بھوری، زرد رنگ کی، ہمیشہ بہت میلا زرد رنگ کا دست؛ سیاہی مائل بھورا پیشاب؛ آواز بیٹھی؛ کھانسی اور ناامیدی وغیرہ تیز علامات میں فاسفورس ۳۰-۶۔

سرسامی یا مہلک علامات میں: شدید یرقان کے بعد ضعفی ہونے پر، پارہ کے غلط استعمال کی وجہ سے یرقان ہونے پر، کمزوری؛ دبلا پن؛ بخار کے بعد خراب قسم کا یرقان ہونے پر آرس ۲x، ۳۰۔ (ڈاکٹر بارنٹ نے Q۔ استعمال؛ دفعا حکم مزکز جانتے ہیں) کر کے بہت فائدہ دیکھا ہے۔ خوف یا غصہ کی وجہ سے یرقان یا بچے کے پیدا ہونے پر یرقان ہونے میں کیموملا ۶۔ خون

خراب ہو کر یرقان ہونے پر: کرڈیلیس ۳۔ برمن یرقان میں آیوڈ ۳-۶۔
(ڈیجی ٹیلس ۳۰) پوڈوفائلم ۱x۔ ہائیڈراسٹس Q۔ لیپ ٹنڈرا ۱۶۔
ایسڈ فاس ۳۰؛ ڈکس ۳x۔ وغیرہ دوائیں علامات کے مطابق بیچ بیچ میں
استعمال کی جا سکتی ہیں۔ ڈاکٹر سوشلر اور اس کے پیرو ہر طرح کے یرقان میں
نیٹرم سلف ۱۲x۔ سفوف استعمال کرا کر فائدہ بتاتے ہیں۔

مختصر غذا:۔ ڈبل روٹی سینکی ہوئی سیب بھنا ہوا (ROASTED)
خوب ٹھنڈا پانی پینا۔ پھٹے ہوئے دودھ کا پانی پینا۔ خوب گرم میں فلالین بھگو کر
ماؤف جگہ پر سینکنا چاہیئے۔ آب و ہوا بدلنا۔ گھوڑے کی سواری فائدہ مند ہے۔
غذا پر پوری نظر رکھنی چاہیئے۔ بخار ہونے پر: ساگودانہ بارلی۔ آرا روٹ؛
بخار نہ ہونے پر: پرانا چاول؛ شوربہ بغیر گوشت کا دینا چاہیئے۔ مچھلی، دودھ،
گھی اور مٹھائی ممنوع ہے۔ (پختہ پھل تھوڑا کھانا مفید ہے)

تلی کا بڑھ جانا: (ENLARGED SPLEEN)
جسم میں ملیریا کا زہر اثر کرنے کی وجہ سے تلی بڑھ جاتی ہے۔ بخار میں، حبس الدّم
کی حالت میں اجتماعِ خون ہونے پر وہ بڑھ جایا کرتی ہے۔ اس کے علاوہ امراضِ
دل، موقوفی حیض؛ کالا بخار، بواسیر کا خون رک جانے پر تلی بڑھ جاتی ہے۔
تلی بڑھنے پر تمام جسم میں خون کی کمی اور زردی ہو جاتی ہے۔ اور قوت ہاضمہ کی
کمی؛ قبض و اسہال؛ اور کمزوری وغیرہ علامات نمودار ہوتی ہیں۔
تلی آہستہ آہستہ بڑھ کر پیٹ کے بائیں جانب پھیل جاتی ہے۔ اور اتنی
سخت ہو جاتی ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ پتھر کا ٹکڑا رکھا ہوا ہے۔ ہضم نہ
ہونے پر اسہال یا پیچش ہوتی ہے۔ بھوک نہیں رہتی۔ دانت کے مسوڑھے پھول جاتے
ہیں۔ اور اس سے خون نکلتا ہے۔ اور آخر میں مریض استسقاء ہو کر مر جاتا ہے۔

علاج

ملیریا بخار کے ساتھ تلی کا شدید ورم ہونے پر: پہلے بخار ہی کا علاج
کرنا چاہیئے۔ ہر قسم کے مرض طحال میں ڈاکٹر بادنٹ سیونا تھس
استعمال کرانے کی صلاح دیتے ہیں۔ اگر کوئی دوسری دوا کام کرانے کے

پہلے سیونا تھس 0 یا تخ بوندنی خوراک استعمال کرنے پر کوئی فائدہ نہ ہو تو علامت کے مطابق دوسری دوائیں کام میں لانی چاہئیں۔ حاد ورم طحال میں ایکونائٹ ۳x تلی کے اوپر ڈنک مارنے کی طرح درد ہو۔ یا اینٹھن۔ دہلنے سے یہ درد بڑھتا ہو۔ اور خون کی قے ہوتی ہو تو آرنیکا ۶۔ پیٹ کے بائیں حصے میں دبا رکھنے یا سوئی چبھنے کی طرح تیز درد۔ تلی بڑی اور سخت۔ بائیں کروٹ سو نہ سکنا۔ کمزوری۔ اور چہرہ سیاہی مائل جسم ہمیشہ گرم رہنے کی علامت میں آرسنک ۳۰-۲۔ بہت عرصہ تک کالا آزار۔ یا زہریلے بخار میں مبتلا رہنے سے تلی آہستہ آہستہ بڑی ہونے پر۔ اور ساتھ ہی ساتھ مریض کے زیادہ کمزور ہوجانے پر چائنا ۳-۳۰۔ گاہے ماہے تلی میں چاقو اٹھنے کی طرح درد ہونے پر کاربو وج ۳x۔ یا نیٹرم میور ۳۰۔ جگر اور تلی کے بڑھنے اور درد میں کارڈس میریانس 0 (۵ قطرے صبح و شام) استعمال کرنا فائدہ کرتا ہے۔ اس کے علاوہ نکس وامیکا ۳۰۔ پوڈوفائلم ۶۔ مرکیوریس آیوڈ ۳x سفوف۔ فاسفورس ۶۔ ایسڈ نائیٹرک ۶۔ لیپ ٹنڈرا ۳x۔ فیرم ۶۔ ایگریکس ۲۔ کیلی بروم ۳x سفوف بھی ضرورت پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔

اگر تلی بڑی اور سخت معلوم ہو تو (جب بخار نہ ہو یا بخار کم ہو جائے۔ اس وقت پپیتا خام کی جو لسی نکلتی ہے۔ ۵۔ ایک دو بوند شکر (یا دودھ کی شکر) کے ساتھ کھانے سے مریض کو خوب فائدہ ہوتا ہے۔

طحال اور جگر کا بڑھنا مع کمی خون کے

(SPENO — MEGALY)

یہ تلی مرض کی پہلی علامت ہے۔ اسکے بعد تلی کا بڑھنا۔ خون کی کمی۔ خون کا اخراج ہونا۔ اور آخر میں جگر کا بڑھنا۔ یرقان اور استسقا ہو جاتا ہے اس کا سبب ابھی تک معلوم نہیں ہوا ہے۔ لیکن ملیریا یا آتشک کی وجہ سے مادہ خراب ہونے پر یہ مرض آسانی سے ہو جاتا ہے۔ یہ مرض ہمیشہ مزمن حالت میں دکھائی دیتا ہے۔ بڑھی ہوئی تلی اسکی پہلی علامت ہے۔ کسی طرح کا ڈر نہیں معلوم ہوتا۔ کوئی گلٹی نہیں آنا محسوس کرتا ہے لیکن بعدہ جسم میں خون کم

ہو جاتا ہے۔ خون کی قے ہونا۔ اور اسی وجہ سے جگر بڑھ جاتا ہے۔ یرقان اور معدہ کا استسقاء ہو جاتا ہے۔

علاج

کارڈوس میریانس مدر ٹنکچر (θ) اور سیانوتھس ۲x اس مرض کی بہت اچھی دوا ہے۔ اخراج خون ہونے پر فاسفورس ۳-۶۔ یا کروٹیلس ۲-۶- دینا چاہیئے۔ ضرورت ہونے پر نشتر لگوا کر تلی کٹوا دینا چاہیئے۔

(۱۲) امراض گردہ - ورم گردہ

(NEPHRITIS OR BRIGHT'S DISEASE)

بول زلالی (ALBUMINURIA)

مذکورہ بالا ورم گردہ کی خاص مزمن حالت میں پیشاب کے ساتھ خون کے سفید ذرات (ALBUMEN)* نکلنے کا نام بول زلالی ہے۔ بخار، پیاس، متلی بار بار پیشاب کرنے کی حاجت، پیشاب میں زیادہ مقدار میں خون کے سفید ذرات رہنا۔ ہاتھ اور پیر و چہرہ کی سوجن وغیرہ اس بیماری کی پہلی علامت ہے۔ اس کے بعد ترش ڈکار آنا۔ کمی خون۔ استسقاء۔ دماغ یا دل پر مرض کا حملہ ہونا۔ وغیرہ علامات پیدا ہوتے ہیں۔ اور مریض مر جاتا ہے۔ بخار۔ ورم۔ سیلان الرحم۔ آتشک۔ بدہضمی، ایسی غذا کھانا جس میں خون کے سفید ذرات زیادہ ملے ہوتے ہیں۔ (جیسے انڈا) سرد پانی سے دیر تک نہانا وغیرہ امراض کے پیدا ہونے کے اسباب ہیں۔

علاج

ایکونائٹ ۳x شروع مرض میں) ایسٹر فاس ۲x-۳- یا ہیلونیس ۲x- (عصبی تحریک) لائیکوپوڈیم ۶، یا بڑی نیٹھ ۳- (پیشاب کے امراض میں) اے پوسائنم (θ)۔ استسقاء وغیرہ علامات میں) آرسس ۳x، ۳۰-

---

*۔ خون کے سفید حصہ کو خون کے سفید ذرات کہتے ہیں۔ یہ سفید ذرات خون دیکھنے میں انڈے کے سفید حصہ کی طرح ہوتا ہے۔ یہ انسانی جسم کا ایک خاص جزو زندگی ہے۔

دستی، بے چینی، گھبراہٹ، پیاس، جسم سرد، لیکن اندر جلن معلوم ہونا، اور نہ مذکورہ بالا ورم گردہ کی کل دوائیں ا اے پس، آرج نائی، آرم کنتھ، لیکے، سلف، وغیرہ بھی اکثر کام میں آتی ہیں۔ یہ مرض نہایت ہی سخت ہے اس لئے علاج کا بوجھ کسی قابل ہومیوپیتھ ڈاکٹر کے سپرد کرنا چاہیئے۔

علاج معاون :۔ ڈاکٹر شمٹ صرف دودھ دینے کی صلاح دیتے ہیں، اکثر جب کسی قسم کے علاج سے فائدہ نہیں ہوتا تب دودھ پلانے سے فائدہ محسوس ہوتا ہے۔ نمک کم کھانا اچھا ہے۔ مچھلی، گوشت، یا محرک غذا اور منشروبات ممنوع ہے۔ اونی گرم کپڑا پہننا چاہیئے۔ نہانے وقت جسم کو تولیا سے رگڑنا چاہیئے۔ اور کھلی ہوا میں گھومنا مفید ہے۔

ورم نائزہ (URETHRITIS)

پیشاب نکالنے والی سلائی (CATHETER) ڈالنا یا پتھری نکالنا وغیرہ اسباب سے مجری البول (پیشاب کی نالی (URETHRA) چوٹ لگنے سے نائزہ کے درد کے ساتھ زخم اور پیشاب کے وقت تیز جلن کے ساتھ خون و پیپ نکلا کرتا ہے اس مرض کا نام ورم نائزہ ہے۔

علاج :۔ آرنکا ۶ کھا اور آرنکا ... ساتھ پانی کے ساتھ) میں پٹی بھگو کر باندھنا۔ بخار کے ساتھ جلن محسوس ہونے پر ایکونائٹ ۱x۔

کرا ... کے ساتھ چپکنے، بیلاڈونا ۱x ۶، پیشاب کے وقت تیز درد، وغیرہ علامات میں کینتھرس ۶۔ جلسیمیم ۳x کی بھی گاہے ماہے ضرورت پڑتی ہے۔

علامات کے مطابق دوسری دواؤں پر بھی نگاہ رکھیں

یہ بیماری آسانی سے اچھی ہو جاتی ہے لیکن سوزاک کا زہر پھیلنے کی وجہ سے جو ورم نائزہ ہوتا ہے وہ سخت ... ہے۔

(مرض جریان کے باب میں ورم کا بیان ملاحظہ ہو۔)

درد گردہ (NEPHRALGIA)

گردہ اور مثانے میں سنگ مثانے کے درد کا نام درد گردہ ہے۔ جب کوئی پتھری گردہ سے مثانہ میں جاتے ہوئے حالب، گردہ اور مثانہ

کی درمیانی نالی سے گذرتی ہے تو سخت درد ہوتا ہے۔ کینتھرس ۶X۲۔ اور کینابس سٹیوا ۱X۔ استعمال کرانے اور گرم پانی بوتل میں بھر کر پیٹ سینک دینے سے فائدہ ہوتا ہے۔ بہت علامات اور علاج کے لئے اس کتاب کے سنگ ریزہ و پیشاب کے باب میں سنگ گردہ اور سنگ مثانہ کا بیان ملاحظہ ہو۔

پیشاب کی نالی کا سکڑنا

(STRICTURE)

شروع میں تھوڑا پیشاب اور بعد میں بالکل ہی نہ کر سکنے کا نام پیشاب کی نالی (URETHRA) کا سکڑنا ہے۔ یہ سکڑنا دو قسم کا ہوتا ہے۔ (SPASMODIC) اور عضو (ORGANIC) سکڑن نائزہ (پیشاب کی نالی کے عضلات (MUSCLES) خواہش نہ ہونے بھی سکڑنے لگیں تو اس کا نام تشنجی سکڑن ہے۔ اور عضوی سکڑن میں بلغمی جھلیاں (MUCOUS MEMBRANES) اتنی پتلی اور سخت، اور سوت کی طرح تنگ ہو جاتی ہے کہ ان سے پیشاب نہیں نکل سکتا۔

علاج

تشنجی سکڑن، شروع میں اسپرٹ کیمفر ۱۔ ۲۔ قطرہ فی خوراک پانچ، سات منٹ کے وقفہ سے استعمال کرنا چاہیئے۔ بخار کے ساتھ تشنج (ایکونائٹ ۳X۳۔) مرض مزمن ہو جانے پر نکس وامیکا ۳-X-۶۔ بہت زیادہ پانی میں نہانا فائدہ مند ہے۔ (اور اگر پیشاب کرانے کے لیے سلائی کی ضرورت پڑے تو سلائی دینے کے نصف گھنٹہ پیشتر ایکونائٹ ۳X۔ ایک خوراک کھانا۔ اور سلائی دینے کے بعد آرنکا ۳X۳۔ استعمال کرنا اور سیون کے مقام (PERINAEUM) یعنے مقعد اور آلہ تناسل کے بیچ کے مقام میں گرم پانی سے سینک دینا فائدہ مند ہے۔

عضوی سکڑن:۔ مرض کے شروع میں کلیٹیس ۱۔ ۳۔ اس کے بعد فاسفورس ۳۔ ڈلکے ۶۔ کینتھرس ۳X۔ سلکا ۶۔ تھیوسی عم ۳X۔ پیرولنسی سپائی ۲، ۱۔ اے پس ۳۔ ایکونائٹ ۳X۔ اسپرٹ کیمفر، بل ۶۔ ٹیرب۔ ایسڈ فاس۔ آیوڈ۔ آرس، چائنا۔ وغیرہ دواؤں کی ضرورت

پڑ سکتی ہے۔ امراض تقطیر البول اور سوزاک عام کے بیان میں نائزہ کی سکڑن ملاحظہ ہو۔

خونی پیشاب

(HAEMATURIA.)

گر پڑنے، چوٹ لگنے، سردی لگنے، سوزاک، پتھری، دق یا کینسر وغیرہ یا کسی دوسری سخت بیماری میں خونی پیشاب ہوتا ہے۔

علاج:۔ ٹیربنتھنا ۳۔ خون آلودہ پیشاب کی بہت اچھی دوا ہے۔ گر پڑنے یا چوٹ لگنے کی وجہ سے خون۔ پیشاب ہونے پر۔ آرنکا ۳x ۳۔ گردہ میں درد کے ساتھ خونی پیشاب ہونے پر۔ ہیمی میلس ۲x۔ سردی لگ کر خونی پیشاب ہونے پر۔ ایکونائٹ ۱x ۳x۔ خونی پیشاب میں اگر کوئی چیز تہ نشین ہو، اوسیمم کنم ۲۔ ۳۰۔ اگر خونی پیشاب کی وجہ ٹھیک سمجھ میں نہ آوے یا کسی دوا سے خونی پیشاب بند نہ ہو تو کنتھرس ۶، یا تھلسپی برسا ۶۔ یا نسیشیو ۶۔ یا ملی فولیم ۱x، یا آرسنیکم ہائیڈروجنی سیٹم، بہت مفید اور کارآمد ہے۔

علاج:۔ مریض کا چلنا پھرنا بالکل موقوف کر دینا چاہیئے۔ غذا محرک منع ہے۔ مگر گرم پانی سے جسم پونچھ ڈالنا چاہیئے۔ دودھ وغیرہ ہلکی غذا دینی چاہیئے۔

احتباس بول، پیشاب کا رک جانا، عسر البول، پیشاب بند ہونا۔

(RETENTION AND SUPPRESSION OF URINE)

مثانہ (BLADDER) میں پیشاب جمع ہو کر کسی وجہ سے نہیں نکل سکتا۔ اسی کو احتباس البول۔ (پیشاب کا رک جانا (RETENTION OF URINE) کہتے ہیں۔ اور گردہ (KIDNEYS) میں پیشاب نہ جمع ہو تو اسکو عسر البول۔ (پیشاب بند ہو جانا (SUPPRESS OF URINE) کہتے ہیں۔ احتباس البول میں پیڑو پھول جاتا ہے۔ اور عسر البول میں پیڑو نہیں پھولتا۔ پیشاب میں زہریلی چیزیں خون کے ساتھ ملکر عسر البول کا مرض پیدا ہوتا ہے۔ اس بیماری میں مایوسی، غفلت، تکلیف، بے ہوشی وغیرہ علامات نمودار ہوتے ہیں۔ بخار کی خرابی، ہیضہ وغیرہ اکثر خوفناک امراض کے ساتھ عسر البول کے علامات ظاہر ہوتے ہیں۔ سوزاک میں یکایک مواد نکلنا بند ہو جاتا ہے۔

اور گردہ کی سوزش یا مثانہ کا فالج یا کسی قسم کی چوٹ کیوجہ سے عسر البول ہوتا ہے۔

علاج عسر البول:۔ مثانہ میں سوزش رہنے پر۔ (مرض کی شروع حالت میں ایکونائٹ ۱x-۳۔ یا ٹڑی نیتھنا ۳۔ سردی سے پیشاب رُکنے پر ایکونائٹ ۳x۔ غفلت میں آنکھیں یا پُتلیاں ۔ اور پرچڑھ جانے کے ساتھ پیشاب رُکنے پر اوپیم ۶۔ ۳۰۔ ہسٹیریا سے پیدا ہوئے امراض پیشاب میں اگنیشیا ۱۔ یا اوپیم ۶۔ ہیضہ کی بیماری میں پیشاب رُکنے پر ٹڑی نیتھنا ۳۔ یا کینتھرس ۳۔ یا کیلی بائی ۶۔

علاج احتباس البول:۔ جلن اور تکلیف کے ساتھ یکا یک پیشاب رُکنے پر اسپرٹ کیمفر Q۔ نورا ہی پیدا ہوئے بچہ کو احتباس البول ہونے پر، دس ۱۴ پندرہ منٹ کا وقفہ دیکر اسپرٹ کیمفر کی شیشی اسکے ناک کے پاس رکھنی چاہیئے۔ مثانہ میں فالج کیوجہ سے بیخبری میں قطرہ قطرہ پیشاب کرنے پر نکس وامیکا ۲۔ یا کاسٹیکم ۶ ہسٹیریا۔ یا اختناق الرحم مریضہ کا پیشاب رُکنے پر نکس ماسکیٹا۔ ۲x۔ یا اگنیشیا ۳۔ یا جلس ۳۔ گردہ کی گلٹیاں بڑھنے کی وجہ سے احتباس البول ہونے پر، پلسا ٹیلا ۳۔ یا براٹا کارب ۶۔ مرض کی شروع حالت میں کچھ لوگ ایکونائٹ ۱x-۳۔ اور جلسی میم ۳x۔ (یا ایکونائٹ ۳x۔ اور کینفرس ۶۔) یکے بعد دیگرے دیکر فائدہ بتلاتے ہیں۔

علاج معاون

دُودھ ایک حصّہ دو یا چار حصّہ پانی کے ساتھ ملا کر یا آرارُوٹ پتلے پانی میں بنا کر کاغذی نیموں عرق کے ساتھ نمک یا مصری کھلانے سے اکثر آسانی سے پیشاب ہو جاتا ہے۔ خام ناریل کا پانی بھی فائدہ کرتا ہے۔

گرم پانی کے ٹب میں مریض کو کمر تک ڈبا کر بٹھانا فائدہ مند ہے۔

پانی میں قلمی شورہ حل کر کے ایک کپڑے کی پٹی اس میں بھگو کر پیٹ کے اوپر باندھنے سے کبھی کبھی پیشاب ہو جاتا ہے۔ ام اول کا ساگ پیسکر ذرا گرم کر کے ناف کے چاروں طرف لیپ کر دینے سے تھوڑی دیر میں پیشاب ہو جاتا ہے۔

زہر پیشاب چڑھنا (URAEMIA)

گردہ کے ذریعہ جو کل خراب چیزیں حالت صحت میں جسم سے نکلا کرتی ہیں۔

وہ باہر نکل کر خون میں ہی رہ جانے پر احتباس البول، اور اس کے ساتھ خرابی خون کے اکثر علامات ہو جاتے ہیں، اسی کا نام (URAEMIA) سمیت بول ہے۔ یہ علامت آہستہ آہستہ یا یکبارگی ظاہر ہوتی ہے، جیسے کمی پیشاب، استسقاء، قے و متلی، درد سر، سر میں چکر، نیند کی تیزی، ہذیان، کبھی کبھی تشنج (SPASM)۔ کسی کسی کو ہذیان کے ساتھ سات خواب غفلت (STUPOR) اور قوما، بے ہوشی کی نیند وغیرہ ہوتا ہے۔

مریض کے جسم اور بستر سے پیشاب کی ایک قسم کی بو آتی ہے۔ پیشاب یا تو بہت تھوڑا ہوتا ہے۔ یا بالکل بند ہو جاتا ہے۔ چہرہ میلا یا موم کی طرح دکھائی دیتا ہے۔ نبض کی رفتار تیز۔ جسم کی حرارت پہلے بڑھ جاتی ہے۔ لیکن جلد ہی طبعی حرارت (۹۸.۴) سے بھی کم ہو جاتی ہے۔

(باب احتباس البول اور عسر البول ملاحظہ ہو۔)

اس میں مندرجہ ذیل ادویات مفید ہیں۔

آیوڈین θ: ڈاکٹر ملارڈ کی رائے ہے کہ امراض پیشاب کی خرابی سے قے میں آیوڈین θ، فی خوراک نصف قطرہ استعمال کرنا چاہیئے۔

ٹری بنتھنا ۳x: احتباس البول کی خاص دوا ہے۔ (ایک مریض کو چار روز تک پیشاب نہیں ہوا تھا۔ لیکن ڈاکٹر بالڈہم نے ٹری بنتھنا دیا۔ جس سے پیشاب ہو گیا۔) اگر ٹری بنتھنا سے فائدہ نہ ہو تو مرک کار، آرس، کینتھرس، یا کیلی بائی کروم کی آزمائش کرنی چاہیئے۔

کیوپرم ایسٹیکم ۲: بے ہوشی کی طرح نیند (قوما (COMA)) کی بہت اچھی دوا ہے ہر پندرہ منٹ پر استعمال کرانے سے اگر تین چار گھنٹہ تک مریض کو فائدہ نہ ہو تو اوپیم ۳x۔ پندرہ منٹ کے بعد دینا چاہیئے!

اوپیم سے فائدہ نہ ہو تو آرنکا یورنیس مدر ٹنکچر، فی خوراک ۵ قطرے ہر چار گھنٹہ پر استعمال کرنا چاہیئے۔

ایمون کارب (نچلی طاقت کی ہائیڈروسیانک ایسڈ ۳۔ کریازوٹ ۳۔ پلمبم ۶۔ وغیرہ ادویات کی کافی ضرورت پڑتی ہے۔

علاج معاون

آبخرات سے غسل کرنا (VAPOUR BATH) بھپارہ لینا مفید ہے مرض کے حملہ کے بعد کچھ ۶ بجے تک صرف پتلی چیزیں (خاصکر دودھ) پینا چاہیئے۔ مفصل حالات اور علاج کے لئے ہماری کتاب ہیضہ وطاعون ملاحظہ کیجئے۔

ورم مثانہ

(CYSTITIS)

مثانہ میں درد، اکڑن یا بوجھ محسوس ہونا۔ تمام جسم میں سردی محسوس ہونا مثانہ میں پیشاب جمع ہونا۔ اور کو نھتنے پر بڑی دقت سے نکلنا۔

پیشاب میں بلغم یا خون ملا رہنا۔ اس مرض کے مخصوص علامات ہیں۔ مرض پرانا ہونے پر، درد کم ہو جاتا ہے۔ پیشاب کی مقدار، اس کے ساتھ بلغم کی مقدار اور گاڑھاپن بڑھ جاتا ہے۔ اس مرض میں درد اوپر کی جانب کمر تک پھیل جاتا ہے۔ اور ورم گردہ میں درد نیچے کی جانب کمر سے مثانہ تک پھیل جاتا ہے۔

سردی لگنا۔ تری چوٹ لگنا۔ حالب کا سکڑنا۔ سوزاک یا پتھری۔ یا غدہ ندی کی بیماری۔ پیشاب نکالنے کی سلائی (CATHETER) وغیرہ آلات کا مثانہ میں داخل کرنے کے اسباب سے ورم مثانہ پیدا ہو جاتا ہے۔

علاج

حاد اور مزمن دونوں حالتوں میں کینتھرس ۔۳ x ۔ بہترین اور کارآمد دوا ہے۔

خشک اور سرد ہوا لگ کر ورم ہونے پر، ایکونائٹ x۱ ۔۳ ۔ سردی کی وجہ سے ڈلکمارا ۳ ۔ اعصابی تحریک کی زیادتی میں، بیلاڈونا x۳ ۔۶ ۔ پتھری یا مثانہ میں مرض ہونیکی وجہ سے بہت مواد نکلنے پر، برابو ا Q ۔ (فی خوراک ۱۵ سے ۲۰ ۔ قطرے۔)

مرض مزمن میں چما فلا Q ۔ (فی خوراک ۵ ۔ ۶ ۔ قطرے) کینتھرس ۳، اس حالت کی بہترین دوا ہے۔ پیشاب کی تیزی ناقابل برداشت ہونیکی وجہ سے رات میں بستر پر پیشاب ہو جانے پر پلسا ٹیلا x ۲ ۔۳ ۔ اگر پیشاب میں گھوڑے کے پیشاب کی طرح بدبو ہو تو بنزوئیک ایسڈ ۔ بیلاڈونا ۲۰ ۔ کنابس سٹائیوا ۔ x۱ ۔ کیلی آیوڈائیڈ Q ۔ ۳۰ ۔ اپس ۔ ۳ ۔

وغیرہ دواؤں کی بھی اکثر ضرورت پڑتی ہے

علاج معاون

گرم پانی سے نہانا یا فلالین پانی میں بھگو کر پیڑو پر سینکنا اچھا ہے مریض کو چت سونا چاہیئے۔ کمر تک گرم پانی میں بیٹھنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ تھوڑے سے گرم پانی میں بورک ایسڈ، (دس پندرہ گرین) ملا کر آہستہ آہستہ دھو ڈالنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ مچھلی۔ گوشت، شراب وغیرہ ممنوع ہے۔ شکر یا مصری کا شربت پینے سے پیشاب صاف ہوتا ہے۔ ہلکی غذا دینی چاہیئے۔

کثرت البول۔ اور البول۔ ذیابیطس کاذب

(POLYURIA OR DIURESIS OR DIABETES IN SIPIDUS)

پیشاب کی مقدار کی زیادتی کو کثرت البول یا ذیابیطس کاذب کہتے ہیں۔ شکری ذیابیطس میں پیشاب کی زیادتی کے ساتھ پیشاب میں شکر رہتی ہے۔ یہاں تک کثرت البول کا علاج لکھا جاتا ہے۔

زیادہ پتلی چیزیں کھانا، برسات، بڑھاپا، کمزوری کی خرابی، ہسٹیریا۔ معدہ کی خرابی وغیرہ کیوجہ سے پیشاب میں پانی کا حصہ بڑھ جاتا ہے۔ اور بار بار پیشاب ہوتا ہے۔

علاج

اسکیولا ۲x، دن رات میں زیادہ مقدار بغیر شکر کا پیشاب، پانی کی طرح ہونا کثرت البول کی بہترین دوا ہے۔ پیشاب کی حاجت، بار بار مگر مقدار کم۔

کیلی کارب ۶، رات میں بار بار پیشاب ہونا۔ اور اسکی تیزی ہونا لیکن بہت دیر تک بیٹھے رہنے پر درد۔ مثانے پر دباؤ دینے سے پیشاب کا اترنا۔

کارلس باڈ ۶۔ پانی پینے کے بعد ہی پیشاب کرنے کی حاجت کا احساس۔

اگنیشیا ۳، کافی پینے کے بعد پیشاب، ہسٹیریا۔ اختناق الرحم والی عورتوں کو پانی کی طرح بہت پیشاب ہونا۔ غم و تفکرات کا اثر۔

کاسٹیکم ۶، بوڑھوں کے زیادہ اور بار بار پیشاب (خاص کر رات کے وقت میں)

ایسڈ فاس ۲x، ۳، بار بار بہت زیادہ پانی کی طرح پیشاب،

رات میں بار بار پیشاب کرنا۔ پیشاب کی رنگت دودھ جیسی سفید۔ فوری حاجت ایسٹک ایسڈ ۲۔ نکس وامیکا ۳۔ سانانا ۳X۔ یپے ٹوریم۔ مرض ذیابیطیس شکری کی دواؤں کی گلے ملے ضرورت ہوتی ہے۔

علاج معاون:۔ زیادہ پتلی کف پیدا کرنے والی چیزیں، یا زیادہ چاول کھانا منع ہے۔ عام اصول تندرستی کی حفاظت کرنی چاہیئے۔

پیشاب کا بے اختیاری جاری ہونا۔ (ENURESIS)

مثانہ کے مفلوج ہونے سے پیشاب روکنے کی طاقت تھوڑی یا بالکل زائل ہو جاتی ہے۔ پیشاب لگنے پر کسی طرح روکا نہیں جاسکتا۔ اسکے بعد قطرہ قطرہ پیشاب ہوا کرتا ہے۔ مثانہ میں پیشاب جمع رہتا ہے لیکن ہوتا ہے قطرہ قطرہ۔ اسی کا نام سلس البول ہے۔ چوٹ، پتھر۔ ولادت کے وقت کی تکلیف۔ سوزاک یا کرم کی وجہ سے یہ بیماری ہوتی ہے۔ بچہ سوتے سوتے بیخبری سے پیشاب کر دیتا ہے۔

علاج

پیشاب کی تیزی بالکل نہ روک سکنے پر فیرم فاس ۱۲X۔

سکڑنے والے عضلہ کی کمزوری کی وجہ سے احتیاط رہنے پر بھی پیشاب ہو جانا۔ بیلاڈونا ۶۔ (ڈاکٹر مینڈس گلس کی رائے کے مطابق یہ ہمیشہ اس مرض میں استعمال کیا جاتا ہے) نیند کے شروع میں بستر پر پیشاب ہونے میں کاسٹیکم ۶۔ بوڑھوں کی بیماری میں کونیم ۳۰۔

بدبو دار پیشاب ہونے پر سیپیا ۱۲ — بچہ، بوڑھوں کی بیماری میں کینتھرس ۶X۔ مثانہ کے غدہ ندی کے بڑھنے میں، یا مثانہ میں پتھری ہونے کی وجہ بچوں اور بوڑھوں کو خود بخود پیشاب نکل جانا۔ جلسیم ۶X اختناق الرحم والی عورتوں کو بے ہوشی کے وقت خود بخود پیشاب نکل جانے پر اگنیشیا ۶۔ کرم کی وجہ سے ہونے پر، (خاصکر بچوں کو سانانا ۳X۔ یا سپائی جلیا ۲۔ یا رس ارو مٹکا Q (فی خوراک ۵ قطرے۔)

جریان کی وجہ سے آپ ہی آپ پیشاب ہو جاتا ہو۔ ایسڈ فاس ۲، ۳۰۔ ارجنٹ نائٹ ۳۔ بیلاڈونا ۶۔ نکس وامیکا ۳۔ مرک سول ۶۔

علاج معاون:۔ مریض کی غذا مقوی ہونی چاہیئے۔ تیلی چیزیں

خوب زیادہ یا کم کھانا نقصان دہ ہے۔ سونے کے کم سے کم تین گھنٹے پہلے پانی نہ پینا چاہیئے۔ اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ مثانہ میں تحریک نہ ہو ترش اور نمکین چیزیں کھانا منع ہے۔ رات میں بیچ بیچ میں پیشاب کرنا اچھا ہے۔ دن میں جب تک پیشاب روکا جا سکے تب تک نہیں کرنا چاہیئے۔ گدی پر کا سونا۔ بہت زیادہ کپڑا پہننا مناسب نہیں ہے۔ اس مرض میں چت سونا اچھا نہیں ہے۔ سرد پانی سے غسل کرنا مفید ہے۔

پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا (STRANGURY)

یہ مرض نہایت تکلیف دہ ہے۔ بار بار پیشاب معلوم ہونا۔ لیکن بدقت قطرہ قطرہ پیشاب ہونا۔ یا بالکل ہی پیشاب نہ ہونا اور پیشاب کے وقت مثانہ میں بہت جلن کی تکلیف اس کی علامت ہے۔ سوزاک، پتھری، رحم کا اپنی جگہ سے ہٹ جانا، ورم گردہ، نقرس، اختناق الرحم کرم وغیرہ کے ساتھ تقطر البول پیدا ہوتا ہے۔ مرض شدید میں پیشاب طبعی یا غیر طبعی ہو سکتا ہے لیکن بیماری مزمن ہونے پر پیشاب کے ساتھ دا دیا بلغم نکلا کرتا ہے۔

بچوں کے کرم کی وجہ سے اکثر مثانہ میں جلن ہوتی ہے۔

علاج: جلن اور تکلیف کے ساتھ یکایک تقطیر البول ہونے پر، دو چار بوند اسپرٹ کیمفر، شکر یا تباشہ کے ساتھ دس پندرہ منٹ کے وقفہ سے دینا چاہیئے۔

زیادہ کینتھرس دوا کے استعمال سے پیشاب میں تکلیف ہونے پر، اسپرٹ کیمفر، تکلیف سے پیشاب ہونے پر۔ بیلا ڈونا ۲x-۱ (بچے عورتوں کے ریاحی مرض میں) بار بار پیشاب کرنے کی خواہش، کترنے کی طرح ناقابل برداشت درد، پیشاب کرتے وقت جلن اور پیڑو میں درد، کینتھرس ۳-۶-

عورتوں کے پیشاب کی تکلیف میں کوپے وا ۱ ۳۔ درد کمر کے ساتھ تقطیر البول۔ بیلس ٹری بنتھنا ۳۔ تشنج والے تقطیر البول میں نکس وامیکا ۳۰ ۶۔

دن میں مرض کی زیادتی۔ فیرم فاس ۶۔ مثانہ میں آلات تناسل میں، یا ہاتھ پیروں میں سوجن ہونے پر۔ اور پیشاب ہوتے وقت بہت جلن ہونے پر، ایپس ۶۔ شبنم یا خشک ہوا لگ کر تقطیر البول ہونے پر ایکون ۳x۔

نمدار جگہ میں رہنے سے یا برسات میں تقطیر البول ہونے پر ڈلکمارا ۳x، ۳۰۔

ورم والے تقطیر البول میں کینتھرس ۳۔ (مردوں کے لئے) کوپے وا ۳۔ اور یوپے ٹوری ایم ۲x، صرف (عورتوں کیلئے) عصبی تقطیر البول میں بیلاڈونا ۱x، اے پس، ۳، کیپسیکم ۶۔ بسلینم ۱۔ گرم پانی سے سینکنا۔ اور دودھ اور پانی برابر ملا کر پلانے سے زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔

پتھری (STONE OR CALCULUS)

مثانہ، پتہ، ورید، (VEINS) لوزتان (TONSIL) وغیرہ جسم کی بہت جگہوں میں کئی اسباب سے پتھری (سنگ ریزہ) پیدا ہو جاتی ہے۔ التہاب لوزتان (TONSILITIS) ورید کی پتھری (PHLEBOLITE) وغیرہ امراض جراحی سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس لئے انکا علاج اس کتاب میں نہیں لکھا گیا ہے۔ صفراوی پتھری کے بارے میں اس سے پہلے بیان کیا گیا ہے۔ یہاں اب پیشاب کی پتھری کے بارے میں لکھا جائے گا۔

سنگ ریزہ۔ پیشاب

(URINARY CALCULUS)

عام حالت سے ہمارے جسم سے ایسی چیزیں باہر نکلا کرتی ہیں۔ جن کی جسم کی پرورش کیلئے ضرورت نہیں ہوتی لیکن ہاضمہ یا پرورش کے فعل میں خرابی ہونے سے اس کا ضد ہوتا ہے۔ اس وقت ایک صاف شیشی میں تھوڑی دیر تک پیشاب رکھنے سے گرانیٹ کے سفوف یا بالو کے ذرات کی طرح اس کے نیچے جم جائیں تو سمجھنا چاہیئے کہ مرض سنگ ریزہ پیشاب ہو گیا ہے۔ اس وقت بہت ہی بالو (SAND) کے ذرات کے برابر یا سرسوں کے دانہ کی طرح پتھری کے ذرات کی طرح یا سیم کے بیج کی جیسے پتھر کے ٹکڑے چھوٹی بڑی منجھولی بہت قسم کی پتھری گردہ (KIDNEYS) (STONE) یا مثانہ (BLADDER) میں ہوتی ہے۔ عورتوں کی نسبت مردوں میں اور بنگال کی نسبت مغرب کے باشندوں میں یہ بیماری زیادہ ہوتی ہے۔

(۱) سنگ ریزہ (STONE IN KIDNEYS OR RENAL CALCULUS)

دردگُردہ، جوف گُردہ میں پتھری (PELVIS OF THE KIDNEYS) پیدا ہوکر بہت دنوں تک رہ سکتی ہے۔ ایسی حالت میں مریض کو تکلیف نہیں ہوتی، شاید کمر میں آہستہ آہستہ درد (DULLPAIN) پیشاب کے ساتھ کبھی کبھی مواد اور خون دکھائی دیتا ہے۔ لیکن یہی پتھری جب گُردے سے حالب (URETER) میں آجاتی ہے تب کمر سے فوطوں تک ایک قسم کا درد پیدا ہوکر مریض کو پریشان کر دیتا ہے اسی کو (RENAL COLIC) دردگُردہ کہتے ہیں۔ گاھے ماھے یہ درد نیچے کی طرف (پیر کی ایڑی تک) اور اوپر (پشت یا سینہ) تک پھیل جاتا ہے اور اسکے ساتھ لرزہ وقے، پسینہ شدید (COLLAPSE) فوطہ سکڑ جاتا ہے یا اوپر کو اٹھ جاتا ہے۔ پیشاب میں تکلیف قطرہ قطرہ گرتا ہے۔ یا بالکل بند ہو جاتا ہے یا پیشاب کی خرابی سے تشنج کے علامات موجود رہتے ہیں۔ خود بخود یا نشتر کی مدد سے پتھری نکل جانے پر مریض کو آرام ہونے لگتا ہے۔ اس درد کی خاص علامت یہ ہے کہ یکایک درد پیدا ہو جاتا ہے اور یکایک بند ہو جاتا ہے اس مرض کے ہونے پر ورم اپنڈکس اور صفراوی درد کا اندیشہ پیدا ہو جاتا ہے۔ لیکن یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ ورم اپنڈکس میں بخار ہوتا ہے اور صفراوی درد میں یرقان موجود رہتا ہے۔ لیکن درد مثانہ میں بخار اور یرقان نہیں رہتا۔

(۲) سنگ مثانہ (CYSTIC CALCULUS OR CALCULII VESICAL OR STONE IN THE BLADDER

مثانہ (BLADDER) میں پتھری خود بخود پیدا ہوتی ہے کبھی کبھی گُردہ میں پتھری پیدا ہوکر مثانہ میں چلی جاتی ہے مثانہ میں بار معلوم ہو۔ مثانہ کی گردن میں حالب (URETHRA) میزز آلات تناسل ذکور اناث وغیرہ میں درد، پیشاب بند یا تکلیف سے پیشاب بند ہونا یا پیشاب میں چت ہوکر لیٹنے سے اور جوتڑ اونچا رکھنے سے پتھری ادھر ادھر گھومتی محسوس ہونا اور اس کے ساتھ پیشاب وغیرہ اس مرض میں تشخیص کرنے بے خطا

علامات ہیں (۱) درد مثانہ:۔ پتھری نکلنے کا علاج:۔ کمر اور پیڑو پر گرم پانی سے سینکنا (HOT FOMENTATION) اور گرم پانی پینا اور بربیرس Ø - فی خوراک ۵ قطرے ہر پندرہ منٹ پر استعمال کرنے سے اکثر سب تکلیف دور ہو جاتی ہے۔ اگر آٹھ مرتبہ دوا کھلانے سے بھی فائدہ نہ ہو تو اسی دوا کی ۶- طاقت کام میں لانا چاہیئے۔ کلکیریا کارب ۳۰- ہر پندرہ منٹ استعمال کرانے سے تعجب خیز فائدہ ہوتا ہے۔ ڈاکٹر ملز کی تقریر پیرس کانگریس منعقدہ ۱۹۰۰ء اس لئے اونچی طاقت کا کلکیریا کارب:۔ صفراوی درد اور مثانہ کی عمدہ دوا ہے۔ بے حد تکلیف سے مریض بیچ کی طرح بے چین ہو، یا دونوں ہاتھ ملتا ہوا اور دردناک آواز سے چیختا اور خون خون کرتا ہو۔ یا پیشاب کا رنگ سرخ ہو اور اسکو کچھ دیر تک رکھنے سے اینٹ کے سفوف کی طرح اس کے نیچے درد تہہ نشین ہو جاتا ہو تو اوسیمم کینیم ۳X-۲۰۰- (زرد تلسی کے پتہ کا عرق) ہر پندرہ منٹ پر دینا چاہیئے۔

اگنگساٹام میڈس Ø - فی خوراک ۲۰ قطرے چھوٹی پتھری نکلنے کے وقت استعمال کرنے سے ڈاکٹر ہیلن بین وغیرہ کو بہت فائدہ معلوم ہوا ہے۔

اگنیشیا فاس ۳X- سفوف خوب گرم پانی کے ساتھ اندرونی استعمال اور خارجاً لگانے سے زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔ پیشاب کے بعد ہی درد بڑھ جانے پر سارسا پریلا ۲- ہر پندرہ منٹ پر استعمال کرنا چاہیئے۔ آئیٹھن کی طرح درد سے جسم میں تشنج ہونے سے بہت تکلیف سے ایک لمحہ بے چین رہ کے اور بے چین ہونے کے علامات میں ڈائیسکوریا Ø ہر پندرہ منٹ پر دینا چاہیئے اور اگر ان ادویات سے فائدہ نہ ہو تو پریرا بریوا Ø - فی خوراک ۲ قطرے دو اونس گرم مقطر پانی کے ساتھ ہر نصف گھنٹہ پر دینا چاہیئے۔

حسب ذیل علامات میں پاریرہ بریوا زیادہ مفید ہے۔ پیشاب کی تیزی رہنے پر بھی بڑی دقت سے پیشاب نکلنا۔ مریض کو ایسا محسوس ہونا گویا مثانہ بھرا ہوا ہے مثانہ میں کبھی بیٹھ جانا نیز درد تکلیف سے مریض کا چیخنا اور رونا۔ تقطیر البول، پیشاب میں بالو کے ذرات یا سفوف۔ اینٹ کی طرح چیز معلوم ہونا۔

تھیلس پی وار سا پسٹورس ۱ - دس پندرہ قطرے فی خوراک کئی مرتبہ استعمال کرنے سے زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔

(ب) **سنگ گردہ کا علاج** :- یہ شک ہونے پر کہ سنگ گردہ ہوا ہے (یا دردِ مثانہ کم ہو جانے کے بعد ہی) حسب ذیل ادویات کے استعمال سے خوب فائدہ ہوتا ہے۔ لائیکو ۶، ۲۰۰۔ پیشاب میں اگر سرخ بالو کے ذرات کی تہہ جم جائے اس سے فائدہ نہ ہو تو آر نیکا یورنس ۱ - فی خوراک ۵ قطرے۔ یا کیکس کیکٹالی ۱ ؛ فی خوراک ۵ قطرے دینا چاہیئے۔ ایسڈ فاس ۲×۔ اگر پیشاب میں سفید رنگ کا مادہ (PHOSPHATE) بڑی میں گریفائٹس ۶۔ ۳۰۔ پیشاب کچھ دیر تک رکھنے پر اگر سفید اور کھٹی بدبو دار چیز نیچے بیٹھ جائے، کنم سلف ۳×۱۔ اگر اینٹ کے سفوف کی طرح سرخ بھورے رنگ کی طرح زرد۔ دانہ کی طرح درد، تہہ نشیں ہو۔

باربیرس بلگیرس ۱ - مجری بول میں درد اور پیشاب میں پہلے سفید اور بعدہٗ سرخ، لئی کی طرح جمنے پر سیپیا ۶، ۳۰، پیشاب کے بعد لیسدار سفید رنگ کی چیز، کچھ سرخ تہہ نشین ہو، سارسا پریلا ۶، ۳۰ - پیشاب کرتے ہی گدلا ہو جائے۔ نائٹرک ایسڈ ۲×۔ یا اوکسیلک ایسڈ ۳۔ ۱۲۔

پیشاب میں کلسیم اوکسی لیٹ (OXALATE OF LIME DEPOSIT) جمنے پر مذکورہ بالا ادویات کم سے کم ہر روز چار پانچ مرتبہ استعمال کرنا چاہیئے۔ بیلاڈونا ۳×، ۳۰۔ اوپیم ۲×۔ ۳۰۔ نکس وامیکا ۱×۔ ۳۰، سلکا ۶، ۳۰، کی بھی اکثر ضرورت پڑتی ہے۔

(ج) **سنگ مثانہ کا علاج** :- لیتھم کاربونکم ۳×۔ سفوف۔ ۳۰۔ چار مرتبہ استعمال کرانے سے چھوٹی پتھری گل جاتی ہے۔ پیرا (ا) اور (ب) کی دوائیاں علامات کے مطابق استعمال کرانے سے اکثر فائدہ ہوتا ہے۔ لیکن لیتھو اکرٹ (LITHORITE) وغیرہ نشتر کے ذریعہ سے اچھے ڈاکٹروں سے پتھری نکلوانا ہی اچھا ہے۔ ایکس ریز کی مدد سے جسم میں پتھری دکھائی دے سکتی ہے۔

(د) ریگ پیشاب (GRAVEL) کی خاص دوائیاں ہیں۔ ایپی جیا اکری پکس

(SPIGERA REPENS) فی خوراک دس قطرے دن میں ۶ مرتبہ
استعمال کرنا چاہیئے۔ ایووا اُرسائی (UVA URSI) لائیکوپوڈیم۔
فاسں۔ روٹا۔ سارسا۔ چائینا۔ زنک۔
(س) سنگ پیشاب کی بہترین دوائیں:۔ اپوسائنم۔ انڈرا۔ یورا۔
اُرٹسائی۔ سیپیا۔ آرنکا۔ چینی تم، سلفر۔ آئی پوسیا۔ لائیکو۔
(س) سنگ مثانہ کی بہترین دوائیں، سیپیا۔ سارسا پریلا۔ کلکیریا کارب۔ کاربونی ایم۔
(ص) نشتر کے بعد بخار اور درد بند ہونے کے لیے) آرنکا۔ کلینڈیولا۔ بیلاڈونا۔
نکس وامیکا، کیمولا۔ چائنا، کیوپرم، اور وراٹیڈ وغیرہ مفید ہیں۔
حسب ذیل دوائیں عمر کے مطابق ہر روز اس مرض میں استعمال کی جاتی ہیں۔
ایکون، ایسڈ اوکسے لک، ایسڈ فاس۔ یاربیرس، نکس وامیکا۔ لائیکو۔ کنابس۔
کینتھرس، ٹیرم کارب، پوڈوفائلم، مرک، اوسی میم۔
(ط) علاج حفظ ماتقدم:۔ گردہ میں پتھری پیدا ہونے کے لئے یا پیدا ہوئی پتھری
کو گلا دینے کے لئے حسب ذیل طریقے کام میں لانا چاہیئے۔ کبھی کبھی لائیکوپوڈیم، ۲۰۰۔
استعمال کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ پیشاب کے ساتھ ریگ (GRAVEL) نکلنے پڑ اور
پشت یعنے کمر میں درد رہنے پر، باربیرس X۱۔ روزانہ چار مرتبہ استعمال کرنا چاہیئے
لیکن جن کو نقرس ہو یا جن کی رگوں میں یورک ایسڈ زیادہ جمع ہوتا ہو ان کو آرنکا
یورلنس، ۱ں۔ (فی خوراک ۵ قطرے ہر گھنٹہ پر دینا چاہیئے۔ مقطر پانی پینا
بہت فائدہ مند ہے۔ چونا اور پتھری ایک ہی چیز ہے۔ اسی لئے
پان کے ساتھ چونا کھانا منع ہے۔ یو، پی، کے اکثر مقامات میں چاول
وغیرہ کے بہت پتھر کے ذرات رہتے ہیں۔ یہ مریض کو نقصان دہ ہے۔ اس لئے
اسکو بھی ترک کر دینا چاہیئے۔ کنوئیں کا پانی جس کنوئیں میں چونہ (LIME)
کا حصہ زیادہ رہتا ہے اسکو بھی ترک کر دینا چاہیئے۔ مچھلی، گوشت اور نشیلی
چیزیں نقصان دہ ہیں کھانے کا سوڈا (DICARBONATE OF SODA)
روزانہ استعمال کرنا منع ہے۔ کچھ لوگ گائے کا تازہ دودھ استعمال کرنے کا
مشورہ دیتے ہیں (DISTILLED WATER) مقطر پانی نہ مل سکتا ہو تو صاف

ٹھنڈا پانی زیادہ مقدار میں اس کے عوض پینا چاہیئے۔
خالی پیٹ رہنا اچھا نہیں ہے۔ تاکہ پیٹ میں ریاح جمع نہ ہو۔
مرض صفراوی پتھری کی غذا ملاحظہ ہو۔

۱۳۔ امراض آلات تناسل* (احتلام) (EMISSIONS)

بہت کمزوری یا زیادہ طاقتور ہونے پر جو لوگ پرہیز سے زندگی بسر کرتے ہوں اُن کو بھی وقتاً احتلام ہو جاتا ہے۔

علاج:۔ کمزور ہونے کی وجہ سے احتلام ہونے پر ایسڈ فاس ۱-۶- چاٹنا ۳۔ کیلی فاس ۶×۔ سفوف، زیادہ طاقت ہونے کی وجہ سے احتلام ہونے پر، کیلی بروم ۱×۔ پکرک ایسڈ ۳×۔ سفوف یا کونیم ۶- ٹھہر جانا۔ بُری صحبت۔ ناٹک۔ ناول پڑھنا۔ اور غذا بُرے محرک منع ہے۔

جریان منی (SPERM TORRHOEA)

خواہش نہ ہونے پر بھی رقت منی کو جریان منی' کہتے ہیں۔ (خواب میں یا بلا شہوت) منی نکل جانے پر سمجھنا چاہیئے کہ منی پتلی ہو گئی ہے۔

عموماً مشت زنی، زیادہ جماع یا سوزاک وغیرہ سے یہ مرض پیدا ہوتا ہے۔ کرم بواسیر، ہمیشہ گھوڑے کی سواری کرنا وغیرہ سے بھی یہ مرض پیدا ہو سکتا ہے۔ یادداشت کی کمی۔ جسم و دماغ کی سستی، دردسر۔ شرمندگی۔
ضعف ہاضمہ، تپاک قلب، دوران سر۔ کمی خون وغیرہ اس مرض کے مخصوص علامات ہیں۔ اسی سے نامردی امراض بھی پیدا ہوتے ہیں۔

اس میں مندرجہ ذیل ادویات مفید و کارآمد ہیں۔

اگنیس کیکٹس ۶، جسم و دماغ کی سستی۔ طبیعت اُچاٹ۔ کمزوری۔ آلات تناسل کی کمزوری۔ اور خواہش جماع کی زیادتی۔ زرد رنگ کے مادے کا اخراج۔
ہیلیس پرلنس، مدر ٹنکچر-۱۰ (روزانہ ۵ قطرے فی خوراک) یہ

---

* امراض آلات تناسل کا مفصل بیان جاننے کے لئے ہماری کتاب موسومہ 'جنسی بیماریاں'۔ ملاحظہ ہوں۔

بہت اچھی دوا ہے۔ خاصکر مشت زنی سے پیدا ہوئے مرض میں مفید و کارآمد ہے
برائٹا کارب ٦۔ رات کے وقت احتلام کی بہترین دوا ہے۔
بھوجا مدر ٹنکچر Q (فی خوراک ۵ قطرے) زیادہ رقت منی کی بہترین دوا ہے۔
ایسڈ فاس ٣x ٣٠ زیادہ جماع یا مشت زنی کی وجہ سے یادداشت کا کم ہونا۔
چائنا ٦، ٣٠۔ اکثر آلات تناسل میں غیر طبعی تحریک، کان میں غوں غوں کی آواز چہرہ سرخ، دوران سر۔ کثرت مباشرت کے برے اثرات میں مفید ہے۔
فاسفورس ٦، ٣٠۔ جماع کے وقت بہت جلد انزال اور کمزور ہونا۔ قوت جماع کی کمی، دھڑکن۔ بہت زیادہ رقت منی اور مشت زنی کیوجہ سے تندی بالکل نہ ہونا۔
کینتھرس:۔ سوزاک کی وجہ سے رقت منی:۔ پیشاب کے ساتھ قطرہ قطرہ منی نکلنا اور جلن ہونا۔ جماع کی از حد خواہش ہونا۔
نہایت تکلیف دہ استادگی کے ساتھ جریان۔
کلکیریا کارب:۔ جماع کی از حد خواہش، لیکن نائرہ میں بغیر سختی کے منی نکل جانا۔ کل جسم میں درد، اور کمزوری۔

مشت زنی سے پیدا ہوئے رقت منی میں:۔ کینتھرس، ۔ (مردوں کے لئے) اور پلیٹینا ٦ (عورتوں کے لئے) کرم کی وجہ سے رقت منی میں سائنا ٣x، ٢٠٠، پلیٹینا ٦۔ نکس وامیکا ٦، ٣٠۔ آرکم مٹ ٣x۔ سفوف، ٢٠٠۔ گریفائٹس ٣٠۔ سلفر ٣٠، ٢٠٠، جلس ٣٠۔ سٹافی سگریا ٦۔ برائٹا کارب ٦۔ اگنیشیا ٦، آرجنٹیم ٦۔ بیوفو ٣٠۔ سلینیم ٣٠۔ کلیڈیم ٣٠۔ پکرک ایسڈ ٣٠۔ کلکے فاس ٢x۔ لیکسس ٢٠٠۔ لائیکوپوڈیم ٢٠٠۔ کونیم ٣٠۔ نیٹرم ٣٠۔ کی بھی ضرورت پڑتی ہے۔ آلات تناسل کے دوسرے امراض کی ادویات ملاحظہ ہوں۔

اصول:۔ صرف دوا کھانے سے یہ مرض دور نہیں ہوتا۔ اچھی صحبت، بہترین دوا کا استعمال، صبح و شام ٹہلنا۔ غیر محرکہ غذا اور مشروبات کھانا و پینا۔ اچھی باتیں کرنا۔ ہمیشہ مذہبی کتابیں پڑھنا۔ پیشاب کرنے کے بعد آلات تناسل کو ہمیشہ دھوڈالنا چاہیئے روزانہ غسل کرنا چاہیئے۔ غذا مشروبات و محرکہ کھانا پینا۔ صحبت بد، تنہا رہنا۔ تھیٹر جانا۔ ناٹک و ناول پڑھنا۔ مشت زنی وغیرہ، ہمیشہ کے لئے ترک کر دینا چاہیئے۔ شادی

کرنے سے بھی بہت موقعوں پر فائدہ ہوتا ہے۔

استسقائے فوطہ

(HYDROCELE)

فوطہ میں آماس ہو۔ یا پانی (تین پاؤ سے ڈیڑھ سیر تک) جمع ہونے کو فتق کہتے ہیں، چوٹ لگنا۔ فوطہ کا لٹک جانا۔ فوطوں کی لوگوں کا آماوس۔ صحبت کی خرابی یا استسقاء کی وجہ سے فتق ہوتا ہے۔ کبھی درد ہونا۔ کبھی بالکل ہی درد نہ ہونا۔ خاصکر ایکادشی سے پورنماتک، یا ایکادشی سے اماوس تک یہ مرض بڑھتا ہے فوطہ اور ورید کے بڑھ جانے پر گول تربوز کی طرح ہو جاتا ہے۔ ایک ورید کے ساتھ کبھی کبھی فوطہ کی جلد اور اسکے نیچے کے حصہ کی رگیں موٹی ہو جاتی ہیں۔

علاج

سپونجیا ۳×۔ فوطہ کا آماس، سرخ رنگ اور ٹپکن کا درد۔

روڈوڈنڈران ۳×۶۔ حاد مرض میں مفید ہے (خاصکر دایاں فوطہ ماؤف ہو۔ اور اس میں درد ہو۔ یا پانی اُترنے کے پہلے اُس میں درد ہوتا ہو۔)

فوطے کی بالائی جلد سکڑتی ہو اور اوپر کے رُخ کھینچتی ہو۔ پلسا ٹیلا ۳، ۳۰۔ بایاں فوطہ ماؤف ہونے پر، خاصکر جب درد نہ ہو۔ اور آہستہ آہستہ بڑھتا جاتا ہو۔

سلکا ۶۔ اگر پورنما اور آماوس کو، ہمیشہ بیماری بڑھتی ہو۔

ہمی میلس ۱×۔ فوطہ کے ساتھ جل منوی کی ورید بڑھنے پر۔

کیلک کارب ۶، بچوں کے فتق میں۔

آرنیکا ۳۔۰، چوٹ سے پیدا ہوئی بیماری میں۔

برایونیا ۳، خاصکر پیدائشی فتق میں۔ اے پس ۶۔ آیوڈ۔ رسٹاکس ۶۔ اور سلفر ۳۰۔ کی بھی بیچ بیچ میں ضرورت پڑتی ہے۔

پچکاری کے ذریعہ فوطے سے پانی باہر نکال دینے سے اور لنگوٹ پہننے سے فائدہ ہوتا ہے۔ ضرورت پڑنے پر نشتر، لگوانا چاہیئے۔

تہیج غدہ ندی، غدہ ندی کا بڑھنا

(ENLARGEMENT OF THE PROSTATE GLAND)

بڑھاپے میں تہیج، غدہ ندی کے مزمن ہونے سے بہت تکلیف ہوتی ہے۔

اکثر لوگ کہتے ہیں کہ اس کی دوا نہیں ہے۔ لیکن مرض حاد میں فیرم پکریکم ۲x۳۔ استعمال کرنے سے بڑھنا رک جاتا ہے۔

مزمن مرض میں سوئی ڈیگو ۳x۔ یا آرج نائیٹریکم ۳x مفید ہے (SURGION) جراح کی مدد کی بھی اکثر ضرورت پڑتی ہے۔ آگے کے باب میں مرض ورم، غدۂ ندی میں سابال سیرولٹیا دوا دیکھنا چاہیئے۔

ورم غدہ ندی
((PROSTATITIS)

مردوں کے مثانہ کی چاروں طرف ایک سخت گلٹی ہے۔ اسی کو غدہ ندی (PROSTATE) کہتے ہیں مرض سوزاک کی وجہ سے اس گلٹی میں ورم ہونے پر اس کو ورم غدہ ندی کہتے ہیں۔ مقعد میں انگلی ڈالنے پر اگر غدہ ندی سوجی، گرم پر درد محسوس ہو تو سمجھنا چاہیئے کہ ورم ہوا ہے۔ مقام سیون (PERINAEUM) میں مجری بول میں اور ذکر کی جڑ میں بہت درد محسوس ہونا پاخانہ، پیشاب بند ہو جانا۔ اس مرض کی خاص رہنما علامت ہے۔

علاج

ورم کے درجۂ حاد میں پلسا ٹیلا ۳۔ اور مرکیورسیں سال ۶ مفید و کارآمد ہے مزمن ورم میں کیلی آیوڈ ۞۔ ایک گرین۔ فی خوراک کچھ عرصہ تک استعمال کرنا چاہیئے۔ مرض زیادہ مزمن ہونے پر، ٹلس ۶۔ نائیٹرک ایڈ ۳۰۔ تھوجا ۶۔ یا سابال سیرولیٹا مدرٹنکچر ۞۔ (سلائی اندر داخل کئے بغیر جن کو پیشاب نہیں آتا ان کے لئے) فی خوراک ۵ قطرے دینا چاہیئے۔

مواد پیدا ہو جانے پر، (شدید حالت میں) مرک سال ۶۔ سلفر ۞۔ اور مزمن حالت میں) سلفر ۳۰۔ یا نائیٹرک ایڈ ۳۰۔ آرنیکا ۳x۔ چوٹ کی وجہ سے چوٹ میں) ٹرنے ٹیولا ۶۔ (حلق کی وجہ سے ورم میں) ایسڈ فاس ۳x۔ (جماع کے بعد ورم میں) سنکنا اور مریض کو آرام دینا مناسب ہے۔

ورم فوطہ
(SCROTITIS)

جس کیسہ جلد میں مرد کے دونوں انثیین ہیں اسی کا نام کیس الانثیین ہے۔ (SCROTUM) ورم ہونے پر کیس الانثیین سوج کر لال اور باہر

سے اس میں زخم معلوم ہوتا ہے۔ گاڑھے مادے مریض کو جاڑے سے بخار آتا ہے
زبان سُرخ اور سیاہی مائل۔ ہڈیاں سڑی (MORTIFICATION)
سڑن وغیرہ علامات نمودار ہوتے ہیں۔

علاج

کیس الانیٹسین، سوجا۔ کڑوا۔ اور ڈنک مارنے کی طرح درد میں یا گرمی برداشت نہ ہونے پر اپس مل ۳ x ۶؛ سڑنے کے علامات ہونے پر یا سڑنے کی حالت میں ملو آرس ایلب ۳x۔ (قریب ایک ماہ کے استعمال کرنا چاہیئے۔ مرض بالکل اچھا ہو جائیگا

ورم انیٹسین اور تہیج (بڑھنا) (ORCHITIS)

سوزاک آتشک وغیرہ کی وجہ سے فوطہ اور اس کے اوپر کی جھلی میں ورم ہو جاتا ہے۔ ورم کے وقت پانی دیالٹی کی طرح کی چیز انکلتا ہے۔ آہستہ آہستہ انیٹسین آماس کر جاتا ہے۔ اور خوب بڑا اور سخت ہو جاتا ہے۔ کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی طرح کی تکلیف نہیں معلوم ہوتی۔ اور فوطہ پک جاتا ہے۔ (یعنے اس میں مواد پیدا ہو جاتا ہے۔)

اس میں مندرجہ ذیل ادویات مفید و کارآمد ہیں۔

حاد ورم میں جیلس ۳x ایکونائٹ (بخار میں) بیلاڈونا (آماس یا سُرخی ہو کر معلوم ہو) ہمی میلس ۲x۔ (ہلکا بخار۔ تشنج۔ تفکرات) استعمال کرنا اور ہمی میلس θ۔ (پندرہ گنا پانی کے ساتھ) لوشن بنا کر لگانے سے فائدہ بہت زیادہ ہوتا ہے۔

مزمن ورم میں:- اسپنجیا ۲x (سوجن اور سوئی چبھنے کی طرح درد۔) کلیمٹس ۳-۶۔ (سوزاک کی وجہ سے) مرک بن آیوڈ ۲x۔ (آتشک کی وجہ سے) اکونیم ۳۔ (نامردی) آرم مٹ ۴x سفوف ۲۰۰، عصبی درد؛ آرنکا ۶۔ سیپیا ۳۰۔ سلفر ۳۰۔ سلکا ۶۔ ہیپر ۳۰۔ مرکیوریس ۳۔ کی بیچ بیچ میں ضرورت پڑتی ہے۔ حسب ضرورت دوسری دواؤں پر بھی نگاہ رکھیں؛ اس کا خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ فوطہ لٹک نہ پڑے اسلئے لنگوٹ کا استعمال کرنا چاہیئے۔ انیٹسین اُٹھا رکھنے سے ورم کم ہو جاتا ہے۔

نامردی

(IMPOTENCH)

مردوں کی جماع کی قابلیت کم ہونا۔ یا بالکل زائل ہونے کو؛ نامردی کہتے ہیں۔ اس میں نسل پیدا کرنے کی طاقت بھی نہیں رہتی۔ جلق بہت زیادہ جماع وغیرہ اسباب سے یہ بیماری پیدا ہوتی ہے۔

اس میں مندرجہ ذیل ادویات مفید و کارآمد ہیں۔

سبال سیر ولٹیا۔ دنی خوراک۔ ۵ سے دس قطرے تک کمزوری کی وجہ سے جماع کی طاقت نہ رہنے پر؛

حاد مرض میں :۔ اگنس کیکٹس ۶x؛ ۳ مرض مزمن ہونے پر لائیکو ۳۰۔

ایسڈ فاس ۲x۔ (بہت زیادہ جماع ہونے کی وجہ سے) اناکارڈیم ۶۔ جلق یا عیاشی کی وجہ سے صحت خراب ہونے پر؛ مرض نامردی ہونے کا خیال غلط ہو؛

اگنس کیکٹس ۲x مرض خفیف ہونے پر۔ (خاصکر مرض کی شروع میں اناکارڈیم ۶ء ۲۰۰۔ نوجوان جلق یا عیاشی کی وجہ سے صحت خراب ہونے پر سمجھ لیتے ہیں کہ وہ نامرد ہوگئے ہیں۔ اور اس لئے شادی کرنا نہیں چاہتے۔ ان کے لئے یہ دوا بہت اچھی ہے۔

ایسڈ فاس ۱-۳ بہت زیادہ جماع کی وجہ سے یہ مرض ہو؛

لائیکوپوڈیم ۳۰۔ ۲۰۰۔ مزمن مرض ہونے میں خصوصیت کیساتھ مفید ہے۔

آرنکا ۳۔ یا ہائی پریکم ۱x۔ (چوٹ وغیرہ لگنے سے یہ بیماری ہونے پر۔) نکس وامیکا ۳۰۔ کونیم ۳۔ کوپرم الیٹیکم ۶x سفوف۔ ایسڈ نائیٹرک ۶۔ ۳۰۔ سلینیم ۶۔ جلس ۱x ۳۰۔ کلکیریا کارب ۳۰۔ فاسفورس ۲۰۰۔ سلفر ۶ء ۲۰۰؛ وہ دوائیں گاہے ماہے ضروری ہوتی ہیں۔ اگر یہ کل دوائیں بیکار ثابت ہوں تو بیو فو ۳۰۔ کی آزمائش کرنی چاہیئے۔

اصول :۔ خیالات پاک و صاف رکھنا چاہیئے۔ دودھ، گھی، مکھن، بیٹر وغیرہ مقوی غذا کھانا چاہیئے۔ ادویات

(APHRODISIACS)

محرک باہ کھانا زیادہ نقصان کرتا ہے۔ اخباری اشتہارات کے چکر میں پڑ کر بہت لوگ اپنی صحت ہمیشہ کے لئے کھو بیٹھتے ہیں۔

آلات تناسل کے دوسرے امراض

ضیق غلفہ۔ اُنزو۔ (گھونگھٹ کا تنگ ہونا (PHIMOSIS) یا سپاری کو ڈھکنے والا چمڑا نہ کھل سکنا۔ ضیق غلفہ پھٹ (FISSURES) جانے پر، ہونے پر، رسٹاکس ۶۔ (جلد کھجلانے پر) کنابس ۳x۔ (آماس سُرخ رنگ اور گرم ہونے پر) مرض سوزاک عام میں اُنزو یا ضیق غلبہ دیکھئے۔)

الٹا اُنزو:۔(PARAPHIMOSIS) یا سپاری کو ڈھکنے والا چمڑا۔ سپاری کو نہ ڈھک سکے۔ کالوسنتھ ۶۔ سوزاک عام میں، اُلٹا آنزو، ملاحظہ ہو۔

ورم حشفہ (سپاری کی سوجن) (BALANITIS) یا سپاری کے بلغمی جھلی کا ورم اور مواد نکلنا۔ نائٹرک ایسڈ ۶۔ (ذکر کی جلد کھجلانے پر۔) جلن ہونے پر، یا اوپر پھنسیاں ہونے پر، یا پٹری پڑ جانے پر) پلساٹیلا ۶۔ (چمڑے کے نیچے زرد رنگ کا پانی یا مواد نکلنے پر) تھوجا۔ ۳۔ (بلغمی پھنسیاں ہونے پر گرم پانی اور صابن سے متورم جگہ کو ہمیشہ دھو کر صاف رکھنا چاہیئے۔ (سوزاک عام میں ورم حشفہ ملاحظہ ہو۔)

جلق (MASTURBATION) یعنی ہاتھ کسی دوسرے غیر طبعی طریقہ سے انزال منی کرنا۔ کینتھرس ۶x۱۔ (مردوں کے لئے) پلٹینا ۶ (عورتوں کے لئے) آرگینم میزورنیا ۳۔ غذا کے تھوڑی دیر پہلے استعمال کرنے سے یہ بُری عادت چھوٹ جاتی ہے۔ لڑکے اور لڑکیاں یہ گناہ نہ کریں۔ اس برولی کو ہمیشہ نظر رکھنا چاہیئے۔ صاف ستھرا رہنا۔ صاف ہوا کا استعمال کرنا وغیرہ اصول صحت کی پابندی کرنا چاہیئے۔ مشت زنی کی عادت ترک کرنے کے بعد احتلام ہو سکتا ہے۔ محنت برابر کرنا اور دل کو پاک صاف رکھنا چاہیئے۔

مشت زنی کی وجہ سے مرض میں:۔ فاسفورس ۶۔ ۲۰۰ سلفر ۱۲۔ اور ایسڈ فاس ۱۔ ۳۰۔ دوائیں نہایت مفید و کارآمد ہیں۔

جلق جماع (CONJUGAL ONANISM) افزائش نسل کو روکنے کی خواہش سے اجماع کے وقت ذکر پر غلاف (PROTECTOR) چڑھا لینا یا جماع کے وقت انزال کے کچھ پیشتر نکال لینا وغیرہ کو جلق جماع کہتے ہیں۔

اس سے جسم کی تندرستی اور دل کی خوشی بالکل زائل ہو جاتی ہے۔ ایک معالج کا بیان ہے کہ اس کا نتیجہ مشت زنی سے بھی بڑا ہوتا ہے۔ فاسفورس ۳، ۳۰۔ مناسب غذا آب و ہوا کی تبدیلی اور کم از کم ایک ہفتہ کے وقفہ سے اچھی طرح جماع مناسب ہے۔

مفصل حالات اور علاج کے لئے کم از کم ہماری کتاب موسومہ جنسی بیماریاں طبع ثانی کا بیان جلق، ملاحظہ فرمائیے۔

زیادہ خواہش جماع:۔ پلٹینا ۶-۲۰۰۔ (عورتوں کے لئے) پکرک ایسڈ ۶۔ (مردوں کے لئے)

آلات تناسل کی کمزوری اور جماع کی از حد خواہش:۔ ایسڈ فاس ۱-۶۔ جلس ۱x-۳۰۔ (ذکر کی لاغری میں) ایسون کارب ۳x، گریفائٹس ۶۔

(عورتوں کو جماع کی خواہش نہ ہونے پر) طبعی کمزوری یا زیادہ قضیب کی حرکت سے مردوں کا قضیب بالکل کمزور یا بیکار ہو جانے پر سبال سیرولٹیا Q۔ (فی خوراک ۵ سے، قطرے تک) روزانہ ۲ مرتبہ استعمال کرنے سے اکثر بہت فائدہ ہوتا ہے۔

تھوڑی کمزوری میں۔ کیلک کارب ۶؛ بالکل ناقابل ہونے پر جلس Q۔ خاصکر ذکر بالکل کمزور ہونے یا قوت الستادگی نہ ہونے پر۔)

دوسری دواؤں کے لئے ہماری کتاب موسومہ جنسی بیماریاں، دیکھنا چاہیئے۔

زیادہ جماع کی وجہ سے ناقابل ہونے پر لائیکوپوڈیم ۳۰۔ ایسڈ نائیٹرک ۶-۳۰۔ ولائیکو سے فائدہ نہ ہونے پر اگنس کیکٹس ۱) نامردی کا باب دیکھیئے۔

سوزاک اور آتشک وغیرہ امراض کا حال اور علاج کے لئے مندرجہ ذیل باب، امراض زہریہ ملاحظہ فرمائیے۔

امراض زہریہ۔ امراض خبیثہ
(VENEREL DISEASES)

آتشک سوزاک۔ آلات تناسل کی خرابی سے پیدا ہوئی بماریاں ہیں اسی سے ان کو امراض زہریہ خبیثہ کہتے ہیں۔ یہ مرض متعدی ہے۔ امراض زہریہ کے متعلق عام فہم باتیں اور ان کا علاج مندرجہ ذیل ہے۔

(مفصل حالات کے لئے مقصد (ب) سوء المزاجی اور اس کا دفعیہ ملاحظہ ہو۔)

آتشک۔ گرمی (SYPHILIS)

جس کو آتشک ہو اس کے ساتھ جماع کرنے کے بعد تندرست انسان کے آلہ تناسل میں زخم (CHANCRE) پیدا ہونا اس بیماری کی خاص علامت ہے زخم اگر بڑا ہو تو اسکو باد فرنگ یا آتشک حقیقی (HARD CHANCRE) کہتے ہیں زخم ہونے پر اسکو آتشک مجازی (SOFT-CHANCRE) کہتے ہیں۔ آتشک حقیقی میں خون خراب ہو جاتا ہے (یعنی سارا جسم خراب ہو جاتا ہے۔) اور آتشک مجازی میں جسم خراب نہیں ہوتا۔ پہلے ڈاکٹروں کی رائے تھی کہ آتشک حقیقی اور آتشک مجازی ایک مرض کی دو شکلیں ہیں۔ لیکن اب بغیر کسی شک و شبہ کے یہ ثابت ہو گیا کہ یہ دوسری بیماری ہے۔ یعنی دونوں مختلف قسم کے متعدی زہر (VIRUS) یا جراثیم (BACILLUS) سے پیدا ہیں۔ پہلے مرض آتشک اس میں نہ تھا۔ شاید یوروپین نے یہ مرض اس ملک میں پھیلایا ہے اسی سے اس کا دوسرا نام مرض فرنگ ہے۔*

(ا) آتشک حقیقی

ٹریپونا پیلی لائیڈم یا اسپائروکٹیا پیلی ڈا (TREPONEMA PALLIDUM) (OR SPIROCHAETA PALLIDA) کے جراثیم آتشک حقیقی کے خاص اسباب ہیں۔ یہ جراثیم یا متعدی زہر کسی طرح تندرست جسم میں داخل ہونے پر مرض پیدا ہوتا ہے۔ آتشک حقیقی جس کو ہو اس کے ساتھ مجامعت کرنا اور

---

* یہ مرض گرمی کہلاتا ہے۔ قریب ۳۰۰ برس بیشتر سندھ کے باشندے بھاؤ مصر نے اپنی مشہور کتاب بھاؤ پرکاش میں مرض فرنگ کے بارہ میں لکھا ہے کہ فرنگیوں کو یہ بیماری اکثر ہوا کرتی ہے۔ اس لئے عالموں نے اس کو مرض فرنگ کہا ہے۔ (۱) سر ڈاکٹر پرپھولیا چندر راے نے کتاب موسومہ HISTORY OF THE HINDU (CHEMISTRY) میں بھی مرض فرنگ کا بیان لکھا ہے۔

خراب زخم کا چھونا اور رطوبت لگنا۔ مریض کے کپڑے اور انگوچھا۔ کاغذ۔ حقہ گلاس، استرا وغیرہ چیزیں کام میں لانا۔ لاپرواہی سے مریض کی تیمارداری۔ یا خدمت کرنا وغیرہ بہت طریقوں سے یہ زہر تندرست جسم کے کسی پتلے یا کٹے ہوئے چمڑے سے یا بلغمی جھلی کے راستہ سے اس جسم میں داخل ہو جاتا ہے

مجامعت سے پہلے اگر ماں باپ میں یہ مرض ہو تو اولاد میں بھی آسکتا ہے تندرست جلد کے کسی پتلے یا کٹے ہوئے حصہ میں یا بلغمی جھلی میں یہ زہر لگ کر جب خون میں مل جاتا ہے تو وہاں زخم ہو جاتا ہے۔ یہ زخم سب سے پہلے آلات تناسل میں ہوتا ہے۔ لیکن اکثر ہونٹھ، ہاتھ کی انگلی وغیرہ دوسرے حصہ جسم میں بھی یہ زخم پہلے نمودار ہوتا ہے۔ عموماً عورت اور مرد دونوں میں سے کسی ایک کو بھی زخم ہونے سے جماع کے بعد قریب تین ہفتوں میں (یہ زہر مرد سے عورت اور عورت سے مرد کے آنہ مجامعت میں آتا ہے۔

شروع میں ایک سرخ، سخت، بلا درد کے ایک پھنسی پیدا ہوتی ہے اس کے بعد آنہ مجامعت سے زہر جسم کے دوسرے حصوں (ہونٹھ، زبان، انگلی، پستان کی گھنڈی، ناف، ران، مقعد وغیرہ) میں پھیل جاتا ہے۔

یہ خوفناک مرض تمام جسم کو خراب کر ڈالتا ہے اسی وجہ سے اس کو "آتشک عام" کہتے ہیں۔ اسی کا دوسرا نام "گرمی"، "مرض فرنگ" یا "سفلس" ہے۔ آتشک عام میں سب سے پہلے اس جگہ جہاں زہر چھو گیا ہو، پھر خون میں اور آخر میں جسم کی رگوں میں یہ بیماری پھیل جاتی ہے۔ آتشک عام کا زہر پھیل جانے پر عرصہ تک یا تمام زندگی اس کا خراب اثر جھیلنا پڑتا ہے اس لئے اس کا علاج ہوشیاری اور خبرداری سے کرانا چاہیے۔

آتشک کا زہر جسم میں پیوست ہونے کے وقت سے جب تک زخم نمودار ہو تب تک اسکو مرض آتشک کا زمانہ حضانت (INCUBATION STAGE) کہتے ہیں۔ اس زمانے کا وقت تقریباً دس سے نوے اکثر ۲۰-۲۰ دن ہے۔ اس زمانہ میں مریض کے جسم پر کوئی علامت نہیں دکھائی دیتا ہے۔ زمانہ حضانت کے آخر میں یہ مرض یکے بعد دیگرے تین درجوں میں نمودار ہوتا ہے۔

(۱) درجہ ابتدائی (PRIMARY STAGE) زہر پھیلنے کے تین ہفتہ بعد ماؤف جگہ کھجلانے لگتی ہے (کبھی کبھی سخت) معلوم ہوتی ہے۔ اس کے بعد وہاں مٹر کی طرح سخت، بغیر مواد کے ایک گول زخم ہو جاتا ہے۔ اس زخم کے چاروں طرف کا کنارا ابھرا اور سخت، بیچ کا حصہ گہرا ہوتا ہے۔ اور زخم کے نزدیک کے پٹھے کی گلٹیاں آہستہ آہستہ بڑھنے اور سخت ہونے لگتی ہیں۔ (یعنی باگھی اور بد پیدا ہو جاتی ہے۔) ایک ڈیڑھ ماہ بعد زخم آہستہ آہستہ آرام ہونے لگتا ہے۔ بد بھی کچھ کچھ بیٹھ جاتی ہے۔ لیکن کچھ بڑھنے کی علامت موجود رہتی ہے۔ مناسب علاج نہ ہونے کی وجہ سے اگر آرزِ مجامعت کچھ سڑ کر گر جائے تو سمجھنا چاہیئے کہ حالت نازک ہے۔ جب تک تمام زخم اور بد موجود رہے۔ اس وقت تک ابتدائی زمانہ رہتا ہے۔ اس زمانہ ابتدائی کا وقت دو ہفتہ سے چھ ماہ تک ہے۔

(۲) درجہ ثانوی (SECONDARY STAGE) مذکورہ بالا ابتدائی زمانہ میں زخم پیدا ہونے کے تین چار ماہ بعد مریض کو بخار، کمزوری، اور درد سر، کمیٔ خون۔ زخم، گلا۔ بلغمی جھلی میں زخم، امراض جلدی، زیادہ ورم بالوں کا جھڑنا۔ جوڑوں اور ہڈیوں میں درد وغیرہ علامات نمود ہو سکتے ہیں۔

زمانہ ثانوی میں مریض کا تمام خون خراب اور زہریلا ہو جاتا ہے۔ زمانہ ثانوی کا وقت ایک سے پچاس سال تک ہے۔

(۳) درجہ ثالث (تیسرا درجہ) (TERTIARY STAGE) دو تین سال میں درجہ ثانوی کی علامت اچھی طرح آرام نہ ہو جانے پر یا مریض کچھ اور اچھا رہنے کے بعد آہستہ آہستہ درجہ ثالث (تیسرے درجہ) میں آجاتا ہے۔ اس حالت میں جسم کے نسیج، رطوبت، خون، ہڈی اور گوشت اندرونی کل عضو ماؤف ہو کر غارت ہونے لگتے ہیں۔ منھ، غذا کی نالی جلد وغیرہ میں زخم ہو جانا اور مواد جمع ہونا۔ گوشت، ہڈیاں، دل وغیرہ خاص طور سے ماؤف ہو جاتے ہیں۔ ہڈیوں کے اوپر کی جھلی، فوطہ، دماغ، جگر وغیرہ میں ابھار (GUMMATA) پیدا ہونا اس درجہ ثالثی

کے مخصوص علامات ہیں۔ اس درجہ کا زمانہ نامعلوم ہے۔
(دوسری اور تیسری حالت میں مختلف طریق پر علامات نمودار ہوتے ہیں)
ان کا حال ایک چھوٹی سی کتاب میں بیان کرنا ناممکن ہے مفصل حال اور علاج کیلئے ہماری کتاب "جنسی بیماریاں" اردو ایڈیشن ملاحظہ ہو۔) مریض آتشک کی تکلیف غروب آفتاب سے طلوع آفتاب تک۔ (یعنی رات میں بڑھ جاتی ہے۔)

علاج

اگر یہ کہا جائے کہ پارہ اور مرکری ضرورت کے مطابق اس مرض کی بہترین دوا ہے تو نامناسب نہ ہوگا۔ بلکہ آتشک کے درجہ ابتدائی اور درجہ ثانوی میں صرف مرک سول ہی اصول کے مطابق استعمال کرنے سے مرض کم ہونے لگتا ہے۔ پہلے آتشک کے زخم میں اور درجہ ثانوی کے گلے ہوئے زخم اور مواد بھرے پھوڑے میں یہ زیادہ فائدہ کرتا ہے۔ زخم نمودار ہوتے ہی مرک سول کا استعمال شروع کرنے سے بدا اکثر نہیں پکتی۔

اگر آتشک سخت قسم کی ہو تو مرک سول کے عوض مریض کو ابتدائی۔ اور ثانوی درجہ میں مرک پرو لو آیوڈ ۲۵ x ۱۔ استعمال کرنا چاہیئے۔ مرض کے تیسرے درجہ میں کیلی آیوڈ ۵۔ (فی خوراک ۵ گرین) ۳۰ دوا ہے۔
کم سے کم دو سال تک علاج ہونے سے مرض آرام ہو جاتا ہے۔ مرض کے ابتدائی ثانوی کل حالتوں میں بیچ بیچ میں (یعنے ۲ و تین ماہ بعد) سفلینم ۳۰۔ ایک ایک خوراک استعمال کرنا چاہیئے۔ سفلینم کے دو روز بعد اور دو روز پہلے کوئی دوسری دوا نہ کھانی چاہیئے۔

مذکورہ دوا کو مدد دینے کے لئے مندرجہ ذیل ادویات (موقعہ موقعہ پر ضروری ہونے سے) استعمال کرائی جاتی ہیں:۔ بد کے بڑھنے پر فائٹولکا ۳۔ پھنسیاں جن میں مواد یا چھلکے ہوں گریفائٹس ۶۔ تانبے کے رنگ کے چھلکے میں سلفر ۶۔ بہت مواد جمع ہونے پر سلکا ۶۔ زخم پیدا کرنے والا اخراج یا جلن کے درد میں آرسنک ۶۔ گلٹیاں ماؤف ہونے پر، ناک میں زخم ہونے پر، یا ناک کا گلنا شروع ہونے پر آرم مٹیالیکم ۶۔

مرض کے مزمن حالت زخم خبیث یا بہت زیادہ پارہ کا ناجائز استعمال کرنے پر ایسڈ نائیٹرک ۶ بستہ یا تھوڑی ہونے پر تھوجا ۶۔ بہت زیادہ مقدار میں پارہ (مرکری) استعمال اور آتشک کے زہر کے مل جانے سے پیدا ہوئے مریض کے جسم کے علامات۔ د جیسے ہڈیاں، مسوڑھا وغیرہ ماؤف ہونے پر۔ اسلفر ۶، ۳۰۔ رات میں ہڈیوں میں زیادہ درد ہو تو مزریم ۶۔ آنکھوں کی بیماری میں سنابیرس ۳ x سفوف۔ وجع مفاصل میں کیلی آیوڈ مدر ٹنکچر ۳۰۔

علاج معاون

نیم کی پتی کو اُبال کر اسکے پانی سے زخم دھونا اور اس پر گیندہ کی پتی کا عرق یا کیلنڈولا۔ خارجًا استعمال کرنا چاہیئے۔ اگر بدبک جائے تو تین چار گھنٹہ کے وقفہ سے اس پر السی کی پولٹس باندھنا چاہیئے۔

رات میں جاگنا۔ مچھلی، گوشت، دہی یا میٹھائی کھانا شراب پینا۔ یا کوئی اور نشہ آور شئے کھانا یا پینا۔ تمباکو کھانا وغیرہ ممنوع ہے۔ غذا مقوی لیکن ہلکی ہونی چاہیئے۔ بخار نہ ہونے پر روزانہ گرم پانی سے غسل کرنا چاہیئے۔

مریض کو دانت ہمیشہ صاف رکھنا چاہیئے۔

زندگی میں کسی طرح بجز ایکمرتبہ کے آتشک عام نہیں ہوتا (مقصد ب، ملاحظہ ہو)

آتشک مولودی۔ آتشک موروثی۔ آتشک پیدائشی

(HEREDITARY SYPHILIS)

آتشک مکسوبہ کی نسبت موروثی آتشک زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔

بچہ کے ڈیڑھ دو ماہ بعد ولادت یا اس کے اندر ہی بچہ کے چوتڑ، پیٹ ہتھیلی اور پیروں میں زخم ہو جاتے ہیں۔ (آتشک کے دوسرے درجہ میں جلدی بیماری نمودار ہوتی ہے) ناک بیٹھ جاتی ہے اور جسم آہستہ آہستہ کمزور ہونے لگتا ہے۔

علاج:۔ حاملہ کے لئے مرک سول ۶ اور بچہ کے لئے پیدا ہوتے ہی مرک سول مفید ہے۔ زخم کو روز گرم پانی سے دھونا چاہیئے۔

(آتشک عام اور پیدائشی آتشک کے متعلق، قابل معلوم ہونے کی باتیں اور علاج کے لئے مقصد (ب) سوء المزاجی اور اس کا دفعیہ ملاحظہ ہو۔)

زخم آتشک مجازی (CHANCROID)

جراثیم ڈگریز (DUCREY'S BACILLUS) قشتگی زخم کا خاص باعث ہے۔ جراثیم آتشک تندرست آدمی کے جسم میں محض مریض کی صحبت یا چھونے کی وجہ سے داخل ہو جاتا ہے۔ تو اس مرض کو زخم آتشک مجازی کہتے ہیں اس مرض کا زہر جسم میں داخل نہیں ہوتا۔ صرف ذکر پر زخم ہوتا ہے کل جسم خراب نہیں ہوتا۔ اسلئے آتشک حقیقی کی طرح یہ خطرناک نہیں ہوتا ہے۔ اور جلد اچھا ہو جاتا ہے۔

اس میں صحبت کے بعد تین روز کے اندر ہی اندر ذکر پر زخم ظاہر ہوتا ہے زخم ایک سے زیادہ بھی ہوتے ہیں۔ بظاہر معمولی زخم رہتا ہے۔ نرم پڑ دار د اس سے بھی مواد نکلتا ہے۔ کبھی کبھی سڑنے لگتا ہے۔

زخم کا کنارہ ابھار رہتا ہے۔ بیچ کا حصہ کم گہرا اور نیچے کا حصہ اسفنج کی طرح نرم و سوراخ دار۔ اس مرض کے ہونے کے تین ہفتہ بعد، بد نکلتی ہے۔ یہ بد بڑی ہوتی ہے۔ اور اس میں مواد ہوتا ہے۔ لیکن آتشک حقیقی میں بد کی زیادہ گلٹیاں ہوتی ہیں چھوٹی ہوتی ہیں۔ اور ان میں پیپ نہیں پڑتی۔ عموماً آتشک مجازی دو ماہ میں اچھی ہو جاتی ہے لیکن ٹھیک طور سے علاج نہ ہونے سے اگر آنت سڑنے لگے اور گل کر گر جائے تو مریض مر سکتا ہے۔ اسلئے ہوشیاری سے علاج کرانا چاہیئے۔

علاج :- مرک سول ۲x بسفوف ۶۔ کے استعمال سے اس مرض کا زخم اور بد اچھا ہوتا ہے۔ اگر سول سے فائدہ نہ ہو تو نائیٹرک ایسڈ ۳۔ یا ۶ دینا چاہیئے۔ زخم اگر سڑنے لگے تو آرسنک ۳۰ کا استعمال مفید و کارگر ثابت ہوا ہے

علاج معاون :- آتشک حقیقی کے بیان میں علاج معاون اور مقصد (ب) ملاحظہ ہو۔ اس مرض کے تین قسم کے زخم مع سکڑے ہوئے زخم کی علامات کے بیان کے لئے ہماری کتاب موسومہ جتندر یہ روگ (سچترا۔ ہندی ایڈیشن) ملاحظہ ہو۔

سوزاک (GONORRHOEA)

مریض سوزاک کے ساتھ جماع کرنے کے بعد تندرست آدمی کے مجری بول یا پیشاب میں جلن ہونا اور وہاں سے پیپ کا اخراج ہونا۔ سوزاک کی خاص علامت ہے۔ کئی ہفتہ بعد اگر مریض سوزاک کو مستہ، کمی خون، وغیرہ تمام خراب کرنے والے علامات ظاہر ہوں، تو اسکو سوزاک عام کہتے ہیں۔ اور اگر مستہ کمی خون وغیرہ تمام جسم کو خراب کرنے والے علامات نمودار ہوں اور علیحدہ علیحدہ زہر سے پیدا ہوتے ہیں۔

(۱) سوزاک عام

جراثیم گنوکاکس (GONOCOCCUS) سوزاک عام کا خاص سبب ہے۔ یہ جراثیم یا متعدی زہر (VIRUS) کسی طرح تندرست انسان کے جسم میں داخل ہونے سے بیماری ہوتی ہے۔ مریض سوزاک عام کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا زہریلی رطوبت کا چھونا۔ مریض کی خدمت یا علاج کرنا وغیرہ بہت اسباب سے یہ زہر تندرست جسم میں داخل کر سکتا ہے۔ ولادت سے پہلے والدین کو یہ مرض ہونے پر یہ زہر تندرست شخص کے مجری بول کے ذریعہ اندر جاتا ہے۔ اور پہلے وہاں کے بلغمی جھلی مو[illegible] ہوتی ہے۔ اسکے بعد وہاں سے رطوبت نکلنے لگتی ہے جیسے مریضہ سوزاک کے [illegible] جماع کرتے وقت یہ بیماری مرد کے مجری بول پر حملہ کرتی ہے۔ اسکے بعد وہ مجری بول سے براہ راست، منھ۔ آنکھیں وغیرہ دوسرے حصوں پر بھی پھیل جاتی ہے۔ اور جس مرد کو سوزاک ہو اس کے ساتھ جماع کے وقت عورت کے مجری بول اور آلات تناسل پر بھی بیماری کا حملہ ہو سکتا ہے۔ مردوں کے مجری بول کے نسبت عورتوں کا مجری بول چھوٹا ہوتا ہے۔ اس لئے عورتوں کو سوزاک اتنا تکلیف دہ نہیں ہوتا ہے۔

سوزاک کا زہر مردوں کے تندرست جسم میں داخل ہونے کے بعد ایک دو دن میں مجری بول کا بیرونی منھ (MEATUS URINARIUS) کھجلایا کرتا ہے۔ اور سرخ ہو جاتا ہے۔ اور وہاں سے سفید رطوبت اخراج پایا کرتی ہے۔ اور دو تین روز بعد ذکر سوج جایا کرتا ہے۔ پیشاب کے وقت تیز جلن اور تیز درد پیدا ہوتا ہے۔ اور دودھ کی طرح یا خون آلودہ زیادہ مقدار میں زرد یا سبز گاڑھی رطوبت یا پیپ نکلا کرتی ہے۔ پٹھے، ران، فوطہ،

وغیرہ اکڑنے لگتے ہیں۔ یا درد ہونے لگتا ہے۔ اور ذکر کچھ سخت ہو جاتا ہے اور دوسرے مقامات بھی ماؤف ہو سکتے ہیں۔ اور آخر میں (یعنی دو تین ہفتہ بعد) رطوبت علی الترتیب پتلی، بلغم اور پیپ آلودہ، یا پتلی سبز مائل ہوا کرتی ہے۔ اور جلن کم ہو جاتی ہے جب تک سفیدی مائل رطوبت نکلتی ہے تب تک سوزاک کا ابتدائی زمانہ (قیام کا وقت ہمیشہ دو تین روز) جب تک گاڑھی پیپ نکلتی ہو تب تک مرض کا زمانہ شدید حاد (اس کا زمانہ قیام نا معلوم غالباً تین چار ہفتہ) ہے۔ زمانہ مزمن کا دوسرا نام قرحہ (GLEET) ہے۔

تندرست عورت کے جسم میں سوزاک کا زہر پھیلنے سے فرج سوجی، سرخ اور پر درد ہوتی ہے۔ اور اس سے رطوبت اخراج پاتی ہے۔ پیشاب میں جلن ہوتی ہے۔ اور پھر کل آلات تناسل پر حملہ ہوتا ہے۔ اسکے بعد جلن، اور تکلیف کم ہو جاتی ہے۔ اور بیماری شفا کی طرف رخ کرتی ہے۔ ہومیوپیتھک مناسب دوا کا استعمال کرنے کے علاوہ سوزاک کا زہر جسم سے پوری طرح نکل جاتا ہے اگر علاج غلط نہ ہو تو اخراج ہمیشہ سات آٹھ ہفتہ میں بند ہو جاتا ہے۔ اور معلوم ہونے لگتا ہے کہ بیماری آرام ہو رہی ہے۔ لیکن تھوڑا ہی نقص ہونے سے سوزاک کے برے نتائج معلوم ہونے لگتے ہیں۔ (جیسے ذکر کی سختی، ٹیڑھا ہونا۔ ورم حشفہ، اختناق الغلفہ، ورم فوطہ۔ ورم فرج۔ خونی پیشاب، بدن پر مسّہ، ورم چشم۔ بدّ۔ وجع مفاصل عرصہ تک قرحہ کا قیام اور اس سے پیدا ہوا مجری بول کا سکڑنا۔ پیشاب رکنا۔ وغیرہ۔ سوزاک، اور اس کے بعد کے امراض کا علاج مندرجہ ذیل ہے۔ (مفصل حالات کے لئے ہماری کتاب موسومہ جنسی بیماریاں اُردو ایڈیشن ملاحظہ ہو)

مریض سوزاک کی تکلیف

طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک دن میں بڑھتی ہے۔

علاج

زمانہ ابتدائی میں سیپیا۔ ۳۔ زمانہ شدید حاد میں ایگو نائٹ ۲ x۔ (ورم کی ابتدائی حالت میں بخار ہونے پر) اور کنابس سٹائیوا Q۔ ایکون کھانسیے

ورم کم ہو جاتا ہے۔ (بار بار پیشاب، مواد آنا، خونی پیشاب، تیز جلن وغیرہ علامات میں زنانہ مرض میں): ۔ تھوجا ۶۔ ۳۰۔ نائیٹرک ایسڈ ۳۔ ۳۰۔ (خاصکر پہلے مرکری یا پارہ استعمال کرایا جائے۔)

عورتوں کے سوزاک میں :۔ کوپیوا ۳ x۔ اور سیپیا ۳۔ مفید ہے۔

ڈاکٹر ای جونس،۔ فرماتے ہیں کہ جسم سے سوزاک کا زہر پوری طرح نکالنے کے لئے بہت عرصہ تک تھوجا استعمال کرنا بہت ضروری ہے۔ اور وہ کہتے ہیں۔ کہ بیماری کی حالت کے مطابق خواہ کوئی دوا کھائی جائے۔ لیکن روزرات میں سونے کے پہلے تھوجا ۳۔ دس قطرے استعمال کرنا چاہیئے۔ اس طریقہ سے زہر سوزاک جسم سے بالکل نکل جاتا ہے۔ (ہومیوری کارڈر فروری ۱۹۲۳ء) کیلئے مندرجہ بالا ادویات سے ہمیشہ بیماری اچھی ہونے لگتی ہے بعد کے امراض کے لئے اور دواؤں کی ضرورت پڑتی ہے۔

ورم حشفہ :۔ علامت (یعنی سپاری پر بیماری ہو کر اس کے بلغمی جھلی میں ورم ہونے پر۔ اور زیادہ مواد نکلنے پر) مرک سول ۶۔ استعمال کرنا۔ اور سپاری کو صاف کر کے کلینڈیولا θ۔ (دس قطرے ایک آؤنس پانی میں) لوشن سے سپاری کو تر رکھنا چاہیئے۔

ضیق الغلفہ ہونے یعنی ذکر کے اگلے حصہ کی جلد نہ کھل سکنے پر:×

مرک سول ۶۔ گوائیکم ۲ x۔ کا استعمال کرنا۔ اور ہیمیلس θ۔ (دو بوند ایک آؤنس پانی کے لوشن سے نائزہ تر رکھنا چاہیئے۔

اختناق الغلفہ ہونے پر (یعنی ذکر کے اگلے حصہ کی جلد سے نہ ڈھک سکنے پر) مرک سول ۶۔ استعمال کرنا اور ہائی پریکم θ۔ (دو قطرے ایک آؤنس پانی کے لوشن سے سپاری کو تر رکھنا چاہیئے۔

×۔ ذکر کے اگلے حصہ کی جلد بہت سوجنے اور متورم ہونے کی وجہ سے اس کا شگاف بند ہو جاتا ہے۔ اسی سے مواد اچھی طرح نہیں نکل پاتا اور جلد اچھی طرح کھولی اور بند بھی نہیں کی جا سکتی۔ دوا سے اگر فائدہ نہ ہو تو سرجن کی رائے لینی چاہیئے۔

ورم غدہ مذی ملاحظہ ہو

ورم خوطہ میں :۔ فائٹولکا ۲۔ کلیمیٹس ۳۔ اے پس۔ آر سے نکم البم وغیرہ

ورم فرج میں :۔ کارب (بمپس ۶۔ بیلاڈونا۔ ایکونائٹ اور سلفر۔

خونی پیشاب میں :۔ کینتھرس ۳ x ۳۰ (اس کتاب کی آلات بول کے بیماری کا باب خونی پیشاب ملاحظہ ہو۔) ہمامیلس۔ ٹربنتھنا وغیرہ بھی مفید ہیں۔

وجع مفاصل :۔ تھوجا ۳۰۔ فائٹولکا ۳ (سوزاک سے پیدا ہوئے وجع مفاصل کی بہترین دوا ہے) پلساٹیلا ۶۔ (رطوبت رک جانے کی وجہ سے پیدا ہوئے وجع مفاصل میں) برایونیا ۳۔ آرجنیٹم نائٹریکم ۶۔ نائیٹرک ایسڈ ۶ ۔ ۳۰ :

قرحہ :۔ یعنے درجہ سوئم کا اخراج) بہت عرصہ تک رہنے پر تھوجا ۳۰ ! نائیٹرک ایسڈ ۶۔ ہائیڈراسٹس (۱۰ حصہ) گنے پانی میں ملا کر اس سے پچکاری دینے سے فائدہ ہوتا ہے۔ اخراج رطوبت کی اور دواؤں کیلئے سوزاک مقامی ملاحظہ ہو۔

مجری بول کے سکڑنے میں :۔ (یعنی مجری بول کے سکڑنے کی حالت میں پیشاب ہوتے وقت شروع میں پیشاب خلاصہ نہیں ہوتا۔ اور اس کے بعد بالکل نہیں ہوتا۔) کینتھرس ۳ x ۳۰ استعمال کرنا اور گرم پانی سے غسل کرنا چاہیئے۔ ضرورت ہونے پر کیتھیٹر (CATHETUR) پیشاب کرانا پڑتا ہے اس کے بعد آرنکا ۳۔ استعمال کرنا چاہیئے۔ (مجری بول کا سکڑنا ملاحظہ ہو)

علاج معاون

مریض کو لٹانے سے بالائی حصہ کچھ اوپر رکھنا چاہیئے اور صاف ستھرا رکھنا چاہیئے۔ گوشت۔ مچھلی، ترشی اور غذا مرغن۔ تمبا کو بھوڑا اور اڑپنیا گھوڑا یا سائیکل کی سواری، زیادہ محنت کرنا منع ہے۔ خواہش کے مطابق پانی پینا۔ دودھ۔ اور مصری کا شربت، لیموں کا عرق فائدہ کرتا ہے۔

ضرورت پر لنگوٹ استعمال کرنا چاہیئے۔

سوزاک عام کا زہر، اور آتشک عام کا زہر ایک مرتبہ جسم میں پھیل جانے پر ہومیوپیتھک طریقہ کی منتخب دوا کے استعمال کے بغیر آسانی سے نہیں نکلتا۔ اسلئے زندگی میں کسی کسی کو دوسری مرتبہ آتشک یا سوزاک نہیں ہوتا۔ مقدمہ (اب) ملاحظہ ہو۔

مقامی سوزاک

ایک قسم کا متعدی زہر (VIRUS) اس بیماری کا خاص سبب ہے۔ یہ زہر تندرست جسم میں داخل ہونے پر وہ جسم کی ایک جگہ (یعنی آلات بول) پر حملہ کرتا ہے۔ تمام جسم خراب یا زہریلا نہیں کر پاتا۔ اسی سے اسکو سوزاک مقامی کہتے ہیں۔ سوزاک مقامی اور سوزاک عام دونوں میں پھیلنا۔ حملہ کرنا ورم، بلغم آلودہ مواد[1] ایک ہی طرح کا ہوتا ہے۔ اس لئے پہلے دونوں مرضوں کا فرق بتانا آسان نہیں۔ لیکن کئی ہفتہ ہوجانے پر اگر ذکر کے چاروں طرف گوبھی کے پھول کی طرح گوشت کا لوتھڑا، (مسّہ) اور گمی خون سے کل جسم خراب ہونے کی علامت نہ ظاہر ہو تو خیال کر لینا چاہیئے کہ مریض کو سوزاک مقامی ہوگیا ہے۔ اچھی طرح علاج ہونے پر کئی ماہ میں مقامی سوزاک کا زہر جسم سے دور ہوتا ہے[2]۔ اس ملک میں سوزاک کے مریض زیادہ تر سوزاک مقامی میں مبتلا ہوتے ہیں۔

علاج

پٹروسلینم Q۔ فی خوراک پانچ چھ قطرے کئی روز تک استعمال کرنے سے مرض بالکل جاتا رہتا ہے۔ اگر اس سے اچھا نہ ہو تو اخراج کے قسم کا خیال رکھ کر علاج کرنا چاہیئے؛ جیسے خون کے اخراج میں کینتھرس ۳x-دودھ کی طرح اخراج میں کوپیوا ۳x؛ پانی کی لیسدار اخراج میں کنابس سٹائیوا- ۱x-

---

[1] دونوں قسم کے مرض سوزاک میں اور ورم مجری بول ایک ہی قسم کا بلغم۔ پیپ کا اخراج ہوتا ہے۔ اسکے علاوہ گرم، مشت زنی، زیادہ جماع وغیرہ اسباب سے بھی اخراج ہوا کرتا ہے۔ اسلئے اس طرح کا اخراج دیکھتے ہی یہ سمجھنا چاہیئے کہ سوزاک ہوگیا ہے۔

[2] اس کتاب کے شدید اور مزمن مرض کے علامات کے مطابق ناظرین سمجھ سکتے ہیں کہ مقامی سوزاک ایک نیا مرض ہے۔ کیونکہ اس میں درجہ ابتدائی درجہ شدید اور درجہ مزمن، درجے علی الترتیب ہوا کرتے ہیں۔ اور سوزاک عام۔ ایک زندگی کا مرض اسلئے ہے کہ اس میں اول اور دوئم درجے موجود رہتے ہیں۔ اور تیسرا درجہ نہیں ہوتا۔ (مقصد ب، سوء المزاجی: اور مس کا علاج ملاحظہ ہو۔)

بلغمی اخراج میں کیپسیکم ۳ - مواد کے اخراج میں نیٹرم میور ۳ - زرد اخراج میں ہیپر سلفر ۳۰ - سبز رنگ کے اخراج میں تھوجا ۳۰ - گلابی رنگ یا خون سفید ذرات کے اخراج میں پٹرو سلینیم ۳x - بدبودار اخراج میں کاربو وی ۶ -

ایلوپیتھک کے غلط استعمال سے تندرستی خراب ہو جانے پر، امراض ادویات کی دواؤں میں انتخاب کر کے مریض کو دوا دینا چاہیے۔

علاج معاون:- سوزاک عام کے بیان میں علاج معاون ملاحظہ ہو۔

بد - باگھی - خیر جبیل (BUBO)

مرض سوزاک یا آتشک سے پیدا ہوئی پٹھے کی گلٹیاں (یا گلٹی) متورم (یعنے سوجی) اور پُر درد، سرخ، گرم - اور سخت) ہونے کا نام بد ہے۔ اس کے بعد بد میں پیپ جمع ہو کر پک جاتی ہے اس وقت اکثر سردی لگ کر بخار آتا ہے۔

علاج :- معمولی بد (یعنی سوزاک، یا آتشک کے زہر سے پیدا ہوئی بد) کے لئے مرک سول ۳-۶ - نہایت بہترین دوا ہے۔

اگر مریض عرصہ تک مرکری یا پارہ استعمال کر چکا ہو تو نائٹرک ایسڈ دینا چاہیے۔ ایسے علاج سے اگر کوئی فائدہ نہ ہو تو ۶۰ گھنٹہ کے بعد کاربو انیملس ۶، یا بیڈی آگا ۶ - استعمال کرنے پر اگر مواد نہیں پڑتا - یا پولٹس کا استعمال نہیں کرنا پڑے گا - لیکن بد پڑ جانے پر، بد کو بٹھانے کی کوشش نہ کرو (اس میں پولٹس باندھ کر پکا ڈالنا اور شگاف دلوا دینا چاہیے۔) پیپ شروع ہو جانے پر بھی، کاربو انیملس ۶، یا بیڈیاگا - استعمال کرنا چاہیے اور کلینڈیولا Ø - (ایک حصہ اور پانی ۸ حصہ) لوشن کا خارجی استعمال کرنا چاہیے۔

آتشک کے ساتھ پیدا ہوئی بد میں بھی مرک سول استعمال کرنا چاہیے۔ بد میں اگر گلنے والا زخم ہو جائے تو کیلی آیوڈ Ø - (فی خوراک ۵ گرین دن میں تین مرتبہ استعمال کرنا اور زخم گرم پانی سے اچھی طرح صاف کر کے اس پر آیوڈو فارم کا سفوف چھڑک دینا چاہیے۔

حسب ذیل ادویات کے استعمال کرنے کی اکثر ضرورت پڑتی ہے۔

ہیپر ۶-۳۰ - بد کا پک جانا - یا اس میں مواد پڑنا (جھٹوں سے

زیادہ پارہ کھایا ہے، ان کے لئے زیادہ مفید ہے۔... ۲ طاقت پیپ کو خشک کر دیگی۔
سلکا x۳-۳۰۔ نا نزہ میں زخم یا ناسور ہونے کے آثارات میں یا ناسور ہونے پر یہ دوا بہت مفید ہے۔ بالخصوص جبکہ پانی سی پتلی پیپ دیر تک بہتی رہتی ہے۔ مختلف قسم کی بد اور زیادہ مفصل حالات اور علاج کے لئے ہماری کتاب جنسی بیماریاں دیکھئے!

علاج معاون

جب تک بد کا زخم خشک نہ ہو جائے۔ تب تک بستر سے نہ اُٹھنا چاہیئے۔ زخم رہتے ہوئے گھومنے سے ناسور ہو جاتا ہے۔ ناسور جلد اچھا نہیں ہوتا۔ بہت زیادہ تکلیف ہوتی ہے۔ بد کو سینکنا یا اس پر پلٹس باندھنا اچھا ہے۔

بد پکنے پر اس پر نشتر لگوانا چاہیئے۔ شوربہ اور دودھ اچھی غذا ہے۔
چاول اور مچھلی کھانا ہی بہتر ہے۔

امراض زہریہ کے دوسرے علامات

مرض آتشک کے زخم وغیرہ۔ (خاصکر آنکھوں اور گلے کا درمیانی حصہ ماؤف ہونا) کی زیادتی میں جیکرنڈا گوالینڈی Ø۔ روزانہ دو مرتبہ فی خوراک ۵ قطرے استعمال کرنا چاہیئے۔

سلائی (CATHETER) کو کام میں لانے کے علاوہ جن کو پیشاب نہیں ہوتا (خاصکر درد گردہ، تکلیف سے تھوڑا تھوڑا پیشاب ہونا۔ پیشاب میں سیاہ رنگ کی کوئی چیز تہہ نشیں نہیں ہوتا۔ وغیرہ علامات) اسکے لئے سولی ڈیگو ورگا Ø-۲x (فی خوراک ۲، ۵ قطرے) روزانہ تین چار مرتبہ استعمال کرنا چاہیئے۔

غدۂ مذی کا بڑھنا (ENIARGED PRUSTATE)

غدۂ مذی کی وجہ سے جن مردوں کو (خاصکر بوڑھوں کو) سلائی (CATHETET) ڈالے بغیر پیشاب نہیں ہوتا۔ ان کے لئے سبال سیرولٹیا Ø۔ (فی خوراک ۵ سے ۱۰ قطرے) دو مرتبہ استعمال کرنا چاہیئے۔

سوزاک کی وجہ سے وجع مفاصل

(خاصکر عورتوں کے علامات میں) وسکم البم Ø - ۳x- دینا چاہیئے۔
نیند نہ آنا:- جلسی مم۔ فی خوراک تین قطرے (بہت زیادہ سستی)

ہونے میں یا مُردنی چھانے میں) کا فیا ۶۔ نیند نہ آنے کی بہت اچھی دوا ہے۔ سمی سی فیو گا ۳ ؛ ۳۰۔ کرانر یا درد کی وجہ سے نیند نہ آنا) پلس ۶۔ (رات کے شروع حصّہ میں نیند نہ آنا) نکس وامیکا (رات کے وقت آخری حصّہ میں نیند نہ آنا)

بغیر نالی کے گلٹی کے امراض

(DISEASES OF THE DUCTLES GLANDS)

جسم کے جو عضو کسی چیز کو نکال یا سکوڑ سکتے ہیں۔ ان کو غدہ دہانہ اخراج کہتے ہیں۔ جسم میں تمام جگہ گلٹیاں موجود ہیں؛ جیسے پسینہ نکال نیوالی مالی یا جگر وغیرہ (ہماری کتاب موسومہ تردیہہ پریچے دیکھیے)

ان سب گلٹیوں کے علاوہ جسم کے اندر اور بھی بہت سی گلٹیاں موجود ہیں جنکا اخراج یا رطوبت ان اخراج دہانہ کی نالی اور "بذ" یا شرائین کے ساتھ ملکر صاف صاف بالکل خون کے سوتے سے بل گیا ہے۔ اسلیے انھیں (INTERAL) اندرونی رطوبت لے جانیوالی گلٹیاں کہا جا سکتا ہے غدہ ترسیہ (THYROID) مثانہ کے اوپر کی گلٹی (ADRENAL) غدہ نخامیہ (PITUITERY) وغیرہ گلٹیاں بھی ان میں شمار کی جاتی ہیں اور جگر لبلبہ، خصیۃ الرحم، انیشیین۔ اندرونی اور بیرونی دونوں کام کرنیوالی ہیں (اندرونی اور بیرونی سیال کو لیجاتی ہیں)۔ انسان کے جسم پر مذکورہ بالا گلٹیوں کے اندرونی سیال یا اخراج کا بہت بڑا اثر ہے۔ اکثر تمام امراض ایک یا زیادہ گلٹیوں کے فعل کی زیادتی یا فعل کی خرابی سے پیدا ہوتے ہیں۔ آگے ترتیب وار ان سب کا حال لکھا جاتا ہے۔

گھیگا

(GOITAE)

گلے کی گلٹی بڑھ کر بہت کہنہ ہو جانے پر اس کو گھیگا کہتے ہیں۔ اس میں بخار یا ورم کوئی بھی علامت نہیں ظاہر ہوتی۔ گلٹی زیادہ بڑھ جانے پر نگلنے یا تنفس میں زیادہ تکلیف ہوتی ہے۔ یہ مرض مردوں کی نسبت عورتوں میں (خاصکر جوانی آنے کے وقت) زیادہ ہوا کرتی ہے۔ اس کا سبب ابھی تک معلوم نہیں ہوا۔ لیکن اتنا کہا جا سکتا ہے کہ پینے کی چیزوں میں کسی معدنی چیز کی کمی یا کوئی بہت ہی چھوٹے لطیف جرم کا رہنا یا چونے کا حصّہ

زیادہ رہنا۔ اِن اسباب سے یہ بیماری پیدا ہوتی ہے۔ آگے کے باب میں بیان کیا ہوا آنکھ کے ڈھیلے کا باہر اُبھار۔ معہ غور تر۔ (گیگھا) مرض کی طرح اس میں گلے کی گلٹی کے فعل، کی زیادتی نہیں ظاہر ہوتی۔ گھیگھا کا بڑھنا۔ اور اس سے پانی نکلنا کم ہونا۔ کھانسی، تکلیف، تنفس، پھنسیاں وغیرہ اس مرض کی مخصوص، اور رہنما علامات ہیں۔

علاج

اکثر بغیر کسی دوا کے کھلائے سے یہ بیماری آرام ہو جاتی ہے۔

شدید اور نرم گھیگھا میں آیوڈیم ۳x۴-۶ -x- کا استعمال کرنا اور [1] کا خارجی استعمال کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔

اے پس الیم، کیلی آیوڈ، سپنجیا ۲۔ (خاصکر بہت پُرانے گھیگھا میں) لائیکو ۱۲-۳۰، وغیرہ ادویات مفید ہیں) اگر کھانیوالی دوائوں سے فائدہ نہ ہو تو ایکس رے (X-RAY) کا استعمال، اور بڑے بڑے اُبھار ہونے پر مدد لینی پڑتی ہے۔

گھیگھے کے ساتھ آنکھ کے ڈھیلے کا باہر نکل آنا۔

(EXOPHTHALMIC GOITRE)

اس بیماری میں گلے کی گلٹی کے فعل کی زیادتی دکھائی دیتی ہے۔

خاندان میں کسی کو یہ بیماری ہو جانے سے اس کا چڑچڑا پن، آلات جسم کی خرابی۔ نظام اعصابی کا نقص وغیرہ علامات ہو کر گھر کے تمام اشخاص پر حملہ کر سکتا ہے اس کی ابتدا آسانی سے معلوم نہیں کی جا سکتی۔ آہستہ آہستہ علامات ذیل ظاہر ہونے لگتے ہیں۔ جیسے نبض کی رفتار۔ ۱۳۰- ۱۶۰- تپاک قلب، چہرہ پر سُرخی، احمرار، جلد پر سُرخی۔ دھبے (ERYTHEMA) پڑنا۔ گلے کی گلٹی کا بڑھنا (سوجن سخت اور قیام دیر تک) آنکھوں کی پتلی گویا باہر نکل پڑتی ہے۔ اور آنکھوں کی پلک گویا پیچھے کی طرف کھنچی جاتی ہے ہاتھ وغیرہ کا کانپنا، لاغری، کمی خون، متلی، کبھی کبھی بخار یا اسہال، اور

---

[1] ڈاکٹر سیفڈرس منس آیوڈ ۶x- کو اس بیماری کی تیر بہدف دوا سمجھتے ہیں۔

کبھی بلغمی آماس۔ (آگے کا باب دیکھئے۔)

علاج: ۶-۷ ماہ تک مریض اس بیماری میں مبتلا رہتا ہے۔ تب بغیر کسی علاج کے ہی یہ بیماری دور ہو جاتی ہے۔ شدید بیماری میں بیل۔ لائیکو۔ گلونائن ۶۔ مرسیے لکیس، آرج اور فرمن میں سینیجیا۔ سپائی جیلیا (کلیجہ میں درد، اور تپاک کی علامات میں۔) نیٹرم میور ۳۰۔۔۔۲۰۰ سلفر ۳۰، سپیا ۳۰ وغیرہ علامات کا استعمال کرنا مفید ہے۔ (اگر کوئی دوا فائدہ نہ کرے تو گلٹی کا تھوڑا حصہ نکلوا دینا یا ایکس رے (X-RAY) کا استعمال مناسب ہے۔ غذا سے تحریک کھانا، پینا منع ہے۔ زود ہضم غذا، پر امن بغیر کسی فکر کے زندگی بسر کرنا وغیرہ۔ اُصول صحت کی پابندی کرنا چاہیئے۔

(ا) جنون، پاگل پن، دیوانگی (CRETENISM)

اور

(ب) غدۂ ترسیہ (MYXEDEMA)

غدۂ ترسیہ کے مناسب فعل نہ کرنے کا سبب آجکل معلوم نہیں ہوا۔ تھوڑی عمر میں غدۂ ترسیہ کا فعل رک جائے تو ہم لوگ اسکو غدہ ترسیہ کے ساتھ جنون، اور جسم کی خرابی کہتے ہیں۔ اور زیادہ عمر میں اس کا فعل رک جانے کو غدۂ ترسیہ کہتے ہیں۔

(ا) غدہ ترسیہ کے ساتھ دیوانگی اور خرابی جسم وغیرہ

اگر یہ بیماری پیدائشی ہو تو گلٹی ہوتی ہی نہیں۔ یا اگر ہوتی بھی ہے تو بخار وغیرہ بیماریوں کی وجہ سے زائل ہو جاتی ہے۔

کسی مُلک میں اگر غدۂ ترسیہ پھیل جائے تو وہاں کے باشندے اس مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ ایسی جگہ صرف گلٹی بڑھ جاتی ہے۔ لیکن اس کا فعل بالکل نہیں ہوتا۔ اگر یہ بیماری پیدائشی ہو تو بچّہ کی دماغی ترقی نہیں ہوتی۔ اس کے اعصاب کمزور رہتے ہیں۔ جسم کی جلد خشک، چہرہ بدنما، پلکیں سوجھ جاتی ہیں، تمام جسم پر آماس، کھوپڑی کے نیچے کا جوڑ کھلا رہتا ہے۔ عضلا تپلا۔ دیوانگی وغیرہ کے علامات ظاہر ہوتے ہیں۔

بخار یا غدۂ ترسیہ کے بعد یہ مرض ہونے پر موٹے تازے بچہ کا جسم اور دل آہستہ آہستہ بہت کمزور، مجہول - اور عقل کند ہو جاتی ہے۔

(ب) بلغمی استسقاء

شروع میں ہی کہا گیا ہے کہ صرف زیادہ عمر میں یہ بیماری ہوا کرتی ہے۔ مردوں کی نسبت عورتوں کو یہ بیماری زیادہ ہوتی ہے۔ لیکن یہ یاد رکھنا چاہیے کہ عورتوں کے زمانہ حیض یا حمل کی کسی بیماری سے اس کا تعلق نہیں ہے۔

ہمیشہ مرض گھیگا کے آخری دور میں یہ بیماری پیدا ہوتی ہے۔ تمام جسم کا آماس۔ لیکن انگلی سے دبانے سے سوجی ہوئی جگہ دب نہیں جاتی۔

جسم کی جلد خشک اور پسینہ کا نہ رہنا۔ بال کا گر جانا۔ استقلال۔ جسم کی طبعی گرمی (٩٨.٤) سے بھی کم ہونا۔ بہت سردی محسوس ہونا۔ یادداشت کا کم ہو جانا۔ عقل خراب ہونا۔ غلط عقیدہ وغیرہ، دماغ کی طاقت کمزور ہو جاتی ہے۔ تپ دق میں کمزوری، گلے کی گلٹی کا بڑھنا۔ وغیرہ زائل کرنے والے امراض کے علامات آہستہ آہستہ پیدا ہوتے ہیں، اور علاج مناسب نہ ہونے سے مریض بہت عرصہ تک مبتلا رہنے کے بعد موت کے منھ میں چلا جاتا ہے۔ پہلے مقصد میں گھیگا کے ساتھ آنکھ کے ڈھیلے کا باہر نکلنا۔ مرض کی آخری حالت میں یہ بیماری ہوتی ہے۔

علاج

گلے کی گلٹی سے جو سیال یا رطوبت نکلتی ہے۔ اس کا رُکنا ہی ان دونوں امراض کا سبب ہے اس لئے سیال کو جاری رکھنے کے لئے تھائرائیڈن ۳X- (فی خوراک ۵ گرین روزانہ تین مرتبہ استعمال کرانا بہت ضروری ہے۔

دونوں بیماریوں کی اس خاص دوا کے ساتھ آرسنک (بہت سردی لگنا، بے چینی، جلد خشک ہونے کی علامت میں) کیلک کارب، ٹوبرکیولینم (مرض دق کی علامت نمودار ہونے پر، وغیرہ دوائیں کبھی کبھی ضروری ہو سکتی ہیں۔ جسم ڈھانپنا۔ اور گرم کپڑے پہننا۔ مریض کے لیے بہت زیادہ مفید دکارآمد ہے۔

چہرہ اور ہاتھ پیروں کے نسائج کا غیر طریقہ سے بڑھنا

(ACROMEGALY)

سر کے نچلے حصّہ میں غدہ نخامیہ (PILUITARY GLAND) ہے۔ یہ گلٹی دو حصّوں میں منقسم ہے۔ اندرونی اور بیرونی حصّہ، اندرونی حصّہ سے جو رطوبت نکلتی ہے وہ جسم کو سڈول بنانے میں مدد دیتی ہے۔ اسلئے زندگی کے لئے یہ بہت ضروری ہے۔ بیرونی گلٹی کی رطوبت انسانی جسم[1] میں اقسام چربی اور شکر پیدا کرتی ہے اس گلٹی کا جوہر استعمال کرنے سے جسم کے خون کا دباؤ تیزی سے بڑھتا ہے۔

اس گلٹی کی رطوبت زیادہ مقدار میں نکلنے پر پوری عمر والے اشخاص کی سخت ہڈیاں غیر طبعی طور سے بڑھ جاتی ہیں۔ اسی کو یہ مرض ہونا کہتے ہیں۔

چہرہ اور ہاتھ پیروں کی ہڈیاں بہت بڑی دکھائی دیتی ہیں۔

سر میں درد۔ (خاص کر آگے سر میں)، چربی کا بڑھنا۔ جسم کی حرارت (۹۸/۴) سے بھی کم، نبض بطی، دماغی علامات کی زیادتی۔ مٹھائی کھانے کی رغبت، (کبھی کبھی گھیگا وغیرہ امراض اس بیماری کے مخصوص علامات ہیں۔

یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ گلٹی کے پچھلے حصّہ کی رطوبت۔ رطوبت نخاعیہ کے ساتھ ملتی ہیں۔ (CEREBRO SPINAL FLUID) اس لئے کسی وجہ سے اسکے تراوش میں نقص ہونے سے بلغم کی زیادتی کی علامت پیدا ہو جاتی ہے۔

علاج:۔ اس گلٹی کے جوہر سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ اس لئے تھائی رائیڈن استعمال کرنا ضروری ہے۔ ہکالاوہ۔ (اونچی طاقت میں) فاسفورس ۳، ۲۰۰۔ وغیرہ دوائیں مفید اور کار آمد ہو سکتی ہیں۔

ابتدائی تلّی کا بڑھ جانا

(PRIMARY SPLENO MEGALY)

---

[1] مکھن، گھی، چربی، تیل وغیرہ از قسم چربی ہیں، شکر، چاول، میدہ، بارلی۔ آلو۔ ساگ، سبزی وغیرہ از قسم نشاستہ ہیں۔ اِن دونوں قسم کی غذا سے ہمارے جسم میں اصلی طاقت اور قوت آتی ہے۔) زیادہ تشریح کے لئے ہماری کتاب تندرستی دیکھئے ملاحظہ ہو۔)

یہ تلی کا مرض خود بخود پیدا ہو کر بڑا ہو جاتا ہے۔ ملیریا وغیرہ کسی دوسری بیماری کی علامت ہے۔ پہلے تلی بڑھ جاتی ہے اسکے بعد خون کی کمی، خون کا اخراج، یا خون کی قے وغیرہ علامات نمودار ہوتے ہیں اور آخر میں جگر کا بڑھنا۔ یرقان، استسقائے شکم ہو کر مریض بہت عرصہ تک بیمار پڑا رہتا ہے۔ اس کا کوئی سبب اب تک معلوم نہیں ہوا۔ لیکن ملیریا یا آتشک کے مریض کو یہ بیماری آسانی سے ہو جاتی ہے۔ اس مرض میں نہ تو کوئی گلٹی سوجتی ہے اور نہ کسی قسم کا درد ہی ہوتا ہے۔

علاج

کارڈس میریانس θ۔ اور سیانو تھس ۲x۔ کا استعمال کرنا مفید ہے۔ اور یہ اسکی خاص ادویات ہیں۔

فاسفورس ۳۔ کرو ٹیلس ۳۔ اخراج خون وغیرہ میں فائدہ کرتا ہے اگر کھانے کی دوا سے کوئی فائدہ نہ ہو تو انگلینڈ کے ڈاکٹر وہیلر (بہار و اڑیسہ کے سابق لاٹ صاحب کے بھائی) اور ڈاکٹر میگ گاؤں کی یہ رائے ہے کہ تجربہ کار، ہوشیار سرجن سے تلی کو کٹوا دینا چاہیئے۔

امراض ایڈیسن (ADDISON'S DISEASES)

ہر ایک گردہ کے بالائی حصہ میں ایک ایک گلٹی موجود ہے۔ ان پر جب مرض سل و دق کا حملہ ہوتا ہے۔ تب یہ بیماری ہوتی ہے۔ یہ مرض بہت کم ہوتا ہے۔ بہت کمزوری، دل کا فعل مجہول، قے، جلد سیاہ۔ تانبے کے رنگ کی قے، بھوک نہ لگنا۔ پتلے دست آنا۔ وغیرہ اسکے مخصوص علامات ہیں۔

علاج

اڈری نلین ۲x ۳۔ نیٹرم میور پہلے استعمال کرنا چاہیئے۔ اس سے اگر فائدہ نہ ہو تو آرسنک۔ آرجنٹ نائٹ۔ سائکا ۳۰ وغیرہ ادویات کی آزمائش کرنی چاہیئے۔

مرض دق کے علامات ظاہر ہونے پر جیسی نیئم ۲۰۰۔ یا ٹیوبرکیولینم۔ دو دن دینا چاہیئے۔

امراض غدہ تیموسیہ

(DIEEAS OF THE THYMUS GLAND)

سینہ کی ہڈی کے پاس کی گلٹی کو انگریزی میں (THYMUS GLAND) کہتے ہیں، یہ لڑکپن میں موجود رہتی ہے۔ اور جوانی میں غائب ہو جاتی ہے۔ اس کے فعل کا پورا حال معلوم نہیں ہوا۔ لیکن آلات تناسل کے گلٹیوں کی ترقی کے ساتھ اس کا تعلق ہے۔ اس مرض سے یکایک موت ہو جاتی ہے۔ یہ بچپن کی بیماری ہے اور یہ بچپن میں ہوتی ہے۔

اس بیماری کے ہونے پر بچہ پہلے موٹا ہوا کرتا ہے اور اسکے تالو میں دونوں طرف حلق کی گلٹیاں بڑھ جاتی ہیں۔ اس بیماری کے نرم جلد والے لڑکوں میں لڑکیوں کا خاصہ آجاتا ہے۔ بال اور آلات تناسل کی گلٹیاں جیسی چاہئیں ویسی نہیں بڑھتیں۔

اس مرض میں مندرجہ ذیل ادویات مفید و کارآمد ہیں۔

کیلک کارب، فاسفورس، ٹیوبرکیولینم۔ بوڈن (بچوں کے لئے) اس مرض کی بہترین دوا ہے۔ ان ادویات سے اگر فائدہ نہ ہو تو (X-RAY) کی آزمائش کرنی چاہیئے۔ تازہ ساگ، سبزی، اور پھل اچھی غذا ہے۔ شکر وغیرہ میٹھی چیزیں۔ اور آلو، میدہ، سوجی وغیرہ جن میں نشاستہ (STARCH) ہوتا ہے۔ کھانا ترک کر دینا چاہیئے۔

دونوں شاخوں کا تشنج یا کزاز (TETANY)

گلے کے گلٹیوں کے علاوہ اور بھی گلٹیوں کے جوڑے ہیں۔ ان کو زیادہ تر غدۂ ترسیہ (PARATHYROIDS) کہا جاتا ہے۔ جسم میں چونے کے حصہ پر ان کا قبضہ ہے۔ ان گلٹیوں کے جوڑوں پر حملہ ہونے پر نظام عضلات اعصابی (NERVE MUSCULAR SYSTEM) زیادہ متحرک ہو کر دونوں شاخوں میں تشنج اور کزاز ہو جاتا ہے۔

جراثیم مرض سے جسم میں پہنچنے کی وجہ سے یہ مرض متعدی ہو جاتا ہے جوانوں کو یہ بیماری ہونے پر معدہ اور آنتوں میں خرابی ہو جاتی ہے۔

بچے جب اس بیماری میں مبتلا ہو جاتے ہیں تو ان کی ہڈیاں خراب ہو جاتی ہیں۔
(امراضِ اطفال کی ہڈیوں کی خرابیوں کا بیان ملاحظہ ہو۔)
اچھی طرح پرورش نہ ہونے کے علامات کے ساتھ یہ بیماری ہوتی ہے۔
(ورم حنجرہ خناق وغیرہ کا باب ملاحظہ ہو۔)

علامات :- جسم کے عضو میں تشنج۔ سینہ پر بازو ٹیڑھے رکھنا۔ انگوٹھا۔ ہتھیلی میں لگنا۔ اور ہاتھ کی دوسری انگلیاں اپنے جوڑوں کی طرف جھک جاتی ہیں، اور دونوں پیر پھیل جاتے ہیں۔ ہاتھ و پیر اور تلوے و انگلیاں، ٹیڑھے، منہ، حنجرہ وغیرہ عضلہ کے سکڑنے کے ساتھ درد ندارد۔ علامات دو، پانچ روز سے کئی ہفتوں تک دکھائی دیتے ہیں اس مرض میں عرصہ تک مبتلا رہنے پر، آنکھوں میں جالا پڑ سکتا ہے۔ بچے اس بیماری میں مبتلا ہونے پر اچھے ہو جایا کرتے ہیں۔

علاج :- مرض کے حملہ کے وقت سرد پانی ڈالنا۔ ٹھنڈے یا بہت گرم پانی سے اسپنج (SPONGE) سے جسم پوچھنا اور تیزی کے وقت نکس وامیکا، بیلاڈونا۔ استعمال کرنا چاہیئے۔ تشنج کم ہونے پر (یا دوبارہ حملہ ہونے کے پہلے) کلکیریا کارب ۶، ۲۰۰۔ استعمال کرنا چاہیئے۔

امراض جلدیہ (SKIN DISEASES)

عموماً لوگوں کا (یہاں تک کہ معالجوں کا بھی) یہ خیال ہے کہ جلد یا کھال جسم کا صرف پردہ ہے۔ لیکن یہ غلط ہے، کیونکہ جسم یا جسم کے پرزوں کا پردہ ہی نہیں ہے۔ دل اور معدہ وغیرہ کی طرح یہ بھی جانوروں کے جسم کی ایک علیحدہ خاص چیز ہے۔ اس لئے جلد پر کوئی بیماری ہونے پر اسکو مرہم وغیرہ خارجی علاج سے اچھا کرنے کی کوشش نہ کرنا چاہیئے۔

درحقیقت جلدی امراض کسی اندرونی عضو کی بیماری کا پتہ دیتے ہیں۔ اس لئے ان کو آرام کرنے کے لئے دوا اندرونی ہی کھانا مناسب ہے۔ ہاں جلدی ایک دو امراض جسم پر میل وغیرہ کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں ان کو صابن لگا کر دور کرنا چاہیئے۔ —— لیکن ہمیشہ زنک آنٹ

منٹ، سلفر سوپ، گلار ڈ سبو لوشن، کلینڈ یولا، سریٹ ویسلین، وغیرہ کے ساتھ تیار کی ہوئی دوا ئیں لگانے پر اگرچہ جلد کا اوپر کا حصّہ آرام معلوم ہوتا ہے۔ لیکن در حقیقت بیماری اچھی نہیں ہوتی، بیرونی مرض بالکل جسم میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور اسی طرح بیماری جسم میں داخل ہو کر دل پر حملہ کر سکتی ہے۔ بیرونی استعمال سے جلدی مرض اس طرح جسم میں داخل کرانے سے بہت جگہ نہایت نقصان ہوا ہے۔ کبھی کبھی موت تک ہو جاتی ہے۔

مخصوص مقامات کا علاج

تھوجا ۲۰۰۔ ٹیکہ لگوانے کے بعد اگر کوئی جلدی بیماری ظاہر ہو تو نہایت اچھی دوا ہے۔

بیسی لی نم ۲۰۰) دق یا کنٹھ مالا کے مادہ والوں کے جلدی امراض میں)

بیلیس پرینس ۳X۔ تم ہوا لگنے یا یکبارگی گرمی کے بعد سردی لگنے کی وجہ سے جلدی مرض ہونے پر شدید عصبیت۔ چھونا برداشت نہ ہونا

ڈلکمارا ۶۔ سرد جگہ میں رہنے سے (یا برسات میں) جلدی بیماری ہونے پر۔

آرنیکا ۳۰۔ چوٹ لگنے کی وجہ سے (یا گر جانے کے بعد) جلدی مرض میں۔

ہائی پریکم ۱۔ ۳۰، نسیج پر چوٹ لگنے کے بعد جلدی مرض ہونے پر۔

ڈیلیکس ۶۔ تمام جسم کھجلاتا ہو۔ لیکن جسم پر کوئی پھوڑا۔ پھنسی نہ ہو۔

کاربولک ایسڈ۔ جسم پر پانی سے پُر پھنسیاں۔ بہت کھجلی۔ (کھجلانے پر کھجلی کم ہو جائے۔ لیکن موجود رہے۔) کھجلانے سے پھنسیوں سے پانی نکلے۔

ہزبریم ۳۰۔ (روزانہ ایک خوراک اگزیما (ECZEMA) وغیرہ جلدی امراض جو کہ موسم سرما میں ہوں لیکن موسم گرما میں غائب ہو جاتے ہوں۔

سینجیا ۱:۔ ڈاکٹر پرسی (DR. PERCY) فرماتے ہیں کہ روزانہ (فی خوراک ۵ قطرے) تین مرتبہ استعمال کرنے پر جو بھی جلدی مرض ہو ضرور اچھا ہو جاتا ہے۔

کسی کسی معالج کا بیان ہے کہ پیاز کھلانے سے بیماری جلد رفع ہو جاتی ہے

کھردری جلد پر وسے نیگر لگانے سے جلد ملائم ہوتی ہے۔

اچھی طرح ہاتھ دھو کر لیموں کا عرق لگانے سے ہاتھ ملائم اور صفید ہوتا ہے اور ناخن خوبصورت معلوم ہوتے ہیں۔

پھوڑا ۔ ڈنبل ۔ زخم ۔ (ABSCESS, BOILS, ULCER)

پھوڑا (ABSCESS) جلد کے زیریں حصہ میں اور ڈنبل میں (BOILS) کے اوپر پیدا ہوتا ہے ۔ پھوڑا چھوٹا اور ڈنبل بڑا ہوتا ہے ۔ یا زخم (ULCER)

پھوڑا (ABSCESS)

کسی خاص محدود جگہ کی جلد کے اندر مواد پیدا ہونے کا نام پھوڑا ہے ۔ ہڈی کے گوشت کے بیچ میں اور پستان و جگر وغیرہ جسم کے اعضاء میں یہ ہمیشہ ظاہر ہوتا ہے ۔ یہ سردی لگنے یا چوٹ وغیرہ کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے ۔

ورم ہڈی کے بعد بھی کبھی کبھی پھوڑا (پرانی شکل میں) ظاہر ہوتا ہے شروع میں بیماری کی جگہ میں ورم ۔ (درد ۔ سرخ ، آماس اور گرمی) اور بخار ، بعدہٗ اُس ماؤف جگہ میں مواد پڑتا ہے ۔ ایسا بھی ہوتا ہے کہ مواد نہیں ہوتا ۔ (یعنے خشک ہو جاتا ہے ۔) یا تکلیف دہ ناسور میں تبدیل ہو جاتا ہے

علاج

(۱) مواد پیدا ہونے سے پہلے ایکون ، بل ، ۔ مرک ، سلفر ، وغیرہ مفید ہیں ۔
(۲) مواد پیدا ہونے کے وقت ، ہیپر سلفر ، سلکا ۔ آرسنکم البم ۔ سلفر ۔
(۳) مواد پیدا ہونے کے بعد سلف ۔ کیلک کارب ۔ چائنا ، ایسڈ فاس ، ہیپر سلفر اور سلکا ۔
(۴) پستان پر پھوڑا ہونے پر ، باب امراض زنانہ میں پستان کا پھوڑا ۔ ملاحظہ ہو)

چند ادویات کے مخصوص علامات

(مواد پیدا ہونے کے پہلے : ۔) بہت درد ، معمولی سوجن ، سُرخی گرمی ۔ علامات میں بیلاڈونا ۳ × ۔ لیکن زیادہ آماس ہونے اور ڈنک مارنے کی طرح درد ہونے پر ، ایپس ۳ ۔ لیکن اگر بیلاڈونا یا ایپس ، کسی سے بھی ورم کم نہ ہو تو مرک سول ۶ ۔ دینا چاہیئے ۔ پولٹس کے عوض خوب گرم کیلنڈیولا Ø (دس گنا پانی کے ساتھ) لوشن کا خارجی استعمال کرنا چاہیئے ۔

(مواد پیدا ہونے کے بعد) ہیپر سلفر ۶ ۔ لیکن پتلا اور پانی کی طرح مواد خارج ہونے پر ، اور زخم جلد اچھا نہ ہونے پر سلکا ۶ ۔ ۳۰ ۔ مذکورہ بالا طریقہ سے کیلنڈیولا کا لوشن لگانے سے پھوڑا اکثر بیٹھ جاتا ہے ۔ اور مواد

نکلنے لگتا ہے۔ پھوڑا پھوٹ جانے پر یا نشتر لگانے کے بعد کیلک سلف ۶x۔ سفوف فی خوراک ۵ گرین استعمال کرنا چاہیئے۔ اور کیلنڈیو کے مرہم کا خارجی استعمال کرنا چاہیئے۔ پرانے پھوڑے میں بہت عرصہ تک مواد نکلا کرتا ہے سلکا ۲۰۰،۳۰؛ ناسور ہونے پر فلورک ایسڈ ۶۔ دانت کی جڑ میں پھوڑا ہونے پر مرک ڈائی ۳۰۔ اور مقعد پر ہونے میں سلکا ۳۰۔ خون خراب ہونے کے علامات میں پائیوروجن ۳۰۔ آرسنک؛ آرنکا اور چائنا کی بھی گاھے ماھے ضرورت پڑتی ہے۔

علاج معاون

شروع میں ہلکی غذا۔ بعدہٗ مقوی غذا۔ لیکن زود ہضم غذا دینی چاہیئے۔ مواد پیدا ہونے کے پہلے اور بعد گرم کیلنڈیولا کے لوشن سے دھونے کی بابت اوپر بیان کیا جاچکا ہے۔ پھوڑا دھونے کے لئے باریک پتلا کپڑا اس لوشن میں بھگو کر جتنا اس پھوڑے کے سوراخ میں جاسکے داخل کر دینا چاہیئے۔ اسکے بعد لوشن میں دوسرا کپڑا تر کر کے باندھ دینا چاہیئے۔

اگر کیلنڈیولا نہ ملے تو تخم بالنگا نیم کی ٹکیس کام میں لائی جاسکتی ہے۔

دنبل
(BOILS)

جلد پر آماس کے ساتھ اگر درد اور گرمی محسوس ہو تو اسکو دنبل کہتے ہیں۔ اس میں ہمیشہ نوک نکلا کرتی ہے۔ پھوڑے کی طرح اس میں پہلے ورم۔ اور اس کے مواد پڑ جاتا ہے۔ اور ان میں منھ ہو جاتا ہے۔

پھوڑے کے اندرونی حصہ کو جو بیچ میں رہتا ہے اسکو کیل کہتے ہیں کیل مواد کے ساتھ نکل جانے پر تکلیف کم ہو جاتی ہے۔

خون خراب یا جسم کمزور ہو جانے پر چھوٹے چھوٹے پھوڑے رہتے ہیں۔ کوئی پھوڑا بغیر پکے ہوئے ہی بیٹھ جاتا ہے۔ جس پھوڑے میں پیدا ہوتے ہی ٹیکن اور سنتی ہو۔ وہ پھوڑا اکثر پک جاتا ہے۔

علاج:۔ مواد پیدا ہونے کے پہلے دنبل کی جگہ سوجتی اور سرخ ہوتی ہے اور ٹیکن کی طرح درد ہوتا ہے۔ اور جلن محسوس ہوتی ہے۔ بیلاڈونا ۱x۔ پھوڑے میں مواد پڑنے کے وقت مرک سول ۶۔ پھوڑا پکنے والا ہو،

ماؤف جگہ میں جلن ہو، ساتھ ہی کمزوری محسوس ہوتی ہو تو آرسنگ ۳×۳۰۔ ڈنبل کو بٹھانے کی ضرورت ہونے پر، ہیپر سلفر ۶ ۲۰۰۔ لیکن اگر پکانا ہو تو ہیپر سلفر ۳×۔ سفوف۔ (جسم میں پارہ کی خرابی ہونے سے زیادہ فائدہ کرتا ہے۔

مواد زیادہ نکلنے یا ڈنبل پرانا ہو جانے پر سلکا ۳۰۔

چھوٹی چھوٹی پھنسیاں ہونے پر آرنکا ۳۔ باربار ڈنبل ہو تو سلفر ۳۰۔ برابر تکلیف دہ پھوڑا ہوتا ہو اور کوئی فائدہ نہ کرتی ہو تو اگینا Q۔ (نمی خوراک ۵ قطرے روزانہ ایک یا دو خوراک) ڈنبل سڑ گیا ہو اور بدبو نکلتی ہو تو دس حصہ گرم پانی کے ساتھ ایک حصہ کیلنڈیولا Q۔ ملا کر گھاؤ کی جگہ دھو ڈالنا چاہیے۔

کسی قسم کا زہریلا کوئی پھوڑا ہونے پر ہائی پیریکم ۲۰۰۔ استعمال کرنا چاہیے۔ اور سینک دینا چاہیے۔ اس سے اکثر ہر قسم کے پھوڑے بہت جلد اچھے ہو جاتے ہیں۔ گذشتہ جنگ عظیم کے وقت جنگ کے میدان میں جہاں کپتان گارڈن کا خیمہ تھا وہاں سنہ ۱۹۱۸ء کے اگست ماہ میں سپاہیوں کو پھوڑا ہونا شروع ہو گیا تھا۔ وہاں پہلے ایلوپیتھک طریقہ سے علاج کیا گیا۔ اس کے بعد ہائی پیریکم ۲۰۰۔ استعمال کیا۔ اور پھوڑے، کو سینکا۔ اس طریقہ سے سب اچھے ہو گئے[1]

کبھی کبھی کسی مریض کو پھوڑا ہر جانے پر ایک پھوڑ پیدا ہو جاتا ہے۔ کبھی دوا کے کھلانے کی ضرورت نہیں پڑتی۔

مفصل حال کے لئے ملاحظہ ہو۔ ہومیو پیتھک ورلڈ سنہ ۱۹۱۶ء

علاج معاون:۔ مذکورہ بالا پھوڑے کے بیان میں علاج معاون ملاحظہ ہو۔)

زخم
(ULCER)

کمزوری یا ملائم جلد پر مواد پیدا ہونا وہاں سے مواد نکلنے کا نام زخم ہے۔ چوٹ لگنا۔ کچل جانا۔ جل جانا۔ وغیرہ بیرونی اسباب سے جلد پھٹ جانے پر، یا آتشک وغیرہ سوء مزاجی کی وجہ سے یا زیادہ مقدار میں پارہ

---

[1] اگر مذکورہ بالا ادویات سے فائدہ نہ ہو تو زہریلے پھوڑے یا عفونتی بخار میں سے دوا منتخب کرنا چاہیے۔

وغیرہ کھانے سے جسم کا خون خراب ہو جاتا ہے۔ اور زخم پیدا ہو جاتا ہے۔ اس زخم سے کبھی پانی کی طرح کبھی گاڑھا بدبودار مواد نکلتا ہے کبھی کبھی زخم خشک اور بغیر درد کے ہوتا ہے۔ کبھی کبھی زخم میں ناسور ہو جاتا ہے یا چاروں طرف پھیل کر سخت تکلیف دہ اور مشکل سے آرام ہونے والا ہوتا ہے۔ کبھی کبھی زخم سے خون نکلتا ہے اور گوشت سڑ جاتا ہے۔

علاج:۔ زخم سے خون گرنا۔ آگ سے جلنے کی طرح جلن، زخم کے گرد کی جگہ سخت ہو جانا، گرم ہونا۔ اور تھوڑا خون آلودہ مواد یا سیاہ رنگ کا مواد نکلنا وغیرہ علامات میں آرسنک ۶۔۳۰۔

معدہ کی بلغمی جھلی میں زخم ہونے پر، خالص روغن زیتون فی خوراک ۲۔ ڈرام، دن میں ۳ مرتبہ استعمال کرنا چاہیے۔ کنٹھ مالا سے پیدا ہوئے زخم میں سلفر ۳۰، یا کلکیریا کارب ۳۰۔ سوزشی سرخ زخم میں، بیلا ڈونا ۳x۔

معمولی زخم میں آہستہ آہستہ مواد ہونے پر، سلکا ۳۰۔ پیپ بند کرنے کیلئے ہیپر سلفر ۳۰۔ (پارہ سے نقصان ہوتے ہیں یہ اور زیادہ فائدہ کرتا ہے) آتشک میں پیدا ہوئے زخم میں مرکیورلیس ۶، یا ایسڈ نائیٹرک ۶۔ بہنے والے زخم میں، مرک سول ۶، زخم کہنہ میں کسی دوسری دوا کے استعمال کرنے سے فائدہ نہ ہونے پر، سلفر ۳۰۔ (پرانا زخم ملاحظہ ہو۔) زخم اگر سڑنا شروع ہو گیا ہو، تو کلینڈیولا۔ Q۔ ایک آؤنس نصف سیر پانی میں ملا کر اسی پانی میں صاف کپڑا بھگو کر زخم پر پٹی باندھنے سے سڑنا بند ہو جاتا ہے۔

پرانا زخم (ناسور)

علاج:۔ سلفر ۳۰۔ استعمال کرنے کے بعد پرانے ناسور کا علاج شروع کرنا چاہیئے۔ زخم سے آسانی سے پانی گرنا۔ آگ سے جلنے کی طرح بہت درد اور زخم کے گرد کی جلد سخت ہو جانے کی علامت میں آرسنگ ۳۰۔ بدبودار گاڑھے مواد کے اخراج میں کھجلی یا ڈنک مارنے کی طرح درد۔

بدگوشت والے سوجے زخم میں گرافائٹس ۶۔ جسم میں کئی جگہ سڑا زخم اور اس کے چاروں طرف چھوٹی چھوٹی پھنسیاں۔ اور زخم سے بدبو مواد

بہتے کے علامات میں لیکیسس ۶، زخم میں تشنج اور اس سے آسانی سے خون نکلتا ہو، رات میں تکلیف بڑھتا ہو۔ مواد جم کر پپڑی پڑنا۔ اور اور اس کے نیچے بہت مواد اکٹھا ہو جانا۔ علامات میں میزیریم ۳، ۳۰۔ عضلات کی کمزوری کی وجہ سے پیر کے زخم میں ہائیڈراسٹس ۲x۔ کھجلی، ٹپک، یا کٹنے کی طرح درد، زخم کے چاروں طرف ہاتھ لگانے سے آسانی سے خون نکلنا۔ اور اس خون میں شدید بدبو ہونا۔ ایسے علامات میں سلفیورک ایسڈ ۶۔ (یہاں تک کہ سڑنے والا زخم اگر ہڈی تک پہونچ گیا ہو تو اس میں بھی یہ فائدہ کرتا ہے) پارہ کے غلط استعمال سے پرانے ناسور والے زخم میں لائیکوپوڈیم ۲۰۰ یا ایسڈ نائیٹرک ۶، گہرا زخم، کنارہ اونچا۔ رنگ سرخ ذرا بھی چھونے سے درد بڑھنا۔ اور اکثر زخم سے خون گرنا۔ ایسے علامات میں مرک سول ۶، فاسفورس ۳۰۔ کیلی بائی۔ پیونیا ۳، ہمامیلس ۳، کیلی آئوڈ، کاربو۔ کروٹیلس۔ کیلک فلور ۱۲x سفوف۔ سلیکا ۳۰۔ اور ہیپر سلف ۱۔ کی بھی گاہے ماہے ضرورت پڑتی ہے۔

علاج معاون

مچھلی، گوشت، کھٹائی۔ کھٹی چیزیں کھانا منع ہے۔

سوجی (آٹا) کی روٹی، دودھ، حلوا۔ دال، شوربہ وغیرہ مفید ہیں۔

زخم کو ہمیشہ ڈھکے رکھنا چاہیے۔ زخم پر پٹی ذرا گرم پانی سے بھگو کر رکھنا چاہیے۔ اور خشک کپڑے سے پونچھ ڈالنا چاہیے۔ ×

زخم دھو ڈالنے کے بعد ۱۰ بوند کیلنڈیولا ۹۔ ڈرام۔ یا دو تولہ پانی میں ملاکر اس میں کپڑا بھگو کر زخم کی جگہ پر پٹی باندھنے سے فائدہ ہوتا ہے۔

پھنسیاں (PIMPLE)

سخت نوکدار علیحدہ علیحدہ سرخ اور بہت اونچا نہ ہو، ایسے ابھار کو پھنسی کہتے ہیں۔ لیکن یہ خون لے جانیوالی کلٹی اور بالوں کے اندرونی حصہ

× ہائیڈراسٹس کے لوشن سے زخم دھونے سے جلد اچھا ہوتا ہے۔

کاربُرانا :رم ہے۔ شدید بیماری میں کاربوح ۶۔ مزمن میں ریڈیم بروم ۳۰۔ ہفتہ میں ایک مرتبہ، ایک خوراک یا کیلی بروم ۳x۔ یا سلفر ۳۰۔ پھنسی چمکدار سُرخ ہو تو کاربوح اینی ۶۔ یا ہائیڈروکوٹائل ۳x۔ (عورتوں کے رحم کی خرابی سے پیدا ہونے والی) رس ۳۔ یا ریڈیم بروم ۳۰ (ہفتہ میں ایک خوراک) یا آرس آیوڈ ۳x۔ (ناقابل شفا بیماری میں غذا کے بعد استعمال) پھنسی والی جگہ میں سلفر Ø۔ (ایک حصّہ پانی آٹھ حصّہ لوشن بنا کر استعمال کرنا چاہیئے) نہایت مفید اور کارآمد ثابت ہوگا۔

زرد پھنسیاں (IMPETIGO)

نصف چندر ماں کی طرح دکھ زرد مواد بھری پھنسیاں، پہلے علیحدہ علیحدہ بعدہٗ مل جاتی ہیں) ناک، کان، سر، چہرہ، یا دوسرے دوسرے عضو میں نکلنے کو زرد پھنسیاں کہتے ہیں۔ گاڑھا زرد، بدبودار مواد نکلنا۔ اور پپڑی جم جانا۔ پھنسی والی جگہ کے نیچے کی جلد ملائم اور سُرخ ہونا۔ وغیرہ اس مرض کے علامات ہیں۔ یہ ایک چھوت کی بیماری ہے۔ جیسی چاہیئے ویسی غذا نہ ملنا اور جلد کی سوزش اس مرض کے اسباب ثانوی ہیں۔

علاج:۔ شدید بیماری میں ایولا ٹرائی ۲۔ کھانا اور صاف پانی سے دھونا نہایت مفید ہے۔ بیماری مزمن میں انٹم ٹارٹ ۳ کھانا اور کاڈ لیور آئیل (روغن مچھلی) اور مقوی غذا مفید ہے۔ سائیکوٹا (بہت جلن) کروٹن ٹگ ۶۔ (ڈنک مارنے کی طرح کھجلی) کیلک میوریا x سر میں پپڑی دار پھنسیاں) آرس، انٹم کروڈ، کیلی بائی، میزیریم۔ وغیرہ دوائیں کھانے اور کاربولک ایسڈ کا مرہم لگانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ (مرض اکوتہ ملاحظہ ہو۔)

سوزش (IRRITATION)

جسم میں چیونٹی، مچھر، مکوڑے، کھٹمل، شہد کی مکھی کے کاٹنے سے جلن پیدا ہوتی ہے۔ لیڈم Ø۔ دس بیس قطرے تھوڑے پانی میں ملا کر لگانا یا ہپلس Ø۔ یا اسپرٹ کیمفر یا اے پس ۳x۔ ملنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ اگر دوا نہ مل سکے تو چونے کا پانی پیاز میں پیس کر اس جگہ پر لگانے سے جلن کم ہو

جاتی ہے سونے کے پہلے ہاتھ میں صابن لگا کر مچھروں کے حملہ سے نقصان نہیں پہنچتا

غمز ۔ رگ یا پٹھے کی گلٹی (GANGLION)

اس مرض میں ایک یا زیادہ پٹھے کو باندھنے والی رگوں کے خفیف آماس کے ساتھ کمزوری معلوم ہوتی ہے۔ لیکن کچھ درد نہیں معلوم ہوتا۔ روٹا ۲ × ۔ یا ایڈ نبزوئیک Φ ۔ (پندرہ گرین) + ۔ ریکٹی فائڈ اسپرٹ ۳ ۔ ڈرام + صاف پانی آونس، کا لوشن۔ صبح وشام ماؤف جگہ پر لگانا چاہیئے۔

جمرہ ۔ زہریلا زخم

(ANTHRAX OR MALIGNAT PUSTULE)

یہ نئی اور چھوت دار بیماری ہے۔ ایک قسم کے (BACILLUS ANTHRACIS) کیڑے یا زہر اس مرض کے خاص سبب ہیں۔ کئی ہزار برس پہلے یہ مرض پیدا ہوا ہے۔ بکری، گائے، بھینس، وغیرہ جانوروں کے جسم میں یہ بیماری شروع ہوتی ہے۔ جب یہ زہر انسان کے جسم میں داخل ہو جاتا ہے۔ تب تمام جسم کھجلانے لگتا ہے۔ اور چھتیس گھنٹہ کے اندر زہریلی جگہ کیڑے کاٹنے کی طرح اور سوج جاتی ہے۔ اس کے بعد یہ بڑی پانی سے پُر پھنسیوں کی طرح ظاہر ہوتی ہے۔ جب یہ پھنسی گل جاتی ہے تو زخم ہو جاتا ہے۔

اگر مرض سخت ہو تو بخار، قے، پسینہ، اسہال وغیرہ نمودار ہوتے ہیں۔ مرض خوفناک ہو جانے پر مریض ٹھنڈا (مثل برف) ہو کر مر جاتا ہے۔

اس میں مندرجہ ذیل ادویات مفید و کار آمد ہیں۔

سیکیل ۳ ۔ ماؤف جگہ کا سڑنا (GANGARENE) شروع ہونے پر، سردی سے کم ہونا۔ اور گرمی سے زیادہ ہونا۔

ہائی پریکم ۲۰۰ ۔ اس دوا کے کھانے اور زخم پر سینکنے سے زخم اکثر آرام ہونے لگتا ہے۔ شروع میں یہی دوا کھانا چاہیئے۔ ایک دو روز کھانے سے اگر فائدہ معلوم نہ ہو تو علامات کے مطابق دوسری دوا کھانا چاہیئے۔

انتھراکس ۳۰ ۔ خون خراب ہو کر جسم میں بہت جلن معلوم ہونے پر۔

لیکسس ۶ ۔ پھنسیاں نیلی، یا کالی ہونے پر، گرم پسینہ بکثرت ہو۔

میلنڈرنیم ۔۳۔ اسہال، سیاہی مائل؛ پھنسیاں دیکھنے پر چیچک کے دانہ کی طرح درد۔ خشک دانے۔ جس میں بہت خارش ہوا کرے۔

بیلاڈونا ۳۔ آرسنک ۳۔ (سرسامی بخار (TYPHOID) کے علامات میں۔ ایپس ۳۔ کاربو وج ۶۔ ہیپر سلفر ۶۔ وغیرہ ادویات درمیان میں ضروری ہوسکتی ہیں۔ (عفونتی بخار کی دوا دیکھئے۔)

جاپان وغیرہ غیر ممالک سے آئے ہوئے بال جھاڑنے یا دانت صاف کرنے کے برش کو پہلے گرم پانی اور صابن یا کپڑا دھونے والا سوڈا یا فرمالن (دو ڈرام آدھ لس۔ نصف پائنٹ پانی) سے دھونا چاہیئے۔ آجکل کلکتہ یا ہندوستان کے اکثر شہروں میں جاپانی برتنوں کا استعمال کرکے بہت نادان حجاموں نے اس مرض کو پھیلا کر بہت لوگوں کی (DIRECTOR OF INFORMATION) جان لی ہے۔ (سرکار ہند کا مشتہر کیا ہوا نوٹس ماہ اگست سنہ ۱۹۲۰ء ملاحظہ ہو۔)

مہاسہ (PUBERTY BOILS)

شباب میں صحت کے نقائص اور موسم کی خرابی کی وجہ سے نوجوانوں کے جسم کی گلٹیاں سوج کر زیادہ تر چہرہ؛ رخسارے؛ ناک اور گلے میں پھنسیاں یا چھوٹے چھوٹے کیلدار پھوڑے پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور ان کو مہاسہ کہتے ہیں۔

بوریکس ۳ x بسفوف؛ کھانا اور سہاگہ کی خاک زیتون کے تیل میں ملا کر مہاسہ پر لگانا۔ یا ناک یا دونوں ہونٹوں کے مہاسہ میں یہ زیادہ فائدہ کرتا ہے۔

کلکیریا کارب ۶؛ ایسٹرناس ۶۔ (خاصکر عورتوں کے لئے) گریفائٹس ۶۔ سلفیورک ایسڈ ۳۔ وغیرہ دوائیں علامات کے مطابق فائدہ کرتی ہیں۔

(پھوڑا ڈنبل اور زخم وغیرہ کی دوائیں دیکھئے۔)

کاربنکل۔ سرطان۔ آدیٹہ۔ ہزار چشمہ (CARBUNOLE)

یہ ایک قسم کا بڑا چپٹا گول؛ زہریلا پھوڑا ہوتا ہے۔ اس کا رنگ سیاہی مائل سرخ ہوتا ہے۔ ایک قسم کا جرم اس مرض کا خاص سبب ہے۔

پھوڑا خاصکر گردن اور پشت پر ہوا کرتا ہے۔ پشت پر ہونے سے اس کا نام پھوڑا پشت ہے۔ اور مریض ذیابیطس یا جن کے پیشاب میں خون کے سفید

والے نکلتے ہیں ان کو یہ پھوڑا ہو جائے تو امید زیست بہت کم ہوتی ہے
گردن کے نیچے کے حصہ یا کمر میں بھی یہ پھوڑا ہوا کرتا ہے۔ اس میں معمولی
پھوڑے کی طرح اور ان سوراخوں سے پتلے جھاگ کی طرح مواد نکلتا ہے۔
پہلے یہ تھوڑی جگہ گھیرتا ہے۔ لیکن آہستہ آہستہ پھیلتا جاتا ہے۔ یہ پھوڑا
شروع میں سرخ اور اس کے بعد سیاہی مائل ہوتا ہے۔ ہمیشہ دو تین ہفتہ
بعد جہاں پھوڑا ہوتا ہے اور وہ اس کے نیچے کا گہرا حصہ تک سڑ جاتا ہے۔
بخار! دردسر! جلن! کمزوری! بے خوابی! غذا سے نفرت وغیرہ علامات
نمودار ہوتے ہیں عموماً چالیس یا زیادہ عمر والوں کو یہ پھوڑا ہوا کرتا ہے۔

حفظ ماتقدم:۔ ورم کی حالت میں۔ (یعنی مواد پڑنے کے پہلے) بیلاڈونا
۱x۔ سلکا ۳x۔ بے خوف کھانا۔ یا پہلے اسپرٹ کیمفر اور بعد ازاں روغن زیتون
لگانے سے) پھوڑے کا درد کم ہو جاتا ہے۔
مرض کے پہلے ہی انتھراسینم ۳۰۔ ہر تین گھنٹہ پر کھلانے سے مرض بڑھ
نہیں سکتا۔ اور دوسری دوا دینے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ اگر اس سے فائدہ
نہ ہو تو مندرجہ ذیل ادویات علامات کے مطابق دینا چاہیئے۔
پھوڑے والی جگہ سوجی! سرخ۔ اور سرخ ڈنک مارنے کی طرح درد۔ کے
علامات میں اے پس ۳۔ پھوڑا اگر بڑھنے یا سڑنے لگے تو آرسنک ۳x۳۰۔
پھوڑے والی جگہ چمکدار! سرخ۔ چبھونے کی طرح درد۔ اینٹھنے یا چلکنے
کی طرح درد۔ اچھی طرح نیند نہ آنا۔ ان علامات میں بیلاڈونا ۳x۔ (مواد
پیدا ہونے کے پہلے ورم والی حالت میں بار بار بیلاڈونا دینا اچھا ہے۔
جلن والے درد کے ساتھ خون بہتا ہو یا مواد بدبودار نکلتا ہو۔ کمزوری بڑھتی
جاتی ہو تو کاربوویج ۶۔۳۰۔ تیز درد اور جلن کے ساتھ بدبودار مواد نکلنا۔
اور نچلے نسیج کا سڑنا۔ سلکا ۳۰۔ یا لیکسس ۶۔ ٹیرنٹولا کیوبنسس ۳۰
تکلیف دور کرنے کی بہت اچھی دوا ہے۔

گرم پانی میں خالص ڈالکر سینکنے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ میدہ یا السی کی
پولٹس باندھنے سے پھوڑے کی تکلیف کم ہو جاتی ہے۔ کلینڈیولا کا مرہم

پتی (URTICARIA)

بر ہٹا چھو جانے یا بھڑ کے کاٹنے سے بدن میں جس طرح لال لال چکتے پڑ جاتے ہیں، یا بدن میں کھجلی معلوم ہونے لگتی ہے پتی میں بھی ٹھیک اسی طرح داغ پڑتا ہے۔ اس کو پتی نکلنا کہتے ہیں؛ یہ بیماری میں یکبارگی پیدا ہو کر کئی حصوں میں ہی یا کئی دنوں تک رہ کر اچھی ہو جاتی ہے۔ مرض پرانا ہونے پر مریض تکلیف پاتا ہے۔ جسم کی تمام جگہ سوج جاتی ہے۔ اور پیدا ہو جاتی ہے ورم کی جگہ گرم رہتی ہے۔ یہی پتی کی خاص علامات ہیں۔ جھینگر مچھلی یا کیکڑا۔ یا ثقیل چیزوں کے کھانے سے یا قبض یا سردی لگنے کی وجہ سے یہ بیماری ہو سکتی ہے۔ (اس میں مندرجہ ذیل ادویات مفید و کار آمد ہیں۔

(۱) نئی پتی میں:۔ اے پس۔ آرٹکا یورنس۔ کلورل تیم ۲x۔ سفوف۔

(۲) پرانے مرض میں۔ جی نی نم سلف (بار بار حملہ ہونے پر) آرسنک ایلبم، سلفر، کلورل تیم ۲x۔ سفوف۔ کلکیریا فاس فوریکم ۲۰۰۔ طاقت کی صرف ایک خوراک کافی ہے (۳) سردی لگنے سے پیدا ہوئی پتی میں:۔ ایکونائٹ (سردی کے دنوں کی ہوا یا سوکھی سردی لگنے کیوجہ سے) ڈلکامارا (گیلی یا برساتی ہوا لگنے کی وجہ سے) (۴) معدے کی گڑبڑی سے پیدا ہوئی پتی میں:۔ انٹم کروڈم نکس وامیکا۔ پلس (۵) دیگر امراض کے ساتھ ایکونائٹ (بخاری علامات میں) کلورل تیم ۲x، سفوف (بستر کی گرمی کی وجہ سے) برایونیا ڈائکیدم (پتی دب جانے سے) اگنس یا اناکارڈیم! دماغی پریشانی کی وجہ سے پیدا ہوئی بیماریوں) کافیہ (نیند نہ آنے کی بیماری کے ساتھ) برایونیا۔ رسٹاکس۔ یا سمی سی فیوگا۔ (وجع مفاصل والے (بلغمی مریضوں کے لیے) کولچیکم (گٹھیا دی وجع مفاصل کے لئے) اپیکاک۔ یا آرس (دمہ کے مریضوں کیلئے) (پکس یا ہائیڈراسٹس (بچہ دانی کی خرابی کی وجہ سے)

کئی دوائیوں کے خاص علامات، جلن، بخار، پیاس اور لال رنگ کی کھجلی ہونے پر، ایکونائٹ ۳x۔ پھنسیوں کا نچلا حصہ سرخ اور بیچ کا حصہ سفید یا جلن۔ ڈنک مارنے کی طرح درد یا بہت کھٹکنا۔ یا سرسرانا۔

آماس، ہونے کی علامتوں میں آرٹیکا یورنس ۲x۔ یا اے پس ۲x۔ آرٹیکا یورنس، اور اے پس میں فرق یہ ہے کہ چھتے یکا یک بیٹھ جانے پر، قے اور دست، اور ہذیان ہو جائے تو آرٹیکا اور پھنسیوں میں بہت سوجن، اور ڈنک مارنے کی طرح تیز درد ہو تو ایپس،

اگر آرٹیکا اور اے پس سے فائدہ نہ ہو تو کلورل ہائیڈریٹ ۳x۔ معدہ کی گڑبڑ یا ہیضہ کی وجہ سے بیماری پیدا ہونے پر۔ انٹم کروڈ۔ فکس وامیکا۔ یا کیسا ٹیلا، کیکڑا، جھینگا مچھلی کھانے کی وجہ سے یا پانی میں بھیگنے کی وجہ سے بیماری پیدا ہونے پر۔ رسٹاکس ۳۰-۳، جگر کی خرابی کے ساتھ پتی میں ڈلکمارا۔ فیلیوس ٹینلیس ۳۔ سردی لگ کر (خاصکر موسم برسات میں ڈلکمارا ۶۔ بیماری کی پرانی حالت میں، اے پس، آرس، یسلفر، کونیٹ آرس، انٹی کس فلیوس ۳، ۳۰۔ نیٹرم میور۔ ان تمام دواؤں کے ۶۔ ڈائیولوشن سے کام ہو سکتا ہے، اگر یہ تمام دوائیں بیکار ثابت ہو جائیں تو اسکو کم چک ۳x یا سفوف استعمال کرنا چاہیئے۔

علاج معاون

پانی میں بھیگنا۔ شبنم یا دی لگنا، جھینگا مچھلی یا کیکڑا یا ایسی ثقیل چیزیں جن سے معدہ خراب ہو جائے نہ کھانا چاہیئے گرم پانی میں نہانا، ہلکی غذا کھانا فائدہ مند ہے۔ (لیموں کاٹ کر مقام ماؤف پر رگڑنا چاہیئے۔

کھجلی ۔ خارش (SURURIGO)

یہ جلدی بیماری ہے۔ اس میں جسم کھجلاتا ہے اور جسم کا رنگ بدل کر ایک قسم کی پھنسیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ تمام جسم (خاصکر مقعد اور آلات تناسل) میں بہت کھجلی ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ کھجلاتے کھجلاتے خون نکلنے لگتا ہے۔ نیند نہ آنا وغیرہ اس مرض کے خاص علامات ہیں۔ بڑھاپا۔ پرانی بیماری میں میں مبتلا رہنا، قوت زیست کی کمی اور صاف ستھرا نہ رہنا، ثقیل غذا کھانا۔ بہت گرمی! یا سردی لگنا وغیرہ اسباب سے یہ بیماری ہو

علاج

ریڈیم برومیٹم ۳۰ (ہفتہ میں صرف ایک خوراک) اسکی بہترین اور کامیاب دوا ہے۔ نئی بیماری میں ایکونائٹ ۳x۔ (بخار کے ساتھ کھجلی آو تو

۳۰۔ (بہت کھجلی۔ جلد خشک، شام کے وقت اور بستر پر سونے سے بیماری بڑھنا)
مرض مزمن میں آرس ۳؛ ۳۰۔ جلن پیدا کرنے والا اخراج۔ کمزوری اور
پانی کی طرح رطوبت نکلنا۔ اگنیشیا ۳۔ (جسم کھجلانے کے بعد مچھر کاٹنے کی طرح
جلد آماس کرنا) ڈیلکس فیگو پائرم؛ کاسٹیکم۔ (مقعد کھجلانا) مرک سول۔
آرس بسنر پری ایم اے پوسائنم۔ کاربو وج وغیرہ دوائیں ضروری ہیں۔

علاج معاون:۔ روزانہ ٹھنڈے یا گرم پانی سے نہانا۔ جسم دھونا۔
صحت بخش غذا کھانا۔ کھلی ہوا میں گھومنا۔ اچار وغیرہ کھانا اور مرہم وغیرہ
نہ لگانا اچھا ہے۔ ضرورت پڑنے پر مزریم (ایک حصہ پانی، دس حصہ) کا لوشن
لگایا جا سکتا ہے۔ جسم جتنا کم کھجلایا جائے اتنا ہی اچھا ہے

سُرخ یا سفید دانہ (STROPHULUS)

بچوں کے تمام جسم (خاصکر چہرہ، مسوڑھوں، گردن، دونوں بازو میں الپین
کی نوک کی طرح سُرخ یا سفید پھنسیاں ہوتی ہیں۔ یہ ظاہرا پِتی کی طرح ہوتی
ہے۔ کیموملا ۶۔ اسکی اچھی اور کامیاب دوا ہے۔ اے پس ۲X۔ انٹم کروڈ ۶؛
(بدہضمی کے ساتھ زبان سفید تہہ نشیں) کلکیریا کارب (مزمن تیزابیت کے
ساتھ) سلفر ۳۰؛ رسٹاکس ۳ وغیرہ ادویات کی بھی ضرورت پڑتی ہے۔
مناسب غذا اور کپڑے روز ٹھنڈے پانی یا نیم گرم پانی سے نہانا۔ کھلی
ہوا میں گھومنا۔ اور پھنسیوں پر سبجی مٹی کا سفوف چھڑکنا مفید و کارآمد ہے۔

کھجلی۔ خارشت۔ جرب

(SCABIES AND IT CHING OF THE SKIN)

جراثیم سے ایک قسم کی کھجلی ہوتی ہے۔ کلائی، انگلی وغیرہ مقامات میں پتلی
اور ملائم جلد کے نیچے یہ سب جراثیم رہتے ہیں۔ اسلئے پہلے انگلیوں کے گادے میں
تر کھجلی ہوا کرتی ہے۔ میلا کچیلا رہنا اس بیماری کا سبب ثانوی ہے۔

علاج:۔ کھجلی کو نیم کی پتی کے گرم پانی سے دھو کر اس پر نیم کا تیل
لگانے سے فائدہ ہوتا ہے اور سلفر۔ ۳۔ کبھی کبھی کھانے سے پھنسیاں جلد
اچھی ہو جاتی ہیں۔ پہننے کے کپڑے اور بستر صاف ستھرا رکھنا چاہیے۔

فیگو پائرم ۲-۳- جسم میں اتنی کھجلی ہو کہ مریض پاگل ہو جائے۔

مزیریم ۳۰- جسم کے کسی خاص مقام میں زیادہ کھجلی ہونے کی وجہ سے اس مقام کو مریض کھجلاتا کھجلاتا خون نکال دیتا ہو، ایسی حالت میں مریض کو فائدہ ہوتا ہے۔ ڈلی کس ۳- جسم کا کوئی حصہ۔ خاص کر (پشت) دیوار اور کوئی دوسری سخت چیز پر زور سے رگڑنے سے مریض کو آرام معلوم ہوتا ہے۔ ×

سیپیا۔ کلکیریا کارب، آرسے نکم البم۔ ہیپر سلفر۔ نکس وامیکا، مرکیوریس کار۔ سورائنم، لائیکوپوڈیم، کروٹن، کاسٹیکم، اسٹافی سگریا۔ وغیرہ۔

(۳۰- طاقت کھجلی میں مفید اور کار آمد ہیں۔)

کوئی کوئی گندھک کا مرہم۔ (سلفر آئنٹمنٹ) لگایا کرتے ہیں۔ ہم لوگ اس کو اچھا خیال نہیں کرتے۔ علامات کے مطابق (سلفر استعمال کرنے پر) مرض بالکل اچھا ہو سکتا ہے۔ گرم پانی میں تھوڑا عمدہ گندھک ڈال کر اسی پانی سے نہانا۔ اور بستر اور کپڑوں کو اس میں دھو ڈالنے سے کھجلی کو جلد آرام ہوتا ہے۔ کبھی کبھی بیماری آرام ہونے کے بعد جسم میں چھوٹی چھوٹی پھنسیاں (ڈوڑ) خسرہ کی طرح نکل آتی ہیں۔ اس سے ڈرنے کی کوئی بات نہیں ہے، کیونکہ یہ خسرہ نہیں ہے۔ آپ ہی آپ اچھا ہو جاتا ہے۔

جھڑا

یہ اکثر پیروں ہی میں ہوتا ہے۔ یہ بھی ایک قسم کی کھجلی یا اکزیما ہے۔ رسٹاکس ۶- سلکا ۳- سیپیا ۳۰- انتھری سلینیم ۳۰- اے پس ۶، نیٹرم میور۔ ۳۰، مرکیوریس ۳- لیکیسس ۶- گریفائٹس ۳- وغیرہ اس مرض کی مخصوص ادویات ہیں، قدم کے تپے سے زخم کی جگہ کو باندھ دینا چاہیے۔

(خسرہ، اکوتہ، امراض طفلان میں "اکوتہ" وغیرہ ملاحظہ ہو)۔

× کچے دودھ کے ساتھ نیم کی پتی، نیم کی چھال اور کچی ہلدی پیس کر صاف سرسوں کا تیل (یا زیتون کا تیل (OLIVE OIL) ڈال کر اُبالنے سے نیم کا تیل تیار ہوتا ہے۔

اکوتہ - اکزیما (ECZEMA)

ورم جلد میں لیسدار پانی نکلنے پر اس کو اکوتہ یا اکزیما کہتے ہیں۔ شروع میں جلن پیدا کرنے والی پھنسیاں ظاہر ہوتی ہیں اسکے بعد وہ سب پھنسیاں کھجلاتے کھجلاتے زخم ہو جاتا ہے۔ زخم سے صاف پانی کی طرح یا زرد مواد کی طرح رطوبت نکلتی ہے زیادہ کھجلانے پر کسی ماسے خون نکلنے لگتا ہے۔ یہ مرض تمام جسم میں ہو سکتا ہے لیکن زیادہ تر کان میں، بغل میں، اور سر میں ہوا کرتا ہے جو لوگ (PSORA) سورا میں مبتلا رہتے ہیں؛ یا جن کے جسم کا خون زہریلا ہو جاتا ہے۔ انھیں یہ بیماری ہو جاتی ہے۔ سوڈا، صابن، چونہ، وغیرہ ہمیشہ کام میں لانا۔ پہننے کے کپڑے سے جسم میں رگڑ لگنا۔ مناسب غذا یا ماں کا دودھ خراب ہو جانا۔ اصول صحت کی پابندی نہ کرنا۔ زیادہ محنت کرنا وغیرہ سے یہ بیماری ہو سکتی ہے اسی لئے مریض کا مزاج بغیر سمجھے بوجھے بیرونی دوا لگا کر بیماری اچھی کر لینے سے نقصان ہو سکتا ہے۔

علاج:۔ خفیف یا شدید مقامی یا جسم کے اکوتہ میں راس دانا (نہ ملے تو رسٹاکس ۳۰) دینا چاہیئے۔ راس دینے پر کبھی کبھی بیماری بڑھ جاتی ہے اُس وقت دوسری دوا نہ دینا چاہیئے۔ بلکہ رسٹاکس ۲۰۰۔ یا راس وں ۶۔ ۲۰ دینا چاہیئے۔ چہرہ یا آلات تناسل میں اکوتہ جس میں کھجلی بہت زیادہ ہو، کروٹن ۳۔ سر کے اکوتہ میں اول اینڈر ۶۔ یا کیلی میور ۶۔ فوطہ کے اکوتہ میں ہیپر سلفر ۶۔ مردوں کی داڑھی میں ہو، تو سائیکوٹا وردرا ۳۔ ہتھیلی پر، کان کے پیچھے۔ ہاتھ کی انگلیوں میں ہڈیوں اور کہنیوں میں ہو تو گریفائٹس ۶۔ ہتھیلی کے پچھلے حصہ میں ہو تو بووسٹا ۶۔ چہرہ آلات تناسل میں یا مقعد میں برابر کھجلی یا پُر درد اکوتہ میں انٹم کروڈ ۶۔ خشک گرم یا سرخ رنگ کے اکوتہ میں ایلیومینا ۶۔ آرسنک ۶۔ سوزشی اکوتہ میں ڈنک مارنے کی طرح اور کھجلی بہت ہو۔ یورٹکا یورنس ۲x۔ زرد رنگ کی پپڑی جمتی ہو تو کلکیریا کارب ۶، ۲۰۔

مزمن مرض اکوتہ میں خشک اور گرم اور سُرخ رنگ کا درجع مقاصل۔ ایلیومینا ۳۰۔ جس کو اکوتہ میں رطوبت اخراج ہوتی ہو، مرک کار ۳۰، پھٹے، خون کی طرح اکوتہ میں جس میں تھوڑا تھوڑا اخراج ہوتا ہو۔ بیٹرولیم ۶۔ اکوتہ میں جس کی رطوبت چپکتی ہو، گریفائٹس ۶، ۳۰۔ جو اکوتہ کسی طرح اچھا نہ ہوتا ہو اس میں ہیپر سلفر یا سوکم چیک ۳x۔ استعمال کرنا چاہیئے۔ کاربوویج ۶۔ سیپیا ۶۔ ڈنکا مانا۔ لائیکوپوڈیم ۳۰۔ ریڈیم برومائیڈ۔ کرسو فینک ایسڈ ۲۔ وایولا ٹرائی کلر ا۔

علاج معاون :- زیادہ کھجلانا برا ہے۔ اس لئے زخم کی جگہ ہمیشہ کپڑے سے باندھ رکھنا چاہیئے۔ دودھ اور تازہ ترکاری اور ساگ کھانا چاہیئے۔ مٹھائی مچھلی، گوشت، اور دیر ہضم ہونے والی چیزیں کھانا منع ہے، زخم کی جگہ ہمیشہ صاف رکھنی چاہیئے۔ امراض طفلان کے باب میں مرض اکوتہ، ملاحظہ ہو، روغن زیتون کرسو فینک ایسڈ ۳۔ استعمال کرنا نقصان دہ نہیں ہے۔ (LUYTIES PINUS OINT MENT) بایوکیمیک مرہم ماوف مقام پر لگانے سے بہت کچھ فائدہ ہوا ہے۔ اور کسی طرح کا آئندہ نقصان بھی نہیں ہوا۔ آزمائش کرنی چاہیئے۔

کینسر۔ راج پھوڑا (CANCER)

اس بیسویں صدی میں مرض سرطان بہت ترقی پر ہے (سپاری کھانے کی وجہ سے ہندوستان اور سنگلدیپ کی عورتوں کے منھ میں یہ مرض سرطان ہو جایا کرتا ہے۔) ڈاکٹر سر اے پی گلڈ کا بیان ہے کہ موجودہ زمانہ میں اس بیماری سے دس فیصدی آدمیوں کی موت ہے۔

امراض ابھار کے باب خفیف اور مہلک (MALIGNANT) دو قسموں کا ابھار بتایا گیا ہے۔ اس آخری قسم کے ابھار کا نام ہے، سرطان۔ یا کینسر یعنی اکثر ورمی (CHONIC IN FLAMMATORY CHANGES) تبدیلی کی وجہ سے جسم کے کسی بھی نسیج میں، یہ بیماری ہو سکتی ہے۔ مرض سرطان کا ابھار آہستہ آہستہ اور کا ہے ما ہے یکا یک تیزی سے ظاہر ہو جاتا ہے اس بیماری میں کبھی ناقابل برداشت درد معلوم ہوتا ہے اور کبھی کبھی درد

بالکل ہی نہیں ہوتا۔ مرض سرطان دو طرح کا ہوتا ہے۔

(۱) ورم خبیث یا کارسوما۔ منہ، پستان یا بلغمی جھلی اور عضلاتی جھلی کے بالائی پتلی جلد میں) اور (۲) آڈیتھ یا سرکوما (یعنی عضلاتی اُبھار) ہوتا ہے۔ جلنا۔ یا ہڈی کا ٹوٹنے وغیرہ چوٹوں کی وجہ سے کارنکا ہونے پر اس کو آڈیتھ یا سرکوما کہتے ہیں۔ یہ آڈیتھ (عضلاتی اُبھار) ظاہراً حمل کے ملحق کرنے والی نسیج کی طرح (ATUMOR MADEUP OF A SUBSTANCE LIKE THE EMDRYOHIC CONNECTIVETISSUE) ہوتی ہے۔ آڈیتھ اکثر مہلک ہو جاتا ہے۔

دماغی تحریک:۔ جیسے غم، کاروبار میں نقصان۔ فکر وغیرہ، یا جسمانی تحریک، جیسے تمباکو پینے کے لئے، مٹی کی چلم (استعمال کرنا) دانت کا اگلا حصہ زبان میں برابر لگنا۔ اور اس سے زخم ہو جانا۔ ایکس رے یا ریڈیم کی کرن یا مٹی کا تیل وغیرہ ہمیشہ جسم پر لگانا۔ عورتوں کی پستان کا بہت دیر تک بڑھ کر رکھنا۔ حیض بند رہنے پر یا اس کے بعد یکایک کسی اندرونی عضو سے خون نکلنا وغیرہ اسباب سے جسم کے ان مقامات میں آڈیتھ ہوتا ہے۔ معدہ میں مزمن زخم، غذا کی نلی یا بڑی آنتوں میں مرض کے جراثیم کا موجود رہنا۔ سخت چوٹ کی وجہ سے جسم کا خراب ہونا۔ درد سر۔ مزمن عصبی درد میں جلد ہی بیماری یا وجع مفاصل میں عرصہ تک مبتلا رہنا۔ وغیرہ اسباب سے خون خراب ہو کر مرض آڈیتھ ہوا کرتا ہے، کبھی کبھی تو بیماری نسلاً بعد نسلاً چلتی ہے۔ اس لئے مرض کا اچھی طرح علاج نہ ہونے پر نشتر لگوانے کے بعد یا بیٹھ جانے پر دبا ہوا مرض آڈیتھ کی جگہ یا جسم کے کسی دوسرے مقام پر دوبارہ حملہ کرتا ہے۔

بغیر دوا کھلائے کبھی کبھی آڈیتھ خود بخود (یعنی قوت دافع مرض کی وجہ سے) اچھا ہو جاتا ہے۔ جو ہو، یہ شبہ ہونے پر کہ مرض آڈیتھ ہوا ہے۔ فوراً اسکے ہٹنے کی ترکیب کرنی چاہیے۔ درحقیقت یہ ہومیوپیتھک دوا کھانے سے فائدہ ہو سکتا ہے۔ دوا سے فائدہ نہ ہو تو ایکس رے یا ریڈیم کرن کو کام

میں لانا چاہیے۔ یا نشتر لگوانا چاہیے

علاج :- آرس - (ادنیٰ قوت کی خاصکر جلن والے آڈیٹھ میں ہائیڈراسٹس ⊖، ۳× - (خارجی، اور اندرونی استعمال) گلٹی یا رحم میں آڈیٹھ ہونے پر - کاربو این ۱× ۳، سفوف - آڈیٹھ میں اخراج ہو، آرم مٹ ۴×- سفوف ۶ - ہڈی کے آڈیٹھ میں اکونائٹ، ریڈکس ⊖ - فی قطرہ نصف خوراک سے تین قطرے استعمال کرنا چاہیے۔ جب تک کہ بیمار کو نیند نہ آجائے۔) آڈیٹھ سے پیدا ہوئی بے حد تکلیف کی یہ بے خطا دوا ہے لیپس البس ۲× - نہایت جلن کے ساتھ زیادہ اخراج (خاصکر رحم کے آڈیٹھ میں) کارشی نوہن ۳۰ - ۲۰۰ - (ہفتہ میں صرف ایکبار کھانا چاہیے ایکس* رے ۳۰ - ۲۰۰ (سخت تکلیف میں ہفتہ میں) ایک مرتبہ کھانا چاہیے - ریڈیم بروم ۳۰ - ۲۰۰ (ہفتہ میں صرف ایک مرتبہ استعمال کرنا چاہیے -) اور سیلینیم ۳۰ - ۲۰۰ - (ہفتہ میں ایک مرتبہ استعمال کرنا چاہیے -) اور ہائیڈراسٹس ۳× - یہ سب مرض آڈیٹھ کی بہت عمدہ دوائیں ہیں۔ حسب ذیل ادویات کی بھی گاہے ملے ضرورت پڑ سکتی ہے - بیلاڈونا، فاسفورس - کینڈیوزنگا ۱× - ایسڈ کارب، - روٹا ⊖، فائٹو ۲× - آیوڈوکیلی، بروم گسلیم، یار امن، ⊖ - (دودھ کے ساتھ ۳، ۶ قطرے روزانہ تین مرتبہ) سیکیل، کریازوٹ - ہائیڈرکوٹائل - ایشیاٹکا، سلفر، سنگونیریا ۱×، آرس، آیوڈ ۳× - (پانی کے ساتھ نہ کھانا چاہیے -) آرم آیوڈ ۳× - کیلک آیوڈ ۳ - ستھاٹم ⊖ - یونوریا ۶ - اگنیشیا - ⊖ - (خوراک ۵ - ۲۰ - قطرے) لیکیسس ۶ (گہرا، سرخ، یا نیلا، یا خاکی -

---

* (XRAY) ۳۰ کے استعمال سے اکثر مریض آڈیٹھ آرام ہوئے ہیں کم سے کم بہت تکلیف فوراً جاتی رہی - (DR. J. CASE CONVENTION OF THE AMERICAN RONIGEN RAY SOCIETY) میں حال ہی میں جو کچھ کہا ہے ہماری اس بات کی بہت تائید ہوتی ہے -

زنگ کا آڈیٹھ) ۶-۳۰- (چوٹ کی وجہ سے آڈیٹھ میں۔ یا سینہ میں ٹیومن آڈیٹھ ہو) کیلی سائی نیٹم ۳- (زبان کے آڈیٹھ میں) سکا دا ہونا ٹمز) پلیٹینا۔ سفلی نم۔ (مرض آڈیٹھ کے علاج مشہور ڈاکٹر (ELLWOOD) ایل ووڈ نے حسب ذیل اعضاء کے گیارہ کینسر بالکل اچھے کئے ہیں۔

(۱) تالو کا آڈیٹھ، فیرم پک ۳x۔ ہائیڈراسٹس Q۔

(۲) رحم کی گردن کا آڈیٹھ، آرسن آیوڈ۔ ٹمپس ۳x۔ (امراض زنانہ کے باب میں رحم کا رسولی۔ رحم کا آڈیٹھ۔ ملاحظہ ہو۔)

(۳) غذا کی نالی اور حلق کا آڈیٹھ، فیرم پک ۳x کھوجیا ۱x۔ ہیپر سلفر ۶۔

(۴) بڑی آنت کے آخری حصہ کا (RECTUM) ہائیڈراسٹس ۱x۔ سال دیا Q۔ ہفتہ کے آخر میں استعمال کرنا چاہیئے۔

۵۔ قولون کا (COLON) آڈیٹھ۔ ہائیڈراسٹس ۶x کراکس Q۔ ہفتہ کے آخر میں کھانا چاہیئے۔ اور ناسور کے لئے سلکا مدر ٹنکچر مفید و کار آمد ہیں۔

(۶) دائیں پستان کا ورم خبیث۔ آرس آیوڈ ۳x اور ہائیڈراسٹس Q ۲x یکے بعد دیگرے (۷) جگر میں آڈیٹھ کے ساتھ استسقائے شکم آرس، آیوڈ ۳x۔ ہائیڈراسٹس Q۔ (۸) ران کی ہڈی میں آڈیٹھ۔ سلکا ۲۰۰۔

(۹) بائیں ران کی ہڈی میں آڈیٹھ۔ سلکا ۶۔

(۱۰) ران کے آڈیٹھ میں۔ نیٹرم میور ۲۰۰ طاقت پر استعمال کرنا چاہیئے۔

(۱۱) سینہ کی بڑی گلٹی کے آڈیٹھ میں چار مرتبہ نشتر لگوانے کے بعد مریض نا امید ہو کر ہومیوپیتھک علاج کرانے آیا۔ اس وقت سلکا ۲۰۰ استعمال کرنے سے وہ بالکل اچھا ہو گیا۔

علاج معاون

زخم کے آڈیٹھ میں بدبو کم کرنے کے لئے کاربولک ایسڈ کا سفوف۔ یا آئیڈوفارم کا سفوف لگانا یا کوئلہ کی ٹکیس استعمال کرنا چاہیئے۔ ڈاکٹر کوپر رڈ کا مرہم لگانے کی صلاح دیتے ہیں۔ دودھ۔ نمک، مرچ، سرخ، چائے۔ کافی، شراب، گوشت، مچھلی، انڈا۔ مالش، ہیم دال، مسور وغیرہ کھانا ممنوع ہے، گوشت کے عوض پنیر کھایا جاتا ہے۔ تازے پھل

زیادہ مقدار میں کھائے جا سکتے ہیں۔ کھلی ہوا میں تھوڑا گھومنا اچھا ہے
پستان میں آڈیٹھ ہونے پر ہاتھ کو زیادہ حرکت نہیں دینا چاہیئے۔
اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ مریض کو بدہضمی نہ ہو جائے۔ غذا کے
پہلے اور بعد تھوڑا آرام کرنا چاہیئے۔ تفصیل کے لئے

(BURFORD'CANCER- CLARKE'S TUMOUR'S COOPER'S CANCER ROYAL'S PRACTICE' صفحات ۴۵۹-۴۹۵-۵۰۵-۵۵۳ CATCELL'S PRACTICE 1-A-RUDDOCK'S VADE MECUM EDITION 1923 صفحات ۲۲۱-۲۲۸ BURNETT'S CURABILITY OF TUMOURS)

وغیرہ کتابیں دیکھنا چاہیئے۔

بفا۔ پھپاس۔ سر کی بھوسی (LICHEN)

کسی جلدی ورم کا گھنی پھنسیوں کی طرح ظاہر ہونا بفا کہلاتا ہے اندھوری کی طرح سرخ پھنسیاں تمام جسم میں۔ (ہاتھ، پیر، منھ اور گردن میں) نکلنا۔ کھجلانا، جلد کی خشکی اور بھری ہونا اور آخر پھنسیاں چیونٹی کی طرح سوکھ کر پتلی جلد سفید ہو جانا۔ اس مرض کی خاص علامت ہیں، اکثر چورن، برف نان پاؤ بیچنے والے راج مزدور۔ سوڈا اور صابن کا ہمیشہ کام کرنے والے یا جو ہمیشہ ٹھیک وقت پر کھانا نہیں کھاتے، اور گرم ممالک کے باشندے یا گرمی کے دنوں میں بھی جو زیادہ محنت کرتے ہیں۔ ہمیشہ انہی کو یہ بیماری ہوا کرتی ہے۔

علاج:۔ سلفر ۳۰۔ (شدید بیماری میں) انتم کروڈ۔ (معدہ کی خرابی کے ساتھ مرض میں) اے پس ۳۔ بالیڈم ۶۔ (اندھوری کی پھنسیوں میں کانٹا چبھنے کی طرح درد۔ آرس ۳×۳۰۔ (پرانی بیماری میں) میتزیریا۔ ڈاس فاٹو گراف، نیٹرم میور، روزانہ گرم یا ٹھنڈے پانی سے نہانا اور جسم پونچھ ڈالنا، غذا محرکہ کھانا پینا ممنوع ہے۔

صحت کے عام اصول کی پابندی کرنا لازمی اور ضروری ہے

ناخن کی جڑ کی سوزش۔ لبھری (WHITLOW)

ناخن خوب چھوٹا کٹوانے، چوٹ لگنے یا جل جانے یا کسی زہریلی چیز کے

خون میں جلنے سے انگلی کے آگے جلن، سوجن ہوتی ہے اور پھر پک جاتی ہے۔ اسی کا نام بسٹھری ہے۔ مرض بڑھ جانے پر موت تک ہو سکتی ہے۔

علاج:- بسٹھری کے علامات نمودار ہوتے ہی نمک گرم پانی میں حل کر کے اس میں انگلی ڈبائے رکھنا چاہیئے۔ اور سلیکا ۳x - کا استعمال کرنا چاہیئے۔ مرض کی شروع حالت میں جب درد ہڈی تک پھیل جائے اس وقت سلیکا ۳x - ۳۰، اور گرم پانی کا سینک، بخار کے ساتھ ہو تو سلیکا اور بیلاڈونا ۶ (باری باری سے) کچھ لوگ دیا کرتے ہیں انگلی کا اگلا حصہ آماس کر کے کچھ سیاہ ہو جائے اور جلن اور درد ہو تو آرسنک ۶۔ لیکن نیلا ہو تو لیکسس ۶۔ (مرض کے شروع حالت میں) تیز درد ہو، تو مرک سول ۶۔ ہیپر سلفر ۶، اسٹرامونیم ۶ - امیون کارب ۳۰، یا پورک اسڈ ۶۔ انیتھراس ۳۰، اپیس ۳، گریفائٹس ۶ - سنگوئنیریا ۱x - برایونیا ۱، کاسٹیم ۶۔ لیسڈیم ۳ - وغیرہ دواؤں کی بھی ضرورت ہے۔ نائٹرک ایسڈ، ڈائسکوریا ۵ - یا فاسفورس ۵ - ماؤف جگہ پر لگانے سے درد کم ہو جاتا ہے۔ چھوٹے بیگن میں یا کاغذی لیمون میں سوراخ کر کے انگلی پر ٹوپی کی طرح پہنا دینے سے بھی تکلیف کم ہو جاتی ہے اس سے بھی آرام نہ ہو تو نیم کی گرم پولٹس سے باندھنا چاہیئے! ہاتھ اس طرح باندھ رکھنا چاہیے کہ جس سے حرکت کرنے پر نیچے کی طرف نہ جھک جائے۔ مواد پڑ جانے پر سرجن کی مدد لینا چاہیئے اور جب تک زخم اچھا نہ ہو اُس وقت تک کیلنڈیولا لوشن سے دُھونا چاہیئے، اس سے بیحد فائدہ ہوتا ہے۔

جذام ۔ کوڑھ۔ (LEPROSY)

یہ ایک پرانی متعدی (چھوت دار) بیماری ہے (BACILLUS LAPRAE) خاصکر ایک جرثومہ ہے۔ جو کھلی جلد یا بلغمی جھلی کے راستہ سے جسم میں داخل ہو جاتا ہے تو وہ وہاں یا تو گلٹیاں پیدا کر دیتا ہے جسم میں جس جگہ اس قسم کی خرابی ہو تو سمجھ لینا چاہیئے کہ اس جگہ جذام ہو گا۔

مریض کے مستعمل کپڑے کے ذریعہ (کبھی کبھی دھوبیوں کے ذریعہ)

سے یہ جرثومہ ایک جگہ سے دوسری جگہ پہونچتا ہے۔ سنہ ۱۹۶۱ء میں ڈاکٹر مین میین نے اس جرثومہ کا پتہ لگایا تھا۔ اکثر پرانی قوم کے آدمیوں کو یہ بیماری ہو جایا کرتی ہے؛ والدین میں یہ بیماری ہونے پر ان کی اولاد میں بھی یہ بیماری پھیل سکتی ہے یا نہیں، یہ آجتک نہیں دریافت ہو سکا ہے۔

آجکل کے معالج جذام کی دو قسمیں بتلاتے ہیں۔

(۱) جذام وزنی اُبھار دار کوڑھ (۲) جذام مخدر یا بے حسی کا کوڑھ۔

(۱) جذام وزنی یا اُبھار دار کوڑھ (TUBERCULAR LAPROSY) اس قسم کے جذام میں شروع میں سرخ رنگ کی پتی جگہ جگہ جس میں سخت درد ہوتا ہے سرخ رنگ کی پھنسیاں ظاہر ہوتی ہیں۔ اس کے بعد ان دانوں کا منھ کھل جاتا ہے۔ اور وہاں گہرا زخم ہو جاتا ہے۔ پلکوں، بھووں وغیرہ کے بال اور ہاتھ پیر کی انگلیاں، ناک کی بلغمی جھلی وغیرہ عضو سڑ کر گرنے لگتے ہیں۔ اور کبھی کبھی پھیپھڑہ میں زخم ہو کر ورم ہو جاتا ہے اور مریض مرجاتا ہے۔

(۲) جذام و مخدر یا بے حسی کا کوڑھ (ANASTHE TICLEPROSY) اس مرض میں کل اعضاء پر حملہ ہوتا ہے اور جسم میں درد زیادہ ہوتا ہے اسکے بعد وہاں کی جسم مُردار پڑجاتی ہے؛ جس کی طاقت چلی جاتی ہے۔ بڑے بڑے پھپھولے ہو جاتے ہیں اور عضلہ کمزور ہو کر فالج ہو جاتا ہے؛ جذام کا نتیجہ بد ہے۔ یہ آٹھ سے پندرہ برس تک رہتا ہے۔

علاج۔ جذام سے بنی ہوئی ادویات کے بارے میں بہت افرا باتیں سنی جاتی ہیں۔ ہائیڈرو کوٹائل Φ پانچ قطرے سے ۶ قطرے تک (جلد موٹی سینہ، ہتھیلی اور تلوے میں بے حد خارش) آرسنک آیوڈ X۴۔ سنفوت ذ اُبھار میں آماس، ہاتھ و پیر کی انگلیوں کا گل گل کر گرنا۔ ٹیڑھے دانے یا اُبھار۔ کانٹا چبھنے کی طرح درد۔ بیلاڈونا X۳۔ (شدید بخار، بخار کے ساتھ سرخ رنگ چلنا) سیپیا ۶۔ (جلد خاکی یا زرد رنگ کی) آرسنک، ایلبم X۳۔ (زخم میں درد زیادہ ہو، یا درد نہ ہو) لیکسس ۶۔ ۳۰۔ (گہرے زخم کی غلاظت پر) سلفر ۳۰۔ ۲۰۰۔ (بہت زور کا تاغہ دیکر ایک خوراک استعمال کرانا چاہیئے) مرکلیڈ یا X۲۔

(جلد سفید رنگ کی ہو) کروٹیلس ۳۔ بہت عرصہ تک استعمال کرنے سے فائدہ محسوس ہو سکتا ہے اوسٹی لاگو ۵۔ کھلانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ پیرارا PYRARA / ۶۔ ۳۰۔ کھلا کر اولی ویرا نے (DR. OLEVERA) ایک مریض کو اچھا کر دیتا ہے **علاج معاون**: مریض کو ہمیشہ صاف ستھرا اور الگ رکھنا چاہیے مچھلی اور گوشت کھانا بالکل منع ہے مقوی غذا دینا ضروری ہے۔

چنبل۔ ایرس (PSORIASIS)

اس مرض میں جسم کے کسی جگہ کی جلد سرخ ہو کر سوج جاتی ہے اور سفید خشک اور سخت کھال نکل آتی ہے۔ ریڈیم۔ بروم۔ ۳۔ ہفتہ میں صرف ایک بار استعمال کرنا چاہیئے۔) سلفر ۳۰، یا آرسنک ۳۰۔ اس مرض کی خاص دوا ہے۔ مرض مزمن ہونے پر ریڈیو برکیو لینم ۲۰۰۔ استعمال کرنا چاہیئے۔ فاسفورس ۶۔ کلکیریا ۶۔ سیپیا ۳۔ نائیٹرک ایسڈ ۶، سائی کیوٹا ۳۔ گریفائٹس ۶۔ تھوجا، ۳۔ کرائی سوفینک ایسڈ اور روسی کی دوا وغیرہ علامات کے مطابق استعمال کی جاتی ہیں۔

فیل پا (ELEPHANTIASIS)

ہائیڈروکوٹائل ۱X۶۔ اور اناکارڈی ایم اورنیٹیل ۱X۶، اسکی خاص دوا ہے۔ (فیل پا ملاحظہ ہو۔)

روسی۔ پیپیس۔ پھپاس۔ (PITYPIASIS)

سر یا جسم کی جلد کی پتلی بھوسی کی طرح کھال کو 'روسی' یا 'مردہ کھال' کہتے ہیں جلد کے اوپر سے یہ مردہ کھال سفید بھوسی کی طرح نکل جاتی ہے، روسی نکل جاتے وقت ماؤف جگہ کھجلاتی ہے۔ کبھی کبھی سرخ یا گرم ہو جاتی ہے۔

آرس ۲X۳، کا استعمال سب سے عمدہ دوا ہے اگر آرس سے فائدہ نہ ہو تو لائیکو ۲۔ یا گریفائٹس ۶۔ یا سیپیا ۳۔ اور ریڈیم بروم (ہفتہ میں ایک مرتبہ) فائدہ کرتا ہے۔ بیسی لینم ۲۰۰۔ (ہفتہ میں ایک مرتبہ استعمال کرنا چاہیئے) کرائی سوفینک ایسڈ ۳X۳۰۔ فلورک ایسڈ ۳۔ میزریم ۳۔ کی بھی اکثر ضرورت پڑ جاتی ہے۔ ماؤف جگہ بیسن یا کھلی لگا کر گرم پانی سے روزانہ دھو ڈالنا چاہیئے۔ روزانہ نہانا فائدہ کرتا ہے۔

گوکھرو ۔ اٹن ۔ گھٹہ (CORNS)

سخت جوتے کے دبانے (یا سوء المزاجی) سے پیر کی انگلی میں گھٹہ پڑ جاتا ہے۔ شدید اور تکلیف دہ گھٹے میں فیرم پکرک ۳x۔ جلن یا زخم والے گھٹے میں نائیٹرک ایسڈ ۳x۔ ہائیڈراسٹس تیل، ہائیڈراسٹس ۱۔ ایک حصہ روغن زیتون (آٹھ حصّہ کے ساتھ ملا کر) سونے سے پہلے تین چار روز رات میں گھٹہ پر لگا دینا چاہیئے۔ اس سے فائدہ ہوتا ہے۔ نقصان الخلقۃ میں ہمیشہ گھٹے، پڑتے پڑے سلفر ۳۰، کلکیریا کارب ۳۰، لائیکو ۱۲، سیپیا ۶۔ چوڑے تلے کا جوتا پہننا۔ اور کیلنڈولا یا سکس سے روئی تر کر کے گھٹے پر لگانا چاہیئے۔ ورے وری ۱ گھٹہ پر لگانے سے فائدہ ہوتا ہے۔

گھٹے کو گرم پانی میں تر کر کے کچھ نرم ہونے دیں اور تب آرنکا ۱۔ دس قطرے ایک آؤنس گلیسرین ایک آؤنس پانی کا لوشن تیار کر کے تر کرنا مفید ہے۔

سر میں درد

یہ بھی ایک متعدی مرض ہے۔ سر کے بال منڈوا کر صابن اور گرم پانی سے دھو ڈالنا چاہیئے۔ اسکے بعد تارپین کا تیل لگا کر دھو ڈالنا چاہیئے۔

داد خشک ہونے کے بعد اس میں روز صبح آیوڈین ۱۔ لگانا چاہیئے اور شام کو دھو ڈالنا چاہیئے۔ اس طرح علاج کرنے پر اگر جلن بڑھ جائے تو اس علاج کو کچھ روز کے لئے موقوف کر دینا چاہیئے۔

سلفر ۳۰، کلکیریا کارب ۶۔ ۱۲۔ استعمال کرنا مفید ہے۔

سوزش جسم

جسم میں جلن یا گرمی ہونا۔ عموماً بخار وغیرہ امراض کی علامت ہے۔

کسی بیماری میں جسم گرم ہونے پر ان امراض کی دوائیں جن کا ذکر اس کتاب میں آیا ہے، دیکھنا چاہیئے۔ بیرونی گرمی جسم یا جلن ہونے پر، آرسنک، برائیونیا۔ کاربوویج، کاسٹیکم، نکس وامیکا۔ فاسفورس، فاسفورک ایسڈ، رسٹاکس، اسٹرامونیم سلفر۔

اندرونی گرمی یا جلن جسم میں:۔ ایکونائٹ، آرسں، بیلاڈونا۔ برائیو، کینتھرس، مرکیورئیس، نکس وامیکا، فاسفورس، سادلا۔ سی نے گا۔ سیپیا۔ سلفر وغیرہ

مندرجہ بالا ادویات ۳۰-۲۰۰ کی قوت کا استعمال کی جا سکتی ہیں۔ جلن دور کرنے والی چند مخصوص ادویات اور ان کے علامات حسب ذیل ہیں۔

سلفر:- ۳۰، ۲۰۰- تمام جسم میں یا ہاتھ پیر، منھ، ناک، زبان، آنکھ وغیرہ) گویا آگ جل رہی ہے اور سوزش ہو رہی ہے۔ کوئی بیماری مزمن حالت ہو اور ایسی جلن محسوس ہو تو یہ دوا بہتر ہے۔ آرسنک ۳×-۳۰- کوئی شدید بیماری ہو، جس میں تمام جسم میں جلن ہو تو یہ خاص دوا ہے۔ اس جلن کی ایک خاص علامات یہ بھی ہے کہ جسم میں خواہ کتنی ہی جلن ہو، مگر مریض کپڑا اُتارنا نہیں چاہتا ہے۔ یا آگ اور دھوپ میں بیٹھنا چاہتا ہے۔ زخم، پھوڑا، بخار وغیرہ میں جب مریض بالکل سست ہو جاتا ہے۔ اس وقت اس کو اسی طرح کی جلن محسوس ہوتی ہے۔ سیکیل ۳×۳۰- آگ کی چنگاری سے گویا تمام جسم جلا جاتا ہے، مریض کو ایسا معلوم ہوتی ہے۔ (لیکن دوسرے لوگ جب اس کے جسم پر ہاتھ رکھتے ہیں، تب ٹھنڈا محسوس ہوتا ہے اتنے پر بھی مریض جسم سے کپڑا اُتارنا نہیں چاہتا۔) اور وہ ہمیشہ پنکھا جھلنے کو کہتا ہے۔ ہیضہ اور سڑنے والی بیماری میں یہ علامت نمودار ہوا کرتی ہے۔)

فاسفورس ۶- سلفر کی طرح جسم میں جلن (خاصکر دق میں) معلوم ہونا۔

ایکونائٹ ۱×۶، شدید سوزشی بخار۔ (وغیرہ کے شروع کی حالت میں جب بےچینی کے ساتھ جلن ہو، جب تکلیف یکایک سرد ہوا لگنے سے آئی ہو۔

ایپس مل ۳×-۲۰۰- درد ڈنک مارنے کی طرح اور کسی عضو میں سرخی اور جلن ہو۔

اگاریکس ۳-۳۰، جسم کے اکثر مقامات میں کھجلی اور سرخی کے ساتھ جلن۔

بیلاڈونا ۱×۳۰- جسم میں گرمی کے ساتھ کسی عضو میں سوزش (سوجن اور سرخی، سوزش کی جگہ چھونے سے ایسا معلوم ہو کہ گویا آگ نکل رہی ہے۔

کینتھرس ۳-۶- گلا، پیٹ، مقعد، اور آلات بول میں جلن۔ خاصکر پیشاب کے ساتھ، کیپسیکم ۳-۶- کینتھرس کی طرح جلن (جیسے کسی نے تمام جسم میں مرچ لگا دی ہے۔ برائیونیا - ۳، ۳۰- صفراوی مزاج والوں کے ہاتھ، پیر، وغیرہ میں جلن معلوم ہونا۔

اکثر دوسرے امراض جلدیہ کا مختصر علاج

امواہی یا اندھوری۔ انٹم کروڈ۔ سلفر۔ آرس۔ ا۔ اے کیپ، الیڈم۔ اکیرنائٹ۔ رسٹاکس۔ کچھ گرم پانی میں سوڈا گھول کر جسم پر ملنے سے یا صندل جسم پر لیپ کرنے سے تکلیف دور ہو جاتی ہے۔ (بقاد دیکھئے۔)

جسم پھٹنا۔ موسم سرما میں جسم کا پھٹنا۔ ایگاریکس ۶، ۳۰۔ اچھی دوا ہے۔ ہیماملیس مدر ٹنکچر چار گنے پانی میں ملا کر ماؤف جگہ پر لگانا چاہیئے۔ پلس رسٹاکس، سلفر، وغیرہ علامات کے مطابق کام میں لائے جا سکتے ہیں۔

مونچھوں کی داد:۔ لائیکوپوڈیم، مرک، آیوڈ، گریفائٹس، انٹم کروڈ۔ سلفر۔ مستہ۔ بھوجا ۱x، ۳۰۔ انٹم کروڈ۔ ڈلکمارا ۶۔ کاسٹیکم ۶۔ فائدہ مند ہے۔ بھوجا کا خارجی استعمال بھی فائدہ کرتا ہے۔ چونہ لگانے پر بھی فائدہ کرتا ہے۔

سہوان:۔ کیلی کارب، ایسڈ نائیٹرک، نیٹرم میور، کینتھرس۔ گریفائٹس سلفر۔

خراب:۔ یعنی ناخوں کا آخری حصّہ بڑھ کر گوشت میں گھس جانا۔ یا زخم۔ ہونا۔ مرک۔ آرس ۳ x ۳۔ انٹم کروڈ۔ سلکا یا سلفر کا استعمال کرنا چاہیئے۔ اور گرم پانی سے سینکنا چاہیئے۔ یا فری کلورائیڈ کا لوشن، یا سعوف لگانا چاہیئے۔ روغن ناریل، کچے ناریل کا پانی اور سفیدی ایک ساتھ ملا کر زخم پر اچھی طرح سے رگڑنے سے فائدہ ہوتا ہے۔

چھلکا اترنا۔ کھال ادھڑنا (EXCURIATION)

کیمومیلا تمام قسم کے پانی لگنے کی اچھی دوا ہے۔ اگر بار بار جلد سفید ہو جاتی ہو تو لائیکو ۶، ۲۰۰، جائے ماؤف پر، اگر تیز درد ہو تو مرک سول ۶۔ ۳۰۔ گھومنے کی وجہ سے اگر ران کی جلد چھل گئی ہو تو ا بھوجا ۳ x ۶، بچوں کی پشت چھل جانے پر، کیمومیلا ۶، ۳۰، مفید و کار آمد ہیں۔

بدگوشت (EXCRECENCES) زخم میں بالو کی طرح ہو۔

سلکا ۶، ۲۰۰۔ توتیا کا سعوف، بدگوشت پر چھڑک دینا چاہیئے (مستہ کا بیان ملاحظہ ہو)

جھائیں:۔ انٹم کروڈ، انٹم ٹارٹ۔ کاربو اینیلس، آرسنک، پلس۔ کالی بائی کرم، پیٹرولیم، ایسڈ فاس، سلفر (جھائیں ملاحظہ ہو)

پیر کی انگلی میں گھٹے:۔ فیرم پکرک ۳۔ (نئے گھٹے میں) جلن یا مواد ہونے پر نائٹرک ایسڈ ا۔ ہائی پراسٹس۔ ایک ایک ڈرام روغن یا زیتون ایک اونس میں ملا کر رات کو سوتے وقت لگانے سے فائدہ ہوتا ہے۔

داد:۔ ہفتہ میں ایک مرتبہ بیلنیم ۲۰۰-۲ -ا استعمال کرنا چاہیئے۔ سر کی جلد پر داد یا گھنے بالوں سے ڈھکے دوسرے حصہ کی داد میں کرائی سوفین ایسڈ ۴-گرین (ایک اونس روغن زیتون کے ساتھ ملا کر) پھر کوئی دوسری دوا کی ضرورت نہیں پڑتی۔ ٹلی ریوم ۶؛ کا استعمال بھی اس کی بہت اچھی دوا ہے۔ اس سے بھی فائدہ نہ ہو تو نیٹرم سلفر ۲۰۰۔۵۰۰، ایک ماہ میں ایک مرتبہ استعمال کرنا چاہیئے۔ ہیپر سلفر، فاسفورس ۷۔ ایسٹر نائٹرک۔ رسٹاکس، سیپیا، گریفائٹس سلفر، کلیکڑیم۔ سنگونر (خاص کر عورتوں کے لئے) مرک کار وغیرہ بھی فائدہ کرتی ہیں۔ (مذکورہ بالا ادویات ۶-۲۰۰۔ طاقت کی استعمال کرنا چاہیئے۔
(کھال ادھڑنا ملاحظہ ہو۔)

عضو جلدیہ کے علامات اور ادویات

تیز کھجلی، آہستہ آہستہ کھجلانے سے کھجلی موقوف ہو اور زور سے رگڑنے پر کھجلی بڑھتی ہو۔ دودھ پلانے والیوں کے بھٹنی میں زخم، کروٹن۔

پھنسیاں جن میں بہت کھجلی ہو، اناکارڈیم، سوزش پھنسی۔ نیم پختہ، پتی، اکوتہ۔ نیٹرم میور۔ پھنسی خون بھری اور نہ پکتی ہو، آرم۔ غیر تندرست جلد، پانی بھری پھنسیاں، پھوڑے چھونے سے تکلیف ہو، ہیپر سلفر، کھجلی میں جلن اور تشنج کے ساتھ پتی، کو پے وا۔

بالائی عضو میں جگہ جگہ علیحدہ علیحدہ پھنسیاں کھجلاتی ہوں اور بعد میں جلن ہو۔ سیپیا۔ کان کے پیچھے تر پھنسیاں، تمام جسم میں گھنی پھنسیاں، پھنسیاں، رس بھری، یا سینگ کی طرح سخت پپڑی جمنا۔ اور چھونے سے خون نکلنا۔ انٹم کروڈ۔

ہتھیلی پھٹی، اور پپڑی جمی، جس جلدی مرض کی پھنسیاں، علیحدہ علیحدہ آگ کی طرح سرخ ہوں، تر اکوتہ، جو پکا ہوا نہ ہو۔ موسم سرما میں بڑھنا۔ پٹرولیم۔

مواد بھرا، میلا زہریلا زخم۔ پشت کا زخم، کاربوویج۔

بیگنی رنگ کا کالا داغ پڑنا۔ ایلنتھس۔

سکڑی جلد جس میں پھنسیاں ہوں، مزمن پھیلنے والا اور بدبو دار زخم، چیلیڈونیم۔
بال خشک (کنگھی کے جھاڑنے سے ملائم نہ ہوں) سب آپس میں ملے ہوں یا الگ الگ ہوں، بوریکس، سائی لی شیا، کلکیریا کارب، سلفر وغیرہ مفید و کارآمد ہیں۔

گہری جلدی ورم، بہت کھجلی، مواد آنا، رسٹاکس، ہیپر سلفر، وغیرہ۔

جلد خراب، آسانی سے مواد ہو "تر" اور نالو سرلس کی طرح لیسدار، گریفائٹس۔

جلد میں بہت کھجلی، جلن کے ساتھ، جلد کھجلاتی ہو، اور وہاں مواد پڑتا ہو، خون نکلے، کریوزوٹ، سلفر، سورائی نم، کلکیریا کارب وغیرہ مفید و کارآمد ہیں۔

جلد سخت میلی، مریض جسم دھونا نہ چاہیے، روئیں کے سوراخ کالے۔

سر کے ساتھ کوئی جلدی، سلفر، آرجنٹیم میٹالیکم۔ سائی لی شیا۔ وغیرہ۔

جلد کالی، سکڑی رنگ برنگی، چھونے سے درد، بیگنی رنگ کی چھوٹی چھوٹی پھنسیاں، پھوڑے چھوٹے تکلیف دہ پھوڑے، اس میں آہستہ آہستہ مواد پیدا ہو، زخم کی جگہ کھلا رکھنے سے جلد میں جلن ہو، سیکیل، سائی لی شیا، سلفر۔

جلد مختلف رنگ کے مزمن، تکلیف دہ زخم، شق ہو کر خون نکلے لیکسس،

جلد چربی بھری، مکھن کی طرح، نیٹرم میور، جلد چت کبری، نیلی یا نیلگوں، کیوپرم، جلد کھجلاتی ہو، جلن ہوتی ہو۔ کھجلانے سے چھوٹی پھنسیوں اور چھالوں کی زیادتی، ہیپر س۔ جلد سے کسی وجہ سے مواد بہنے پر سلکا۔

جلد سرخ، کھجلانی، اگاریکس ۲۔

جلد ٹھنڈی زرد۔ پھوڑا، اور زخم پشت، کچھ بیگنی رنگ کے داغ گرد ٹیلیس، ۶۔ جلد خشک جس میں روسی ہو، آرسنک ۳۔

جلد خشک، گرم اور بخار، ایکونائٹ X۳۔

جلد خشک، گرم، کھجلی، زخم ہو (چھالے پڑے ہوں) معمولی چوٹ سے بھی پانی بھری پھنسیاں نکلنا، ہاتھ کی انگلیوں کی نسوں کی جلد کھل جانے پر سوزش ہوتی ہے۔ پستان میں جلن ہوتی ہو، اور پھٹے ہوں، سلفر۔

جلد سفید اور سفید کی طرح ہونے پر، اے پس، جلد میں مسے بہت ہوں، تھو ۲۰۱۔

جلد پر پتی، پانی بھرے دانے، پچھنے کی طرح جلن۔ آرٹیکا یورنس X۱۔

مسّے ایک پر ایک ہوا کریں۔ فیرم پک ۳x۔ جلد پر بھورے رنگ کے داغ ہوں، تر پھنسیاں ہوں، ناک پر چکتے چکتے رنگ کے داغ، سیپیا ۳۔ جلد میں کانٹا چبھنے کی طرح درد ہونے پر۔ برایونیا۔ جلد پر لیسدار رطوبت بھری پھنسیاں، اکوتہ، زخم کا داغ، جس میں درد ہو۔ گریفائٹس۔

جلد پر سُرخ پھنسیاں پانی دار، اکوتہ، جن میں جلن، کھجلی ہو۔ رسٹاکس۔

جلد پر پھنسیاں، بربیرس وگے رس۔

جلد کا گوشت پھیلا۔ زخم، کانٹا چبھنے کی طرح درد۔ نائیٹرک ایسڈ۔

جلد پر سُرخ دانے بہت کھجلی، میزیریم ۳۔ جلد کے نچلے حصّہ میں سوکھی سری ہونے پر، سیکیل۔ پھنسیاں کھجلاتی ہوں اور دانے بنگیج رنگ کے ہوں۔ ایسڈ میور۔ چھوٹی پھنسیاں جن میں جلن ہو اور کھجلاتی ہوں اور پھوڑے ہوں۔ جسم پر سیاہ اور نیلی پھنسیاں آرنکا۔ پھوڑے اور ان میں جلن۔ درد اور پشت کا پھوڑا ہو۔ فائٹولکا۔ سوزشی اور پُر درد چیچک کی طرح مواد بھرنے والے، گہرا زخم، اور کنارے سوراخ دار ہوں۔ کیلی بائی۔

بدبودار دانوں کے ساتھ گہری سخت مواد بھری پپڑی، اکوتہ۔ تری۔ بہت کھجلاہٹ، پیلے رنگ کا زخم جس پر پپڑی جمی ہو۔ دھونے کے وقت خون نکلتا ہو۔ میزیریم۔ ہڈی کے پاس کا زخم۔ اس میں سے پتلی پیپ نکلتی ہو، اسافٹیڈا۔

بڑی ککڑی کی پھانک کی طرح مسّہ جس سے آسانی سے خون نکلتا ہو۔ مقعد، پٹھے، بغل، وغیرہ مقامات کی کھال اُدھڑتی ہو، کاسٹیکم۔

بڑے زخم کے چاروں طرف چھوٹے چھوٹے زخم ہونے پر، فاسفورس۔

جلد میں چھالے کی طرح (BLISTEK LIKE)، خاصکر ہتھیلی میں، پھوڑا ہونے پر، رنین و گیرس، پھوڑا، ڈنبل، انگل، بیڑا یا اور کسی سوجن کے ساتھ نسج، نیلے ہوں، یا جلن اور درد ہو، ٹیرنٹ ٹیولا کیوبنسی۔

... کھانے کے بعد سیاہ داغ مٹانے کے لئے لیڈم۔

چہرہ پر پھنسیاں، پیپ بھرے داغ، چھونے سے سوئی کی طرح درد۔ ترداتے جو اچھی طرح نہ نکلے ہوں، کھجلانے سے بڑھنا، پھنسیوں میں پانی بھرا ہو۔ زخم، گہرا۔

بھورے اور پیلے رنگ کی پپڑی اُترنا۔ کھجلانے سے خون نکلنا۔ ڈلکا مارا۔
جلد رطوبت بھری پھنسیوں سے ڈھکی ہو، کالی، یا خون بھری پھنسیاں۔
بہت جلن اور کھجلی، (رے نین کیولس۔) اکوتہ۔ لیمون کے رنگ کا سخت سفیدی مائل تر، بالائی ہونٹھ، اور ٹھڈی میں روسی۔ سیا ئیکوٹا۔
جسم نیلا اور برف کی طرح ٹھنڈا۔ کاربوویج، سر کی جلد میں کھجلی سر کے پچھلے حصہ اور ہاتھ میں اکوتہ۔ کلیمیٹس، لیسدار پسینہ، پیپ بھری پھنسیاں ڈھیرے دھیرے مواد پڑنا۔ نیلگوں، سُرخ، انٹم ٹارٹ۔
سوکھی گرم اور سُرخ جلد، بیلا ڈونا۔ خشک بے حد کھجلی اور کھجلاتے کھجلاتے خون نکل آنا، الیومنا۔ تمام جسم کھجلاتا ہو، رات میں بستر کی گرمی سے مرض میں ترقی ہو، مرکیورلیس۔ تمام جسم میں تیز کھجلی۔ سفید غلاظت۔ ڈلی کس۔
تمام جسم میں بھورے رنگ کے دانے۔ مسّہ اور زخم، جسمیں کانٹے چبھنے کا ایسا درد، ذرا بھی چھونے سے خون نکلنا، ایسڈ نائیٹرک۔
تمام جسم میں سیاہ داغ، بپٹشیا، تمام جسم میں گنجان، سُرخ پھنیاں۔ ایمون کارب، صاف خشک جلد، کالچیکم۔ ہاتھ اور آلات تناسل میں مسّے کی طرح گوشت، امراض زہریہ کی وجہ سے گوشت کے لوتھڑے، چھتّے کی طرح گوشت کا لوتھڑا یا دانے۔ جس کے ذرا سا چھونے سے خون نکلے۔ تھوجا۔
پھوڑا یا آماس، جس میں ڈنک مارنے کی طرح درد ہو
استسقاء۔ بغیر پیاس کے۔ ایپس۔

امراض ناخون (DISEASES OF THE NAILS)

ناخن کاٹنے کے وقت یک بیک ٹوٹ جانے پر، یا مڑ جاتے پر سلکا ٦۔
ناخن زائل ہو جائے، یا اس کا رنگ بدرنگ ہو جائے۔ تھوجا۔ الیومنا ٦۔
اگر ناخن پھٹ جاتے ہوں آرس ٦۔ ناخن موٹا ہو جائے۔ گریفائٹس ٦۔
یا انٹم ٦۔ ناخن کے چاروں طرف گھاؤ ہو۔ فاسفورس ٣، درم کیسہ۔ ناخن سلکا ٦۔ کا اندرونی استعمال اور کلینڈولا Q۔ (١٢ قطرے سے ٦٠ قطرے پانی ملاکر) کا خارجی استعمال کرنا چاہیئے۔ جھٹکا یا گر پڑنے کی وجہ سے ناخن میں

تکلیف ہو، آرنکا ۳۔ کا اندرونی استعمال اور آرنکا Ø۔ (دس گنے پانی میں ملاکر) باہر لگانا چاہیئے؛ جوتہ پہننے کی وجہ سے پیر کے ناخن انگلی کے سر کے کونے میں گھس جائیں اور ناخن کے گرد کا ملائم حصہ سوج جائے یا درد ہو، یا اس میں مواد پڑ جائے، تو نائیٹرک ایسڈ (MAGNES AUSTRALIS) یا میگنس آسٹریلیس کا داخلی استعمال اور ہائیڈراسٹس Ø۔ (ایک حصہ + روغن زیتون آٹھ حصہ) ملاکر خارجی استعمال کرنا چاہیئے۔ یا ورائٹرم وراٹڈ Ø۔ کا لیپ کرنا فائدہ کرتا ہے۔ اس میں بھی اگر فائدہ نہ ہو تو نشتر لگوانے کا بندوبست کرنا چاہیئے۔ نشتر لگوانے سے فائدہ ہوتا ہے۔

ورم کیسہ ناخن (ONYCHIA)

اس بیماری میں ناخن کے اندرونی حصہ میں ورم آجاتا ہے سلکا ۶۔ کھانا اور کلینڈیولا Ø۔ یا بورک ایسڈ تھوڑے پانی میں ملاکر لگانا چاہیئے۔

تعزز الظفر۔ ناخن کا بڑھ کر گوشت میں چھپنا

(INGROWING OF NAIL)

اس بیماری میں ناخن کی جڑ، پاس کے گوشت میں گھس کر یا پھیل کر تکلیف پیدا کر دیتی ہے نائیٹرک ایسڈ ۶۔ داخلی اور ہائیڈراسٹس Ø (ایک حصہ + ویسلین آٹھ گنا) کے مرہم کا باہری استعمال کرنا چاہیئے۔ نشتر لگوانے کی ضرورت پڑنے پر، ناخن میں روزانہ کچھ روز تک گلیسرین لگانا چاہیئے۔

۱۶۔ زیادہ موٹاپا (OBESITY OR CORPULENCE)

جلد کے نیچے اور جسم میں زیادہ چربی معلوم ہو تو اسکو مرض فربہی زائد۔ یا زیادہ موٹاپا کی بیماری کہتے ہیں۔ سانس میں تکلیف، تھوڑی سی محنت میں ہانپنا۔ خون کا دورہ ٹھیک نہ ہونا وغیرہ علامات کی وجہ سے مریض کا جسم اور طبیعت خراب رہتی ہے۔

جوانی اور بڑھاپے میں ہی ہمیشہ یہ موٹاپے کا مرض ظاہر ہوتا ہے مردوں کی نسبت عورتوں کو یہ بیماری زیادہ ہوتی ہے والدین کو یہ بیماری ہونے پر اولاد کو بھی بیماری ہو سکتی ہے زیادہ مقدار میں کھانے یا اسی

قسم کی چیز کھانا بہت زیادہ کھانا پینا۔ بغیر کسی فکر کے گھر کے کام کا چلنا۔ کوئی جسمانی یا دماغی محنت نہ کرنا وغیرہ اسباب سے یہ مرض ہو سکتا ہے۔

علاج:۔ گریفائٹس ۳x۔ دو ہفتہ سے زائد کھلانے سے کچھ فائدہ معلوم ہوتا ہے۔ عورتوں کی بیماری میں یہ زیادہ فائدہ کرتا ہے۔

فائٹولکا کا پھل (PHYTOLACCA BERRY POKEBERRY) ایک گرین کی ٹکی (یا ایک قطرہ کی ٹکی) ایک ماہ تک دو مرتبہ روز برابر استعمال کرا کر بہت سے ڈاکٹروں کو فائدہ معلوم ہے اس سے فائدہ نہ ہو تو ڈاکٹر کلارک ترتیب وار (ا) ایمون برون ۳x۔ (ب) کلکیریا کارب ۳-۶ (ج) کلکیریا آرس۔ فی خوراک دو گرین آٹھ گھنٹے کے وقفہ سے کھلانے کا مشورہ دیتے ہیں۔

ڈاکٹر کاؤپرتھویٹ کو کسی دوا سے فائدہ ہوتے نظر نہیں آتا۔ تب اُنہوں نے علامات کیمطابق مندرجہ ذیل ادویات دینے کا مشورہ دیا ہے۔ اگاریکس ۳x۔ انٹم کروڈ ۶x۔ آرسنک ۳x۔ برائٹا کارب ۶x۔ گریفائٹس ۶x۔ لائیکوپوڈیم ۶x۔ مرک سول۔ ۳x۔ اور سلفر ۶x۔

علاج معاون:۔ نشاستہ اور شکر والی چیزیں۔ جیسے آلو، شکر، قند، مکھن، چینی، بالائی، گھی اور مٹھائی والی غذا اور بیر پورٹ وغیرہ شراب، ماش، روٹی، وغیرہ چربی، بڑھانے والی چیزوں کا کھانا ترک کر دینا چاہیئے۔ مکھن نکالا ہوا دودھ، آگ میں سینکی گرم روٹی، سخت بسکٹ۔ مچھلی تیل میں نہ تلی ہو۔) گوشت جس میں چربی نہ ہو، تازہ پھل (جس میں شکر کا جزو نہ ہو) انڈے کا عرق، لیموں، چائے، کافی، سیب، کیلا۔ سنگترہ وغیرہ چیزیں کھائی جا سکتی ہیں۔ غذا کھانے سے کم سے کم دو بعد پانی پینا چاہیئے٭ تھوڑی سی محنت

٭ پرانا بنس لوچین کلتھی (DOLICHOS) مونگ، مسور، مٹھا۔ بیگن کی پکوڑی الائچی، گرم پانی کے ساتھ شہد، لاوا۔ سرسوں، بابل کا تیل تیز یا روکھی چیزیں۔ چینگڑی مچھلی، جسم میں عطر لگانا۔ وغیرہ ادویات آیورویدک طریقہ سے نہایت مفید و کارآمد ہیں۔

گھومنا۔ سائیکل چڑھنا۔ سیڑھی سے چڑھنا اُترنا۔ پہاڑ پر چڑھنا وغیرہ تھوڑی محنت والی کسرت کرنا چاہیئے۔ یہ نہایت مفید و کار آمد ہے۔

۱۷۔ زمانہ بڑھاپا اور اس کے پہلے کے دونوں زمانے

(CONSULT THE ARTICLE "OLD AGE IN MAN" IN THE INDIAN MEDICAL RECORDS FOR JANUARY 1923 PP. -- 12)

اِنسان کی زندگی تین حصّوں میں تقسیم کی جاسکتی ہے۔

(۱) ابتدائی زمانہ (۲) درمیانی زمانہ (۳) زمانہ زوال۔

(۱) پیدائش سے ۲۵ برس کی عمر تک کو زمانہ ابتدائی کہتے ہیں۔ اسی وقت خاصکر جسم کے جملہ اعضاء اور زندگی کی دوسری قوتِ فاعلیہ کی ترقی ہوتی رہتی ہے۔ بیلاڈونا، کلکیریا کارب، سلکا، کیموملا۔ کلکیریا فاسفوریکم، انٹم کروڈ، نیٹرم فاس، اوپیم، سیپیا، وغیرہ اس وقت کی خاص دوائیں ہیں۔

(۲) ۲۵ سے ۴۵ برس تک کی زندگی کی درمیانی حالت ہے اس حالت میں عموماً اوسط درجہ کے لوگ اور غرباء اپنے اپنے بال بچوں کی پرورش کے لئے خوب محنت کرتے ہیں۔ اُمراء اور کاہل الوجود لہو لعب اور عیش میں زندگی بسر کرتے ہیں۔ اور عورتیں اولاد پیدا کرتی اور گھر کا کاروبار کرتی ہیں۔ نکس وامیکا، مچس، سیپیا۔ فاسفورس، لیکے سس، بائیو سیامس، سبکین، رسٹاکس، اگنیشیا، نائٹرک ایسڈ، گریفائٹس، ایسڈ فاس، سلفیتم، پلسیم وغیرہ اس وقت کی خاص دوائیں ہیں۔

(۳) کم سے کم ۴۵ برس کی عمر سے ہی جسمانی زوال کی علامت ظاہر ہوتی ہے، جیسے قوتِ باصرہ اور قوتِ سامعہ (قوتِ شنوائی کا کم ہونا) ہڈیوں میں نقص۔ گوشت کا ڈھیلا ہونا۔ کمزوری اور ڈھیلا پن۔ دل کی کمزوری کی وجہ سے جسمانی حرارت کا کم ہوتے جانا۔ اور ہاتھ پیر ٹھنڈا معلوم ہونا۔ رگوں میں چونے کا حصہ زیادہ مقدار میں جمع ہونا وغیرہ اسباب سے خون کے دوران میں اور ہاضمہ کے فعل میں نقص اور ریڑھ کی ہڈیاں ٹیڑھی ہونا۔ دماغی قوت متخیلہ (سوچنے کی طاقت) کا پست ہونا وغیرہ علامات ظاہر

ظاہر ہوتے ہیں۔* قدیمی واقعات اور تاریخ پر غور کرنے سے اچھی طرح معلوم ہوتا ہے کہ سفید داڑھی مونچھ والے متقدمین کو مذکورہ بالا زوال کے علامات نہ ہونے کی وجہ سے ان کے خاندانی، اِن کو جلد ہی عالم جاوُدانی کو رحلت کرنے کی ترکیب کر گئے۔ یہاں تک کہ بہت قومیں ان کو ہضم کرنے کے لئے اپنے عزیز و اقارب کو بھی ختم کرنے کا کام جوشش و خروشش سے پورا کرتی تھیں جو ہو، آہستہ آہستہ یہ رواج اُٹھ گیا ہے۔ لائیکو (خاصکر عورتوں کے لئے) الاج نالی۔

کاربو ورج؛ فیرم میئور، ایمون کارب، یورک ایسڈ، نکس واسکا (مرض بد ہضمی میں) کو نیم فلورک ایسڈ (خاصکر عورتوں کے لیے) گمبوجیا (بہت زیادہ پانی کی طرح دست ہونے پر۔) سلفر؛ ایلو، سیکیل، (بڑھاپے سے بالکل کمزور) مرک آیوڈ، کلکیریا کارب، سیاڈلا وغیرہ دوائیں اس حالت میں بہت فائدہ کرتی ہیں۔ (امراض جنون میں دماغی قوت کی کمی ملاحظہ ہو۔)

بڑھاپے کا علاج معاون

غذا:- بڑھاپے میں دانت گر جانے پر چبا کر کھایا پیا نہیں جا سکتا اسلئے پختہ پھل، یا دودھ وغیرہ آسانی سے ہضم ہونیوالی چیزیں کھانی چاہئیں

آرام:- بڑھاپے میں آرام لینا بہت ضروری ہے۔ کثرت۔ یا زیادہ محنت کرنے سے ہڈی ٹوٹ جاتی ہے۔

حرارت

موسم سرما میں جسم کی حرارت قائم رکھنے کیلئے کافی کپڑے پہننا بہت ضروری ہے (ضرورت پڑنے پر) کمرہ کے ایک کونہ میں تھوڑی آگ رکھنا مناسب ہے۔ جاڑا زیادہ ہو تو دھوپ نکلنے کے ایک گھنٹہ بعد بستر سے اُٹھنا چاہیئے۔

---

* ہمارے ناظرین کو سنکر تعجب ہوگا کہ امریکہ کے کئی شہروں میں دوبارہ جوان ہونے کی صحت گاہ ۱۹۲۳ء سے کھلی ہوئی ہے وہاں دوبارہ جوان ہونے کیلئے بہت سے دولتمند مرد اور عورتیں اکٹھا ہوتی ہیں، کھلی صاف ہوا اور سورج کی روشنی میں مریضوں کو رکھتے ہیں۔ اور ان کو ایک گلٹی کا جوہر کھلا کر دوبارہ جوان کر دیتے ہیں۔

۱۸۔ آخری وقت

دو طریقہ سے موت آتی ہے۔

(ا) دل کا فعل بند ہونے پر (SYNCOGOPE)
(ب) آلات تنفس کا فعل رُک جانے پر (ASPHYXIA)

(ا) یکایک اخراج خون، بے قاعدہ کھانا پینا۔ یا مناسب طریقہ سے جسم کی پرورش نہ ہونا وغیرہ اسباب سے دل کا فعل رک جاتا ہے۔

علامات:۔ دُھندلا دیکھنا۔ آنکھوں کی پتلی کا پھیل جانا سر میں چکر، کمزور نبض، چہرہ اور دونوں ہونٹ نیلے، ہاتھ پیر ٹھنڈے سرد پسینہ سانس میں تکلیف۔ تشنجی یا بے تشنجی، بے ہوشی کی حالت، زہر کھانا۔ یا دل کی کسی بیماری کی وجہ سے دل کا فعل رک جانا۔ تیز اور کمزور نبض، ہاتھ و پیر ٹھنڈے۔ تمام جسم میں لیسدار پسینہ۔ لیکن حواس نہ رہنا۔ وغیرہ۔

(ب) تیز تکلیف دہ کھانسی کی بیماری۔ آنکھ کا کویہ گویا باہر نکلا پڑتا ہے۔ چہرہ سوجا اور نیلا۔ گردن کے پیچھے کی رگیں پھولی اور اکثر اکڑن کے ساتھ بے ہوش ہو جانا۔ قوما (COMA) یعنی سانس کی تکلیف ہونے کے پہلے ہی بیہوش ہو جانا۔ سلہ دم وغیرہ آلات تنفس کا فعل بند ہو جانا اسکی مخصوص علامت ہے

جان نکل گئی یا نہیں معلوم کرنے کا طریقہ

مُنھ کے پاس آئینہ رکھنے سے اگر اس آئینہ میں تری یا زنگ معلوم ہو تو سمجھنا چاہئے کہ ابھی موت نہیں ہوئی ہے۔ گوشت میں آلپین یا سوئی بھونے سے اگر سوراخ کی جگہ بھر جائے تو سمجھنا چاہیئے کہ زندگی ہے۔ لیکن اگر وہ بند نہ ہو تو ضرور ہی موت ہو گئی ہے۔

یہ تو کہنا ہی بیکار ہے کہ کوئی دوا موت کو نہیں روک سکتی۔ لیکن آخر میں ان دونوں دواؤں کے استعمال سے فائدہ ہو سکتا ہے۔ ٹیلس۔ ۳۰۔ موت کے وقت گھڑ گھڑاہٹ، روکنے کے لئے ٹیکس۔ ۳۰ ؛ بہت فائدہ کرتا ہے۔

ہلوڈرما ۔ ۳ x ۔ مُردہ کی طرح سب جسم ٹھنڈا ہوتا جاتا ہو یا ہاتھ پیر بہت ٹھنڈے۔ کلیجہ صرف تھوڑا گرم معلوم ہوتا ہو۔ ہوڈرما ہرائڈس ۔ ۳۰ ۔ زیادہ

فائدہ کرتا ہے۔ ہلوڈرما کے علامات ہیں۔ آخر وقت کی تمام جسم کی ٹھنڈک وغیرہ نمودار ہوتے ہیں۔ یہ سرد جسم کی حالت سردی سے پیدا ہوئی ٹھنڈک نہیں ہے، لیکن آخر وقت کی ٹھنڈک ہے۔ ٹھنڈک جسم سے اوپر سے نیچے اُترتی ہو یا نیچے سے اوپر جاتی ہو۔ (ANSHUTZ'S THE RAPEUTIC BY-WAYS ملاحظہ ہو

۱۶۔ امراض دماغی (MENTAL DISEASES)

ہمارے سب ناظرین جانتے ہیں کہ جسم اور دماغ کا بہت گہرا تعلق ہے۔ جسم میں کوئی بیماری ہونے سے دماغ بھی بالکل خراب ہو جاتا ہے۔ جیسے بخار کی تیزی میں مریض کو ہذیان ہو جاتا ہے، ہنسنا، رونا۔ اور بیہوشی وغیرہ علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔ گرنے کی وجہ سے سر میں چوٹ لگنے سے لڑکوں کی عقل خراب ہو جاتی ہے، یا بیوقوف ہو جاتا ہے۔ اور دماغ خراب ہونے سے جسم بھی خراب ہو جاتا ہے۔ جس ماں کا لڑکا مر جاتا ہے وہ پاگل ہو جاتی ہے اور کاروباری اپنی سب پونجی کھو دینے سے بستر مرگ سے یا معلوم ہوتا ہے۔ کسی من چاہی چیز کے نہ ملنے یا عشق میں ناکامیاب ہونے سے طبیعت بے چین ہو جاتی ہے اور ہمیشہ کے لیے جسم خراب ہو جاتا ہے۔

• بمبئی میڈیکل کالج کے تشخیص امراض کے معلم ڈاکٹر راؤ کا بیان ہے کہ دماغی رجحان کی زیادتی (.EXAGGERATION) یا (DEPRESSION) پست ہمتی یا خرابی (PERVET TED) کی وجہ سے ہی دماغی امراض ہوتے ہیں

ڈاکٹر بوجنس ڈل مار صاحب نے فرمایا ہے کہ ہر ایک جسمانی امراض میں اسی کی طرح دماغی خرابی بھی ہوتی ہے۔ جیسے شیطان طبیعت یا خود غرضی کو ہی درد عصبی ہوا کرتا ہے۔ جھگڑالو لوگوں کو بدہضمی ہوا کرتی ہے

حاسد عشق میں ناکامیاب مرد اور عورتوں کو سرطان ہوا کرتا ہے۔ دوسروں کی غلطیاں دیکھنے والوں کو وجع مفاصل یا نقرس ہوتا ہے۔ غصہ ور کو سکتہ ہوا کرتا ہے۔ دوسروں کو لعنت و ملامت کرنے والوں کو دمہ ہوا کرتا ہے دوسروں کو تنگ کرنے والوں کو سردی ہوا کرتا ہے۔ جو دوسروں کی بات نہیں سننا چاہتے۔

وہ بہرے ہو جاتے ہیں۔ امراض نظام عصبی کا دماغی امراض سے گہرا تعلق ہے (امراض نظام عصبی ملاحظہ ہو۔)

جنون (INSANITY)

دماغ میں چوٹ یا زخم وغیرہ ہونے کی وجہ سے دماغ کی طبعی حالت میں نقص ہو جاتا ہے۔ اسی کا نام جنون ہے۔ نیند نہ آنا۔ سر میں درد، بلا ارادہ ہاتھ پیر کی حرکت، بولنا یا بالکل خاموش رہنا۔ چہرہ اور آنکھوں کی حالت بدلی ہوئی، غلط دیکھنا اور غلط سننا۔ یا خرافات بکنا۔ بڑبڑانا۔ یادداشت کی کمی۔ عقل کی خرابی۔ کسی کام میں جی نہ لگنا، غصہ، ڈر، خوشی، رنج، رونا۔ وغیرہ دماغی کیفیت کی زیادتی، قوت خواہش کو قابو میں نہ رکھ سکنا۔ خود کشی کی خواہش، عزیزوں کی بے عزتی وغیرہ اس بیماری کی مخصوص علامات ہیں۔

مرض جنون میں خاصکر تین قسم کے ہوتے ہیں (۱) جیسے تخیل* (ILLUSION)

(۲) توہمات کاذبہ (HALLUCINATION)

تصورات باطلہ (DELUSION)

بہت زیادہ محنت یا پریشانی، زیادہ کھانا پینا۔ یا آلات تناسل کو حرکت کرنا۔ زیادہ شراب یا گانجا پینا۔ صحت کی خرابی، یا ناامیدی، مرگی وغیرہ اس بیماری کے خاص اسباب ہیں۔ متعلقین میں جنون ہونا۔ مرض آتشک ہونا۔ آلات دماغ یا ستون کی بیماریاں۔ گہری چوٹ لگنا۔ عمر ۲۵ سے ۴۵ تک جوانی سے لیکر شروع بڑھاپے تک، نامناسب تعلیم ہمیشہ خوفناک واقعات کے

---

* غلط دیکھنا یا باہری چیزوں کو غلط خیال کرنا (AN ILLUSION, I.E, & MISTAKEN) (PERCEPTION OF EXTERNAL OBJECTS) جیسے رسی کو سانپ خیال کرنا۔ سایہ کو بھوت خیال کرنا۔ ریگستان میں پانی معلوم ہونا۔ ریل کی آواز کو بادل کی گرج سمجھنا۔ نکس ماسکاٹا، کونی ایم۔ یوروٹیم، روڈیم (RHODIUM) ۲- ۲۰۰

ناربیم ۔۔۔ دھتورہ آربے ریم (DATURA ARBARIUM)

ہائیڈروفوبینم، ویلیریانا۔ وغیرہ تخیل کی خاص دوائیں ہیں۔

قصہ و کہانی کی کتابیں پڑھنا۔ اس مرض کے اسباب ثانوی ہیں۔
بیماری کا یکایک حملہ، جوانی کی عمر اور طاقتور جسم۔ عقیدہ کا بدلتے رہنا۔ کھانے پینے کی خواہش، آنکھوں کی پتلی بے چین۔ صاف ستھرے رہنا ہمیشہ ہنسی خوشی رہنا۔ جسم میں پھوڑے پھنسی، ہونا۔ اکڑن اور فالج نہ ہونا۔ موٹاپے کی ترقی کے ساتھ پھرتی رہنا۔ یہ علامات نیک ہیں۔

توہمات کا ذبہ یعنی جو چیز نہیں ہے وہی معلوم ہونا۔ AN HALLUICINATION i, e THE

PERCEPTION OF OBJECTS WHICH HAVE NO REALITY OR OF SENSATION-WHTCH HAVE NO CORRESPONDING EXTERNAL CAUSE.

جیسے ترسنگھ کی مورتی دیکھنا۔ مردہ شخص کو دیکھنا یا باتیں کرنا۔ دیوتاؤں کی باتیں سننا۔ آرج نائی۔ کیناس انڈیکا۔ کاکولس، ہائیس۔ اگنس۔ بیکے۔ پڑو۔ بیلو نیم، کیوپرم، الیٹ، اکارنکس، اناکارڈیم، بل، اوپیم، اسٹراموٹیم، کیلی بروم۔ البینتھ، سلفر، زنک میو، انتھمس۔ وریٹم، نکس، جیس، ایسٹرفاس، ولیریانا۔ وغیرہ اس بیماری میں مفید و کارآمد ہیں۔ جو تصورات باطلہ یعنی بہت عرصہ تک غلط دیکھنا۔ یا جو چیز ہے وہ غلط دیکھنا۔ اور دل پران کا نقش جم جانا۔ ملاحظہ ہو۔

(A DELUSION i.E. WHEN AN ILLUSION OR HALLUCINATION GETTING A STRONG POSSESSION OF THE MIND TENDS TO A PERSISTENT BELIEF IN THE CORRESPONDING OBJECTEIT IS CALLED "DELUSION" A.C MITRA'S PSYCHOLOGY. P.374—

جیسے مریض کو ایسا محسوس ہو تا کہ گلے میں ڈوری ڈال کر شیطان اسکو خودکشی کیلئے آمادہ کرتا ہے
زمین اور آسمان ملا ہوا۔ معلوم ہونا کناسس انڈیکا (کوئی چیز اپنی شکل سے بڑی معلوم ہونا۔ پلاٹینا۔ (کوئی چیز جتنی بڑی ہے۔ اس سے چھوٹی معلوم ہونا۔ تھیوزا۔ کیلک کارب، اسٹے فاسگریا۔ آرم۔ آرس، رسٹاکس، سیکیل۔ سلکا۔ اور متذکرہ المراض تخیل اور توہمات کا ذبہ کی ادویات بھی اس میں دی جا سکتی ہیں۔

مرض کا آہستہ آہستہ حملہ، پچاس برس یا اس سے زیادہ عمر میں یہ بیماری ہونا۔کسی ایک معاملہ میں تخیل ہونا (خاصکر مریض کو ایسا معلوم ہو کہ گویا اسکو ہمیشہ تنگ کر رہا ہے) غذا سے نفرت (مریض کو زبردستی کھلانا پڑتا ہے۔) آنکھوں کی پتلی سکڑی ہوئی یا بلا حرکت رہنا۔ (یا ہل نہ سکنا) گندگی ہمیشہ مشت زنی کیا کرنا۔نازک مزاجی، موٹاپہ، بڑھنے کے ساتھ ہمیشہ اُداس رہنا۔اپنا بال نوچنا یا اپنے جسم پر چوٹ لگانا۔اکڑن یا فالج ہونا وغیرہ علامات بد ہیں۔

پہلے ڈاکٹر جنون کا علاج کرتے وقت مریض کو بہت تنگ کرتے اور اس کے ساتھ سخت سلوک کرتے تھے۔ عالم و فاضل ہنی مین ہی نے سب سے پہلے اُن سے رحم کا سلوک کیا۔ اور مریض کے ساتھ سخت سلوک کرنے کی تمردیدکی۔ دراصل مہاتما ہنی مین فرانسیسی ڈاکٹر پائنل (PINEL) اور ٹیوک (TUKE) اور کونولی (CONOLLY) نے مریض جنون کے بکو اسس کے علاج میں سدھار کی دل و جان سے کوشش کی۔مریض جنون کے علاج میں ہومیو پیتھک طریقہ دوسرے طریقوں سے کہیں بہتر ہے۔ڈاکٹر ڈی سلڈن ٹال کوٹ کی مناسب (MENTAL DISEASES AND THEIR TREAMENT) ملاحظہ ہو۔

جنون کی چار قسمیں ہیں (ا) وحشت (MANIA) (ب) مالیخولیا (MELSNCHOLIA) (ج) بلادت (DEMENTIA) اور (د) سشلل (PARESIS)

۱۔ وحشت جنون سبعی (MANIA)

جس جنون میں دماغی رجحان کی زیادتی اور جسمانی جذبات اچھی طرح معلوم ہوں۔ اُسکو 'وحشت' کہتے ہیں۔ یہ فوراً نہیں ہوتا۔ بلکہ آہستہ آہستہ ہوتا ہے۔ بدن ٹوٹنا۔ بھوک نہ لگنا۔ منہ سے بدبو۔ زبان پر میل کی تہہ نشیں ضعف معدہ، قبض، سر بھاری، محنت کرنے سے جی چرانا۔کسی کام میں جی نہ لگنا۔ وغیرہ علامات، پہلے تین ماہ میں دکھائی دیتے ہیں۔اس کے بعد دماغی حالت تبدیل ہو جاتی ہے۔کبھی ہنسی اور کبھی رو لائی، معمولی بات پر رنجیدہ ہونا۔ اپنے کو بڑا سمجھنا۔ ہذیان؛ بہت جماع کی خواہش۔کپڑے

یا بال نوچنا وغیرہ علامات پیدا ہو کر مریض آہستہ آہستہ بالکل پاگل ہو جاتا ہے اچھی طرح سمجھانے کے لئے وحشت کو علیحدہ علیحدہ حالتوں کے علامات مندرجہ ذیل ہیں (۱) حاد (ACUTE) جنون میں دماغی اور جسمانی بیچینی، تخیل۔ غلط عقیدہ اور خیالی باتوں پر غور کرنا اور باہری ٹھیک چیزوں کو غلط دیکھنا۔ بری یا اخلاق سے گری ہوئی باتیں کرنا۔ اور چال چلن، تیز جذبات۔ کاٹنا مارنا۔ نیند نہ آنا۔ وغیرہ حاد جنون کے خاص علامات ہیں (اس حالت کے مریض اکثر اچھے ہو جاتے ہیں۔

(۲) حاد جنون سرسامی (ACUTE DETIRIOUS) بہت زیادہ جسمانی و دماغی بے چینی، تخیل یا خیالی چیزوں کا دیکھنا۔ جو ہمیشہ بدلتا رہتا ہو۔ زور سے بولنا۔ یا چیخنا۔ تیز جذبات۔ اپنے خاندان والوں سے محبت نہ رکھنا نیند نہ آنا۔ چہرہ سرخ، بخار، نبض تیز، خشک، زبان، سرسام کی طرح علامات وغیرہ۔ اس مرض میں ظاہر ہوتے ہیں، ان بیماری کے ہونے پر اکثر مریض مرجاتے ہیں (۳) قوتِ خواہشات میں نقص اور ضد کے ساتھ جنون (PARANOIA) مریض خیالات یا امید اپنے دل میں رکھتا ہے۔ اسی کو بار بار کہتا ہے۔ یا کچھ زیادہ کہتا ہے۔ اپنے کو بہت بڑا سمجھتا ہے (یہاں تک کر اپنے آپ کو دیوتا سمجھنے لگتا ہے۔) مریض کبھی خاموش اور کبھی غصہ میں آجاتا ہے۔ ایک ہی معاملہ میں تخیل میں رہنا (خاصکر مریض کو گویا ہمیشہ کوئی تکلیف دیتا رہتا ہے) ایسا خیال کرتے کرتے مریض آدمی کو قتل کرسکتا ہے۔ دوسرے کی خواہش پر شک (جیسے عورت، مرد، ایک دوسرے کے چال چلن پر شک کرتے ہیں۔ لیکن کبھی کبھی حاد جنون کے بعد ہی دکھائی دیتی ہے۔

(۴) مزمن (CHRONIC) یہ ایک علیحدہ بیماری نہیں ہے۔ مذکرہ بالا شدید جنون کی حالت ثانی ہے۔ کسی طرح کا تصورات یا خلل (جیسے اپنے آپ کو راجہ سمجھنا) مریض کے دماغ میں ایسا عقیدہ جم جاتا ہے کہ وہ اپنی زندگی کے سب کام چلا رہا ہے۔ اس کا نتیجہ برا ہے۔

ان چار قسم کے جنون کے علاوہ بچہ کی ولادت کے بعد ایک جنون (زچہ)

بی جنون ملاحظہ ہو۔) یا اختناق الرحم، یا ہسٹیریا۔ حیض بند ہونے کے وقت بکنا۔ وغیرہ جنون ہو سکتے ہیں۔

(امراض زنان کے باب میں متذکرہ بالا امراض ملاحظہ ہو۔

علاج :- بیلاڈونا۔ ہایوسیامس۔ اسٹرامونیم، فاسفورس، کینتھرس وریٹ البم، کینابس انڈیکا اور سلفر، یہ آٹھ دوائیں وحشت میں مفید ہیں۔

امراض دماغی کے علاج میں ڈاکٹر ہینی مین کی منتخب دوائیں علامات کے مطابق کم از کم تین یا چھ ماہ تک اصول سے استعمال کرنا چاہیئے۔ لیکن مزمن جنون میں ڈاکٹر ہیوج اور ڈاکٹر السن اپنی منتخب دوائیں بیمار جسم میں دوا کے علامات ظاہر ہونے پر ایک مرتبہ پوری خوراک (جیسے ہایوسیامس، ایک گرین) دینے کی صلاح دیتے ہیں) اسٹرامونیم ۳x۔ (بہت زیادہ غصہ ور یا جنون کی علامت میں مفید ہیں۔

ڈرانیوالی نابود چیزیں دیکھنا (جیسے سانپ یا چوہے دیکھنا۔ بھوت کی باتیں سننا؛ خیالی آفت سے بچنے کے لئے ادھر ادھر دوڑ دھوپ کرنا بہت زیادہ غصہ یا رہ نشی اور ساتھی پانے کی خواہش (بیلاڈونا۔ علامات سے بھلا خود داری کے خیالات ۔

بیلاڈونا ۱x۔۳۰۔ (تیز ہذیان کے علامات میں دینا چاہیئے۔ آنکھ پھیلی بلا حرکت، خوفناک نظر، بیچ بیچ میں غصہ ہونا) حاد جنون میں :- جیسے تیز ہذیان، بیچینی، بلا سبب، دماغی حالت کا جلد جلد تبدیل ہونا۔ پاس کے آدمیوں کو مارنے یا کاٹنے کو دوڑنا؛ گانا سیٹی بجانا۔ اچھل کر چلنا۔ ناچنا، چہرہ سرخ، نبض پرسبر لیچ، ۔ ڈاکٹر ملکیٹ فرماتے ہیں کہ سر بھاری، اور آہستہ آہستہ سر میں درد معلوم ہونے پر بیلاڈونا ۱x ۲۰x دینا چاہیے اور سوء المزاجی کی وجہ سے تیز ہو تو بیلاڈونا ۳x-۳۰- دینا چاہیئے۔

ہایوسیامس ۱-۲۰۰- بیلاڈونا کے ہذیان کی نسبت خفیف ہذیان کے علامات میں مفید ہیں (خاصکر مرض حاد میں)۔ خفیف جنون۔ ہنسنے یا گا،

* متذکرہ بالا مضمون میں اگر بیلاڈونا سے فائدہ نہ ہو تو ڈکوانی یا ۳۰ کی آزمائش کرنی چاہیے۔

کی زیادہ خواہش، ہولعب کے ساتھ تھوڑا ہذیان۔ بولنے کی بہت خواہش، کبھی کبھی خاموشی، بے شرمی۔ ننگے ہو جانا۔ یا مقام شرمگاہ دکھانا۔ مجامعت کی دیوانگی عضلات کے ساتھ سکڑنے کی بے چینی، حسد و دیوتاؤں سے صدق دل سے دعا مانگنا، گانا۔ وغیرہ مذہبی جنون (دوسری دواؤں کی نسبت نئے جنون میں یہ فائدہ کرتی ہے) ایک مضمون میں دیوانگی (MONOMANIA) اسی کی بابت بات چیت کرنا۔ کسی دوسرے مضمون پر بات چیت کرنا۔ ✻

کینابس انڈیکا X۔ تصورات باطلہ یا خیالی چیزیں دیکھنا۔ ایک سی حالت میں ہی رہنے سے یہ دونوں خیال بدلا کرتے ہوں، ہر کام میں زیادتی۔ وقت۔ اور فاصلہ (TIME AND SPACE) زیادہ معلوم ہوتا جیسے ایک منٹ کا وقت ایک سال کے برابر معلوم ہوتا ہے یا نزدیک کی چیز دور رکھی معلوم ہوتی ہو۔ سلفر ۳۰، پرانے مزمن جنون میں فائدہ کرتا ہے۔ سرگرم پیر

✻ اگر ہایوسیامس کے استعمال کرنے سے شرمگاہ دکھانا بے شرمی دور نہ ہو، یا مجامعت کا جنون موجود رہے یا شام کو جس وقت دن اور رات ملتے ہیں۔ خیالی مشکلیں دکھائی دیں تو پہلے اونچی طاقت کا فاسفورس دینا چاہیے۔ اور اگر فاسفورس سے فائدہ نہ ہو تو کینتھرس X۳۔ کا استعمال کرنا چاہیے۔ تیز ہذیان کے ساتھ حیض ہونے کے علامات میں کیوپرم ۳۰۔ جنون کے ساتھ حریفیہ کے جماع کی جنون کی علامت میں پلٹیلا ۳۰، بہت دماغی تکلیف کے ساتھ بے چینی ورے ایلب ۶۔ وحشت کے ساتھ بے چینی، تیز ہذیان، ایسا خیال کرنا کہ اسکو کوئی زہر دیکر مار ڈالیگا۔ وغیرہ علامات موجود رہنے پر ورے ایلب X۱۔ فائدہ کرتا ہے۔ چوری کے جنون (یعنے چھپا کر دوسروں کی چیز لینے) چرانے کی بے حد خواہش (KELPTOMANIA) میں ٹرنٹولا ۶ یا ابسنتھیم X۳۔ فائدہ کرتا ہے (ایسا جنون مہذب یوروپین عورتوں کو ہوا کرتا ہے) امراض رحم کی وجہ سے جنون ہونے پر اور اس کے ساتھ حسد موجود رہنے پر لیس ۲۔ کسی خاص مضمون میں دیوانگی۔ (ایک ہی کام میں پاگل پن (MONOMANIA) ابسنتھیم، ہایوسیامس۔ سائکیوٹا۔ پلٹیلا۔ ٹرنٹولا۔ نہایت مفید و کارآمد دوائیں ہیں۔

کھنڈرے۔ لڑائی جھگڑا پسند کرنا۔ ایک ہی چیز ہیں توہمات باطلہ ہونا۔ پرانا پھٹا کپڑا۔ ریشم معلوم ہونا۔ مذہبی جنون، غرور۔ چیزوں میں بدبو معلوم ہونا۔ گندہ رہنا۔

پہلے کے ایلوپیتھ، برومائڈ آف پوٹیشم، کلورین ہائیڈریٹ، افیون یا مارفیا وغیرہ دوائیں اس مرض میں استعمال کرتے ہیں۔ اس سے مریض کے جذبات کم ہوجاتے ہیں اور وہ مُردے کی طرح پڑا رہتا ہے۔ لیکن ان دواؤں کے کھانے کا نتیجہ بُرا ہوتا ہے۔

مالیخولیا

(MELANCHOLIA)

دماغی بےچینی اور تکلیف اس مرض کے خاص علامات ہیں۔ اس کے ساتھ ہمیشہ جگر کی خرابی یا فوطہ کی بیماری یا (OXALURIA) یعنی پیشاب میں اکزالک ایسڈ یا (CALCIUM OXALATE) موجود رہتا ہے، وغیرہ علامات ظاہر ہوتے ہیں (۱) سادہ (SIMPLE) مالیخولیا جس میں مالیخولیا میں دماغی بےچینی کے ساتھ توہمات باطلہ (DELUSION) یا جسمانی خرابی نہیں رہتی اسکو سادہ مالیخولیا (SIMPLE) مالیخولیا کہتے ہیں۔ اس میں دماغی تکلیف کے علاوہ کوئی دوسری علامت معلوم نہیں ہوتی۔ اس کا نتیجہ اچھا ہے۔

(۲) حاد (ACUTE) مالیخولیا بہت عرصہ تک دماغی بےچینی توہمات باطلہ (جیسے مریض سمجھتا ہے کہ اس کا گناہ بہت سخت ہے) اور خیالی چیز دیکھنا۔ دماغی شک، رونا۔ نیند نہ آنا۔ بےچینی۔ ڈر، فکر، خودکشی کی بےحد خواہش۔ آنکھوں کی پتلی سکڑی ہوئی۔ بھوک نہ لگنا قبض اس کے خاص علامات ہیں۔ اس کا نتیجہ اچھا ہے۔

(۳) مزمن (CHRONIC) مالیخولیا (حاد کے بعد کی حالت) ہمیشہ دماغی بےچینی رہنا۔ توہمات باطلہ پختہ اور جما ہوا۔ اپنے کو ہیچ سمجھنا، ضعف معدہ، قبض، کوئی تکلیف نہ معلوم ہونا۔ خودکشی کی نہایت خواہش۔ اسکے خاص علامات ہیں۔ اس کا نتیجہ بد ہے۔

(۴) بدحواسی (STOPOR) گہری دماغی بےچینی کے ساتھ تمام معاملات میں رنجیدہ، تنگ نہ کیا جائے تو مریض اپنی جگہ سے حرکت کرنا نہیں چاہتا ہے

جسم سے کوئی کوشش نہ کرنا۔ ہمیشہ گندہ رہنا۔ منھ سے رال ٹپکنا۔ ناک سے بلغم نکلنا۔ خودکشی کی خواہش۔ خون کا دوران کم۔ جسم کی حرارت مقررہ حرارت سے کم ہونا۔ اس کی خاص علامت ہے۔ یہ سب علامات خوفناک ہیں۔

علاج:۔ مالیخولیا کے ساتھ جگر کی خرابی میں نکس وامکا، بلیا، ٹیلا مرک۔ کارڈولیس، میریا نا مفید و کارآمد ہے۔

مالیخولیا کے ساتھ رحم کی بیماری میں۔ اکٹیاریس، موسا، سمی سفیو گا، لیلیم ٹگ، اور پلٹینا۔ مفید و کارآمد ہے۔

مالیخولیا کے ساتھ پیشاب میں اکزالک ایسڈ (OXALURIA) آنے کی علامت میں اکزالک ایسڈ، نائٹرو میوریاٹک ایسڈ فائدہ کرتا ہے۔

حاد مالیخولیا میں اگنیشیا، نائٹر میور، فائدہ کرتا ہے۔ خودکشی کی خواہش میں آرام اور خواہشات روکنے کی کوشش میں آرم، کے استعمال کرنے سے فائدہ ہوتا ہے، مالیخولیا کے ساتھ بے ہوشی میں ہلی بورس، اوپیم، واٹیرم مبیٹیا دینا چاہیے۔ اگنیشیا ۲، ۳۰۔ (ڈرنا) تکلیف یا ناامیدی سے پیدا ہوا حاد مالیخولیا کی یہ سب سے اچھی دوا ہے۔ مریض میں رونے کی طاقت ہو لیکن تکلیف سے کلیجہ پھٹا جاتا ہو، حیض کے وقت مالیخولیا، غفلت تنہائی پسند، جلد غصہ ہو جانا۔ دماغی تکالیف کو دور کرنے کے لئے مریضہ خودکشی کرنا چاہے۔ *

---

* لیکن اگر مریضہ بہت روتی ہو یا اس کا جسم بالکل دبلا پیلا یا خون کم ہو گیا ہو، غذا کے بعد یا رات میں سونے کے وقت اس کا دھڑکتا ہے تو اگنیشیا کے عوض نیٹرم میور، ۳ دینا چاہیے۔ عصبی کمزوری، بے چینی، نیند نہ آنا۔ بہت متفکر رہنا، شک، چند میں درد، یا بوجھ معلوم ہونا۔ رحم کے ساتھ جنون کے علامات میں سمی سی فیوگا، جسم اور دماغ کی رنجیدگی، دماغی تکلیف، قوت زندگی کا گھٹنا۔ جسم (خاصکر ہاتھ پیر) ٹھنڈے، سر میں ٹھنڈا پسینہ ناامیدی کیساتھ زور و شور سے رونا۔ علامات میں ورے ٹیلیب ۳ فائدہ کرتا ہے (بقیہ صفحہ ۶۸۸ پر دیکھیے)۔

آرم ۶- ۲۰۰- خودکشی کی بڑی خواہش، خاص کر مردوں میں؛ مالیخولیا
کے ساتھ خرابی جگر یا فوطہ کی بیماری موجود رہنے پر) منھ سے رال ٹپکنا
غروب آفتاب سے طلوع آفتاب تک (یعنی رات میں) مرض کی زیادتی۔

آرسنک ۳x۳- ۳- دُبلا پتلا جسم، بھوک ندارد، بے چینی، زبان خشک
سُرخ اور کانپتی ہوئی۔ اپنی انگلی چبانا۔ پلکوں کا نوچنا۔ چہرہ اور سر
کی جلد نوچنا اور زخم کر دینا۔ وغیرہ طریقوں سے اپنے کو نقصان
پہونچانا: مریض یہ سمجھتا ہو کہ اس کی بیماری اچھی نہ ہوگی۔ گھبراہٹ بے یقینی خیال کرنا

(بقیہ نوٹ صفحہ ۶۸۷ کا) تیز بخار کے ساتھ غفلت، مالیخولیا میں ہیپٹیشیا؛ آنگھائی اور
قبض کے ساتھ مالیخولیا اوپیم ۶-۳۰ سے فائدہ ہوتا ہے لیکن اگر زیادہ قبض ہو تو اوپیم
کی جگہ پلمبم الیسٹیکم ۶ مفید ہے۔ آلات تناسل کی بیماری جس سے مجبور ہو کر بہت دیر
بعد جماع کرنا) سے پیدا ہوئی بے چینی، خاموشی، تنہائی کی خواہش کی علامات میں
کونیم ۳۰- تیز بخار ہونے کے بعد یا جوانی کے شروع میں مالیخولیا ہونے پر لی لیورس ۳-
پریشانی کے ساتھ چڑچڑا مزاج کی علامت میں مرک سول ۶؛ دماغی سستی رہنے پر
بھی جسم میں بے چینی ایک عضو میں یا تمام جسم میں لرزہ (کپکپی) یا اگر ٹن کے علامات
میں ٹرنٹیولا ۶- ۳۰- ضعف معدہ، بے چین مریض کا معمولی بات میں رونا۔ مذہبی جنون۔
دیوتا سے دُعا کرتا رہے یا روتا رہے اور دل میں سوچتا ہو کہ جو گناہ اس نے کیا ہے
وہ قابل معافی نہیں ہے؛ آئندہ کی باتیں سوچ کر گھبرانا۔ ڈرپوک۔ کبھی ڈکار وغیرہ
علامات پریشانی کے ساتھ رہے تو نکس ۶؛ ۳۰- چڑچڑا مزاج اور مالیخولیا کے مریض
کو دراصل کوئی بیماری نہ رہنا اور پھر بھی اپنے کو بیمار سمجھنا اور تندرست ہونے کی دن رات
فکر کرنا۔ کوئی چیز زیادہ معلوم کرنا (جیسے تھوڑے ہی روشنی یا آواز مریض کو برداشت نہ ہونا۔
اگر مریض سے کوئی بولنا چاہے تو وہ رنجیدہ اور دُکھی ہوتا ہے۔ بدہضمی کے علامات میں نکس وامیکا
۶-۳۰- بہت رنجیدگی کی علامت میں ایسڈ فاس ۲x ۲۰۰ اور سیپیا ۳۰- فائدہ
کرتا ہے۔ مریض سمجھتا ہو کہ اس کا ہر قسم کا علم غائب ہو جائے گا۔ کلکیریا کارب ۳۰
دُبلا پتلا لیکن بہت بھوک۔ پست ہمتی، یادداشت کی کمی، لوگوں سے علیحدہ رہنے کی خواہش، ایوڈ ۶-

ہو کہ اس نے کوئی ایسا بُرا کام کیا ہے۔ جس سے سب ہی اس کی بُرائی کر رہے ہیں۔ پلٹینا ۳-x-۳۰۔ عورتوں کی مالیخولیا میں زیادہ فائدہ کرتا ہے) خودکشی کی خواہش، بدمعاشی، اپنے آپ کو بڑا سمجھنا۔ تمام چیزیں یا آدمی چھوٹے معلوم ہونا۔ جماع کا جنون۔ ولادت کے بعد زیادہ فکر کرنا۔

(باب امراض زنان میں مرض جنون ملاحظہ فرمائیے۔)

(ج) توہمات باطلہ (DEMENTIA)

جس مرض جنون میں عقل کا فعل کچھ کم ہو جائے یا بالکل ختم ہو جائے اسکو توہمات باطلہ کہتے ہیں۔ یہ چھ قسم کا ہوتا ہے۔ (۱) حاد (۲) شراب سے پیدا ہو (۳) مشت زنی کی وجہ سے (۴) بڑھاپے کی وجہ سے (۵) عضوی اور (۶) ثانوی۔

(۱) توہمات باطلہ حاد کے شروع کی حالت (ACUTE)

مرض مالیخولیا کی بدحواسی (STUPOR) اور توہمات باطلہ کی شدت کا فرق سمجھنا مشکل ہے! ۱۵ برس سے ۳۰ برس تک اس کا حملہ زیادہ تر ہوتا ہے۔) بہ نسبت مردوں کے عورتوں کو یہ بیماری زیادہ ہوا کرتی ہے یکایک حملہ، بیوقوفی، گمسندہ رہنا۔ خاموش رہنا۔ بھولنا۔ مشین کی طرح چلنا، چہرہ سوجا۔ اور اُترا ہوا۔ وغیرہ۔ اس بیماری کے علامات ہیں دماغی طاقت ایکدم کمزور ہو جلانے سے دماغی تفکرات، دماغی خیالات کا ایک ہی طرح (MONOTONOUS) ہونے پر یہ بیماری ہوتی ہے۔ جیساکہ بہت عرصہ تک مشین کے کارخانے یا ملاح جہاز جو ایک ہی طریقہ کے کام میں کل زندگی ختم کرتے ہیں۔ انھیں کو خاصکر یہ بیماری ہوتی ہے۔ فاسفورس ایسڈ اور ان اکار ڈیم اس کی خاص دوا ہے۔

(۲) شراب پینے سے پیدا ہوا (ALCOHOLIC) توہمات

باطلہ (بہت دنوں) تک جو بہت زیادہ شراب پیتے ہیں۔ انھیں کو یہ بیماری ہوا کرتی ہے) یادداشت کا تیزی سے کم ہو جانا۔ یہاں تک کہ اپنا نام تک بھول جانا، قوتِ خواہشات میں کمی۔ اپنے جسم اور کپڑے لتے کا بالکل

خیال نہیں رکھتا۔ غصّہ کرنا۔ جسمانی حرارت طبعی (۹۸٫۴) سے بھی کم معدہ کا ورم وغیرہ اس مرض کے خاص علامات ہیں۔

(۳) مشت زنی سے پیدا ہوا احمق پن (MASTURBATION)

نوجوان مرد اور عورتوں کو ہی یہ بیماری ہوتی ہے۔ یادداشت بالکل نہ رہنا۔ دماغی کمزوری، حد درجہ کی مایوسی۔ ٹکٹکی باندھ کر دیکھنا۔ سر جھکا کر بیٹھنا۔ ہاتھ پیر ٹھنڈے اور تر، خرابی چال چلن وغیرہ اس مرض کے علامات ہیں۔ فاسفورک ایسڈ، ان کارڈیم اور کونیم وغیرہ اس بیماری میں فائدہ کرتی ہیں۔

(۴) بڑھاپے سے پیدا ہوا مالیخولیا (SENILE) عموماً ساٹھ برس کی عمر کے بعد یہ بیماری ہوتی ہے۔ آہستہ آہستہ مرض کا حملہ، یادداشت کا زائل ہو جانا۔ (خاصکر حال کے واقعات)، غصہ ور، بے چینی، ڈھلمل یقین بہت زیادہ غرور توہمات باطلہ (DELLUSION) خیالی چیزیں دیکھنا (HALLUCINATION) ایسا ڈھنگ کہ جس سے معلوم ہو کہ عقل خراب ہو گئی ہے۔ یہی علامات اس مرض میں نمودار ہوتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہے برائٹا کارب۔ کونیم۔ کرو ٹیلس، ایسڈ فاس۔ گلکیریا کارب، اناکارڈیم اسکی خاص دوائیں ہیں

(۵) عضوی (ORGANIC) مالیخولیا۔ (سکتہ اور دماغ میں رسولی وغیرہ ہونے سے یہ بیماری کم ہو جاتی ہے) ڈر اور شک ہونا، یادداشت کمزور ہونا۔ دیکھنے اور سننے میں وہم ہونا۔ نصف جسم کا فالج، تشنج، (CONVULSION) اس مرض کے خاص علامات ہیں۔

(۶) ثانوی مالیخولیا (SECONDARY) ہر قسم کے جنون کے بعد کی حالت ہے) دماغی کمزوری کم و بیش، قوت خواہشات اور یادداشت کمزوری یا عقل اور دماغ کے فعل کا زائل ہو جانا۔ اس مرض کے خاص علامات ہیں۔ ہلی بورس۔ اور زنکم، اس کی بہترین دوا ہے۔

علاج:۔ ایسڈ فاس ۲x۔۶ اپنے ارد گرد کی چیزوں اور انسان کے متعلق لاپرواہ ہو۔ یادداشت کی کمزوری۔ فوراً رونا۔ کمزوری اور دبلاپن مشت زنی کی وجہ سے پیدا ہوئے مالیخولیا

ہونا۔ دماغی فکر اور خیالات یکساں۔ انا کارڈیم ۶؛ یادداشت کی کمی ہمیشہ قسم کھانا۔ بچہ توہمات کی وجہ سے احمق پن۔

کونیم ۶۔ مالیخولیا کے ساتھ مشت زنی، یادداشت کی کمزوری، خاندان اور کاروبار کے متعلق مایوسی، سونے سے دوران سر۔ ہلی بورس ۳ x۔ مالیخولیا کے بعد ہی عقل خراب ہونا (ہلی بورس سے فائدہ نہ ہو تو زنکم ۶۔ دینا چاہیئے۔

کروٹیلس ۳۔ رونے کی شکل، قوت حس اور قوت حافظہ کا کم ہونا اور برداشت کی طاقت غائب ہے۔ بھاگنے کی کوشش، بکواس اور رنجیدہ رہنا۔

لیسیلم رنگ ۶۔ غفلت، برابر رونے کی خواہش، ہمدردی سے بیماری کی زیادتی، کوسنا، مارنا اور خراب باتوں کے سوچنے کی تیز خواہش، بلا مقصد کام کرنا۔ سب کاموں میں جلدبازی، نجات سے ناامید، مریض کا خیال ہو کہ اسکو کوئی عضوی بیماری ہو گئی ہے۔ جو لاعلاج ہے۔

کلکیریا کارب ۶۔ ۲۰۰۔ مالیخولیا اتنا زیادہ ہو کہ اسکو کسی بات میں اس کا خیال نہ جمے، سوچ نہ سکے۔ آسانی سے رو دے، سر گھومنا اور بھاری پن۔

کلکیریا فاس ۶ x۔ سفوف:۔ مزاج چڑچڑا۔ موجودہ واقعات بھی یاد نہ رہیں۔ آس پاس کے آدمیوں کو بھی پہچان نہ سکے یا واقعات سمجھ نہ سکے۔ گھر میں موجود ہو، لیکن کہے کہ گھر جائیں گے۔ تھوڑی عمر والے اور دبلے پتلے بچوں کے لئے یہ دوا بہت مفید ہے۔ ایگاریکس ۶۔ معمولی یا پوشیدہ مالیخولیا۔

(د) مجنونوں کا عام شلل، یا فالج

(GENERAL PARALYSIS OF THE INSANE)

یہ مریض جنون کے دماغ اور اس کے جھلی کا مزمن مرض ہے اس سے دماغ کمزور ہو جاتا ہے۔ اور آہستہ آہستہ فالج ہو جاتا ہے۔ بہ نسبت عورتوں کے مردوں کو یہ بیماری زیادہ ہوتی ہے۔ گرنا۔ یا چوٹ لگنا وغیرہ تکان، سردی گرمی وغیرہ اس مرض کے اسباب سابقہ ہیں۔ فالج کے علامات بعد میں معلوم ہوتے ہیں۔

علامات اسباب سابقہ:۔ زبان کا بیٹھنا یا آواز نکلنا اپنے کاروبار

اور خاندان والوں سے مایوسی :- اپنے کئے ہوئے کام کا یا آئندہ کامیابی کی اُمید یا ناممکن کام کرنے کا غرور۔ تخیلات (خاصکر بہت زیادہ دولت ملنے کے متعلق) دماغی جذبات (جیسے تجربہ کر خیالی بات سوچنا۔ خیالات وغیرہ کی زیادتی، چال چلن خراب، گندہ رہنا آنکھوں کی پُتلی قائم یا بے قاعدہ گھومتی رہنا۔

علامات اسباب ثانوی :- فالج کے ساتھ دماغی کمزوری مرض مرگی کے علامات ظاہر ہونا۔ یا کسی اور وقت کا فالج، ہونٹ سے بولے جانے والے (ب، م، پ) حروف بولنے کی قابلیت، کبھی کبھی بول نہ سکنا۔

علامات اسباب ثلاثی :- چلنے کی طاقت نہ رہنا۔ بدبدانا۔ یا صاف نہ بولنا۔ دماغی طاقت کا زائل ہونا۔ جسم کے ایک عضلہ یا کئی عضلات کا سُن ہو جانا۔ لیکن بے ہوش نہ ہونا۔ جسم کے ایک عضلہ یا کئی عضلات کا سُن ہو جانا، لیکن بے ہوش نہ ہونا۔ دیکھنے میں غلط چیز دکھائی دینا اور میلے کپڑے پہننا۔ وغیرہ۔

کسی کسی مریض کو فالج (ایک مقام کا یا نصف جسم کا) ہوتا ہے۔ اور زبان بند ہو جاتی ہے اسکے علاوہ کسی کو دوران سر اور مرگی یا سکتہ ہو جاتا ہے

علاج

ڈاکٹر ہیوز پہلی حالت میں بہت عرصہ تک بیلا ڈونا۔ دینے کا مشورہ دیتے ہیں۔ مرض کچھ ترقی کرلے پر جب دماغی علامات کی زیادتی ہو تو کنا بس انڈیکا کے استعمال کی صلاح دیتے ہیں۔ ڈاکٹر ٹل کیٹ اس مرض کے علاج میں ناامید ہو گئے ہیں۔ ڈاکٹر برنس نے پلمبم ۲۴ - اورزنکم ۳۰ استعمال کر کر ایک مریض کو شفا دی ہے۔ منا سوتا، یونیورسٹی کے ہومیوپیتھک کالج کے دماغی امراض کے معلم ڈاکٹر اے، پی، ولیمسن ایم ڈی حسب ذیل ادویات کا تجربہ کر کے فائدہ اُٹھایا ہے۔ انگاریکس ۳x - ۳۰۔ بہت بولنا۔ گانا۔ زیادہ نظم تیار کرنا اور عقید کا کا ذریعہ کا اتنا غرور ہونا کہ کسی بات کے پوچھنے پر جواب دینے کی فرصت نہ ہونا کل معاملات میں مایوسی۔ عضلات (خاصکر چہرہ کے عضلہ کا سُکڑنا

نیند نہ آنا۔ آرزیکاسم X۔ فاتر العقل، مایوسی، تخیلات میں اتنا فرق ہو تا کہ بہت کہ بات چیت ختم نہیں کی جاتی۔ شک اور ڈر، کمزوری سے کپکپی +

سمی سیفیوگا ا۔ بے چین رہنا۔ تنہائی کی خواہش۔ ہٹانے کے خیال سے سوال کا جواب دینا۔ آنکھ اور منھ کے عضلات کا پھیلنا۔

کنابس انڈیکا X۳۔ مہمل باتیں کرنا۔ دماغی جذبات کی زیادتی۔

بکواسس، مریض خیالی چیزیں دیکھنے کو ہمیشہ کہتا رہے۔ مریض کی عادت اچھی ہو، وقت اور فیصلہ کے متعلق زیادہ بات چیت کرتا ہو، آواز زیادہ روشنی برداشت نہ ہو، ویراٹرم ورائیڈ X۱ - بے چین خشکی۔ آنکھوں میں چکا چوند ہو جانا۔ فاتر العقل، خیالی چیزیں دیکھنا۔ مریض کا خیال ہو کہ اس کو زہر دے کر مار ڈالیگا۔ سر میں انجماد خون۔

ہر قسم کے جنون کا علاج معاون:۔ جہاں تک ہو سکے مریض کو اچھی حالت میں رکھنا چاہیے۔ کاروبار بند رکھنا۔ دماغی و جسمانی آرام۔ نہانا۔ جسم کی مالش، بجلی لگوانا مفید ہے، مریض اگر یہ بولتا ہو تو تیماردار وں کو اسے برداشت کرنا چاہیے۔ مریض سے ہمیشہ رحم کا سلوک کرنا چاہیے۔ اصول صحت کی پابندی کرنا چاہیے۔ ہلکی زود ہضم غذا! دودھ۔ شوربا (اس میں کچھ نمک ملا کر) کچا انڈا وغیرہ اچھی غذا ہے خفیف محنت کرنا۔

وہم مراقی (HYPO CHONDRIASIS)

حقیقت میں کسی جسمانی بیماری کے موجود نہ ہونے پر ہی ایسا خیال ہو جانا کہ ہم کو کوئی خوفناک بیماری ہوئی ہے اور اسی فکر میں برابر بے چین رہنے کا نام وہم مراقی، ہے۔ دراصل یہ ایک دماغی مرض ہے۔ جسمانی مرض نہیں ہے۔ مریض اپنی تندرستی کے متعلق ہمیشہ فکرمند رہتا ہے اس فکر اور بے چینی کے ساتھ بدہضمی یا پیٹ کی بیماری لگی رہتی ہے جس کو متقدمین اس کو پیٹ کی بیماری (HYPOCHONDRIASIS) کہا کرتے تھے بہت عرصہ تک اس مرض میں مبتلا رہنے کے بعد کوئی کوئی مذکورہ بالا مرض میں شامل سمجھتے ہیں۔ والدین کے خاندان میں یہ ہونا۔ جامعت سے

دن دن بہنا یا مجامعت کی زیادتی کی وجہ سے نامردی یا رقت منی نہ ہونا۔ عیاشی، کاہل کی طرح دن کاٹنا۔ تخیلات کو بہت زیادہ کام میں لانا۔ وغیرہ اسباب سے بیماری ہوا کرتی ہے۔ عموماً شباب یا حیض یا اخراج نہ ہونے کی وجہ سے یا کاروبار چھوڑ دینے یا بیوہ ہونے کے بعد آہستہ آہستہ یہ بیماری پیدا ہوتی ہے۔ اور اسکے علامات پہلے کچھ روز بند رہ کر یکایک پھر شروع ہو جاتے ہیں، اور پھر بند ہو جاتے ہیں۔ دل کی بیماری نہ رہنے پر بھی کلیجہ دھڑکنا۔ بے ہوش ہو جانا۔ سوچنا۔ پیٹ کی خرابی۔ اپنے جسم کے متعلق بہت فکر، خودکشی یا دوسروں کو مار ڈالنے کی خواہش، درد سر دوران سر۔ نیند نہ آنا۔ بچتر مالیخولیا۔ پیٹ میں آماس۔ بھوک نہ لگنا۔ ڈکار آنا۔ قبض۔ دبلا پن، کمی خون وغیرہ علامات ظاہر ہونا۔ اسکے بعد استسقاء، اخراج خون، اسہال وغیرہ علامات پیدا ہو کر موت آجاتی ہے۔ علامات متذکرہ بالا آہستہ آہستہ ظاہر ہو کر زندگی بھر مریض کے جسم میں موجود رہتے ہیں۔ کسی کو یہ علامات آہستہ آہستہ شروع ہوتے ہیں اور بند ہو جاتے ہیں اور پھر ہو جاتے ہیں (DR. TESSIER)

علاج :- ڈاکٹر ہیوز ہارٹ میں اور بیر مندرجہ ذیل تو ادویات کو اس مرض میں مفید سمجھتے ہیں۔ نکس وامیکا، سلفر۔ اسٹافی سیگریا۔ نیٹرم میور، کونیم۔ اسٹیم، اگنیشیا۔ آرسنک۔ مرک سول، نکس وامیکا۔ سلفر، سلفر (بدہضمی کے علامات میں) اسٹے فی سیگریا۔ عرصہ تک تکلیف۔ نیٹرم میور (مادہ کی خرابی اور قبض ہو۔)

کونیم :- (بہت عرصہ تک جماع نہ کرنے کی وجہ سے یہ بیماری ہونے پر۔

اسٹیم :- پیٹ میں بہت درد (حرکت سے درد شکم کا بڑھنا)

اگنیشیا :- دماغی تکلیف کے شدت کی حالت میں۔ تھوڑا۔ ہذیان ہو۔

آرسنک البم، اور مرک سول۔ بہت زیادہ جلن ہو۔

نکس وامیکا ۳×۶ - قبض کے ساتھ معدہ کی خرابی میں کام کرنیکی طبیعت نہ ہونا۔ گاہے ماہے۔ دماغی حالت خراب، کبھی کبھی تیزی، نیند

نہ آنا۔ دوران سر اور سانس میں تکلیف، جسمانی کمزوری (فالج کی طرح) آرم میٹور X۲ سفوف:۔ پریشانی سب کاموں میں جلد بازی، ناامیدی۔ رونا۔ چلانا۔ خودکشی کی خواہش، درد سر (بے ہوشی نیند نہ آنا) آتشک والے مریض کے وہم مراقی میں یہ زیادہ فائدہ کرتا ہے۔

سمی سیفیوگا X۱ ۔ رقت منی سے پیدا ہوئی بیماری میں۔

ہائیوسیامس، ۳۔ وہم مراقی سے پیدا ہوئے ایک بات کا جنون۔ (جیسے مریض کو آتشک نہ ہونے پر ہی وہ فرض کر لیتا ہے کہ وہ اس بیماری میں مبتلا ہے اور اس کے لئے دن رات فکر کرتا ہے۔

کلکیریا کارب، ۳۰ تا ۲۰۰، صبح و شام ایک ایک خوراک) مریض خیال کرتا ہے کہ اس کی قوت حس جاتی رہی۔ ڈرنا، دماغی سکون کی کمی، تھکاوٹ معلوم ہونا۔ بے ہوش کرنے والا۔ درد سر، کھٹی قے کرنا۔ درحقیقت کلیجہ میں درد نہ رہتے پر بھی مریض خیال کرتا ہے کہ درد ہے۔

سیٹم، ۶، بیدر کے ساتھ سر گھومنا۔ لیکن نیچے کا جسم ٹھنڈا ہمیشہ قے، درد شکم، تشنج، ناقابل برداشت پریشانی۔ گھومنے سے پیٹ کا درد کم ہونا۔ لیکن تھوڑی گھومنے سے مریض تھک جاتا ہو اور آرام کرنا چاہتا ہو۔ لیکن بیٹھتے ہی پھر درد ہونے لگتا ہو۔

اسٹافی سیگریا ۶، (ڈاکٹر جون فرماتے ہیں کہ اس بیماری کے کل علامات اس دوا میں ملتے ہیں اور اسی سے اچھے ہو جاتے ہیں، کل معاملات میں مایوسی رقت منی، نامردی۔ سلفر، بہت زیادہ دماغی پریشانی۔ اپنے کام کاج تندرستی یا نجات کے متعلق ہمیشہ فکر، بے چینی، استقلال نہ ہونا اپنے کو ہمیشہ بیمار سمجھتا ہے۔ زنا کار ذریعہ دوری پانا۔ تحریک اور عصبی کمزوری میں۔

نیٹرم فاس، چائنا، (زنا کار ذریعہ، گریفائٹس۔ لیکوپوڈیم، ناکس، سیپیا۔ فاسفورس، پلاٹینا۔ پیٹرولیم۔ ٹیبس، ارج نائیٹ کی کبھی درمیان میں ضرورت پڑتی ہے۔

معاون علاج

گھومنا۔ ملک کی سیاسی ضرورت پڑنے پر) ریض کو تنہا یا علیحدہ رکھنا

نہانا (نہانے سے کچھ پہلے محنت/ کسرت (خاص کر چھوٹی عمر والوں کے لئے) مریض کو وقتاً فوقتاً سمجھنا چاہیے کہ اس کی بیماری خیالی ہے۔ اصلی نہیں ہے۔ جب نائیٹرم، نقلی طریقوں سے مریض کو سلانے کی کوشش کرنا وغیرہ معاون طریقے کام میں لانا چاہیے۔ نظام عصبی کے باب میں وہم مراقی ملاحظہ ہو۔

نشہ کا جنون (DELIRIUM TREMENS)

جس دماغی مرض میں بہت عرصہ تک شراب پینے کی وجہ سے ہذیان۔ نیند نہ آنا۔ اور خاصکر تخیل کا ذبہ دکھائی دے۔ اسی کو جنون سکری۔ یا نشہ کا جنون کہتے ہیں۔ دماغ میں شراب کا زہر پھیل جانا ہی اس بیماری کی جڑ ہے۔ شرابی کی شراب یکایک بند کر دینا۔ جسم کو مقوی بنانے کا ٹھیک بندوبست نہ ہونا۔ دماغی جذبات بڑھے ہوئے جسم میں کوئی بیماری (پھیپھڑے کا ورم۔ اسہال، مواد پڑنا۔ کمی خون، رات میں گھومنا۔ چوٹ (جیسے ہڈی ٹوٹنا وغیرہ اس کے اسباب محرکہ ہیں)۔

اس بیماری کے علامات آہستہ آہستہ ظاہر ہوتے ہیں۔ معدہ کی خرابی (قے، متلی، بھوک کی کمی) نیند نہ آنا۔ غلط دیکھنا، اونگھنے پر خوفناک خواب دیکھنا۔ نیند سے چونکنا۔ پیشاب بند ہونا۔ سوچنے کی طاقت کا کم ہونا۔ یا بالکل غائب ہونا۔ سستی، زبان خشک، بے ہوشی، اکڑن، ہذیان۔ تمام جسم کا تشنج، اکثر دل کا فعل بند ہو کر موت کا باعث ہوتا ہے۔

علاج :- ڈاکٹر ہیوز فرماتے ہیں کہ اس مرض کا علاج کرتے وقت ڈاکٹر لوگ بیماری آرام کرنے کے عوض زیادہ تر مریضوں کی جان لے لیتے ہیں، اوّل ورم گھٹانیوالی دوائیں پھر افیون وغیرہ، نیند لانیوالی دوائیں اور اس کے بعد مقوی غذا دیکر ایلوپیتھک ڈاکٹر اس بیماری کا علاج کیا کرتے ہیں۔ اس لئے ہومیوپیتھک معالج کو بھی بہت سوچ سمجھ کر اس کا علاج کرنا چاہیے۔ (۱) دماغ کی خرابی (۲) معدہ کی خرابی: ان دونوں امورات پر غور کر کے دوا دینی چاہیے۔ ہائیوسیامس 1X- (خفیف ہذیان) بیلاڈونا (ہائیوسیامس کی نسبت تیز ہذیان) اسٹرامونیم۔ (بہت تیز ہذیان) یہ تینوں دوائیں متذکرہ

بالا علامات کو دبانے کے لئے استعمال کی جاتی ہیں۔ انٹم ٹارٹ (بہت سرد پسینہ پھیپھڑے کا ورم۔ بلغمی اور معدہ کی خرابی) اور آرسنک۔ (معدہ کا ورم۔ بیچینی۔ لرزہ) یہ دوائیں متذکرہ بالا علامات کو دبانے کے لئے مفید۔ ہیں۔ پہلے درجہ کی منتخب دوائیں رات میں اور دوسرے درجہ کی دن میں۔ زیادہ مفید ہوتا ہے۔

امریکن ڈاکٹر ولیم سن اور اسپنش ڈاکٹر اولی دے کہتے ہیں کہ ہایوسیامس، بیلاڈونا۔ اسٹرامونیم کی نسبت کنابس انڈیکا زیادہ تر مفید ہے۔ مرض کی ابتدا میں معدہ کی خرابی کے علامات میں نکس وامیکا ۱x۔ اور اس کے بعد زنکم اور فاسفورس فائدہ کرتا ہے۔

ہایوسیامس، ہائڈروبرومٹ ۳x ۴x سفوف (ہر چار گھنٹہ پر۔) بالکل ہی نیند نہ آنے میں مفید و کار آمد ہے۔

اسٹرک نائن نائٹریٹ ۲x۔ دل کا فعل کمزور اور دوسرے قسم کا پنکن کمزور۔ ہائڈراسٹس θ۔ فی خوراک ۳ قطرے۔ معدہ کے ورم کی پرانی حالت میں کیلی آئیوڈم θ۔ ۳۰۔ مرض آتشک کا زہر مریض میں موجود رہنے پر۔

اوپیئم ۳x ۶x۔ پرانے شرابیوں کی بیماری کی بہترین دوا ہے۔ ورم کے ساتھ آنکھیں کھلی اور ڈری ہوئی۔ یا مردہ کی طرح بے ہوشی، ناک کی گہری آواز کے ساتھ سانس کا نکلنا۔ مرض مرگی کی طرح کے علامات

سلفیورک ایسڈ θ۔ معدہ کی خرابی اور جگر کی پرانی بیماری، معدہ کمزور اور ٹھنڈا ہوتا۔ شراب پینے کی بیحد خواہش ہمیشہ مرض تیز ابیت رہنا۔ کھٹی ڈکار۔ سانس، کھٹی قے، دبلا پن اور سردی نکس وامیکا استعمال کرنیکے بہت روز بعد یہ فائدہ کرتا ہے۔

آرسنک ۳x۔ بے چین رہنا معدہ کی خرابی۔ پیشاب بند ہونا۔

ہایوسیامس θ۔ خفیف ہذیان۔ بکواس۔ بلا مطلب کے بکنا

خارج کے لئے دل، بول زلالی کی وجہ سے گردہ اور پھیپھڑے کیلئے بیچ بیچ میں پھیپھڑہ کا امتحان کرنا چاہیئے۔

علاج معاون :۔ مارفیا۔ کلوریل، برومائٹ ہرگز مریض کو نہ دیا

جائے۔ ایک پیالہ تیز کالی کافی پلائی جاسکتی ہے۔ شراب بالکل موقوف کر دینا چاہیئے۔ مریض کو ایسے کمرہ میں رکھنا چاہئے جہاں آواز نہ پہونچتی ہو۔ مقوی اشیاء (سرخ یا سیاہ مرچ ملی ا) جیسے دودھ انڈا۔ تین چار گھنٹہ بعد کھلانا چاہئے غسل کرانا مناسب ہے معدہ کی جلن کے لئے خوب گرم پانی یا سوڈا واٹر کے ساتھ برف کے ٹکڑے ڈال کر پلانا چاہئے۔ پیشاب بند ہونے پر گرم پانی سے سینکنا چاہئے۔

چند دماغی علامات اور ان کی دوائیں

جسم ٹوٹا ہوا اور مایوسی۔ جلس۔ بہت بے چینی اور موت کا خوف۔ سیکیل بہت غوں غوں کرنا۔ بیلاڈونا۔ سائکیوٹا۔ زیادہ محسوس کرنا۔ بوریکس کافیہ اگنیشیا دھیان نہ دینا۔ کنابس انڈیکا۔

تکلیف یا جمود۔ یعنے جسمانی اور دماغی فعل کا کچھ دیر بند رہنا۔ اوپیم۔ ان کارڈیم۔ ایسڈ پکرک۔ کلکیریا فاس۔

بیقرار دل۔ آرم۔ برائٹا کارب چڑچڑا پن اور بے وقوفی۔ پلاٹینم۔ کیمو ملا۔ خودکشی کی رغبت۔ آرم مٹ۔ آرم میور۔ آرج نائی۔ کیلک۔ نکس وامیکا۔

عشق کے بارے میں بہت بات کرنے کے علامات ہیں:۔

اسٹافی سیگریا۔ حسد۔ ہایوسیامس۔ لیکے سس۔ اپیس۔

تکلیف۔ ایکونائٹ۔ آرم۔ فاسفورس۔ سلفر

مایوسی۔ للتا۔ ایسڈ فاس۔ سیپیا۔ کاربو رج۔

جنون۔ آرس۔ بیلاڈونا۔ ہائیوسیامس اسٹرامو۔ لائکو۔ ورے ٹرم۔

جنون یکایک ہونے پر۔ ورے البم۔ کنابس۔ انڈیکا۔ ہایوسیامس۔

جنون زچہ کا وجع مفاصل۔ بیلاڈونا۔ کنابس۔ انڈیکا۔ ہمی سفیوگا۔ ہایو۔ اسٹرامو۔

جنون۔ ایک خاص بات میں۔ کنابس انڈیکا۔ ہایوسیامس۔ سائکیوٹا۔

جنون مجامعت۔ کینتھرس۔ پلٹینا۔ ہایوسیامس۔ ایسڈ پکرک۔ فاسفورس۔

جنون مذہبی۔ ہایوسیامس۔ سلفر۔ ورے ایلب۔ پلس۔ لیکے سس۔ آرسنک

جنون ہونے کا ڈر۔ ایکونائٹ۔ سیمی سفیوگا۔ پلمبم۔

بدمعاشی۔ پلاٹینا۔ سلفر۔ لائکو۔ ورے ایلب۔
بات نہ کرنا خاموش رہنا۔ ایسڈ فاس۔ سائلفر۔ ٹیلکس ورے ایلب
غصہ سے پیدا ہوا مرض (یہاں تک کہ یرقان ہونے پر) کیمو ملا۔
خام خیالی مزاج۔ کیمو ملا۔ اسٹافی۔
چڑچڑا مزاج۔ آرم۔ سائینا۔ سلفر۔ ایلیومینا۔ سٹے فس اگریا۔
بدلہ لینے کی طبیعت۔ آرج نائی ٹکس برک۔ ہایوسیامس۔ لیکے سس۔
جھگڑالو یا غیر مہذب۔ ہایوسیامس۔ جھگڑالو مزاج۔ سلفر۔ ٹکس وامیکا۔ اگنیشیا۔
تکلیف کے ساتھ آنسو بھری آنکھیں۔ ٹپلس۔ للیم۔ سیپیا
گانے بجانے سے۔ تھوجا۔
رات بھر رونے میں۔ انڈگو۔
استقلال کی کمی۔ اناکارڈی ایم۔ ہلی یورس۔ ایسڈ فاس۔
اپنی زندگی کو لعنت ملامت کرنا۔ آرم۔ انٹم کروڈ۔ چائنا۔ فاس۔ تھوجا۔
ناامیدی۔ آرج نائی۔ آرم۔ سورائی نم۔
ناامیدی، بیماری، آرم ہونے کے متعلق۔ رس۔ سورائی نم۔ کیلک۔
ہذیان۔ تیز ہذیان۔ جیسے کاٹنے دوڑنا۔ جسم پر تھوک دینا۔ شور و غل کرنا۔
یا عشق کے متعلق بکواس (لیکے۔ ہایوسیامس (بکواس یا زور سے چیخنا۔
بہت تیز یا غصہ بھرا ہذیان۔ اسٹرامونیم۔ ورے ایلب ٹبیمیٹیا۔ زنکم۔
جلد باز۔ جلد جلد کام کرنا ناقابل برداشت ہذیان۔ ایسڈ سلف۔ بکواس۔
بیلاڈونا۔ اسٹرامونیم۔ لیکے سس۔
نفرت کرنے والا۔ کیو پرم۔
خوب غور کرنا۔ ایکونائٹ آرج۔ وراٹرم البم۔ سلفر۔ لیکے سس۔ رسٹاکس
پلمبم۔ نیٹرم میور۔ پلٹینیا۔ کلکریا کارب۔
پریشانی سمجھ کی زیادتی۔ عقل میں گھبراہٹ۔ پاگل پن کے علامات۔ اگنیشیا۔
قوت حافظہ کی کمی۔ برائٹا کارب۔ ایسڈ فاس۔
خوف۔ ایکونائٹ۔ آرج نائی۔ آرس۔ اگنے۔ سورائنم۔

خوف اندھیرے میں۔ اسٹرامونیم۔ درے ایلیب۔
" جنوں ہونے کا۔ ایکون۔ سیمی سفیوگا۔ للیم ٹگ۔
" اکیلے جانے میں۔ آرج لائکو۔ فاسفورس۔
" موت کا۔ ایکونائٹ۔ آرس۔ پلاٹینم۔
" بھیڑ میں جانے سے۔ ایکونائٹ۔ پلاٹینا۔
" اوپر سے گرنے سے پہلے۔ ایلیپس۔
" آسانی سے بزدل۔ آرج نائی، بورکیس
" کی وجہ سے کوئی بیماری ہو۔ ایکونائٹ۔ اوپی۔ لیکن اگر ڈر کی وجہ سے کوئی عصبی بیماری ہو تو (جیسے مرگی۔ ارتعاش) (رعشہ) تو اگنیشیا دینا چاہیئے۔

تو ہمات باطلہ۔

" ناممکن ناقابل تسخیر۔ کنابس انڈیکا۔
" گویا کوئی چیز چھوٹی ہوتی ہو تو جاری ہو۔ ایکون بکاربو۔ ٹرن ٹیولا۔
" چوہے پتنگے وغیرہ کے متعلق۔ ایتھوزا۔ سیمی سفیوگا۔ میڈورنیم۔
" کتے کے متعلق۔ کیلک۔ اسٹرامونیم۔ بیلاڈونا۔ (سیاہ کتا)
" کیڑے مکوڑے کے متعلق۔ آرج۔ بیلاڈونا۔ اسٹرامونیم۔
" جلد بازی کا۔ اسٹرامونیم۔ بیلاڈونا۔ ہایوسیامس۔
" بابت جاندار چیزوں کے۔ بیلاڈونا۔ ہایوسیامس۔ اسٹرامونیم۔ اوپیم۔ تھوجا۔
" بابت کیڑے وغیرہ کے (جیسے ٹکڑا۔ خوبصورت معلوم ہو) سلفر۔
" بستر پر مریض کے ساتھ گویا سویا ہے۔ بیٹیشیا۔ پلس۔
" سیاہ بلی کے متعلق۔ بیلاڈونا اسٹرامونیم۔ آرس۔ او
" کام کاج کی جلدی بازی کے متعلق۔ فاسفورس
" بھوت پریت کے متعلق بیلاڈونا۔ اسٹرامونیم۔ آرس۔ اوپیم۔ کاربو وج
" گویا پاگل ہو جائے گا۔ للیم ٹگ۔ سیمی سی فیوگا۔
" گویا ہر قسم کی بیماری ہو جائے گی۔ آرم میور
" گویا اب مرض اچھا نہ ہوگا۔ آرج نائی۔

توہمات باللہ۔ مریض کا جسم گویا ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا ہے بپٹیشیا۔ ٹمبس۔
" مریض آنکھ بند کرنے پر بھی گویا چہرہ دیکھ رہا ہے۔ کیاٹک
" کوئی مریض یا بے عزتی کر رہا ہے۔ آرج نائی۔
" مریض کو کوئی تکلیف دے رہا ہے۔ چائنا۔
" گویا مریض مر گیا ہے۔ اسٹرامونیم۔
" مریض کا جسم گویا شیشہ کا بنا ہے۔ تھوجا۔
" شراب پینے کی وجہ سے دماغی علامات بکس وامیکا۔ اسٹرامونیم۔ بیلاڈونا
(ہذیان) کے ساتھ بستر نوچنا۔

دل کی بیقراری۔ ایکونائٹ۔ آرج نائی۔ مرک سول۔ اسٹینم
دل میں چوٹ لگنے کی بات۔ ایکونائٹ۔ اگنیشیا۔ ایسڈ فاس۔
دماغی بےچینی۔ ایکون۔ آرج۔ کیمو۔ کافیہ۔ ہائیومیس سی۔ اگنے۔ فاسفو۔ اسٹرانیم۔
بے ہوشی۔ آئی لینتھس۔ ایپس۔ ہلی بورس۔ ہائیوسیامس۔ اوپیم۔ ایسڈ فاس۔ راس۔ زنگ میور
ایسا معلوم ہونا کہ پاگل ہو رہا ہے۔ للیم۔ پلیٹینا۔ کینتھرس۔ ذہنت تیز اور جماع کے
متعلق جنون۔ مریض کے دو دل۔ جیسے عقل نیک اور عقل بد دونوں پر قبضہ
کئے ہیں۔ ایک کہتا ہے۔ یہ کام کرو۔ دوسرا کہتا ہے نہ کرو۔ اس علامت میں اناکارڈیم۔
لوگوں کے ساتھ رہنے کی خواہش۔ لائیکوپوڈیم۔
لوگوں کا ساتھ چھوڑنے کی خواہش۔ نیٹرم میور۔
غم سے پیدا ہوا۔ خاص کر دماغی تکلیف دبا رکھنے کے بعد) کوئی دماغی مرض
ہونے پر اگنیشیا۔ لیکن بہت عرصہ تک رنج میں ڈوبے رہنے پر اور اسی وجہ سے
جسم ماؤف ہونے پر ایسڈ فاس۔

بے ہوش ہونے پر۔ کنابس انڈیکا۔ ہائیوسیامس۔ زنک میور۔ ہلی بورس
دماغی تکلیف ہمیشہ بدلتے رہنے پر ایسا محسوس ہو کہ کوئی جاندار چیز پیٹ
میں گھوم رہی ہے۔ اکروکس۔ ڈیجی ٹیلس (تکلیف اور درد سے گھبرانے پر)
شکی ہو۔ بسلف۔ اسٹرامونیم۔ سیکیل۔ کینابس۔ انڈیکا۔ ہائیوسیامس۔ لیکےسس۔
شرمندگی۔ برائنا۔ اگنے۔ اسٹےفائی سیگریا۔

ذرا چونک اٹھنا۔ ایکونائٹ۔ بیلاڈونا کیموملا۔ بوریکس۔ اگنیشیا نکس وامیکا۔ اسٹرامونیم۔ فاسفورس۔ یکایک حسد سے پیدا ہوئے علامات میں کافیہ۔ اوپیم۔ یکایک زور سے چیخنا جاگتے یا نیند میں۔ ایپس۔

قوت حافظ کی کمی اناکارڈیم۔ ہایوسیامس۔ ایسڈ فاس۔ ایتھوزا۔

فاترالعقلی (تعجب ہونا) اناکارڈیم۔ کنابس انڈیکا۔ آرج نائی۔ نکس وامیکا۔

۳۰۔ امراض ادویات (DRUG DISEASES)

پارہ کونین۔ آرسنک وغیرہ تیز دوائیں زیادہ مقدار میں بہت عرصہ تک استعمال کرنے سے جن امراض کے علامات نمودار ہوتے ہیں ان کو امراض ادویات (DRUG DISEASES) مخصوص علامات انہی من کے بتائے ہوئے مزمن اور حاد مرض کے مقصد میں ملاحظہ ہو) کہتے ہیں چند مخصوص ادویات ایلوپیتھک مقدار میں (اور چند زہر کے مقدار میں استعمال کرنے سے خراب نتیجہ اور اس کا علاج مندرجہ ذیل ہے۔

(۱) پارہ (MERCURY)

زیادہ مقدار میں رس کپور۔ یا پارہ (MERCURY) کھا لینے کے بعد ہی اگر زہر کے علامات پیدا ہو جائیں تو انڈے کا سفید حصہ شکر کا شربت اور دودھ میں پانی ملا کر استعمال کرنے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ پارہ کے غلط استعمال سے پوشیدہ فعل کا نتیجہ۔

رات میں درد سر، بال کا گر جانا۔ سر میں پھوڑے جو درد کرتے ہوں ورم کی وجہ سے سرخ آنکھیں، ناک چھونے سے زیادہ حس معلوم ہونا۔ چہرہ پر چاروں طرف پھنسیاں، مسوڑے میں زخم اور منہ میں ہمیشہ رال سے بھرا رہنا۔ لوزتان یا گلے کی گلٹی کا ورم بیٹھے یا بغل کی گلٹی میں زخم ہونا۔) کو نتھنے کے ساتھ پتلے دست آنا جسم پر زخم یا ورم۔ دانت کی جڑ علیحدہ رہنا۔ آسانی سے جسم میں پھوڑا نکلنا ان سب علامات میں شروع میں ہیپر سلفر ۶۔ دینا چاہیے۔ ہیپر کے بعد بیلاڈونا ۶۔ یا نائیٹرک ایسڈ ۶۔ دینا مناسب ہے۔ اس سے بھی اگر کوئی فائدہ نہ ہو تو ایک دو ہفتہ کے لئے

ایک خوراک سلفر ۳۰ دینا چاہئے۔ سلفر کے بعد کلکیریا کارب ۶۔ زیادہ فائدہ کرتا ہے۔ اگر پارہ اور سلفر دونوں کا غلط استعمال ہوا ہو تو بیلاڈونا ۶۔ پلساٹیلا ۶۔ یہاں تک کہ کبھی کبھی اونچے طاقت کا مرکیوریس بھی دیا جا سکتا ہے۔

پارہ کے استعمال سے خراب خون ہو کر تمام جسم اگر خراب ہو گیا ہو تو ہیپر۔ ایسافیٹڈا۔ آرم مٹ۔ چائنا۔ کیونینتھیس، آیوڈ۔ کیلی آیوڈ یا مزریم دیا جاتا ہے

منہ کا اندرونی حصہ یا مسوڑھوں پر مرض کا حملہ ہوا ہو یا بہت زیادہ رال گرتی ہو تو کاربو وج۔ ڈلکمارا۔ ہیپر سلفر، نائیٹرک ایسڈ۔ اسٹے فی سیگریا۔ سلفر۔ چائنا۔ آیوڈ۔ نیٹرم میٹور۔

پارہ کے استعمال سے گلے میں زخم ہو تو بیلاڈونا۔ کاربو وج۔ ہیپر سلفر۔ لیکسس، اسٹے فی سیگریا۔ سلفر، آرج مٹ۔ لائیکو۔ نائیٹرک ایسڈ۔ تھوجا۔

عصبی تحریک میں، کاربو وج۔ کیمو ملا۔ ہیپر سلفر۔ نائیٹرک ایسڈ ۔ پلس

عصبی کمزوری میں چائنا۔ ہیپر سلفر۔ لیکسس۔ کاربو وج۔ نائیٹرک ایسڈ۔ یا تبدیلی موسم وغیرہ میں منذکرہ بالا علامات ظاہر ہوتے ہیں۔ کاربو وج۔ چائنا۔

پارہ استعمال کرنے سے درد مفاصل ہو۔ کاربو وج۔ چائنا۔ ڈلکمارا۔ گوئیکم۔ ہیپر سلفر۔ لیکسس۔ فاسفورک ایسڈ۔ پلس۔ سارساپریلا۔ سلفر۔ آرنکا۔ بیلاڈونا۔ کیمو ملا۔ کلکیریا کارب۔ لائیکو پوڈیم۔

پارہ کے استعمال سے ہڈی کے اندر درد۔ یا ہڈی میں زخم۔ وغیرہ علامات میں۔ آرم مٹ۔ فاسفورک ایسڈ۔ ایسافٹڈا۔ کلکیریا کارب۔ ڈلکمارا۔ لیکسس لائیکوپوڈیم۔ نائیٹرک ایسڈ۔ سلکا۔ سلفر۔

جسم کی گلٹیوں یا پٹھے کی علامت۔ آرم مٹ۔ کاربو وج۔ ڈلکمارا۔ گریفائٹس۔ نائیٹرک ایسڈ۔ سلکا وغیرہ۔

پارہ کے استعمال سے زخم ہونے میں آرم مٹ۔ بیلاڈونا۔ کاربو وج۔ گریفائٹس۔ لیکسس، نائیٹرک ایسڈ۔ سارساپریلا۔ سلکا۔ سلفر۔ تھوجا۔

پارہ کی وجہ سے استسقا وغیرہ علامات میں چائنا۔ ڈلکمارا۔ ہلی بورس سلفر یہ کل دوائیں ۶۔۳۰۔ طاقت کی دینی چاہئے:۔

۲۔ کونین

جس طرح پارہ کھانے سے اس کے زہریلے اثرات جسم سے جلدی نہیں نکلتا۔ وہی حالت کونین کے غلط استعمال سے ہوتی ہے۔

آرنکا۔ آرسنک، بیلاڈونا، کلکیریا۔ فیرم۔ اپیکاک۔ لیکسس، مرکیوریس۔ پلس۔ وراٹرم وراٹیڈ۔ کیپ سیکم۔ کاربو وج۔ سائنا۔ نیٹرم میور، پیپیا۔ سلفر وغیرہ کے استعمال سے جسم سے کونین کا زہر نکل سکتا ہے۔

اپی کاک:۔ کونین کے خراب نتیجہ کے دور کرنے کی یہ خاص دوا ہے۔ اس کے بعد پلس کھانا چاہئے:۔ خاصکر حسب ذیل علامات میں (کونین بخار یا ملیریا بخار دب جانے کے بعد کان یا دانت میں درد۔ سر بھاری جسم میں درد ہو۔

آرنکا:۔ وجع مفاصل، ہاتھ، پیر میں بوجھ معلوم ہونا اور درد۔ حرکت کرنے بات کرنے یا کان میں آواز جانے سے درد کا بڑھنا۔

آرسنک۔ ہاتھ، پیر میں زخم، پیر میں سوجن۔ خشک، کھانسی، اور سانس میں تکلیف۔ بیلاڈونا۔ سر میں غیر طبعی طریقہ سے خون جمع ہونا۔ اور چہرہ گرم سر، چہرہ اور دانت میں درد۔ مرکری کے کھلانے سے یرقان نہ اچھا ہو تو بیلاڈونا دینے سے فائدہ ہوتا ہے۔ کلکیریا کارب۔ سر چکرا ہوا کان میں درد۔ دانت میں درد۔ تمام جسم میں درد۔ بخار دب جانے یا پلس سے فائدہ نہ ہونے پر۔

سیڈرن۔ کونین یا جائنا کے غلط استعمال کی وجہ سے کان میں بھوں بھوں آواز ہونا۔ یوکے لیپٹس۔ کونین کے غلط استعمال سے سر چکرا رہنا۔ کان میں بھوں بھوں آواز ہونا اور انفلوئنزا یا زکام ہونے کے پہلے جسم خراب رہتا ہے۔ ویسا ہی رہنا۔

فیرم۔ پیر میں آماس پلس۔ کان میں درد، دانت میں درد۔ سر میں درد۔ کونین کے بخار بند ہونے کے بعد عضو مخصوص میں درد۔

لیکسس:۔ کونین سے بخار دبا دینے کے بعد اور پلس سے فائدہ نہ ہونے پر۔ مرکیوریس۔ جگر۔ خاصکر یرقان)، یا مرض تلی میں۔

نیٹرم میور۔ کونین کے غلط استعمال کی وجہ سے برابر ہچکی آتی ہو۔ کونین سے

بخار یا ملیریا دب جانے پر، ورا ٹرم۔ جسم سے پسینہ نکلتا ہو اور سرد ہو۔ قبض یا اسہال۔ کونین سے بخار فوراً بند ہو جانے پر، آرنکا، آرسس، کلکیریا، بیلاڈونا، کاربو وج، سائنا۔ فیرم فاس۔ اپیکاک، لیکے سس، مرکیورسیس، ٹیلس، سلفر۔ جب کونین دینے کے بعد بھی بخار رہے تو پہلے اپیکاک بعدہ آرسس، کاربو وج، لیکے ٹیلس، آرنکا، سائنا۔ یا ورا ٹرم اور آخر میں کلکیریا مرکیورسیس، بیلاڈونا اور سلفر دینا چاہیئے۔

یہ سب دوائیں ۶-۳۰ طاقت کی دینی چاہیئے۔

(۳) سنکھیا (ARSENIC)

سنکھیا استعمال کرنے سے زہر پھیل جائے تو پہلے (STOMACH PUMP) کے ذریعہ سرسوں کو پیس کر یا کڑوا ارینڈی کا تیل یا کوئی دوسری قے کرانیوالی دوا کھا کر معدہ کو صاف کرا دینا چاہیئے۔ اس کے بعد انڈے کا سفید حصہ یا برانڈی یا کوئی دوسری محرک دوا کھلانی چاہیئے۔

خوفناک علامت دب جانے پر اپیکاک ۳x، اسکے بعد چائنا ۳x یا نکس وامیکا ۱x۔ دینا چاہیئے (زہر کھانا ملاحظہ ہو۔)

(۴) افیون (OPIUM) یا مارفیا

زیادہ مقدار میں افیون کھانے سے زہر پھیل جانے پر اسٹمک پمپ (STOMACH PUMP) کے ذریعہ یا سرسوں پیس کر کھلا کر قے کرانا چاہیئے اسکے بعد بے ہوشی دور ہونے پر۔ اپیکاک ۱x۔ طاقت جلد دینا چاہیئے۔

اگر اپیکاک کھلانے سے بھی کچھ فائدہ نہ ہو تو نکس وامیکا ۱x ۳۰۔ مرکیورسیس ۳۔ یا بیلاڈونا ۳۔ یا ایسٹک ایسڈ ۳۔ دینا چاہیئے۔ اپومارفیا نام کی دوا کبھی نہ کھلائی جائے۔ حادثات کے باب میں زہر کے مقدار میں افیون دیکھئے

روزانہ افیون کھانے والے اگر افیون چھوڑ دیں اور اس وجہ سے جسم میں سستی معلوم ہو تو ایوینا سٹیوا ϕ۔ پانچ قطرے تین مرتبہ روزانہ استعمال کرنا چاہیئے۔ اگر اس سے بھی فائدہ نہ ہو تو کیمومیلا ۶۔ کافیا ۶۔ یا ۳۰۔ یا کنابس انڈیکا ۱x ۳۰۔ دینا چاہیئے

افیون یا مارفیا کھانے کی عادت ہو تو اس کو چھوڑنے کیلئے بھی ایونا اچھی دوا ہے۔ روزانہ افیون کھانے والے کو نصف چھٹانک گرم پانی میں دس قطرے ایونا۔ دن میں دو مرتبہ کھلانے اور افیون کی خوراک آہستہ آہستہ گھٹانے پر تکلیف نہیں ہوتی۔ افیون چھوڑنے کے بعد بھی کچھ دنوں تک ایونا کھلاتے رہنا چاہیئے۔ خوب گرم یا ٹھنڈے پانی سے نہانا فائدہ مند ہے۔

(۵) کوکین (COCAINISM)

یہ دکن امریکہ کے کوکو نامی درخت کے پتے سے بنا ہوا ایک قسم کا نمک ہے۔ آج کل اس ملک میں کوکین خوب رواج پکڑ رہی ہے۔ شراب کی طرح یہ بھی محرک ہے اس سے جسم کی تمام تکان تو دور ہوتی ہے۔ لیکن مقدار نہ بڑھانے سے کونین کھانے والوں کو سیری نہیں ہوتی۔ عرصہ تک اس کو کھاتے رہنے پر، بھوک نہ لگنا۔ چہرہ زرد۔ آنکھیں گڑھے میں دھنسی، نیند نہ آنا۔ یادداشت کی کمی، ایسا محسوس ہونا کہ جسم پر کیڑا رینگ رہا ہے۔ دماغی طاقت کا گھٹنا۔ اخلاق سے گرنا۔ تخیلات یا غلط چیزیں دیکھنا برابر کونین کھانے سے انسان پاگل ہو جاتا ہے۔ اور آخر میں موت تک ہو سکتی ہے۔

علاج :- (بالکل رفتہ رفتہ نہیں) کونین کھانا چھوڑ دینا چاہیئے۔ کوکین کے بد شستی دور کرنے کے لئے کافی، الکوہل، امونیا، آکسیجن، وغیرہ محرک دوائیں فائدہ کرتی ہیں۔ اگر تشنج ہو تو کلوروفارم دینا چاہیئے۔ اسٹرکنیا اور ڈیجی ٹیلس کی بھی اکثر ضرورت پڑ سکتی ہے۔ ڈاکٹر لیورک کا بیان ہے کہ جلس اس کے زہر کو دور کرنے کی اچھی دوا ہے۔ جلس 1X - ۳۰۔ کچھ دنوں تک استعمال کرنے سے اس کی خرابی دور ہو سکتی ہے (PELLEY) کا بیان ہے کہ دست آور (PURGATVE) دوا کھانے سے اس کا زہر جسم سے نکل جاتا ہے۔ مقوی اور زود ہضم غذا دینا چاہیئے۔

(۶) شراب کے بد اثرات (ALCOHOLISIN)

روز پینے والوں کو اگر شراب چھوڑنے کے بعد شراب پینے کی بہت خواہش ہو تو چائنا ۞۔ یا ایونا ۞۔ اسٹرے فینیتھس ۞ فی خوراک ۵ قطرے روزانہ

تین بار یا کالی کافی پلانا چاہیئے۔ اس کے بعد نکس وامیکا ۱×۳۰ سلفر ۲ دینا چاہیئے
کشمش، منقہ، سنترہ، وغیرہ کھانا مفید ہے۔ بہت عرصہ تک
شراب پینے کی وجہ سے جنون ہو تو نشہ کا جنون، باب ملاحظہ ہو۔

(۷) شہد

اگر شہد زیادہ استعمال ہوا ہو تو پہلے اسپرٹ کیمفر یا کافور سونگھنا
چاہیئے۔ گرم چائے یا کالی کافی پلانا چاہیئے۔

(۸) تمباکو (TOBACCO)

زیادہ تمباکو کھانے سے آنکھیں، اعصاب، معدہ یا گلے کا درمیانی حصہ
اگر ماؤف ہو جائے تو تمباکو چھوڑ دینا چاہیئے۔ اور روز نکس وامیکا ۱×، ۳، یا
اسپرٹ کیمفر استعمال کرنا چاہیئے۔ تمباکو کھانے سے اگر اچھی طرح دکھائی
نہ دے (یا رات میں روشنی دھندلی معلوم ہو) تو فاسفورس ۳۔ تمباکو کھانے
سے بدہضمی ہونے پر نکس وامیکا ۳×۔ تپاک قلب ہو تو سپائی جلیا ۲۔
تمباکو نوشی کی وجہ سے گلے میں زخم ہونے پر کلکیریا فاس سفوف ۳۔
تمباکو نوشی روکنے کے لئے چائنا ۳۔

(۹) کافی کے زہریلے اثرات (COFFEE)

کافی پینے کی وجہ مزمن بیماری میں کیمو ملا ۶۔ نکس وامیکا ۳۔ اگنیشیا ۳۔
مرکیوریس ۳۔ نکس وامیکا یا سلفر ۶۔ استعمال کرنا چاہیئے۔

(۱۰) چائے کے زہریلے اثرات (TEA)

زیادہ چائے پینے سے بہت دنوں تک چائے پیتے رہنے سے عموماً حسب
ذیل علامات دکھائی دیتے ہیں بہت بے چینی، عصبی کمزوری، ہاتھ کانپنا
درد سر، دوران سر۔ دل دھڑکنا وغیرہ چائے کے غلط استعمال سے
پیدا ہوئے علامات کی فیرم ۶۔ ایک اچھی دوا ہے پرانے چائے

٭ مغربی سائنس دانوں نے آزمائش کرکے یہ رائے قائم کی ہے کہ چائے
اور کافی میں ایک تیزابی چیز ہے جسم میں اس چیز کے داخل ہونے سے
وجع مفاصل ہونے کا بہت زیادہ خوف رہتا ہے۔

پینے والے کو اگر نیند نہ آوے۔ دل کی بیماری ہو تیکن ہو۔ بدہضمی وغیرہ ہو جائے تو تھیا ۳ × ۔ پیر میں تشنج ہو۔ تھوڑی غذا بھی برداشت نہ ہوتی ہو تو چائنا ۳۔ زیادہ مقدار میں چائے پینے کی وجہ سے نفخ شکم ہو۔ اور عصبی کمزوری ہو تو تھوجا۔ زیادہ چائے پینے کی وجہ سے پیدا ہوئے علامات دور کرنے کیلئے تھوجا ۳۰، ۲۰۰۔ ہفتہ میں صرف ایک مرتبہ استعمال کرنا چاہیئے۔

دوسری دوائیں سلینی ۶۔ کافیا ۶، لیکسس ۶۔ ورا ٹرم کی بھی ضرورت ہو سکتی ہے۔

(۱۱) برف۔ کلفی۔ یا آئس کریم وغیرہ

ان کے غلط استعمال سے ہاضمہ کے فعل میں نقص پڑتا ہے۔ اور پیٹ پھولتا ہے۔ اور قے ہوتی ہے۔ برف یا برف کا پانی پینے کے بعد کی بیماری میں کاربو وج ۶۔ آئس کریم کے کھانے سے جو بیماری ہو، اس میں آرس ۶۔ دھوپ میں گھومنے، آگ کے سامنے رہنے یا کسی دوسری وجہ سے جسم خوب گرم ہونے پر بہت لوگ برف یا برف کا پانی پیا کرتے ہیں۔ اس سے جسم پر (خاصکر چہرہ پر) دانے (ERUPTIONS) نکل آیا کرتے ہیں۔ بیلس پروس انش ۶ اچھی دوا ہے۔

چند دوسری دواؤں کا غلط استعمال ہونیکی حالت میں

(۱) برومائڈ آف پوٹاس کے غلط استعمال ہونے میں۔ بیلونیس Φ۔

(۲) کیمفر کے غلط استعمال میں کینتھ ۶۔ کافیا ۳۔ اوپیم ۳۔

(۳) کلورل کے غلط استعمال میں کنابس Φ۔

(۴) کلورل آف پوٹاش کے غلط استعمال میں۔ ہائیڈراسٹس۔ مدر ٹنکچر

(۵) کاڈلیور آئیل کے غلط استعمال سے ہیپر سلفر ۶۔ پلساٹیلا ۲۰۰۔

(۶) اچار چٹنی کے غلط استعمال سے نکس وامیکا ۱ × ۳۰ لائیکو پوڈی ایم

(۷) ڈیجی ٹیلس کے غلط استعمال سے نائیٹرک ایسڈ ۶۔

(۸) کل گرم دواؤں کے غلط استعمال سے نکس وامیکا ۱ × ۳۰ سلفر

(۹) آرگٹ کے غلط استعمال سے، ہیپر ۶۔ ہائڈراسٹس Φ۔ فاس ۳۔

(۱۰) آیوڈ کے غلط استعمال سے چائنا، نکس وامیکا۔ سورائی نم ۳۰۔

(۱۱) لوہے سے بنی دوا کے غلط استعمال سے ہیپر ۶۔ پلس ۳۔

(۱۲) سیسہ (پلمبم) کے غلط استعمال سے اوپیم ۱x۔ ایلیومن ۶۔ کیلی آیوڈ۔ مدر ٹنکچر۔ الیسڈ سلف ۳x۔ (قولنج سیسہ دیکھیے)

(۱۳) آرجنٹم میٹ کے غلط استعمال سے نیٹرم میور ۳۰۔ نکس وامیکا۔

(۱۴) آرجنٹم نائیٹریٹ کے غلط استعمال سے نیٹرم میور ۳۰۔ آرسں ۳۔ آیوڈ ۶۔ مرکس ۶۔ دودھ نمک۔ کالی میور یا ٹیکم ۲۰۰۔

(۱۵) فاسفورس کے غلط استعمال سے نکس ۶۔ سلفر۔ کیمفر۔

(۱۶) نمک کے غلط استعمال سے نائیٹریٹ اسپریٹ۔ ڈلسس Q آرسں ۳۔

(۱۷) اسٹرامونیم (دھتورا) کے غلط استعمال سے ٹباکم ۳۔ نکس وامیکا

(۱۸) اسٹرکنائن کے غلط استعمال سے! یوکلیپٹس Q کیلی برومم Q۔

(۱۹) شکر کے غلط استعمال سے نیٹرم فاس ۶x سفوف۔ آرجنٹم میٹالیکم

(۲۰) چھوٹی عمر میں تمباکو نوشی کے علامات میں۔ آرجنٹم نائی ۲۔ آرسں ۶۔ ورے ایلب ۶۔ تمباکو دیکھیے اس کے ڈی ایم۔ ایک ہزار طاقت کی ایک خوراک۔

(۲۱) تارپین کے غلط استعمال میں نکس ماسکیٹا ۲x۔

(۲۲) ادویات نباتاتی (VEGETABLE DRUGS) کے غلط استعمال میں کیمفر Q نکس وامیکا ۱x ۳۔

(۲۳) ویراٹرم کے غلط استعمال میں کیمفر Q۔ کافیا ۳۔ سلفر ۲۰۰۔

(۲۴) کیلی آیوڈ (SODIDE OF. POTASH) کے غلط استعمال میں ہیپر سلفر ۶۔ ۲۰۰

(۲۵) بے ہوش کرنے والا (ANAESTHETIC) دھواں سانس کیساتھ جسم میں جانے پر۔ ایسٹک ایسڈ ۳۔ ہیپر ۶۔ فاسفورس ۳۔ کھانا اور ایمل نائی Q سونگھنا۔

(۲۶) گیس لکڑی کا کوئلہ وغیرہ، دھوئیں کی خرابی ایمون کارب ۳۔ آرنکا ۳۔ بووسٹا ۳۔ کاربو وج۔ سلفر نکس وامیکا۔ ڈیجی ٹلس۔

(۲۷) نشیلی دوا سے نیند اگر درد کم ہوتا ہو۔ ایسٹک درد کم ہوتا ہو؛ ایسٹک ایسڈ ۳۔ اے پوما رفیا ۳۔ کنابس انڈیکا Q کیموملا ۱۲۔ کیمفر نکس وامیکا۔

(۲۸) تانبے یا پیتل کے برتن میں کھانا بنا کر کھانے کے بعد جسم گرم معلوم ہو یا

(۲۸) زہر ہو جائے۔ ہیپر ۳۰ بمکس وامیکا۔ سلفر۔ پلساٹیلا

(۲۹) سرمہ کے (ANTIMONY) غلط استعمال سے پیدا ہوئے علامات میں ہیپر ۳۰۔ مرک ۲۰۰۔ کیلک کارب ۳۰۔

(۳۰) کلوروفارم (CHLORO FORM) کے استعمال سے پیدا ہوئی علامت میں ایمل نائیٹرک، سونگھنا۔ کیمفر بمکس وامیکا۔

(۳۱) ایتھر کے غلط استعمال سے پیدا ہوئے علامات میں مریض کو آرام سے لٹانا چاہیئے۔ اور ایمل نائیٹریٹ سونگھانا۔ اور کونین۔ بل۔ اسٹرائکنائن۔ کھلانا چاہیئے۔

(مفصل حالات کے لئے مقصد د ب، ملاحظہ ہو)

تیسرا باب

امراض زنان یا اناث

دیباچہ

عورتوں کی بیماری کا علاج کرنے سے پہلے ناظرین کو عورتوں کے آلات تناسل کے بارہ میں مندرجہ ذیل باتیں یاد رکھنا چاہیئے۔

(۱) عورتوں کے پیڑو میں مثانہ اور مبرز کے درمیانی جگہ کو رحم (UTERUS) کہتے ہیں۔ رحم کو بچہ دانی بھی کہتے ہیں۔ یہ خالی تھیلی کی طرح چیز ہے۔ اس کی شکل امرود یا ناشپاتی کی طرح ہے۔ اسی رحم سے جوف میں حمل نو ماہ تک رہتا ہے۔ یہ ربڑ کی طرح بڑھتا اور سکڑتا ہے۔ اسلئے حالت حمل میں اس کے اندر لڑکا جب بڑھتا ہے تو یہ بڑا ہو جاتا ہے۔ اور لڑکا پیدا ہو جانے کے بعد پھر اپنی اصلی حالت میں آجاتا ہے اس کے بالائی حصہ کو قعر رحم۔ (یعنی رحم کی (FUNDUM) گہرائی کہتے ہیں۔ زیریں حصہ بہت پتلا ہوتا ہے۔ اسکو گردن رحم (CERVIX) کہتے ہیں۔ گردن رحم میں ایک سوراخ ہے۔ اس کا نام دہانہ رحم (OS) ہے۔ قریب تین انچ لمبی ایک ٹیڑھی سی سرنگ گردن رحم کے چاروں طرف جڑی ہے۔ اس کو فرج (VAGINA) کہتے ہیں (۲) رحم کے دونوں طرف ایک انچ لمبے بادام کی شکل کے دو عضو ہیں۔ ان کو خصیۃ الرحم (OVARIES) کہتے ہیں ہر ایک خصیۃ الرحم

میں سرسوں کی طرح چھوٹے چھوٹے دانش بینس بیضہ منی (عورتوں کے انڈے) (OVUM)* رہتے ہیں۔

(۳) قعر رحم میں دونوں طرف دو نالیاں (تین انچ لمبی) لگی ہیں۔ جو پھیل کر رحم کے ساتھ خصیۃ الرحم کو ملا دیتی ہیں۔ اسکو بوقان (FALLOPIAN TUBES) یا بیضہ منی لے جانیوالی نلیاں، کہتے ہیں (تصویر نمبر ۲ ملاحظہ ہو۔)

حیض :۔ عورتوں کی جوانی میں جب حواس پختہ ہو جاتے ہیں اسوقت خصیۃ الرحم سے انڈا نکلا کرتا ہے۔ اس وقت خصیۃ الرحم سے بوقان اور رحم میں زیادہ خون پیدا ہو کر خون نکلتا ہے۔ اسی کو حیض یا ماہواری کہتے ہیں چودہ برس سے پینتالیس برس کی عمر تک عورتوں کو اٹھائیس روز وقفہ دیکر ماہواری ہوا کرتا ہے ہمارے منہ میں جس طرح سرخ، نرم جلد ہے۔ ٹھیک اسی طرح سرخ رنگ کی جلد رحم کے اندر بھی موجود رہتی ہے۔ قریب اٹھائیس دن میں رحم کی اس جلد کی کھال بدل جایا کرتی ہے ہر دفعہ کھال بدلنے کے بعد عموماً چار روز تک رحم سے خون نکلا کرتا ہے۔ اسی کو حیض (MENSTRUATION) کہتے ہیں دوران حیض میں یا حیض ہونے کے کچھ پہلے ہومیو پیتھک دوا کا استعمال کرنا منع ہے۔

دوران حیض میں نہانا اور ہم بستر ہونا بھی منع ہے۔

استقرار حمل :۔ آجکل کے نئے مغربی عالم تشریح جسم فرماتے ہیں کہ خون کا جوہر ہی منی کی شکل میں بدجاتا ہے۔ عورت کی منی جب خصیۃ الرحم میں رہتی ہے۔ مرد کی منی (SEMEN) اسی طرح خصیۃ الرحم (TESTES) میں رہتی ہے۔

---

* اسی کا دوسرا نام۔ عورتوں کا خصیہ۔ یا بیض ہے۔

سے آیورویدک طریقہ سے کھائی ہوئی غذا اچھی طرح ہضم ہو جانے پر اس سے جو جوہر پیدا ہوتا ہے اسی کا نام سیال ہے اس سیال سے خون؛ خون سے گوشت، گوشت سے چربی چربی سے ہڈی؛ ہڈی سے گودا اور گودے سے منی پیدا ہوتی ہے۔ بعضبوط سیال ایک ماہ میں مرد کی منی کی شکل میں اور عورتوں کا حیض اور منی کی شکل میں بدلا کرتے ہیں (آیوروید سنگرہ ملاحظہ ہو) منی روکنے (نہ نکلنے دینے) کا نام برہم چریہ ہے۔

مرد کی منی (SEMEN) اسی طرح خصیہ (TESTES) میں رہتی ہے۔ مرد کے منی میں بہت باریک اور لمبا ایک قسم کا کیڑا رہتا ہے اسکو حیوانات منویہ کہتے ہیں (SPERMATOZOA) عورتوں کا پختہ بیضہ منی اور مردوں کا طاقتور حیوانات منویہ ان دونوں کے ملنے سے حمل رہتا ہے۔ لیکن کبھی کبھی حیض کے دس پندرہ روز بعد بھی حمل قرار پاتا ہے۔ عورت اور مرد کے مجامعت کے آخری حالت میں مرد کے خصیہ سے نائزہ کے راستہ سے جو منی نکلتی ہے۔ اسی منی کا کیڑا عورتوں کی فرج سے رحم میں داخل ہو کر آہستہ آہستہ لوتھان میں جاکر اگر خصیتہ الرحم کے پختہ انڈے سے مل گیا تو اسی وقت عورت حاملہ ہو جاتی ہے۔

اس ملاپ سے کس طرح نئی جان پیدا ہوتی ہے۔ ایک قطرہ سے کس طرح حمل میں جان پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ حیوانات منویہ اور بیضہ منی دونوں مل کر قدرت کی آڑ میں چھپے رہ کر کس عظیم طاقت کی اثر سے ارجن، پتوسین، شنکراچاریہ اور پلیٹو، ارسطو اور نیوٹن، گیلیلیو، رڈرفورڈ، یا ایلیہ بابی اور رکماری نائٹ اینگل کو بنا سکے۔ کیا تیز سے تیز عقل والے انسان کبھی اس الجھے ہوئے سوال کو حل کرنے میں کامیاب ہو سکیں گے۔ فتح کی خوشی سے پھولا ہوا اس بیسویں صدی کا علم و انسانی عقل سچائی کی تلاش کرنے یا کیمیاوی آزمائش سے جان پیدا کرنے کی تلاش میں مصروف ہے۔ لیکن ہم اس تمام کائنات کے پیدا کرنے والی ہر زمانہ و ہر جگہ موجود رہنے والی قدرت ازلی کے روبرو ڈر سے خوف، تعجب، اور خوشی سے بھری ہوئی محبت ولرزتے دل سے ہزار ہزار بار سر تسلیم خم کر کے مضمون مادہ پر آتے ہیں۔ یعنے عورتوں کی بیماری اس کے شفا کی ترکیب لکھتے ہیں۔

عورت کے امراض کو ذیل کے دس درجوں میں تقسیم کر کے ہر ایک کی علامت اور علاج درج ذیل ہے (۱) حیض کی بے قاعدگی (۲) رحم کا نقص (۳) امراض خصیتہ الرحم (۴) فرج کی بیماری (۵) بانجھ پن (۶) امراض پستان (۷) ستون ریڑھ کی بیماری (۸) .... (۹) دھچی کی ہڈی کا درد (۱۰) امراض حاملہ۔

؎ (مقصد درج علم البحر ایشم ماخذ ہو)

۱۔ حیض کی بے قاعدگی

(DISORDERS OF MENSTRUATION)

امراض متعلقہ حیض میں مخصوص امراض کے حالات ترتیب وار مندرجہ ذیل ہیں (۱) شروع اخراج حیض دیری (ب) احتباس طمث (ج) حیض غیر منقسم یا حیض کی بے ترتیبی (د) عوض حیض یا قائم مقامی حیض (س) تھوڑا یا قلت طمث (ص) کثرت طمث (ض) دشواری حیض (ط) سیلان رحم۔ (ع) سن یاس یا بندش حیض (ف) خلو یاسر بیماری۔

امراض متعلقہ حیض میں۔ حیض کے ختم ہونے کے بعد فوراً ہومیوپیتھک دوا استعمال کرنیکا وقت ہے۔ خاص موقعہ پر تبدیلی حیض کے بعد بھی دوا کھائی جاسکتی ہے۔ یہاں یہ کہنا بیجا نہ ہوگا کہ تمام قسم کے نقص حیض کی دوا پلسٹیلا اور سیپیا ہے۔ (پلسٹیلا کالی عورتوں کے لئے) اور (سیپیا گوری اور خوبصورت عورتوں کے لیے) زیادہ فائدہ مند ہے۔ یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہیئے۔ خون حیض کی خرابی سے پیدا ہوئے علامات میں حیض کے وقت دوا کھانا منع ہے۔

حیض ہو جانے کے بعد ہی دوا کھانے کا خاص وقت ہے۔ ضرورتاً پڑنے پر جب تک ماہواری نہ ہو، تب تک دوا دینی چاہیئے۔

(۱) شروع اخراج حیض میں دیری ہونا

(DELAYED MENSTRUATION)

اس ملک میں عورتوں کو جو تندرست ہوں ۱۲ - ۱۳ - برس کی عمر میں حیض شروع ہوکر ۴۴ - ۴۵ - برس کی عمر میں ہر مہینہ قاعدہ سے حیض ہوا کرتا ہے۔ کسی کسی لڑکی کو جوان ہو جانے پر حیض نہیں ہوتا۔ یا ایک مرتبہ ہوکر بند ہو جاتا ہے۔ عصبی کمزوری، بہت عرصہ تک کسی بیماری میں مبتلا رہنے کی وجہ سے جسم کا کمزور پڑ جانا۔ اور خون کی کمی کی وجہ سے یا دہانہ فرج کی غلافی جھلی نہ پھٹنے کی وجہ سے پہلا حیض دیر سے ہوتا ہے۔

علامات: سر بھاری اور درد۔ ناک (گلا سے یا منہ سے) مقعد سے بھی

اور دیا نن کی دقتاً فوقتاً ضرورت پڑ سکتی ہے۔ اور کمی خون یا دق، کی وجہ سے حیض بند ہو جانے پر اگر یہ بیماری کی آرام نہ ہوتی ہو تو مینگا نز ڈائی آکسائیڈ فی خوراک ایک گرین چار مرتبہ روزانہ کھانے سے خوب فائدہ ہو سکتا ہے۔

کمر تک گرم پانی میں بیٹھ کر نہانا دودھ میں پانی ملا کر پینا گرم پانی میں فلالین بھگو کر سینکنا۔ ان سب ترکیبوں سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔

(شروع حیض کی دیری ملاحظہ ہو۔)

(ج) غیر منتظم حیض - بے ترتیب حیض

(IRREGULAR MENSTRUATION)

حیض کا بھی وقت معین ہے۔ عورتوں کو ہر ۲۸ دن میں رحم کے راستہ سے کچھ سیاہی مائل سرخ رنگ کا پتلا اخراج ہوتا ہے۔ عموماً تین روز سے پانچ روز تک اخراج ہوتا رہتا ہے۔ اس خون کی مقدار ایک پاؤ سے ڈیڑھ پاؤ تک ہے۔ اس اصول میں خرابی ہونے سے علاج کرانا چاہیئے۔ غیر منتظم حیض کے علامات:- دو تین ماہ حیض ہو کر یکایک بند ہو جانا کبھی کبھی دو تین ماہ بند رہ کر یکایک زیادہ مقدار میں اخراج ہوتا ہے کسی کسی کو دس پندرہ روز تک تھوڑا تھوڑا اخراج ہوتے رہنا۔

علاج

کونیم ۳۰۔ اس مرض کی اچھی دوا ہے۔ بند ہونے پر سنٹیو۔ دو قطرے۔ ہمیشہ تین دفعہ روزانہ استعمال کرانے سے حیض کا بے ترتیب ہونا بند ہو کر ترتیب سے ہوتا ہے ٹبس۔ یا چائنا۶۔ کے بعد دیگرے کھلانے سے کسی کسی کو خاص فائدہ ہوا ہے۔ جلدی جلدی اگر حیض جاری ہونے پر اگنیشیا۔ (پندرہ دنوں میں ہو جانے پر) ابیلاڈونا۔ کلکریا کارب نیٹرم میور، اپیکاک مفید ہیں)، بہت دیر سے اور زیادہ حیض ہونے پر کیلی کارب لیکے سس۔ جنبس۔ سلف۔ اگر حیض کئی دنوں تک جاری رہے۔

کونی ایم۔ اگنیشیا۔ نکس وامیکا۔ پلسٹیلا۔ سلف۔ مفید ہیں۔

احتباس طمث۔ قلت طمث۔ اور کثرت طمث۔ مرض کی دوائیں علامات

علاج معاون

سردی لگنا۔ یا سرد پانی میں نہانا۔ لکھنا۔ نشست رہنا۔ ان سب باتوں کی ممانعت ہے۔ گرم مصالحہ یا محرک غذا ترک کر دینا چاہیئے۔ گرم پانی کے ٹب میں کمر تک ڈبو رکھنا۔ پیٹ میں فلالین یا گرم کپڑا باندھنا اور معمولی صحت کے اصول کی پابندی کرنا مناسب ہے۔

(ب) بندش حیض (AMENORRHOEA)

حیض شروع ہو کر کبھی کبھی بند ہو جاتا کرتا ہے۔ ہمیشہ سستی، خون کی کمی جماع کی خرابی، حیض کے وقت برف زیادہ کھانا۔ سردی لگنا۔ پانی میں بھیگنا۔ زیادہ گھومنا۔ یکایک رنج، غصہ، تکلیف یا ڈر وغیرہ اسباب سے حیض رک جایا کرتا ہے۔

علاج:۔ کسی کسی معالج کی رائے ہے کہ پلس کے ساتھ فیرم یکے بعد دیگرے دینا۔ اس مرض کی اچھی دوا ہے۔ جوانی کے شروع میں جوان عورتوں کو (خاص کر گورے رنگ کی) اگر حیض نہ ہوتا ہو تو پلس ۳۔ ۶ ۔ (ایک ماہ یعنی جب تک حیض شروع نہ ہوا) سر میں اجتماع خون کی وجہ سے سر گھومنا۔ آنکھوں میں اندھیرا آنا۔ آنکھوں کے گڑھے میں درد۔ رحم اور خصیتہ الرحم میں تیز درد۔ ہذیان کی علامت میں بیلاڈونا ۳۔ ناک سے خون گرنا۔ سر گھومنا۔ سینہ اور پسلی میں سوئی کی طرح درد۔ خشک کھانسی، معدہ میں درد۔ برائیونیا ۶۔ پیڑو کے تیز درد میں محنت کرنے سے زیادتی۔ غیر مستقل۔ دفعۃً لوان ڈوول دل۔ تنہائی پسندی کے علامات میں سیپیا۔ سردی لگ کر خون رکنے پر، ایکونائٹ۔ فائدہ نہ ہو تو پلس ۳۔ باقاعدہ (یعنے ۲۸۔ دن پر) اگر حیض نہ ہو تو سلفر ۳۰۔ دماغی تکلیف کی بیماری میں اگنیشیا ۶۔ خون کی کمی کی وجہ سے حیض بند ہونے پر، کلکیریا کارب ۳۔ یا نیٹرم میور ۳۰۔ کمی خون اور اسہال کے ساتھ حیض بند ہونے پر، فیرم ۶۔ مرض حیض بند ہونے کے بعد اگر مریضہ مرض شکم سے چھٹپٹاتی ہو تو جلس ۶۔ کیموملا۔ اگنیشیا ۲×۱۲۔ سطوف دگرم پانی کے ساتھ کھانا) سمی سفیوگا ۳×۔ سائکلیمن ۶۔ آرمس ۶۔ نیٹرم میور ۳۰۔ ہلونیس ۱×۔ بیلاڈونا ۳۔ وغیرہ

کے مطابق اس مرض میں بھی استعمال کی جا سکتی ہے۔

(ی) عوض حیض۔ حیض قائم مقامی

(VICARIOUS MENSTRUATION)

حیض بند ہونے یا تھوڑے ادرار کی وجہ سے ناک یا مقعد کے راستہ سے خون نکلتا ہے۔ بلغم کے ساتھ خون نکلنے پر پھیپھڑہ سے اور صرف خون نکلنے پر معدہ سے نکلتا ہے۔

علاج :۔ ناک، مقعد یا جسم کے کسی دوسرے راستہ سے خون نکلنا۔ خون کی قے کرنا۔ پیٹ میں درد ہونا۔ سینہ میں درد۔ کھانسی کے (سیلان الرحم ہو یا نہ ہو) علامات میں ہمی میلس ۱۔ ناک سے خون نکلنے پر فیرم فاس ۶×۔ یا برائی اونیا ۶۔ چمک دار۔ سرخ رنگ کا خون؛ اخراج پانا۔ ا پیکاک ۳×۶۔ کھانستے کھانستے اخراج خون۔ کمزوری۔ چہرہ میں خون کی کمی۔ اور اس کے ساتھ ہی دق کے دوسرے علامات ظاہر۔ سنشیو ۳×۔ ناک اور کان سے خون بہنا۔ پستان میں درد۔ جسم کا گرم معلوم ہونا۔ علامات میں پلس ۶۔ بہت کمزوری اور کمی خون کے ساتھ خون نکلنے پر؛ فیرم ۶۔ مقعد سے خون نکلنے پر؛ کالی سوینیا ۶۔ خون حیض کے عوض سفید پانی ہونے پر؛ کیلک کارب۔ فیرم۔ چائنا۔ بوریکس۔ سمنیشیا۔ سلف؛ فاس۔

(ک) قلت طمث۔ تھوڑا ادرار حیض

(SCANTY MENSTRUATION)

زیادہ امراض میں مبتلا رہنے کے بعد کمی خون کی وجہ سے تھوڑا خون نکلنے پر خاص مرض کا علاج کرانا چاہئے۔ جیسے سوء المزاجی کی خرابی سے حیض کا خون تھوڑا نکلنے پر۔ کلکیریا فاس۔ سائیکلمن؛ کونیم۔ نیٹرم میور۔ مرک؛ فاس۔ پلس؛ سنے شیو؛ سیپیا۔ سمی سی۔ سلف۔ خون کی کمی؛ خون ہونے سے تھوڑا ادرار ہونے پر؛ آرجنٹ نائٹ۔ فیرم؛ نیٹرم میور۔ قبض یا جلدی امراض کے ساتھ قلت طمث ہونے پر؛ کالی ۳۰۔ گرافائٹ؛ نکس وامیکا۔ رحم کی خرابی سے ادرار حیض کم ہونے پر؛ حسب ذیل دوائیں دی جا سکتی ہیں۔

علاج :۔ تھکاوٹ جسمانی اور دماغی تکلیف۔ جلد زرد۔ ٹھنڈی ہوا ناقابل برداشت تھی۔ درد سر۔ اور کمی خون میں سیپیا ۳۰۔ (دبلی پتلی ریاح والی عورتوں کو زیادہ مفید ہے) تھوڑا پانی کی طرح ادرار۔ تمام جسم زرد۔ جاڑا معلوم ہونا اور ادرار حیض کے پہلے اور اسکے دوران میں کمر درد ہیلیکس ۶۔ غذا اور ہوا کی کمی کی وجہ سے یا کسی طرح کا زائل کرنے والا مرض ہو جانے پر تھوڑا ادرار خون ہو تو فیرم ۶۔ وقت پر حیض نہ ہونا۔ قبض۔ تمام جسم میں کھجلی؛ خفیف بخار (دیارہ رہ رہ کر جسم گرم ہو جاتا) علامات میں سلفر ۳۰۔ بہت عرصہ کے بعد حیض سے ہونا۔ اور حیض کے پہلے فرج کھجلانے میں گریفائٹس ۶۔ قبض کے ساتھ تھوڑا اخراج خون۔ اور مریضہ کے جسم کا رنگ مٹیلا ہونے پر نیٹرم میور ۱۲x۔ سفوف زیادہ دیر میں بہت تھوڑا سیاہ رنگ کا حیض۔ مگنے کارب ۶۔ قبض اور اسکے ساتھ ہی جسم میں پسینہ ہونے پر؛ فاسفورس ۶۔ پلاٹینا ۶۔ کاربو وج ۶۔ سلفر ۶۔ ۳۰۔ کبھی کبھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ شروع حیض دیر سے ہونا؛ مرض ملاحظہ ہو؛ ہلکی مقوی غذا دینا چاہیئے۔

(۴) حیض بکثرت آنا (MENORRHAGIA)

(۱) حیض کے وقت دماغ کا بہت خون نکل جاتا ہے

(۲) حیض کے وقت مقررہ سے زیادہ روز تک رہنے پر

(۳) چار ہفتوں میں دو یا اس سے زیادہ دفعہ حیض ہونے پڑا سے، کثرت طمث کہتے ہیں۔ اسلئے یہ وقت مقررہ سے پہلے یا بعد ہی ہو سکتا ہے اور تھوڑے یا زیادہ دنوں تک رہ سکتا ہے۔ سن یاس کے وقت کسی کسی عورت کو کثرت طمث ہوا کرتا ہے۔ اکثر وجوہات سے زیادہ خون آیا کرتا ہے۔ ان میں رحم کی گردن میں خصیتہ الرحم میں اجتماع خون وغیرہ سے یہ بیماری ہو سکتی ہے۔ زیادہ جماع زیادہ مقدار میں مقوی غذا کھانا۔ زیادہ تفکرات یا بار بار استقرار حمل ہونا بھی اسکے باب میں داخل ہو سکتا ہے۔ کاہلی بدن ٹوٹنا۔ جمائی آنا۔ جسم میں درد؛ سر بھاری اور سر میں درد۔ پشت، کمر میں درد؛ کھانے سے نفرت۔ پیر کے تلوے ٹھنڈے۔ اور جاڑا معلوم ہونا۔ وغیرہ علامات بھی مرض میں نمودار ہوتے ہیں۔

بہت زیادہ خون نکل جانیکی وجہ سے چہرہ زرد، آنکھیں دھنسی، ہاتھ پیر ٹھنڈے کان بند، نبض اور نظر کمزور اور بے ہوشی وغیرہ علامات ظاہر ہوتے ہیں۔

علاج

ہائیڈراسٹس ۱x۔ اور ہائیڈراسٹنائن ۳۰x۔ شاید کثرت طمث کی بہترین دوا ہے۔ ڈاکٹر وانفورڈ نے ہائڈراسٹنائن ۶۔ اور کثرت طمث کے وقت اور ۳x۔ حیض ختم ہونے کے وقت کھلا کر بہت زیادہ فائدہ پایا ہے۔ ہمی میلس کے ساتھ چائنا کے بعد دیگرے استعمال کرنے سے بھی شاید کثرت طمث جلد اچھا ہو جاتا ہے۔ جلدی جلدی حیض آنا۔ زیادہ مقدار میں ادرار اور اس کے ساتھ درد شکم، اور متلی میں لیوکیس ۶۔ رات میں ناکافی اخراج، مگنیشیا کارب ۶۔ سوزشی سیلان الرحم دوسری بیماری کے ساتھ آرس ۳۔۲۰۰۔ جسمانی کمزوری اور فعل رحم کی خرابی کی وجہ سے بہت دنوں تک رہنے والا۔ زیادہ ادرار خون ہونے میں آرسنک ۶۔ سن یاس کے وقت (حالت حمل یا بعد ولادت) پشت اور پیڑو میں درد ہو، تو کیس ۶ مثانہ کا ورم، نظر کمزور، خصیۃ الرحم میں درد۔ سرخ رنگ کا خون۔ سبائنا ۶۔ (موٹی تازی عورتوں کے لئے سبائنا زیادہ مفید ہے۔) زیادہ مقدار میں بلا درد پتلا اخراج خون، کبھی کبھی سیاہ رنگ کا کبھی چمکدار کبھی بدبودار، اخراج خون تھوڑی حرکت سے اخراج کی زیادتی۔ تمام جسم سرد۔ لیکن اندر گرمی فرج کے منھ پر چیونٹی چلنے کی طرح سرسراہٹ پیٹ میں اور فرج کی طرف دباؤ کے ساتھ سیاہ الکترہ کی طرح اخراج ہونے پر کروکس سٹیبوا ۳ (آرام کے وقت چائنا ۶۔ اور نوبت کے وقت کروکس استعمال کرنے سے زیادہ فائدہ معلوم ہوتا ہے۔ جھاڑ سے الکترہ کی طرح زیادہ مقدار میں اخراج اور فرج میں درد۔ ایسا معلوم ہوتا ہو گو یا رگ وغیرہ فرج کے باہر نکل جائے گی جماع کی تیز خواہش۔ رحم میں ورم اور ہمیشہ نیند کے علامات۔ پلاٹینا ۶۔ کسی کسی کی رائے ہے کہ اس کے ساتھ کروکس یکے بعد دیگرے استعمال کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ خاصکر یہ دونوں دوائیں مزمن حالت میں فائدہ کرتی ہیں۔ حیض کے پہلے ولادت کی طرح

تیز درد کے ساتھ سخت دانہ دار اخراج خون۔ روروکر درد کی علامت میں کیموطلا ۱۲۔ بغیر تکلیف کے زیادہ مقدار میں پتلا یا کبھی گاڑھا سیاہ رنگ کا اخراج خون کی وجہ سے کمزوری۔ کان میں بھوں بھوں کرنا۔ رحم کے منھ میں جلن ہر تیسرے روز علامات کی زیادتی میں چائنا ۶۔ خط ناف میں درد۔ اور اس تکلیف کا رحم تک پھیل جانا۔ ہر وقت قے کرنے کی رغبت۔ سر گھومنا درد سر، چہرہ خشک اور ٹھنڈا چمک دار۔ سرخ رنگ کا اخراج خون ہونے پر، اپیکاک ۳۰۔ ۶ متذکرہ بالا علامات میں ولادت کے بعد والے یکایک اخراج خون میں بھی زیادہ مفید وکار آمد ہے۔ مجری بول اور مقعد میں ورم؛ رہ رہ کر زیادہ مقدار میں چمک دار سرخ رنگ کا اخراج خون (خاصکر بعد ولادت) ہونے پر ری جیری ۳ ×۔ چوٹ لگنے کی وجہ سے رحم سے زیادہ مقدار میں اخراج خون ہونے پر۔ آرنکا ۳× یا ہمی میلس ۳ ×۔ فائدہ کرتا ہے۔ وقت مقررہ کے پہلے فرج میں کھجلی اور جلن کے ساتھ سیلان الرحم کی مریضہ کو زیادہ اخراج ہونے پر۔ اور سینہ میں درد ہونے پر کیلک کارب ۶۔ (موٹی عورتوں کے لئے)

سترایئن سے گہرا سرخ اخراج ہونے پر؛ رانوں میں درد رہنے پر (خاصکر ایسی مریضہ کے لئے جس کو اخراج خون طبعتاً زیادہ ہوتا ہو) ٹریلیم ۶۔ خراب اخراج خون میں (جب کسی طرح کم نہ ہوتو دار چینی کا تیل (OIL OF CINNAMON) ۵ قطرے ایک ڈرام دودھ کے ساتھ۔ فی خوراک کھانا چاہیئے۔ ککیریا کارب ۶۔ ایلو ۳ × فیرم۔ تھلاسپی ϕ۔ (فی خوراک ۵ قطرے) اسیکیل ۶۔ بیلاڈونا ۳۔ نائیٹرک ایسڈ ۱۔ ۶۔ امبرا ۳۔ سیلونیس ۱۔ ۱ سٹے لیگو ۳۔ ہائڈراسٹس ϕ۔ اور عرق فی کس؛ ریلی جی اوسا × ۱۔ (FICUS RELIGIOSA) وغیرہ دوائیں بیچ بیچ میں ضروری ہوسکتی ہیں۔

حیض ختم ہونے کے وقت کا علاج:۔ زیادہ اخراج خون کی وجہ سے مریضہ کو بہت کمزوری ہوجانے پر؛ ٹیلس؛ فیرم۔ چائنا۔ یا آرسنک؛ خون کے دوران میں خرابی اور بخار ہونے پر؛ ایکونائٹ۔ وجع مفاصل ہونے پر

سمی سفیوگا: اسہال: آواز بیٹھ جانا اور کھانسی یادق کے ابتدائی علامات میں ظاہر ہونے پر کلکیریا کارب: دماغی تحریک، مجامعت کی تیز خواہش میں فاسفورس دوران میں زیادہ خون نکلنا اور بجز کمزوری کے اور کوئی دوسری خرابی مریضہ میں نہ معلوم ہونے پر ٹریلیم۔ یہ کل ادویہ ۶ طاقت کی استعمال کرنا چاہیئے۔

عام اصول:۔ بہت زیادہ جسمانی اور دماغی محنت منع ہے۔ اگر کوئی کمزور کرنے والی بیماری یا خلقی نقص ہو تو اور مریضہ طاقتور رہے تو مریضہ کو گرم پانی کے ٹب میں کمر تک ڈبو کر دس پندرہ منٹ رکھنے کے بعد خشک کپڑے سے بدن پونچھنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ ہامیلس φ۔ دس گنا صاف پانی میں ملاکر اس میں پتلے کپڑے کے ٹکڑے کو یا اسپنج بھگو کر فرج میں ڈالکر رکھنے سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔ رحم سے اخراج خون، ملاحظہ ہو۔

(ص) دشواری حیض۔ حیض درد کے ساتھ

(DYSMENORRHOEA)

اخراج خون کی خرابی کی وجہ سے پیڑو میں اور کمر میں ایک قسم کا تکلیف دہ درد ہوتا ہے اسکو دشواری حیض، کہتے ہیں۔ بائیں خصیۃ الرحم میں تیز درد کے ساتھ تھوڑا اخراج خون (دوران حیض) پیڑو میں: ریڑھ میں: کمر میں یا تمام جسم میں تیز درد کمزوری: دردسر۔ دوران سر ششتی: ضعف معدہ۔ متلی یا قے:۔ وغیرہ علامات میں دشواری حیض ہوتی ہے۔ زیادہ جمع: رحم اپنی جگہ سے ٹل جانا: اجتماع خون کی وجہ سے سوزش رحم اور سفید۔ پانی نکلتا ہے۔ وغیرہ اسباب سے یہ مرض پیدا ہوتا ہے۔ جن عورتوں کو وجع مفاصل یا ہسٹریا۔ یا درد عصبی رہتا ہے ان کو اکثر حیض میں تکلیف ہوتی ہے۔ زنتھک سائلم۔ اور وائی برنم:۔ اوپیوس: اس مرض کی بہترین ادویات ہے۔

علاج مختصر:۔ (۱) وری یا اجتماع خون کے حیض کے درد میں ایکونائٹ۔ آرس: بیلاڈونا۔ ارذکا۔ برایونیا۔ کونائیم۔ ہیپرسلفر۔ لائیکو مرکسکار: مرک سول: پلس: لیبیا۔ سیپیا۔

(۲) عصبی درد حیض میں کولوکیموسیمی: کافیہ: جلس: ایمی سیکیل۔ زنتھکس۔

(۳) تشنجی درد حیض میں: وائی برنم، اوپی۔ آرتی: آرس: کیمو: کیلک۔ اگنے: نکس وانامس: ٹبلمیس:

(۴) پیدائشی درد حیض۔ بوریکس۔ کیلک کارب۔ کونیم۔ ہمی میلس۔ تھوجا۔

اکثرادویات کے علامات

سمی سی فیوگا ۳۔۶۔ حیض کے پہلے درد سر (حیض کے وقت) ولادت کی طرح درد، پیڑو اور پٹھے میں درد، معدہ کے اوپر تیز درد۔ میلے رنگ کا تھوڑا اخراج، خون، یا جماع ہوا زیادہ مقدار میں اخراج خون ہونے کے علامات میں

میلس ۳۔ ۳۰۔ کمر، پیڑو اور پیٹھ میں کترنے کی طرح درد، یا نوچنے کی طرح درد، ضعف معدہ، غذا سے نفرت، دوران، جاڑا لگنا۔ بیقاعدہ اخراج، اخراج کے وقت اسہال، حیض دیر سے ہونا۔ تھوڑا اخراج اور کبھی کبھی تھوڑی مقدار میں سیاہ یا سرخ رنگ کا جما ہوا، اخراج وغیرہ کے علامات۔ امن پسند عورتوں کے دشواری حیض کی یہ اچھی دوا ہے۔

بیلاڈونا ۶۔ ۳۰۔ رحم میں اور خصیۃ الرحم میں اجتماع خون کی وجہ سے پیدا ہوئے دشواری حیض کے درد میں۔ جوف مثانہ میں زیادہ درد کے وقت ایسا معلوم ہو کہ گویا کوئی پیچھے سے پیٹ کی رگیں وغیرہ زور سے دھکا دیکر باہر نکال رہا ہے۔ اخراج خون کے روز پہلے درد پیدا ہو جانا۔ حیض کے وقت پاخانہ ہونے میں بہت تکلیف۔ پیٹ میں کترنے کی طرح درد۔ سر میں بہت اجتماع خون کے ساتھ درد، حیض، آنکھیں اور چہرہ سرخ، کنپٹی میں تپکن وغیرہ علامات کے ساتھ دموی مزاج کی عورتوں کے لئے زیادہ مفید ہے۔

جلسس ۳x۔ رحم میں اجتماع خون کی وجہ سے تشنج، فرج میں اکڑن کی طرح درد۔ پہلے پیٹ میں درد شروع ہو کر آہستہ آہستہ کمر کے اور پشت کے بالائی حصہ تک پھیل جانا اور گردن کے پیچھے اینٹھن کی طرح درد۔ کبھی کبھی درد بند ہو جانا۔ اس وقت مریضہ کو نیند اور سستی بخار۔ ہنسنے پر، یہ اور بھی فائدہ کرتا ہے کسی کسی کی رائے ہے کہ اس کے ساتھ کالو فائلم ۱x۔ یکے بعد دیگرے دینے سے اور بھی زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔

کیموملا ۶۔ ۱۲۔ میلا یا سیاہ رنگ کا جمے ہوئے خون کا اخراج، ولادت کے درد کی طرح درد، بار بار پیشاب کرنے کی حاجت۔ پیٹ میں درد، کمر سے

آگے کی طرف پھیلنے کی طرح درد؛ ریاح اور صفرا جن میں زیادہ ہو) ان عورتوں کے دشواری حیض کی یہ اچھی دوا ہے۔

کاکیولس ۶x۔ پیٹ میں اینٹھن کی طرح درد۔ سینہ میں بار بار معلوم ہونا۔ تنفس میں تکلیف؛ رحم کا تشنج؛ بہت کم مقدار میں سیاہ خون نکلنا۔ یا سیلان الرحم؛ سر میں تیز درد؛ دوران سر؛ نفخ شکم؛ کبھی کبھی بے ہوشی اور قے کرنیکی حاجت؛

زنتھاکسائی لم (XANTHOXYLUM) ۳x xl کاکیولس وغیرہ دواؤں سے کچھ فائدہ ہونے یا بالکل نہ ہونے پر، خاصکر پیڑو سے لیکر پٹھے تک تیز درد؛ اور اسکے ساتھ زیادہ اخراج اور بخار موجود رہنے پر، دشواری حیض، کی بہترین دوا ہے۔ اسّی فیصدی مریضہ کو اس سے فائدہ ہوتا ہے۔

کولوفائلم ۱x۔ سوئی چبھنے کی طرح درد؛ پیڑو کے درد کا جسم کے دوسرے حصوں تک پھیل جاتا ہے۔ تشنج ملا دشواری حیض؛ پیٹ کے نچلے حصہ میں ولادت کی طرح درد ہسٹریا والی عورتوں کو اخراج اور سیلان زیادہ ہونے کی علامت میں۔

ورا ٹرم البم ۳x۶۔ پیٹ میں درد کے ساتھ متلی، اور سر، ہاتھ پیر، ناک وغیرہ ٹھنڈے رہے۔ سر میں سرد پسینہ۔ گہری سستی و بے ہوشی؛

کیکٹس۔ تیز درد میں مریضہ کا زور سے رونا۔ گہری سستی۔

بوریکس ۲x۔ سفوف۔ پیٹ میں دائیں جانب اینٹھن۔ بائیں طرف زیادہ درد۔ یہ درد کندھے تک جاکر خصیۃ الرحم تک پہونچتا ہو؛ رحم سے جھلی نکلنا۔

سیپیا ۶x-۳۰۔ آنکھوں کے چاروں طرف سیاہ چکتے کی طرح داغ پڑنا زرد جسم، صبح مرض کی زیادتی۔ صفراوی عورتوں کی دشواری حیض میں یہ زیادہ مفید و کارآمد ہوا ہے۔

کالن سونیا ۱x۳۔ اخراج سے زیادہ ٹکڑے ٹکڑے جھلی کی طرح کوئی چیز نکلنا۔ اور اس کے ساتھ زور سے درد اور قبض؛

ہیلونی ایس۔ رحم میں شدت کا درد؛ ران اور پشت میں متواتر درد۔ کالے سوت کی طرح اخراج ہونا۔

سمکس وامیکا ۶x-۳۰۔ وقت نہ رہنے پر بھی اخراج؛ جاڑا معلوم ہونا۔

معدہ کی کمزوری۔ صبح قے یا متلی، سیکیل کار۔۶ (وقت مقررہ کے بہت پہلے) میلا بدبودار اور دانہ دار اخراج، پیڑو میں تیز درد ایسا معلوم ہونا گویا پیٹ کی سب چیزیں فرج کے راستے سے باہر نکل پڑیں گی۔ تمام جسم میں (خاصکر ہاتھ و پیر میں) سرد پسینہ، نبض کمزور، مثانہ اور ریمبرز میں کترنے کی طرح درد۔ اخراج نہ ہونا۔ تیز درد، اور کمزوری معلوم ہونا وغیرہ۔

میگنیشیا فاس ۳ x ۶ x ۔ سفوف۔ (اگر پانی کے ساتھ ہر دس منٹ پر استعمال کرنا چاہیئے) معدہ اور رحم میں تشنجی درد۔ عصبی درد کی تکلیف۔ سینکنے سے کم ہونا (درد دور کرنے کی یہ اچھی دوا ہے۔

اے پس: خصیۃ الرحم میں تشنجی درد، ڈنک مارنے کی طرح درد ہونے پر، مریضہ چھٹپٹاتی ہو۔ بچہ جننے کی طرح درد۔

وائی برنم اوپولس (۱) ۳ x ۔ (دوران حیض درد یکا یک پیدا ہو کر آٹھ دس گھنٹہ تک رہتا ہو۔ رحم میں تیز درد۔ اس کے بعد کل پیٹ میں درد کا پھیل جانا تشنجی وشراری حیض (یہ بھی دشواری حیض کی بہت اچھی دوا ہے۔)

مندرجہ ذیل (۶ طاقت کی) دواؤں کی بھی کبھی کبھی ضرورت پڑتی ہے۔)

کروکس، ماسکس، اِلئیم، پلاٹینا، برائیونیا، کپوپرم، کونیم، ہمی میگس ۲ x نائیٹرک ایسڈ فاسفورس۔ فاسٹولکا، کسبائنا، سیکیلی)۔ سٹینیم ۱ x سلفر ۳۰۔ گریفائٹس۔ فیرم، ایکونائٹ۔ ۳۰ وغیرہ مفید ثابت ہوئے ہیں۔

اصول:۔ تھوڑے ادرار حیض کی وجہ سے درد ہونے پر گرم پانی کی سینک دینے یا گرم پانی کی پوٹلی سے سینکنے سے اور بجلی (ELECTRICITY)

بند ہو جاتا ہے

اگر ہومیو پیتھی دوا کی آسانی نہ ہو اور مریضہ درد سے چھٹپٹاتی ہو تو سرخ کوں کی ڈنٹھل (چار تولہ بھر وزن) چھ کالی مرچ اور ایک پاؤ ڈنٹھل کے ساتھ پیسکر پانی ملا (حیض کے وقت تین روز) صبح استعمال کرنا چاہیئے۔ اس طرح دو تین حیض کے وقت استعمال کرانے سے یہ دشواری بالکل آرام ہو جاتی ہے۔ رحم کے امراض اور خصیۃ الرحم کی خرابیاں ملاحظہ ہوں۔

حیض کے اکثر علامات اور دوائیں

بہت زیادہ بے ترتیب اخراج۔ پیر ٹھنڈے یا نم؛ کمی خون۔ غیر خلقی شئے یا غذا میں رغبت؛ دودھ کی طرح سیلان؛ رحم؛ کھانسی۔ کلکیریا کارب ۳۰۔

بہت زیادہ ادرار حیض؛ کمزوری سیاہ ٹکڑے ٹکڑے ٹکڑے ادرار۔ بے قاعدہ سیاہ رنگ کا اخراج۔ ولادت کے وقت کا الیا درد۔ پاخانہ کی حاجت۔ نکس وامیکا۔

بے قاعدہ بہت اخراج۔ بچہ جننے کی طرح درد (خاص کر صبح) نٹیرم میور۔

بہت چمکدار اخراج خون۔ آسانی سے جم جانا۔ ساتھ ہی بہت متلی۔ اپیکاک۔

اخراج حیض کا چمک دار خون؛ تپکن معمولی ضرب سے بھی درد۔ بیلاڈونا۔

حیض کے کچھ پہلے اور دوران حیض میں قبض۔ دونوں پیر ٹھنڈے۔ سلکا۔

حیض شروع ہونے کے وقت ہیضہ کی علامت ظاہر ہونے پر ایمون کارب

حیض شروع ہوتے ہی مریضہ کی دوسری تکلیفات دور ہو جائیں۔ لیکن حیض بند ہوتے ہی وہ تکلیفات دوبارہ عود کر آویں زنکم۔

حیض کے وقت اپنے آپ کو اچھی حالت میں سمجھنا۔ زنکم۔

حیض خوب؛ زیادہ جلدی جلدی ہو؛ سیاہ جما ہوا جسم سست۔ سردی لگنا۔ ایمون کارب۔

حیض خوب جلد جلد ہو؛ زیادہ ادرار۔ اخراج گرم؛ بیلاڈونا۔

حیض کی وجہ سے مریضہ اتنی کمزور ہو جائے کہ اسکے اندر بولنے کی طاقت نہ رہے۔ کاربو اینیملس۔

حیض کا رنگ اور خاصیت :۔ زلال کی طرح لیسدار بلغم سے بھرا امبرا۔ بورکس۔ کیلی کارب۔ نکس۔ بھوجا۔ کیلی سلف۔

" " ، حیض کے ساتھ فرج کھجلانا۔ امبرا۔ کیلک آیوڈ۔ کیلک کارب۔ چائنا۔ کریازوٹ۔ مرک۔ سیپیا۔

" " ، دھوبیلا رنگ۔ بلیلم ٹک۔ سیپیا۔ کریوزوٹ۔ نائیٹرک ایسڈ۔ بالا۔ چائنا۔ تھلاسپی۔ برسا۔ پٹیٹورسس۔ سماپیا۔

حیض کا رنگ اور خاصیت :۔ زلال کی طرح بلغم سے پُر۔ گاڑھا۔ سی پیا۔
ٹیلس۔ آیوڈ۔ نائیٹرک ایسڈ۔ ہائیڈراسٹس۔
" " زخم سوزشی۔ ایلم۔ کیلک کاربہ۔ بوریکس۔ کیمو ملا۔ کونیم۔ کریوزوٹ
کیلیم ٹگ۔ نیٹرم میور۔ آیوڈ۔ نائیٹرک ایسڈ۔ سفلینم۔ سیپیا۔
سلفر۔ نائیٹرک ایسڈ۔ مرک کار۔ گریفائٹس۔ ایمون کارب۔
آرسنک۔
" " دودھ کی طرح سفید۔ کیلک کارب۔ بوریکس۔ پلس۔ سیپیا۔ کیلی میور
" " فلکیریا آیوڈ۔ گریفائٹس۔ کونیم۔ سلفر۔
" " بدبو۔ سیپیا۔ سیکیل۔ سورائنم۔ مرک۔ ہیپر۔ کریازوٹ۔
ہیلونیس۔ تھلاسپی۔
" " بہت۔ ایلم۔ کھوجا۔ سیپیا۔ اسٹینم۔ نیٹرم میور۔ مرک۔ پیکے۔
ہائیڈراسٹس۔ گریفائٹس۔ فلکیریا کارب۔ آرسنک۔ آرجنٹ نائی۔
" " مواد۔ (کپڑے میں زرد داغ لگتا) اسٹانم۔ سی پیا۔ پلس۔
مرک۔ کریازوٹ۔ کیلی بائی۔ ہائیڈراسٹس۔ کیلی سلف۔
چائنا۔ کنابس۔ سٹائیوا۔ اگنس۔ بووسٹا۔ آرسنک۔
" " زور سے نکلنا: سی پیا۔ گریفائٹس۔ (کثرت، دیکھئے)
" " گوشت کے دھوون کی طرح بابُو دار۔ نائیٹرک ایسڈ۔
" " تکلیف دہ۔ سدکا۔ سلفر۔
" " بغیر تکلیف کے :۔ ایمون کارب۔ میوریکس۔
" " خون سے پُر۔ چائنا۔ کریازوٹ۔ مرک کار۔ مرک وائی۔
" " سی پیا۔ تھلاسپی۔ نائیٹرک ایسڈ۔ کیلک کارب۔ کاربوویج۔
" " لیسدار سوت کی طرح اور سخت۔ کیلی میور۔ کیلی بائی۔ ہائیڈراسٹس۔
ایلم۔ اسکیوس۔ ایسڈ نائیٹرک۔ گریفائٹس۔
" " سبزی مائل :۔ بووسٹا۔ مرک۔ ٹیکس۔ سی پیا۔ کھوجا۔
کاربوویج۔ فاسفورس۔

حیض کا رنگ اور خاصیت :۔ لونبتی حیض بسلفر۔کونیم۔
" " " چکنا یا غیر محرک۔ فرکسے نیس۔ سٹرکنیا۔ کیلک فاس۔
بوریکس ، ٹملپس۔ ابسٹینم۔
حیض دیر سے ہونے یا بند ہونے پر ، تھوڑا اخراج ، کیلی کارب۔ امید سے
" " " جلد تر۔ کلکیر یا کارب ،
" " " رُکا ہسٹیریا۔ عصبی کمزوری۔ سنے سٹیوا ×۔
" " " رُکنے کی وجہ سے ناک سے خون گرنا۔ برایو نیا۔
" " " جلد جلد ہوا ور عرصہ تک رہنے پر ہی پیٹ میں اینٹھن۔ نکس وامیکا ××
" " " جلد جلد ہونے پر ، زیادہ مقدار حیض کے پہلے جسم کے زیرین حصہ
میں بار معلوم ہو۔ نکس وامیکا۔
" " " صرف دن میں۔ کاسٹک۔ ہمی میلس۔
" " " صرف صبح۔ سسی پیا۔
" " " صرف رات ہی میں بووسٹا۔
" " " صرف صبح و شام۔ فلینڈریم
" " " صبح زیادہ تر ہونے پر ، گمنے کارب۔
" " " سونے سے رُک جانے پر ، کیکٹس ، کاسٹیکم۔ لیلیئم ٹک
" " " خون زیادہ جلد جلد سیاہ منجمد ہونا۔ پیر میں درد۔ رات میں بڑھنا
ایون میئور ، نہایت مفید و کار آمد ہے۔
" " " ہونے کے کچھ روز پہلے دونوں پستان میں درد۔ سوجن۔ کونیم۔
" " " کے پہلے اور بعد بہت زیادہ اخراج خون۔ (اس اخراج کا رنگ
حیض کے خون کی طرح نہ ہو۔) اسٹی لاگو۔
" " " تکلیف سے خون نکلنے پر ، پیڑو کا درد۔ بچے جننے کی طرح تکلیف
پیٹ میں قولنجی درد ہونے پر ، کیمو ملا۔
" " " تکلیف سے خون نکلنا۔ امن لسینداور ڈر پوک عورتوں کا اخراج۔
سیاہ رنگ و جا ہوا ، ٹلس۔

زخم یا بوجھ، درد شکم؛ ورم فرج۔ ہلونیس ؈۔ (پانی کے ساتھ فی خوراک ۵۔
قطرے استعمال کرنا چاہئے۔
زخم میں طاقت لانیوالی دواؤں میں یہ سب سے اچھی دوا ہے۔ حیض: سرخ رنگ
خوب جلد جلد ہو۔ جھلی کی طرح اسکے ساتھ خصیۃ الرحم میں درد۔ میگنیشیا فاس۔
حیض کا جما ہوا۔ اسکے ساتھ جنون جاری۔ پلاٹینم۔
" سیاہ اخراج: ڈوری کی طرح گویا پیٹ میں کوئی کیڑا رینگ رہا ہے۔ کروکس۔
" سیاہ بدبودار اور قلیل۔ صرف حرکت سے ہی اخراج حیض ہو۔ لیلیئم۔
" صرف رات میں (یا صبح ہی) اخراج خون ہونے پر: بووسٹا۔
" جسم میں پھنسیاں ہونے کے بعد ہی حیض ہونا۔ ڈلکمارا۔
" جسم زرد۔ ناک پر زرد داغ (دیکھنے میں گھوڑے کی زین کی طرح)
آنکھوں کے پاس کالا چکنا کی طرح داغ؛ پیٹ میں تولنجی درد۔ اخراج خون کچھ
کم و زیادہ۔ سیلان الرحم۔ بچہ جننے کی طرح پیڑو میں درد؛
کالی یا سانولے رنگ کی عورت کو جب یہ بیماری ہو سیپیا۔
جلد میلی۔ جیسے چربی لگی ہو۔ نیٹرم میور۔
فرج کی بیماری کی وجہ سے رگوں میں سستی؛ زخم۔ بیلاڈونا۔
رحم کا بڑھنا۔ فریکسی نس امریکانہ ؈ فی خوراک ۵ قطرے تین مرتبہ
روزانہ استعمال کرنے سے اکثر نشتر لگوانے کی ضرورت دور (BURNETTS)
ہو گئی ہے۔ ملاحظہ فرمائیے (ORGAN DISEASES OF WOMEN)
رحم کا نیچے لٹکنا۔ ورم فرج اور زخم میں نمفیا اوڈوریٹا (NYMPHAEA)
(ODORATA-SUPPOSITORY) کی شکل میں کام میں لانے سے بہت فائدہ ہوتا ہے
سردی لگ کر رک جانے پر؛ ایلس ۲۔
صرف دن میں حیض کا اخراج ہو۔ کاسٹیکم۔ لیلیئم۔ سیکلیمن
دن میں ادرار حیض ہو؛ اور رات میں نہ ہو۔ لیکن رات میں سفید پانی نکلتا
ہو، اور دن میں نہ نکلے۔ کاسٹیکم۔
حیض دو تین روز بند ہو کر پھر ہو۔ خون میلا پانی کی طرح یا جما ہوا۔ فیرم۔

دو ہفتہ بعد حیض، ادرار زیادہ؛ حیض ایک ہفتہ یا زیادہ روز تک قیام کرے۔ ٹرلیم۔ حرکت، سے حیض ہو یا گھومنے سے حیض بند ہو۔ لیلیم ٹگ
زیادہ گندلا؛ رسٹاکس۔

زیادہ مقدار میں سیاہ جما ہوا اخراج خون؛ ساتھ ہی نظر کی کمی یا بیہوشی؛ سائیکلیمن؛ زیادہ سیلان الرحم، کیسٹرا ٹڑ ہو جائے اور بیر تک ٹپک پڑے؛ سفلینم۔ زیادہ اخراج۔ سیاہ گندلا۔ کچھ دیر بند رہے پھر ہو۔ کریازوٹ۔
زیادہ اخراج، سیاہ، دماغی پریشا، پشت میں درد؛ دونوں پستان میں کانٹا چبھنے کی طرح درد؛ سمی سی فیوگا۔

ہر بار حیض کے وقت پیٹ سے خون گرنے پر؛ ایمون کارب۔
ہر بار براز کے ساتھ رحم سے اخراج خون، اس کے ساتھ ہی پیڑو میں، کمر میں اور پیٹھ میں درد؛ آیوڈ۔

سیلان الرحم۔ سٹرا بدبو دار، گندلا۔ زخم کرنے والا کریازوٹ؛
بچہ جننے کی طرح درد، اور سیاہ رنگ کے بلغم کے ساتھ اخراج ہونے پر؛ اسے پس۔

درجع منفاصل کے ساتھ حیض میں خرابی ہونے سمی سی فیوگا۔ ۳۰۔
دیر سے حیض ہونا، لیکن اخراج تھوڑا۔ یکایک بند ہو جانا۔ تکلیف ہو، سلفر۔ اسہال قے۔ اور ٹھنڈے پسینہ کے ساتھ قولنجی حیض برف کی طرح ٹھنڈا۔ ورے ایلب۔ وقت پر حیض ہونا۔ لیکن اخراج تھوڑے ہی دیر رہے اور خفیف، لیکے سس۔

خون حیض بند ہونے پر جسم کی گرمی، یا رہ رہ کر جسم گرم ہو جائے۔ لیکے سس،
خون زیادہ ہو، چمک دار، سرخ رنگ کا اخراج۔ اپیکاک، ۳۰۔
رات کے وقت یا سونے پر حیض کا اخراج ہو؛ لیکن گھومتے پھرنے پر اخراج بند ہو جائے؛ میگنیشیا کارب۔ جلد جلد جلد حیض ہونا، خون حیض کی مقدار زیادہ ہو، اور بہت دیر تک ٹھہرے۔ چکر اور ہاتھ پیر سرد۔ کیلک کارب

ہمیشہ کھلی اور ٹھنڈی ہوا میں آرام معلوم ہو۔ ایپس - ۱x -
سیدھی آنت اور پیٹ تک اینٹھن، قولنجی حیض۔ کالو فائلم ۱x -
حیض تھوڑا دیر سے ہو۔ احتباس طمث۔ حیض میں سرد پسینہ وغیرہ جسم کی کل رطوبت چکنی یا محرک، ٹیس، تھوڑا خون، سفید پانی خاصکر گوری عورتوں کا سیٹر یٹیس۔ کھلی اور ٹھنڈی ہوا میں حیض بند ہو جائے۔ پلس ۳ -
پانی میں نہانے کی وجہ سے اخراج حیض بند ہونے پر، انٹم کرڈ -
اخراج حیض الکترہ کی طرح گاڑھا سیاہ رنگ کا۔ سونے کے وقت اخراج نہ ہونا (CONSTRICTION) سکڑنا۔ خصیۃ الرحم میں بوجھ معلوم ہونا۔ تپکن۔ کیکٹس -
حیض رکنے یا دیر سے ہونے پر (خاصکر سردی لگ کر) مگس ۳ -
دل کے چاروں طرف قولنج کے ساتھ دشواری حیض، کوسیم -

(ط) سفید پانی آنا۔ (LEUCORRHOEA)

رحم کے ڈھکنے والی جھلی سے، رحم کے اندر سے اور رحم کے منھ سے کئی رنگوں کا (جیسے سفید، زرد، نیلا۔ دودھ کی طرح گوشت دھونے پانی کی طرح، یا کالے الکترہ کی طرح اخراج ہوتا ہے۔ اسی کو سیلان الرحم کہتے ہیں۔ عموماً اخراج سفید ہی ہوا کرتا ہے۔ اسی لئے اس کا عام نام، سفید پانی ہو گیا۔ کنٹھ مالا کے مادہ والی کم سن لڑکیوں کو بھی کبھی کبھی یہ بیماری ہوا کرتی ہے۔ وقت پر علاج نہ ہونے سے آہستہ آہستہ رحم سے زیادہ مقدار میں مواد کی طرح اخراج ہونے لگتا ہے۔ اور اسی وجہ سے فرج کے اندر اور منھ پر زخم ہوتا ہے۔
قبض۔ درد سر، نفخ شکم، فعل ہاضمہ میں خرابی اور چہرہ پر خون کی کمی وغیرہ علامات اس مرض میں موجود رہتے ہیں۔
سردی لگنا۔ کیڑے سے رہنا۔ گندہ رہنا۔ محرک اشیاء کھانا۔ پینا۔ جسم کی خرابی، زیادہ مجامعت، بیچ بیچ میں زیادہ اخراج خون۔ رحم میں محرک شے رہنا، فرج میں سرطان ہونے کی وجہ سے ورم بار بار۔

حمل کی وجہ سے سیلان رحم ہوتا ہے۔
بلغمی مزاج والی گنٹھ مالا والی عورتوں کو یہ بیماری ہوا کرتی ہے۔
اس میں مندرجہ ذیل ادویات مفید وکار آمد ہیں۔
کلکیریا کارب ۳۰، ۲۰۰ (دودھ کی طرح اخراج) رحم میں جلن۔ کھجلی، درد، لڑکیوں اور گنٹھ مالا کے مادہ والی عورتوں کے سیلان میں یہ زیادہ مفید ہے
میکس ۶۔ ہر قسم کے ورم میں مفید وکار آمد ہے۔ معمولی رنگ کا گاڑھا اخراج، حیض کے پہلے اخراج زیادہ ہونا (اسمیں کبھی درد رہتا ہے۔ کبھی نہیں رہتا)
سیپیا ۶، ۲۰۰۔ بچہ جننے کی طرح درد، قبض تھوڑا۔ سبز رنگ کا بدبو دار اخراج۔ یا بدبو دار پانی کی طرح اخراج ہونا۔ کمزور اور رباح والی عورتوں کے لئے زیادہ مفید وکار آمد ثابت ہوا ہے۔
ایسٹرانائیٹرک ۶۔ اکثر مرض میں مبتلا رہنے کے بعد یا آتشک کے بعد۔ (یا زیادہ پارہ کھانے کے بعد) سیلان الرحم ہونے پر یہ دوا بہت ہی مفید وکار آمد ہے۔ پہلے گاڑھا اخراج ہو کر پانچ چھ روز بعد پتلے پانی کی طرح یا گوشت کے دھوون کی طرح بدبو دار اخراج ہونے پر۔
کریوزوٹ ۶۔ حیض کے چار یا پانچ روز بعد زرد رنگ کے دھان کی طرح بدبو دار اخراج، رحم کے باہر آس پاس، ڈنک مارنے کی طرح جلن۔ اور کھجلی، ران میں پانی لگ کر زخم اور بیٹھ میں درد۔
بووسٹا ۱۲۔ انڈے کی سفیدی کے رنگ مزمن سیلان الرحم، اور اسکے ساتھ ہی مریضہ اپنا سر بڑھا ہوا سمجھتی ہو۔
بوریکس ۶۔ زلال کی طرح سیلان رحم۔ غیر طبعی گرم۔ سیلان رحم۔
گریفائٹس ۳۰۔ گندلا۔ پتلا۔ بہت زیادہ سیلان الرحم۔ پیشاب میں جلن، بیٹھ میں بہت کمزوری معلوم ہونا۔
ایلیومینا ۳۰۔ جب کسی دوا سے فائدہ نہ ہو تو اسکو دینا چاہیے۔
سلفر ۳۰۔ مزمن سیلان رحم، بہت عرصہ تک مبتلا رہنے پر دو خوراک سلفر دینا چاہیے۔ سفید یا سبز رنگ کا اخراج ہونے پر مرک مفید ہوں۔

سیپیا، کیلک کارب، چائنا اور نیٹرم میور۔

گرمی کی وجہ سے پیدا ہوئے سیلان رحم میں سائمنا ۲x ۲۰۰۔

پانی کی طرح پتلے اخراج میں سائمنا اور فیرم۔ پلس۔

تیز اور جلن والے اخراج میں، السیڈ نائیٹرک۔ پلس۔ کریازوٹ، آرسنک۔

گرم اخراج میں گریفائٹس ۳x۔ ہائیڈراسٹس ۳x۔

دودھ کی طرح اخراج میں سلکا۔ کلکیریا کارب، پلس، لائیکو اور فیرم۔

خون آلودہ اخراج میں کریوزوٹ۔ لائیکو۔ اور چائنا۔

سبز رنگ کے اخراج میں کاربو وج، سلفر ۳۰۔ مرک کریو۔

ہلدی رنگ کے اخراج میں کالی بائی۔

اخراج میں بدبو، کاربو وج کیلک کارب۔ سیپیا۔ پلس۔

گاڑھے اخراج میں سیپیا۔ مزریم۔ زنکم۔

صرف رات کے وقت اخراج ہونے پر۔ امبرا گریشیا ۳۔ کاسٹیکم۔

صرف دن کے وقت اخراج۔

صبح بستر سے اٹھتے ہی اخراج ہونے پر کاربو وج۔ یہ کل دوا میں ۶ طاقت کی دینی چاہیے۔ بیچ بیچ میں دوا بند کر دینی چاہیے۔

مشہور نشتر لگانے والے اور سیلان الرحم کے علاج کے متعلق جو کچھ فرمایا ہے اس کا خلاصہ درج ذیل ہے۔ بلغمی مواد کا اخراج۔ عموماً زردی مائل ہوتا ہے اور اس میں مواد کا حصہ زیادہ رہتا ہے۔ اس وجہ سے وہ گاڑھی بالائی کی طرح معلوم ہوتا ہے اور مجری بول، گردن رحم ماؤف ہونے پر، صاف ستھرا بلغم۔ گندلی چیز۔ کبھی کبھی تھوڑا خون کے ساتھ مل کر، خون کی طرح، یا سوت کی شکل میں نکلتا ہے۔

پلس، سیپیا، الیٹرس، ہائیڈراسٹس۔ کیلی بائی۔ کالی کلور، آیوڈین۔ کریوزوٹ دوائیں بھی مفید ہیں۔ کیلک فاس (بہت بچے والی عورتوں کو مفید ہے) کیلک سلف (مواد آلودہ اخراج کی خصوصیت ہو) کیلی فاس۔

غذا کے پہلے گرم پانی کے ساتھ کھانا (سیلان الرحم سے پیدا ہوئے عصبی علامات کے موزوں ہونے پر۔) (CUSHING'S LEUCORRHOEA)

اور (OSTROM'S LEUCORRHOEA) ملاحظہ ہو۔

اُصول :۔ روز نہانا۔ آلات تناسل کو دن میں تین چار مرتبہ دھونا اور کھلی ہوا میں گھومنا مناسب ہے۔ پچکاری (FEMALE SYRINGE) ٹھنڈے پانی سے دھو ڈالنے سے فرج میں بدبو پیدا نہیں ہوسکی

عورت کو پچکاری کا استعمال نہ کرنا چاہیئے۔ ناٹک، ناول پڑھنا تھیٹر میں جانا اور مجامعت ترک کر دینا چاہیئے۔ ہلکی اور مقوی غذا کھانی چاہیئے۔

سیلان الرحم کے اکثر علامات اور اسکی دوائیں

سیلان الرحم ۔ کمزوری کے ساتھ کھجلی، کبھی حصۂ جسم میں لگنے سے وہ بھی سفید ہو جائے کریوزوٹ۔

سیلان الرحم، چکنا یا غیر محرک گاڑھا، دیکھنے میں دودھ یا بالائی کی طرح، فلیس، سیلان الرحم غیر محرک یا چکنا، خاکی رنگ گاڑھا سیاہ زخم پیدا کرنے والا۔ سفید، سیلان الرحم۔ پانی کی طرح، کپڑے میں زرد داغ، پڑتا ہو۔ کچی سرسوں کی طرح بو۔ کریوزوٹ۔

سیلان الرحم :۔ جلد جس پر زخم ہوں۔ اور کپڑے میں داغ پڑنا۔ آیوڈ۔

" سیاہ، بدبودار۔ سیکیل۔

" حیض ہونے کے پہلے گاڑھا۔ اور سبزی مائل، کاربو وج۔

" گہرا اور گاڑھا۔ پلس۔

" لیسدار۔ کیلی بائی، ہائیڈراسٹس، ایلم، کیلی میور۔

" کھجلی، کیلک کارب۔

" پانی کی طرح، الیومن کارب۔ گریفائٹس۔ مرک کار۔ سیپیا

" پانی کی طرح جلن۔ الیومن کارب۔

" پانی کی طرح سُرسُرا ہسٹ، نیٹرم میور

" پانی کی طرح زرد کسی حصہ میں لگنے سے سفید ہو جائے۔ ایلومنگ۔

ایلیومینا، فیرم، فاسفورس، مرک سول۔
سیلان الرحم۔ انڈے کی سفیدی کی طرح، ناف کے چاروں طرف قولنجی درد۔
بعد پیشاب، فرج سے میلا چکنا اخراج ہو۔ ایمون کارب۔
" انڈے کی سفیدی کی طرح گویا گرم پانی نکل رہا ہے۔ بورکیس۔
" دودھ کی طرح سفید زیادہ جلن کے ساتھ کھجلی چھوٹی لڑکیوں کے (خاصکر کنٹھ مالا والی مریضہ کے لئے) سفید پانی آتے ہیں۔ کیلک کارب۔
" نکالا ہوا تازہ گوشت کی طرح سبزی مائل (نہایت بدبودار۔ نائیٹرک ایسڈ)۔
" زیادہ تر تیز کپڑے پر لگنے سے سخت اور سبز ہو جائے۔ لکیسس۔
" کوئی دوا کھانے سے فائدہ نہ ہو تو ایلیومینا ۳۰-۲۰۰۔
" بدرنگ، جسم میں لگنے سے سڑ جائے۔ پستان میں سختی، جماع سے نفرت۔ گریفا۔
" سرخ رنگ کا کیولس، چائنا۔
" اجتماع خون، نئی بیماری میں بیلاڈونا۔ ۳۔
" خون کی طرح سرخ (رہ رہ کر پیدا ہو) کترنے کی طرح درد۔ دائیں جانب سے بائیں جانب تک پھیل جاتا ہو، لائیکو۔
" سفید نشاستہ کی طرح چکنا۔ بغیر تکلیف کے بورکیس ۳۔
" بلغمی بورکیس، گگنے کارب۔
" بالائی کی طرح لچھے دار۔ کالی عورت کے لئے سیپیا ۲۔
" کے ساتھ رحم کا اخراج۔ کمزوری ہو نائز ۱۔ فی خوراک ۵ قطرے۔ (مرض سیلان الرحم کی یہ اچھی دوا ہے۔)
" کے ساتھ پیٹھ اور کمر میں درد۔ گھومنا مشکل اور تکلیف دہ۔ اسکیولس۔
" کے ساتھ بہت کمزوری، اور تکان معلوم ہونا۔ الٹرس، فیری نوسا۔

حیض کا موقوف ہونا (MENOPAUSE)

پہلے یہ کہا جا چکا ہے کہ عورتوں کو حیض ۳۰-۳۲ برس تک ہوتا رہتا ہے (جیسے اگر ۱۴ برس کی عمر میں کسی لڑکی کو حیض ہونا شروع ہوا تو اکثر ۴۴ برس کی عمر تک اسکو حیض ہوتا رہے گا۔) عموماً ۴۰ برس کی عمر میں عورتوں کے آلات میں خون کم جمع ہونے لگتا ہے۔ اور ۴۵-۵۰ برس کی عمر میں بسا اوقات عورتوں کا بھی حیض بالکل بند ہو جاتا ہے۔ اس حالت میں رحم کی شکل چھوٹی ہو جاتی ہے۔ فرج سکڑ جاتی ہے۔ اور کمزوری کے علامات ظاہر ہونے لگتے ہیں۔ اسی طرح حیض خود بخود بند ہو جانے پر بھی پھر کوئی دوا دینے کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

لیکن اگر آسانی سے یہ حالت پیدا نہ ہو کر عصب کی تیزی (جیسے جسم گرم رہنا۔ یا بار بار گرم معلوم ہونا۔ درد سر، کلیجہ دھڑکنا۔ ہسٹریا، متلی، قبض پیٹ میں ریاح اکٹھی ہونا، زیادہ پسینہ ہونا۔ یا بہت زیادہ پیشاب ہونا وغیرہ علامات دکھائی دیں تو دوا دینی چاہیئے۔ حیض بند ہونے کے کچھ ہی پہلے بعض عورتیں خوب تندرست اور طاقتور ہو جاتی ہیں۔

اس میں مندرجہ ذیل ادویات مفید و کار آمد ہیں۔

لیکسس ۶۔ (اس مرض کی خاص دوا ہے۔) رہ رہ کر جسم گرم ہونا۔ بار بار گرم محسوس ہونا۔ سر میں جلن، نیند کے بعد علامات کا بڑھنا۔

سینگو نیریا ۳x۔ یا ایمل نائیٹریٹ ۳ (عصبی علامات میں۔ بالخصوص اگر لیکیسس سے فائدہ نہ ہو تو اس کا استعمال کرنا چاہیئے۔

اگر زیادہ پسینہ ہو، یا رال زیادہ نکلے تو جبرنڈی ۲x۔ زیادہ سر درد۔ گلونائن ۳۔ سر کی چندیا میں زیادہ جلن معلوم ہونا۔ چائنا ۶۔ فیرم ۶۔

معدہ خلو ہو تو ہائیڈروسیانک ایسڈ ۶ (مریضہ اگر طاقتور ہو تو ڈاکٹر شمہ لیڈم ہائیڈروایسڈ، کے عوض ایکونائٹ ۳ دینے کی رائے دیتے ہیں۔

کیلی کارب ۶۔ (صفرا زیادہ ہو،) بھوک کی کمی کے ساتھ بخار کی جھلک ہو۔ سلفر ۳۰۔ اگنیشیا ۳۔ سمی سی فیوگا ۳۰۔ ولیریانہ تکلیف، بے خوابی، گلے میں

گولہ اُٹھتا معلوم ہوتا ہے پیاس ۳۔ کلکیر کارب ۳۰۔ وغیرہ دوائیں مفید و کارآمد ہیں۔

سن یاس کے وقت کسی کسی عورت کو جنون ہو جاتا ہے بنالگیمن ۳۔ (خاصکر بے چینی، رونا۔ اور تنہا رہنے کی خواہش میں) ہیوسنبس ۶۔۳۰ (پریشانی، بے چینی، مریضہ کو ہمیشہ جگہ بدلے بغیر چین نہ پڑتی ہو۔) اس مرض کی اچھی اور کامیاب دوائیں ہیں۔ (فی مرض جنون ملاحظہ ہو)

اصول

نیم گرم پانی میں نہانا، زود ہضم چیزیں کھانا۔ وقت پر سونا۔ تھوڑی محنت کرنا۔ کھلی ہوا کھانا اچھا ہے۔ مرض دبانے کے لئے عورتیں محرک یا نیند لانے والی دوائیں کھاتی ہیں۔ یہ بہت نقصان کرتی ہیں۔

(ف) سبز بھس، خلوروز سبز بیماری (CHLOROSIS)

اس بیماری میں خون کے سُرخ ذرّے کم ہو جاتے ہیں۔ اسی وجہ سے جسم کی جلد کھریا کی طرح خشک، زرد۔ یا ہلکے گندھک کے رنگ کی ہو جاتی ہے۔ وقت مقررہ پر اکثر حیض نہیں ہوتا جسم کی گرمی گم ہو جاتی ہے۔ ہمیشہ جاڑا لگنا۔ درد سر۔ پلکیں سوجیں، آنکھوں کے چاروں طرف سیاہ داغ نہ رہنا۔ بدہضمی، قبض، چڑچڑا پن، کھانے سے نفرت وغیرہ علامات ہو جاتے ہیں۔ اخراج خون۔ جلق۔ حیض میں نقص مقررہ محنت جسمانی نہ کرنا تفکرات سے یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے۔

اس میں مندرجہ ذیل ادویات مفید ہیں:۔

فیرم ریڈکٹم X۲۔ سفوف :۔ یہ اس مرض کی خاص دوا ہے۔ ایک گرین دو دم جبر کھانا چاہیئے۔ ہیوز، ڈیرجو، سون ہگی وغیرہ معالج سب ہی اسکی تائید کرتے ہیں۔ ڈاکٹر کیچل فرماتے ہیں کہ فیرم ریڈکٹم X۲۔ اس مرض کی بہترین دوا ہے۔ اس کے کھانے سے بہت سے مریض اچھے ہو جاتے ہیں۔

جسم کی جلد زرد۔ بدہضمی، ہمیشہ جاڑا لگنا۔ گال ماتھے گرم معلوم ہونا ایسا معلوم ہو کہ جسم سے گرمی کی لپٹ نکلتی ہے۔ درد سر، بہت خون یا احتباس طمث اس دوا کے استعمال کے لئے خاص علامات ہیں۔

گریفائٹس ۳x-۳۔ کمیٔ خون خشک جلد قبض، اخراج گرم جسم موٹا ہونا۔
کلکیریا کارب ۳، -۳: جب بچپنی سے یہ مرض شروع ہوتا ہو، بارہ سولہ برس کی لڑکیوں کو یہ بیماری ہونے پر عقبتی درد، سر میں پسینہ، ہاتھ پیر ٹھنڈے، ہڈیوں گرہ پڑھی ہوئی، مزمن سردی یا اسہال میں ریڑھ کمزور، ٹیڑھی ہوجانے کی شروعات مریضہ کے آہستہ آہستہ موٹے ہونے کی علامات میں مفید و کارآمد ہیں۔
کیوپرم ۶:۔ لوہے سے بنی (یا فیرم) دواؤں کا غلط استعمال گرم پانی سے زیادتی۔
فیرم میٹالیکم:۔ بہت کمزوری۔ منھ اور ہونٹھ زرد یا خاکی رنگ کے یا سبزی مائل، دوران سر۔ کان میں بھوں بھوں کی آواز۔ کلیجہ دھڑکنا۔ تنفس میں تکلیف معلوم ہونا۔ بہت جاڑا معلوم ہونا۔ احتباس طمث۔
سیپیا ۱۲: تیز۔ رحم میں درد۔ نفخ شکم، کمیٔ خون یا احتباس طمث یا بہت دنوں بعد حیض ہونا۔ زرد یا سبز رنگ کا سیلان الرحم، حیض، بکری کی مینگنی کی طرح دست، زور کرنے پر بھی پاخانہ نہ ہو، صرف ریاح خارج ہو۔
دلیریانہ۔ علامات عصبی یا ہسٹریا کے ساتھ یہ مرض
آرجنیٹم نائیٹریکم ۶۔ قے درد شکم، کلیجہ دھڑکنا۔ بے ہوشی۔
ہیلونی الیس ۲۰x۔ یورک ایسڈ، پیشاب (PHOSPHATES) میں فاسفیٹ کی زیادتی۔ آرسنک ۳۔ زیادہ مقدار میں اخراج خون۔ یا استسقاء ہونے پر، یا لوہے سے تیار کی ہوئی دواؤں کے غلط استعمال سے پیدا ہوئے امراض یا مریضہ کے کمزور ہونے پر۔
پلساٹیلا ۳x-۶: حیض بالکل موقوف یا مقدار میں کم آنا۔ سردی لگنے کی وجہ سے حیض بند ہو کر مریضہ اگر آہستہ آہستہ کمزور ہوگئی ہو، ہمیشہ سردی معلوم ہونا۔ ہاتھ پیر ٹھنڈے، کلیجہ دھڑکنا۔ سیلان الرحم، دودھ کی طرح۔ رونا۔ گرم مکان میں مریضہ بالکل نہ سکتی ہو۔ کھلی ہوا میں رہنے کی خواہش۔
ڈاکٹر جے، ایچ، آر، الیس، اس مرض میں سب سے پہلے پلس دیتے تھے۔)
سلفر ۳۰۔ تالو، یا ہاتھ پیر کی ہتھیلی میں گرمی محسوس ہونا۔ قبض، رات میں بے چینی۔ سیلان الرحم۔ بہت روز تک مرض میں مبتلا رہنے پر

نیٹرم میور ۱۲ اسفوف ۳۰۔ پیٹ کے جوف میں سردی معلوم ہوتا ہو۔ پیڑو میں بوجھ محسوس ہونا۔ استسقاء قبض حیض بند لیکن بیچ بیچ میں کپڑے پر داغ پڑنا۔ پریشانی وغیرہ علامات میں مزمن ناقابلِ شفا حالت میں یہ فائدہ کرتا ہے۔

پلاٹینا ۶۔ فاسفورس ایسڈ ۶۔ بلمبیم ۶۔ پیٹرولیم ۳۰۔ کیلکس فاس ۶X ۳۰۔

اور خون کی کمی، دق، مرض کی دوائیں بیچ بیچ میں ضروری ہو سکتی ہیں۔

اصول:۔ ٹھنڈے پانی میں (خاصکر سمندر کے پانی میں) نہانا صاف ہوا کھانا۔ دودھ پینا۔ دلیا (BRAN) ہاتھ سے چکی کے پیسے آٹے کی ہاتھ سے بنائی ہوئی روٹی کھانا۔ سورج کی روشنی میں گھومنا چاہیئے۔

مریضہ کو سست بن کر وقت نہ کاٹنا چاہیئے۔ کچھ انڈا یا اسکی زردی چھوٹی مچھلی، ترکاری، تازے پھل، دودھ۔ میٹھا اور زیادہ مقدار میں پانی پینا۔ اور کپڑے اُتار کر تمام جسم میں دھوپ لگنے دینا اچھا ہے

(۲) رحم کی بیماریاں

(DISEASES OF THE UTERUS)

رحم کی بیماریوں میں کچھ مخصوص بیماریاں ترتیب وار حسب ذیل ہیں۔

(ا) دردِ رحم (ب) بادگولہ یا اختناق الرحم (ج) ورم رحم (د) رحم سے خراج خون (س) رحم میں اجتماع ریاح یا آب خون (س) رحم میں رسولی (ص) رحم کا ٹلنا (ط) رحم کی دوسری بیماریاں۔

(ا) دردِ رحم (HYSTERALGIA)

رحم میں درد معلوم ہونا۔ کل پیڑو میں تسکین۔ (یہ درد عصبی، حیض کے دوران میں حرکت سے زیادہ فائدہ ہوتا ہے) بھوک نہ لگنا۔ بےچینی متلی، نیند نہ آنا۔ معدہ کی خرابی، اس مرض کے خاص علامات ہیں۔

اس میں مندرجہ ذیل ادویات نہایت مفید وکار آمد ہیں۔

سمی سی فیوگا ۳X ۳۰۔ اس بیماری کی خاص دوا ہے۔

آرنیکا ۶۔ حیض کے وقت زیادہ محنت کرنا۔ یا بچہ ہونے کے بعد زیادہ

چلنے پھرنے سے یہ بیماری ہونے سے اس بیماری میں معدہ کی خرابی اور درد رہنے پر، کیمو ملا ۶۔ نکس وامیکا ۳۔ مرکیورلیس ۶۔ بائیس ۳، ۷۔ دینا چاہیے ۔

(ب) باؤ گولہ اختناق الرحم (HYSTERIA)

اعصاب۔ (خاصکر رحم کے سبب اعضاء کے درد کی وجہ سے یہ بے ہوشی کی بیماری پیدا ہوتی ہے۔

علاج:۔ باؤ گولہ کا علاج ملاحظہ ہو بے ہوشی کی حالت میں مریضہ کا منہ اور ناک کا سوراخ بہت تھوڑی دیر تک اچھی طرح بند رکھیں۔ کچھ اونچی جگہ سے بند ہو جائے۔ اس وجہ سے وہ ایک مرتبہ زور سے لمبی سانس لینے کیلئے مجبور ہوگی اور بے ہوشی فوراً دور ہو جائے گی۔

(ج) ورم رحم (METRITIS)

یہ مرض دو قسم کا ہوتا ہے۔ حاد اور مزمن۔

حاد ورم رحم:۔ ولادت کا خون یا اسقاط حمل کا خون خراب ہو جانے پر یہ حاد ورم ہوا کرتا ہے۔ اس بیماری میں ہمیشہ گردن رحم پر حملہ ہوتا ہے۔ بہت جاڑا لگنا۔ تیز بخار، پیڑو میں درد۔ اسکے خاص علامت ہیں۔ یہ علامات ظاہر ہوتے ہی ورٹرام ورائیڈ ۳X۔ دینا چاہیے۔ اس کے بعد نکس وامیکا۔ ۳۔ کی بھی ضرورت پڑتی ہے۔ بائرو جن ۳۰۔ بیلاڈونا ۶۔ کولوسنتھ ۶۔ رسٹاکس ۶۔ لیکیس ۶۔ بیچ بیچ میں مفید وکار آمد ہیں۔

یہ مرض سخت ہے۔ اس لئے قابل معالج پر بھروسہ رکھنا مناسب ہے۔ خون خراب ہونے پر کچھ خوف نہیں ہے۔ سردی لگنے کی وجہ سے ہو تو دو تین خوراک ایکونائٹ ۳، دینا چاہیے۔

مزمن ورم رحم

بعد ولادت کے رحم نہ سکڑنے پر نقلی طریقوں پر حمل نہ ہونے دینا۔ یا بہت عرصہ تک سینر بھگس میں مبتلا رہنے سے رحم آہستہ آہستہ سخت۔ پُر درد اور بڑا ہو جاتا ہے۔ اسکو مزمن ورم رحم کہتے ہیں۔ پیٹ بھاری معلوم ہوتا۔ دشوار حیض۔ کمزوری پیشاب میں درد حیض۔

میں خرابی، مجامعت میں درد، مقعد میں تیزی، وغیرہ اس بیماری کے خاص علامات ہیں۔

اس میں مندرجہ ذیل ادویات مفید و کارآمد ہیں۔

سیانوتھس ۳x:- صاف، سرخ جما ہوا۔ یا پتلا خون نکلنا۔

بیلاڈونا ۲x:- خطۂ رحم میں جلن اور دباؤ معلوم ہونا۔ گویا پیٹ کے سب عضو وغیرہ باہر نکل پڑیں گے۔ ایسے علامات میں بیلاڈونا زیادہ مفید و کارآمد ہے۔

سیپیا ۱۲:- بچہ جننے کا ایسا درد، خون بہت تھوڑا نکلنا۔ فرج کے باہر کھجلی۔

ہائیڈراسٹس ۳x-۳۰:- رحم، گردن، یا دہانۂ رحم اور لڑکا ہونے کے راستہ میں زخم، گاڑھا اور زرد رنگ کا سفید پانی نکلنا۔

آرم مٹ ۳۰۔ آرم میور نیٹ ۲۔ سلفر ٹیلس ۶۔ میور یکس ۶۔ لیکے سس ۶۔ سمی سفیوگا ۶۔ سلفر ۳۰۔ علامات کے مطابق کبھی کبھی ضرورت پڑتی ہے۔

اصول:- فرج کو دو تین مرتبہ ہمیشہ اچھی طرح دھونا چاہیے۔ رحم کے منھ پر زخم رہنے پر نیم گنے پانی کے ساتھ ایک حصہ ہائیڈراسٹس Q ملا کر دھو ڈالنا چاہیے۔ جب تک یہ بیماری اچھی نہ ہو جائے تب تک جماع کرنا۔ یا کمر خوب کس کر کپڑے پہننا مناسب نہیں ہے۔ روز وقت مقررہ پر نہانا مقوی چیزیں کھانا اور مقررہ وقت پر محنت کرنا مناسب ہے۔

(د) رحم سے اخراج خون (METORRHAGIA)

حیض کے علاوہ دوسرے وقت اگر تھوڑا یا زیادہ خون جاتا ہو تو "رحم" سے "اخراج خون" کہتے ہیں۔ حیض کے خون سے اسکا کوئی تعلق ہے۔ اس لئے حیض کے ساتھ یا اس کے پہلے یا بعد میں بھی یہ موجود رہ ہے۔ اس میں زیادہ ادرار حیض کی طرح زیادہ یا تھوڑا خون بھی جا سکتا ہے۔ رحم میں پھنسیاں، ولادت کے بعد خون نہ نکلنا۔ چوٹ لگنا وغیرہ اسباب سے ایسا ہوتا ہے۔ سستی، بھوک نہ لگنا۔ بیٹھ جانے پر اُٹھ نہ سکنا وغیرہ اس کے خاص علامات ہیں۔

نکلا ہوا خون گہرا لال رنگ، یا کالا بھی ہو سکتا ہے۔ سرخ رنگ ہونے پر،

شرائین کا اخراج خون اور سیاہ یا بیگنی ہونے پر اسکو وریدکا اخراج خون سمجھنا چاہیئے۔

علاج

ٹھہر ٹھہر کر درد کے ساتھ چمکدار خون میں، سبائنا ۳X۔

بغیر درد کے سیاہ اخراج خون میں ہمی میلس ۳X۔ چوٹ کی وجہ سے بیماری ہونے پر، آرنکا ۳X۔ بچہ پیدا ہونے کے بعدیا اسقاط حمل کے بعد سیکیل ۳۔ زیادہ چمکدار سرخ خون۔ پیڑو میں بچہ جننے کی طرح درد۔ فاکس ریلی جیا سا۔ ۱X سیاہ ڈھیلا ڈھالا خون گرنے کے ساتھ بہت زیادہ درد ہونے پر، کیمو ملا۔ حیض ختم ہو جانے کے بعد ہی بہت روز تک زیادہ خون جانے کیلئے برونگا مائی نر ۳۰۔ بیماری لا علاج ہونے پر جب کسی دوا سے فائدہ نہ ہو تو تھلاسپی، دارسا پکٹورس Q - ۳X۔

مزمن بیماری میں سلفر ۳۰، سیپیا ۳۰، آرج نائی ۶، ہایوسیامس ۶۔ لیکسس ۶۔ اور کثرت طمث، بندش وغیرہ بیماریوں کی دوائیں علامات کے مطابق اس بیماری میں دی جاتی ہیں۔

---

(۳) اجتماع خون یا آب ریاح

ورم وغیرہ کی وجہ سے رحم میں ریاح جمع ہوتی ہے۔ اور رحم میں دباؤ پڑنے سے وہی ریاح پھس پھس آواز کے ساتھ باہر نکل جاتی ہے اسی کو اجتماع ریاح (PHYSOMETRA) کہتے ہیں۔ برومائن ۳-۶ بیلا ڈونا ۳X۔ السیڈ فاس ۳۔ یا لائیکو ۱۲۔ اس مرض کی خاص دوا ہے۔

رحم: اور زخم خشک ہونے سے کسی کسی عورت کا منھ بند ہو جاتا ہے رحم کا منھ بند ہو جانے پر رحم آہستہ آہستہ بڑا ہوتا ہے۔ اس کی ڈھکنے والی جھلی سے پانی یا خون نکلتا رہتا ہے۔ اسی وجہ سے رحم میں اجتماع آب (HYDROMETRA) یا اجتماع خون (HEMATO-METRA) ہوا کرتا ہے۔ سیپیا ۶ - ۳۰۔ اجتماع آب میں کلکیریا کارب ۶ - کالابو ۲۔ اجتماع خون کی بہترین وکارآمد دوائیں ہیں۔

(س) رحم کی رسولی (UTERINE TUMOURS)

کبھی کبھی رحم کے جسم پر، یا رحم کے گھڑے میں کئی قسم کی پھٹیاں ہو جاتی ہیں۔ ان کی شکل مٹر ناشس سے لے کر نصف من تک، اور یہ شمار میں ایک سے پچاس تک ہو سکتی ہیں۔ کسی پھنسی سے خون اور مواد نکلتا ہے۔ اور کسی سے خون نہیں نکلتا۔ کبھی کبھی سفید پانی بھی موجود رہتا ہے اس کی وجہ سے خون کی کمی ہو کر بانجھ پن تک ہو سکتا ہے۔

اس میں مندرجہ ذیل ادویات مفید و کارآمد ہیں۔

کلکیریا آیوڈ ۳x سفوف۔ ایک گرین فی خوراک) دن میں چار بار کھانا چاہیئے۔ ہر قسم کی پھنسیوں کی یہ اچھی دوا ہے۔ اس سے فائدہ نہ ہونے پر لیکیسس ۳۰۔ کارسنون ۲۰۰۔ سلکا ۶x۔ سفوف سیکیل x۔ تھلاسپی۔ ۲x۔ ہائیڈراسٹیم ۲x۔ سفوف۔ وغیرہ دوائیں وقتاً فوقتاً ضروری ہوتی ہیں۔

سرطان رحم (UTERINE CANCER)

یہ شک ہونے پر کہ رحم میں کھینسی ہوئی ہے تھوجا ۳-۶۔ دینا چاہیئے۔ لیکن تشخیص ہو جانے پر، ہائیڈراسٹس لوشن کا باہری استعمال اور ایک ہفتہ یا دو ہفتہ کے بعد کارسی نوسینم ۳۰، ۲۰۰۔ استعمال کرنا چاہیئے۔

آرسنک آیوڈ ۶۔ رحم میں سرطان (CANCER) کی شروع حالت میں تھوجا ۳۰۔ اگر سرطان کی شروع کی حالت گزر گئی ہو۔ اور آرس آیوڈ سے فائدہ نہ ہو تو آتشک سے پیدا ہوئے سرطان میں بھی یہ فائدہ کرتا ہے۔

روٹا Ø۔ دودھ کی شکر کے ساتھ صرف ایک خوراک دو ہفتہ بعد، ایپا ہوٹرنیم ۳۰۔ (زیادہ اخراج میں) وغیرہ دواؤں کی بھی ضرورت پڑ سکتی ہے (مرض سرطان ملاحظہ ہو)

(ص) میلان رحم۔ رحم کا ٹل جانا۔

(DISPLACEMENT OF THE UTERUS)

بہت زیادہ محنت، بھاری چیزیں اٹھانا۔ بہت دیر تک اکڑو بیٹھنا پاخانہ ہوتے وقت زور لگانا، بچہ جننے کے بعد ہی اٹھ بیٹھنا۔ قبض۔ ہمیشہ جلاب

لینا۔ بہت مجامعت۔ بواسیر، قے۔ کس کر کپڑے پہننا۔ اُچھلنا۔ کودنا۔ اور چوٹ وغیرہ اسباب سے رحم کبھی کبھی اپنی جگہ سے ہٹ جانا۔ اسی کو ناف ٹلنا کہتے ہیں۔ یہ عموماً دو قسم کا ہوتا ہے۔

(۱) اپنی جگہ سے ہٹ کر پیڑو میں رہنا۔

(۲) فرج کے باہر نکل آنا۔ ان دونوں طرف کے ناف ہٹنے کی بیماری میں رحم تو سامنے کی طرف جھک جاتا ہے۔ یا پیچھے کی طرف ہٹ جاتا ہے (یا اُتر جاتا ہے۔)

پیڑو میں درد (رحم جگہ میں) پیشاب، پاخانہ میں تکلیف۔ سیلان الرحم اخراج خون یا کمی خون، بندش حیض، بانجھ پن، وغیرہ اس بیماری کے علامات خاص ہیں۔

اس میں مندرجہ ذیل ادویات مفید و کار آمد ہیں

سیپیا ۱۲۔ اس بیماری کی بہت اچھی دوا ہے۔ آرم میٹ ۳ × سفوف۔ کلکیریا کارب ۱۲ × سفوف۔ بیلاڈونا ۳ ×۔ سیمی سی فیوگا۔ فیرم آیوڈ ۳ × سفوف، سیکیل ۶۔ کاسٹیکم ۳۰۔ سٹینم ۶۔ علامات کے مطابق ضروری ہو سکتی ہیں۔

بہت اُترنا۔ چڑھنا اور گھومنا منع ہے۔ ایسی ترکیب کرنی چاہیئے۔ تاکہ قبض دور ہو جائے اور پاخانہ آسانی سے ہو جائے۔

جن وجوہات سے یہ بیماری اچھی ہوتی ہے ان کو ترک کر دینا چاہیئے صرف ہومیو پیتھی دوا سے یہ بیماری اچھی ہو جاتی ہے کچھ لوگ ہومیو پیتھک دوا کے ساتھ مندرجہ ذیل طریقہ اختیار کر کے بیماری دور کرتے ہیں۔

مریضہ کو نصف بٹھا کر اسکی ران سینہ کی طرف اُٹھا کر اپنی انگلی سے تھوڑا دبا کر اپنی ہتھیلی سے دباتے ہوئے رحم کو اوپر اُٹھا دیتے ہیں۔ اپنی جگہ پر جب رحم پہونچ جاتا ہے تب چند دنوں تک پیسری[1] (PESSARY) پہننا مناسب ہے

---

[1] PESSARY پیسری ایک قسم کا آلہ ہوتا ہے پہننے سے رحم اپنی جگہ سے نہیں ہٹتا۔ اپنے مقام ہی پر رہتا ہے (HODGE'S PESSARY یا (RING PESSARY)

(ط) رحم کے دوسرے علامات

(۱) رحم میں درد، سمی سفیوگا ۳x اور میگنیشیا میوریاٹیکا۔ ۶

(۲) رحم میں آماس:۔ اکثر بہت بچّہ والی (خاصکر بوڑھی) عورتوں کے رحم میں آماکس آجاتا ہے۔ آرم میوریا ۶x۔ سفوف یا سیپیا ۶۔

(۳) رحم میں زیادہ اجتماع خون، بیلاڈونا ۳۔ سبائنا ۳x۔ وراٹرم ورا ئیڈ ۲x۔ اور لیلیم ٹِگ ۶، ۳۰۔

(۴) رحم نکلنا، سیپیا۔ (کچھ خون کے ساتھ) میوریکس، ہیپر یا ۶۔ (زیادہ حیض) کلکیریا کارب ۶، ۳۰ (مزمن بیماری میں زیادہ اخراج) آرم مٹ (مزمن مرض میں رحم سخت (INDURATED) ہوجانے پر) ہیلونی الیس۔ ۰۔ (کمزوری کے ساتھ بانجھ پن اور سیلان الرحم) مرک سول ۶ آیوڈ ۶۔ ہائیڈرو کوٹائیل ۱x۔ (۵) رحم سڑنا (GANGRENE) آرس ۶۔ کاربوویج ۶۔ ۳۰۔ سیکیل ۳۔ ۳۰۔ یا کریا زوٹ ۶۔

(۶) رحم سے اخراج خون، رحم، کا ادرار حیض ملاحظہ ہو۔

(۲) امراض خصیۃ الرحم

(DISEASES OF THE OVARIES)

خصیۃ الرحم کی بیماریوں میں چار مخصوص امراض کا بیان ترتیب وار مندرجہ ذیل ہے۔
(ا) سوزش خصیۃ الرحم (ب) ورم خصیۃ الرحم (ج) عصبی درد خصیۃ الرحم (د) خصیۃ الرحم میں دانے (س) خصیۃ الرحم کے دوسرے علامات۔

سوزش خصیۃ الرحم

(OVARITIS)

یہ مرض دو قسم کا ہوتا ہے۔ حاد اور مزمن، چوٹ لگنا۔ تیز مسلی حیض کے وقت سردی لگنا یا جماعت کی وجہ سے حیض بند ہو جانا وغیرہ۔
اسباب سے سوزش حاد۔ خصیۃ الرحم پیدا ہوتا ہے ران کے جوڑ کے کچھ اوپر۔ (پیٹ کے خوب اندر) درد اور بڑا ہٹ! دبانے یا حرکت کرنے سے بڑھنا بخار، قے! جماع کی خواہش وغیرہ اس مرض کے خاص علامات ہیں۔

لہ اسی لئے اس ملک میں حالت میں روز نہانا اور جماع کرنا ممنوع ہے

علاج حاد سوزش

ایکونائٹ ۳۰، ۲ x. سردی لگنے کی وجہ سے حیض بند ہو کر سوزش پیشاب میں بہت تکلیف. ایپس ۶- دائیں خصیۃ الرحم کی سوزش، ڈنک مارنے کی طرح درد۔ تھوڑا پیشاب. پیاس ندارد؛ لیکےسس ۶- بائیں جانب کی خصیۃ الرحم کی سوزش مواد نہ۔ مقام رحم میں مواد؛ دباؤ برداشت نہ ہونا۔ یہاں تک کہ کپڑا لگنے سے تکلیف۔ دوسری دوائیں:۔ بیلاڈونا ۳ x (خاصکر سوئی چبھنے کی طرح درد ہونے پر) مرک کار ۶، پلس ۶- ہیمی میلس ۶- کالوسنتھ ۶ فیرم فاس ۱۲ x۔ فوف وغیرہ ادویات علامات کے مطابق استعمال کرنا چاہیئے۔

علاج سوزش مزمن:۔

کونیم ۶- خصیۃ الرحم سخت (یعنی مواد نہ پڑنے تک) تھوڑا خون حیض نکلنا۔ اور بانجھ پن۔ خصیۃ الرحم کی سختی۔ اگر کونیم سے نہ اچھی ہو تو پلاٹینا ۶- گریفائٹس ۳۰- تھوجا ۶- (خاصکر بائیں خصیۃ الرحم کے سخت ہونے پر۔

آرم میٹور ۳- سفوف۔ بیلیم ۶ کالکیریا فاس ۶- یا سیمی سفیوگا ۳۰- دینا چاہیئے۔ لیکسس ۶- خصیۃ الرحم میں مواد پڑنا۔ ڈاکٹر ہیوز کی رائے سے صرف لیکسس پر اس پھوڑے میں جس میں مواد بھرا ہو۔ بھروسہ کرنا چاہیئے۔ لیکن ہیوز کی رائے ہے کہ مواد پیدا ہونے کا اندیشہ ہو تو مرک کار؛ مواد پیدا ہونے پر؛ ہیپر اور سلکا اور مریضہ بہت مواد نکلنے کی وجہ سے بہت کمزور ہو گئی ہو تو چائنا یا فاسفورک ایسڈ دینا بہتر اور مناسب ہے۔

یہ ادویات ۶- طاقت کی کام میں لائی جا سکتی ہیں۔

جریان کے ساتھ سوزش خصیۃ الرحم۔

نائیٹرک ایسڈ ۶- ۳۰- آرم میٹ ۳- ۲۰۰- پلس ۳- ؛ ۳۰- مرک سول ۶- داگر پہلے پارہ کام میں نہ لایا گیا ہو۔ تھوجا ۳۰ ؛ ۲۰۰۔

اصول:۔ آرام کرنا اور ہلکی غذا کھانا مناسب ہے۔ مجامعت منع ہے۔ خشک سینکنے (DRY FOMONTATION) سے درد کی تکلیف کم ہو جاتی ہے۔

(ب) استسقا خصیۃ الرحم (OVARIAN DROPSY)

پانی کی طرح مواد بھرا آماس۔ (استسقا) کبھی کبھی خصیۃ الرحم میں پیدا ہو جاتا ہے۔ اسی کو خصیۃ الرحم کا آماس کہتے ہیں۔ مریضہ کے جسم میں بوجھ معلوم ہونا۔ پیٹ میں آماس (بالکل ایسا معلوم ہو گویا حمل ہے۔) پاخانہ۔ پیشاب! سانس میں تکلیف! پستان میں دودھ! جمع ہونا وغیرہ علامات کی طرح ظاہر ہوتے ہیں۔

علاج:۔ اے پس ۳۔ اور آیوڈ ۶۔ اس کی خاص دوائیں ہیں۔

اے پس ۳۔ خصیۃ الرحم میں ڈنک مارنے کی طرح درد۔ پیٹ پھولا۔ تھوڑا پیشاب۔ پیاس کی کمی وغیرہ علامات ہیں۔

آیوڈم ۳۔ دائیں خصیۃ الرحم سے رحم تک چبھونے کی طرح درد۔ ایسا معلوم ہونا۔ گویا فرج کے راستہ سے سب باہر نکل جائیگا۔ زخم پیدا کرنے والا سیلان الرحم! خصیۃ الرحم، اور دونوں پستان خشک۔

آرم میور نیٹرونیٹم ۳× پلاٹینا ۳۰۔ کیلی بروم ۱×۔ سفوف۔ آرسے نکم ۶۔ اور گریفائٹس ۶۔ لیکیسس ۶۔ سیکیل ۳۔ لائیکو پوڈیم ۶۔ ۳۰! زنکم میٹالیکم ۶۔ کی بھی کبھی کبھی ضرورت پڑتی ہے۔

(ج) دردِ عصبی خصیۃ الرحم (OVARALGIA)

یہ عصب سے پیدا ہوئی تکلیف ہے اس کا سبب خصیۃ الرحم کا ورم وغیرہ نہیں ہے۔ یکایک درد پیدا ہو کر چاروں طرف پھیل جاتا ہے۔ قے نفخِ شکم! تپکن قلب! پیشاب کم آنا۔ اس مرض کی خاص علامت ہے۔

علاج:۔ ناجا ۶۔ اس مرض کی اچھی دوا ہے۔ صرف اسی پر بھروسہ کر کے بہت سی مریضہ شفایاب ہوئی ہیں۔ درد قولنج کے حملہ کی حالت میں اٹروپیا ۳× سفوف۔ اور نوبت نہ ہونے کے وقت زنکم! ویلیریانہ ۳× دے کر ڈاکٹر لڈلام نے بہت سے مریضوں کو فائدہ پہونچایا ہے۔

اسٹے فی سیگریا ۶۔ دماغی تحریک سے پیدا ہوئی بیماری میں بہت فائدہ کرتا ہے۔ اگر ٹھیک ٹھیک نہ معلوم ہو کر درد عصبی ہے یا سوزشی تو جیلس ۲×۔ کالوسنتھ ۶۔ میگنیشیا فاس ۳× ۱۲× سفوف (گرم پانی کے ساتھ) استعمال کرنی چاہیئے۔ (جماع اور دماغی تحریک منع ہے۔)

(۵) خصیتہ الرحم میں رسولی (OVARIAN TUMOURS)

خصیتہ الرحم میں کبھی کبھی پھوڑا ہوتا ہے۔ خصیتہ الرحم میں بے حد تکلیف۔ سیلان الرحم، بخار، وغیرہ علامات ہونے میں پیٹ بڑا ہو جاتا ہے کبھی کبھی استسقا اور رحم، اپنے مقام سے ہٹ جاتا ہے۔ مرض آہستہ آہستہ بڑھتا ہے۔ مناسب وقت پر علاج نہ ہونے سے مریضہ مرجاتی ہے۔

بیلاڈونا ۳، آیوڈ، اے پس ۳۰۔ کیلی بروم ۱x، بیکیل ۱۔ کالوسنتھ ۳۔ لیکےسس ۳۔ آرم میوز نیٹرونیٹم ۲۔ وغیرہ علامات کیمطابق دینا چاہیئے۔

(۳) خصیتہ الرحم کے دوسرے علامات

(۱) خصیتہ الرحم کا مقام سے ہٹ جانا۔ بیو فو ۶۔ کونیم ۶۔

(۲) خصیتہ الرحم میں سرطان (CACER) آرس ۳x۶۔ کریازوٹ ۶۔ لیکےسس ۳۰۔ وغیرہ ادویات مفید وکارآمد ہے۔

(۳) خصیتہ الرحم میں سختی۔ (مزمن حالت میں آرم میور نیٹرونیٹم بچہ ۳x۔ سفوف۔ پلاٹینم ۶۔۳۰۔ گریفائٹس ۶۔ ۳۰۔ (کمی حیض کے ساتھ خصیتہ الرحم کی سختی)

(۴) خصیتہ الرحم کا موٹا ہو جانا (HYDATID) مرک ۳۰۔ کینتھرس ۶۔

(۵) خصیتہ الرحم میں درد، سیمی سفیوگا ۳۔ (شروع جوانی میں خصیتہ الرحم میں درد۔ ناجا ۳۔ (خراش لگنے کی طرح تیز درد) ہیمی میلس ۳x۔ (خصیتہ الرحم میں درد۔ آماس تشنج حیض کے وقت تکلیف بڑھنا۔ زیادہ ادرار حیض۔ حالت حمل یا زیان۔ کینتھرس ۳۔ جلن کے ساتھ درد۔ زیلیم ٹگ۔ ۳۰۔ (خاص کر بائیں خصیتہ الرحم میں درد۔ رحم میں بچہ جننے کی طرح درد۔ (آلات تناسل کی تحریک) میلس ۳۔ (کمی حیض کے ساتھ خصیتہ الرحم میں درد، اور سوزش، پلیڈیم ۶۔ دائیں خصیتہ الرحم میں درد، دبانے سے کم ہونا، لیکسس ۶ (خصیتہ الرحم میں درد۔ رحم میں بچہ جننے کی طرح درد، رحم کا منہ کھلا معلوم ہونا۔) اے پس، ڈنک مارنے کی طرح درد، کالوسنتھ ۳x۶۔ (خصیتہ الرحم کا قولنجی درد۔) ہیپر ۶۔ (خصیتہ الرحم میں درد اور حس ہونا۔ دائیں خصیتہ الرحم کے امراض میں،۔ بیلاڈونا ۳۔ کلکیریا کارب ۶۔ سیپیا ۶۔ لائیکو ۱۲۔ ۱۔ اے پس ۳۔

(۷) دبائی خصیتہ الرحم کے امراض میں: لیکسس. لیلیم ٹک. ۳۰ کیلی کارب ۲،۶ اسٹرامونیم ۶.
(۸) خصیتہ الرحم کے امراض میں: کونیم ۳ x۔۶ (کسی حیض یا دیر سے حاملہ ہونے پر۔)
پلاٹینم ۶۔۳۰ (مزمن مرض میں: ورم یا تحریک کے ساتھ زیادہ حیض ہونے میں)
آرمیورنیٹز ۳ x۔ (مزمن مرض میں خصیتہ الرحم سخت رہنے پر۔)

(۴) فرج کی بیماریاں

(DISEASE OF THE VAGIN)

فرج کی بیماری میں مندرجہ ذیل امراض کا بیان کیا جائے گا۔ (ا) فرج کی سوزش (ب) فرج کا تشنج (ج) فرج کا بند ہونا (د) فرج کا باہر نکل آنا (س) فرج میں خارشت (ص) فرج کے دوسرے امراض

فرج کی سوزش

(VAGINITS)

فرج کا رنگ سرخ، گرم، آماس۔ درد ہو کر مواد نکلتا ہو۔ اور اس کے ساتھ ہی اگر پیشاب ہونے کے وقت تکلیف رہتی ہو اور فرج میں کھجلی ہو تو سوزش فرج سمجھنا چاہیئے۔ مرض سوزاک کا مواد نکلنا۔ زیادہ مجامعت، زنا بالجبر، ولادت کے وقت چوٹ، خون خراب ہونا۔ فرج میں کرم کا داخل ہونا۔ سردی لگنا وغیرہ اسباب سے فرج کی سوزش ہوتی ہے۔ اس مرض میں اکثر حیض بند ہونا۔ یہ مرض دو قسم کا ہوتا ہے۔

(۱) حاد سوزش فرج (۲) مزمن سوزش فرج

حاد سوزش: جاڑے کے ساتھ بخار۔ کمر دان۔ اور چوتڑ میں بوجھ معلوم ہونا۔ اور درد۔ فرج سے بلغم نکلنا۔ تقطیر البول وغیرہ

علاج: سردی سے سوزش ہونے پر ایکونائٹ ۳ x۔ اس کے بعد مرکیوریس ۳۔ فائدہ کرتا ہے سوزاک سے پیدا ہونے پر سیپیا ۲: اور چوٹ سے پیدا ہونے پر آرنکا ۳۔ استعمال کرنا چاہیئے۔ پیشاب کی تکلیف اگر زیادہ ہو کینتھرس ۳ x ۶۔ دینا چاہیئے۔

مریضہ کو کسی حالت میں چار یا پانچ روز تک بستر سے نہ اٹھنا چاہیئے۔
مزمن سوزش فرج میں: فرج کے اندرونی بلغمی جھلی میں نیلگوں سرخ

رنگ کی کھجلی پیدا ہوتی ہے۔ فرج کا ڈھیلا ہو جانا۔ اور اس سے سفید، پیلا، مختلف رنگ کا زیادہ پانی نکلنا مزمن سوزش کے علامات ہیں۔

اس میں مندرجہ ذیل ادویات مفید و کارآمد ہیں۔

مرکیورسیس ۳۔ اور سیپیا ۲x سفوف۔ ڈاکٹر جوسوکی رائے ہے کہ مزمن سوزش کی یہ دونوں مخصوص دوائیں ہیں۔

بوریکس ۲x سفوف۔ بہت زیادہ مواد نکلنا۔

نائیٹرک ایسڈ۔ مواد جلن۔ اور زخم ہونے پر یا پھنسیاں رہنے پر، یا پارہ سے زیادہ نقصان ہونے پر کلکیریا ۶۔ ہیپس ۶۔ کریوزوٹ ۶۔ اگنیشیا ۲x۔ سوزش کے ساتھ ہسٹریا) اور سلفر ۳۔ بیچ بیچ میں ضروری ہوتے ہیں۔

(ب) فرج کا تشنج

(VAGINISMUS)

کسی کسی نوجوان عورت کی فرج تنگ رہنے کی وجہ سے اور اس کے ڈھکنے والی جھلی (HYMEN) میں قوت حس کی زیادتی (HYPERAESTHESIA) ہونے پر، چاروں طرف کے عضلات یکایک سکڑ جاتے ہیں۔ اسی کو فرج کا تشنج، یا سکڑ یا کہتے ہیں۔ مجامعت کے وقت مرد کا آلہ تناسل فرج میں جا نہیں سکتا۔ اور عضلات میں تشنج پیدا ہو کر شدت کا درد ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ مریضہ اکثر بے ہوش ہو جاتی ہے۔

شادی کے بعد بہت سی دلہنیں اسی لئے سسرال جانا نہیں چاہتیں۔ ان کے گھر والوں کو اس کا اصلی سبب معلوم کرنا چاہیئے۔

سلکا ۶۔ نکس وامیکا ۶۔ بیلاڈونا ۶۔ اور اگنیشیا ۶۔ اس مرض کی خاص دوائیں ہیں۔ اگر جسم میں کسی طرح سیسہ کا زہر (LEAD POISON) پہونچ گیا ہے تو پلمبم ۶۔ دینا چاہیئے۔

ایک ٹب میں مریضہ کو بٹھا کر کمر تک گرم پانی بھر دیا جائے اور مریضہ کچھ دیر تک بیٹھی رہے تو فائدہ ہوگا۔

مرض جب تک بالکل اچھا نہ ہو جائے اسوقت تک مجامعت کی ممانعت ہے

(ج) فرج کا بند ہونا (IMPERRORATE HYMEN)

فرج کا منھ بند رہنا یا پردۂ بکارت (HYMEN) سخت رہنا۔ یا اس میں سوراخ ہونے کا نام فرج کا بند ہونا ہے۔

(۱) ؛ ہانہ فرج کا اندرونی حصہ بند رہنے پر یا پردۂ بکارت سخت رہنے پر۔ بھی ادرار حیض میں کسی قسم کا نقص نہیں ہوتا۔ صرف فرج میں مرد آلات تناسل داخل نہیں کر پاتا۔ اسلئے جب تک مرد کا ساتھ نہیں ہوتا۔ اس وقت تک عورتوں کو اس بیماری کا پتہ کچھ بھی نہیں چلتا۔ نہ ان کو کسی قسم کی تکلیف ہی محسوس ہوتی ہے۔ انگلی یا مرد کے آلہ تناسل کے دباؤ سے یہ جھلی آسانی سے پھٹ جاتی ہے۔ اگر آسانی سے نہ پھٹے تو نشتر لگوانے کی ضرورت پڑتی ہے۔

(۲) اگر پردۂ بکارت میں سوراخ نہ ہو تو ادرار حیض میں رکاوٹ ہوتی ہے اس کا وقت پر علاج کرنا مناسب ہے۔

سلائی (Probe) سے سوراخ کر دینے پر ادرار حیض ہونے لگتا ہے۔ لیکن مجامعت کے لئے متذکرۂ بالا ترکیب کام میں لانی چاہیئے۔

(د) خروج فرج (PROLAPSUS VAGINAE)

خروج رحم کے ساتھ کبھی کبھی فرج بھی نکل پڑتی ہے اسکو خروج فرج کہتے ہیں مبرز میں سخت پاخانہ جمع ہونا۔ یا مثانہ میں آماس ہونا یا تکلیف دہ سیلان الرحم کے درد کے بعد فرج باہر نکل پڑتی ہے۔

یہاں میں بوجھ معلوم ہونا اسکی خاص علامت ہے۔

اسٹیم ۶۔ اور کریازوٹ ۶۔ اس بیماری کی خاص دوائیں ہیں۔

سیپیا ۳۰۔ (مقعد میں ایسا بوجھ محسوس ہوتا کہ پیٹ کی سب چیزیں باہر نکل پڑیں گی) آرنکا ۳x۔ (چوٹ یا جماع کی وجہ سے مرض ہو)

مرک سول ۶۔ بیلاڈونا ۳۔ لیکسس ۶۔ سلفر ۳۰۔ لے بیس ۶۔ کی کبھی کبھی ضرورت پڑتی ہے۔ یہ سب نہایت مفید اور کارآمد دوائیں ہیں۔

کچھ دیر تک ٹھیس لگا کر سونا چاہیئے۔ وٹل پنڈرہ منٹ بعد ٹھنڈے پانی میں بیٹھنے سے فرج آسانی سے اندر چلی جاتی ہے۔

(۲) خارش فرج (PRURITUS VULVAE)

جسم کمزور ہو جانے سے فرج کے بیرونی حصہ میں مختلف قسم کی پھنسیاں پیدا ہو کر بہت تکلیف دہ کھجلی ہو جاتی ہے اسی کو خارشت کہتے ہیں۔

جلن پیدا کرنے والی ناقابل برداشت کھجلی اور پھنسیاں، اگرم معلوم ہونا۔ بواسیر: بے حد کھجلی، رات میں زیادتی۔ برقان: سفید دست وغیرہ پانی بھری پھنسیاں یسٹرن شروع ہو۔

کلیڈیم ۶۔ مرکیورتیس ۶۔ نائیٹرک ایسڈ ۳۰۔ لائیکو ۱۲۔ کاربو وج ۳۔ نیٹرم میور ۳۰۔ نکس وامیکا ۶۔ سیپیا ۱۲۔ پٹرولیم ۶۔

ماؤف مقام ہمیشہ صاف رکھنا چاہیئے۔ کلینڈیولا Q۔ ایک حصہ پانی دس گنا دونوں کو ملا کر فرج کو دو تین مرتبہ روزانہ دھو ڈالنا چاہیئے اس کے بعد کلینڈیولا Q کے ساتھ صاف روئی میں لت کر کے فرج میں رکھ دینا اچھا ہے۔ فرج میں کانٹے کی طرح بال ہوں تو انہیں پہلے نکال کر تب دوا لگانا چاہیئے۔

(۳) فرج کے دوسرے امراض

(۱) فرج میں دانے: کاربوانی ۳۰۔ کاربو وج ۶۔ ۳۰۔ آرسنک ۶۔ کریازوٹ۔

(۱) فرج سے ریاح کا اخراج: برومیم ۳۔ ۳۰۔

(۳) فرج میں دانے دار رسولی ہونے پر برائٹا کارب ۶۔ سلکا ۳۰۔ سیپیا ۶۔ سلفر ۳۰ یا کیلک کارب ۶۔

(۴) فرج کے پھوڑے سے خون ہونے پر: کیگٹس۔ کیکٹائی ۲۔ ناقابل برداشت درد۔ آرنکا ۳۔ چوٹ یا جماع کی وجہ سے اخراج خون۔ میلس ۳۔ (اخراج ہمیشہ بدلتا رہے) فاسفورس ۶۔ لیکسس ۶۔ کریازوٹ ۶۔

(۵) فرج کی سوزن۔ آرس ۶۔ بیلاڈونا ۳۔ لیکسس ۶۔

(۶) فرج کی سختی۔ بیلاڈونا ۳۔ کونیم ۶۔

(۷) فرج میں ناسور۔ سلفر ۳۰۔ کیلک کارب ۶۔ لائیکو ۳۰۔ سلکا ۶۔ ہیپر سلفر ۶۔ آرم مٹ ۶۔ تھوجا ۳۰۔ سیپیا ۳۔ لیکسس ۶۔

(۸) فرج کے ارد گرد بوجھ یا دباؤ محسوس ہونا اور اس کے ساتھ بہت درد۔ اور تشنج۔ سلکا ۶۔۳۰۔

(۹) مجامعت کے وقت فرج میں سخت تکلیف۔ اسٹافی سیگریا ۳۰۔۳۰۔

(۱۰) فرج میں زیادہ ہونا ایلیومینا ۳۔ ۲۰۰۔ (فرج میں بہت تشنج اور مختلف قسم کے آماس کی وجہ سے اس کا سکڑا رہنا) کا داخلی استعمال اور ہمی میلس Q۔ (ایک ڈرام ایک آونس پانی کے ساتھ) کے لوشن میں ملائم کپڑوں کے ٹکڑوں کو بھگو کر رات میں سونے کے وقت فرج میں رکھ لینا۔ اور صبح نکال کر پھینک دینا مناسب ہے۔

(۵) بانجھ پن (STERILITY)

عورت میں بچہ پیدا کرنے کی طاقت کا نہ ہونا ہی بانجھ پن کہلاتا ہے۔

عورتوں کے آلات تناسل میں (یعنی خصیتہ الرحم یا فرج میں) مندکرہ بالا بیماری ہونے سے لڑکا نہیں پیدا ہوتا۔ اگر اچھی طرح علاج کیا جائے تو بیماری اچھی ہونے پر بچہ ہو سکتا ہے۔

کبھی کبھی مرد کی خرابی سے یا عورت کے آلات تناسل خوب مضبوط ہونے کی وجہ سے بانجھ ہو جاتی ہے۔ ایسے موقعہ پر دوا کھلانے سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا لیکن متذکرہ بالا اسباب میں سے کوئی بھی سبب نہ ہونے پر مندرجہ ذیل دوائیں استعمال کرانا چاہیئے۔ کونیم ۳۔ بانجھ پن دور کرنے کی بہت اچھی اور کامیاب دوا ہے (خاصکر خصیتہ الرحم کی کمزوری یا کمزوری کی وجہ سے بانجھ پن ہو۔) تھوڑا خون نکلنا اور دونوں پستان میں درد۔

بوریکس ۶۔ جس بانجھ پن میں تیز سیلان الرحم بھی ہو۔

آیوڈ ۶۔ (ریشہ دان سکڑے رہنے پر) سیپیا ۳۰۔ فاسفورس ۳۰۔ آرم ۳۰۔ نیٹرم میور ۳۰۔ کی بھی کبھی کبھی ضرورت پڑ سکتی ہے۔

اصول:۔ بہت دنوں کے ناغہ کے بعد جماع کرنا چاہیئے۔ اگر مرد کی خرابی کی وجہ سے بچہ نہ ہوتا ہو تو مرد کو بھی کونیم ۳۔ یا آیوڈ ۶۔ استعمال کرنا چاہیئے۔

(مرض نامردی ملاحظہ ہو۔)

(۶) امراض پستان (DISEASES OF THE BREAST)

(۱) درد پستان (PAIN)

حالت حمل یا سیلان الرحم کے علاوہ کبھی اکثر دونوں پستان میں درد ہو جاتا ہے۔ یہ درد وجع مفاصل کی وجہ سے یا اعصاب کی خرابی سے ہوتا ہے۔

کونیم۔ ماہواری کے پہلے دونوں پستان میں درد۔ یا کمی خون حیض

سنگیونیریا ۲x۔ دائیں پستان میں اتنا درد کہ ہاتھ نہ اٹھایا جائے۔ نہ سانس لی جائے۔ (کنواری غیر شادی شدہ) لڑکیوں کے پستان میں دھاصکر بائیں پستان میں) بہت درد ہونے میں، سیمی سفیوگا ۳x حیض ہونے کے ایک ہفتہ پہلے سے پستان میں درد، اور زیادہ خون حیض ہونے پر، کلکیریا کارب ۲۰۰۔۶ پستان میں درد کے ساتھ کے ادرار حیض کی علامت فیٹ لکس ۳۔

پستان میں درد کے ساتھ سیلان الرحم میں سیانوتھس ۱x-۲۰۰۔

پستان میں زخم ہونے کو ہو، آرنکا ۳x۔ زخم ہونے پر سلفر ۳

وجع مفاصل سے پیدا ہوئی بیماری میں، اینی کیولس ۲x

بچہ جننے کے بعد امراض پستان: پستان میں تکلیف، ملاحظہ ہو۔

(ب) پستان میں پھوڑا (ABSCESS)

بیلاڈونا ۳x۔ (پھوڑا ہونے کی علامت میں) پستان سخت: سرخ پھولنے اور ان میں درد۔ برایونیا ۳x۔ بیلاڈونا کے علامات کی بہ نسبت پستان زیادہ کڑے۔ بہت تکلیف۔

فائی ٹولکا۔ اگر برائی اونیا سے دو دن تک فائدہ نہ ہو، فائی ٹولکا θ۔ (دس جاگنے گرم پانی کے ساتھ) کا خارجی استعمال۔

ہیپر سلفر ۶x۔ مواد پیدا ہونے پر السی کی پولٹس یا گرم کیلنڈیولا θ۔ (دس قطرے ایک آونس پانی کے ساتھ) کا خارجی استعمال۔

سلکا۔ ۳۔ پھوڑے کے بعد زخم (SINUS) امراض پستان کی سوزش، اور پستان، کی گھنڈی میں زخم ملاحظہ ہو۔

پستان میں دانے یا رسولی (FUMOUR)

فائی ٹولکا ۳x۔ مزمن رسولی کی اچھی دوا ہے
خارجی استعمال۔ فائی ٹولکا Φ ایک حصہ دس گنے پانی سے ساتھ ملاکر پستان پر پٹی ترکرکے باندھ دینا چاہیئے۔

(د) سرطان پستان (CANCER)

ہائڈراسٹس ۱x۔ یہ سرطان کی ایک اچھی دوا ہے۔ ہائڈراسٹس Φ۔ (ایک ڈرام چار آونس پانی میں ملاکر) کے لوشن خارجی استعمال کرنا چاہیئے۔
آرسنک ۳۔ یا آرسنک آیوڈ ۳x۔ اس مرض کی یہ دوسری اچھی دوا ہے
کونیم ۳۔ یا سائیکیوٹا ۳۔
اگر آرسنک کے دو ماہ تک استعمال کرنے سے بھی فائدہ نہ ہو۔
امراض ورم پستان' پھوڑا یا امراض ابھار' اور سرطان ملاحظہ ہو۔

(۷) ورم ریڑھ (SPINAL IRRITATION)

جسم دبلا ہوکر خاص کر ریڑھ کے مقام میں بہت درد ہوتا ہے۔ اسی کا نام ورم ریڑھ ہے۔ اس مرض کی خاص علامت یہ ہے کہ درد کی جگہ کو دبانے سے درد اور بھی بڑھ جاتا ہے۔
آرنکا ۳۔ چوٹ کی وجہ سے ورم۔ رسٹاکس ۶۔ پتی کے ساتھ درد۔
سیمی سفیوگا ۶۔ رحم کی کسی بیماری کے ساتھ ورم۔
آرسنک ۶۔ عصبی درد کے ساتھ ورم
ٹلیوریم ۶۔ سکیل ۶۔ پکرک ایسڈ ۲۰۰۔ ایگاریکس ۶۔ آرجنٹ نائی ۶۔ لیکوجاب ۳۔ سلکا ۳۰۔ وغیرہ کی بھی کبھی کبھی ضرورت ہوسکتی ہے۔

اصول: تھوڑے گرم پانی سے پیٹھ دھو ڈالنا چاہیئے۔ اور کھلی ہوا بھی بہت مفید ہے۔ حرام مغز کی تحریک' ملاحظہ ہو۔

دمچی کی ہڈی کا درد (COCCYCODYNIA)

دمچی کی ہڈی کے عضلہ اور تشنج میں کبھی کبھی اعصابی (NEURALGIA) درد کی طرح درد ہوتا۔ اسی کو دمچی کا درد کہتے ہیں۔ اٹھتے بیٹھتے اور پاخانہ جانے میں درد ہوتا۔ اس مرض کی خاص علامت ہے۔ چوٹ وغیرہ کے

سبب سے یہ مرض پیدا ہوتا ہے۔

علاج:۔ چوٹ کی وجہ سے ہو تو آرنکا ۳×۶×۔ یا روٹا ۳× فائدہ کرتا ہے اگر چوٹ کی وجہ سے درد نہ ہو تو فاسفورس ۶۔ یا لیکسس ۶۔ استعمال کرنا چاہیئے۔ بیٹھے رہنے کے بعد اگر کھڑے ہونے پر درد ہو تو لیکسس ۶۔ ۳۰۔ زیادہ فائدہ کرتا ہے۔ حرام مغز کی بیماری، کے باب میں، ورم ہڈی دمچی، ملاحظہ ہو۔

عورتوں کے امراض آتشک، سوزاک، وغیرہ کے لئے ہماری کتاب موسومہ جنیندریہ کے روگ، ملاحظہ ہوں۔

حمل اور ولادت (PREGNANCY LABOR)

عورتوں اور مردوں کے آلات تناسل کے ملاپ کی وجہ سے عورتوں کے حمل میں اولاد پیدا ہوتی ہے۔ یہ اولاد دس ماہ اور دس دن تک حمل میں رہتی ہے جس کے بعد ماں پیدا کرتی ہے۔ معالج کے علاوہ عوام اس قدر جانتے ہیں کہ اس طرح دس ماہ حمل میں رہ کر اولاد پیدا ہوا کرتی ہے۔ اس سے زیادہ وہ کچھ نہیں جانتے۔ بہت اولاد کے والدین کو بھی ان سے پوچھنے ہی پر معلوم ہوتا ہے کہ اگر انھوں نے اتنی اولاد پیدا کی ہے۔ لیکن خداوند عالم کے بچہ پیدا کرنے کی قدرت کے بارے میں کچھ علم نہیں ہے۔ اس میں کوئی شبہہ نہیں ہے کہ اس کا علم نہ ہونے پر اولاد پیدا کرنے میں کوئی نقص نہیں پڑتا۔ لیکن یہ ضرور ہوتا ہے کہ اس کے متعلق علم نہ ہونے پر ایشور کے دنیا پیدا کرنے کی قدرت کا بہت بڑا بھید، ان کو معلوم نہیں ہے۔

اس قدرتی راز کے متعلق علم ہونے پر قدرت کے پیدا کرنے کا راز سمجھ میں آجاتا ہے۔ اور معبود کے سامنے خود بخود سر تسلیم خم ہو جاتا ہے۔

صرف اولاد پیدا کرنا ہی والدین کے فرض کا نقطۂ نظر نہیں ہے۔ اولاد پیدا کرنے کے قبل ہر ماں باپ کو اولاد پیدا کرنے کا راز اور اس کی پرورش کا طریقہ جاننا ضروری ہے۔ ذمہ دار شخص کو سمجھ لینا چاہیئے کہ اگر ان کی ناواقفیت کی وجہ سے ماں کے بے وقت جننے کی وجہ سے ماں ہلاک ہو یا اولاد کی موت ہو جائے۔ یا ایسی اولاد پیدا ہو جسکے عضو کم ہوں یا زیادہ تو اس کی

مضامین مختصراً بتانے کی کوشش کریں گے۔ ورنہ یہ مشکل بات آسانی سے سمجھ میں نہ آوے گی۔ مرد کے آلۂ تناسل کا نام قضیب ہے۔ اور عورت کے آلۂ تناسل کا نام فرج ہے۔ مرد کے آلۂ تناسل کا مددگار ایک عضو ہے جس کا نام بیضہ یا فوطہ ہے۔ جس میں انڈے کی طرح کی چیز بھری رہتی ہے۔ اور تھیلی کی طرح ایک چمڑا اٹکا رہتا ہے۔

بیضہ میں مرد کے کیڑے رہتے ہیں۔ یہ کیڑے دُم دار اور متحرک ہوتے ہیں۔ دُم ہی کی وجہ سے ان میں حرکت پیدا ہوتی ہے۔ یہ کیڑے عام طور سے آنکھ سے نہیں دکھائی دیتے۔ ٹیکراسکوپ نامی آلہ کی مدد سے فوراً کی نکلی ہوئی منی کی جانچ کرنے پر یہ منی کے کیڑے اور اس کی حرکت دکھائی دیتے ہیں۔ یہ منی، ماءِ آب زلال (ALB MEN) میں (جو بیدار سفید چیز ہوتی ہے) تیرتا رہتا ہے۔ عورت اور مرد کے مجامعت کے بعد یہ منی بیضہ سے نکل کر قضیب کے راستہ سے فرج میں گرتی ہے۔ عورت کے فرج سے یہ اپنی حرکت کی وجہ سے دہانہ رحم کے راستہ سے رحم میں اور بعدہٗ ترتیب وار یوقان میں چلا جاتا ہے۔ اور وہاں سے عورت کے انڈے سے مل جاتا ہے۔ ملنے کے بعد مرد کی منی کے کیڑے کی دم ٹوٹ جاتی ہے۔

جوانی آنے کے پہلے مرد کا قضیب اور بیضہ اچھی طرح طاقتور نہیں ہوتا۔ یا بیضہ میں منی یا مرد کے بیضہ میں پورے طور سے یعنی بیضہ کا طاقتور دانہ نہیں پیدا ہوتا۔ جوانی جیسے آتی جاتی ہے۔ ویسے ویسے منی اور منی کے کیڑے بیضہ میں جمع ہو جاتے ہیں۔ مرد کے بیضہ میں بلا تعداد کیڑے رہتے ہیں۔ تعجب کی بات تو یہ ہے کہ جانچ کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ ایک مرتبہ جمع میں جتنی منی نکلتی ہے۔ اس میں یہ کیڑے دنیا کی آبادی کا ساتواں حصہ رہتے ہیں۔ لیکن مرد کا ایک ہی کیڑا عورت کے ایک ہی انڈے سے مل سکتا ہے کیونکہ عورت کے ہر بار حیض ہونے کے ساتھ ہی ساتھ صرف ایک ہی انڈا پختہ ہو کر عورت کے خصیۃ الرحم سے نکلتا ہے۔

یہ پہلے ہی بتایا گیا ہے کہ عورتوں کے آلۂ تناسل کو فرج کہتے ہیں۔ مردوں میں خصیہ کے نام کے جس طرح دو بیضہ ہیں۔ اسی طرح عورتوں میں دو بیضہ ہوتے

ہیں۔ اس کو خصیۃ الرحم (OVARY) کہتے ہیں۔ فرق اتنا ہے کہ مردوں کے دونوں خصیہ ایک چمڑے کی تھیلی میں قضیب کے نزدیک لگے رہتے ہیں لیکن عورتوں کے دونوں خصیۃ الرحم میں رحم کے دونوں طرف رہتے ہیں۔ یہ باہر سے دکھائی نہیں دیتے لیکن عورت کو اگر صبح کے وقت خالی پیٹ چت لٹا کر اسکے بائیں جانب کھڑے ہوں، پیڑو کو دبا کر دکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ وہاں انڈے کی طرح دو چیزیں ہیں۔ یہ کام بھی تجربہ کار آدمی کر سکتا ہے۔ عوام اس کا فیصلہ نہیں کر سکتے۔

عورتوں کے خصیۃ الرحم کی بابت معلوم کرنا ہی بہت مشکل ہے۔

عورتوں میں رحم، نام کا ایک عضو ہے۔ جو مردوں میں نہیں ہوتا۔ یہ فرج کے آخری حصّہ کے ٹھیک اوپر کی طرف ہے۔ رحم دیکھنے میں بہت کچھ گھیرا۔ کدو یا امرود کی شکل کا ہوتا ہے اس کا کچھ پتلا حصّہ نیچے کی طرف اور موٹا حصہ اوپر کی طرف رہتا ہے اور کچھ سامنے کی طرف جھکا رہتا ہے۔ آخری سرا پکڑنے پر رحم کی موجودگی کا بہت کچھ پتہ لگ سکتا ہے۔ رحم پھیلنے اور سکڑنے والے عضلہ سے بنا ہے۔ اس کا اندرونی حصہ کچھ کھوکھلا رہتا ہے اور بلغمی جھلی کے ذریعہ ہڈی سے اور ایک چھوٹے سوراخ کے راستہ سے فرج سے ملا رہتا ہے۔

رحم کے بالائی حصہ یعنی چوڑے حصّہ کو جسم رحم، پتلے حصہ کو گردن رحم۔ اور جہاں یہ فرج سے ملا رہتا ہے اسکو دہانہ رحم، کہتے ہیں۔ چونکہ یہ سکڑنے اور پھیلنے والے عضلہ سے بنا ہے۔ اسلئے جیوں جیوں رحم بڑھتا جاتا ہے۔ تیوں تیوں اسکا بھی جسم بڑھتا جاتا ہے۔ اور پیدائش کے وقت سکڑنے کی طاقت کی وجہ سے سکڑ کر رحم سے بچہ کے نکلنے میں مدد ملتی ہے۔ یہ بھی ایک غور کرنے کی بات ہے۔ کہ دہانہ رحم کے راستہ سے ایک خوب چکنی سوئی بھی داخل نہیں کی جا سکتی۔ یا بڑی تکلیف سے وہ داخل کی جا سکتی ہے۔ وہی راستہ ہر مرتبہ حیض ہونے کے ساتھ ہونا ساتھ خون نکلنے، مرد کی منی داخل کرنے کے لئے بہت کچھ پھیل جایا کرتا ہے۔ حیض ہو جانے کے بعد یا مرد کی منی داخل ہو جانے کے بعد دہانہ رحم سکڑ کر بند ہو جاتا ہے۔ ولادت کے وقت دہانۂ رحم اور فرج

دونوں پھیلنے

ہیں۔ اور عضلہ رحم سکڑتا ہے۔ اسی عضلۂ رحم سکڑنے کی وجہ سے بچہ کا سر آہستہ آہستہ بڑھنے والے دباؤ کی وجہ سے دہانہ رحم اور فرج کو پھیلاتا ہوا ولادت میں مدد دیتا ہے۔ اور قدرتی اصول کے مطابق فرج کا راستہ اور دہانۂ رحم بہت کچھ پھیل جاتا ہے۔ عضلۂ رحم کی طرح عضلۂ فرج میں بھی سکڑنے اور پھیلنے کی طاقت ہوتی ہے۔ رحم اوپر کی طرف کشادہ اور نیچے کی طرف سکڑا۔ اس میں اپنی حالت پر نہیں رہ سکتا۔ اس کے علاوہ اسکے ٹھیک نیچے کے حصہ میں فرج رہنے کی وجہ سے اسکے نیچے کی طرف بھی کوئی سہارا نہیں رہتا۔ اسی لئے پیڑو سے دور رباطات (بندھن) چاروں طرف سے اسکو کھینچے رہتے ہیں۔ اور اس کو اپنی جگہ پر قائم رکھتے ہیں۔ اِن بندھنوں (رباطات) میں کوئی بیماری ہونے سے رحم کے رباطات کی شکل چھوٹی یا بڑی ہو جا سکتی ہے۔ اِسی وجہ سے رحم بھی اپنی جگہ سے ہٹ جاتا ہے۔ اور مختلف طرح کی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اس وجہ سے کبھی کبھی اولاد ہونے میں رکاوٹ پڑتی ہے۔ اور کبھی کبھی فرج کے راستہ سے رحم بھی باہر نکل آتا ہے۔

رحم کے دونوں طرف دو نلیاں ہیں۔ یہ دونوں نلیاں دونوں طرف سے خصیتہ الرحم کے نچلے حصہ تک پھیلی ہوئی ہیں۔ ان کا آخری حصہ ترتیب وار پھیل کر بہت کچھ کردی پھول کی طرح ہو گیا ہے۔ ان دونوں نلیوں کے بیرونی حصہ میں دو گول رباطات (ROUND LIGAMENT) ہیں۔ انہی دونوں کے سہارے خصیتہ الرحم بنتا ہے۔ مرد کے کیسہ خصیتہ میں جس طرح بے شمار حیوان منویہ (مردوں کے منی کے کیڑے) رہتے ہیں۔ اور نکلی ہوئی منی کے ساتھ وہ باہر آتے ہیں اسی طرح عورتوں کے خصیتہ الرحم میں بھی بے شمار بیضتہ المنی (عورتوں کے انڈے) رہتے ہیں۔ ان بیضتہ المنی کو گریشین نامی لک کہتے ہیں۔ یا بیضتہ المنی۔ (عورت کی منی کے انڈے) ہر وقت باہر نہیں نکلتے۔ صرف حیض کے وقت نکلتے ہیں۔ لیکن بیضتہ المنی بے شمار نہیں نکلتے۔ صرف ایک خوب پختہ بیضتہ المنی۔ خصیتہ الرحم کے بیرونی حصہ میں آتا ہے۔ اور خصیتہ الرحم کے ڈھکنے والی جھلی میں جاتا ہے۔

ادرار حیض

اب ادرار حیض کے بارے میں کچھ بیان کیا جاتا ہے۔ عورتوں میں فرج۔ خصیۃ الرحم اور پستان زمانہ طفولیت میں کمزور رہتے ہیں۔ سرد ملکوں میں عموماً سترہ اٹھارہ سال کی عمر میں اور گرم ملکوں میں تیرہ چودہ سال کے سن میں بغل اور فرج کے مقام میں بال، پستان کا مضبوط ہونا۔ اور پیڑو کا ابھارنا، گلے کی آواز بدلنا؛ خواہش شہوانیہ؛ علامات شباب کا نمونہ وغیرہ علامات کے ساتھ ادرار حیض شروع ہوتا ہے۔ یہ ۲۸ دن کے وقفہ سے ہوا کرتا ہے۔ یہ تین چار روز تک رہتا ہے۔ ملک ہندوستان میں بارہ برس سے شروع ہو کر ۳۵ یا ۴۰ برس کے سن تک ہوا کرتا ہے۔ مختلف حالتوں کے لحاظ سے کبھی کبھی اس میں فرق بھی ہو جاتا ہے۔ ہر مرتبہ استقرار حمل کے وقت ۹ سے ۱۰ ماہ تک اور ولادت کے ایک ماہ سے دو برس تک جب تک بچہ دودھ پیتا رہتا ہے۔ حیض بند رہتا ہے۔ گاہے ماہے کسی کسی عورت کو حالت حمل میں بھی حیض ہوتا ہے۔ اس حیض میں جو خون نکلتا ہے اس سے جسم کو کوئی نقصان نہیں پہونچتا۔ بلکہ اگر عورت حیض یا کسی دوسری بیماری میں مبتلا نہ ہو تو یہ بالکل طبعی حالت میں ہوتا ہے۔ اور اس سے فائدہ بھی ہوتا ہے۔ حیض کے پہلے رحم میں اس وقت کے لئے خون بڑھ جاتا ہے۔ لیکن حیض ہو جانے کے بعد خون کی زیادتی گھٹ جاتی ہے اور رحم میں اس قسم کی تبدیلی ہو جاتی ہے۔ تاکہ وہ ملے ہوئے مادہ اور نر (بیضۃ المنی) اور حیوان منویہ آسانی سے مضبوط ہو سکیں۔ اسی لئے نئے مغیہ ڈھکنے والے عضلہ کا بنا وغیرہ بھی تبدیل ہو جایا کرتے ہیں۔ جو ہوئے حیض کے خون میں اور معمولی خون میں فرق رہتا ہے۔ حیض کا خون معمولی خون کی طرح اتنا چکدار اور گاڑھا نہیں ہوتا۔ اور آسانی سے جمتا بھی نہیں۔ جب تک ادرار حیض ہوا کرتا ہے۔ اس وقت تک عورتوں کو قوت استقرار حمل رہتی ہے۔ پینتیس یا چالیس برس کا سن ہونے پر عموماً حیض بند ہو جاتا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ خواہش جماع اور قوت ولادت اور قوت استقرار حمل زائل ہو جاتی ہے۔ ٹھیک حیض کے وقت خصیۃ الرحم میں بھی خون کی زیادتی ہو جاتی ہے اور

پختہ بیضۃ المنی، خصیۃ الرحم میں ہو کر عورتوں کے خصیہ کی ڈھکنے والی جھلی میں گرجاتا ہے۔ رحم سے خصیۃ الرحم کے نزدیک والے مقام تک شہنائی یا زردی پھول کی طرح دو نل آئے ہیں۔ جن کے بارے میں اوپر بیان کیا گیا ہے بیضۃ المنی اس مجرے بیضۃ المنی یا منشار حمل میں پہونچتا ہے۔ اس نل کا اندرونی حصہ بہت باریک ناقابل دید ہیر ہے جو روئیں کی طرح سے ڈھکا ہے۔ دھان کی فصل پر ہوا لگنے سے جس طرح لہر پیدا ہوتی ہے۔ ان روئیوں میں بھی اسی طرح لہر ہوا کرتی ہے۔ ان لہروں کی چال باہر سے اندر کی طرف رہتی ہے یعنی یہ لہر خصیۃ الرحم سے اٹھ کر رحم کی طرف جاتی ہے۔ اس مجرائی منشاء حمل کے پھیلے ہوئے منہ کے اندرونی روئیں ہیں۔ اس طرح کی لہر کی وجہ سے جو کشش ہوتی ہے اس کے ذریعہ سے حیض کے وقت بیضۃ المنی، جو خصیۃ الرحم سے نکل آتا ہے نل کے منہ پر آنے ہی تیزی سے رحم میں فوراً داخل ہو جاتا ہے۔

حیض کے بعد مجامعت کرنے سے مرد کی منی فرج میں گرتی ہے اس وقت رحم کا منہ پھیلا رہتا ہے۔ اس پھیلے ہوئے منہ کے راستے سے صرف حیوان منویہ (مرد کے منی کا کیڑا) رحم میں داخل ہوتا ہے۔ اس کے داخل ہونے پر رحم کا منہ سکڑ جاتا ہے۔ حیوان منویہ اپنی پونچھ کے سہارے رحم میں داخل ہوتا ہے۔ بہت لوگوں کی رائے ہے کہ رحم میں حیوان منویہ (مرد کے منی کا کیڑا) اور بیضۃ المنی (عورت کے منی کا انڈا) کا ملاپ ہوتا ہے ان کے ملنے کے بعد حیوان منویہ کی پونچھ گر پڑتی ہے۔ لہٰذا اب اس میں چلنے پھرنے کی طاقت نہیں رہتی۔ اسلئے مجرای بیضۃ المنی کے باریک روئیں لہر کی طرح کی چال کے مدد سے اسکو رحم میں پہونچا دیتے ہیں۔ اور رحم کے ڈھکنے والی جھلی میں ایک جگہ پر ملا ہوا منویہ چپک جاتا ہے اور اسی جگہ پر وہ بڑھا کرتا ہے۔

رحم میں ماں کا لوتھڑا، لہو، گوشت کا ٹکڑا کی ترقی اور بیضۃ المنی کے بارہ میں بیان کرنے کے پہلے یہ بتانا بہت ضروری ہے کہ مرد اور عورت کے پیڑو میں کیا فرق ہے۔ پیڑو کے اندر اور فرج کے ٹھیک اوپر رحم ہے علاوہ اس کے دونوں طرف میں دو خصیۃ الرحم ہیں۔ اس سے مثانہ۔

اور پیچھے مبرز ہے۔ راستہ فرج کے سامنے مجرئ البول اور پیچھے مبرز اور اسی طرح دہانہ فرج کے آگے کی طرف پیشاب کا سوراخ اور پیچھے مبرز ہے۔

مرد کے پیڑو میں رحم یا خصیۃ الرحم نہیں ہے۔ مرد میں استقرار حمل نہیں ہوتا۔ اسی لئے مرد اور عورت کے پیڑو میں یہ فرق ہے۔ پیڑو کے پیچھے قت (چوتڑوں) (SACRUM) اور دمچی کی ہڈی (COCCYX) اور دونوں جوف میں اور سامنے دو بالائی ھلالی ہڈیوں سے ایک سخت کوٹھری سی بنی ہوئی ہے۔ ان ہڈیوں کے اوپر نرم گوشت اور طبقہ عضلہ کا پردہ چڑھا ہوا ہے۔ عموماً عورتوں کا پیڑو مرد کے پیڑو سے بڑا ہوتا ہے۔ عورت کے پیڑو کی چوڑائی زیادہ ہوتی ہے۔ اور بہ نسبت آگے کے پیچھے کی طرف چھوٹا رہتا ہے۔ لیکن مردوں کے پیڑو کی، چوڑائی چھوٹی اور سامنے کی طرف بڑا رہتا ہے۔ اسی لئے عورتوں کی کمر، مردوں کی کمر سے چوڑی اور مضبوط معلوم ہوتی ہے اور مذکورہ بالا گولائی کی فرق کی وجہ سے عورت کا پیڑو بہت گول ہوتا ہے۔ اور کمر کا پیڑو چوڑائی میں چپٹا ہوتا ہے۔ عورتوں کے پیڑو میں ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ وہ چکنا رہتا ہے۔ تاکہ بچہ آسانی سے پیدا ہو سکے۔ لیکن مرد کا پیڑو اتنا چکنا نہیں ہوتا۔

مجرائے انتشار حمل میں حیوان منویہ (مرد کے منی کے کیڑے) اور بیضۃ المنی (عورت کی منی کے انڈے) کے ملاپ کا حال اوپر بتایا جا چکا ہے۔ اب یہ بیان کیا جائے گا کہ اس ملاپ کے بعد جنین میں کیا کیا تبدیلیاں ہوتی ہیں۔

بیضۃ المنی اور حیوان منویہ کے میل سے جان کی پیدائش ہوتی ہے اسی لئے ماں، باپ، دونوں کی شکل، دماغی حالت، مرض صحت وغیرہ کا اثر اس جان پر ہوتا ہے۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ ہر اولاد کے پیدا ہونے کے وقت ماں، باپ میں جس کی جتنی فوقیت زیادہ ہوتی ہے۔ اتنا ہی زیادہ حصہ اچھائی اور برائی کا اولاد میں آتا ہے۔ اس جگہ اس مضمون پر بالتشریح بحث نہیں کی جا سکتی۔ بے موقع ہوگا۔ اگر کوئی صاحب اس مضمون پر زیادہ معلومات حاصل کرنا چاہتے ہوں تو ان کو چاہیئے کہ نمونہ پر ڈالا دل

گی رائے (DARWINS EVOLUTION THEORY) ملاحظہ کریں۔

بیضۃ المنی اور حیوان منویہ بغیر خوردبین کے نظر نہیں آتے۔ یہ دونوں بہت باریک ہوتے ہیں۔ تخم میں جان کی مستقل دماغی طاقت، صحت، مرض، برائی اچھائی اور چھوٹے عضو کی شناخت وغیرہ سبھی پوشیدہ ہیں۔ یہی دونوں بیج جان کے سب کچھ ہیں۔ اگر انسان ذرا غور کرے تو اسکو معلوم ہوگا کہ کتنی لطیف چیزوں سے اس کی یہ شکل یعنی طاقتور جسم نمودار ہوا ہے۔ ان دونوں بیجوں کا صانع کون ہے۔ اور وہ کس طرح کتنی بھدی بناوٹ والے اس ملے ہوئے دونوں جانوں کے نمونے سے جب مناسب جسم تیار کرتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

باتوں پر صرف غور کرنے سے اس لازوال قادر مطلق کے قدموں پر خود بخود سر جھک جاتا ہے۔ یہ پہلے بتایا جا چکا ہے کہ مجرائے غشاء حمل میں عورت اور مرد کے بیج (منی) ملنے کے بعد حیوان منویہ کی دم ٹوٹ جاتی ہے۔ اور مجرائے غشاء حمل کے باریک روئیں کی روئیں لہر کی مدد سے وہ رحم میں جا پہونچتا ہے۔ اس ملاپ کے بعد ہی یہ ملا ہوا بیج ناقابل دید اور لاثانی قدرت کی طاقت سے لطیف حصوں میں تقسیم ہوتا رہتا ہے۔ اسی تقسیم کو سگ لن ٹیشن (کون و فساد) کہتے ہیں۔ اسی تقسیم ہی کے ذریعہ مختلف عضو اور جسم کے لطیف حصوں کی مضبوطی ہوتی ہے۔ اور وقت پاکر اس کی ایک شکل تیار ہو جاتی ہے۔

رحم میں جانے کے بعد ہی یہ ملا ہوا بیج رحم کی لعابدار جھلی میں چپک جاتا ہے۔ اسی لئے اس وقت رحم میں نہایت ہی ملائم نئی ڈھکنے والی جھلیاں تیار ہوتی ہیں۔ انھیں جھلیوں کے سہارے پرورش پاکر اور غذا اکٹھا کر کے جان رفتہ رفتہ بڑھتی رہتی ہے اس کے بعد علی الترتیب اسکے چاروں طرف جھلی کی طرح ایک پردہ تیار ہو جاتا ہے۔ اس پردہ میں ایک قسم کی رقیق چیز رہتی ہے۔ اور اسی رقیق چیز کے بیچ میں حمل رہتا ہے۔ حمل کے ناف سے ڈوری کی طرح نال نکل کر رحم کے اندرونی مشیمہ (پھول یا کمل) یا پلاسنٹا میں چلا جاتا ہے۔ یہ مشیمہ بھی رحم کے ڈھکنے والی جھلی سے ملا رہتا ہے۔ یہ کمل (مشیمہ) رحم سے خون کے ساتھ بچہ کے لئے

پرورشنی غذا قبول نال کے راستہ سے حمل کے جسم میں پھیلا دیتا ہے۔ اور حمل کے جسم سے ناقص خون اسی نالی کے راستہ سے کمل میں، اور کمل سے ماں کے جسم میں پہنچ جاتا ہے۔ اور جسم کے راستہ سے نکل جاتا ہے۔ اسی لئے اولاد کی پرورش کرنے کیلئے حاملہ کو مقوی غذا کی ضرورت پڑتی ہے۔ اس ملک میں اولاد کی ولادت قبل از وقت کی تعداد اور بچہ اور زچہ کی اموات کی تعداد بہت ہے۔ کمزور حیوان منویہ، کمزور بیضۃ المنی، اور حاملہ کو مقوی غذا کا نہ ملنا اسکے اسباب ہیں۔ خیر جو ہو، لیکن اس ملک کے بچوں کی اموات کی تعداد حقیقت میں دل شکن ہیں۔ جنین سائل المینونی (LIQUOR AMINII) کی تھیلی کے پانی میں پیشاب کیا کرتا ہے۔ عموماً جنین کو رحم میں پاخانہ نہیں ہوتا۔ کیونکہ جنین ماں کے غذا کا جوہر خون سے کمل کے ذریعہ پاتا ہے۔ باہر کی غذا لیکر اس کی پرورش نہیں ہوتی۔ اسلئے اسکو پاخانہ بھی نہیں ہوتا۔

اب مشیمہ (کمل پھول) کے فعل کے متعلق اور جنین کے خون کے دوران (FOETAL CIRCULATION) کے متعلق کچھ بتا دینا مناسب ہے۔

پلاسنٹا یا مشیمہ (پھول یا کمل) کا فعل:۔ مشیمہ ہی پھیپھڑا غذا کی نالیاں، جگر اور گردہ کا فعل کرتا ہے۔

(۱) پھیپھڑا کا کام:۔ خون کے ساتھ آکسیجن (ہوائے نسیم) پہونچانا۔

(۲) غذا کی نالی کا کام:۔ خون کے ساتھ جنین کو غذا پہونچانا۔

(۳) جگر کا کام:۔ مشیمہ کی مدد سے حسب ضرورت شکر جنین میں پہونچانا۔

(۴) گردہ کا کام:۔ مشیمہ کی مدد سے ناقص (کاربون ڈائی آکسائڈ وغیرہ ملی ہوئی) ناقص خون جنین کے جسم سے ماں کے جسم میں لے جانا۔

جنین میں خون کا دوران (FOETAL CIRCULATION)

حمل کے وقت مختلف مہینوں میں جنین کی شکل کا فرق:۔ پہلے ماہ کے آخر میں جنین کی شکل ایک کبوتر کے انڈے کے برابر ہوتی ہے۔ دوسرے ماہ میں مرغی کے چھوٹے ہنس کے انڈے کی طرح۔ تیسرے ماہ کے آخر میں راج ہنس کے انڈے کی طرح اور عموماً عضو وغیرہ بھی بن جاتے ہیں۔ چوتھے ماہ

میں یہ پانچ انچ لمبا ہو جاتا ہے۔ پانچویں ماہ میں ۱۰ انچ لمبا۔ چہرہ بہت کچھ بوڑھوں کی طرح جھریوں کا نشان بن جاتا ہے۔ اس وقت دل کا فعل معلوم ہونے لگتا ہے۔ اس وقت اگر بچہ پیدا ہو جائے تو موت ہو جاتی ہے۔ یا چند گھنٹہ زندہ رہ سکتا ہے۔ چھٹے ماہ میں جنین ۱۲ انچ لمبا ہوتا ہے۔ اور وزن میں تین پاؤ کے قریب ہوتا ہے۔ سر میں بال بھی نکل آتے ہیں۔ بھوؤں اور پلکوں کی بناوٹ بھی ہو جاتی ہے۔ مرد ہونے پر دونوں خصیہ بننا شروع ہو جاتے ہیں اس وقت ولادت ہونے پر بچہ ۵ سے ۲۰ روز زندہ رہ سکتا ہے۔ کوئی کوئی زیادہ دن بھی زندہ رہ جاتا ہے۔ ساتویں ماہ میں لمبائی ۱۴½ انچ۔ وزن عموماً سوا سیر اس وقت پیدا ہونے پر اگر بڑی کوشش کی جائے تو بچہ زندہ رہ سکتا ہے۔

آٹھویں ماہ میں لمبا عموماً ۱۶ انچ۔ وزن پونے دو سیر۔ سر کے بال گھنے۔ مرد ہونے پر بایاں خصیہ نکل آتا ہے۔ انگلیوں میں ناخن ہو جاتے ہیں۔ اس ماہ اگر بچہ پیدا ہوا اور خوب کوشش کی جائے تو زندہ رہ سکتا ہے۔

نویں ماہ کے آخر میں لمبائی عموماً ۱۸ انچ۔ وزن قریب پونے تین سیر۔

دسویں ماہ میں یا ۴۰ ہفتہ میں لمبائی عموماً ۲۰ انچ۔ وزن ساڑھے تین سیر۔ کھال ہڈی وغیرہ مکمل۔ آنکھیں پورے طور سے کھلی۔ اس وقت بچے کے اعضاء پورے طور سے مکمل ہو جانے کی وجہ سے بچہ کے زندہ رہنے کی زیادہ امید رہتی ہے۔

اگر حمل قرار پانے کے تیسرے ماہ کے بیچ میں بچہ پیدا ہو تو اسکو اسقاط رحم (ABORTION) کہتے ہیں۔ چوتھے سے چھٹے ماہ تک اگر بچہ پیدا ہو تو اسقاط حمل (MISCAARRIAGES) کہتے ہیں اور اگر آٹھویں ماہ سے دسویں ماہ کے پہلے تک بچہ پیدا ہو تو ولادت قبل از وقت (PREMATURE LABOR) کہتے ہیں۔ لیکن کسی کسی کو مخصوص یا خاندانی عادت کی وجہ سے آٹھویں یا نویں ماہ میں ولادت ہوتی ہے۔ اس کو ولادت قبل از وقت نہیں کہیں گے۔ بلکہ پورے دن کی ولادت کہتے ہیں۔ استقرار حمل کے بعد ماں کے جسم میں تبدیلیاں۔ تغیرات۔ ۲۔ فرج کے لب: تیسرے ماہ کے بعد سے تغیرات اندرونی اور بیرونی لب کا جسم اور جھکاؤ بڑھ جاتا ہے۔ خون کی زیادتی ہوتی ہے۔ اور

اور تراوش پانے والی گلٹیوں کا فعل بھی بڑھ جاتا ہے۔ وقت ولادت کے کچھ عرصہ پیشتر ہی اس تبدیلی کا حِصّہ بڑھ جاتا ہے۔ اور اسی کے ذریعہ پیدائش میں مدد ملتی ہے۔

فرج:۔ خون کی زیادتی، جھکاؤ۔ اور گلٹیوں سے اخراج کی زیادتی پیدا ہو جاتی ہے۔ پیدائش کے وقت یہ تبدیلی زیادہ ہو کر پیدائش میں مدد ملتی ہے۔

دہانہ رحم:۔ اسکی سختی آہستہ آہستہ کم ہو جاتی ہے اور وہ ملائم اور جُھکنے والا ہوتا ہے۔ خون کی زیادتی بھی ہو جاتی ہے۔ دہانہ رحم کے نمونہ کیساتھ ہی بڑھتا جاتا ہے۔ پہلے تین ماہ میں دہانۂ رحم کچھ نیچے، اس کے بعد کچھ اوپر۔ اور ولادت کے دس روز پہلے ہی سے کچھ نیچے اُتر آتا ہے معمولی حالت میں تو رحم کے مُنھ میں ایک سوئی بھی داخل کرنا مشکل معلوم ہوتا ہے۔ لیکن استقرار حمل بعد یہ راستہ رفتہ رفتہ ملائم ہوتا جاتا ہے اور حمل کے آخر چند ماہ میں ترتیب وار چھوٹا بڑا ہو کر ولادت میں مدد کرتا ہے۔ جن عورتوں کے ایک مرتبہ بھی بچہ پیدا نہیں ہوتا ہے۔ ان کے دہانۂ رحم کا سوراخ گول۔ بہت چھوٹا رہتا ہے۔ لیکن جن کے اُولاد ہو چکی ہے ان کا دہانۂ رحم بڑا۔ سوراخ چپٹا۔ اور کسی کسی کو ٹوٹا پھوٹا نشان ظاہر ہوتا ہے۔

علامات حمل

حیض نہ ہونا۔ سب سے پہلی علامات ہے۔ لیکن اس علامات پر خاص بھروسہ نہیں کیا جاسکتا۔ رحم اور خصیۃ الرحم کی اکثر بیماریوں میں اور کمی خون، اور اُبھار والے امراض وغیرہ میں بھی ایسا ہی ہو جاتا ہے۔

متلی اور قے: حمل کے دو تین مہینوں میں یہ علامات ظاہر ہوتی ہے۔ رحم میں جنین کا رہنا۔ رحم کی پرورش اور تبدیلی کی وجہ سے رحم اور پیڑو میں اجتماع خون زیادہ ہو جایا کرتا ہے۔ اسی وجہ سے رحم اور پیڑو میں زیادہ خون آتا ہے۔ ان وجوہات سے رحم کا جو فعل منعکس (REFLECTION) ہوتا ہے۔ اسی سے قے اور متلی پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ متلی اور قے خاص صبح کو ہوتی ہے۔ ضروری نہیں کہ سب حاملہ عورتوں کو ہو کسی کو برابر دو تین ماہ تک

متلی، قے، ہوا کرتی ہے۔ اور بہتوں کو پیٹ میں حمل رہنے تک ہوتی ہے۔ یہ بھی بھروسہ کرنے کے قابل علامت نہیں۔ پیٹ، رحم، اور خصیۃ الرحم میں دانے ورم، امعاء، دانے وغیرہ کی وجہ سے بھی اس قسم کی متلی اور قے ہوا کرتی ہے۔

دل اور آلۂ تنفس:۔ اپنے جسم اور جنین ان دونوں کے لئے دوران خون اور صاف کرنے کے لئے دل کو اپنا کام زیادہ کرنا پڑتا ہے۔ اسلئے اس میں عموماً تبدیلی ہو جایا کرتی ہے۔ لیکن یہ علامت قابل تحریر نہیں ہے۔ اور دوسرے امراض رحم میں بھی ایسی تبدیلی ہو سکتی ہے۔

دماغی تبدیلی:۔ نازک مزاج عورتیں، حاملہ ہونے پر کچھ چڑچڑی اور بدمزاج ہو جاتی ہیں۔ ان کو غصہ آجایا کرتا ہے۔

پیشاب:۔ پیشاب میں زلال (البومن) کی زیادتی ہو جاتی ہے۔ پیشاب کی مقدار بھی پہلے کی نسبت زیادہ ہو جاتی ہے لیکن وزن نسبتاً گھٹ جاتا ہے۔

خون:۔ خون کی مقدار اور خون کے سفید ذرات کا بڑھنا۔

جلد:۔ چہرہ کے رنگ میں تبدیلی ہو جاتی ہے۔ پستان کی گھنڈی کالی ہو جاتی ہے۔ پستان اور پیڑو کی جلد پھٹی پھٹی معلوم ہوتی ہے بشتران کالے ہو جاتے ہیں۔ اور ناف اوپر چڑھ جاتی ہے۔

رحم:۔ حاملہ ہونے کے بعد رحم بڑھا کرتا ہے گو یا قدرتاً ہوتا ہے مگر یہ علامت کوئی ضروری نہیں ہے کیونکہ ورم پھنسیاں وغیرہ کی وجہ سے بھی رحم بڑھ سکتا ہے۔

فرج:۔ فرج اور شفران (لب فرج) کے رنگ کا گاڑھاپن اور اخراج کی زیادتی ظاہر ہوتی ہے۔

پیڑو:۔ پیٹ بڑھ جاتا ہے۔ عموماً چوتھے ہی ماہ سے یہ علامت ظاہر ہونے لگتی ہے۔ یہ پہلے بیان کر دیا گیا ہے۔ کہ یہ علامت قابل بھروسہ کے نہیں ہے۔ پیڑو کا رنگ گہرا ہو جاتا ہے۔ پیڑو پر پھٹے پھٹے داغ ہوتے ہیں۔ پیڑو کے دونوں طرف کے کچھ ڈھیلے عضلہ میں دونوں ہاتھ رکھ کر ایک ہاتھ سے دبانے پر دوسرے ہاتھ میں سخت چیز معلوم ہوتی ہے۔ یہ اولاد بھی ہو سکتی ہے اور تھوڑی بھی ہو سکتی ہے۔

پستان :۔ کی شکل رفتہ رفتہ بڑی ہونا اور رگیدوں کا دکھائی دینا۔ پستان کے حالہ (بھٹنی کے گرد کا حلقہ) کا سیاہ ہونا۔ پستان دبانے سے دودھ کی طرح پتلی چیز نکلنا۔ یہ خاص علامت قابل بھروسہ ہے۔

جنین :۔ پانچویں ماہ کے بعد سے رحم میں یا پیڑو میں بچہ کی حرکت معلوم ہوتی ہے۔ یہ بالکل قابل اعتماد علامت ہے۔ لیکن کل حاملہ عورتوں میں یہ علامت ظاہر نہیں ہوتی۔ حمل کے آخر چند ماہ بعد معالج اگر جنین کی حرکت حاملہ کے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر تجربہ کرسکے یا دیکھ سکے۔ کبھی کبھی غور سے دیکھنے پر جنین کی یہ حرکت دکھائی دیتی ہے۔ اتو حمل قرار پانے کی ٹھیک رائے دی جاسکتی ہے۔

پانچویں مہینہ سے جنین کے دل کی آواز سنائی پڑنے لگتی ہے۔

اگر معالج حاملہ کے پیڑو پر سٹی تھیسکوپ رکھ کر جانچ کرے اور یہ آواز سنائی دے تو کہہ سکتا ہے کہ حمل بلاشبہہ قرار پاگیا ہے۔ ایک گھڑی پر پتلا تکیہ رکھ کر اس پر اسٹی تھیاس کوپ لگا کر سننے پر جس طرح کی آواز آتی ہے۔ پیڑو پر اسٹی تھیاس کوپ لگا کر سننے سے بھی ویسا ہی آواز آتی ہے۔ اس وقت جنین کے دل کی آواز فی منٹ ۱۳۰ سے ۱۵۰ تک سنی جاسکتی ہے۔

بلٹ منٹ :۔ حاملہ ہونے کے بعد چودھویں ہفتہ سے بتیسویں ہفتہ تک یہ علامت ظاہر ہوتی ہے۔ حاملہ کو بستر پر تکیہ کے سہارے بٹھانے کے بعد فرج میں دو انگلیاں داخل کرکے یکایک اوپر کی طرف ٹھیس دینے کے بعد رحم کے اندر پانی میں تیرتا ہوا جنین یکایک اوپر چڑھ جاتا ہے۔ اور پھر لمحہ بھر کے بعد ہی نیچے اتر کر انگلی پر دباؤ ڈالتا ہے۔ یہ علامت بلاشبہہ خاص قابل بھروسہ ہے۔

حمل کے کئی مہینہ کے آخر میں رحم میں دباؤ پڑنے کی وجہ سے بار بار پیشاب کا زور ہوتا ہے رحم کے دباؤ کی وجہ سے مثانہ میں زیادہ پیشاب اجتماع نہیں ہوسکتا۔ اسی وجہ سے ایسا ہوتا ہے۔

حمل کا زمانہ قیام :۔ آخر حیض کے بعد ۲۷۵ سے ۲۸۲ دنوں کے اندر ولادت ہوسکتی ہے۔ لیکن اس کا کوئی مقررہ اصول نہیں ہے۔

شخصی حالت کی خصوصیت ہمیشہ اصولی زندگی بسر کرنے کا فرق، حیض کا فرق وغیرہ کے مطابق ہوتا ہے اور علامت (ایام بھی گھٹا بڑھا کرتے ہیں)۔ ایک معمولی حساب کی فہرست کتاب کے شروع میں بنائی ہے۔ اس کو دیکھنا چاہیئے۔

حالت حمل میں اصول قابل پیروی:۔ یہ معلوم ہوتے ہی کہ حمل قرار پاگیا ہے۔ خاصکر پانچویں ماہ کے بعد مجامعت بالکل منع ہے۔ اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ پاخانہ صاف ہو اور کسی قسم کا جلدی مرض نہ ہو۔ حاملہ کو اپنی پرورش کے لیئے اور جنین کی پرورش کے لئے اور ولادت میں جو خون زیادہ نکل جاتا ہے اس سے کمزوری نہ ہونے کے لیئے زود ہضم مقوی غذا کھانا چاہیئے۔ اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ نہ تو قبض ہی ہوا ہو اور نہ پتلے دست آنے لگیں حاملہ کو کسی طرح کاہل زندگی نہ بسر کرنا چاہیئے۔ بلکہ گھر بار کے کام میں تھوڑی محنت کرنا اور ٹہلنا چاہیئے۔ ورنہ ولادت کے وقت بہت تکلیف ہوتی ہے۔ جو عورتیں حمل کے زمانے میں گھر کے ایسے کام جس میں بہت محنت نہیں ہوتی کیا کرتی ہیں۔ ان کو ولادت کے وقت کم تکلیف ہوتی ہے۔ گھر والوں کو بھی ایسے کام کرنے چاہئیں جن سے حاملہ خوش رہے۔ حاملہ سے اچھی باتیں کرنا۔ اچھے خیالات۔ اچھی کتابوں کا مطالعہ اچھی عورتوں سے ملنا جلنا، وغیرہ کام کرنا چاہیئے۔ خوفناک چیزیں یا مناظر دیکھنا۔ مناسب نہیں۔ ہمیشہ اچھی دیکھنا ہی فرض ہے۔ ایسی جگہ میں رہنا مناسب ہے۔ جہاں روشنی اور ہوا اچھی ملتی ہو۔ پیدائش کا کام قدرتی ٹھیک طبعی لحاظ سے ہوا کرتا ہے۔ دو فیصدی سے زیادہ غیر طبعی اولادت نہیں ہوتی۔ یہ ذہن میں رکھ کر ولادت کے خوف سے ڈرنا نہیں چاہیئے۔

پیشاب میں زلال (ایلومن) نہ رہنے پاوے اور اس بات پر بھی نظر رکھنا چاہیئے کہ بچے کے جسم میں استسقا نہ ہو۔ دونوں بہت برے علامات ہیں۔ حمل کے آخری کئی مہینوں میں حاملہ کو گھوڑا گاڑی، یا پالکی پر چڑھنا۔ بھاری چیز اٹھانا پانی کھینچنا وغیرہ مناسب نہیں ہے۔ اس سے اسقاط ہو جانے کا اندیشہ رہتا ہے۔ اگر حاملہ کی طبیعت خوش نہیں رہتی تو اولاد بھی بدمزاج ہوتی ہے۔ خراب غم کرنے سے اولاد کی خصلت بگڑ جاتی ہے جسم میں مرض رہنے پر اولاد کی عمر کم

ہوتی ہے۔ اور زندگی بھر مریض رہتی ہے۔ ہمیشہ اچھی چیز دیکھنے پر اولاد اچھی اور خوش رہتی ہے۔ اور خوفناک۔ اور رونے والی صورت دیکھنے پر اولاد بھی بدصورت اور جسم خراب ہوتا ہے۔ اور اسقاط ہونے کا اندیشہ رہتا ہے۔ جسم سے خوب چپکا ہوا کپڑا یا خوب کس کر ساڑی نہ پہننا چاہیئے اس سے پیٹ پر دباؤ پڑنے کی وجہ سے اولاد کو نقصان ہوتا ہے۔ اونچی جگہ پر چڑھنا اترنا زور زور سے چلنا یا ایک ہاتھ اونچا کر کے اونچے پر کی چیز اتارنا وغیرہ چھوڑ دینا چاہیئے۔

ولادت کا فعل

اب مختصراً ولادت کے متعلق بتایا جائے گا۔ اور آخر میں ولادت میں مدد دینے والی دوائیں یعنی تکلیف دہ ولادت کو آسان کرنے والی دوائیاں بتائی جائینگی۔ زچہ کی تیمارداری بھی علم علاج کا ایک حصہ ہے۔ اس تجویز کو بخوبی جاننے اور سمجھنے کے لئے بہت پڑھنے اور بڑے تجربہ کی ضرورت ہے۔ مختصر اس کا بتانا تو بہت مشکل ہے۔ پھر بھی یہاں اچھے جاننے والے ناظرین کا شوق اس مضمون پر پیدا کرنے کے لئے اور مفصل میں رہنے والی حاملہ ماؤں، بہنوں کے فائدہ کے لئے اس امید سے لکھا جاتا ہے کہ کچھ نہ کچھ فائدہ اس سے ضروری ہوگا۔ اس سبق کو اچھی طرح جانتے ہوئے کام کرنے پر قدرتی اصول سے طبعی ولادت ہونے کی امید رہے گی۔ اگر خدانخواستہ کہیں کچھ نقص ہو جائے تو مقامی ہوشیار معالج کی مدد لینی چاہیئے۔

طبعی ولادت:- پہلے ہی بتایا گیا ہے کہ کسی عورت کے حاملہ ہونے پر جنین ماں کے پیٹ میں رحم نام کی جھکنے والی نسیج کی جگہ میں رفتہ رفتہ بڑھا کرتا ہے۔ اور حاملہ ہونے کے ۲۸۰ دن بعد یا عموماً شمار کے مطابق ۹ ماہ ۱۰ دن کے بعد فرج کے راستہ سے نکل آتا ہے۔ رحم کو عصب بھی کہتے ہیں۔ جتنا ہی جنین بڑھتا ہے۔ رحم بھی اتنا ہی بڑھتا جاتا ہے۔ حمل میں جنین کا سر نیچے کی طرف، پیر آسن لگا کر بیٹھے رہنے کی طرح سینہ سکڑا۔ اور دونوں ہاتھ سینہ پر رکھے ہوئے رہتا ہے۔ رحم میں ایک طرف پردہ کی تھیلی کے بیچ میں پانی کی طرح کی چیز میں جنین تیرتا رہتا ہے۔ اس پردہ کی تھیلی کے

امونیک سیک (AMONIAC SAC) اور اسکے اندر کی رقیق چیز کو امونیک فلوئڈ (AMONIAC FLUID) کہتے ہیں۔ پیدائش کے وقت جسے پانی نکلنا کہتے ہیں۔ وہ جنین کے سر کے پاس والے پردہ کی تھیلی سمٹ کر ہی نکلا کرتا ہے۔ اگر اس پانی پر مناسب دھیان دیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ایک تو یہ رحم کے اندرونی جنین کے جسم کے دباؤ کی ہمیشہ حفاظت کرتا ہے ولادت کے وقت یہ برابر کی حفاظت بہت ہی ضروری ہوتی ہے۔ دوسرے اس رقیق چیز میں چکناہٹ رہنے کی وجہ سے ولادت کے وقت یہ پیدائش کے راستہ کو چکنا بنا دیتا ہے اور پھیلاہٹ پیدا کر دیتا ہے۔ اس طرح پیدا ہونے میں بہت کچھ آسانی ہو جاتی ہے۔

جنین جتنا بڑھتا جاتا ہے۔ حاملہ کا پیٹ چاروں طرف اتنا ہی بڑھتا جاتا ہے۔ اس کے بعد ولادت کے کچھ روز پہلے حاملہ کا پیٹ جھول پڑتا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ آگے اور نیچے کی طرف گھیرے کا بڑا ہو جانا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس وقت جنین کا جسم پیڑو کے ہڈی والے حصہ سے آلگتا ہے۔ اور بالائی پیٹ بہت کچھ خالی ہو جاتا ہے، اور نیچے کی طرف بہت حصہ پھیل جاتا ہے۔ اس سے حاملہ کو آرام ملتا ہے اور بغیر تکلیف کے تنفس کا عمل پورا ہوتا ہے۔ اس وقت رحم کا منہ برابر پھیلتا جاتا ہے۔ اور اسی وجہ سے دہانہ رحم کے بیرونی دروازہ (فرج) کا اور اندرونی دروازہ دہانہ رحم کا فاصلہ رفتہ رفتہ گھٹتا جاتا ہے۔

ولادت کے کچھ روز پہلے ہی آہستہ آہستہ درد ہوا کرتا ہے۔ اس کو جھوٹا دردزہ (FALSE PAIN) کہتے ہیں اس جھوٹے دردزہ کی وجہ سے رحم کی کشادگی آنتوں میں دباؤ اور بدہضمی سی ہو جاتی ہے۔ یہ بدہضمی ہلکا جلاب ہی لینے سے دور ہو جاتی ہے۔ اور ساتھ ہی درد بھی دور ہو جاتا ہے جھوٹا دردزہ اور اصلی دردزہ میں یہ فرق ہے کہ جھوٹا دردزہ پیٹ کے بالائی حصہ میں ہوتا ہے۔ اور درد تھوڑی دیر اور بے قاعدہ ہوتا ہے۔

اصلی دردزہ ہمیشہ کمر کے نیچے اور چوتھے مہرہ سکون کی ہڈی کے مقام پہ ہوتا ہے اور درد بھی رکنے والا اور بے قاعدہ ہوتا ہے۔

پہلی حالت (درجہ) طبعی درد زہ سے شروع ہو کر دہانہ رحم تک جو کچھ تبدیلی ہوتی ہے۔ اس کو پہلی حالت کہتے ہیں۔ یہ چند گھنٹوں سے کئی روز تک قائم رہ سکتی ہے۔ اسی وقت اصلی درد زہ شروع ہو جاتے ہیں۔ حاملہ بے چینی سے ٹہلتی رہتی ہے۔ عموماً نصف گھنٹہ کا وقفہ دیکر اس قسم کے درد کی لہر اٹھتی ہے۔ اس درد میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا کمر کی ہڈی پر دباؤ پڑ رہا ہے۔ کسی کو قے، اور کپکپی بھی ہوتی ہے۔ حاملہ کو بار بار پیشاب کی حاجت ہوتی ہے۔ دہانہ رحم رفتہ رفتہ پھیل کر فرج کے راستہ سے مل جاتا ہے۔ پانی کی تھیلی دھکا دیکر باہر نکلنا چاہتی ہے۔ اور اس کے بعد پھٹ کر جنین کے سر کے بال دکھائی دیتے ہیں۔

اس وقت دہانہ فرج اور فرج کے راستہ کے بلغمی اخراج کی زیادتی ہو جاتی ہے۔ یہ اخراج اور تھیلی پھٹ کر جو رقیق چیز نکلتی ہے اس سے پیدائش کا راستہ اتنا چکنا ہو جاتا ہے کہ فوراً ہی ولادت ہو جاتی ہے۔ اس وقت مشیمہ یعنی پھول کا بھی کچھ حصہ رحم سے جدا ہو جاتا ہے۔ اسی لئے کچھ خون بھی اس اخراج کے ساتھ دکھائی دیتا ہے۔ یہ علامت نیک ہے۔

جنین کا سر سخت پیڑو کی ہڈی (BONY PELVIS) میں اڑ جانے کی وجہ سے اور تھیلی کے اندرونی پانی میں رحم کو سکوڑنے کے قدرتی اصول کے موافق جنین کے اوپر کچھ دباؤ پڑتا ہے۔ اور صرف جنین کے سر پر عضلہ کے سکڑنے کا دباؤ نہ پڑنے کی وجہ سے دباؤ نیچے کی طرف یعنی جنین کے سر کی طرف ہوتا ہے۔ اس سے بھی رحم کا منھ پھیلتا ہے اور ولادت میں مدد ملتی ہے۔

دوسری حالت (درجہ) دہانہ رحم کے پورے طور سے پھیل جانے کے بعد سے جنین کے پورے طور سے نکل جانے تک کی حالت کو دوسری حالت (درجہ) کہتے ہیں۔ یہ حالت چند منٹوں سے لیکر دو ایک گھنٹہ تک قائم رہ سکتی ہے۔

اس وقت لگاتار تیز درد ہوا کرتا ہے یہ درد اس قسم کا ہوتا ہے گویا کوئی چیز ڈھکیل کر باہر نکلنا چاہتی ہے (BEARING DOWN PAIN) حاملہ خود بھی زور سے سانس کا دباؤ ڈال کر پیٹ کے عضلہ کی مدد سے پیٹ میں دباؤ ڈالتی ہے یا کونتھتی ہے۔ کبھی کبھی تو نزدیک کی کسی چیز کو پکڑ کر زور سے کونتھتی ہے اور روتی

ہے۔ یا چیخ اٹھتی ہے۔ کو نتھنے اور رحم کے سکڑنے کے دباؤ سے جنین کا سر آہستہ آہستہ باہر نکلتا جاتا ہے۔ اس دباؤ سے مقعد اور رہاں۔ فرج کے درمیان کا حصہ جس کو عجان یا سیون کا مقام (PORINIEUM) کہتے ہیں۔ وہ بھی دھکا دیکر باہر نکل آتا ہے۔ جنین کے دباؤ کی وجہ سے بار بار پاخانہ و پیشاب ہوتا ہے۔ اس کے بعد ایک مرتبہ زور سے د۔ دہو کر سر باہر نکل آتا ہے اور پھر جسم باہر نکلتا ہے۔

تیسری حالت (درجہ) جنین کے باہر نکلنے کے بعد سے مشیمہ یا پھول یا کمل (PLACENTA) باہر نکلنے تک کو تیسری حالت (درجہ کہتے ہیں۔ اس میں اکثر ایک گھنٹہ لگتا ہے۔ پھر رحم سکڑتا ہے۔ اس سکڑنے کی غرض یہ ہے کہ شرائین کا منہ سکڑ کر اخراج خون کو روکنا اور پھول یا کمل کو باہر نکال دیتا۔

عموماً ولادت کے وقت ۹۶ فیصدی جنین کا سر ہی پہلے نکلتا ہے اور سر کی چند یا (VERTEX) پہلے رحم کے منھ پر دکھائی دیتی ہے۔ یا پیڑو میں داخل ہوتا ہے۔ کسی منھ، بھوں، ہاتھ، پیر، پیڑو، وغیرہ حصے ہی حالات کے پہلے نکلتے ہیں۔ یہ بد علامت ہے۔ اکثر اس وقت بچہ کی موت ہو جاتی ہے۔ لیکن خوش قسمتی سے ایسا بہت کم ہوتا ہے۔ ایسی پیدائش کے وقت علاج کرنا نہایت مشکل ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ تعلیم یافتہ دائیاں بھی آسانی سے کام ولادت کا ٹھیک نہیں کر سکتیں اسی لئے طبعی ولادت کے بارہ میں یہاں بیان کیا گیا ہے۔ اگر کوئی مشکل حالت آپہونچے تو فوراً کسی ہوشیار دائی کی مدد لینی چاہیئے۔

پیدائش کے وقت کا کام :- اس کام کے لئے تین باتیں قابل تحریر ہیں جیسے راستہ ولادت جنین۔ قوت ولادت۔

اوپر بیان ہو چکا ہے کہ پیڑو آڑا اور ترچھا (TRANSVERSELY) کچھ چوڑا اور سامنے پیچھے (ANTERIO-POSTERIORLY) کچھ دبا ہوا ہے۔ اس لئے مستعرض (TRANSVERSE DIAMETER) دائرہ۔ سامنے پیچھے کا دائرہ (ANTERIO-POSTERIOR DIAMETEY) سے کچھ بڑا ہے۔ وہ ابھی ایک

بات قابل یاد رکھنے کی یہ ہے کہ پیڑو کا ٹیڑھا، ترچھا دائرہ۔ (OBLIQUE DIAMETER) سے بڑا ہے۔ اس لئے عموماً عقل میں بھی یہ بات آسکتی ہے کہ چوڑے راستہ سے ہی کسی چیز کا باہر نکلنا آسان ہے۔ قانون قدرت کے موافق ہوتا بھی ایسا ہی ہے۔

جنین کے سر کا دائرہ ناپنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے سامنے پیچھے کا دائرہ جتنا بڑا ہے، چوڑائی یعنی آڑا ترچھا دائرہ اتنا نہیں ہے۔ ادھر حاملہ کے پیڑو کا ٹیڑھا ترچھا دائرہ کے سامنے پیچھے کی طرف زیادہ ہے۔ اس سے یہ آسانی سے سمجھ میں آسکتا ہے کہ جنین کے سر کا چوڑا دائرہ یعنی سامنے سے پیچھے کا دائرہ اگر پیڑو کے ٹیڑھے ترچھے دائرہ کے ساتھ ملا ہوا تھا مگر اگر جنین کا سر پیچھے کی طرف پیڑو کے سامنے کی طرف رہے اسی وقت یہ راستہ آسان ہو سکتا ہے۔ ایشور کی مہربانی اور قدرت کے اصول کے موافق ایسا ہوتا ہے۔

جنین کا سر پیڑو میں ٹھیک طور سے بیٹھ کر ایک مرتبہ گھومنے کے بعد سر پیچھے کی طرف حاملہ کے سامنے اور منہ حاملہ کے پیچھے کی طرف ہو جاتا ہے اسی حالت میں سر سلسلہ وار باہر نکلتا ہے۔

اس مضمون کو سمجھانے کے بعد ایک اور بات رہ جاتی ہے۔ زیادہ تر جنین سر کا دائرہ (CIRCUMFERENCE) پیڑو کے دائرہ سے کچھ چھوٹا رہتا ہے۔ اس بات کا حل کرنے کے لئے جنین کا سر اور حاملہ کے پیڑو کے اوپری حصہ میں تبدیلی ہو جاتی ہے۔ جنین کا سر رحم کے بیرونی دباؤ سے پیڑو کے موافق ڈھیلا رہتا ہے اس کو ڈھالنا (MOULDING) کہتے ہیں۔ ولادت کے بعد آہستہ آہستہ سر اپنی پہلی شکل میں آجاتا ہے۔ حاملہ کے پیڑو کے سامنے والے حصہ کی ہڈی (OSPUBES) کے جوڑ میں دراز ہو کر دائرہ بڑھ جاتا ہے۔

اس کے بعد رحم کے سکڑنے کی وجہ سے جنین کا سر آہستہ آہستہ باہر نکل آتا ہے۔ یہاں پر ایک نئی بات پیدا ہو جاتی ہے۔ جنین کے سر کا لمبا دائرہ پیڑو کے لمبے دائرہ سے باہر نکلنے پر بھی جنین کا کندھا باہر نکل آنے میں

رکاوٹ پیدا کرتا ہے کیونکہ کندھے کا دائرہ سر کے دائرہ سے الٹی طرف رہتا ہے۔ اور سر کے بڑے دائرہ سے کہیں بڑا ہوتا ہے اس لئے جنین کا جسم اسوقت گھوم کر حاملہ کے دائیں یا بائیں ران کی طرف رہتا ہے اور سر کے پیچھے کا حصہ دوسرے ران کی طرف رہتا ہے اسوقت جنین کے کندھے کا بڑا دائرہ سر کے دائرہ اور پیڑو کے دائرہ ہونے کی وجہ سے وہ ٹیڑھا ہو کر پہلے اوپر کا حصہ باہر نکلتا ہے۔ پھر نیچے کا حصہ نکلتا ہے کندھا باہر نکل جانے پر بڑی آسانی سے کل حصہ باہر نکل آتا ہے۔

ولادت کے وقت کی توجہ یا ہوشیاری

پہلے تو درد زہ شروع ہونے کے اندازہ کچھ وقت پہلے ہی سے اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ حاملہ کا پیٹ صاف رہے۔ ہلکا جلاب اور پھل، دودھ، مٹھائی وغیرہ کھلا کر صاف کر دینا چاہئے۔ حالانکہ ہمیشہ نیم گرم پانی سے نہانا چاہئے۔ اس سے جلد صاف رہتی ہے۔ حاملہ کو ہمیشہ بہلاتے رہنا چاہئے۔ گھر میں جو کمرہ سب سے اچھا ہو اس کو زچہ کے لئے ٹھیک کرنا چاہئے۔ یہ کمرہ صاف ہوادار، صاف اور روشن ہونا چاہئے۔ سوسائٹی کے طریقہ کے مطابق اگر علیٰحدہ کمرہ رکھنے کا اصول ہو تو وہ بھی اچھا اور ہوادار اور روشن ہونا چاہئے۔ اس ملک میں زچہ خانہ کا مقام سب سے گندہ انتخاب کیا جاتا ہے۔ بچہ کی موت کا یہ بھی ایک سبب ہے۔ دنیا کے آئندہ نسل چلانے والوں کے لئے اس قدر کیوں لاپرواہی اس ملک میں پھیل گئی ہے۔ اس کا کوئی سبب نہیں معلوم ہوتا۔ زچہ خانہ میں بہت چیزیں نہ ہونا چاہئے۔ ولادت کے وقت بہت آدمیوں کا رہنا یا جھانکنا خاصکر اس جگہ پر مردوں کا جانا کسی حالت میں بھی مناسب نہیں ہے۔ کیونکہ اس سے حاملہ میں شرم پیدا ہوتی ہے۔ ولادت کے وقت حاملہ کو صاف ساڑی پہنانا چاہئے۔ زچہ خانہ بہت اچھا، بڑا ہونا ضروری ہے۔ اس کمرہ میں علیٰحدہ علیٰحدہ ضرورت کے لحاظ سے صاف کپڑے، صاف تولیا، دو، تین ٹب پانی، زیتون یا تل کا تیل صابن صاف بستر، آئل کلوتھ، ایک صاف صندوقچی، صاف سوت بھی رکھ دینا چاہئے تھوڑا گرم دودھ، ٹھہر ٹھہر کر حاملہ کو پلانا چاہئے۔ جو دائی حاملہ کے جلنے کے مقام کی جانچ کرے۔ وہ کبھی گرم پانی اور صابن سے ہاتھ صاف کئے بغیر فرج

میں ہاتھ نہ لگاوے۔ دائی کے ہاتھ کا ناخن بھی کٹا ہونا چاہیئے۔ اگر ہاتھ میں کسی طرح کی جلدی بیماری ہو تو اس دائی سے کام نہ لینا چاہیئے۔ درد اگر خوب زیادہ نہ ہو تو تھوڑا تھوڑا گرم دودھ یا چائے پلانا چاہیئے۔ ہومیو پیتھک مناسب دوا استعمال کرانے پر ولادت میں آسانی ہو جاتی ہے۔ سر نکل آنے کے وقت سیون یا عجان پھٹ سکتا ہے۔ اس لئے اس مقام کو باہر سے اس طرح دبا رکھنا چاہیئے کہ وہ پھٹ نہ جاوے۔ سر نکل آنے پر ایک تولیہ یا صاف کپڑا بھگو کر آنکھ صاف کر دینا چاہیئے۔ اگر کسی بچہ کے گلے میں نال لپٹا ہو تو ہوشیار تعلیم یافتہ دائی یا معالج کی مدد سے گلے سے نال نکال دینا چاہیئے۔ ورنہ پیدائش میں بیکار دیری ہوتی ہے۔ اور گلے میں پھانسی لگ کر بچہ کی موت ہو جاتی ہے۔

ماں کے حمل اور زمین کی گرمی علیحدہ علیحدہ رہتی ہے۔ اس لئے بچوں کو پیدا ہونے کے بعد ہی سردی اثر کر سکتی ہے۔ اس بارہ میں بہت ہوشیار رہنا چاہیئے۔ اسی وقت سے بچہ کی قوت مدرکہ کام کرنا شروع کر دیتی ہے۔ اسی لئے پیدا ہونے کے بعد ہی بچہ رونے لگتا ہے۔ تنفس کا کام بھی شروع ہو جاتا ہے۔ اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہیئے کہ سر میں خون غالب نہ ہونے پائے۔ حمل میں سر کو نیچے کی طرف رکھنے کی عادت ہوتی ہے۔ اس لئے بچہ کا سر ذرا ڈھالو مقام کی طرف رکھ کر بستر پر کروٹ لٹانا چاہیئے۔ دائیں کروٹ لٹانے پر اس کے خون کے دوران میں مدد ملتی ہے۔

اگر بچہ نہ روئے یا اس کی آواز نہ معلوم ہو تو اس کی کمزوری سے۔ لیکن ایسا نہیں کہ تکلیف ہو۔ تھپ تھپانا چاہیئے۔ یا آنکھ منھ پر ٹھنڈے پانی کا چھینٹا دینا چاہیئے۔ اس سے بچہ کی قوت مدرکہ اپنا فعل کرنے لگتی ہے۔ زبان پر تھوڑا سا سیاہ مرچ کا سفوف رکھنے یا جسم پر آہستہ آہستہ چٹکی کاٹنے کا رواج بھی ہے۔ اگر اتنے پر بھی بچہ ہوش میں نہ آئے تو فوراً نزدیک کے کسی معالج کی مدد لینا مناسب اور بہتر ہے۔

اس وقت بچہ کی سانس شروع ہو جاتی۔ بچہ کے تنفس کا کام شروع ہونے پر بھی کچھ عرصہ تک انتظار کرنا پڑتا ہے۔ بچہ کی نال (جو حمل کے کمل کے

ساتھ ملی رہتی ہے اکی جا نچ کرکے نال کی تڑپ بند ہونے پر ناف سے کم سے کم ڈیڑھ انچ کے فاصلہ پر اور پھر وہاں سے تین انچ ہٹ کر دو گانٹھیں دینا چاہیئے جس سے سوت (دھاگہ) سے گانٹھ ری جائے۔ اس کو کھولتے پانی میں اچھی طرح جوش دینا چاہیئے۔ اس کے بعد باہر کی طرف یعنی ماں کی طرف بندھن کو بچھڑ کر ان دونوں گانٹھوں کے بیچ میں کاٹنا چاہیئے۔ اس کے لئے ایک نئی چھری یا قینچی پہلے ہی سے کھولتے پانی میں ابال لینا چاہیئے۔ ہمارے ملک میں کہیں سے ایک چھری لاکر نال کاٹ دی جاتی ہے۔ اس مہلک فعل کی وجہ سے بہت سی زچہ اور نو آمد بچہ کو ٹیٹنس یا کزاز مرض ہو جاتا کرتا ہے۔ اس کزاز کو بھوت یا پوتنا لگنا کہتے ہیں اور اپنی خطا کو بھوت کے سر ڈال کر اپنے کو تسلی دی جاتی ہے۔ نال کاٹنے کے بعد پھر نال کو گھما کر باندھنا اچھا ہے۔ جیسے فٹ بال کا بلاڈر باندھا جاتا ہے۔ اس کے بعد ولادت کے وقت یہ خوبی دیکھ لینا چاہیئے کہ زچہ کی سیون (یعنی مقعد اور فرج کے درمیان کا مقام) میں کہیں سے زخم تو نہیں ہو گیا۔ یا پھٹ تو نہیں گیا ہے۔ اگر ایسا ہو گیا ہے تو قابل معالج کی مدد سے اس کی سلائی کر دینا چاہیئے۔

اس کے بعد نو آمد بچہ کی طرف رجوع ہونا چاہیئے۔ بچہ کو کچھ گرم پانی میں نہلا کر گرم بستر پر لٹا دینا چاہیئے۔ انگلی میں تھوڑا شہد لگا کر چٹا دینا چاہیئے ناف جب تک خشک نہ ہو جائے اس وقت تک صاف ستھرے کپڑے کی پٹی باندھ کر پیٹ کے ساتھ باندھ رکھنا اچھا ہے۔ اس بات پر خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ مواد نہ پیدا ہو۔ ہمیشہ زچہ کا دودھ کچھ نکال کر دینے کے بعد بچہ کو پلانا چاہیئے۔

ماں کی پستان کا دودھ ہی بچہ کی بہترین غذا ہے۔ لیکن اپنا دودھ پلانے والی ماں اگر بیمار ہو جائے تو اولاد کو بھی بیماری ہو جاتی ہے۔ ماں کے پستان کا دودھ نہ ملنے پر باہر کا دودھ استعمال کرنے پر بھی اولاد ہمیشہ کیلئے مریض یا مریضہ ہو جاتی ہے۔ یعنی زندگی کم ہو جاتی ہے۔ اسی لئے ماں کے پستان میں کافی دودھ ایشور کی طرف سے دیا جاتا ہے۔ لہذا اس بات پر بھی خیال رکھنا چاہیئے کہ وہ دودھ صاف رہے۔ اور ماں کو کوئی بیماری نہ ہونے پائے

بچہ کا جگر ٹھیک نہ رہنے کی وجہ سے اگر ماں کا دودھ برداشت نہ ہو تو ہوشیار ہومیوپیتھک معالج کی مدد سے علاج منتخب کر کے اس کو تندرست بنانا چاہیئے۔ اور اسی وقت معالج کی رائے کے موافق کوئی ولایتی دودھ استعمال کرانا چاہیئے

ولادت کے وقت کے تین ضروری فرائض

(۱) چھوت (SEPSIS) ولادت کے وقت اس پر نظر ثانی رکھنا چاہیئے کہ جراثیم کی چھوت نہ لگ جائے۔ اس وقت بہت اندرونی عضو کھلی حالت میں رہتے ہیں۔ اس لئے جراثیم کے داخل ہونے کا ہمیشہ خوف بنا رہتا ہے۔ ولادت کے کچھ پہلے ہی سے صاف ستھرا رہنا چاہیئے۔ دائی کو بھی اسی طرح خوب صاف رہنا چاہیئے گرم پانی اور صابن سے بغیر دھوئے کسی دائی کو حاملہ کا امتحان کرنا مناسب نہیں۔ اس وقت بھی صاف رہا جائے اتنا ہی اچھا ہے۔

(۲) اخراج خون (HEMORRHAGE) خیال رکھنا چاہیئے کہ بہت زیادہ خون نہ نکل جائے۔ اگر کسی خاص وجہ سے زیادہ اخراج ہو جائے تو زچہ کو مقوی اور خون بڑھانے والی غذا اور کافی آرام وغیرہ کی مدد سے فوراً طاقت لانے کی کوشش کرنا چاہیئے۔

(۳) سیون یا مقعد اور فرج کے درمیان کے حصہ میں پھٹنا:۔
(LACERATION OF THE PERINEUM) دائی کی غفلت دہانہ فرج کا چھوٹا ہونا، یا جنین کی بڑی جسامت کی وجہ سے ایسا ہو جاتا ہے اگر ایسا ہو تو فوراً کسی ہوشیار ڈاکٹر کی مدد سے اس پھٹی جگہ کو سلا دینا چاہیئے۔

پیٹ چاک کر کے ولادت
(CASAREAN SECTION)

فرج، پیڑو، وغیرہ کا بہت چھوٹا ہونا۔ پیڑو کی ساخت میں نقص جنین کے سر کو جسم کا بہت بڑا ہونا وغیرہ اسباب سے کسی کسی حاملہ کا پیٹ چاک کر کے پیدا کرنا پڑتا ہے۔ یہ کام بہت تعلیم یافتہ دائی کر سکتی ہے۔ مندرجہ بالا وجوہات سے اگر پیٹ چاک کر کے بچہ پیدا کرنے کی ضرورت آپڑے تو پھر ایسا بندوبست کرنا چاہیئے کہ پھر دوبارہ حمل نہ قرار پاوے

آلہ کے ذریعہ سے ولادت
(FORCEPS DELIVERY)

اگر بچہ رحم میں مر جائے. ولادت مناسب طریقہ پر نہ ہو، اور مختلف وجوہات سے آلہ کے ذریعہ ولادت کرانا پڑتا ہے۔ یہ بھی تعلیم یافتہ دائی کے ذریعہ ہوتا ہے۔

کاٹ کر یا مار کر بچہ کی ولادت :۔ اگر جنین کا سر بہت بڑا ہو یا فرج اور پیڑو چھوٹا ہو۔ بچہ اگر کمزور ہو۔ اور تعلیم یافتہ دائی اگر مناسب سمجھے کہ زچہ اور بچہ دونوں ہی کی جان نہ جائے تو زچہ کی زندگی قائم رکھنے کے لئے بچہ کا جسم کاٹ کر یا سر توڑ کر ولادت کرا سکتی ہے۔

مختصراً ولادت کا بیان ختم ہوتا ہے۔ غیر موضوع ہونے کی وجہ سے اس کتاب میں دایہ گیری کے پورے علم کا بیان نہیں کیا جا سکتا۔

ناظرین کی معمولی معلومات کے لئے مندرجہ بالا بیان مختصراً لکھا گیا ہے۔ زیادہ معلومات حاصل کرنے کے لئے کتب متعلق علم دایہ گری پڑھنا چاہیئے۔

وقت حمل کے علامات کی دوائیں

ایسٹک ایسڈ ۶-۳۔ حمل کے وقت کھٹی ڈکار اور قے۔ دن رات منہ میں پانی بھر آنا۔ اور رال ٹپکنا۔ بہت زیادہ پیشاب آنا۔

ایلیٹرس فیری نوسا ۳x۱۲ حمل میں تنگ کرنے والی متلی متلی کسی طرح بھی بند نہ ہوتی ہو۔ اس کے ساتھ غذا ہضم نہ ہونا۔ متلی اور غذا سے نفرت۔ کھانے کی چیز یاد دیکھتے ہی پیٹ میں خرابی پیدا ہو جانا۔ سر میں چکر، بے ہوشی اور غفلت کی نیند۔ اناکارڈیم ۳۰۔ پیٹ خالی معلوم ہونا، اور صبح متلی، قے، ہو جانے پر متلی گھٹنا، غذا کے پہلے اور بعد قے، غذا کے بعد قے ہو جانے پر گھٹنا۔

انٹم کروڈ ۶۔ قے اور اکرن، زبان پر سفید موٹی تہہ، (کیلی میور)

آرسنک ۳۰۔ تمام جسم میں جلن، پیاس، بے چینی، کمزوری، اور بدہضمی۔

ایسارم یو ۳x۶۔ حمل کے شروع کئی مہینوں میں حاملہ جو کچھ کھاتی ہے۔ وہ ہی قے کر دیتی ہے۔ بوسٹا۔ صبح متلی اصرف پانی کی قے ہونا۔ کچھ کھانے پر گھٹنا

کیڈمی سلف ۶۔ معدہ میں بے چینی معلوم ہونا قے اور متلی۔

کاکیولس ۶-۳۔ صبح سو کر اٹھنے پر قے اور متلی۔ ناؤ یا گاڑی پر چڑھنے کے وقت یا کسی چلتی ہوئی چیز دیکھنے پر متلی اور قے ہونا۔

کافیا ۶۔ متلی، بے خوابی اور درد۔ کوچیکم ۶-۳۰۔ غذا کی بو برداشت نہیں ہوتی، بیٹھتے ہی متلی اور قے، اور مقام ناف میں درد۔ پیشاب میں رطوبت زلالی (ایلبومن) ہاتھ پیر پھیلا کر سو نہیں سکتا۔ ایسا کرتے ہی قے ہونے لگنا۔ ہاتھ پیر سمیٹ کر سونے پر گھٹنا۔

کوناٹیم ۳۰ صرف سونے میں متلی، پستان میں اکڑن

کان ڈیریا ۶۔ تکیہ سے اٹھاتے ہی متلی اور قے

کیوپرم میٹ ۶-۳۰۔ متلی، قے، ہاتھ و پیر میں اینٹھن

سائیکلومن ۶۔ قے، متلی، سر میں چکر، ایسا معلوم ہو کر گر جائے گی۔

فیرم فاس ۶۔ قے۔ خون کی قے۔ کھاتے وقت یکایک تھوڑی قے ہو جاتی ہے اسی وجہ سے جی بھر کر کھا نہیں سکتی۔

اگنیشیا ۶-۳۰ ہچکی، قے، غذا کے بعد کم ہونا، ایپکاک ۶-۳۰ صفراوی قے لگاتار متلی اور قے، اس کے ساتھ ہی اسہال اور درد شکم۔

آئی رس ۶۔ لگاتار موتی کی طرح لیسدار بلغم بھرا تھوک نکلنا۔ جے بورنڈی ۶ دن میں حاملہ لگاتار تھوکا کرتی ہے۔ اسی وجہ سے رات میں بھی سو نہیں سکتی۔

کیلی کارب ۳۰۔ متلی لیکن قے نہیں ہوتی۔ چلتے ہی بڑھ جاتا۔

لیکسٹک ایسڈ ۳۔ منہ میں تھوک بھر آتا ہے۔ متلی، غذا کے بعد گھٹنا، کبھی کبھی قے

ہلی ٹک ۳۰ اگر جلین کی حالت میں نقص ہونے کی وجہ سے قے ہو۔

نیٹرم میور ۳۰ صبح متلی اور قے، درد سر، رات میں چور ڈاکو کا خواب

نائیٹرک ایسڈ ۳۰ متلی اور گلا اور معدہ میں جلن، چلنے پھرنے اور سواری پر گھٹنا نکس وامیکا ۶-۳۰ صبح اور غذا کے بعد متلی اور قے، ایسا معلوم ہو کر قے ہو جائے تو اچھا ہو۔ قبض، مقوی دوا استعمال کرنے کی بے حد خواہش۔

پیٹرولیم ۳ حاملہ کے ہر قسم کی خرابی معدہ میں مفید ہے۔ گاڑی میں چڑھنے سے متلی۔ لگاتار قے کرنے کی کوشش اور منہ میں تھوک بھر آنا۔

پلسں ۶-۳۰ پیڑو اور رحم میں اینٹھن۔ شام اور رات میں قے اسہال ہر بار خانہ مختلف طرح کا ہونا قے کے بعد متلی اور قے۔

سباڈلا۔۶۔ ۳۔غذا کھانے۔کی خواہش نہیں رہتی۔لیکن کھانا شروع کرتے ہی کھانے آتی ہے۔

سیپیا۔۳۰۔ اسقاط حمل کی حالت میں متلی، دہانہ رحم سخت۔

سٹے فی سیگریا۔ ۳۰ پیٹ بھر کر پینے پر بھی خوب بھوک منہ میں ہمیشہ پانی بھر آتا ہے۔ سلفر ۳۰۔۔۲۰۰ متلی اور قے، اس کے ساتھ ہی تمام جسم میں جلن اور شراب پینے کی خواہش۔ سمفوری کارپس ۶۔ غذا دیکھنے پر ہی غذا کی بو سے یہاں تک کہ کھانے کی بات سوچتے ہی بے چینی معلوم ہونے لگنا، متلی اور قے۔

ولادت کے وقت کی مجرب دوائیں

ایکون۔۳۔۔۲۰۰۔ حاملہ بے چین، خیال کرتی ہے کہ اس مرتبہ وہ زندہ نہ رہیگی۔ لگاتار کراہتی ہے۔ تھوڑی تھوڑی دیر پر تیز درد پیدا ہو جاتا ہے۔ درد کے وجہ سے سانس نہیں لے سکتی۔ خیال کرتی ہے کہ وہ درد برداشت نہ کر سکیگی۔ چہرہ پر خوف کی علامتیں معلوم ہوتی ہیں۔ دہانہ فرج، دہانہ رحم خشک۔ سخت اور پر درد۔

آرنکا۔۳۔۔۲۰۰ جنین رحم میں آڑا ہو جانے کی وجہ سے کمر میں ناقابل برداشت درد کی مجرب دوا ہے۔ حاملہ ہر لحمہ پر جگہ بدلتی ہے۔ ہر مرتبہ درد ہونے پر چہرہ سُرخ ہو جاتا ہے۔ اور بے چین رہتی ہے۔

ولادت کے وقت سخت تکلیف۔ آلہ کے ذریعہ سے ولادت۔ بہت زیادہ اخراج خون، ولادت کے بعد اخراج تھوڑا ہونا وغیرہ وہات سے اگر بخار، درد کمر۔ منہ میں۔ زخم وغیرہ خون کی خرابی وغیرہ کے علامات ظاہر ہوں تو آرنکا جادو کا کام کرتا ہے۔

مڈیالیکم۔ اتنا تیز درد ہو کر حاملہ اس کو برداشت نہیں کر سکتی۔ اسی لئے موت کو ترجیح دے کر موت کی خواہش کرتی ہے اور خودکشی کرنا چاہتی ہے۔

بیلاڈونا۔۳۔۔۲۰۰ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ درد یکایک آتا ہے۔ گویا پیٹ کی سب چیز باہر نکل آویگی۔ درد بہت تھوڑی ٹھہرتا ہے اور ایک بار غائب ہو جاتا ہے۔ دہانہ رحم سُرخ، گرم تر، خشک ایکون اپتلا اور سخت (بھاری اور سخت جلس) دہانہ رحم کی تشنجی سکڑن، زیادہ عمر والی حاملہ کے ولادت کی تکلیف کی یہ ایک اچھی دوا ہے کبھی کبھی جسم گرم، نبض تیز، قوی اور پُر معلوم ہوتی ہے۔

کالوفائلم ۶۔۳۰۔ دہانہ رحم سخت، رحم کے سکڑنے کی وجہ سے رہ رہ کر ولادت کا درد ہوتا ہے۔ لیکن دہانہ رحم کی سختی کی وجہ سے ولادت دیر سے ہوتی ہے۔ ایسے موقع پر یہ دوا کارآمد ہے۔

کیموملا ۶۔۳۰ ناقابل برداشت تشنج، درد، توڑنے کی طرح درد۔ کمر سے پیر تک پھیل جاتا ہے۔ ہر مرتبہ درد کے ساتھ بہت سفید پیشاب ہوتا ہے۔ درد سے حاملہ روتی ہے۔ دہانہ رحم اکڑا ہوا۔

کلوروفارم ۳۰۔۲۰۰ تمام پیٹ میں درد۔ لیکن پیٹھ میں درد زیادہ۔ حاملہ کہتی ہے کہ اسکی کمر ٹوٹ جائے گی۔ دہانہ رحم سخت۔ اس لئے درد کا زور نہیں گھٹتا۔

سیمی سیفیوگا۔ ولادت سے کچھ پہلے جھوٹا دردِ زہ شروع ہوجاتا ہے۔ دہانہ رحم کی تشنجی سکڑن درد آڑا ترچھا گھومتا پھرتا ہے۔ ولادت کے شروع حالت میں عصبی درد اور سردی معلوم ہوتی ہے۔ دردِ زہ کچھ دیر ہوکر اور ولادت کا فعل ہوکر درد فوراً بند ہوجائے تو یہ دوا بہت مفید ہے۔

کافیا۔ ۶۔۳۰ دردِ زہ تو ہو لیکن فعل ولادت نہ ہو۔ حاملہ دردِ زہ سے بے چین ہوجاتی ہے۔ لیکن ولادت نہیں ہوتی۔

جلسی۔ ۳۔۲۰۰ دردِ زہ جھوٹا۔ اوپر یا پشت کی طرف پھیل جاتا ہے۔ دہانۂ رحم سخت، (پتلا اور تشنج بیلاڈونا) درد اوپر کی طرف پھیل جاتا ہے۔ اس لئے یہ معلوم ہوتا ہے گویا جنین بھی نیچے کی طرف نہ جاکر اوپر کو دھکا دیتا ہوا چڑھتا ہے۔ رحم کی سختی کی وجہ سے خلاصہ درست نہیں ہوتا۔ حاملہ کو بیچ بیچ میں جاڑا محسوس ہوتا ہے، یہ عصبی سردی ہے۔ چہرہ اور آنکھیں تمتمائی ہوئی معلوم ہوتی ہیں۔ حاملہ ناداں اونگھتی میں پڑی رہتی ہے۔ لرزہ بھی معلوم ہوتا ہے جس حاملہ میں مندرجہ بالا علامات کے ساتھ یہ معلوم ہو کر حاملہ کے عضلہ پر عصب کی کوئی طاقت نہیں ہے۔ اسی وجہ سے ولادت کے کام میں خرابی پڑتی ہے۔ ایسے موقع کی جلسی ایک خاص دوا ہے۔

کیلی کارب۔ ۳۰۔ بے حد دردِ زہ، کمر میں تیز درد۔ صرف کمر دبانے کے لئے کہتی ہے۔ موٹی تازی اور ڈھیلی جسم والیوں کے لئے زیادہ کارآمد ہے۔

کیلی فاس ۶x۲۰۰ کمزوری کی وجہ سے ولادت میں دیری ناقابل برداشت دردزہ ۔کسی کسی کی رائے ہے کہ ولادت کے چند ماہ پہلے سے روز ایک خوراک کیلی فاس ۶x کھانے سے حاملہ اور جنین دونوں ہی مضبوط ہوتے ہیں۔ اور ولادت میں تکلیف نہیں ہوتی ۔ یہ نہایت مفید اور کارآمد ہے

لائیکوپوڈی ایم ۳۰۔ ۲۰۰ دردزہ اوپر کی طرف یا بائیں طرف پھیلتا ہو حاملہ برابر چلتی رہنا چاہتی ہو۔ کبھی کبھی کسی چیز پہ پیر رکھ کر زور سے کانکھتی ہے۔

میگنیشیا فاس ۶x۳۰ تشنجی دردزہ ، ساتھ ہی ساتھ دونوں پیروں میں اکڑن

نکس ماسکیٹا ۶۔۳۰ ناکافی اور غیر طبعی دردزہ تشنجی اور بیقاعدہ دردزہ۔

نکس وامیکا ۶۔۲۰۰ ہر مرتبہ درد کے ساتھ ہی ساتھ حاملہ کا بیہوش ہو جانا۔ اور بے خبری میں پاخانہ و پیشاب ہو جانا۔ کمر میں درد۔

اوپیم ۳۰۔۲۰۰ ڈر کی وجہ سے دردزہ کو دبا رکھتی ہو۔ چہرہ تمتمایا معلوم ہوتا ہے۔ آنکھیں چڑھی ہوئیں ، حاملہ غشی میں ڈوب جاتی ہے۔ بستر سخت معلوم ہوتا ہے۔

پلاٹینا ۳۰۔ دہانۂ رحم اور دہانۂ فرج میں درد کی وجہ سے ولادت کا درد رک جاتا ہے۔ صرف بائیں جانب درد بنا رہتا ہے۔

پلس ۳۰۔۲۰۰ رحم کی سختی کی وجہ سے یا جنین کے غیر طبعی بے جگہ ہو جانے کی وجہ سے ولادت میں دیر ہو جانے پر پلس کے استعمال سے درد بڑھ جاتا ہے اور جنین کی حالت غیر طبعی کو قاعدہ میں لے آتا ہے۔ اور ساتھ ہی ولادت بھی جلدی ہو جاتی ہے۔ اس کے استعمال سے اکثر آلہ کی ضرورت کم ہو جاتی ہے۔ اسی لئے اسکو "ہومیوپیتھک فارسیپ" کہتے ہیں۔

سیکیل ۶۔۳۰ حاملہ سمجھتی ہے کہ پیٹ کی سب چیزیں باہر نکل پڑیں گی لیکن ولادت نہیں ہوتی۔ بہت روز پہلے ہی سے بے قاعدہ درد شروع ہو جاتا ہے۔ اسی لئے رحم کی کمزوری کی وجہ سے ولادت میں دیر لگتی ہے۔

حمل میں لڑکا یا لڑکی ہونے کا سبب

یہ راز اب تک پوشیدہ ہے کہ حمل میں جنین لڑکا یا لڑکی کس طرح ہو جاتا ہے مہرشی شسرت فرماتے ہیں کہ مرد کی منی کے کیڑے زیادہ ہونے سے

لڑکا اور عورت کے منی کے انڈے زیادہ ہونے سے لڑکی پیدا ہوتی ہے۔ حیض میں جفت دنوں میں مجامعت کرنے سے لڑکا اور طاق دنوں میں مجامعت کرنے سے لڑکی پیدا ہوتی ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ جفت دنوں میں عورتوں پر انڈے کم رہتے ہیں۔ اور طاق دنوں میں زیادہ رہتے ہیں۔ اس لئے طاق میں لڑکی اور جفت دنوں میں لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے لڑکا چاہنے والوں کو بعد حیض پاک خیالات سے مجامعت کرنا چاہیئے۔ لیکن آج کل کے اکثر علم حیات کے ماہران نے تبگجی، شہد کے مکھی کا انڈا یا ریشم کا کیڑا وغیرہ ادنیٰ کیڑے مکوڑوں کو اچھی مقوی غذا کھلا کر اس جنس کی مادہ اور الخنثیٰ کو غیر مقوی غذا کھلا کر فاقہ کرا کر ان سے نر شہد کی مکھی یا بھونرا پیدا کرایا ہے۔

(BESIDES THE WORKS OF GEDDES EVOLUTON OF SEX (P.163.) THOMPSON AND OF ROLP CONSULT YOUNG'S EVOLUTION OF SEX (P.41-46) AND HAVELOCK ELLIS'S MAN AND WOMEN P.2)

کیا اعلیٰ جانداروں کے لئے بھی یہ اُصول ہے کہ مقوی غذا کے مقوی جنین رحم میں لڑکا یا لڑکی بن جاتا ہے؟ کیا جنین کے پرورش کے پورا بیان کر دینے سے حاملہ لڑکی پیدا کرتی ہے۔ اور اچھی غذا نہ ہونے سے لڑکا ہوتا ہے؟[1]

---

[1] ایک جاپانی ماہر کی رائے کے مطابق ایک حاملہ عورت اپنی دماغی طاقت سے حمل میں جنین کو لڑکا یا لڑکی بنا سکتی ہے۔ جیسے حاملہ حمل قرار پانے کے دو ماہ کے درمیان کم سے کم دو ہفتہ تک "ہمیں لڑکا ہوگا" یہ بات سونے کے وقت تک سوچتی رہے تو وہ حاملہ مناسب وقت پر ضرور ہی لڑکا پیدا کرے گی۔ اس طرح کے رواج سے جاپان۔۔۔۲۰۰ عورتوں میں تقریباً ۱۹۵ عورتوں کے لڑکا ہی پیدا ہوئے تھے۔

in actual pratice it has been found posaible in the case of certain organisms to produce either maleness or femaleness by simply varying their nutrition femaleness being an accompaniment of abundant food maleness of the reverse-ascent of man-chea pedition(P-114-115) by H. DRUMMOND (ملاحظہ ہو)

---

(۱) حالات حمل کے علامات

حالت حمل میں حاملہ کو بہت ہوشیاری سے رکھنا چاہیئے۔ حمل قرار پانے سے لے کر ولادت کے وقت تک عموماً مختلف قسم کے امراض پیدا ہوتے ہیں۔ اسی وجہ سے حاملہ کو بہت تکلیف ہوتی ہے۔ ذیل میں خاص خاص علامات اور ان کے دفعیہ کے طریقے درج ہیں

غشی:- بے ہوشی ہوتے ہی منہ میں ٹھنڈے پانی کا چھینٹا دینا چاہیئے۔ اور مشک یا اسپرٹ کیمفر سونگھنا مناسب ہے۔ بے ہوشی دور ہونیکے بعد مندرجہ ذیل ادویات دینا چاہیئے خون وغیرہ نکلنے کی وجہ سے بے ہوشی ہونے پر۔ چائنا ۶-۳۰۔ خون سے بے ہوش ہونے پر اوپیم ۶۔ قبض تکلیف وغیرہ سے بیہوش ہونے پر اگنیشیا ۶۔ دل کا فعل کمزور ہونے کی وجہ سے بے ہوش ہونے پر ڈیجی ٹیلس ۶۔ اعصابی کمزوری کی وجہ سے غشی ہونے پر ایسڈ فاس ۶۔ سونے کے بعد غشی ہونے پر لائیکو ۶۔ بستر سے اٹھنے کے بعد بے ہوش ہونے پر ایکونائٹ ۳x ۔ اخراج خون کی وجہ سے غشی ہونے پر چائنا ۳۔ چوٹ کی وجہ سے بیہوش ہونے پر آرنکا ۳x ہسٹریا کے وجہ سے بیہوشی میں ماسکس ۳x۔

درد سر۔ اجتماع خون کی وجہ سے درد سر ہونے پر ایکون، بل ۳، اوپیم ۶ صفرا کیساتھ خون کی زیادتی سے مرل سول، پوڈو۔ وجع مفاصل درد سر میں برائیونیا بد ہضمی کی وجہ سے درد سر میں نکس ۳، وامیکا نیٹس۔ اپیکاک سلفر، سردی کی وجہ سے درد سر میں ایکونائٹ، ڈلکامارا، ویریاٹا، لو بتی درد سر میں چائنا کونیم خون کی زیادتی کی وجہ سے سر گھومنا اور آنکھوں کے سامنے کالے داغ معلوم ہونا

ایکونائٹ ۳۰ بیٹکن کی طرح درد سر آنکھیں اور منہ سرخ۔ اور کان میں بھوں بھوں کی آواز کی علامت میں بیلاڈونا ۶۔ سر میں چلکن ہونے میں نکس وامیکا ۳۰۔ ضرورت ہونے پر درد سر کے علاج میں سے دوائیں منتخب کرنا چاہیئے۔

درد پشت اور درد کمر۔ برائیونیا۔ رسٹاکس ۶ اور سیپیا ۳ اس کی خاص دوائیں ہیں نیچے کے پیٹ یعنی پیڑو میں دردزہ کی طرح درد ہو تو سیکیل ۳، بہت محنت کرنے کی وجہ سے درد میں آرنکا ۳، پیٹھ میں درد ہو تو کلکیریا کارب اور کاسٹیکم ۶۔ درد دائیں یا بائیں جانب ہوتا ہو تو کیموملا ۶۔ پلسٹیلا ۳، فاسفورس ۳۔ ایکونائٹ ۳ x۔ کمر میں فلالین یا کوئی گرم کپڑا باندھ رکھنا مناسب ہے۔

پیٹ کی اینٹھن:۔ حمل میں بچہ بڑھتا رہتا ہے اس وجہ سے سترائین وریدیں پٹھے وغیرہ بھی بڑھا کرتے ہیں اور اسی وجہ سے پیٹ میں درد ہوتا ہے پیٹ میں خون جما ہوا معلوم ہونے کے ساتھ بخار کی علامت میں ایکونائٹ۔ پیٹ میں چبانے کی طرح درد ہونے میں حاملہ پیچھے کی طرف جھک جاتی ہے۔ بیلاڈونا ۳ x پیٹ میں کوچن (غذا) کے بعد بڑھ جائے) اور متلی ریاح خارج ہونے اور قبض رہنے میں نکس وامیکا ۳ x۔ قبض یا سوئی چبھنے کی طرح درد۔ اور ساتھ ہی متلی یا غذا کی قے کرنے میں پکس ۶۔ کبھی کبھی ورے ایلیسب کی بھی ضرورت پڑتی رہتی ہے۔ یہ کارآمد ثابت ہوا ہے۔

استسقاء۔ حالت حمل میں دوران خون میں رکاوٹ کی وجہ سے پیر، ران اور فرج میں آماس ہوا کرتی ہے۔ آرسنک۔ ۳۔ چائنا ۶ کینتھ ۳۔ سلفر ۳۔ برائیونیا ۳۔ ڈیجی ۳ x، ایپیس ۳۔ یا فیرم ۳۰۔ علامات کے مطابق دینا چاہیئے۔ استسقا کا بیان ملاحظہ ہو۔

ہسٹیریا۔ جن حاملہ عورتوں کی مزاجی کیفیت میں ریاح کا غلبہ ہوتا ہے۔ ان کو ہمیشہ یہ بیماری ہوا کرتی ہے ہسٹریا کی وجہ سے اگر تشنج بہت زیادہ ہونے پر اسقاط حمل بھی ہو سکتا ہے۔ اس اکڑن کے پہلے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ گویا گلے میں کوئی چیز اٹکی ہوئی ہے۔ زار و قطار رونا۔ بیکار نگلنے کی کوشش کرنا خوب کس کر اپنا گلا مضبوط پکڑنا۔ چہرہ میلا۔ ہوش رہنے پر بھی بول نہ سکنا وغیرہ علامات پہلے ظاہر ہوتے ہیں اسکے بعد ڈکار آنا یا صاف پیشاب ہونا۔

اور آخر میں بار بار چھینکنا۔ آنسو بہانا، وغیرہ علامات ہو کر مرض جاتا رہتا ہے۔ اگنیشیا۔ ماسکس۔ نکس وامیکا۔ پلاٹینا۔ اور ویریا نا۔ اس کی مخصوص دوائیں ہیں۔ ہسٹریا کا بیان ملاحظہ ہو۔

مرگی:۔ سر میں درد، سستی، دوار، دماغی خرابی، بے چینی، نیند، کلیجہ دھڑکنا، متلی، قے، چہرہ سرخ وغیرہ اس مرض کے علامات سابقہ ہیں۔ ایگاریکس بیلاڈونا۔ کاسٹی، سائکیوٹا، کیوپرم، ہایوسیامس وغیرہ اس مرض کی مخصوص دوائیں۔ "مرگی" کا بیان ملاحظہ ہو۔

سکتہ:۔ تیز درد سر، قے اور غش کھا کر مریضہ کا زمین پر گرنا۔ ناک سے گہری آواز، چہرہ سرخ اور آنکھیں ایک جگہ قائم ہو جانا وغیرہ علامات اس بیماری میں ہوتے ہیں۔ ایکونائٹ، بیلاڈونا۔ کاکیولس۔ لیکسس۔ نکس وامیکا، اوپیم وغیرہ اس مرض کی اچھی دوائیں ہیں۔ مرض سکتہ ملاحظہ ہو۔

دماغی حالت کی خرابی:۔ حاملہ کو کبھی کبھی غصہ، ذرا سی بات پر رونا، ولادت کی فکر سے پریشان رہنا وغیرہ علامات نمودار ہوتے ہیں۔ سیمی سفیوگا ۳۔ اور پلساٹیلا ۳۔ اس کی اچھی دوائیں ہیں۔ چڑچڑا مزاج کے لئے کیمو ملا دینا چاہیئے۔ اگر ولادت کی تکلیف کا بہت خوف ہو تو ایکونائٹ ۳ دینا چاہیئے۔

قے یا متلی۔ حالت حمل میں متلی، اور منہ میں پانی بھر آنا۔ یہ تینوں علامتیں اکثر صبح بڑھ جاتی ہیں۔ کچھ عرصہ تک رہنے کے بعد یہ علامات خود بخود گھٹ جاتے ہیں۔ لیکن آسانی سے اگر نہ کم ہو جائیں تو علامت کے مطابق مندرجہ ذیل دوا دینا چاہیئے۔

سمفوری کارپس ریسی موسا ۔۲۔۳۔۲۰۰ اس مرض کی مخصوص دوا ہے۔

(خاص کر حسب ذیل علامات میں، حمل قرار پانے میں برابر قے، متلی معدہ کی خرابی کبھی غذا کی خواہش، کبھی نفرت، منہ میں کڑوا پانی بھر آنا۔ ذائقہ بھی کڑوا۔ قبض ہر قسم کی غذا سے نفرت۔ چت سونے میں آرام معلوم ہونا۔

متواتر قے، قے کرنے کی خواہش کے ساتھ صفرا یا بلغم کی قے ہونا۔ اسہال کا خوف، قبض، ڈکار آنا۔ منہ میں پانی بھر آنا۔ ہچکی، صبح کے وقت یا کھانے

کے بعد قے کی علامت میں نکس وامیکا ۳ ۔ کریوزوٹ ۶ ۔ سیپیا ۳ ۔ الٹھرسس فری ۵ ۔ ۳ ۔ کی بھی گاہے ماہے ضرورت پڑتی ہے ۔

منھ سے پانی گرانا ۔ بہت کھانے کی وجہ سے منھ میں پانی بھر آتا ہے ۔ یا کھائی ہوئی غذا کی بو آتی ہے ۔ پارہ ملی ہوئی چیزیں دوا کھانے پر بھی منھ میں لگاتار پانی بھر آتا ہے ۔ مرک وا ۶ × بسفوف ۔ اس کی خاص دوا ہے لیکن اگر مریضہ نے پارہ سے تیار کی ہوئی دوا زیادہ کھائی ہو اور اس وجہ سے منھ میں پانی بھر آتا ہو تو مرک وا کے عوض نائیٹرک ایسڈ ۳ ۔ ۳۰ دینا چاہیئے ۔ کاربوویج ۶ یا ہیپر سلفر ۶ بھی دیا جاتا ہے ۔ کھٹی ڈکار یکایک ڈکار آکر کچھ کڑوی ، چٹپٹی چیز گلے تک آجانا ۔ دوا سے نفرت ۔ کلیجہ میں جلن قبض ، لگاتار منھ میں پانی بھر آنا ۔ نکس وامیکا ۳۰ ۔ پیٹ پھولنا ۔ یا پیٹ سخت ہو جانا اور معدہ میں جلن ۔ اور ڈکار کے ساتھ ہی منھ میں پانی بھر آنا ۔ کاربوویج ۳ × ۔ بسفوف ۳۰ ۔ لگاتار کھٹی ڈکار کے ساتھ منھ میں پانی بھر آنے میں کلکیریا کارب ۳۰ ۔ مزمن مرض میں لائیکو ۱۲ ، ۳۰ ، ۲۰۰ ادویات وریٹرم ایلب ۳ ۔ برایونیا ۳ ۔ ایسڈ سلف ۳ ۔ وقتاً فوقتاً ضرورت پڑتی ہے ۔

وریدوں کا پھولنا ۔ حمل میں رحم بڑھتا ہے ۔ اور اس کے دباؤ سے ران اور فرج اور دوسرے عضو کی وریدیں کبھی کبھی پھول جاتی ہیں ۔ اور رگ گانٹھ (KNOTTY) پڑ جاتی ہے ۔ اور ہیمی میلس ۳ ۔ ۱ اندرونی استعمال اور ہیمی میلس (Q ۔ آٹھ گنے پانی کے ساتھ) کی پٹی کا خارجی استعمال ، وریدوں میں درد ہونے پر پلس ۳ ۔ کمزوری کے علامات میں فارمکا ۳ ۔ مزمن بیماریوں میں فلورک ایسڈ ۶ ۔ وریدوں کے پھٹ کر خون نکلنے پر ہیمی میلس ۵ کی گدی (PAD) بنا کر جس جگہ سے خون نکلتا ہو ۔ وہاں رکھ کر خوب زور سے باندھ دینا چاہیئے ۔ فیرم فاس ۳ ۔ اور پلمبم ۶ کی بھی بیچ بیچ میں ضرورت پڑتی ہے پلس ۳ ۔ ورید پھولنے کی بیماری کو روکنے والا ہے ۔ مرض بڑھ جانے پر مریضہ کو بستر سے نہ اٹھنا چاہیئے ۔ پیر کی ورید پھولنے پر لچیلا موزہ (ELASTIC STOCKING) پہننا اور دبا کر سونا مفید و کارآمد ہے ۔

اینٹھن تشنج :- حمل جب چار یا پانچ ماہ کا ہو جاتا ہے۔ تب مریضہ ران، پیر، پیٹھ۔ اور کمر میں اینٹھن یا اکڑن کی طرح درد ہوتا ہے۔ ضرورت پڑنے پر مندرجہ ذیل ادویات ۶۔ طاقت کی استعمال کرنا چاہیئے۔ پیروں اور ران میں ہو تو کیموملا۔ اکڑن کے ساتھ درد سر میں اور ضعف معدہ یا متلی ہونے میں نکس وامیکا۔ برائیونیا۔ سیپیا۔ اسہال ہو تو آرنیکا یا ورا ٹرم ایلب کمر اور پیٹ میں ہو تو کالوسنتھ۔ کیوپرم۔ نکس وامیکا اسکے ساتھ پیٹ پھولنے پر لائیکو۔

یرقان کا نور:- حالت حمل میں رحم بڑھ جانے میں صفرا لے جانے والی نلی پر دباؤ پڑنے کی وجہ سے ہمیشہ "یرقان" ہو جایا کرتا ہے۔ کیموملا ۶۔ مرک سول ۶۔ چلی ڈونیم ۳x۔ اس کی اچھی دوائیں ہیں۔ دن میں بائیں کروٹ دبا کر سونے سے فائدہ ہوتا ہے۔

خود بخود پیشاب نکل جانا۔ کنابس سے ٹائی وا ۱x۔ کینتھرس ۳۔ بیلاڈونا۔ ۳۔ گرم چیزیں، نمک اور کھٹی چیزیں کھانا منع ہے۔ ٹھنڈی چیزیں دودھ، وغیرہ اچھی غذائیں ہیں۔

تھوڑا پیشاب یا پیشاب روکنا۔ حمل میں بچہ جتنا بھی بڑھے گا پیشاب کے عضو پر اتنا ہی دباؤ پڑے گا۔ اسی سے پیشاب کم ہوتا ہے۔ یا بند ہو جاتا ہے۔ کچا دودھ اور پانی برابر برابر ملا کر صبح و شام تھوڑا تھوڑا پینے سے پیشاب آسانی سے ہو جایا کرتا ہے۔ پیشاب رک جانے پر کیمفر ۶۔ کینتھرس ۶۔ بیلاڈونا ۳۔ اور گرم پانی سے نہانا فائدہ مند ہے۔ پیشاب رک جانا۔ اور پیشاب بے ارادہ ہونا، کا بیان ملاحظہ ہو۔

قبض۔ نلی ذرہ پر جنین کا دباؤ پڑنے سے قبض ہوتا ہے۔ پختہ پپیتا خوب فائدہ کرتا ہے۔ کالن سونیا ۳x خاص دوا ہے۔ دوسری ادویات نکس وامیکا ۳۔ برائیونیا ۶۔ سلفر ۳۔ اوپیم ۳۔ پلمبم ۶۔ ایلیومینا ۶۔ پوڈو ۶۔ قبض کا بیان ملاحظہ ہو۔

اسہال۔ مرکیوریس سول ۶۔ چائنا ۶۔ ایسٹر فاسس ۶۔ کیموملا ۶۔ فاسفورس ۶۔ پوڈوفائلم ۶۔ اور سلفر ۳۰۔ بیان اسہال ملاحظہ ہو۔

کلیجہ میں جلن:۔ بلساٹیلا ۶۔ یا کیپسیکم ۶۔ اس تکلیف دہ مرض کی خاص دوا ہے۔ مرض تیزابیت کی وجہ سے کلیجہ پر جلن ہونے کی وجہ سے کلکیریا کارب ۶۔ آرس ۳×۔ کاربو وج ۳×۶۔ نکس وامیکا ۳۰۔ پلس ۶۔ فاس ۳۔ نائیٹرک ایسڈ ۶۔ وغیرہ دوائیں وقت پر ضروری ہو سکتی ہیں۔

مرض تیزابیت اور بدہضمی ادیکھئے۔

بے خوابی:۔ کافیا خاص دوا ہے۔ شب کے وقت نیند نہ آئے۔ لیکن آخر وقت میں ندار د، سلفر ۳۔ نیند نہ آنے کے ساتھ بخار ہو ایکونائٹ ۳۔ پیر میں اکڑن کے ساتھ نیند نہ آئی ہو۔ کیمو ملا ۶۔ یا وراٹرم ورائیڈ ۶۔ سونے کے پہلے گرم پانی میں تھوڑا نمک ڈال کر اس سے بدن رگڑنے کے بعد تولیا سے پونچھ ڈالنے سے اچھی نیند نہ آتی ہے۔ بیان مرض، بے خوابی، ملاحظہ ہو۔

بری اشیاء کی رغبت:۔ جلی مٹی، کھریا نمک، وغیرہ کھانے کی خواہش ہونے پر کاربو وج ۶۔ کھریا کھانے کی رغبت ہونے پر کلکیریا کارب ۶ یا نائیٹرک ایسڈ ۳۔

سانس کی تکلیف۔ زیادہ گھومنے یا کھانسی کی وجہ سے بدہضمی عصبی کمزوری وغیرہ اسباب سے حمل میں سانس کی تکلیف ہوتی ہے۔ ایکون آرس۔ اپلس۔ ماسکس۔ خاص نکس وامیکا۔ برایونیا۔ وغیرہ اس کی مخصوص دوائیں ہیں۔

دل یا کلیجہ دھڑکنا۔ ڈیجی ٹیلس ۳۔ خاص دوا ہے۔ بدہضمی کے وجہ سے اگر کلیجہ دھڑکتا ہو تو نکس وامیکا ۶۔ اسٹرے فنتھس ۱×۔ ماسکس ۳۔ ایکونائٹ ۳۔ آرس ۳۔ بیلاڈونا ۳۔ پلس ۶۔ سلفر ۳۰۔ کی بھی کبھی کبھی ضرورت پڑتی ہے۔

بواسیر۔ کسی کسی کو بواسیر کا مرض ہو جاتا ہے نکس وامیکا ۶۔ اس کی عمدہ دوا ہے۔ بواسیر کے ساتھ اگر قبض ہو تو کالن سونیا ۳×۔ کاربو وج۔ پوڈو، نائیٹرک ایسڈ۔ وغیرہ ادویات کی گاہے گاہے ضرورت پڑتی ہے۔

کھانسی۔ کبھی کبھی خشک کھانسی کی وجہ سے تکلیف ہوتی ہے۔ ایکونائٹ ۳۔ اور نکس وامیکا ۶۔ اس مرض کی مخصوص دوائیں ہیں۔ آلات تنفس کی بیماری ملاحظہ ہو۔

پیشاب کی تکلیف۔ اسپرٹ کیمفر اس کی خاص دوا ہے۔ ایکونائٹ ۳۔ بیلاڈونا ایپس ۶۔ آرسنک ۶۔ یا کنتھرس ۶۔ کی بھی گاہے گاہے ضرورت پڑتی ہے۔

آلات بول کی بیماری، ملاحظہ ہو۔

مجرائے بول کا تشنج :۔ مجرائے بول میں اکڑن ہونے کی وجہ سے حاملہ کو بہت تکلیف ہوجاتی ہے۔ کبھی کبھی دن ورات پیشاب ٹپکتا رہتا ہے۔ کاسٹیکم ۶۔ یا ایسٹافاس ۳ ہد کا داخلی استعمال اور ایک گرین کلورائیڈ آف زنک۔ ایک آؤنس پانی ملا کر اس سے فرج دھو ڈالنا چاہیئے۔ اسپانج اور اسٹے فی۔ سیگریا بھی مفید ہے۔ **ادرار حیض**۔ حالت حمل میں بھی کبھی کبھی حیض نمودار ہوتا ہے۔ کاکیولس ۶ یا فاسفورس ۶۔ اچھی دوائیں ہیں۔

درد۔ حالت حمل میں کسی مقام پر اکڑن ہونے پر وائی برنم اوپ ۳۔ یا کالوسنتھ۔ ۶۔ دل میں تپکن کا درد ہونے پر۔ آرج مٹ ۶۔ جنین کے گھومنے کی وجہ سے درد ہونے پر آرنکا ۳۔ سیپیا ۶۔ تھوجا ۳۔ کونیم ۶۔

پیٹ میں اینٹھن ہونا۔ کیمو ملا ۱۲۔ یا نکس وامیکا ۶۔ ایک ہی خوراک دینے سے فائدہ ہوتا ہے۔ کلک کارب بھی اچھی دوا ہے۔

درد قولنج، ملاحظہ ہو۔

بخار۔ حالت حمل میں اگر کئی ماہ تک تھوڑا تھوڑا بخار ہو تو کسی دوا دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر بخار کسی طرح اچھا نہ ہو تو ایکونائٹ ۶۔ دینا چاہیئے

فرج کے باہر کھجلی۔ بورکس ۳۔ اور امبرا گریسیا ۶۔ اس کی اچھی دوائیاں ہیں۔ پانی میں سہاگہ گھول کر اس پانی سے دن میں دو مرتبہ فرج کو دھو ڈالنا چاہیئے۔

پیٹ لٹک پڑنا۔ جن کے پیٹ کی جلد ڈھیلی رہتی ہے ان کا حمل قرار پانے پر اکثر پیٹ لٹک پڑتا ہے۔ اور تکلیف ہوتی ہے۔ کپڑے سے پیٹ کس کر باندھ دینے ہی سے تکلیف رفع ہوجاتی ہے۔

پیٹ بڑا ہو جانے کی وجہ سے تکلیف۔ پیٹ بڑھ جانے کی وجہ سے اگر پیٹ کا چمڑا چرچرائے، پھٹے اور پستان میں درد ہو تو تھوڑا ناریل کا تیل پیٹ اور پستان پر مل دینا چاہیئے۔ اس سے تکلیف کم ہو جاتی ہے اگر تکلیف کم نہ ہو تو بیلاڈونا ۶۔ یا نکس وامیکا ۶۔ دینا چاہیئے۔

پیٹ میں جنین کی حرکت سے تکلیف۔ اوپیم ۶۔ آرنکا ۳۔

سیلان الرحم۔ دودھ کی طرح منی نکلا کرتی ہے۔ کالکیریا ۶۔ روزدیا پانی کی طرح نکلنے پر سیپیا ۱۲۔ سیلان الرحم کی بیماری سے بالکل کمزور ہو جانے پر چاینا ۶۔ یا الیٹرنا س ۳ x۔ اگر سیلان الرحم کے ساتھ فرج کے اندر سرسراہٹ ہو۔ اور مجامعت کی نہایت خواہش ہو تو پلاٹینا ۶۔ "سیلان الرحم" ملاحظہ ہو۔

دردپستان۔ پستان سرخ سخت بھاری، درد ہو جانے پر بیلاڈونا ۳ x۔ پستان سخت متورم ہو لیکن سرخی نہ ہو۔ ایسے علامات میں برایونیا ۳۔ ٹھنڈے پانی کی پٹی پر باندھنا فائدہ مند ہے لیکن تشنجی تکلیف میں گرم پانی کی پٹی ہونی چاہیئے۔

پستان کی گھنڈی میں سوزش یا زخم۔ چوٹ لگ کر سوزش ہونے پر آرنیکا ۳۔ کا داخلی استعمال اور آرنکا پانی کے ساتھ ملا کر پستان میں خارجاً لگانا چاہیئے۔ گھنڈی میں زخم ہونے پر یا سڑ جانے پر ہائیڈراسٹس ۳۔ کا اندرونی استعمال اور ہائیڈراسٹس Q دا آٹھ گنے پانی میں ملا کر) پٹی لگانا چاہیئے۔

پستان بڑے ہونیکی وجہ سے تکلیف۔ درد قولنج کی طرح تکلیف میں کرنانم ۳۔ سوزش کی وجہ سے تکلیف ہونے پر بیلاڈونا ۳ x یا برایونیا ۳۔

دماغی تکلیف۔ حاملہ ہمیشہ افسردہ رہتی ہو۔ سمی سفیوگا ۶۔ رنج سے بے چین رہتی ہو اگنیشیا ۶۔ ڈرنے میں ایکونائٹ۔ غصہ ور طبیعت ہونے پر کیمو ملا ۱۲۔

جھوٹا دردزہ۔ آخر حالت میں جننے کی طرح درد برابر ہوا کرتا ہے۔ دیگر طبعی علامات ملاحظہ ہو کیمو ملا ۶۔ اس کی عمدہ دوا ہے پلساٹیلا ۳۔ سمی سفیوگا ۳۔ یا کولوفائلم ۳ کی بھی ضرورت ہوا کرتی ہے۔

حالت حمل میں اخراج خون۔ (۱) حاملہ کے بیٹھنے، دونے، کھانسنے یا گرجانے پر رحم میں دھکا لگ کر مشیمہ (PLACENTA) رحم سے کچھ دور علیحدہ جا گرتا ہے۔ کہاسے خون گرتا ہے۔ آرنکا ۳۔ اس کی اچھی دوا ہے۔

(۲) مندرجہ بالا اسباب کے علاوہ اگر پھول (مشیمہ) رحم کے منھ پر ڈھکن کی طرح رہے۔ اور اس کی وجہ سے خون گرتا ہو تو مرض سخت خیال کر کے ہوشیار دائی گیری جاننے والی کو بلا کر دکھانا چاہیئے۔ یہ مرض حمل کے آخر حصہ میں

یا ٹھیک ولادت کے وقت ہوتا ہے۔ اس وقت اخراج خون ہی اس کی خاص علامت ہے (طبعی دردزہ میں بلغم کی طرح ایک چیز نکلتی ہے۔ کبھی خون نہیں نکلتا۔ ولادت کی حالت دیکھئے) ٹرلیئم ۵ اس اخراج خون کو بند کرنے کی ایک اچھی دوا ہے۔

کمی خون- ملیریا بخار رہنا، بلغم رہنا، کیڑے رہنے وغیرہ اسباب سے کمی خون ہو تو ان امراض کا علاج کرنا چاہیئے۔

سوء المزاجی (DIATHESIS) ماں باپ کو کسی مرض کے رہنے پر اولاد کو بھی وہی مرض ہوتا ہے۔ حاملہ کو مندرجہ ذیل ادویات کو ایک مرتبہ ہر ماہ میں استعمال کرانے سے اولاد اچھی اور طاقتور ہو سکتی ہے۔

کلکیریا کارب ۲۰۰۔ ماں باپ میں کنٹھ مالا (SCROFULA) کا مادہ ہو۔

بیسلینم ۲۰۰۔ خاندان میں تپ دق ہونے میں

سورینم ۳۰۔ ماں باپ کو بد بودار جلدی امراض ہوتے ہیں۔

سفلا ۱۰۰۰۔ ماں باپ کو ہڈی کی بیماری ہونے پر بے ٹا کارب ۳۰۔ ہیلوڈیم ۳۰ لیکوجا ۳۰۔ مرکیورلیس ۳۰۔ کارسینوسم ۳۰۔ پپیا ۳۰۔ سلفر ۳۰ علامات کے مطابق استعمال کرنا پڑتا ہے۔ امراض اطفال میں سوء المزاجی، ملاحظہ ہو۔

اسقاط حمل، پیٹ گرنا (ABORTION)

حمل قرار پانے سے چھ ماہ تک حمل نکل جانے کا نام، اسقاط حمل، یا پیٹ گرنا ہے۔ اس حالت میں تو اولاد زندہ رہتی ہی نہیں[1]۔ اگر ہوشیاری سے خبرگیری نہ کی گئی تو جس عورت کا حمل گر جاتا ہے، اس کی بری حالت ہو جاتی ہے۔ اور اس کے جان کے لالے پڑ جاتے ہیں۔ اسقاط حمل کی پہلی علامت کمر اور پیٹ کے نیچے یعنی پیڑو میں درد، ایسا معلوم ہوتا گویا لڑکا پیٹ کے نیچے کھسکا آتا ہے۔ خون یا بلغم نکلتا ہے جس کی حالت میں کس کر کپڑا پہننا

---

[1] سات مہینے کے بعد اور نو مہینے کے پہلے بچہ پیدا ہونے پر اسے ولادت بے وقت کہتے ہیں۔ ایسی بے وقت کی پیدا ہوئی اولاد تو بہت کم زندہ رہ سکتی ہے۔

زیادہ محنت کرنا۔ گاڑی، پالکی، کشتی، ریل گاڑی وغیرہ پر چڑھنا (خاص کر حمل کے اول چار ماہ) دوڑ دھوپ کرنا۔ گر جانا۔ بھاری چیز اٹھانا۔ زور سے ابٹن ملنا۔ میدہ پیسنا۔ روٹی بیلنا، اُچھل کر چلنا (انگلی پر بوجھ دیکر کھڑے ہونا) تصویر یا مسہری ٹانگنا، چیچک کا بخار، اسہال وغیرہ ہونا مجامعت کرنا، نیز ادویات کا استعمال، فسرح میں درد، زیادہ خوف فکر، رنج وغیرہ اسباب سے اسقاط ہوتا ہے۔ حالت حمل میں ہمیشہ ان باتوں سے خوب ہوشیار رہنا چاہیئے۔ جس کو ایک مرتبہ اسقاط حمل ہو جاتا ہے۔ اس کو دوسرے مرتبہ بھی اسقاط ہونے کا اندیشہ رہتا ہے۔ اس لئے جب تک حمل رہے خوب ہوشیار رہنا چاہیئے۔

اسقاط حمل روکنے کا علاج

سبائنا ×۳ حمل میں پہلے تین مہینہ میں اسقاط کا اندیشہ رہنے پر (یعنی درد ہونا یا خون ظاہر ہونے لگنا)۔

سیکیل ۳۔ حمل کے چوتھے یا اسکے بعد کے مہینوں میں اسقاط ہونے کا خوف ہو۔ (یعنی درد ہو۔ اور خون ظاہر ہو۔)

آرنکا ۳۔ گر پڑنا، بھاری چیزیں اٹھانا۔ مار کھانا۔ چوٹ وغیرہ اسباب سے اگر اسقاط ہونے کا خیال ہو۔)

کیمومِلا ۶۔ غصہ وغیرہ۔ دماغی تحریک کی وجہ سے اسقاط ہونے کا خوف۔ دائی برنم اوپ ۳ × قولنجی درد کی تکلیف۔

علاج بعد اسقاط حمل

مندرجہ باتوں سے ہوشیار رہنے پر بھی اگر اسقاط حمل ہو جائے تو ایسی ترکیب کرنا چاہیئے کہ حمل سے جنین یا پھیلیا (مشیمہ) اچھی طرح سے نکل جائے۔ ہوشیار دایہ کو بلا کر اسکا بندوبست کرنا چاہیئے۔ نہیں تو زچہ خانہ کی بیماری پیدا ہو کر زچہ کی جان جانے کا خوف رہتا ہے مشیمہ پھول گرنے میں دیر ہونے پر پلساٹیلا ۳۔ سیکیل ۳۰۔۔۔۲۰۰ دینا چاہیئے۔ کئی ہفتوں تک خون نکلنے کے وجہ سے بہت کمزور ہو جائے تو چائنا ۶۔۔۔۲۰۰ دینا چاہیئے۔

علاج اسقاط حمل جو بار بار ہو

پہلے جس وقت اسقاط ہوا ہو اس کے کم سے کم ایک ماہ پہلے سے فی ہفتہ علامات کے مطابق حسب ذیل ادویات استعمال کرانا چاہیے۔ رحم کی خرابی کی وجہ سے اسقاط ہونے پر ایپس ۶۔ سبائنا ۶۔ یا سیکیل ۶۔ پھول (PLACENTA) کی خرابی کی وجہ سے ہو تو فاسفورس ۶۔ جنین کی خرابی سے یا ماں کے آتشک کی وجہ سے اسقاط ہونے پر مرکیورسیس کار ۶۔ ماں باپ کو دق رہنے پر سلیشیم ۳۰ (ایک ماہ میں ایک خوراک)

علاج معاون، حمل کی حالت میں اینٹھن درد اور جسم میں دباؤ کے ساتھ اگر بلغم یا خون نکلنا شروع ہو جائے تو اس حالت میں اسی وقت زچہ کے سر کے نیچے سے تکیہ ہٹا کر چت لٹا دینا چاہیے۔ اور خون بند کرنے کے لئے اس کے پیٹ پر اور فرج میں برف کے ٹکڑے یا سرد پانی کی پٹی برابر رکھنا چاہیے۔ یہ خیال رکھنا چاہیے کہ زچہ کے جسم اور دماغ پر کسی قسم کی تکلیف نہ پہونچے۔ جس کمرہ میں زچہ آرام کرے وہ ٹھنڈا اور صاف رہنا چاہیے۔ اور ہوا کا آمد و رفت بکثرت ہو۔ بہت دیر تک چت سونے کی وجہ سے تکلیف ہونے پر ایک بڑے تکیہ کی آڑ لگا کر زچہ کو بٹھایا جا سکتا ہے۔ بھوک لگنے پر اچھی غذا دینی چاہیے۔

ولادت کے وقت کے علامات

ولادت کے وقت:۔ پہلے ہی بیان ہو چکا ہے کہ حمل رہنے کے دن سے قریب قریب ۲۸۰ دن کے اندر (یعنی دسویں مہینہ) اولاد پیدا ہوتی ہے۔ نو مہینہ تک حاملہ کا نیچے پیٹ یعنی پیڑو (چھوٹا پیٹ) بڑھتا ہے اس کے بعد (یعنی ولادت کے نو دس دن پہلے) پیڑو ڈھلکنا شروع ہو جاتا ہے۔ کمر پتلی ہوتی ہے۔ پیشاب کئی بار ہوتا ہے۔ اور ہڈی کے نیچے درد پیدا ہوتا ہے۔ ایسے علامات معلوم ہوتے ہی زچہ خانہ کا انتظام کرنا چاہیے۔ ولادت کا دن معلوم کرنے کے لئے ولادت کا دن معلوم کرنے کی فہرست [illegible] ہے۔

زچہ خانہ۔ مکان میں جو اچھا کمرہ ہو یعنی جو کمرہ بڑا صاف ستھرا اور بدبو سے پاک ہو جس میں ہوا خوب آتی جاتی ہو۔ اور سردی اور دھواں کی گنجائش نہ ہو۔ ایسے کمرہ کو زچہ خانہ بنانا چاہیے۔ زچہ خانہ کی خرابی سے زچہ اور بچہ کے جان

جاڑے کی تیار ہوجاتی ہے۔ موسم برسات اور جاڑے کی سردی سے بچنے کے لئے زچہ خانہ کے ایک کونے میں کوئلہ یا تھوڑی آگ جلا کر رکھنا چاہیئے۔ لیکن یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ دھواں پیدا نہ ہو۔

دردزہ۔ رحم کے اندر بچہ کے بڑھتے رہنے پر حمل کے پورے دنوں میں وقت وقت پر دردزہ ہوتا ہے۔ رحم کے عضلات کا سکڑنا ہی ولادت کا فعل ہے۔ اسی وجہ سے زندہ بچہ جس طرح آسانی سے باہر نکلتا ہے۔ مردہ بچہ بھی اسی طرح نکلتا ہے باہر نکلنے کے لئے حمل کے بچہ کو نہ تو کوئی کوشش ہی کرنی پڑتی ہے اور نہ زور ہی لگانا پڑتا ہے۔ حمل کے کسی پوشیدہ طاقت کے ذریعہ ہی یہ ولادت کا کام ہوجاتا ہے۔ جنگل کی پتلی پگ ڈنڈی سے آنے میں راستہ کی حالت سمجھ کر ہم لوگ جس طرح بچ کر چلتے ہیں۔ اسی طرح پیدائش کے وقت وہی پوشیدہ طاقت ماں کے حمل میں مردہ یا زندہ بچہ کو آگے بڑھاتی ہے۔ پیدائش کے راستہ میں جو جگہ جیسی بنی ہے۔ ماں کے حمل میں اسی پوشیدہ طاقت کی مدد سے بچہ اسی طرح وہاں رہتا ہے۔ ورنہ پیدائش کا فعل ایک طرح سے غیر ممکن ہوجاتا۔ ولادت کے راستہ کے خاص مقامات میں جہاں کہیں بچہ کا کندھا رکتا ہے۔ اسی وقت حمل کی وہی پوشیدہ طاقت کے ہاتھوں سے اس کے کروٹ لینے کا فعل (ROTATION) ہوتا ہے اور بچہ آسانی ہی سے جانے والے راستہ سے آگے بڑھتا رہتا ہے۔ اس پوشیدہ نہ دیکھ پڑنے والی طاقت اعظم کے خوش فعل کو خیال کرکے عالم سکتہ میں ہو جانا پڑتا ہے۔ رحم کی شکل بدلنا۔ بیرونی اعضاء تناسل کا تر رہنا۔ ان عضلات کا ڈھیلاپن اور دماغی تفکرات یہ سب دردزہ کے پہلے علامات ہیں۔ اس کے بعد بار بار بول وبراز سے فراغت پانے کی حاجت۔ جسم میں کچھ درد ہونا۔ اور قے آنا۔ جسم کانپنا۔ پانی نکلنا۔ فرج سے پھیلنے کی طرح بلغم نکلنا۔ اور کمر سے درد شروع ہوکر پیٹ کی طرف آکر ٹھہر جانا۔ دردزہ کی علامت ہے۔ اکثر دردزہ کا شناخت کرنا مشکل ہوجاتا ہے۔ اسی لئے سچے اور جھوٹے دردزہ کی شناخت مندرجہ ذیل ہے۔

دردزہ سچا	دردزہ جھوٹا
(۱) پیٹھ کمر میں کبھی کبھی ران تک درد	(۱) صرف پیٹ ہی میں درد کو چن کیطرح ایک جگہ

دردِ زہ سچا

(۲) ہر مرتبہ درد باقاعدہ جیسے ہر پندرہ بیس بیس منٹ کے بعد علی الترتیب آتا اور رفع ہو جاتا ہے

(۳) ہر مرتبہ درد کے ساتھ رحم کا منھ تھوڑا کھل جاتا ہے اور پانی نکلنے لگتا ہے

دردِ زہ جھوٹا

(۲) درد ہونے کا کوئی قاعدہ نہیں ہے جیسے کبھی دس منٹ کے وقفہ سے تو کبھی پانچ منٹ کے وقفہ سے درد ہوتا ہے کبھی برابر درد ہوتا رہتا ہے

(۳) درد میں رحم کا منھ بالکل نہیں کھلتا اور پانی نہیں نکلتا۔

دردِ زہ جتنا جلد جلد ہوگا۔ پیدائش کا وقت بھی اتنا ہی قریب سمجھنا چاہیئے۔ اور ہوشیار دایہ کو بلانا چاہیئے۔

علاج: کالو فائلم ۱x۳ جھوٹے دردِ زہ کی اچھی دوا ہے۔ بدہضمی سے پیدا ہوئے درد میں پلس ۲-۳- خوف۔ یا ڈر سے جس کی تحریک آسانی سے ہو جائے ان کے لئے ایکٹیا ریس ۲- بہت اچھی دوا ہے۔

ولادت کے تین درجے: اگر درد شروع ہونے کے چھ گھنٹے کے اندر لڑکا پیدا ہو جائے۔ اور لڑکے کا سر آگے نکلے تو اس کو طبعی ولادت[1] کہنا چاہیئے۔

طبعی ولادت کے تین درجے (STAGES) ہیں۔

پہلا درجہ۔ دردِ زہ شروع ہوتے ہی رحم کا منھ کھلنے لگتا ہے۔ اور پانی نکلنے کے وقت تک (یعنی دردِ زہ شروع ہونے سے پانی یا تھیلی پھٹنے تک)

دوسرا درجہ: رحم کا منھ کھلنے پر دراز ہو کر پانی نکلنے کے وقت سے بچہ نکلنے کی حالت تک اس درجہ میں رحم کا منھ اور باہری آلات تناسل میں کوئی فرق نہیں رہتا۔ ایک سرنگ کی طرح ہو جاتا ہے۔

تیسرا درجہ: بچہ پیدا ہو جانے سے رحم کا پھول (مشیمہ) باہر نکلنے تک۔

---

[1] عموماً ولادت طبعی ہوتا ہے لیکن آج کل تہذیب کی ترقی کی وجہ سے "غیر طبعی ولادت" (جیسے بچے کا ہاتھ، پیر وغیرہ باہر نکلنا) یا پانچ سات دنوں تک ولادت کی تکلیف رہنا) بھی کم نہیں ہوتی۔ ایسی میں علم دایہ گیری جاننے والے ہومیوپیتھک معالج سے علاج کرنا چاہیئے۔

طبعی ولادت میں ضروری عمل کرنے کے قابل کچھ باتیں

پہلا درجہ۔ ولادت کے پہلے درجہ میں زچہ جس طرح رہنا یا جو کام کرنا چاہے اس میں دخل دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس درجہ میں اس کو زچہ خانہ میں لے جانا یا زور سے کو تھینے کو کہنا بیکار ہے۔ بیچ بیچ میں گرم دودھ یا گرم پانی پلانا چاہیئے۔ اس سے کمزوری دور ہو سکتی ہے۔ سرد چیز کھلانا یا پلانا ممنوع ہے۔ ایسی چیز کھلانے سے درد بند ہو سکتا ہے۔ پہلے درجہ میں کوئی دوا دینا مناسب نہیں ہے۔ لیکن اگر ایسا معلوم ہو کہ بچہ کا سر آگے نہ نکل کر دوسرا کوئی عضو نکل رہا ہے تو پلساٹیلا ۳۰ دو تین خوراک دینا چاہیئے۔ اس دوا کے اثر سے بچہ کا سر گھوم کر نیچے چلا آسکتا ہے۔ ولادت کے وقت کے علامات دیکھئے۔

دوسرا درجہ۔ اس وقت بہت ہوشیاری سے کام کرنا چاہیئے۔ پانی نکلنا شروع ہونے پر زچہ کو زچہ خانہ میں لے جانا چاہیئے۔ اور پہلے ہی کی طرح بیچ بیچ میں گرم دودھ پلانا چاہیئے۔ اگر درد ٹھہر ٹھہر کر بند ہو جائے تو گلے کے اندر انگلی ڈال کر یا ناک میں سینک ڈال کر یا کٹا ہوا بال کھلا کر یا کسی معمولی طریقے سے قے کرانے سے درد آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے۔ اس وقت زچہ کو ایک ہی مقام پر استقلال سے رہنا چاہیئے۔ زیادہ چھٹ پٹانے سے درد زور سے پیدا نہیں ہو سکتا۔ ولادت کے وقت زچہ کو بائیں کروٹ لٹا کر دونوں ہاتھ سر کی طرف پھیلا رکھنا چاہیئے۔ اور دونوں گھٹنے سینہ کی طرف اٹھا کر پیر پھیلانا چاہیئے۔ جس سے دونوں پیروں کے بیچ میں ایک گول تکیہ رکھا جا سکے۔ اس طرح رہنے سے ولادت ہو جاتی ہے۔ ولادت سے پہلے کم سے کم ایک مرتبہ پاخانہ اور پیشاب کرا دینا چاہیئے۔ اخراج خون ہونے پر حملہ میں اخراج خون ملاحظہ ہو۔

بچہ کا سر آلات تناسل کے اندر جانے پر دایہ کو ولادت کے دروازہ کی حفاظت کر لی چاہیئے۔ ورنہ بچہ کا کندھا نکلنے کے وقت فرج پھٹ کر فرج اور

لہ طبعی دردزہ میں بلغم کی طرح کوئی چیز باہر نکلتی ہے۔ کبھی کبھی بالکل اخراج نہیں ہوتا۔

مقعد ایک ہو جا سکتی ہے۔

۶۔ بچہ کا سر باہر نکلتے ہی اس کے چہرہ پر کی رطوبت، بلغم وغیرہ صاف کر دینا چاہیئے ورنہ بلغم وغیرہ منھ اور ناک کے اندر جا کر سانس کو روک دے سکتے ہیں۔ اور بچہ کا سر باہر نکلنے پر اگر معلوم ہو کر اس کی نال مالا کی طرح بچہ کے گرد لپٹی ہوئی ہے تو انگل ڈال کر اسکو اس طرح ڈھیلا کر دینا چاہیئے۔ کہ اس کے بیچ سے بچہ کا کندھا آسانی سے باہر نکل سکے۔ بچہ کا سر نکلتے ہی زور سے بچہ کا جسم باہر نہ کھینچ لینا چاہیئے۔ اس سے ماں اور بچہ دونوں کے جان جانے کا خوف ہوتا ہے۔ قدرت پر بھروسہ کرنے سے باقی جسم بھی خود بخود نکل آتا ہے۔

بچہ کے باہر نکل آنے پر اس کو زچہ کے بالکل پاس آہستہ رکھنا چاہیئے۔ دور رکھنے سے ناف سے نال ٹوٹ کر اخراج خون ہو سکتا ہے اس سے زچہ اور بچہ دونوں ہی کی موت ہو سکتی ہے۔

نال نکلنا۔ بچہ پیدا ہونے کے بعد ہی رویا کرتا ہے۔ اسی وقت سے اس کے تنفس کا فعل شروع ہو جاتا ہے۔ طبعی ولادت میں بچہ زمین پر آتے ہی رونے لگتا ہے۔ یہ رونا بہت اچھی علامت ہے۔ جب تک بچہ نہ روئے نال نہ کاٹنا چاہیئے۔ دایہ یا جو عورت نال کاٹے اس کے ہاتھ کا ناخن بڑھا ہوا نہ ہونا چاہیئے۔ یا ہاتھ میں کسی قسم کا زخم نہ ہو بڑھے ہوئے ناخن کے اندر بہت قسم کا زہر رہتا ہے۔ اور زخم میں مرض کے جراثیم رہتے ہیں۔ اس سے زچہ کو بخار وغیرہ بیماریاں ہو سکتی ہیں۔ اسلئے ناخن کٹا کر جنانا چاہیئے۔ (نال کے جس جانب بچہ کی ناف لگی ہے اُسی طرف) بچہ کے نال کے اوپر کی تین انگل نال رکھ کر نرم ریشم[1] سے خوب کس کر دو گانٹھیں لگا دینا چاہیئے۔

---

[1] خوب پتلا یا بہت موٹا نہ ہو نا خوب پتلا ہونے سے نال کٹ جا سکتی ہے۔ اور خوب موٹا رہنے پر اچھی طرح گرہ نہ لگ سکے گی

[2] کند چیز سے نال کاٹنے سے بچہ کے اس جگہ درد ہونے کا اندیشہ ہے۔ کند چیزوں سے نال کاٹنا کسی طرح مناسب نہیں ہے (بقیہ صفحہ ۹ پر ملاحظہ کیجیئے)

اور اس کے اوپر کی طرف ایک انچ چھوڑ کر دو گانٹھیں اور لگا دینا چاہیے۔ اس طرح بچہ کی طرف اور زچہ کی طرف نال باندھ دینے سے دونوں بندھن کے بیچ کی نال دھار دار قینچی یا چھری سے کاٹ دینا چاہیے۔ بندش خوب سخت نہ ہونے پر زیادہ خون نکلنے سے بھی بچہ کی جان جا سکتی ہے۔ خبردار! بچہ کی حرکت سے کاٹنے کے وقت اس کے ہاتھ یا چھری لگ کر کٹ نہ جائے۔ اگر بچہ پیدا ہونے پر اس کا منھ نیلا ہو جائے تو پہلے نال کاٹ کر تھوڑا خون نکال دینے کے بعد نال باندھ دینا چاہیے۔

نال کٹ جانے پر بچہ کے نال کے اوپر تیل کی پٹی رکھ کر باندھ دینا چاہیے۔ اس کے بعد انگلی میں شہد لگا کر بچے کے منھ کے اندر کا بلغم وغیرہ صاف کر دینا چاہیے۔ آخر میں تھوڑے گرم پانی سے اسکو نہلا کر صاف ملائم کپڑے سے اس کو ڈھک دینا چاہیے۔ نہلا دینے کے بعد ہی اس کو گرم کپڑے سے ڈھک نہ دینے سے سردی کھانسی ہو جانے کا اندیشہ رہتا ہے۔ ماں کے پیٹ میں ہوا سے بند جگہ میں رہنے کی وجہ سے جنین ہمیشہ گرم رہتا ہے۔ اس لئے پیدا ہونے کے بعد ہی اسکو اسی طرح گرم حالت میں رکھنا فرض ہے۔ اور زور سے جسم پونچھ دینے یا رگڑنے سے بچہ کی ملائم جلد چھل جا سکتی ہے۔ سردی یا خوب ٹھنڈی ہوا چلنے پر نہلانا بند کر کے خالص سرسوں کا تیل گرم کر کے بچہ کے سر اور کل جسم پر مالش کر کے خوب پتلے کپڑے سے آہستہ آہستہ جسم پونچھ ڈالنا اچھا ہے۔ بچہ کا پیدا ہوتے

پشت کا بقیہ نال کاٹنے کے بعد بچہ کی باقی نال سفید کپڑے سے ڈھک کر سینہ کی جانب ڈال کر فلالین سے پیٹ کسکر باندھ رکھنا چاہیے پانچ سات دنوں میں وہ نال خشک ہو کر خود بخود گر جاتی ہے نال اچھی طرح نہ کاٹنے کی وجہ سے ناف پک کر تشنج مطلق ہو جاتا ہے۔ اس درجہ میں ہکس وامیکا ۳۰ اس کی بہت عمدہ دوا ہے۔ امراض اطفال میں مرض نال و تشنج مطلق ملاحظہ ہو۔

ملہ گرم پانی میں نہلانے سے بچہ کو برانکو نمونیہ مرض ہو سکتا ہے۔ اسی لئے بچوں کے علاج کے ماہر ڈاکٹر قیر د نال کاٹنے کے تین روز تک (بقیہ پشت پر)

ہی نہ رونے سے یا مردہ کی طرح پڑا رہنے سے یا مثل مردہ کے مرجھایا ہوا بچہ اکا بیان ملاحظہ ہو!

تیسرا درجہ:۔ جب تک پھول نہ گر جائے تب تک زچہ کی حالت سے بری نہ سمجھنا چاہیئے۔ طبعی ولادت میں پھول خود بخود آدھ گھنٹہ کے اندر گر جاتا ہے۔ کھینچنے وغیرہ سے آفت آجانے کا اندیشہ ہے۔ پھول کا نہ گرنا ملاحظہ ہو۔ پھول گرنے کے بعد زچہ کے کپڑے اور بستر صاف کرکے اس کے آلہ تناسل کے منھ میں پانچ انگل کپڑے کی کئی پرت کر کے ڈال دینا چاہیئے۔ اور بیچ بیچ میں یہ کپڑا بدل دینا چاہیئے۔

تین ہاتھ لمبا اور آدھ ہاتھ چوڑا کپڑا زچہ کے پیٹ پر مثل پٹی کے زمین روز تک لپیٹ کر رکھنا چاہیئے۔ لیکن ولادت کے بعد ہی اگر دو گھنٹہ تک دونوں ہاتھوں سے زچہ کا رحم پیڑو پر سے دبا رکھا جائے تو پھر پیٹ باندھنے والے بینڈج کی ضرورت نہیں پڑتی۔

ولادت کے تین گھنٹہ بعد تک زچہ کو چت لٹائے رکھنا چاہیئے۔ کپڑا اتارنا اور پاخانہ پیشاب لیٹے لیٹے کرنا چاہیئے۔ حرکت سے بہت زیادہ خون نکل جانے کا ڈر ہے۔ تین گھنٹہ تک ایک طرح سے رہنے پر خود بخود نیند آکر زچہ کو بہت آرام مل جاتا ہے۔ ولادت کے آٹھ دس گھنٹہ بعد زچہ کو اگر کچھ آرام ہو تو بچہ کو دودھ پلانا چاہیئے۔ دودھ کھینچنے سے پستان میں جلدی جلدی دودھ آتا ہے۔ اور رحم سکڑ کر خون کا اخراج بند ہو جا سکتا ہے۔

اگر ولادت کے بعد کوئی زیادہ علامت نہ ظاہر ہوں تو آرنکا ۳ x ہر چار گھنٹہ پر تین روز تک زچہ کو استعمال کرانا چاہیئے۔ آرنکا کے استعمال سے زچہ خانہ کا بخار وغیرہ پیدائش کے بعد سے امراض نہیں ہو سکتے ہیں۔

(بقیہ پشت کا مضمون ملاحظہ ہو) گرم پانی کے عوض نیم گرم ... زیتون کا روغن (PURE OLIVE OR SWEET OIL) استعمال کرنے کا مشورہ دیتے ہیں۔
(VIDE FISHERS DISEASES OF CHILDREN. P. 34-35)

ولادت کے بعد زیادہ خون نکلنے پر ولادت کے بعد علامات، ملاحظہ ہوں۔

زچہ خانہ میں زچہ کی خدمت

مندرجہ ذیل باتوں پر زیادہ خیال رکھنا چاہیئے۔

(۱) ایک ماہ (کم سے کم ایک ہفتہ) زچہ کو زچہ خانہ میں رہنا ہے پہلے چار پانچ روز تک آرام سے لیٹی رہے۔ پاخانہ پیشاب کے لئے بھی اٹھنے نہ دینا چاہیئے حرکت کرنے سے خون زیادہ نکل کر موت تک ہو سکتی ہے۔

(۲) زچہ کبھی بائیں اور کبھی دائیں جانب ہو سکتی ہے کیونکہ متواتر ایک کروٹ لیٹے رہنے سے تکلیف ہوتی ہے۔ زچہ خانہ میں زچہ کے لئے دو بستر رکھنا ضروری ہے۔ کیونکہ بہت دیر تک ایک بستر پر سونے سے (خاصکر موسم گرما میں) بستر گرم ہو جاتا ہے (۳) اس بات کا انتظام رکھنا چاہیئے کہ زچہ اور بچہ کو ٹھنڈی ہوا نہ لگنے پائے۔ دوپہر میں دروازے کھڑکیاں کھول کر زچہ خانہ میں ہوا جانے کا کافی انتظام رکھنا چاہیئے لیکن اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ ہوا کا جھونکا زچہ اور بچہ کو نہ لگنے پائے۔

(۴) صبح یا جاڑے کے دنوں میں ٹھنڈی ہوا چلتی ہے۔ اسلئے اس وقت زچہ خانہ میں آگ رکھنا چاہیئے۔ دوسرے وقت تھوڑی آگ رکھنے سے بھی کام نکل سکتا ہے جس میں زچہ اور بچہ کو کوئی تکلیف نہ ہو۔ زیادہ دھواں ہونے سے بچہ کی آنکھ ضائع ہو جاتی ہے۔

عود، صندل وغیرہ خوشبودار چیزیں آگ ڈال کر زچہ خانہ کو خوشبودار رکھنا چاہیئے۔ کمرہ زیادہ گرم، ٹھنڈا یا دھوئیں سے بھرا ہوا نہ ہونا چاہیئے چیچک، انفلوئنزا وغیرہ چھوت دار بیماریوں کے مریضان کے پاس سے آکر کوئی شخص زچہ خانہ میں نہ جائے۔

(۵) اس بات پر خیال رکھنا چاہیئے کہ بچہ ناک سے سانس لے۔ بچہ اکثر منہ کھول کر سوتا ہے۔ اور منہ سے سانس لیتا ہے۔ ایسی حالت میں منہ بند کر دینے سے یہ کام بغیر کسی کوشش کے ہو جاتا ہے۔ اس وقت اس بات کا خیال نہ رکھنے سے لڑکے لڑکیاں زیادہ عمر میں بھی منہ سے سانس لیتے ہیں۔ اس

طریقہ سے اکثر قسم کے امراض جراثیم منھ کے راستہ سے جسم کے اندر داخل ہونے کا احتمال رہتا ہے (VIDE DR- MC-CONK)

(VIDE DR-MC CONKEY'S LECTURES ON HOW AND WHEN IS TUBERCLOSIS CONTRACTED) اس لئے بچپن ہی سے اسکوروک دینا ضروری ہے۔

کوئی کوئی معالج فرماتے ہیں کہ منھ سے سانس لینے سے کسی کسی بچہ کا منھ ٹیڑھا ہو جاتا ہے۔ کان سے کم سنتا ہے۔ اور اس کا بولنا دشوار ہو جاتا ہے۔ اگر تالو کی وریدوں کے بڑھنے سے بچہ اس طرح سانس لیتا ہو تو نشتر لگا کر اسکوروک دینا چاہیئے۔ (۶) زچہ کے پیٹ سینکنے اور کپڑا آگ میں سینک کر فرج کی جڑ میں رکھنے اور بچہ کی ناف سینک دینے سے درد کم ہو جاتا ہے۔ کچھ لوگ اس وقت اس طرح سینکنے کی مخالفت کرتے ہیں۔

(۶) جس زچہ خانہ میں آگ نہ رکھی جائے جو بچہ سینک وغیرہ کو برداشت نہ کر سکے یا گرم چیز نہ کھائے تو اس کے لیے اور اس کے بچہ کے لئے گرم کپڑا۔ اور اوڑھنا ہونا ضروری ہے لیکن بہت زیادہ کھانا پینا اور گھی پلانا منع ہے۔

ولادت کے پہلے دو تین روز دودھ اور بارلی اس کے بعد دو روز تھوڑا گھی میں تل کر اور انس میں سیاہ مرچ کا سفوف اور بہت تھوڑا سا نمک ملا کر اور پانچویں روز دودھ اور چاول دینا ضروری ہے۔ دال یا کوئی پکی ہوئی چیز یا ترکاری پہلے ہفتہ میں نہ دینا چاہیئے۔

(۷) ولادت کے وقت سے کم سے کم زیادہ تک ہی موت منع ہے۔ اس اُصول پر خیال نہ رکھنے کی وجہ سے اس ملک کے زچہ اور بچہ کی تندرستی خراب ہو گئی ہے اور شاید بچوں کو مرض جگر اور بے وقت کی موت ہو جاتی ہے۔

وقت ولادت کے علامات:- ولادت کے دو ماہ قبل انیمیا ایسس موسا ۳۰۔ روزانہ دو مرتبہ استعمال کرانے سے بغیر کسی تکلیف

لے جراغ کی لو میں انگوٹھا گرم کرکے بچہ کی ناف سینکنے سے ناف جلد خشک ہو جاتی ہے۔ سینکنے کے وقت ناف پر زیادہ دبا ؤ نہ پڑے۔ دیا نہ رہے اگر نہ لگے۔

کے ولادت ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر یہ خوف ہو کر ولادت میں تکلیف ہو گی۔ تو ایکٹیا ریس موسا کے بجائے آرنیکا ۳۔ یا کیلک فلور ۶ × سفوف دن میں دو مرتبہ روزانہ دو ماہ تک استعمال کرانا چاہیئے۔ اس کے علاوہ ولادت کے آخری مہینوں میں جن حاملہ عورتوں کو قبض کی وجہ سے تکلیف ہوا کرتی ہے ان کیلئے کالی سونیا استعمال کرانا چاہیئے۔ یہ نہایت مفید اور کارآمد ثابت ہوا ہے۔

اگر دردزہ شروع ہو کر پانچ چھ گھنٹہ کے اندر ہی بچہ پیدا ہو جائے تو کسی دوا کے دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن اس سے زیادہ دیر ہونے پر علاج کرنا چاہیئے۔ مندرجہ ذیل ادویات سب علامات کے دینے سے تھوڑے وقت کے اندر بغیر کسی تکلیف کے بچہ پیدا ہو سکتا ہے۔ [1]

رحم کا منہ سکڑا رہنے کی وجہ سے پیدائش میں تکلیف ہونے پر جلسں ۳×۔ بے قاعدہ ہلکا یا میٹھا درد ہونے پر پہلے پانی کی طرح اخراج ہونے کے بعد بھی اگر درد نہ بڑھے اور متلی ہو تو پلسا ٹیلا ۳۰۔ علامات مندرجہ بالا کے بعد ران میں اینٹھن ہو (خاص کر اس عورت کو جسکے تین چار اولاد ہو چکی ہو تو) سیکیل ۳۔ درد سر، بے چینی۔ آنکھیں۔ اور چہرہ سرخ، بہت زیادہ بے چینی بکنا۔ جھکنا۔ ہاتھ پیر پٹکنا۔ کے علامات میں بیلاڈونا ۳۔ بہت زیادہ درد رہنے پر کیمومیلا ۶۔ کافیا ۶۔ جلسیمم ۶۔ بہت زیادہ دردزہ کے بعد یکایک درد

---

[1] بوسکلٹ اسپتال کے معلم اور فرانس کے علم دایہ گیری کے ماہر ڈاکٹر فرینک ہیزنا، کلوروفارم سے بنی طاقت کی ایک دوا۔ ز کی خوراک ایک ایک قطرہ کے حساب سے) استعمال کرا کر بغیر تکلیف کے ولادت کرا رہے ہیں۔ ایسی حالت سے ولادت کے وقت زچہ کو کسی قسم کا تکلیف درد نہیں ہوتا۔ اور زچہ اور بچہ کے عصب اور دوران خون کے آلات میں کوئی خرابی نہیں ہوتی۔ ڈاکٹر صاحب موصوف کا بیان ہے کہ ہزاروں حاملہ عورتوں کو اس دوا کے کھلانے کے بعد ہوش و حواس میں بات کرتے کرتے بغیر تکلیف ہی ولادت ہوئی ہے۔

ولادت کے وقت یا اس کے بعد ان کو کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔

بند ہو کر آنکھیں اور منہ سرخ ہو جائے۔ سانس زور زور سے چلنے لگے۔ گھڑگھڑاہٹ ہو، بے ہوشی ہو تو اوپیم ۳۰۰۶۔ بہت تشنج کی وجہ سے حاملہ پریشان ہو کر چیخ کر روتی ہے۔ ہائیوسیامس ۶۔ اور ولادت کے وقت رحم کا منہ پھیلا رہنے پر بہت گرم کیلنڈولا کے لوشن (کیلنڈولا Q۔ ۲ ڈرام اور گرم پانی ڈیڑھ پاؤ) میں نئے اسپنج کو بھگو کر رحم کے باہر لگانا چاہیئے۔

ولادت کے بعد بھی اگر یہ ترکیب کی جائے تو فائدہ ہوتا ہے

اگر یہ خیال ہو کہ جنین کا سر پہلے نہ نکلے گا تو پلسا ٹیلا ۳۰۔ رحم کا منہ سخت رہنے پر اور نہ پھیلنے پر بیلاڈونا ۳۰۔ بہت زیادہ تکلیف دہ درد زہ میں اگر آرنکا ۳۰۔ بہت تکلیف دہ درد زہ، ہمیشہ قے کرنے کی رغبت موجود رہنے پر اور اور ہر قسم کے درد زہ کے ساتھ ناف کے چاروں طرف کترنے کا ایسا تیز درد ہونے پر اور اس درد کے رحم تک پھیل جانے پر ایپی کاک ۳x دینا چاہیئے۔

ولادت کے وقت یا بعد بیہوشی اور اس کے ساتھ ہی کل جسم برف کی طرح ٹھنڈا اور نبض ساقط ہونے پر کیمفر Q۔

پھول نہ گرنا۔ بچہ پیدا ہونے کے تھوڑے ہی دیر بعد رحم سے پھول باہر نکل پڑتا ہے۔ لیکن ولادت کے بعد اگر ایک گھنٹہ کے اندر پھول باہر نہ نکل پڑے۔ تو پلسا ٹیلا ۳۰ یا سیکیل ۳۰ ہر چند منٹ پر دینا چاہیئے۔ دوا دینے کے بعد اگر آدھ گھنٹہ میں کوئی فائدہ نہ ہو تو ایک ہاتھ سے رحم کو دبا کر دوسرے ہاتھ سے پھول آہستہ آہستہ کھینچ لینا پڑتا ہے۔ زور سے کھینچنے سے پھول ٹوٹ کر کچھ حصہ اندر رہ جا سکتا ہے۔ اس سے خون اتنا نکلتا ہے کہ زچہ کی جان جانے کا خوف ہے۔

(۳۱) ولادت کے بعد کی حفاظت

پھول گر جانے کے بعد اگرچہ کوئی علامت (فساد) نہیں رہتی تو بھی زچہ کو آرنیکا ۳x روزانہ چار مرتبہ تین روز تک کھلانا چاہیئے۔ آرنیکا کھلانے سے زچہ خانہ کی سخت بیماریوں سے نجات مل سکتی ہے۔

ولادت کے بعد جو علامات نمودار ہوتے ہیں ان کا بیان حسب ذیل ہے۔

دہانہ فرج و مقعد کا پھٹ جانا۔ دہانہ فرج ولادت کے بعد جو

نہ کچھ پھٹ جایا کرتا ہے۔ ولادت کے وقت اگر زچہ کے مقعد کی حفاظت نہ کی گئی تو وہ بھی پھٹ جاتی ہے۔ کیلنڈولا ۞۔ دس قطرے ایک چھٹانک پانی میں ملا کر اس میں کپڑا بھگو کر کٹی ہوئی جگہ پر لگانے سے جلد آرام ہو جاتا ہے۔

ولادت کے بعد کا درد:۔ پھول گر جانے کے بعد رحم سکڑنے کے وقت کئی مرتبہ درد اٹھتا ہے۔ اسکو ولادت کے بعد کا درد کہتے ہیں۔ ولادت کے بعد رحم میں خون وغیرہ جو کچھ جمع رہتا ہے۔ اس درد کی وجہ سے وہ باہر نکل آتا ہے اگر ۲۴ گھنٹہ کے اندر یہ درد بند نہ ہو جائے تو آرنکا ۳x۔ دینا چاہیئے۔ جن عورتوں کا مزاج تیز ہو۔ ان کو کیمو ملا ۶۔ دینا چاہیئے۔ آرنیکا سے اگر آرام نہ ہو تو جلس ۳x۔ یا کافیا ۶۔ یا سیکیل ۳۰۔ دینا چاہیئے۔ بیچ بیچ میں پلساٹیلا ۳۰۔ یا نکس وامیکا ۶۔ یا کیوپرم ۳۰۔ کی بھی ضرورت پڑ سکتی ہے۔

نفاس (LOCHIA)

پھول گرنے کے بعد بیس روز تک رحم سے تھوڑا تھوڑا خون نکلا کرتا ہے۔ شروع میں دو روز جو خون نکلا کرتا ہے وہ گہرا سرخ بعد کو زردی مائل اور آخر میں پانی کی طرح یا پتلے مواد کی طرح نکلتا ہے۔ اس کے بعد بند ہو جاتا ہے اگر خود بخود اس طرح بند ہوتا رہے تو کسی دوا کی ضرورت نہیں پڑتی۔ لیکن حسب ذیل علامات میں دوا دینا چاہیئے۔ اخراج بہت عرصہ تک جاری رہے تو سیکیل ۳۔ بہت دنوں تک گہرا سرخ رنگ کا خون نکلتا رہے تو سبائنا ۳x۔ یکایک بند ہو جائے تو ایکونائٹ ۳x۔ بدبو ہو تو کریازوٹ ۳۔ کاربو وج ۶۔ استعمال کرانا چاہیئے۔ اور کیلنڈولا ۞۔ بیس گنے پانی میں ملا کر روزانہ تین مرتبہ فرج کو دھو ڈالنا چاہیئے۔

اخراج خون (HAEMORRHAGE)

ولادت کے بعد زیادہ خون نکلنے پر زچہ کی زندگی کا خطرہ ہو جاتا ہے۔ اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ ولادت کے وقت خون کم نکلے۔ اگر بہت زیادہ خون یا بالکل سرخ خون چشمہ کی طرح نکلتا رہے تو مندرجۂ ذیل طریقوں سے اس کو بند کر دینا چاہیئے۔

زچہ کو لٹا کر اس کا سر نیچے اور دونوں ران اوپر کی طرف اٹھانا چاہیئے۔ اس کے بعد اسی وقت اس کے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر رحم اس طرح مٹھی میں پکڑ لینا چاہیئے کہ یہ سکڑ سکے اور گرم پانی (۱۲۰ ڈگری) اس کے آلہ تناسل میں ڈالنا چاہیئے۔ اگر ہو سکے تو برف کے ٹکڑے زچہ کے پیٹ پر اور فرج میں رکھنا اور اس کو چوسنے دینا چاہیئے۔ برف میں خون بند کرنے کی طاقت ہے اخراج کی وجہ سے بالکل کاہل ہو جانے پر چاینا ۶۔

اخراج خون کے وقت سبائنا ۳x۔ بابیمی میلس ۳x۔ اور اخراج کی وجہ سے سر میں درد رہنے پر فیرم ۶۔ دینا چاہیئے۔

ولادت کے پہلے یا بعد میں بے ہوشی

ولادت کے وقت یا بعد ولادت کوئی زچہ بے ہوش ہو کر اپنی زندگی کھو بیٹھتی ہے۔ اس لیے بڑی ہوشیاری سے علاج کرنا چاہیئے۔

اگر بے ہوشی کے ساتھ کل جسم برف کی طرح ٹھنڈا پڑ جائے تو دو بھی کیمفر ۰۔ ذرا حرکت کرنے پر، بے ہوش ہو جانے پر، یا بے ہوشی کے ساتھ سر میں ٹھنڈا پسینہ نکلنے پر، ورا ٹیرم البم ۶۔ اخراج خون کی وجہ سے غشی میں چاینا ۶۔ یا کاربو وج ۳۰۔ اگر بار بار بے ہوشی ہو جائے یا بے ہوشی زیادہ دیر تک رہے تو سٹرامونیم ۳x

چوٹ کی وجہ سے بے ہوشی میں آرنکا ۳x۳۔ خوف کی وجہ سے بے ہوشی ہو تو ایکونائٹ ۳x یا کافیا ۶۔ فائدہ کرتا ہے۔ اگر دوا نگلنے کی طاقت نہ ہو تو منتخب دوا سونگھانا چاہیئے۔ شروع میں گرم دودھ، بارلی وغیرہ ہلکی چیزیں دیں۔ اس کے بعد مقوی غذا دینا چاہیئے۔

تشنج۔ اینٹھن (CONVULSIONS)

ولادت کے پہلے یا بعد یا ولادت کے وقت تمام جسم میں تشنج ہونا بہت خراب ہے۔ زیادہ فکر۔ قوت بینائی کا کم ہو جانا۔ منھ سے بات نہ نکلنا۔ ہاتھ پیروں میں اکڑن، گہری نیند، وغیرہ علامات تشنج کے علامات سابقہ میں

اس کے بعد آنکھوں کی پتلی گھومنے لگتی ہے۔ منھ کبھی اس کندھے اور کبھی اس کندھے کی طرف رہتا ہے۔ زبان باہر نکل آتی ہے کہ زخم کی طرح کل جسم تشنج ہونے لگتا ہے۔ اس کے بعد پھر تشنج ہو کر زچہ بیہوش ہو جاتی ہے۔ اس طرح بار بار تشنج اور بے ہوشی ہونے سے موت تک ہو جاتی ہے۔ جگر کے اوپری حصہ میں چھوٹی شکل میں بیشمار اخراج خون یا دماغ میں کمی خون (ANAEMIA) یا پیشاب میں آب زلال (ALBUMEN) زچہ ہونے کی وجہ سے شاید ایسا تشنج ہوتا ہے۔

ہمیشہ سر بھاری، ہر عضو کا ہلنا۔ پیشاب کی مقدار کی کمی؛ جسم میں کچھ درد۔ پیر اور منھ میں آماس؛ یا آنکھوں کے آگے اندھیرا وغیرہ علامات بد نمودار ہونے پر اسی وقت حاملہ کو لٹا دینا چاہیئے اور سخت اور نمکین غذا بند کر کے دودھ پانی اور پھلوں کا رس پلانا چاہیے۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل ہومیوپیتھک دواؤں سے انتخاب کر کے دوا دینا چاہیئے۔

تشنج ہونے کے پہلے کی علامات میں ہایوسیامس ۳×۔ تشنج کے وقت بیلاڈونا ۶۔ یا ہائیڈروسیانک ایسڈ ۳۔ تشنج بند ہونے کے بعد (خاص کر دماغ میں کسی قسم کی خرابی رہنے پر) اوپیم ۳۰۔ دینا چاہیئے۔ کسی زچہ کو تشنج ہونے کے پہلے بخار کے ساتھ تیز پیاس ہو تو ایکونائٹ ۳× دینا چاہیئے۔ اگر ولادت کے پہلے یا بعد) تشنج کے ساتھ لیسدار ٹھنڈا پسینہ نبض پر زور سریع اور ہذیان وغیرہ علامات ہوں تو ویراٹرم ورائیڈ ۳× دینا چاہیئے۔ (زچہ خانہ کے بخار کی دوائیں ملاحظہ ہوں۔

پسینہ بند

ولادت کے بعد پسینہ بند ہو تو ڈلکمارا ۶۔ کیموملا ۶۔ دینا چاہیئے۔

سستی

ولادت کے بعد بہت کمزور اور سست ہو جانے پر چائنا ۶۔ یا فاسفورک ایسڈ ۶؛ دینا چاہیئے۔

نیند نہ آنا

کوئی خاص بیماری نہیں ہے۔ لیکن ولادت کے بعد اگر رات میں

نیند نہ آئے تو کافیا ۶۔ دینا چاہیے

پیشاب بند

ولادت کے بعد اکثر چھ گھنٹہ تک پیشاب بند نہیں ہوتا۔ اگر بارہ گھنٹہ تک پیشاب نہ ہو تو ایکو نائٹ ۳ × ۰ ہر پندرہ منٹ پر دینا چاہیے۔ اگر چار خوراک ایکو نائٹ کھلانے پر بھی پیشاب نہ ہو تو بیلا ڈونا ۶۔ ہر آدھ گھنٹہ پر دینا چاہیے۔ تین خوراک بیلا ڈونا دینے پر بھی اگر پیشاب نہ ہو تو اکیو ازی ٹم ۱ × دینا چاہیے۔

قبض

ولادت کے بعد رحم وغیرہ آلات کو آرام لینے کی ضرورت رہتی ہے۔ اسی سے تین چار روز زچہ کو پاخانہ نہیں ہوتا۔ اس حالت میں دوا کھلانے سے نقصان ہوتا ہے۔ لیکن پانچ چھ روز تک پاخانہ نہ ہونے کی وجہ سے اگر پیٹ میں درد ہو تو کالن سونتیا ۳ ×۔ یا ورا ٹرم البم ۶۔ دینا چاہیے۔

اسہال

ولادت کے بعد اسہال ہونے پر ہائیو سیامس یا پلساٹیلا ۶۔ دینا چاہیے۔

بواسیر

ولادت کے بعد زچہ کو کبھی کبھی بواسیر ہو جایا کرتی ہے۔ پلساٹیلا ۶۔ دینا چاہیے۔ اور ہمی ملیس Q بیس گنے پانی کے ساتھ ملا کر لوشن کا استعمال بیرونی کرنا چاہیے۔

پیرسوت کا بخار۔ زچہ خانہ کا بخار۔ سور کا بخار۔ عفونت (نفاسی)

(PUERPERAL FEVER)

زچہ خانہ کا بخار یا پیرسوت کا بخار بھی امراض خون کے دائرہ میں ہے۔ لیکن عورتوں کی بیماری ہونے کی وجہ سے اس کا بیان اسی جگہ کیا جاتا ہے۔ پیرسوت کا بخار نہایت خراب اور خوفناک بیماری ہے۔ اس مرض کے پیدا ہونے کے اسباب ایک قسم کے جراثیم یا زہر ہیں۔ جننے کے بعد مختلف اسباب سے رحم کا ماؤف ہو جانا۔ جننے کے بعد کھول (مشیمہ) کا کچھ حصہ رحم میں جانا اور اس کا سڑنا اسی بیماری کے اسباب سابقہ ہیں۔ پیدائش کے تین چار روز بعد ہی پیرسوت

کا بخار ہوتا ہے۔ شروع میں تھوڑا بخار ہو کر وہ بڑھ جاتا ہے۔ اس وقت جاڑا۔ گرمی؛ یا لرزہ پیدا ہو جاتا ہے۔ درد سر، شرکت؛ نبض تیز؛ پیٹ میں درد؛ حرارت جسم ۱۰۶ ڈگری تک ہوتی ہے۔ یکایک ولادت کے بعد کا اخراج؛ پسینہ اور اکثر پستان سے دودھ نکلنا بند ہو جاتا ہے۔ اور سات آٹھ دنوں میں موت ہو جاتی ہے۔ رحم سے مواد کی طرح بدبودار اخراج نکلنا۔ بہت ہی بد علامت ہے۔ یہ بیماری کبھی پرانی شکل میں نہیں بدلتی (امراض حزن پر سوت ملاحظہ ہوں)
اس میں مندرجہ ذیل ادویات مفید و کارآمد ہیں۔

ایکونائٹ ۳ x۔ مرض کے شروع حالت میں (جب بہت بخار ہو) سردی، لرزہ؛ نبض سریع اور سخت؛ جسم خشک؛ نفخ شکم اور درد تیز؛ پیاس اور رحم میں درد ہو؛ ڈاکٹر لڈلم نے اس حالت میں وراٹرم ورائیڈ استعمال کرا کر اکثر لوگوں کی جان بچائی ہے

وراٹرم ورائیڈ:۔ بہت لرزہ، کھنچاؤ۔ یا تشنج کی وجہ سے مریضہ کی جان جانے کے اندیشہ میں یہ دوا چار یا پانچ منٹ کے وقفہ سے دینا چاہئے (جب تک لرزہ یا تشنج کم نہ ہو جائے۔ اس کے بعد یعنی جب لرزہ اور تشنج کم ہو جائے۔ تب پندرہ بیس۔ بائیس منٹ کے وقفہ سے یہ دوا دینی چاہئے۔

بیلاڈونا:۔ پیٹ میں سخت درد، بے چینی۔ پستان میں دودھ کی کمی۔ سر میں تپکن کی طرح درد۔ آنکھیں اور چہرہ سُرخ؛

تکس وامیکا:۔ ۳۰۔ رحم زیادہ ماؤف ہونے پر؛

کالوسنتھ ۶۔ پیٹ میں زیادہ نفخ ہونے پر؛

کالی سائنے ٹس ۳۰۔ یکایک ہلکن کی طرح درد ہونے پر مریضہ روتے روتے بے چین ہو جائے۔ پچھلی رات میں مرض کی ترقی۔

مرکیورئیس کار ۶۔ پیٹ میں کترنے کی طرح درد۔ اسی وجہ سے مریضہ پیٹ پر ہاتھ نہ رکھنے دے؛ تیز پیاس؛ خون یا آلوں ملا دست۔

نکس ۶۔ پیٹ میں درد (نیند کے بعد درد کا بڑھنا)

رسٹاکس ۶۔ رحم میں سوزش (خاصکر زیریں حصہ میں پیشاب کرنیوالا درد)، بدبودار اخراج کا زیادہ عرصہ تک رہنا اور سرسامی بخار کی علامت میں

کیلی فاس ۳ x سفوف۔ اس مرض کی بہت اچھی دوا ہے۔ حال ہی میں ڈاکٹر ہینڈس نے اس دوا کو استعمال کرا کر ایک مریضہ کی جان بچائی ہے۔

پائروجین ۶۔ ۲۔۔ مواد ہونے کی وجہ سے خون خراب (PYAEMIC CONDITIONS) ہونے پر بخار زور سے آکر اگر قوت حیات جلد جلد گھٹ رہی ہو تو آرسنک ۳۰۔ ڈلکیس ۶۔ یا ہایوسیامس ۶۔ کے ساتھ کچھ لوگ یکے بعد دیگرے دینے کی صلاح دیتے ہیں۔)

دوسری دوائیں :۔ برائیونیا ۶۔ پلساٹیلا۔ ہیمی میلیس ۱۔ چائنا ۶۔ ایپس ۶۔ پیٹ کا درد تیز ہونے پر خوب گرم فلالین لپیٹا رہنا چاہئے۔

پرسوت کے بخار کے ساتھ ورم بار یطون ہونے میں بیپٹشا ۹۔ ہایوسیامس x ۳۔ کیموملا ۶ اور ادویات یار یطون، استعمال کرانا چاہئے۔

علاج معاون :۔ گندے کپڑے وغیرہ پھینک دینا چاہئے۔ خوب گرم فلالین پیٹ پر رکھنے سے پیٹ کا درد اچھا ہو جاتا ہے۔ دارچینی کا جوشاندہ گرم پانی میں ملا کر گرم ہی گرم مریضہ کے جسم پر چھڑکنا چاہئے۔ اس سے وہ ہوش میں آجائے گی (تشنج کا بیان ملاحظہ ہو)

مزمن مرض پرسوت

کسی ایک بہت مشہور علاج کی کتاب میں طلبا کو بتایا گیا ہے کہ "پرسوت کا بخار" اور "مزمن مرض پرسوت" ایک ہی مرض کی دو شکلیں ہیں۔ لیکن در حقیقت یہ بات نہیں ہے۔ یہ دونوں علحدہ علحدہ بیماریاں ہیں۔

پرسوت کا بخار چھوت کا مرض ہے۔ (ایک قسم کا جرم یا زہر) خون میں داخل ہو کر یہ بیماری پیدا کرتا ہے۔ لیکن "مزمن مرض پرسوت" چھونے سے نہیں پھیلتا۔ یا کسی قسم کا خراب زہر (یا جرم)، اس میں پیدا نہیں ہوتا۔ اس لئے یہ پرسوتی بخار کی مزمن حالت نہیں ہے۔ بچہ جننے کے بعد اگر زچہ کی اچھی طرح خبر گیری نہیں ہوتی تو تندرستی بگڑ کر جسم سے خون آہستہ آہستہ زائل ہو جاتا ہے۔ اور بخار کہنہ، اسہال، استسقاء وغیرہ علامات پیدا ہو جاتے

ہیں۔ اسی کو پرسوت کی بیماری، یا مزمن، مرض پرسوت کہتے ہیں۔ یہ اصل میں ایک بڑھتی ہوئی تیز کمئی خون، کی بیماری ہے۔

علاج :۔ اس سخت بیماری میں نیٹرم میور۔ آرسینکم البم ۳۰۔ چائنا ۶۔ فیرم میٹالیکم ۳۰۔ ایلومینا ۶۔ سیپیا ۳۰۔ گریفائٹس ۳۰ پلساٹیلا ۳۰۔ ٹکس وامیکا ۳۰۔ دینا چاہئے۔ لیکن کلکیریا فاس ۳۔ اور فیرم آرس ۳۰۔ اس بیماری کی بہترین دوائیں ہیں۔

مانگر محیلی کا شوربہ پلانا خوب فائدہ کرتا ہے۔ اس کتاب میں بڑھتی ہوئی تیز کمئی خون، کی بیماری کا علاج دیکھنا چاہئے۔

پرسوتی جنون۔ زچہ کی دیوانگی

PUERPERAL INSANITY

وضع حمل کے بعد یا پہلے زوال طاقت وغیرہ کے اسباب سے کسی کسی عورت کو جنون ہو جاتا ہے۔ یہ مرض دو قسم کا ہو جاتا ہے۔ (۱) وحشت (MANIA) اور (۲) مالیخولیا (MELANCHOLIA)

(۱) مرض جنون میں عقل میں فتور، بیکار بکنا۔ اپنے آدمیوں کو مارنے کاٹنے۔ دوڑنے وغیرہ جنون کے مخصوص علامات ہیں۔ عموماً پاگل پن۔ یا ہنسنے کھیلنے کے علامات میں ہائیوسیامس ۳۔ سخت پاگل پن (جیسے تیز ہذیان، غصہ۔ کاٹنے دوڑنا۔ تنہا یا خاموش رہنے کی خواہش نہ ہونا۔ بے شرمی وغیرہ علامات میں) اسٹرامونیم ۳۔ ہذیان۔ اعلیٰ خیالات کے (گویا دیوتاؤں کا ٹھیک حکم ہے) یا تنہا اور اندھیرے میں رہنے کی خواہش۔ یا ٹھہر ٹھہر کر مریضہ کی جسمانی، دماغی فعل کا جمود (CATALEPSY) کی علامت میں کنابس انڈیکا، ۶ دینا چاہئے۔ یہ نہایت مفید و کارثابت ہوا ہے۔

(۲) مرض مالیخولیا ہمیشہ چڑھا ہوا۔ یا حماقت کا طریقہ۔ دل میں خلا معلوم کرتا۔ یا خودکشی کی خواہش وغیرہ مرض مالیخولیا کے مخصوص علامت ہیں۔ سیمی فیوگا ۳۔ اس کی عمدہ دوا ہے۔ اگر خودکشی کی خواہش زیادہ ہوتی ہو تو آرم مٹ ۶۔ دینا چاہئے۔ بلاٹینا ۶۔ ٹیلس ۶۔ یا اگنس کیکٹس ۳۔

کی بھی لگا ہے ۱۔ ہے ضرورت پڑ سکتی ہے، مرض مالیخولیا، ملاحظہ ہو۔
الیابنڈر، لبست رکھنا چاہیے کہ مالیخولیا والی عورتوں کے دل پر کسی
طرح تحریک نہ ہونے پائے۔ دودھ وغیرہ ہلکی لیکن مقوی غذا دینی چاہیے۔

زچہ کے پیروں کا سفید آماس

(PHLEGMASIA ALABA DOLENS)

وضع حمل کے بعد کسی کسی عورت کا پیر پھول جاتا ہے اور سفید ہو جاتا ہے
پڑو سے پیر تک درد، بخار، نفاستی (LOCHIA) اور پستان
کا دودھ کم ہو جانا۔ اس تکلیف دہ بیماری کے خاص علامات ہیں۔
ہیلس ۶۔ یا ہیمی ملیس ۳ X۔ اس کی بہترین دوائیں ہیں۔ اے پس
۶۔ یا رسٹاکس ۶ کی بھی کبھی کبھی ضرورت پڑ سکتی ہے۔
روئی سے پیر باندھنا اور ہلکی لیکن مقوی غذا دینی چاہیے۔

ولادت کے وقت بار بار آلات کے استعمال کا نتیجہ

(REPEATED ARTIFICIAL DELIVERY)

جنین کے نکلنے کا راستہ، اگر جنین کے راستہ سے چھوٹا ہو تو نشتر کی مدد
سے بار بار وضع حمل کرانا پڑتا ہے۔ لیکن اس سے زچہ کا جسم خراب ہو
جاتا ہے۔ اس حالت میں فرم فاس ۲۰۰۔ کیلی فاس ۲۰۰۔ اور اگنیشیا فاس
۲۰۰۔ بیچ بیچ میں لیکن بہت دنوں تک کھلانے سے مریضہ کی صحت خراب
ہونے سے پیدا ہوئی تکلیف دور ہو جاتی ہے اور مریضہ رفتہ رفتہ بالکل اچھی ہو جاتی ہے۔
اگر وہ دوبارہ حاملہ ہو تو وضع حمل کے تین چار ماہ پہلے سے اس کو کلکیریا
فلورٹیا ۱۲ X سفوف، اور کلکیریا فاس X۶ بیچ بیچ میں کھلانا چاہیے۔ اس
سے بغیر چیر پھاڑ کے بچہ پیدا ہو سکتا ہے۔

ورم حوالی رحم (PELVIC CELLULITIS)

نشتر لگوانے یا چوٹ وغیرہ لگ جانے سے یہ ورم پیدا ہو جاتا ہے۔

پیڑو میں درد، بخار، یا آلۂ تناسل کا ورم، اس مرض کے مخصوص علامات ہیں۔
اے پس ۳۔ اور رسٹاکس ۶۔ اس مرض کی دوائیں ہیں۔
بخار تیز رہنے پر وراٹرم وراائڈ ۱x۔ دینا چاہیے۔

پیڑو کا پھوڑا

(PELVIC ABSCESS)

اگر ورم حوالی رحم، مندرجۂ بالا ادویات سے اچھا نہ ہو اور رفتہ رفتہ پھوڑا ہو جائے (یعنی مواد پیدا ہونے لگے) تو پکانے کے لئے ہیپر سلف ۲x ۳x سفوف دینا چاہیے۔ اور مواد نکلتے رہنے پر سلکا ۶۔ یا ۳۰۔ دینا چاہیے۔

پیٹ لٹک پڑنا

وضع حمل کے بعد کسی کسی کا پیٹ نیچے کی طرف لٹک پڑتا ہے۔ یہ دیکھنے میں برا معلوم ہوتا ہے۔ ورنہ حقیقت میں کوئی بیماری نہیں ہے۔ کلکیریا ۳۰۔ یا سلکا ۳۰۔ ہر ماہ میں ایک مرتبہ دینا چاہیے۔

سر کے بال گر جانا

وضع حمل کے بعد کمزوری وغیرہ کے اسباب سے کسی کسی عورت کے بال گر جاتے ہیں۔ فاسفورک ایسڈ ۶۔ چائنا ۶۔ یا آرسنک ۶۔ اس کی دوائیں ہیں۔ باب امراض طفلان، میں بال گرنا ملاحظہ ہو۔

مرض پستان۔ پستان کے دودھ کی بیماری

ولادت کے بعد امراض پستان کا مقصد ملاحظہ ہو،

وضع حمل کے بعد پستان کی بیماری

(DISEASES OF THE BREAST FOLLOWING DELIVERY)

پستان کے متعلق زچہ کو مندرجہ ذیل باتیں یاد رکھنی چاہیے۔
(۱) تین چار ماہ کا حمل ہونے ہی پستان بڑھنے لگتے ہیں۔ اسی وقت

سے بھٹنی کی طرف خیال رکھنا چاہیے۔ آج کل کی تہذیب قائم رکھنے کے لئے کپڑا ایسا کس کر نہ پہننا چاہیے کہ جس سے پستان کی ٹھٹنی پر دباؤ پڑے۔ اور اس کے بڑھنے میں رکاوٹ پیدا ہو جائے۔

(۲) شروع میں کہا جا چکا ہے کہ ولادت کے آٹھ دس گھنٹہ بعد بچّہ کو دودھ پلانا چاہیے۔ اس سے بچّہ کو آسانی سے پاخانہ ہوتا ہے اور زچّہ کو دودھ کا بخار وغیرہ نہیں ہوتا۔

(۳) ہر مرتبہ بچّہ کو دودھ پلانے کے پہلے تھوڑا دودھ نچوڑ ڈالنا چاہیے۔ اس کے بعد پستان کی بھٹنی بچّہ کے منہ میں دینا چاہیے۔

(۴) زچّہ کی خراب غذا کی وجہ سے پستان کا دودھ خراب ہو جا سکتا ہے۔ اس دودھ کو پینے سے پیٹ اینٹھتا ہے۔ اور امراض بد ہضمی وغیرہ بیماریاں ہو جاتی ہیں۔ اس لئے کھانے پینے کے متعلق زچّہ کو خوب ہوشیار رہنا چاہیے۔

(۵) بھٹنی میں زخم ہو یا ماں کے پیٹ میں بیماری ہو یا بخار وغیرہ ہو تو بچّہ کو دودھ نہ پلانا چاہیے۔

(۶) سخت محنت کرنے کے بعد یا غصّہ وغیرہ دماغی تحریک کے وقت یا مجامعت کے بعد ہی پستان کا دودھ خراب ہو جاتا ہے۔ ایسی حالت میں بچّہ کو دودھ پلانے سے اُسی وقت بچّہ کو کوئی سخت بیماری (یہاں تک کہ موت) بھی ہو سکتی ہے۔

دودھ کا بخار (MILK FEVER)

وضع حمل کے بعد دودھ پیدا ہو جانے کی وجہ سے کسی کسی زچّہ کے پستان میں کانٹا چبھنے کی طرح درد ہوتا ہے اور ایک دو دنوں میں ہی پستان کا دودھ جم کر بخار آ جاتا ہے۔ اسی کو دودھ کا بخار کہتے ہیں۔ اس میں کوئی دوا دینے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ صرف بخار کی موجودگی میں بچّہ کو دودھ نہ پلانا چاہیے۔ اور پستان کو سردی سے بچانا چاہیے۔

لیکن یہ دودھ کا بخار اگر تیز ہو اور بیس ۲۰ گھنٹہ سے زیادہ رہے تو ایکونائٹ ۳x دینا چاہیے۔ اندر بخار چھوٹنے پر بھی اگر پستان ملائم نہ ہو جائے

تو (پستان سخت رہنے تک) برالونیا ۶۔ دینا چاہئے۔

ورم پستان (MASTITIS)

وضع حمل کے بعد (کسی وقت) ورم پستان اور اس کے ساتھ بخار ہو سکتا ہے۔ اس وقت زچہ کے کل پستان، یا صرف گھنڈی میں درد پیدا ہو جاتا ہے۔ اور اس سے بہت تکلیف ہوتی ہے۔ کل پستان سرخ ہو کر اس میں جلن ہو تو برالونیا ۳۔ کسی کسی کی رائے ہے کہ بیماری کی شروع حالت میں بلاڈونا اور برالونیا باری باری سے دینا چاہئے۔ اس سے درد جلد جلد گھٹ سکتا ہے۔ بڑھ نہیں سکتا۔ اس کے ساتھ ہی تیز بخار رہنے پر ایکونائٹ اور برالونیا (یکے بعد دیگرے) دینے کی صلاح دیتے ہیں۔ جلد نہ گھٹ کر اگر پستان ورم کرتا جائے یا مواد پڑ جانے کا اندیشہ ہو تو مرکیورس سول ۶۔ مواد پڑ جانے پر ہیپر سلفر ۳ x ۳۰۔ پھوڑا جلد آرام کرنے کے لئے فاسفورس ۶۔ پستان خوب سخت ہو تو فائٹولکا ۳ x ۔ کا استعمال اور فائٹولکا Q ۔ تیس قطرے آدھا آونس گرم پانی میں ملا کر پستان کے اوپر پٹی باندھنی چاہئے۔

* پستان سخت ہو تا ملاحظہ ہو۔

بھٹنی میں زخم (SORENIPPLES)

پستان کی بھٹنی میں زخم ہونے سے زچہ کو سخت تکلیف ہوتی ہے۔ کیلنڈیولا Q ۔ ۶۰۔ قطرے بیسے ایک چھٹانک پانی میں ملا کر دھو ڈالنا اور پٹی باندھنی چاہئے۔ اگر بھٹنی میں چھوٹی چھوٹی پھنسیاں ہو کر ان سے پانی نکلتا ہو تو گریفائٹس ۶۔ دینا چاہئے۔

پستان میں درد (PAIN FULL NIPPLES)

جس وقت بچہ دودھ پیئے۔ اگر اسی طرح پستان میں درد ہو تو فلانڈرینم ۳ x ۔ استعمال کرنا چاہئے۔ کبھی کبھی بھٹنی سے کمر جیسے تک تو گنجی درد کی طرح درد پیدا ہو جاتا ہے۔ ایسے وقت پر کروٹن ٹکلیم ۳۔ دینا چاہئے۔
پستان خالی معلوم ہونے پر اور بچہ کے دودھ پینے کے وقت بہت تکلیف ہونے پر، بورکس ۶۔ ۳۰۔ دینا چاہئے۔

دودھ پلاتے وقت سستی:- دودھ پلانے کے بعد اگر زچہ کو کمزوری معلوم ہو تو چائنا ۶۔ ایسڈ فاس ۳۔ دینا چاہیئے۔

پستان میں زیادہ دودھ ہونا:- پستان میں دودھ ایکبارگی بڑھ جائے تو کم کرنے کے لئے نیٹرم سلف ۱۲ x سفوف یا پلس ۳ دینا چاہیئے۔ مسور کی دال پیس کر پستان پر لگانے سے دودھ خوب خشک ہو جاتا ہے۔

پستان میں دودھ نہ ہونا یا کم ہونا۔ وضع حمل کے بیس گھنٹہ کے اندر دودھ نہ ہونے پر اگنس کیکٹس ۳x۔ دینا چاہیئے۔ یکایک دودھ گھٹ جانے پر یا بند ہو جانے پر ایسا فیٹڈا ۳۔ دینا چاہیئے۔ کلمی ساگ کھانے سے اور بیرنڈا کے پتے پانی میں جوش دے کر اس سے پستان دھو ڈالنے سے دودھ خوب بڑھتا ہے۔ دماغی تحریک کی وجہ سے کبھی کبھی دودھ خشک ہو جاتا ہے۔ غصہ کی وجہ سے یکایک دودھ خشک ہو جانے پر کیمومیلا ۶۔ ڈر جانے پر ایکونائٹ ۳۰۔ حسد کی وجہ سے ہائیو سیامس ۳۰ اور رنج کی وجہ سے کم ہو جانے پر اگنیشیا ۶۔ دینا چاہیئے۔

پستان سے خود بخود دودھ نکلنا:- بوریکس ۳۔ سفوف۔ کیلک کارب ۶۔ چائنا ۶۔ روزانہ تین چار مرتبہ ٹھنڈے پانی سے پستان دھو ڈالنا چاہیئے۔

پستان کی سختی:- کبھی کبھی دودھ جم کر پستان سخت ہو جاتے ہیں اور تکلیف ہو جاتی ہے برائیونیا ۶۔ اس کی بہترین دوا ہے۔ ورم پستان کا بیان ملاحظہ ہو۔

پستان میں پھوڑا ہونے کو ہو۔ یعنی پستان سخت ہوں اور درد کرتے ہوں۔ برائیونیا ۳۔ ہر گھنٹہ پر استعمال کرنا چاہیئے۔ اس سے اکثر پھوڑا بیٹھ جاتا ہے۔ اگر چھتیس ۳۶ گھنٹہ میں کچھ فائدہ نہ ہو تو بیلاڈونا ۳x۔ ہر تین گھنٹہ پر استعمال کرنا چاہیئے اور فائٹولکا Q ۔ (پانچ قطرے ۳ آؤنس خوب گرم پانی میں ملا کر) پستان کے اوپر بیچ بیچ میں چھڑک دینا چاہیئے۔ چولھے کی جلی مٹی کا لیپ پستان پر خوب فائدہ کرتا ہے۔ فائٹولکا سے فائدہ نہ ہو (یعنی مواد پیدا ہو جانے پر) ہیپر سلف ۶۔ ۳۰۔ استعمال کرنا اور السی کی گرم پلٹس لگانا چاہیئے۔

ناسور ہونے پر سلیکا ۶۔ ۳۰۔ استعمال کرنا چاہیئے۔

چوتھا باب

امراض طفلان

ننھے بچے کی پرورش:- پیدائش کے وقت سے دانت نکلنے کے وقت تک بچّہ کو "ننھا بچہ" کہتے ہیں۔ بچّہ کی نال کاٹنے اور نہلانے کے کچھ دیر بعد ہی بچّہ کو تھوڑا گرم دودھ (برابر حصہ پانی کے ساتھ کچھ گرم کر کے) پلا دینا چاہیے۔ اس کے بعد بچّہ کو پاخانہ پیشاب ہو جانے کے بعد اور زچّہ کے ہوشیار ہونے پر بچّہ کو اس کی ماں کا دودھ پلانا چاہیے۔ اگر بارہ گھنٹے کے اندر بچّہ کو پاخانہ و پیشاب نہ ہو تو نکس وامیکا ۳۰ دینا چاہیے ("نال کاٹنا") اور "وضع حمل کے بعد" "پستان کی بیماری" کا باب ملاحظہ ہو)

پیدائش سے اکیس دن تک بچّہ کو کبھی چت لٹانا چاہیے۔ ڈاکٹر فیر صاحب پیدائش سے دو تین ہفتہ یا زیادہ وقت تک بہ نسبت بائیں کروٹ کے دائیں کروٹ لٹانے کا مشورہ دیتے ہیں۔ ورنہ اس کو کزاز وغیرہ امراض پیدا ہو سکتے ہیں۔

بچّہ کے نرم جسم کو بڑھانے کے لئے نیند کی ضرورت ہے۔ اور اس حالت میں اوپر کپڑا ڈال کر سلانا چاہیے۔ خالص سرسوں کا تیل مل کر دھوپ میں لٹانا اچھا ہے۔ لیکن خبردار رہنا چاہیے کہ اس کو ٹھنڈی ہوا کا جھونکا نہ لگنے پائے۔ شروع میں کچھ گرم پانی میں اور اس کے بعد بچّہ کے کچھ طاقتور ہو جانے پر ٹھنڈے پانی سے نہلانے کی عادت ڈالنا چاہیے۔ اس عمل سے سردی کھانسی کم ہو جانے کی امید ہے۔ نہلانے کے وقت پہلے سر میں تھوڑا ٹھنڈا

---

[1] حال میں ۱۹۳۲ء میں شہر لندن میں مختلف ممالک کے ڈاکٹروں کی ایک بڑی مجلس (CONGRESS) منعقد ہوئی۔ وہاں ایک مشہور ڈاکٹر نے فرمایا کہ روز بچہ کو ننگے بدن کچھ دیر تک سلانے سے اس کی ریڑھ کی کمزوری وغیرہ بہت سے امراض اچھے ہو جاتے ہیں۔ پہلے ہندوستان کی عورتیں بچہ کو تیل لگا کر دھوپ میں کچھ دیر سلا دیتی تھیں۔ بدنصیبی کی بات ہے کہ اصلی رواج آہستہ آہستہ بند ہوتا جا رہا ہے۔

پانی ڈالنے کے بعد جسم کو تر کرنا چاہئے۔ یہ ہی اس ملک کا پرانا رواج تھا۔ ڈاکٹر فیر صاحب بھی اس کی تائید کرتے ہیں۔

جب بچہ دودھ پیتا ہے تب تک زچہ کو رات میں جاگنا۔ دیر سے کھانا زیادہ کڑوی یا کھٹی چیز کھانا یا دل میں زیادہ غصہ، رنج وغیرہ کرنا مناسب نہیں ہے۔ کیوں کہ اس سے بچہ کو مختلف قسم کی بیماریاں پیدا ہو سکتی ہیں۔ بچہ کو کسی بیماری کے ہونے پر ماں کو خوب ہوشیار ہونا چاہئے۔ ورنہ بچہ کی بیماری بھی بڑھ جائے گی۔ اس بدنصیب ملک میں جتنے بچے پیدا ہوتے ہیں ان کا ایک چوتھائی حصہ بھی ایک سال پورا نہیں کرتے اور لقمۂ اجل ہو جاتے ہیں۔ ہندوستانی عورتوں کو یہ بات دل پر نقش کا لحجر کرنے کے بعد بچہ کی پرورش کا بوجھ اپنے سر پر لینا چاہئے۔

ماں کو مرض ہونے پر یا اُس کے پستان میں کافی دودھ نہ رہنے پر مکان میں کسی دوسری عورت کے اگر اچھا دودھ ہو تو وہ بچہ کو پلا سکتی ہے۔ اُس کے نہ ملنے پر گدھی یا گائے کا دودھ پلانا چاہئے۔ گائے کا دودھ خوب گاڑھا ہو تو برابر حصہ پانی ملا کر کے بچہ کو پلانا چاہئے۔ زیادہ دودھ پلانا۔ یا سونے میں یا سونے سے جگا کر دودھ پلانا نقصان کرتا ہے۔ بچہ کے روتے ہی اس ملک کی عورتیں بچہ کو دودھ پلا کر چپ کرنا چاہتی ہیں لیکن ایسا کرنا اُن کی غلطی ہے۔ جب تک بچہ خاموش نہ ہو اُس وقت تک ہرگز اُس کو دودھ نہ پلانا چاہئے۔ روتے ہوئے بچہ کو دودھ پلانے سے اُس کو بدہضمی ہونے کا اندیشہ رہتا ہے۔ بغیر بھوک کے بچہ کو کبھی کچھ نہ کھلانا چاہئے۔ عموماً بچہ کا بالائی پیٹ ملائم رہنے کی وجہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس کو بھوک لگ رہی ہے۔

بچہ پانچ سات ماہ بعد جسم کو کچھ اونچا اٹھا سکتا ہے۔ آٹھ دس ماہ میں اٹھنے لگتا ہے۔ اور ایک سال کی عمر میں چلنا سیکھتا ہے۔ اگر پندرہ ماہ کا ہونے پر بھی بچہ چل نہ سکے تو مناسب غذا اور علاج کا بندوبست کرنا چاہئے۔ دو تین سال کی عمر تک وہ اچھلنے، کودنے، چیزیں

بھاڑنے، پھینکنے یا کسی چیز کے اوپر چڑھنے لگتا ہے۔ تین چار سال کی عمر میں اس کی قوت یادداشت ظاہر ہوسکتی ہے۔ بچّہ کے کل دانت نکل آنے نکل آنے پر پیدا نے چاول کا خوب گلا بھات اُس کو کھلانے کی عادت ڈالنا چاہیئے۔ خبردار! جب بچّہ روتا ہو تو ہرگز اس کے منہ میں کوئی چیز نہ ڈالی جائے کیونکہ ناک میں چڑھ جانے سے[1] بہت تکلیف ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ موت تک ہوسکتی ہے۔ دو سال کا سن ہونے پر بھی اگر وہ بول نہ سکتا ہو تو علاج کرانا بہت ضروری ہے[2]۔ پانچ برس کے پہلے بچّہ کو پڑھنے لکھنے کے لئے تنگ کرنا بُرا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ سات برس کا سن ہوئے بغیر بچّوں کو اسکول بھیجنا بُرا ہے۔

بچّہ کی ہاتھ کی انگلی کے ناخن کے نیچے میل نہ جمنے پائے۔ اور دانت میں کیڑا نہ لگنے پائے۔ اس بات پر مربی کو زیادہ خیال رکھنا چاہیئے۔

بچّوں کی دوا پانی میں ملا کر نہ دینی چاہیئے۔ بلکہ گولیوں (GLOBULES) میں دوا ڈال کر دینا چاہیئے۔ اس سے کھانے میں آسانی ہوتی ہے۔

امراض اطفال اور علاج

بے حس و حرکت مردہ کی طرح بچّہ

بچّہ پیدا ہوتے ہی اگر وہ مردہ کی طرح ہو تو فوراً اُس کے منہ لگا کر پھونک دینے سے یا کسی دوسری ترکیب سے اس کے پھیپھڑے میں ہوا پہونچانے سے وہ بچایا

---

[1] نگلنے کے وقت کسی وجہ سے کھائی ہوئی چیز کا کچھ حصّہ غذا کی نالی میں نہ جا کر اگر سانس کی نالی میں چلا جائے تو اس کو ناک میں چڑھ جانا کہتے ہیں۔ [2] منہ صاف نہ رکھنے پر غذا کی چیزوں کے جو دانے منہ کے اندر رہ جاتے ہیں وہ وقت پاکر سڑنے لگتے ہیں اور تیزابیت پیدا کرتے ہیں۔ یہ ہی تیزابیت ہمیشہ دانت میں لگے رہنے سے دانت کا زوال ہے۔ اسی لئے دانتوں میں گڑھا پڑ جاتا ہے اور دانت کے اندر کے باریک سوراخ میں جاکر بہت درد پیدا ہونے کے باعث ہوتا ہے۔ اسی کا نام (CARIOUS TEETH) دانت میں کیڑا لگنا۔ کرم دندان؛ ملاحظہ ہو۔

جاسکتا ہے۔ بہت عرصہ تک درد ہونے کے بعد یا زچہ کو رحم کی بیماری ہونے پر بچہ مُردہ کی طرح پیدا ہوتا ہے۔ اگر دوران کا فعل رُکنے سے سانس میں رکاوٹ ہوتی ہے۔ اور لڑکا روتا نہیں ہے۔ اس حالت میں مندرجہ ذیل ترکیب کرنی چاہیئے۔ بچہ کے گلے میں اگر نال لپٹی ہو تو اس کو علیحدہ کر دینا چاہیئے۔ بچہ کے پیدا ہوتے اگر ناف کی نبض چلتی ہو تو اُسے کاٹنا نہ چاہیئے۔ اور گلے میں جو کف اٹکا ہو اُسے فوراً صاف کر دینا چاہیئے۔ لیکن اگر نبض میں تڑپن نہ ہو تو فوراً نال باندھ دینا چاہیئے۔ اس کے بعد انگلی سے بچہ کی ناک دبا کر اس کے منہ میں اس طرح پھونکنا چاہیئے کہ اس کے منہ میں پھونک داخل ہو جائے اور اس کی پسلی اس طرح دبانا چاہیئے کہ یہ ہوا پھر باہر نکل جائے۔ اس طرح فی منٹ چودہ مرتبہ ہوا پھونکنے اور نکالنے سے دس منٹ میں بچہ کی سانس لینے کا فعل شروع ہو سکتا ہے۔ اگر دس منٹ میں کوئی فائدہ نہ ہو تو بچہ کے منہ اور سینہ پر ایک مرتبہ گرم پانی اور دوسری مرتبہ ٹھنڈے پانی کا چھینٹا بار بار مارنا چاہیئے۔ اور خشک ہاتھوں سے اس کے ہاتھ پیر اور پیٹھ کو ملنا چاہیئے۔ خیال رہے کہ لڑکے کے منہ پر ہوا لگنے میں کسی طرح کی رکاوٹ نہ ہو۔ یہ کام بڑی ہوشیاری اور اطمینان کے ساتھ کرنا چاہیئے۔ اس ترکیب سے بہت سے بچے جو مُردہ کی طرح پیدا ہوئے تھے۔ تین گھنٹہ کے بعد بھی سانس لے سکتے ہیں۔

دودھ نہ پینا۔ اگر کمزوری کی وجہ سے نوزائیدہ بچہ کو دودھ کھینچنے کی طاقت نہ ہو تو پستان کا بہت تھوڑا دودھ ایک چمچہ میں نچوڑ کر بچہ

لہ نوزائیدہ بچہ اگر بچہ کی طرح ہو اور اس کا سر گرم ہو تو اس کے سر کی چند بار پر یا گرم میدا یا نمک سے سینکنے سے بھی آہستہ آہستہ اس کی سانس چلنے لگتی ہے۔ امتحان کرنا چاہیئے۔ جان کی کوئی علامت نہ معلوم ہونے پر اوپیم ۳۰۔ یا انٹم ٹارٹ ۳۰ زبان کے اگلے حصہ میں ایک دو خوراک لگا دینا چاہیئے۔ اور اگر وضع حمل میں آلہ کے استعمال کی وجہ سے بچہ مُردہ کی معلوم ہو تو آرنیکا ۳۔ ۳۰۔ اس کی زبان کے اگلے حصہ میں تین خوراک لگا دینا چاہیئے۔

بچہ کو پلانے سے بچہ آپ ہی آپ دودھ کھینچنے لگتا ہے۔ اس کے بعد بھی اگر بچہ کے منہ میں بھنسی دینے سے وہ دودھ نہ پیئے تو چائنا ۶ کی ایک چھوٹی گولی اس کے منہ میں ڈال دینا چاہیئے۔

بچہ کا یرقان:۔ پیدا ہونے کے دو ایک روز بعد گاہے ماہے بچہ کا جسم اور آنکھوں کا کونہ زرد پڑ جاتا ہے۔ کیموملا ۶۔ اس کی عمدہ دوا ہے۔ اگر کیموملا سے فائدہ نہ ہو تو مرکیورلیس ۶۔ دینا چاہیئے۔ اگر مرکیورلیس سے بھی فائدہ نہ ہو تو چائنا ۳۔ دینا چاہیئے۔ قبض رہنے پر نکس وامیکا ۳۰۔ اور پتلے دست آنے پر پاڈوفائلم ۳ دینا چاہیئے۔ مزمن یرقان میں پیلاڈونیم ۶۔ اچھی دوا ہے۔ بڑے بچہ کو یرقان ہونے پر علاج کے لئے "یرقان" ملاحظہ ہو۔

سینہ میں سائیں سائیں کی آواز:۔ نوزائیدہ بچہ میں کبھی کبھی سینہ یا سانس کی نلی میں بلغم جم کر اس کا گلا سائیں سائیں کرنے لگتا ہے۔ کبھی کبھی بلغم بھی نکلتا ہے۔ پہلے اپیکاک ۳۔ دو خوراک دینا چاہیئے۔ اس سے فائدہ نہ ہو تو مرکیورلیس ۶۔ دینا چاہیئے۔ یہ نہایت مفید و کارآمد ثابت ہوا ہے۔

بچہ کے ناف کے امراض:۔ نال کاٹنے کے بعد پانچ چھ دنوں تک ناف خشک ہو جایا کرتی ہے۔ اگر وہ خشک نہ ہو اور اس سے پانی یا مواد نکلتا ہو تو ناف کو گرم پانی سے دھو کر کیلنڈولا Q۔ دس قطرے ایک چھٹانک سرسوں کے تیل میں ملا کر ناف کے اوپر کپڑے کی گدی تر کر کے رکھ دینا چاہیئے۔ اور سلفا ۶۔ کھلانا چاہیئے (لیکن اگر مواد بدبودار ہو تو سلفا کے بجائے آرسنک ۶۔ دینا چاہیئے۔) اگر سوزش یعنی ناف سرخ ہو اور اس میں ورم اور درد ہو تو بیلاڈونا یا آرسنک دینا چاہیئے۔

ناف پک کر مواد نکلنے لگے تو آدھا جائفل نس کر دیا جائے تھوڑے پانی میں تین چار قطرے ماسکاٹا ۲x۔ ملا کر اس میں کپڑا تر کر کے ناف کے اوپر باندھ دینا چاہیئے۔ اور نکس وامیکا ۳۰۔ کھلانا چاہیئے۔ اگر پانچ سات روز میں بھی مواد گرنا بند نہ ہو تو سلفا ۶۔ دینا چاہیئے۔

نال اچھی طرح نہ باندھنے کی وجہ سے بھی یا نال کی بندش کھل جانے کی

وجہ سے اگر خون بہتا ہو تو ہیمی املیس ۵ ایک صاف کپڑے میں ڈال کر اس سے خون نکلنے کی جگہ ذرا دبا رکھنے سے خون نکلنا بند ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اخراج بار بار ہونے پر آرسنک ۶ دینا چاہیئے۔

ورم ناف:۔ زخم خشک ہو جانے کے بعد بھی اگر ناف اونچی رہ جائے تو اس پر روئی کی موٹی گدی (PAD) بنا کر رکھنا اور ایک کپڑے کا گھیر دے کر اسے پیٹ کے سہارے باندھ دینا چاہیئے اور نکس وامیکا ۶ کھلانا چاہیئے۔

مرض بدرنگ:۔ بچہ کے ہونٹھ اور گال بدرنگ اور جسم کی حرارت کم ہوتی جاتی ہے۔ دل کے ٹیڑھے ہونے یا اس کے فعل میں خرابی ہونے کی وجہ سے خاص کر یہ بیماری ہوتی ہے۔ ڈیجی ٹیلس ۳۔ اس کی اچھی دوا ہے۔ تمام جسم برف کی طرح ٹھنڈا ہو جائے تو آرسنک ۶ دینا چاہیے۔ تنفس کی تکلیف کے ساتھ پیر میں ورم ہو تو فاسفورس ۶۔ دینا چاہیئے۔ رسٹاکس ۶ دینا چاہیئے۔ رسٹاکس ۳۔ ہائیڈروسیانک ایسڈ ۳x لیکسس ۶۔ فاسفورس ۶۔ سلفر ۳۰ کی بھی وقتاً فوقتاً ضرورت پڑتی ہے۔ جسم اچھی طرح ڈھک کر بچہ کو دائیں کروٹ سلانا چاہیئے۔ اور اس بات کا بندوبست رکھنا چاہیئے کہ زچہ خانہ میں اچھی طرح ہوا کی آمد و رفت اور دھواں نہ جائے۔ اور غذا کی کمی کی وجہ سے بچہ کمزور نہ ہو جائے۔ اس بات کا پورا خیال رکھنا چاہیئے۔

ٹیکا لگانا۔ مرض چیچک کے بیان میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ ٹیکہ لگوانا یا ویکسینم ۶x۔ سفوف (صرف ایک خوراک) استعمال کرنا چاہیئے۔ چیچک روکنے کی عمدہ ترکیب ہے۔ بچہ کے پیدا ہونے کے چھ ماہ کے اندر ٹیکہ لگوا دینا اس ملک میں سرکاری قاعدہ ہے۔ جہاں اچھا لمف نہ ملنے کی وجہ سے ٹیکا نہ لگ سکے وہاں ایک ہفتہ تک ویکسینم ۶۔ یا تین ایک خوراک روزانہ استعمال سے نقصان ہونے کا خوف کبھی نہیں رہتا۔ جہاں زوروں سے صرف مرض چیچک پھیلا ہو تو

---

۱ کیلے کے ڈنٹھل یا کیلے کے پتے کے ڈنٹھل کا عرق نچوڑ کر آٹھ دس قطرے ناف پر لگانے سے اسی وقت خون بند ہو جاتا ہے۔

ویریولینیم ۶۔۲۰۰ ہر ہفتہ کو ایک مرتبہ کھلانا چاہیے۔

ٹیکا لگانے کے تین روز بعد عموماً ٹیکہ لگانے کی جگہ پر سوزش (یعنی سُرخی اور آماس) ہو جاتی ہے اور کئی روز بعد زخم خشک ہو جاتا ہے۔ اگر اس کے سوکھنے میں دیر ہو تو کیلنڈولا (CALENDULA OIL) لگانا چاہیے۔
ہوشیار رہنا چاہیے کہ بچہ ٹیکہ لگانے والی جگہ کو کھجلا کر آنکھوں میں نہ لگائے۔ اس سے آنکھیں ضائع ہو سکتی ہیں۔

ٹیکا لگوانے کی وجہ سے اگر کوئی جلدی بیماری پیدا ہو تو جسم خراب ہو جاتا ہے۔ اگر ایسا ہو تو تھوجا ۶۔۲۰۰ استعمال کرانا چاہیے۔

بچوں کی کانچ نکلنا:۔ مقعد اور کانچ نکلنا۔ کا بیان ملاحظہ ہو۔
الیو ۶×۔ کانچ نکلنے کی بہترین دوا ہے۔ کانچ نکلنے کے لئے پوڈوفائلم ۱۲ فائدہ کرتا ہے۔ لیکن بچہ کی ہڈی خراب ہونے کے ساتھ بیماری ہو تو فاسفورس ۳×۶، کرتا ہے۔ پیشاب کرنے کے وقت اگر کانچ نکلے تو ایسڈ سور ۶۔ دینا چاہیے۔

بچہ کی آنت بڑھنا:۔ کونتھنے، زیادہ ہلنے یا رونے، پیٹ اینٹھنے وغیرہ اسباب سے ناف پر زیادہ دباؤ ڈالنے کی وجہ سے اگر ناف کی آنت (UMBILICAL NERHIA) نکل آئے تو آرنیکا ۳۔ یا سلفیورک ایسڈ ۶۔ کھلانا اور روئی کی چھوٹی گدی سے ناف کو اس طرح دبا رکھنا چاہیے کہ آنت باہر نہ نکل سکے۔
بچوں کو آنت اترنے یا آنت اترنے کے ساتھ آب نزول خصیہ (HYDROCELE) ہونے میں کلکیریا کارب ۶۔ دینا چاہیے۔

آنت اترنے کی ادویات ملاحظہ ہوں۔

بچہ کا آب نزول خصیہ

فوطہ کے نیچے کی جلد میں پانی جمع ہونے کی وجہ سے اُس کے بڑھنے اور چکدار ہونے کو آب نزول خصیہ کہتے ہیں۔ تکلیف دہ وضع حمل میں چوٹ لگنے کی وجہ سے یا سوء المزاجی سے یہ بیماری پیدا ہو سکتی ہے۔ آنت اترنے کے ساتھ آب نزول ہو تو کلکیریا کارب ۶۔ بچہ کو جلدی بیماری ہو اور بچہ کی جلد ڈھیلی پڑ جائے تو گریفائٹس ۶۔ قے کے مادہ والے مریض کو بیلیڈونا ۲۰۰

یا اُرس آیوڈ ۶۔ کنتھ مالا کے مادہ کے مریض کو کلکیریا کارب ۶۔ کلکیریا فلوریکا ۱۲×۔ سفوف ۱۱۔ اور سورکے مادہ (PSORA) والے بچہ کو سلفر ۲۰۰ دینا چاہیئے ابروٹینم ۶۔ ہیلی بورس ۶۔ سنبیجیا ۶۔ ہیپر میلس ۳ کی بھی وقتاً فوقتاً ضرورت پڑتی ہے۔ (باب امراض طفلان سور المزاجی اور آب نزول کی دوائیں ملاحظہ ہوں)

نوزائیدہ بچہ کو پاخانہ پیشاب نہ ہونا

نوزائیدہ بچہ کو پاخانہ پیشاب میں بہت زیادہ دیر ہونے پر بیلاڈونا ۶ یا اوپیم ۶۔ دینا چاہیئے۔ اور ہاتھ گرم کرکے اس کے پیٹ پر پھیرنا چاہیئے۔ یا اگر پاخانہ یا پیشاب کا راستہ بند ہو تو کسی ہوشیار ڈاکٹر کو بلا کر فوراً اس کا انتظام کرنا چاہیئے۔ پیدا ہونے کے بعد کسی کسی بچہ کو پاخانہ ہوتا ہے لیکن پیشاب نہیں ہوتا۔ چھتیس گھنٹہ پیشاب نہ ہونے پر ایکونائٹ ۳۔ دینا چاہیئے۔ ایکونائٹ ۳ سے فائدہ نہ ہو تو بیلاڈونا ۶۔ یا کینتھرس ۶۔ دینا چاہیئے۔

سر بڑا ہونا۔ بچہ پیدا ہونے کے بعد اس کا سر کچھ نہ کچھ بڑا ہوتا ہی ہے۔ زیادہ روز تک خوب بڑا ہونے آرنیکا ۳×۳۔ استعمال کرنا چاہیئے (بچہ کے دماغ میں اجتماع آب ملاحظہ ہو۔)

سوزاک یا آتشک کی وجہ سے گلٹی ہو تو کونیم ۳ سپنجیا ۳×۔ بیڈیاگا ۶× تھوجا ۶۔ وغیرہ کی بھی کبھی کبھی ضرورت پڑتی ہے۔ (آب نزول ورم خصیہ۔، پلیگ؛ ورم کرنمول، وغیرہ ملاحظہ ہوں)

ابھار۔ دانے کسی کسی بچہ کے سر پر بعد پیدائش کے دانے ظاہر ہوتے ہیں۔ خالص سرسوں کا تیل گرم کرکے اس پر لگانا اور آرنکا ۳۔ کھلانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ اس سے اگر فائدہ نہ ہو تو کلکیریا کارب ۶ کچھ عرصہ تک کھلانا چاہیئے۔

مستہ تھوجا ۱×۔۳۰۔ اس کی اچھی دوا ہے۔ ڈاکٹر ٹنک نے چار پانچ قطرے تھوجا۔ تھوڑی شکر کے ساتھ کھلا کر صرف انسان ہی کے مستہ نہیں بلکہ گھوڑا۔ کتا۔ وغیرہ (JOUR THERAP. AND DIET. DECEMER) جانوروں کا مستہ بھی اچھا کیا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

مستہ وغیرہ اچھا کرنا۔ حمل کے نیچے کے مستہ تل وغیرہ نہ ہونے

پاسے۔ اس کے لئے ماں کو پہلے سلفر۔ ۳۰۔ اس کے بعد تھوجا۔ ۳۰۔ اور آخر میں اگر کوریس ۳۰۔ استعمال کرنا چاہیئے۔ ہر ایک دوا کم سے کم ایک ماہ تک (ہفتہ میں ایک مرتبہ) کھانا چاہیئے۔

تل:۔ بعد پیدائش کے کسی کسی بچہ کے وریدیں جلد کے نیچے کہیں کہیں پر کبھی کبھی اکٹھا ہو جاتی ہیں۔ وہاں ایک داغ پڑ تا ہے (کبھی کبھی وہ مسّہ کی طرح معلوم ہوتا ہے) اس کا نام تل ہے۔ تھوجا۔ ۳۰۔ استعمال کرنے اور تھوجا Q تل پر لگانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ ریڈیم برومائڈ۔ ۳۰ (ہفتہ میں صرف ایک مرتبہ استعمال کرنا چاہیئے) کلکیریا کارب ۶۔ فاسفورس ۶۔ اور لائیکو پوڈیم ۱۲ کی بھی ضرورت پڑ سکتی ہے۔

بچہ کے جسم پر زخم

بچہ کو گندہ رکھنے کی وجہ سے یا اس کی جلد خراب ہونے کے سبب سے اسکے بغل میں اور کان کے پیچھے گلشی وغیرہ میں زخم ہو جاتا ہے۔ کھجلی یا مواد سے بھری پھنسیاں ہو تو سلفر۔ ۳۰۔ جلد کی خرابی کی وجہ سے زخم ہو تو کلکیریا کارب ۶۔ (خاصکر موٹے اور چربی والے لڑکوں کے لیئے)، زخم سے ہمیشہ خون بہتا رہے تو لائیکو پوڈی ایم ۱۲۔ زخم سے لیسدار پانی نکلتا ہو تو گریفا ۶۔ (خاصکر کان کے پیچھے زخم میں) زخم میں جلن ہو کاربو وج۔ ۳۰ تمام جسم میں سُرخ پھنسیاں ہوں تو کیمو ملا ۱۲۔ کچھ گرم پانی میں کئی قطرے نیم کی پتی کا عرق یا دو قطرے کیلنڈیولا Q۔ ڈال کر اس سے روزانہ صبح وشام زخم دھونے کے بعد میدہ چھڑکنے سے زخم کی رطوبت جسم کی اچھی جگہ پر لگنے نہیں پاتی۔

زخم، دہان، ملاحظہ ہو۔

سڑ جانا:۔ کوئی حصّہ جسم سڑ جانے پر مرک سول ۶۔ یا آرزکا ۳۰۔ استعمال کرنا چاہیئے۔ اور آرنکا Q قطرہ دودھ کی بالائی یا (OLIVE OIL) روغن زیتون کے ساتھ لگانا چاہیئے۔ اگر سڑنے کے ساتھ بچہ کو تیزابیت کا مرض ہو تو کیمو ملا ۱۲۔ دودھ پلانے والی کو ہسٹریا ہو یا چائے پینے کی عادت ہو تو اگنیشیا ۶۔ خلقی خرابی سے ہو تو سلفر۔ ۳۰۔ کیلک کارب۔ ۳۰۔ لائیکو پوڈیم۔ ۳۰۔ سیپیا ۶۔ رسٹاکس ۶۔ وغیرہ کی بھی ضرورت ہو سکتی ہے۔ صاف ستھرا رکھنے کی طرف خیال رکھنا چاہیئے۔

اندھوری: گرمی لگنے کی وجہ سے یا ہمیشہ کپڑے لتّے کسے رکھنے کی وجہ سے اندھوری ہونے پر کیوملا ۱۲۔ سردی لگ کر اندھوری ہونے پر ڈلکمارا ۶۔ اندھوری امیں رطوبت ہونے پر رسٹاکس ۶۔ اندھوری بہت کھجلانے یا بیٹھ جانے پر بچہ کو تکلیف ہو تو سلفر ۳۰ کیلک کارب ۳۰۔ ملائیکو ۳۰۔ یا سیپیا ۳۰ کی بھی کبھی کبھی ضرورت پڑتی ہے۔ اندھوری پر سفید صندل گھس کر لگانا چاہیئے۔

کھجلی: سلفر ۳۰۔ ۲۰۰۔ اس کی اچھی دوا ہے بستر پر سوتے ہی تمام جسم میں کھجلی ہونے پر اگنیشیا ۶۔ جسم کا کپڑا اُتارتے ہی کھجلی ہو تو آرسس ۶، یا نکس وامیکا ۶۔ سونے کے بعد جسم گرم ہوتے ہی کھجلانے پر یا مرک سول ۶۔ کھجلانے کے بعد جلن ہونے پر رسٹاکس ۶۔ ایپس ۶۔ ہیپر سلفر ۶۔ کھجلاتے کھجلاتے خون نکل آتا ہو۔ تو مرک سول ۶ یا سلفر ۶۔ سونے سے پہلے بچہ کا جسم میدہ سے مل دینے سے رات میں کم کھجلی ہوتی ہے۔

آبلہ۔ بچہ کی پیدائش کے چند روز بعد کبھی کبھی بچہ کی پشت، کے پیچھے، گلے کے پیچھے، ہاتھ پیر بغل وغیرہ میں ایک قسم کے آبلے ظاہر ہوتے ہیں۔ اس کے اندر کا پانی پہلے زرد، پھر سرخ ہو کر خشک ہو جاتا ہے۔ یا پھٹ جاتا ہے۔ کبھی کبھی رطوبت پر پپڑی بھی جم جاتی ہے۔ رسٹاکس ۳۰۔ اس کی خاص دوا ہے۔ مرض مزمن ہونے پر آرسنک ۳۰۔ آتشک سے جو آبلہ پیدا ہو تو مرک کار ۳۰۔ آگے مقعد میں سرخباده اور خسرہ، ملاحظہ ہو۔

سرخباده (ERYSIPELAS)

سردی وغیرہ اسباب بچہ کے جسم کی جلد کا کوئی حصّہ پہلے کچھ سُرخ ہوتا ہے بعدہ تمام جسم سرخ ہو جاتا ہے۔ ماؤف جگہ سوج جاتی ہے۔ اور زخم ہو کر رطوبت نکلتی ہے۔ یہ ایک سخت بیماری ہے۔ بیلاڈونا ۳x۔ ایپس ۳۰، رسٹاکس ۶۔ اس کی عمدہ دوائیں ہیں سرخباده کا بیان دیکھیئے۔

خسرہ (ECZEMA)

اکثر بچوں کو یہ بیماری ہوا کرتی ہے۔ جو ایک قسم کی کھجلی ہی ہے۔

دیکھنے میں سُرخ خسرہ کی طرح، اِدھر اُدھر نہ رہ کر کئی پھنسیاں ایک ہی جگہ رہتی ہیں۔ اتنی چھوت دار بھی نہیں سورا (PSORA) کے مزاج والے بچوں کو خاص کر یہ بیماری ہوا کرتی ہے۔ اس سے مواد نکل کر اگر کپڑے پر لگ کر خشک ہو جائے تو وہ سخت ہو جاتا ہے۔ چھالے جس میں رطوبت بھری ہو، مرکیورلیس ۶۔ اور رطوبت والے آبلوں میں لائیکوپوڈیم ۱۲۔ فائدہ کرتا ہے رسوین ۳۔ اس کی اچھی دوا ہے۔ (کبھی کبھی ایک دو روز اس دوا کے استعمال سے بخار کے ساتھ بیماری بڑھ سکتی ہے۔ اس وقت دوا بند کرنے سے بیماری خود بخود اچھی ہو جاتی ہے) ضرورت پڑنے پر رسوین ۲۰۰۔ ایک خوراک کھلا دینا چاہیئے۔ ایلومینا ۶۔ اونینڈر ۶۔ کروٹن ۶۔ انٹم کروڈ ۶ کی بھی بیچ بیچ میں ضرورت پڑتی ہے۔ بیماری مزمن ہو جانے میں گریفائٹس ۳۔ دینا کا ہے گاہے پیٹرولیم ۶۔ مرک کار ۶۔ ہیپر سلفر ۶۔ آرسنک ۶۔ کی بھی ضرورت پڑ سکتی ہے زیتون کا تیل (OLIVE OIL) لگانا چاہیئے۔

جلد کا باہم رگڑ کھانا (INTERTRIGO)

بچہ کی جلد خوب نرم ہوتی ہے۔ اس لئے معمولی اسباب سے جلد چھل کر زخم ہو جاتا ہے میل جمنا۔ زور سے جسم رگڑنا۔ وغیرہ اسباب سے جلد چھل جانے پر بچہ کے کان کا پچھلا حصہ یا گردن کے پیچھے کا جوڑ، بغل، پٹھے وغیرہ کی جلد سوج جاتی ہے۔ سرخ ہو جاتی ہے۔ جلن ہوتی ہے۔ اور اس سے رطوبت نکلتی ہے۔ کیمو ملا ۶۔ اسکی عمدہ دوا ہے۔ تکلیف دہ زخم ہو اور اس سے خون نکلتا ہو تو مرکیورسیس سول ۶ دینا چاہیئے۔ بار بار بیماری کا حملہ ہو تو لائیکوپوڈیم ۱۲۔ دینا مناسب ہے۔ بچہ کے مُنھ میں زخم:۔ بچہ کے مُنھ میں چھوٹی چھوٹی پھنسیاں اکثر ہوتی ہیں شروع میں گال میں بعدہٗ سر میں اور کبھی کبھی تمام جسم میں پھنسیاں ہوتی ہیں۔ کچھ روز بعد ہی ان پھنسیوں کا رنگ سیاہ پڑ جاتا ہے۔ اور یہ پھٹ جاتی ہیں۔ پھٹ جانے کے بعد زرد پپڑی جم جاتی ہے۔ وائی رولا ٹریکلر ۳۔ اس کی بہترین دوا ہے۔ وائی رولا سے اگر فائدہ نہ ہو تو رسٹاکس ۶ دینا چاہیئے۔ رسٹاکس دینے سے کبھی کبھی

سوزش بڑھ جاتی ہے۔ ایسی حالت میں رسٹاکس بند کر دینا چاہیئے منہ کے اندر پھنسیاں یا زخم ہونے میں بوریکس ۲x۔ سفوف استعمال کرنا چاہیئے۔ اور سہاگہ کی کھیل (سہاگہ بھوننے سے کھیل تیار ہو جاتی ہے) شہد میں ملا کر زخم میں لگا دینا چاہیئے۔ ہونٹ اور منہ میں پھنسیاں، زبان کے پچھلے حصہ پر میل کا پرت اور بیچ کے حصہ پر سرخ لکیریں، منہ میں بدبو، بہت ہی چپچپی سبز رنگ کا پتلا دست ہو تو آرسنک ۶۔ دانت نکلنے کے وقت منہ کے زخم میں چہرہ اور سر پر پسینہ، پاخانہ میں غذا گرنا، پیر کے تلوے سرد۔ ان علامات میں کلکیریا کارب ۳۔ زبان سوجی اور سوزشی، دانت کی جڑ میں زخم اور اسی وجہ سے خون نکلنا، منہ سے سڑی بدبو، منہ سے زیادہ مقدار میں رال ٹپکنا، بھوسی کی طرح بلغم آلود پتلے دست کی علامت میں مرک سول ۶۔ تمام چہرہ پر پھنسیاں اور سڑی بدبو۔ منہ سے زخم پیدا کرنے والی رال ٹپکنا۔ علامت میں ایسڈ نائیٹرک ۶۔ (اگر ماں باپ کے خون میں پارہ سے خرابی ہونے سے ایسی پھنسیاں نکلیں تو یہ زیادہ فائدہ کرتا ہے) زبان پر سفید تہہ جمی ہو چہرہ پر بڑی بڑی پھنسیاں ہوں منہ سے خون آلود رال ٹپکتی ہو) لیسداز دست مقعد کے چاروں طرف پھنسیاں ہوں۔ مواد میں رکاوٹ ہو تو سلفر ۳۰۔ قبض ہو تو لائیکوپوڈیم ۳۰۔ چہرہ کا پسینہ سیاہ اور ٹھنڈا ہو کر منعف ہونا شروع ہو جائے تو سیکیل ۲۔ سفوف استعمال کرنے کی ڈاکٹر ہارٹ میں بھی مشورہ دیتے ہیں۔ اچھا شہد انگلی میں لگا کر بچہ کے منہ کے اندر زخم میں لگانے سے فائدہ ہوتا ہے۔

پھوڑا:۔ گاہے ماہے بچوں کے سر، گلا، کان کے پیچھے، بغل میں بازوؤں کے جوڑ میں، پٹھے وغیرہ مقامات میں پھوڑا ہوا کرتا ہے اگر موٹے تازے بچہ کو پھوڑا ہو تو کلکیریا کارب ۳۰۔ ۳x اکثر (خاصکر گرمی میں) زخم ہو جانے پر کاربو وج ۳x۔ زخم کے چاروں طرف پھنسیاں ظاہر ہوں اور اس کی وجہ سے بچہ ہمیشہ روتا ہو تو کیمو ملا ۶۔ کان کے پچھلے حصہ میں سرخ زخم اور زخم سے لیسدار گانٹھ کی طرح مواد نکلنے پر گریفائٹس ۶،

بدبودار زخم سے خون نکلنے پر، اور اس کے ساتھ قبض ہونے پر لائیکو. ۳۰
پہلے سر میں ایک دو پھوڑا ہو کر اس کی رطوبت لگنے کی وجہ سے اور دوسرے
حصوں میں بھی پھوڑا ہو جانے پر سلفر ۳۰. ہیپر سلفر ۳۰ یا کلکریا کارب ۳۰
اکثر موقعوں پر آرنکا ۳۰ فائدہ کرتا ہے۔

بچہ کا سرطان:۔ یہ ایک خاص قسم کا خراب پھوڑا ہے[ل]۔ ہونٹھ پر شروع
میں ایک چھوٹی سی پھنسی ہو کر یہ بڑی اور سخت ہو جاتی ہے اور اس میں
آگ کی طرح جلن بخار، بے چینی۔ نیند نہ آنا وغیرہ علامات ہوتے ہیں یہ
پھوڑا اکثر پکتا نہیں (یعنی مواد شاید ہی پیدا ہوتا ہے۔) اور ایک ہفتہ
میں سا کے آخر میں ہی سڑنے لگتا ہے۔ اور اچھی طرح علاج نہ ہونے پر مریض
کمزور ہو کر فوراً مر جاتا ہے۔ انتھراسینم ۳۰. اس کی عمدہ دوا ہے۔
(خاص کر جلن زیادہ ہونے پر) ایپس ۲۰۰. ڈنک مارنے کی طرح جلن میں)
لیکن زیادہ مواد نکلنے پر ہیپر سلفر ۶. آرسنک ایکس، آرنکا۔
سلکا۔ کاربوویج۔ بیلاڈونا وغیرہ دوائیں کبھی کبھی ضروری ہو سکتی ہیں
(سرطان کی دوائیں ملاحظہ ہوں) ہلکی زود ہضم غذا کھانا ضروری ہے۔
کبھی کبھی نشتر لگوانے کی ضرورت پڑتی ہے۔

جسم پھٹنا۔ جاڑا کے دنوں میں بچوں کے ہاتھ، پیر، ہونٹھ وغیرہ جسم
کا کوئی حصہ پھٹ جاتا کرتا ہے۔ آرس ۶. ہیپر ۶. کیلی کارب ۳. نیٹرم میور
۱۲× سنفوف ۲۰۰ نیٹرک ایسڈ ۶. سلفر ۳۰ اس کی مخصوص دوائیں ہیں
ماؤف جگہ میں بالائی مکھن، گھی، تل یا زیتون کا روغن لگانا چاہیئے۔

[ل] پھوڑے کی نسبت سرطان زیادہ گہرا اور بڑا (ایک سے تین انچ تک) ہوتا ہے۔
اس مرض میں ہونٹھ، پشت، گردن، ران، سر، چہرہ، کندھا۔ وغیرہ حصہ میں پہلے سوزش
ہوتی ہے۔ پھر رفتہ رفتہ ماؤف جگہ میں تیز جلن اور کچھ سیاہ رنگ ظاہر ہوتا
ہے۔ بعد کو اس کا اگلا حصہ چپٹا ہو جاتا ہے۔ اور اس کے چاروں طرف
منہ ہو کر مواد نکلنے لگتا ہے۔ (مقصد امراض جلد میں سرطان ملاحظہ ہو۔)

سر میں روسی۔ سر صاف نہ رکھنا۔ خلقی خرابی کی وجہ سے سر کی جلد میں زرد یا رنگین مردہ گوشت کی طرح پھنسیاں ہوتی ہیں۔ اسی کو روسی کہتے ہیں۔ سلفر ۳۰ ہفتہ میں دو مرتبہ استعمال کرنا چاہیئے۔ روز رات میں زیتون کا تیل (OLIVE OIL) سر میں لگانا اور صبح پانی میں سوڈا حل کر کے سر دھو ڈالنا اچھا ہے۔ سر میں بیچ بیچ میں بیسن، اچھی طرح رگڑ کر پانی سے دھو ڈالنا چاہیئے۔ اس سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔

بال گرنا:۔ خاص کر بچپن اور لڑکپن ہی میں سر سے بال گرنے لگتا ہے سولہ برس کی عمر کے بعد یہ بیماری ایسی کبھی نمودار ہوتی ہے۔ اگر بال گر جاتے ہوں تو ایسڈ فلور ایک اچھی دوا ہے۔ ڈاکٹر ہوج کہتے ہیں کہ آتشک کے مادہ والوں کو یہ دوا زیادہ فائدہ کرتی ہے اڈاکٹر ہنٹ کی رائے ہے کہ گنجہ مرض کے لئے آرسنک ایک اچھی دوا ہے۔ اگر گنجہ مرض ہونے پر سر بہت کھجلاتا ہو تو ونکا مائنز دینا چاہیئے۔ تھیلیم بھی کبھی کبھی بہت فائدہ کرتا ہے۔ بال خشک ہو جانے پر کیلی کارب ۶۔ سخت بیماری کے بعد یا دایک حصہ کی یہ تمام جسم کی) کمزوری یا دماغی سستی کی وجہ سے بال گرنے پر ایسڈ فاس ۲x۳۔ استعمال کرنا چاہیئے۔ سیپیا ۶۔۔ ۲۰۰ استعمال کرنا چاہیئے۔ اور دھوبی کا استعمال کیا ہوا پاٹ یا (انارڈیم Q۔) شہد میں ملا کر لگانے سے یہ بیماری رفع ہو جاتی ہے۔ سلفر ۳۰۔ کیلک کارب ۳۰ یا کینتھرس ۳x۔ ۶۔ استعمال، یوپے ٹوری ایم کے ساتھ کینتھرس Q ملا کر لگانے سے فائدہ ہوتا ہے ایکس رے (XTIRAY) کا استعمال کرنے سے ہی اکثر لوگوں کو فائدہ ہوا ہے۔ گوشت کھانا چھوڑ دینا چاہیئے۔ کبھی کبھی داد کی وجہ سے بال گرنا (ALOPECIA AREATA) ہوتا ہے۔ ایسے موقع پر مندرجہ ذیل ادویات ہر ایک تین ماہ تک استعمال کرنے سے گنج پن بالکل اچھا ہو سکتا ہے۔

ء سالہ ۱۹۳۱ میں (WESTERN MEDICAL TIMES) اخبار میں ڈاکٹر سی۔ الف اپسٹ (DR. C. F. PADST) نے لکھا ہے کہ گوشت نہ کھانے والوں کو یہ بیماری بہت کم ہوتی ہے۔

جیلسیم ۲۰۰. تھوجا ۳۰. سلفر ۳۰ ہائیڈراسٹس Q، اور یورٹیکا یورنس Q
سر میں جوں: بچہ کے بال میں جوں پڑ جانے پر روز بال کو دھو ڈالنا چاہیئے۔ اور دھو ڈالنے کے بعد سباڈلا Q ایک حصہ بیس حصہ پانی کے ساتھ ملا کر لوشن تیار کر کے بچہ کو نہلانا چاہیئے۔ نیٹرم میور ۱۲ x سفوف استعمال کرانا چاہیئے۔ اس سے کافی فائدہ ہوتا ہے۔
کبھی کبھی بچہ کی جوں کسی طرح جانا نہیں چاہتی۔ نہلانے، دھلانے اور صاف ستھرا رکھنے پر بھی کسی طرح اچھا نہیں ہوتا۔ ایسے موقعوں پر ون ویلیرس (VEN VILLAERS) کا بیان ہے کہ سٹے فی سیگیریا ۳۰. استعمال کرنے سے کچھ ہی عرصہ میں تعجب خیز فائدہ ہوتا ہے۔
(ANSHUTZ'S THERADEUTIC BY WAYS.) ملاحظہ ہو۔

بھوت لگنا، ہوا لگنا یا بچوں کا کزاز۔ پیدا ہونے کے بعد کبھی کبھی بچہ کو یہ خوفناک مرض ہوا کرتا ہے۔ شروع میں بچہ دودھ نہیں سکتا ہے گردن سخت ہو جاتی ہے۔ جبڑے بیٹھ جاتے ہیں۔ اور اس کے بعد بیہوشی اکڑان ہونے پر، منھ اور جسم سرخ، ہونٹھ نیلے، ہاتھ کی مٹھی بند اور کبھی کبھی بخار ۵.۱۰۹.۱۰ ڈگری تک ہوتا ہے۔ اور ہاتھ پیر کھینچکر جبڑا ٹیڑھا ہو جاتا ہے۔ منھ سے جھاگ نکلنے لگتی ہے اور آخر میں مر جاتا ہے۔ کوئی کوئی اس کو بھوت وغیرہ کہتے ہیں۔ لیکن چوٹ لگنے۔ نال کاٹنے کی خرابی سے یا ناف میں زخم ہونے کی وجہ سے بچہ کے جسم میں کزاز کے جرم داخل ہو جاتے ہیں اور اسی وجہ سے یہ بیماری پیدا ہوتی ہے۔
سردی لگ کر کزاز ہونے پر: بچہ کا بخار اور برابر رونا اور بے چینی کی علامت ہیں) ایکونائٹ ۳۔ اکڑن کا نہ ٹنا اور جبڑا کا ادھر ادھر ہلنا۔ ان علامتوں میں جلسیمیم ۳۔ بیلاڈونا ۶۔ اس کی اچھی دوا ہے (خاصکر ناف کے ورم کی وجہ سے بیماری پیدا ہوتی ہو) ناف کے ورم کی وجہ سے کزاز میں کیلینڈیولا۔ تیل کی گدی ناف پر رکھنا ضروری ہے۔ چوٹ کی وجہ سے کزاز میں آرنکا ۳ x سفوف ہائی پیریکم ۳ x

یانکس: ایپکا ۳x ۲۰۰- امٹرکنیا ۶ سفوف، سائکیوٹا ۶ ،الیٹ ہائیڈروسیانک ۳- کی بھی گاہے ماہے ضرورت پڑتی ہے۔ ماں کے زیادہ غصہ یا رنج وغیرہ میں پستان کا دودھ خراب ہو جانے پر اس دودھ کو پینے کی وجہ سے بچہ کو پر بیماری ہو تو بچہ اور زچہ دونوں کو اگنیشیا ۶- دینا چاہیئے۔ بچہ کے گلے کی پشت کی ریڑھ کو سینک دینا مفید ہے۔

بچہ کی آنکھ دکھنا:۔ پیدائش کے چند روز بعد کسی کسی بچہ کی آنکھیں دکھنے لگتی ہیں۔ آنکھیں ورم کر جاتی ہیں۔ اور سرخ ہو جاتی ہیں۔ مواد نکلتا ہے۔ آنکھیں بند ہو جاتی ہیں۔ یہاں تک کہ کبھی کبھی آنکھوں میں زخم ہو جاتا ہے۔ اس طرح عرصہ تک مواد نکلتے رہنے پر آنکھیں ضائع ہونے کا خوف رہتا ہے اس لئے شروع ہی سے علاج کرانا مناسب ہے میلے مکاں میں رہنا۔ ٹھنڈی ہوا یا اوس لگنا۔ آنکھوں میں زیادہ روشنی، دھوپ، یا دھواں لگنا، یا زچہ خانہ میں آگ کی گرمی زیادہ ہونا ماں باپ کو کوئی خلقی مرض پر بیماری ہو سکتی ہے۔

آرجنٹ نائٹ ۳- بچوں کے آنکھ دکھنے کی ایک بہت اچھی دوا ہے۔ سردی، شبنم یا زیادہ روشنی کی وجہ سے آنکھوں میں ورم ہو گیا ہو۔ بخار بے چینی، نیند نہ آنا، آنکھوں سے بہت پانی گرنا، پتلیوں کا سرخ ہو جانا وغیرہ علامات میں ایکونائٹ ۳x چیچک وغیرہ کے بعد یہ بیماری ہونے پر ایپس ۳ چوٹ لگنے کی وجہ سے آنکھ دکھنا۔ آرنکا ۳-

پلکیں پھولی، سرخ اور کبھی کبھی اخراج خون ہونے پر بیلاڈونا ۶- پلکیں پھولی اور ان کی جڑیں پھنسیاں اور زیادہ مواد جمع ہو جانے پر مرک سول ۶- آرجنٹم نائٹریکم ۲- کلکریا کارب ۶- کی بھی کبھی کبھی ضرورت پڑتی ہے۔ نیم گرم پانی میں صاف کپڑے کا ایک ٹکڑا بھگو کر اچھی طرح نچوڑ کر آہستہ آہستہ بہت ہوشیاری سے آنکھوں سے کیچڑ وغیرہ نکال ڈالنا چاہیئے۔ پلک چمٹ جانے پر جب وہ کھینچنے سے نہ کھلتی ہو تو اسکو کھینچ کر نہ

نہ کھولنا چاہیئے. پلکوں پر تھوڑی پانی لگانے سے ہی وہ خود بخود کھل جائیگی۔ پانی خوب صاف ہو اور اس میں صابن یا دودھ نہ ملایا جائے۔ آنکھ صاف کر لینے کے بعد ایک قطرہ آرجنٹم نائیٹریکم کم طاقت کے لوشن[1] (WEAK SOLUTION) سے دونوں آنکھوں میں ڈال دینے سے اکثر فائدہ ہو جاتا ہے دوسری دواؤں اور علاج معاون کے لئے اسی کتاب میں آنکھ دُکھنا ملاحظہ ہو۔

ماں باپ میں سوءالمزاجی کی وجہ سے آنکھ کا ورم ہونے پر تھوجا ۳۰، مرکیوریس سول ۶، سلفر ۳۰، آرم میور ۲۰۰، ایسڈ نائیٹرک ۶-۳۰۰ وغیرہ ادویات کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ ان سب دواؤں کا مشرح حال معلوم کرنے کے لئے اسی امراض اطفال کے باب کا مقصد (ب) اور سوءالمزاجی ملاحظہ ہو۔

بلنی - انجنی. پلکوں کے کنارے کنارے چھوٹی چھوٹی پھنسیاں پھوڑے ہونے پر اس کو انجنی یا بلنی کہتے ہیں۔ کبھی کبھی اس میں مواد پیدا ہو جاتا ہے پلس ۳ ہیپر ۳ اور سٹافائی سیگیریا ۳۔ اس کی عمدہ دوائیں ہیں۔ کسی خاص خاندانی دوسے والے بچوں کی بلنی کسی طرح اچھی نہیں ہوتی ان کو سلفر ۳۰ یا تھوجا ۳۰ کا متواتر کچھ عرصہ تک استعمال کرانے سے فائدہ ہوتے دیکھا گیا ہے۔

---

[1] آج کل آرجنٹم نائیٹری سلوشن کے استعمال کے متعلق معالجوں میں اختلاف رائے ہو رہی ہے۔ بہت کچھ بحث و مباحثہ کے بعد ڈاکٹر وارکر کی رائے کے سامنے سب نے سر جھکایا ہے۔ اور وہ بوریسک ایسڈ دو گرین۔ کیلنڈیولا ؟ کے ساتھ ملا کر فوراً کے پیدا ہوئے بچوں کے آنکھ میں استعمال کر کے آرجنٹم نائیٹری لوشن کی نسبت زیادہ فائدہ ہوتے دیکھا گیا ہے۔
ارجنٹم نائیٹری لوشن کا استعمال کرنے پر جو نقصان ہونے کا خوف رہتا ہے۔ وہ اس میں داخل نہیں ہوتا۔ فائدہ ہوتے دیکھا گیا ہے۔
(Vide the Home Recorder for Jan 1912)

کان میں میل :: بہت عرصہ تک پکا ہونے سے کان میں میل پیدا ہو جاتا ہے۔ سلفے فائی سیگیریا ۳۔ اس مرض کی مخصوص دوا ہے۔ کبھی کبھی کلکیریا کارب کی بھی ضرورت پڑتی ہے۔

کان میں میل ورم کمر نمونی، کان میں کھجلی قوت سامعہ کی کمی

بہرا پن کے علاج کے لئے، امراض گوش کا باب ملاحظہ ہو۔

بچہ کے کان میں درد، ٹھنڈک لگنے پر، سردی یا چیچک نکلنے پر یا کان میں پانی جانے سے یا دانت نکلتے وقت گاہے گاہے بچہ کے کان میں درد ہوتا ہے۔ بچہ کے کان پر ہاتھ لگتے ہی وہ چیخ اٹھتا ہے۔ ایسی حالت میں سمجھنا چاہیئے کہ اس کے کان میں درد ہے۔ سردی سے کان میں درد ہونے پر، ایکونائٹ ۳۰ کان سوج کر گرم ہو جانے پر بیلاڈونا ۳۔ دانت نکلتے وقت کان میں درد ہونے پر کیمو ملا ۱۲۔ درد ناقابل برداشت ہونے پر مگنیشیا فاس ۱۲× سفوف، خوب گرم پانی کے ساتھ استعمال کرنا چاہیئے۔ کان پر خشک سینک دینے سے درد کان کم ہو جاتا ہے۔

درد کان اور آماس :: شبنم لگنا، برسات کی نرم ہوا سردی کے دنوں کی ٹھنڈی ہوا لگنا۔ کان میں جلدی امراض کے دانے یکایک بیٹھ جانے وغیرہ کے اسباب سے درد کان۔ یا ورم ہوا کرتا ہے۔ کان میں جلن تپکن کی طرح درد، بہت تشنج، کان کے اندر اور باہر گرم، سوجن، سرخی ہونا۔ اس کے ساتھ اکثر بخار رہنا اس کی مخصوص علامت ہے۔ کان کے درد کے اسباب اور علامات بھی ایسے ہی ہوتے ہیں۔ فرق اتنا ہے کہ کان کے ورم میں تپکن کا درد ہوتا ہے۔ لیکن درد کان میں ایک بارگی چبھنے کی طرح درد ہوتا ہے۔ پلساٹیلا ۳ کا استعمال اور پلساٹیلا Q چند قطرے کان میں ڈال دینے سے دونوں بیماریوں میں فائدہ کرتا ہے۔

اگر موسم سرما کی ٹھنڈی ہوا لگنے سے یہ مرض ہو تو ایکونائٹ ۶×۔ چوٹ کیوجہ سے ہو تو آرنکا ۳۔ کان کے اندر اور باہر سوزش ہو کر کان کے اندر درد، اور باہر جلن، گال اور دانت تک پھاڑنے کی طرح درد

درد ہونے پر مرک وائی داس ۳۰ x سفوف فائدہ کرتا ہے۔ ہلکی غسذا تکلیف دہ زیادہ ہونے پر سینک دینا چاہیئے۔ دوسری دوائیں اور علاج معاون کے لئے اس کتاب میں ورم گوشس کا بیان ملاحظہ ہو۔

کان پکنا۔ مواد بہنا:۔ چیچک، بخار، وغیرہ بیماریوں کے بعد یا کوئی جلدی بیماری دب جانے پر۔ (خاص کر گنٹھ مالا والے) لڑکے لڑکیوں کے کان میں مواد پڑ جاتا ہے۔ چیچک کے بعد کان پکنے پر۔ (یا کان سے مواد نکلنا بند ہوکر کندھے کی گلٹی آماس کر جائے) شروع میں پلساٹیلا ۳۰ اور بعد میں ۳۰ دینا چاہیئے۔ کان سے مواد آنے کے ساتھ درد سر ہو تو بیلاڈونا ۳۔ بیلاڈونا کے بعد مرک وا ۶۔ (خاص کر مواد گاڑھا اور بہت بدبُودار اور بستر کی گرمی سے تکلیف بڑھ جانے پر۔) لیکن پارہ یا مرکری کا اگر زیادہ استعمال کیا ہو تو ہیپر سلف دینا چاہیئے۔ نیم گرم پانی میں سہاگہ ملا کر اس سے آہستہ آہستہ دھوڈالنا چاہیئے۔ اس کے بعد بلاٹینگ کاغذ سے کان اچھی طرح پونچھ کر دھنکی ہوئی روئی کان میں لگا دینا چاہیئے۔ خبردار اگر بچہ کے کان سے مواد اگر آتا ہو تو یکایک کسی دوا کا بیرونی استعمال کر کے اس کو بند کر دینا مناسب نہیں ہے۔ اخراج بند ہو جانے سے خوفناک بیماری ہو جا سکتی ہے۔ کان پکنا ملاحظہ ہو۔

تشنج یا اینٹھن

بچپن میں نظام اعصابی کا فعل معمولی طور سے محرک ہو جایا کرتا ہے۔ اس وجہ سے یہ بیماری پیدا ہو جاتی ہے۔ اس بیماری کی علامت مرگی اور ہسٹیریا کے مانند ہوتی ہے۔ دانت نکلنے کے وقت یا چیچک اور خسرہ اچھی طرح نہ نکلنے پر یا مرض کرم رہنے پر یا معدہ کی خرابی کی وجہ سے یہ بیماری ہوتی ہے۔ آنکھیں اور چہرہ سرخ، آنکھوں کی پتلی پھیلی ہوئی۔ سر گرم چونکنا، یا اچھلنا۔ ایسی علامت میں بیلاڈونا ۶۔ چہرہ اداس، گرم اور سوجا ہوا۔ تمام جسم میں لرزہ، غوں غوں کی آواز اوپر کی طرف تکنی باندھے پڑا رہنا۔ اور قبض کے علامات میں اوپیم ۳۰۔ دانت نکلنے کے وقت تشنج۔

ہونے پر کیمو ملا ۶۔ چیچک اچھی طرح نہ نکلنے کی وجہ سے ہو تو زنکم ۶ یا ۳۰ امونیم ۶ دینا اچھا ہے ثقیل چیز کھانے کی وجہ سے اکڑن ہونے پر پہلے نکس وامیکا ۶ دینا چاہیئے۔ اگر تین چار مرتبہ نکس وامیکا کھلانے سے کوئی فائدہ نہ ہو تو گرم پانی کی پچکاری سے براز نکال دینا یا قے لانے والی دوا کھلا کر قے کرا دینا مناسب ہے بکٹرے کی وجہ سے اکڑن میں سائنا ۳×۲۰۰ تیز بخار کے ساتھ جسم پیچھے کی طرف اکڑ جانے پر ورے ٹرم ورائڈس ۳×، امراض جلد کے دانے بیٹھ جانے سے اکڑن ہو تو سلفر ۳۰، کیوپرم ۶، ایپس ۶۔ انٹم ٹارٹ ۶۔ زنکم ۶، آرسس ۶۔ کی بھی کبھی کبھی ضرورت پڑتی ہے۔ (نظام اعصابی کے بیان میں، اکڑن، مرض کی دوائیں ملاحظہ ہوں) گرم پانی میں بچہ کا پیر ڈبو کر اس کو خشک کپڑے سے پونچھ دینے اور ساتھ ہی ساتھ سر پر ٹھنڈے پانی کی پٹی رکھنے سے اکثر فائدہ ہو جاتا ہے۔ لاج ونتی بیل کی لکڑی بچہ کے گلے میں باندھنے سے اکڑن فوراً اچھی ہو جاتی ہے۔

بچہ کی سردی گرمی :۔ بچہ کے تمام جسم میں (خاصکر سر میں) دھوپ لگنا گرمی کے دلوں میں زیادہ سواری وغیرہ میں دیر تک گھومنے سے سردی گرمی ہو سکتی ہے۔ پہلے گرم معلوم ہونا، پیاس لگنا۔ اس کے بعد جاڑا، جسم کی جلد خشک ہونا۔ درد سر۔ آنکھیں سُرخ، متلی یا قے، بار بار پیشاب ہونا اور اس کے بعد جسم کی حرارت کم ہونے لگتی ہے۔ اور آہستہ آہستہ ایکایک بیہوشش ہو سکتی ہے کبھی کبھی اسی طرح مریض مر بھی جاتا ہے۔ یکایک بیہوشش ہو جانا۔ تمام جسم۔ خاصکر چہرہ اور سر گرم اور سُرخ ہونا، نبض تیز ہونا۔ بچہ کی سانس رک جانا۔ دست، قے، وغیرہ علامات میں گلونائن ۳x (۵ منٹ کے وقفہ سے) استعمال کرانا چاہیئے۔ کاربو وج ۳۰ وغیرہ دواؤں کی بھی کبھی کبھی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ سردی گرمی کا بیان ملاحظہ ہو

دماغی کھجلی کا ورم (MENINGITIS)

اس بیماری میں شروع میں بھوک نہیں لگتی۔ سر بھاری رہتا ہے اور قے ہوتی ہے۔ نبض کمزور، تنفس، بے قاعدہ اور نظر ٹیڑھی ہو جاتی ہے۔

اس کے بعد آہستہ آہستہ تشنج، غشی، تیز نبض، جسم کی حرارت کی زیادتی (۱۰۴-۱۰۵ ڈگری تک) وغیرہ ہو کر دو تین ہفتہ کے اندر ہی بچہ مر جاتا ہے۔ ایپس ۳۔ اس کی عمدہ دوا ہے۔ خاص کر نیند کی حالت میں اگر بچہ چیخ اٹھتا ہو کسی چوٹ کی وجہ سے ہو تو آرنکا ۳۔ زیادہ ہذیان ہو تو بیلاڈونا ۳۔

سر کے پشت اور گردن کے پیچھے بہت درد رہنے پر ہلی بورس ۳ بیسلینم ۲۰۰ (صرف ایک خوراک) فاسفورس ۶۔ زنکم ۶۔ برایونیا ۶ سلفر ۳۰۔ جلسیمم ۳x سٹرامونیم ۳۰ کی بھی کبھی کبھی ضرورت پڑتی ہے۔ بچہ کے سوء المزاجی میں دق ملاحظہ ہو۔

دماغ میں اجتماع آب (HYDROCERHALUS)

پیدائش کے ایک سال کے اندر دماغ میں استسقا ہو سکتا ہے۔ یہ بیماری آٹھ دس برس کی عمر تک رہ سکتی ہے۔ بچہ ماں کا دودھ اچھی طرح پیتا ہے۔ لیکن دبلا ہوتا جاتا ہے۔ آہستہ آہستہ سر بڑا ہوتا ہے۔ بچہ بوڑھوں کی طرح دکھائی دیتا ہے۔ اور ہمیشہ پڑا رہنا چاہتا ہے۔ اس کے حواس بے قابو ہو جاتے ہیں۔ اور آخر میں وہ مر جاتا ہے۔ کلکریا ۳۔ سلکا ۳۰۔ سلفر ۳ اس کی بہترین دوائیں ہیں اگر بے خبری میں بچہ کا پیشاب بند ہو جائے اور وہ بجز پانی کے اور کچھ نہ کھانا چاہیئے تو ہلی بورس ۳۔ عمدہ دوا ہے۔

بچہ کے دماغ میں اجتماع خون

بچہ کا تالو کچھ سوج جاتا ہے اور وہ بالکل سست ہو جاتا ہے۔ سر گرم ہونا، نبض کی چال کبھی تیز اور کبھی سست ہو جانا، قبض، قے، غلط دیکھنا یا بکنا یا غوں غوں کرنا، ٹکٹکی لگا کر دیکھنا۔ آنکھوں کی پتلی پھیلنا، زبان اور آنکھوں کا سرخ ہونا۔ چہرہ اور آنکھیں تمتمائی۔ سر اور گردن کے پیچھے کی سوجن۔ سانس جلد جلد اور تکلیف سے لینا۔ گہری نیند میں بھی یکایک چیخ اٹھنا وغیرہ اس بیماری کے مخصوص علامات ہیں۔ چوٹ لگنا دانت نکلنا ہوپ کھانسی کی وجہ سے سر میں خون کی زیادتی۔ وریدوں پر زیادہ دباؤ پڑنا۔ خسرہ، چیچک، یا کسی دوسری جلدی بیماری کا دب جانا وغیرہ

اسباب سے یہ بیماری پیدا ہوتی ہے۔ ایپس ۳ اس بیماری کی بہت اچھی دوا ہے۔ سر بھاری آنکھیں بند کئے پڑے رہنا، جسم کی حرارت ۱۰۳ ڈگری تک ہونا، ان علامتوں میں جلس ۱x۔ دینا چاہیئے۔ چہرہ اور آنکھیں سُرخ اور چمکیلی۔ آنکھوں کی پتلی پھیلی، گہری، نیند کی خواہش لیکن نیند نہ آنا۔ بیچ بیچ میں چونک پڑنا۔ تالو کی سوجن وغیرہ علامات میں بیلاڈونا ۳x۔ اگر یہ علامات زیادہ ہوں تو گلونائن ۳۔ دینا چاہیئے۔ ہلکی اور مقوی غذا دینا چاہیئے۔ (دماغ اور دماغ کے ڈھکنے والی جھلی اور ورم، غشیۃ الدماغ ملاحظہ ہوں۔)

بچہ کے دماغ میں کمی خون کیوجہ سے نقائص

(HYDROCEPHALOID DRAIN)

ہیضہ، اسہال، نمونیا، وغیرہ بہت سے خوفناک امراض کے سبب سے خون کم ہو جانے سے بچہ کی پرورش میں نقص پڑ جاتا ہے۔ مناسب پرورش کے فعل نہ ہونے کا نام، دماغ میں کمی خون کی وجہ سے نقائص ہے۔ بچہ کا گلا بیٹھ جانا۔ سر ہمیشہ ہلاتے رہنا لیٹنے اس کروٹ، اور اس کروٹ، غفلت ہو جانا۔ یہ کل خراب علامات ہیں۔ خیال رکھنا چاہیئے کہ متذکرہ بالا دماغ میں، اجتماع آب ونقائص، ایک ہی بیماری نہیں۔ یہ دونوں علیحدہ علیحدہ بیماریاں ہیں۔ فاسفورس ۶۔ سلفر ۶۔ کلکیریا کارب ۳۰۔ ایتھوزا ۶۔ کلکیریا فاس ۱۲x سغوف، کیڈمیم سلف ۳۰۔ ہائیڈرا ہیلکس ہلی بورس ۳x وغیرہ بھی اچھی دوائیں ہیں۔ زیادہ حال اور علاج کے لئے ہماری کتاب موسومہ، ہیضہ وطاعون، ملاحظہ ہو۔

بچہ کے حرام مغز میں اجتماع آب سے پیدا ہوا منقسمہ حرام مغز (SPINAL BIFIDA) حالت میں ریڑھ کی نلی (SPINAL CANAL) میں پانی جمع ہونے سے فوراً کے پیدا ہوئے بچہ میں ماؤف جگہ تبوڑی (TUMOUR) کی طرح سوج جاتی ہے اور ریڑھ کی ماؤف ہڈی نامکمل ہونے کی وجہ سے علیحدہ دکھائی دیتی ہے اس کا نام منقسمہ حرام مغز ہے۔ کیلک فاس ۳x

سفوف کے استعمال سے بدن کا قوی جاتا رہتا ہے۔ اور ابیس ۳، کے استعمال سے اور خارجی استعمال سے تورٹی اچھی ہو جاتی ہے۔ بے سی لینم ۲۰۰ برایونیا ۳۰ سلفر ۳۰۔ آرس ۳۰۔ لائیکوپوڈیم ۳۰۔ کیلک کارب ۶۔ کی بھی کبھی کبھی ضرورت پڑتی ہے۔ اگر تورٹی بڑھتی جاتی ہو تو نشتر لگوا دینا چاہیئے۔

بچہ کا فالج یا لقوہ

بخار یا اکڑن کے ساتھ یہ بیماری عموماً دکھائی دیا کرتی ہے۔ مفلوج جگہ پندرہ بیس دنوں میں خشک ہو جاتی ہے۔ اور پتلی پڑ جاتی ہے ماؤف جگہ پھر بڑھ نہیں سکتی۔ یہاں تک کہ ہڈ یا پتلی پڑ جاتی ہے۔ بسیکیلس ۳۰۔ ایکونائیٹ ۳۰۔ بیلاڈونا ۳۰۔ پلمبم ۶۔ کھیوجا۔ ۳۰ جلسیمیم ۳۰۔ سلفر ۳۰ وغیرہ اس بیماری کی مخصوص دوائیں ہیں۔ مرض فالج کا بیان ملاحظہ ہو۔

بچہ کی ریڑھ میں فالج (INFANTLLE SPINAL PARALYSIS)

ماؤف جگہ کا عضلہ پتلا پڑ جانے پر بچہ کی ریڑھ مفلوج ہو گئی ہے یہ سمجھنا چاہیئے کہ ایک قسم کا زہر شاید اس کی خاص وجہ ہے۔ اصطبل کی مکھیاں اس مرض کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچاتی ہیں۔ سردی لگنا یا پسینہ یکایک بند ہو جانا اس کا سبب ثانوی ہے۔ موسم گرما میں ہمیشہ ایک سال سے چار سال تک کے لڑکے، لڑکیوں کو بخار کے ساتھ اس بیماری کا یکایک حملہ ہوا کرتا ہے اور دیکھتے دیکھتے مفلوج حصہ بہت جلد پتلا پڑ جاتا ہے۔

بخار، بے چینی، اعصاب میں درد وغیرہ علامات میں ایکونائیٹ ۳ × مرض نمودار ہونے کے وقت سے ہی کچھ عرصہ تک اس کو استعمال کرنا چاہیئے لیکن یہ معلوم ہوتے ہی کہ فالج شروع ہو گیا ہے۔ ایکونائیٹ روک کر جلسمیم ۱ × دینا چاہیئے (بخار کے ساتھ رنجیدہ رہے تو جلس کے استعمال سے زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔) تیز بخار، چہرہ پر اجتماع خون جلد خشک وغیرہ علامات میں بیلاڈونا ۳۔ دینا چاہیئے۔ موٹے دیا دُبلے) بچوں کے لئے کیلک کارب ۶۔ گرم پانی میں نہانا اور بیماری ہونے کے چھ ہفتہ بعد بجلی لگوانا اور مالش کرنا (کم از کم ایک سال تک) فائدہ کرتا ہے۔

بچہ کو مرض صرع یا مرگی۔ مرض صرع ملاحظہ ہو) اکثر بچوں کو یہ بیماری ہوا کرتی ہے۔ کلکیریا کارب۔۳۰۔ اس کی اچھی دوا ہے۔ مرض مزمن ہونے پر سلفر۔۳۰۔کیو پرم ۶۔ ہیوفو ۶۔ سلکا۔۳۰۔ ہائیڈروسیانک ایسڈ۳۰۔کلکیریا فاس ۶۔سفوف۔ زنکم فاس ۳ x۔ بیلاڈونا ۶۔ کیمومیلا ۶۔ سائنا ۳ x ۲۰۰۔ اگنیشیا فاس ۳۰۔ نکس وامیکا۔۳۰۔ اور سٹرامونیم ۶۔ کی بھی کبھی کبھی ضرورت پڑسکتی ہے۔

حمّی لازمی۔ کبھی کبھی بچوں کو بخار چھوڑتا ہی نہیں۔ فیرم فاس ۱۲ x۔ یا جلسیمیم ۳ x۔ اس کی اچھی دوا ہے۔ معدہ کی خرابی رہنے سے ٹیلس ۳۰۔ زبان پر تہہ جمی ہو تو انٹم کروڈ۔۳۰۔ کیڑے کی وجہ سے ہو تو سائنا ۳x یا سپائی جلیا ۶۔ جسم خوب گرم، چونکنے یا اکڑنے کے علامات میں بیلاڈونا ۳۔ فائدہ کرتا ہے۔ کبھی کبھی مریض کا بخار کسی طرح جاتا ہی نہیں، قبض رہتا ہے۔ ناف کے چاروں طرف درد۔ کیڑے رہیں یا نہ رہیں۔ ناک کو کریدتے رہنا علامات میں سائنا ۲x۔۳۰۔ اور سائنا سے کوئی فائدہ نہ ہونے پر، سپائی جلیا ۳ x۔ دینا چاہیئے۔ اگر خرابی کے علامات ظاہر ہوں تو شروع میں کیکیم ۶۔ دینا چاہیئے۔ اگر پانی میں پکی بارلی وغیرہ ہلکی چیزیں کھانے کو دینا چاہیئے۔ بخار کے وقت دودھ دینا منع ہے۔ زچہ کے نہانے اور غذا پر بھی نظر رکھنی چاہیئے۔ حمّی لازمی۔ ملیریا سے پیدا ہوا باری کا بخار اور سرسام ملاحظہ ہو۔

تلّی بڑھنا :- بہت عرصہ تک ملیریا میں مبتلا رہنے سے تلّی بڑھ جاتی ہے، سوج جاتی ہے، سخت ہو جاتی ہے۔ اکڑ جاتی ہے اور پھوڑے کی طرح درد کرتی ہے۔ کونین کے غلط استعمال سے یا آرسنک کے غلط استعمال کی وجہ سے تلّی اس طرح بڑھی اور سخت ہو جاتی ہے۔ مرکیورس ۳۰۔ آیوڈ ۳۰۔ x ۶ x۔ سفوف اس کی اچھی دوا ہے۔ سیانوتھس ۵ تلّی پر لگانے اور سیانوتھس ۱ x۔ کھانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ آرسنک۔۳۰۔ نکس ۶، چائنا۔۳۔ لائیکوپوڈیم۔۳۰۔ کیلک کارب۔۳۰۔

آرنیکا ۶ بسلاغز ۳۰ کی بھی کبھی کبھی ضرورت ہو سکتی ہے (طحال کا بڑھنا)
تپ لرزہ، وغیرہ ملاحظہ ہو۔

بچہ کی بے خوابی :- سر میں خون کی زیادتی۔ خون جمع ہونے پر یا زچہ اور بچہ کے کھانے پینے کی بدپرہیزی یا کیڑے کی وجہ سے نیند نہیں آتی ہے۔ قبل اس کے کہ علاج شروع کیا جائے۔ یہ طے کر لینا چاہئے کہ نیند کس سبب سے نہیں آتی۔

سر گرم بغیر کسی سبب کے رونا۔ نیند میں یکایک چیخ کر رونا۔ ایسے علامات میں بیلاڈونا ۶۔ ٹھہر ٹھہر کر جسم کا پھڑکنا۔ جسم گرم۔ چڑچڑی عادت۔ اور ہمیشہ گود میں رہنے کی خواہش ہو تو کیمومیلا ۶۔ بچہ ہنستا کھیلتا ہو لیکن جسم ہمیشہ گرم رہے اور بیچ بیچ میں ڈر کر چیخ اٹھتا ہو تو ایکونائٹ ۶، ۳۔ کیڑے کی وجہ سے نیند نہ آنے پر سائنا ۳ x ۔ قبض کی وجہ سے نیند نہ آتی ہو تو نکس وامیکا ۶۔ زیادہ کھانے پینے کی وجہ سے نیند نہ آتی ہو تو پلساٹیلا ۶۔

دودھ کی قے کرنا :- اعصابی تحریک یا معدہ کی خرابی وغیرہ کی وجہ سے بچہ جو دودھ پیتا ہے وہ قے کر دیتا ہے۔ بچہ کو دودھ نہ پینے کی خواہش، کھٹی یا بدبودار قے، یا صفراوی سبز رنگ کی قے، قبض وغیرہ کی علامت میں نکس وامیکا ۶۔ زچہ کے ثقیل چیز کھانے کی وجہ سے بچہ کے فعل ہاضمی میں نقص پڑ کر جمے ہوئے دہی کی طرح قے ہوتی ہے۔ ایسی حالت میں پلساٹیلا ۶۔ تیزابیت کی وجہ سے دودھ کی قے کرنے پر کلکیریا کارب ۳۰۔ سمندر کی ایک چھوٹی سیپ کے گلے میں تعویذ کی طرح لٹکا دینے سے کبھی کبھی فائدہ ہوتا ہے۔ دودھ پیتے ہی فوراً آرام کے ساتھ زور سے قے، جمے ہوئے دہی چھکے کی طرح قے، قے کرنے کے بعد بچہ کو سستی آجانا اور کچھ دیر بعد اسی طرح دودھ پلانے سے پھر قے، (ایتھوزا ۶) مندرجہ بالا علامات کے ساتھ اگر زبان سفید رہتی ہو تو انٹم کروڈ ۶۔ اسی کے ساتھ بدبودار دست آتے ہوں تو کلکیریا کارب ۳۰، دودھ کے ساتھ صفرا یا رال کی طرح بلغم کی قے ہونا۔ ایپیکاک ۶۔ وراٹرم البم ۶۔

دودھ قے کرنے کی بیماری اگر پرانی ہو تو کریازوٹ ۶، نکس وامیکا ۶۔ پلساٹیلا ۶۔ وراٹرم البم ۶۔ وغیرہ دواؤں کی ضرورت ہو سکتی ہے۔

قے یا متلی:۔ لگاہے ما ہے بچّہ کو متلی ہوتی ہے۔ جو کھاتا ہے قے کر دیتا ہے۔ بار بار قے کرنے کی وجہ سے گرم ہو کر خون تک کی قے ہو سکتی ہے۔ لگاتار متلی، ابکائی کی علامت۔ انیٹم ٹارٹ ۶۔ متلی یا قے میں ایپکاک ۳ × نہایت سُرخ خون کی قے ہو تو فاسفورس ۶۔ کالے خون کی قے ہو تو ہیمی املیس ۳ ×۔ چوٹ کی وجہ سے قے ہو تو آرنکا ۳ ×۔ کیڑے کی وجہ سے ہو تو سائنا ۳ × ۲۰۰۔

بچّہ کو خون یا خون صفرا آلودہ قے ہونے پر:۔ پیدائش کے کچھ عرصہ بعد کسی کسی بچّہ کو خون کی قے ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ بچّہ کے ناک یا منہ میں زخم ہونے پر یا ماں کے پستان پر کسی طرح کا زخم رہنے پر، وہ خون پیٹ میں جا کر کبھی کبھی خون کی قے ہو سکتی ہے۔ کبھی کبھی زور سے قے ہونے پر گرم خون کی قے ہو سکتی ہے۔

چمکدار سُرخ رنگ کے خون کی قے:۔ ملی فولیم ۱ ×۔ متلی یا قے کے ساتھ چمکدار سُرخ خون آنا۔ اور تھوڑی دیر تک تیز کھانسی ہو تو ایپکاک ۳ ×۔ لگاتار خون کی قے مرک کار ۶۔ کسی قسم کی چوٹ لگ کر قے ہونے پر آرنیکا ۳۔ ×۔ تھوک کے ساتھ خون آنا اور اس کے ساتھ دل دھڑکنا اور بے ہوشی فیرم ۳ ×۔ سفوف، خون کی قے یا خون صفرا آلودہ ملاحظہ ہو۔

کشتی وغیرہ سواری میں گھومنے سے قے۔ کشتی، جہاز، ریل، وغیرہ میں گھومنے کے وقت کسی کسی بچّہ کو قے ہوتی ہے۔ یا متلی پیدا ہو جاتی ہے۔ کاکیولس انڈیکا ۶۔ اس کی اچھی دوا ہے۔

مریض کو لٹا رکھنا چاہیئے اور ضرورت پڑنے پر برف کا ٹکڑا چوسنے کو دینا چاہیئے۔ بچّہ کی ہچکی:۔ کبھی کبھی سردی لگنے کی وجہ سے بچّوں کو ہچکی آنے لگتی ہے۔ چند قطرے مصری ملا کر پانی یا نکس وامیکا ۳۰ پلا دینے سے فائدہ ہوتا ہے۔ بچّہ کے بدن پر ہمیشہ گرم کپڑا رکھنا چاہیئے۔

دانت نکلنا:۔ بچّہ کو ۶ سے ۱۰ مہینہ کے اندر ہی دانت نکلا کرتے ہیں۔ پہلے نیچے کے مسوڑھے میں، دو پھر اوپر کے مسوڑھے میں دو۔ اسی طرح

تین سال میں سب دانت نکل آتے ہیں۔ بخار، قبض، تشنج، بے خوابی وغیرہ علامات دانت نکلنے کے وقت ظاہر ہوتے ہیں۔ ان جملہ علامتوں کی کیمو ملا ۱۲۔ بہترین دوا ہے۔ بخار ہو تو ایکونائٹ ۳۰۔ زیادہ اسہال ہو تو کیمو ملا ۶۔ آنتوں ہو تو ملک کارب ۶، قبض ہو تو نکس وامیکا ۳۰۔ اکڑن ہو تو بیلاڈونا ۶۔ دانت نکلنے میں اگر دیر ہو تو کلکیر یا کارب ۳۰۔ اگنیشا ۶۔ سائنا ۳ X۔ ۲۰۔ ایپاک ۶۔ سلفر ۶۔ وغیرہ کی بھی کبھی کبھی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ مسوڑھے میں اگر سوراخ کر کے دانت باہر نہ نکل سکتا ہو تو مسوڑھے نشتر دینے سے دانت باہر نکل آتے ہیں۔

کرم دندان:۔ (CARIOUS TEETH) ملے ہوئے دانت نکلنا۔ غذا کا حصہ دانت میں ادھر اُدھر لگا رہنا، زیادہ مقدار میں کھٹی یا میٹھی چیزیں کھانا۔ یا بدہضمی کی وجہ سے دانتوں میں زوال آتا ہے۔ اسی کا نام کیڑے لگنا ہے۔ یا کرم دندان۔ جن لوگوں کا یہ خیال ہے کہ دانت میں باہر کے کیڑے لگ کر برباد ہو جاتے ہیں، وہ غلطی کرتے ہیں۔ (کرم دندان کے بیان میں فٹ نوٹ ملاحظہ ہو) کریازوٹ ۶۔ ۱۲۔ سٹے فائی سگیریا ۶، مرک سول ۶۔ سلکا ۶۔ اس کی عمدہ دوائیں ہیں۔ کریازوٹ چند قطرے ایک روئی کے پھائے میں لگا کر ماؤف دانتوں کی جڑ میں لگا دینے سے دانت کا درد کم ہو جاتا ہے۔ غذا کے بعد دانت اچھی طرح صاف کر ڈالنا چاہئے۔ یعنی چاول، روٹی، ترکاری وغیرہ کا حصہ لگا نہ رہ جائے۔ اس طرح صاف کر کے منہ دھونا چاہئے۔ بچوں کو چینی، مصری، مٹھائی وغیرہ میٹھی چیزیں زیادہ کھلانا منع ہے۔ گذشتہ جنگ عظیم کے موقع پر شکر نہ ملنے کی وجہ سے انگلستان کے لڑکے لڑکیوں کے دانت بہت اچھے رہے۔

بچہ کا دانت بیٹھنا:۔ چوٹ، دھوپ، شبنم، یا خراب ہوا لگنا۔ مضر چیزوں کا کھانا پینا۔ اخراج وغیرہ اسباب سے بچوں کا دانت الگ جاتا ہے۔ ایسی حالت کا زیادہ عرصہ تک رہنا بہت اندیشناک ہے۔ اسی لئے اس کو چھڑانے کی ترکیب فوراً کرنا چاہئے۔

علاج:۔ چوٹ کی وجہ سے دانت بیٹھ جانے پر آرنکا ۳ x عصب میں چوٹ لگنے یا جسم کا کوئی حصہ کٹ جانے سے دانت بیٹھ جانے پر ہائی پیریکم ۱ x ۔۲۔ موسم سرما میں خشک ٹھنڈی ہوا لگنے کی وجہ سے دانت بیٹھنے پر ایکونائٹ ۳۔ سر پیچھے کی طرف جھک جائے یا جسم ایک طرف جھک جائے تو سائیکوٹا ۶ ۔ جبڑے کی ادھر اُدھر رہنے پر جلسیمیم ۳۔ عصبی کمزوری یا بدہضمی کی وجہ سے دانت بیٹھ جانے پر نکس وامیکا ۳۔ اخراج خون کی وجہ سے دانت بیٹھ جانے پر ہیمی میلس ۱ x ۔ اگر بچہ دوا نہ نگل سکتا ہو تو اس کو دوا سونگھانا چاہئیے۔

بچّہ کی ناک سُرخ ہونا:۔ غذا کے بعد ناک سُرخ ہو تو ایپس ۳ x گہرا سُرخ یا سیاہ رنگ ہو تو کاربو وج ۶۔ لوزا ہیڈرہ بچّہ کی ناک سُرخ ہو تو بوریکس ۳۔ دینا چاہئیے۔ **بچّہ کی ناک کا ورم:**۔ بار بار سردی لگنے کی وجہ سے ناک متورم ہو جاتی ہے۔ کنٹھمالا والے مزاج کے بچّوں کی ناک اکثر متورم ہوتی ہے۔ ناک ورم کرنے پر شروع میں مرک سول ۶ ۔ (خاص کر پتلی رطوبت جاری رہنے یا ناک کی ہڈیوں میں درد رہنے پر) اگر مرک سول سے فائدہ نہ ہو یا مرض کچھ کم ہو جائے تو ہیپر سلفر ۶ دینا چاہئیے۔

بچّہ کی ناک میں زخم:۔ سرمیں سردی لگنے کی وجہ سے ہمیشہ ناک میں زخم ہوا کرتا ہے۔ ناک کا زخم بہت تکلیف دہ ہوتا ہے۔ آسانی سے اچھا نہیں ہوتا۔ گریفائٹس ۶۔ ۱ استعمال کرنا چاہئیے۔ اور رات میں سونے کے وقت ناک میں زیتون کا تیل لگانا چاہئیے۔ ناک کے سوراخ میں زخم یا پھنسیاں جن میں مواد بھرا ہو، یا سڑنا شروع ہونے میں کیلی بائی ۶۔ دینا چاہئیے۔ ناک کے سوراخ کے چاروں طرف چھوٹے چھوٹے زخم ہونے پر یا پپڑی جمنے پر نائیٹرک ایسڈ ۶۔ ۳۰۔ دینا چاہئیے۔

بچّہ کی ناک پر مواد بھری پھنسی:۔ ناک پر پھوڑا۔ چھوٹا پھوڑا یا مواد بھری پھنسی ہونے پر پیڑولیم ۳۰۔ ۱ استعمال کرنا چاہئیے۔

بچّہ کی ناک کی سوجن:۔ ناک کا بیرونی حصّہ متورم ہونے پر (حاد میں) بیلاڈونا ۲ x دینا چاہئیے۔ بیماری مزمن ہونے پر آرم میٹ ۳ x ۔

اس کتاب میں ورم بھی ملاحظہ ہو۔

بچّہ کی ناک کی جڑ میں دباؤ معلوم ہونا:۔ ناک کی جڑ میں دباؤ معلوم ہونے پر کیلی بائی کروم ۳۔ ناک کی جڑ میں دباؤ کے ساتھ ہی درد ہونے پر کلیکیم ۳۔ کے استعمال سے فائدہ ہوتا ہے۔

بچّہ کے ناک کے اگلے حصّہ کی بیماری۔ ناک سُرخ ہونے پر اور کھُجلانے پر سلکا ۶۔ ناک کے اگلے حصّہ میں تشنج معلوم ہو، ساتھ ہی کھُجلاہٹ ہو تو کاربو انیملس ۶۔ ناک کے اگلے حصّہ میں سوزش اور درد ہو تو السیڈ اگزلیک ۳۔ ناک پر چھوٹی چھوٹی پھُنسیاں ہونے پر ایمون کارب ۳۔ مواد بھری پھُنسیاں ہوں تو کیلی برومیم ۳ ×۔ پھوڑا اور گھاؤ ہونے میں بوریکس ۳۔ ناک کا اگلا حصّہ سُرخ اور اس کے ساتھ بخار ہونے پر (خاص کر شام کے وقت) کلیکیم ۳۔ دینا چاہئے۔

بچّہ کی ناک سے خون گرنا۔ بچہ کی ناک سے خون گرنے پر ملی فولیم ۵ اس مرض کی اچھی دوا ہے۔ گھونسہ مارنا یا اور کسی طرح کی چوٹ لگنے کی وجہ سے خون نکلنے پر آرنکا ۳۔ مریض کے بالکل کمزور ہو جانے کی وجہ سے خون گرنے پر چائنا ۶۔ صبح خون گرنے پر برایونیا ۳۔ رات کے وقت خون گرنے پر مرک وائی ۶ ×۔ سفوف۔

کسی سخت بیماری (جیسے سرسامی خرابی میں) بیچ بیچ میں ناک سے خون گرتا ہے۔ اس طرح خون نکلنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں دوا کھلا کر بند کرنا کسی طرح مناسب نہیں ہے۔ دوا کھلانے سے اکثر نقصان ہو جاتا ہے۔ اس کتاب میں، ناک سے اخراج خون، ملاحظہ ہو۔

ناک بند ہونا:۔ ناک کی رطوبت خشک ہو جانے سے کبھی کبھی بچّہ کی ناک بند ہو جاتی ہے۔ سانس کی آمد و رفت میں تکلیف ہوتی ہے۔ دودھ پینے اور نیند میں رکاوٹ ہو جاتی ہے۔ اس سے سانس کی آمد و رفت میں رکاوٹ ہو جاتی ہے۔ کبھی سائیں سائیں کی آواز نکلتی ہے۔ اور کبھی کف نکلتا ہے۔ ناک خشک معلوم ہونے پر ڈلکمارا ۳۔ یا سمبوکس ۳،

یا نکس وامیکا ۶۔ ناک بند ہو کر کلیجہ میں گھڑ گھڑ آواز ہونے پر انٹم ٹارٹ ۶۔ پتلی رطوبت نکلنے کی وجہ سے ناک بند رہنے پر کیمو ملا ۱۲۔ رطوبت بالکل خشک ہو جانے پر ناک کے اندر اور بالائی حصّہ میں خالص سرسوں کا تیل گرم کر کے ڈالنے سے بلغم پتلا ہو جا سکتا ہے۔ یا کونجی سے پپڑی نکال لینے سے بچّہ کو آرام ملنے لگتا ہے۔

سردی کی کھانسی :۔ سردی لگ جانا وغیرہ اسباب سے بچّہ کی ناک سے رطوبت نکلا کرتی ہے۔ کبھی کبھی کھانسی اور بخار بھی ہو جاتا ہے۔ ناک بند ہو جاتی ہے۔ لڑکا ہانپنے لگتا ہے اور دودھ نہیں پی سکتا ہے۔ سینہ میں سردی لگنا خوفناک بات ہے۔ سردی لگنے کی وجہ سے سردی یا کھانسی یا اس کے ساتھ بخار ہونے پر کسی دوا دینے کے پہلے ایکونائٹ ۳× جلد جلد استعمال کرنا چاہیے۔ خشک کھانسی، سینہ میں درد، زرد کف نکلنا وغیرہ علامات میں برائیونیا ۳۔ خوب کمزور ہو جانا۔ قے ہونا۔ یا کف گھڑگھڑانا اور اس کے ساتھ کھانسی میں انٹم ٹارٹ ۶۔ کھینچی کھانسی میں اور اس کے ساتھ زیادہ بلغم نکلنا۔ قے یا متلی، وغیرہ علامت میں اپیکاک ۶۔ رطوبت نکلتے رہنے پر پلسا ٹیلا ۶۔ اور ناک بند ہونے کی وجہ سے دودھ نہ پی سکنے پر نکس وامیکا ۶۔ نکس سے اگر فائدہ نہ ہو تو سمبوکس ۱× ۳×۔ دینے سے فائدہ ہوتا ہے۔ سردی لگنے کی وجہ سے زکام اگر کسی طرح اچھا نہ ہو تو مرکیور سیس ۶۔ نزلہ گرنے کی وجہ سے ناک اور ہونٹھ میں زخم ہو تو آرسنک ۶۔ دینا چاہیے۔

امراض آلہ تنفس، اور ہوپ کھانسی، ملاحظہ ہو۔

بچّہ کا دمہ :۔ بہت عرصہ تک زکام اور کھانسی میں مبتلا رہنے سے دمہ کی علامت ظاہر ہوتی ہے، اپیکاک ۳× ۶×۔ لوبے لیا ۳× آرسنک ۳× ۳۰۔ سی لے کا ۵۔ اس کی اچھی دوائیں ہیں۔ دمہ ملاحظہ ہو۔

بچّہ کے تنفس میں تکلیف :۔ کبھی ہے ما ہے بچّہ کو یکایک دمہ یا کھانسی کی میں تکلیف ہوتی ہے۔ سمبوکس ۱×۔ کیوپرم میٹالیکم ۶۔

لیکسس ۶۔ اور سپائی جلیا ۳۔ اس کی اچھی دوائیں ہیں۔
کالی کھانسی، دمہ وغیرہ کی دوائیں دیکھئے۔

بچّہ کا برنکائٹس ۶۔ بخار، کھانسی، درد سینہ، گلے کا سائیں سائیں کرنا۔ اس مرض کی خاص علامات ہیں۔ اگر چھوٹی چھوٹی تنفس کی نلیوں کی بلغمی جھلی ماؤف ہو تو اس کو ورم، عروق شعریہ، (CAPILLARY BRONCHITIS) کہتے ہیں، یہ بہت سخت بیماری ہے۔ فیرم ۱۲ x سفوف اور برایونیا ۳۔ حاد میں فائدہ کرتی ہیں۔ بیماری مزمن ہو جانے پر ہیپر سلفر ۶۔ لائیکوپوڈیم ۱۲۔ انٹم ٹارٹ ۶۔ فائدہ کرتا ہے۔ ورم عروق شعریہ، کی دوائیں ملاحظہ ہوں۔

بچّہ کا نمونیا۔ ورم پھیپھڑے کے ساتھ کبھی کبھی ہوا کی نالی کا بھی ورم ہوتا ہے۔ ایسے موقع پر اس کو برانکو نمونیا کہتے ہیں۔ حاد مرض میں فیرم فاس ۶ x فاسفورس ۶۔ عمدہ دوائیں ہیں۔ کچھ عرصہ تک بیماری میں مبتلا رہنے کے بعد اگر دق ہونے کا احتمال ہو تو ببلنم ۳۰۔ ۲۰۰ (ہفتہ میں ایک خوراک) دینا چاہیئے۔ ورم پھیپھڑے کی دوائیں ملاحظہ ہوں۔

بچّہ کی پلیورسی:۔ پلیورسی کا بیان ملاحظہ ہو۔

خناق مطلق (CROUP) نرخرہ (یعنی لیرنکس یا ہوا کی نالی کا بالائی حصّہ اور ہوا کی نالی (TRACHEA) کے ورم کے ساتھ سانس میں تکلیف سانس روکنے والی کھانسی وغیرہ علامات پیدا ہو جانا۔ اور کبھی کبھی اسی کے حوالی میں نقلی جھلی پیدا ہو جانے کا نام خناق مطلق ہے۔ خناق مطلق دو قسم ہوتا ہے۔ (۱) نقلی یا کاذب (۲) خلقی۔ خناق مطلق کاذب بچّوں کو یکایک ہو جا سکتا ہے۔ بچّہ سویا ہوا ہے۔ یکایک گلے میں سُرسُراہٹ پیدا ہو کر نیند کھُل گئی۔ اور سانس میں ایک قسم کی سائیں سائیں کی آواز ہو کر پھر گھڑگھڑانے لگتا ہے۔ یہ مرض بہت خوفناک ہوتا ہے۔ خناق مطلق خلقی میں شروع میں خشک کھانسی اور بعدہٗ تشنجی خشک کھانسی ہوتی ہے۔ اس حالت میں باربار کھانسنے کی وجہ سے گلا بھٹ جاتا ہے۔ گلے میں درد ہوتا ہے جسم ایکبارگی گرم ہو کر مرض کی پوری پوری علامات

پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کھانسی کی آواز کتے کے بچے کی طرح ہوتی ہے۔ یہ مرض بہت ہی خوفناک ہے۔

(نقلی یا خلقی خناق میں) آواز بیٹھ جانے کے ساتھ کھانسی، کھانستے کھانستے دم رک جانا، جلد خشک، بے چینی، بخار، تیز پیاس وغیرہ علامات میں ایکونائٹ ۳x - دس منٹ کے وقفہ سے استعمال کرنا چاہیے۔
ایکونائٹ کے استعمال کے بعد مذکورہ بالا علامات میں اگر کچھ کمی ہو تو سپنجیا ۳- مندرجہ ذیل علامات میں دس پندرہ منٹ کے وقفہ سے دینا چاہیے۔ کھانستے کھانستے دم رکنے کی وجہ سے آدھی رات میں نیند کھل جائے۔ کھانسنے کے وقت سائیں سائیں کی آواز ہو۔ آواز نہ نکلتی ہو وغیرہ۔ نقلی (کاذب) خناق میں یہ زیادہ فائدہ کرتا ہے۔ ایکونائٹ اور سپنجیا کے استعمال سے بیماری کچھ گھٹ جانے پر (یعنی بخار رفع ہو جانے اور کھانسی تر ہو جانے پر) ہیپر سلفر ۶۔ تشنجی کھانسی کے لئے سمبوکس ۲x - اچھی دوا ہے (خاص کر رات کے وقت بچہ کی نیند کھل کر یکایک سانس رکنے کی حالت ظاہر ہوتی ہو) سانس لینے کے راستے میں نقلی جھلی تیار ہو کر بچہ کو سانس لینے میں تکلیف ہو تو برومین ۳x ہر پندرہ منٹ پر استعمال کرنا چاہیے۔ بچہ کا گلا پھیلا ہوا، اور سر پیچھے کی طرف ٹیڑھا ہو تو انٹم ٹارٹ ۲ دینا چاہیے۔ یہ نہایت مفید اور کارآمد ہے۔

بیلاڈونا ۳۔ (خشک تکلیف دہ کھانسی، چہرہ تمتمایا۔ آنکھیں سرخ: نبض تیز اور سخت) فاسفورس ۶۔ آواز بیٹھی، درد، مرض کے حملہ کے وقت بہت دیر بعد کف نکلنا) کاسٹیکم ۶۔ (کھانسی سینہ میں درد، یا تشنج، آواز بیٹھی یا غائب) آیوڈیم ۶۔ (حوالی نرخرہ میں درد، بہت تکلیف دہ خشک کھانسی۔ کھانستے وقت بچہ گلے کو کس کر پکڑ لیتا ہو۔ سانس میں تکلیف، گلے کا سائیں سائیں کرنا) وغیرہ۔ دوائیں کبھی کبھی ضروری ہو جاتی ہیں، کبھی جھلی میں ورم ہو جاتا ہے۔ اس وقت خناق (DIPHTHERIR) (ڈفتھیریا) مرض کی دواؤں میں سے

دوا کا انتخاب کرنا چاہیئے۔

ڈاکٹر سنڈر فرماتے ہیں کہ کیلک فاس (۱۲ x ۳۰) کیلی سلف ۱۲ x ۳۰۔ اور فیرم فاسس ۱۲ x ۳۰۔ یکے بعد دیگرے آدھ گھنٹہ کے وقفہ سے استعمال کرنے پر، خلقی خناق مطلق، کو آرام ہو جاتا ہے۔ ان کے خیال سے فیرم فاسس ۱۲x سفوف ۲۰۰ اور کیلی میور ۱۲x سفوف ۳۰۔ یکے بعد دیگرے استعمال کرنا، (نقلی خناق مطلق) مرض کی خاص دوا ہے۔

(VIDE C.S. SAUNDER'S BIOCHEMICS) MEDICINES. P. 41-42

دمہ کے وقت گرم پانی اس کے بعد پانی کا ارارو ٹ، یا پانی کی بارلی، دودھ، وغیرہ ہلکی غذا۔ بچہ کو کبھی اٹھا کر بیٹھا دینے کی کوشش نہ کرنا چاہیئے۔ زچہ کے کھانے پینے پر خاص نظر رکھنا چاہیئے۔ دوسری دوائیں اور حال کے لئے نظام اعصابی کے امراض کے باب میں گلے کی نالی کا تشنج، یا خناق مطلق ملاحظہ ہو۔

بچہ کا تمی غذیہ بھی ملاحظہ ہو۔

بچہ کے پھیپھڑے کی سل:۔ آج کل کے معالجوں کی رائے سے ماں باپ کی وجہ سے بچہ میں یہ بیماری نہیں آتی۔ لیکن یہ بلاشبہ قرار پایا ہے کہ مرض سل کا ہونا خاندانی ہے۔ کبھی کبھی نمونیا بھی سل میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ بچہ کا نمونیا اور سل ملاحظہ ہو۔

کالی کھانسی (WOOPING COUGH) یہ بچوں کی ایک قسم کی چھوت دار کھانسی ہے اس کھانسی کے زور کے وقت سانس کھینچنے میں، ہوپ کی آواز ہوتی ہے۔ مرض تین چار ہفتہ سے چھ ماہ تک رہ سکتا ہے۔ بہت عرصہ تک اس میں مبتلا رہنے سے بچہ کو سل کی کھانسی ہو جانے کا اندیشہ رہتا ہے۔ دوسری دوا دینے کے پہلے (PERTUSSIN) پرٹوسن ۳۰ دن میں تین چار مرتبہ دینا چاہیئے۔ اگر اس دوا سے ایک ہفتہ میں فائدہ نہ ہو تو ڈروسرا ۳x ہر دو گھنٹہ پر استعمال کرنے سے فائدہ ہو جاتا ہے۔ جلد جلد اور ساتھ ہی قے، زرد کف نکلنا۔ تکلیف دہ کھانسی

آواز بیٹھنی رات میں (خاص کر آدھی رات کے بعد) مرض بڑھنے کے علامت ڈراسیرا ۳ x۔ زیادہ تشنج ہونے پر کیوپرم ۶۔ ایپکاک ۶۔ لفیسس لن ۳ x سفوف۔ بیلاڈونا ۳۔ ہائڈروسیانک ایسڈ ۳ x۔ یا انٹم ٹارٹ ۶۔ کی بھی بیچ بیچ میں ضرورت پڑجاتی ہے۔ اچھی طرح علاج نہ ہونے کی وجہ سے اگر کالی کھانسی، نمونیا، دمہ، سل وغیرہ میں تبدیل ہو جائے تو اس مرض اور امراض تنفس کی بیماری ملاحظہ ہو۔

بچّہ کا ڈفتھیریا:۔ گلے کے اندر کا زخم۔ تالو کے دونوں جانب غدود (TONSils) آماس کرنا۔ اور اُس پر سفید پرده پڑجانا۔ نگلنے اور سانس لینے میں تکلیف، تیز بخار وغیرہ علامات نمودار ہونے پر اُسی وقت ہوشیار معالج کا مشورہ لینا چاہئے۔ جب تک ڈاکٹر نہ آجائے تب تک مرکیورئس سائنائس ۶۔ ہر دو گھنٹہ پر استعمال کرنا چاہئے، ورم حلقی دیکھئے۔

بھوک نہ لگنا:۔ بہت زیادہ ثقیل چیزیں کھانا۔ کھانے کے بعد ہی سو جانا۔ زیادہ استعمال کرنا۔ محنت بالکل نہ کرنا۔ کاہلوں کی طرح دن کاٹنا۔ ہمیشہ رات میں جاگنا۔ مضر صحت کی جگہ میں رہنا وغیرہ مختلف اسباب سے لڑکے، لڑکیوں کو سوء ہضمی کی بیماری ہو جاتی ہے۔ نکس وامیکا ۶۔۳۰۔ اس کی اچھی دوا ہے۔ ٹیلس ۳۔ کاربو وج ۳ x سفوف، کیمومِلا ۱۲۔ انٹم کروڈ ۶۔ سلفر۔۳۰۔ جنشیا لوٹیا ۳ x۔ وغیرہ کی وقتاً فوقتاً ضرورت ہوسکتی ہے۔

بھوک کا ہوکا:۔ پیٹ میں کرم ہونا۔ معدہ کی خرابی وغیرہ اسباب سے بچّہ کو بہت بھوک لگا کرتی ہے۔ کرم کی وجہ سے زیادہ بھوک لگتی ہو تو سائنا ۲ x.. ۲۔ پیٹ بھرا رہنے سے بھوک کا ہوکا ہو تو سیٹے قائی سنگیریا ۶۔ غذا کے بعد بھوک لگتی ہو تو لائیکو۔ ۳۰۔ یا چائنا ۳۔ دینا چاہئے۔

بچّہ کا قبض:۔ حمل میں ماں کو قبض۔ کھانے پینے کی خرابی۔ ماں کا دودھ نہ پی کر گائے کا دودھ پینے یا جگر کے فعل کی خرابی سے بچّہ کو قبض ہو سکتا ہے۔ برائیونیا ۳۔۔ ۳۰ یا ایلیومینا ۶۔ اس کی اچھی دوا ہے۔ (کھانے کے بعد ہی قے ہو جانے پر برائیونیا، خوب کام کرتا ہے) کھائی ہوئی

چیزوں کا جز ملا ہوا سفید رنگ کا سخت براز، قبض کی وجہ سے ہر روز
بچہ دبلا ہوتا جاتا ہو تو کلکیریا کارب ۶۔ سخت براز بہت تکلیف سے تھوڑا
نکلنے پر۔ ریاح کی وجہ سے گڑگڑانے پر لائیکوپوڈیم ۳۰۔ پیٹ میں اینٹھن
یا نفخ شکم، موٹا لمبا لینڈ بہت تکلیف سے نکلنا۔ علامت میں نکس وامیکا
۳۰۔ اسہال کے بعد یا جلاب لینے کے بعد قبض اور اُسی کی وجہ سے گرہ گرہ
پاخانہ ہونا اوپیم ۳۰۔ قبض کا مزاج ہو تو بیچ بیچ میں سلفر ۳۰۔ کسی دوا
سے بھی فائدہ نہ ہو۔ نفخ شکم ہو۔ براز سخت اور سُرخ رنگ کے علامات
میں پلمبم ۶۔ معدہ کی خرابی اور زبان پر سفید تہہ ہونے پر انٹم کروڈ ۳۰۔
دودھ پلانے والی کو ہلکی چیز کھانی چاہئیں۔ ضرورت پڑنے پر گلیسرین کے
ساتھ گرم پانی کی بتی بھی بچہ کے مقعد میں لگا دینے پر آسانی سے پاخانہ
ہو جاتا ہے۔ نفخ شکم کی وجہ سے بہت تکلیف ہونے پر پانچ چھ قطرے
روغن تارپین بچہ کے پیٹ پر چھڑک کر انگلی سے رگڑنے پر یا مکتا جھری کا
پتہ پیس کر مقعد پر لیپ کرنے سے آسانی سے پاخانہ ہو جاتا ہے۔

بچہ کے پیٹ میں اینٹھن :۔ ماں کے کھانے پینے کی خرابی سے
بچہ کا زیادہ گائے کا دودھ پینا۔ سردی لگنا یا گرمی کی وجہ سے۔
پیٹ میں اینٹھن ہونے کی وجہ سے بچہ رہ رہ کر رو اُٹھتا ہے۔ پیٹ سخت
اور اسی وجہ سے بچہ بے چین رہتا ہو۔ اور گھٹنے پیٹ پر رکھنا چاہتا
ہو۔ ہمیشہ گود میں رہنا چاہتا ہو۔ سبز رنگ کا پتلا دست اور ہاتھ و پیر
ٹھنڈے ہوں تو کیموملا ۱۲ X ۔ بچہ اجابت کی کوشش کرتا ہو لیکن
ریاح خارج ہوتی ہو۔ اور پاخانہ نہ ہوتا ہو (یا براز بہت کم ہو)
اور گرم رہنے پر سائکیٹا ۳ X ۔ فائدہ کرتا ہے۔ روز ایک ہی وقت پر
اینٹھن ہونے میں چائنا ۶۔ سبز دست، سڑاند بو دار ترشی یا بھنگ کے گونے
کی طرح ناف کے چاروں طرف اینٹھن، قے، متلی کے علامات میں اپیکاک ۳۔
اجابت رکنے کی وجہ سے اینٹھن یا ناف کے بالائی حصہ کے علامات میں
نکس وامیکا ۳۰۔ دانت نکلنے کے وقت ہیضہ کی طرح دست اور ساتھ ہی

پیاس رہنے پر کیمفر برومائیڈ ۳x سفوف بھی فائدہ کرتا ہے۔ ثقیل چیزوں کے کھانے کی وجہ سے پیٹ میں اینٹھن ہونے پر گائے کا دودھ پلانا مناسب نہیں ہے۔ تھوڑی اجوائن کپڑے میں باندھ کر گرم کر کے ناف اور اس کے ارد گرد سینکنے سے فائدہ ہوتا ہے۔

بچہ کا قولنجی درد۔ بچہ کے ناف کے چاروں طرف ٹھہر ٹھہر کر بہت تکلیف دہ اینٹھن یا کھنچاؤ ہونے کا نام قولنجی درد ہے۔ کھٹی چیزیں کھیرا، ککڑی، برف، خراب دودھ، زیادہ گڑ، یا کڑوا کھانا، کرم رہنا وغیرہ سے بچوں کو یہ تیز قولنجی درد ہوا کرتا ہے۔ قولنجی درد مختلف قسم کا ہوتا ہے۔ جیسے درد تیزابیت، ریاحی قولنج، صفراوی قولنج، قولنج وغیرہ۔

(۱) غذا کھانے کے تین چار گھنٹے بعد غذا کھٹی ہو کر قے ہو جانا۔ اس کے بعد کلیجہ پر اور سینہ میں جلن۔ پیٹ میں خوفناک درد وغیرہ کا نام تیزابی قولنج ہے۔ بیماری مزمن ہو جانے پر ترش قے نہیں ہوتی۔ پیٹ میں تیز درد ہوتا ہے۔ پلساٹیلا ۶، نکس وامیکا ۳، کالوسنتھ ۶۔ ایسڈ سلف ۳x۔ تیزابی قولنج کی اچھی دوائیں ہیں۔

(۲) پیٹ میں زیادہ ریاح اکٹھی ہو جانے کی وجہ سے پیٹ میں بہت درد ہوا کرتا ہے، اسے ریاحی قولنج کہتے ہیں۔ نکس وامیکا ۳۔ چائنا ۶۔ بیلاڈونا ۳۔ کیمومیلا ۶۔ کالوسنتھ ۶۔ اس کی مخصوص دوائیں ہیں۔

(۳) جگر سے چھوٹے چھوٹے صفرا کے ٹکڑے آنتوں میں اترنے سے جگر میں بہت درد، اور صفراوی قے ہونے کا نام صفراوی قولنج ہے۔ برائیونیا ۳۔ نکس وامیکا ۳۔ چائنا ۶۔ ایپیکاک ۳x وغیرہ، صفراوی قولنج میں فائدہ کرتی ہیں۔

(۴) بہت دنوں تک سیسہ (LEAD) سے کام کرنے پر پیٹ، سینہ اور دونوں ہاتھوں میں بہت درد ہوتا ہے، اسی کا نام سیسی قولنج ہے۔ اوپیم ۱x ۳۔ کا استعمال اور پیٹ پر گرم پانی سے سینکنے سے یہ اچھا ہوتا ہے۔

(۵) کرم کی وجہ سے پیٹ میں تکلیف دہ درد ہو تو سائنا ۲x یا من لوناسس ۱x سفوف سے فائدہ ہوتا ہے۔ (اس کتاب کا قولنجی درد کی دوائیں ہیں)

بچہ کا ورم زائدہ۔ مرض ورم زائدہ (انڈکس کا ورم) ملاحظہ ہو۔ موجودہ زمانہ میں امریکہ کے بہت سے بچوں کا زائدہ کاٹ ڈالا جاتا ہے۔ لیکن ہومیوپیتھک طریقہ علاج سے اُتنی خوبی کی بات نہیں ہے بیکیسس ۶۔ دو گھنٹہ کے وقفہ سے استعمال کرنے سے تعجب خیز فائدہ ہوتا ہے۔

DR. KOPP IN THE HOM. WORLD. DECEMBER 1921

بچہ کا اسہال:۔ ثقیل چیزیں کھانا۔ کرم ہونا یا دانت نکلنا وغیرہ۔ اسباب سے اسہال ہوتا ہے۔ اگر سردی لگ کر اسہال ہوتا ہو اور اس کے ساتھ ہی بخار ہو تو ایکونائٹ ۳x دینا چاہیے۔ ثقیل چیزوں کے کھانے سے اسہال ہو تو پلساٹلا ۶۔ دانت نکلتے وقت یا سردی لگ کر اسہال ہو، خاص کر بچہ کا چڑچڑا مزاج ہونے پر) کیموملا ۶۔ اسہال کے ساتھ ہی متلی یا قے ہو تو ایپیکاک ۳x۔ نفخ شکم کی وجہ سے تکلیف۔ ناف کے چاروں طرف پیڑو میں اینٹھن، چہرہ اترا ہوا، لرزہ کی علامت میں پلساٹیلا ۳۰۔ پیٹ میں اینٹھن کی وجہ سے آگے کی طرف جھکنا، کالوسنتھ ۶۔ پیٹ کے درد سے بچہ بے چین ہو جائے اور اس کا سبب سمجھ میں نہ آئے تو میگنیشیا فاس ۱۲x سفوف (گرم پانی کے ساتھ) استعمال کرنا چاہیے، ترش، بدبودار، ڈیرہ یا لیسدار زیادہ مقدار میں غلیظ نکلنا۔ اور پیڑو میں اینٹھن ہو تو ریوم ۳۔ (خاص کر دانت نکلتے وقت) کیچڑ کی طرح دست اور پیاس رہنے پر مرکیورلیس۔ ڈالکمارا ۶۔ آنوں خون ملا دست (مرک کار) چاول کے پیچ (دھون) کی طرح دست ہو تو ویراٹرم البم ۶۔ کلکیریا کارب ۳۔ کاربوویج ۳۰۔ کی بھی کبھی کبھی ضرورت پڑتی ہے۔ مزمن اسہال میں آرسنک ۳۰۔ سلفر ۳۰۔ امراض اسہال اور پیچش ملاحظہ ہو۔

موسم گرما میں بچہ کا اسہال بہت ہی تکلیف دہ ہے۔ بڑی ہوشیاری سے اس کا علاج کرنا چاہیے۔ ایک قسم کے نباتاتی جرم شاید اس بیماری کا خاص

باعث ہیں۔ مریض کے براز میں یہ دکھائی دیتے ہیں۔ مکھیوں سے یہ بیماری پھیلتی ہے۔ جس سے بچہ کے جسم پر (خاص کر ہاتھ اور منہ میں) مکھیاں نہ بیٹھنے پائیں۔ اس کا انتظام کرنا مناسب ہے۔

بچوں کی سوء ہضمی:- غذا کے بعد ہی پیٹ میں سردی معلوم ہونا۔ ہچکی آنا۔ ہچکی بند ہونے پر پیٹ میں اینٹھن ہوتی ہیں گڑگڑاہٹ، بالکل ہی ہضم نہ ہوتا۔ براز کبھی خوب پتلا اور کبھی سخت۔ اس کے علاوہ خوب بھوک اور پیاس۔ مریض کا آہستہ آہستہ دبلا اور کمزور ہونا۔ اور متفکر رہنا۔ اور پافانہ ہونا وغیرہ اس بیماری کے مخصوص علامات ہیں۔ جلد نہ ہضم ہونیوالی چیزیں کھانا۔ زیادہ دوا استعمال کرنا، تر جگہ میں رہنا۔ وغیرہ اسباب سے بیماری ہوتی ہے۔ آرسنک ۶۔ یاچاننا ۶۔ اس بیماری کی اعلیٰ ترین دوائیں ہیں۔ او لینڈر ۳۔ نکس وامیکا ۳۰۔ اور سلفر ۳۰ کی بھی درمیان میں ضرورت ہو سکتی ہے۔

منہ میں پانی بھر آنا:- خوب ثقیل چیزیں کھانا۔ بہت گرم یا بہت ٹھنڈا پانی پینا۔ فاقہ کرنا، پیٹ میں کرم رہنا، وغیرہ اسباب سے بچوں کے منہ میں پانی بھر آیا کرتا ہے، نکس وامیکا ۳، ٹلیس ۳ کیلی کارب ۶۔ آرس ۳۔ کاربو ویج ۳ x ۔ سفوف۔ اگنیشیا ۶۔ سلفر ۳۰۔ اس کی مخصوص دوائیں ہیں۔ کرم کی وجہ سے ہمیشہ منہ میں پانی بھر آنے پر سانٹا ۲x ۲۰۰

مرض، منہ میں پانی بھر آنا ملاحظہ ہو۔

ورم الامعاء (ENTERITIS)

جاڑا بخار۔ تار کی طرح تیز نبض، پیاس، قے یا ابکائی، پیٹ میں تیز درد، خاصکر ناف کے چاروں طرف، گھٹنا ہمیشہ اونچا رکھنا۔ قبض یا اسہال ہونے پر سمجھنا چاہیے کہ بچوں کا ورم الامعاء ہوا ہے۔ سردی لگنا۔ غذا کی خرابی، دست آور دوا کا استعمال، کرم کی خرابی وغیرہ، اس بیماری کے پیدا ہونے کے اسباب ہیں۔ مرض شروع ہوتے ہی خاصکر سردی لگ کر بخار وغیرہ ہونے پر ایکونائٹ ۳ x سفوف، ناف کے چاروں طرف سوزش درد، تیز قے، تیز غشی وغیرہ علامات میں آرسنک ۳ x ۳۰۔ صفراوی قے۔ پیٹ

غبارے کی طرح پھولنا۔ پیٹ میں تیز درد وغیرہ علامات میں کالوسنتھ ۳۰۔ پیٹ میں سخت درد قولنج، اور تشنج، کا کھنچنا، آنتوں بلا خونی دست وغیرہ علامات میں مرک کار ۶۔ اسہالی اور زیر قان میں پوڈوفائلم ۶۔ مرض مزمن میں آرجنٹا نائی ۶۔ پیٹ پر گرم پانی سے سینکنا اور ہلکی غذا دینا مناسب ہے۔

ورم الامعا ملاحظہ ہو

بچّہ کا ہیضہ:۔ یکایک پانی کی طرح پتلا، سبز، یا درد (کبھی کبھی لیسدار یا خون ملا یا بدہضمی کا) دست، دودھ وغیرہ کی قے، سستی، جسم گرم لیکن ہاتھ پیر ٹھنڈے، وغیرہ۔ بچّوں کے ہیضہ کی خاص علامت ہے، یہ بہت سخت بیماری ہے۔ ایتھوزا ۶۔ ۳۰۔ اس کی بہت اچھی دوا ہے۔ زیادہ بدبودار دست، اور صبح بیماری کی زیادتی۔ پوڈوفائلم ۶۔ جسم نیلا برف کی طرح سرد، سر ہلنا، تشنج، یا اکڑن، ہچکی یا ہاتھ پیر کی انگلی کا خود بخود ہلتے رہنا۔ سستی، وغیرہ۔ سر میں کمئی خون کی وجہ سے پیدا ہوئی خرابیاں کیلی برومیٹم ۳ x سفوف، ایکونائٹ ۳۔ کروٹن ۳۔ کیمومِلا ۶۔ آرسنک ۳۔ یا ہلکیریا اسیٹیکا ۳ سفوف، کاربوویج ۳۰۔ اپیکاک ۶۔ فاسفورس ۶۔ چائنا ۳۔ ویراٹرم ۶۔ کیوپرم ۶۔ کیوپرم آرس ۳ x سفوف، سیکیل ۶۔ سلفر ۳۰۔ روبنی کا اسپرٹ کیمفر کی کبھی کبھی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ دودھ پلانے والی کو ہلکی غذا اور اراروٹ وغیرہ دینا چاہئے۔ غذا اور دوسری دواؤں کے لئے ہیضہ اور بچّہ کا اسہال دیکھنا چاہئے۔ اس خوفناک مرض کے پورے علم کیلئے ہمارا، ہیضہ اور اس کا علاج، کا بتیر امقصد ملاحظہ ہو۔

بچّہ کے کرم کی خرابی:۔ بچّوں کے لئے کرم بہت نقصان پہنچانے والی چیز ہے۔ پانی میں نمک ملا کر یا پچکاری دینے سے بچّوں کے چھوٹے کرم اکثر پیٹ سے نکل جاتے ہیں۔ اگر اس ترکیب سے بیماری اچھی نہ ہو تو کرم، کے باب سے دوا منتخب کر کے بچّہ کو دینا چاہئے۔ کرم کی خرابی رہنے پر، بچّہ کو بخار، ہیضہ وغیرہ بیماریاں اور ہیجش اکثر سخت اور خراب مرض ہو جاتا ہے۔ اس بات کو بچّہ کے پرورش کرنے والوں کو یاد رکھنا چاہئے۔

بچّہ کو پیشاب کی بیماری:۔ کسی کسی بچّہ کو پیشاب وزن اور گنتی میں اتنا زیادہ ہوتا ہے کہ ایک دفعہ سیر دو سیر تک ہو جاتا ہے۔ اور ہر گھنٹہ ایک یا دو مرتبہ پیشاب ہوتا ہے۔ اس لیے ان کو اچھی طرح سے نیند نہیں آنے پاتی۔ اور جسم بالکل خون سے خالی زرد پڑ جاتا ہے۔ ایسڈ فاس ۳X، ۶ اور یورنیم، نائیٹریکم نائیٹریکم ۳۔ سفوف، اس بیماری کی بہترین دوا ہے۔

نیند میں پیشاب:۔ ۱۔ اعصابی تحریک، کرم کی خرابی وغیرہ اسباب سے مثانہ میں پیشاب روکنے کی طاقت کم ہو جاتی ہے اور بچّہ نیند کی حالت میں بے خبری سے پیشاب کر دیتا ہے، کرم کی وجہ سے ہو تو سائنا ۲X، ۲۰۰ خاص کر اگر کچھ دیر رکھنے پر پیشاب دودھ کی طرح ہو جائے، گہری نیند، بیلاڈونا ۶۔ دن یا رات میں پیشاب روکنے کے ناقابل، یا پیشاب کے وقت دیکھنے پر اکیوسیٹم ۶۔ دن رات میں پیشاب روکنے کی نااہلیت جلسیمیم ۳X۔ پیشاب میں زیادہ بدبُو ہو تو بنزوئک ایسڈ ۳X پیشاب میں یورک ایسڈ رہنے پر لائیکو ۶۔ میولن آئل اس کی اچھی اور مشہور دوا ہے۔

رات میں بچّہ کو درمیان میں جگا کر پیشاب کرانے سے بغیر کسی دوا کے ہی یہ بیماری اچھی ہو جاتی ہے۔

پیشاب بند:۔ نوزائیدہ بچّہ کو اگر پیدائش سے چوبیس گھنٹے کے اندر پیشاب نہ ہو تو گھبرا کر کسی دوا کے دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن اگر چھتیس گھنٹے تک پیشاب نہ ہو اور بچّہ بے چین ہو تو ایکونائٹ ۲۔ ایک دو خوراک دینا چاہیے، بیلاڈونا ۶، کینتھرس ۶، یا اوپیم ۳۰ کی بیچ بیچ میں ضرورت پڑ سکتی ہے۔

کچھ زیادہ عمر کے بچّوں کو بھی کبھی کبھی پیشاب نہ ہو کر انکی پیشاب کی جگہ پھول اٹھتی ہے۔ یا گرم ہو جاتی ہے۔ اور وہ تکلیف سے بے چین ہو جاتا ہے۔ نیچے کا پیٹ (پیڑو) گرم پانی سے سینک دینے سے پیشاب ہو سکتا ہے اس سے فائدہ نہ ہو تو احتباس بول، اور عسر البول، یعنی پیشاب بند ہونا، ملاحظہ ہو۔

خون کا پیشاب:۔ چیچک، لو لگنا، پتھری وغیرہ بیماریوں میں کبھی کبھی خون کا پیشاب ہوا کرتا ہے۔ کینتھرس ۳X۔ اور ملی فولیم ۱X۔ اس کی اچھی

دوائیں ہیں، گرنے یا چوٹ لگنے کی وجہ سے خون کا پیشاب ہونے پر آرنکا ۳x۔
سیاہ خون کا پیشاب ہو تو ہمی میلس ۳x-۱ استعمال کرنا چاہیئے۔

خراب پیشاب

(الف) پیشاب کا رنگ خراب ہونا: پیشاب کا رنگ سیاہ ہونے پر کولچیکم ۶، پیشاب کا رنگ گہرا سیاہ یا خاکی ہونے پر، ایپس ۶۔ یا ٹیربنتھنا ۶۔ یا کنتھرس ۶، پیشاب خوب گندلا ہونے پر بیلاڈونا ۶، کنیم سلف ۶۔ سائنا ۳x-۲۰۰۔ لائیکوپوڈیم ۱۲۔ ایسڈ فاس ۶، یا ٹری بنتھنا ۶۔ پیشاب کا رنگ زرد ہونے پر سیپیا نوتھس ۳x۔ کرم کی وجہ سے سفید رنگ کا پیشاب ہونے پر سائنا ۳x-۲۰۰۔ پیشاب کا رنگ محلول کھریا یا دودھ کی طرح ہونے پر سائنا ۳x-۲۰۰-۱ ایسڈ فاس یا وا یولا رود ۳x۔ پیشاب سیاہ رنگ ہونے پر ایکونائٹ ۳، ایپس ۶۔ بیلاڈونا ۶۔ برائیو نیا ۶۔ کینتھر ۶۔ یا ٹری بنتھنا ۶۔ زرد رنگ کے پیشاب ہونے پر سیانو تھس ۳x کیمو ملا ۶۔ کیلی فاس ۱۲x سفوف۔ پیشاب میلا ہونے پر، ٹری بنتھنا ۶۔ یا بنزک ایسڈ ۶، پیشاب گاڑھا ہو تو بنزک ایسڈ ۶، کیمفر ۳۰، ہیپر سلف، مرک سول ۶۔ یا فاسفورس ۶۔

(ب) پیشاب میں بدبو، پیشاب سڑا ہوا بدبودار ہونے پر، بنزوئیک ایسڈ۔ لائیکو ۱۲، نائٹرک ایسڈ ۳۰، سیپیا ۶۔ مچھلی کے دھوون کے پانی کی بدبو ہو تو یورین نائی ۳۰۔ لہسن کی بدبو ہو تو کیوپرم آرس ۶۔ تیز بدبو ہو تو نائٹرک ایسڈ ۳۰۔ بنزوئیک ایسڈ ۶، بوریکس ۶، کنیم سلف ۶۔ سلفر ۳۰، بلی کے پیشاب کی طرح بدبو ہو تو نائٹرک ایسڈ ۳۰۔ یا بنزوئیک ایسڈ ۶۔ کھٹی بو ہو تو کلکیریا۔ کارب ۳۰۔ یا گریفائٹس ۳۰۔ میٹھی ہو تو ٹیرب ۶۔

(ج) پیشاب کے نیچے تلچھٹ، صفراوی پیشاب ہونے پر، چلی ڈونیم ۳۰، نیٹرم سلف ۱۲ سفوف (جگر کی بیماری ملاحظہ ہو۔)

پیشاب کے نیچے سرخ تہہ نشیں ہو تو مرک کار ۶۔ فاسفورس ۶۔ پلمبم ۶، ٹرے بنتھنا ۶۔ کنتھرس ۶۔ یا لائیکوپوڈیم ۱۲۔ (سرخ رنگ کا پیشاب ملاحظہ ہو۔)

پیشاب میں کافی کے سفوف کی طرح کچھ تہہ نشیں ہونے پر ٹیرب ۶۔ یا ہیلی بورس

پیشاب یعنے لئی کی طرح ہو تو ایسڈ فاس ۶، کینتھرس ۶۔ بلیساٹیلا ۳۔ یا سارسا
پریلا ۳۔ پیشاب میں لیتھک ایسڈ یا اینٹ کے سفوف کی طرح تہ نشین ہو تو
لائیکوپوڈیم۔ ۳۔ نائیٹرک ایسڈ۔ ۳۔ یا مکس وامیکا۔ ۳۔ (سنگ مثانہ ملاحظہ ہو۔)
سفید چیز تہہ نشین ہونے پر اور اس کے ساتھ پیٹ میں درد رہنے پر ایکزالک
ایسڈ۔ ۶۔ یا گریفائٹس ۳۰۔ نہایت مفید و کارآمد ثابت ہوا ہے۔

بچہ کا جگر:۔ بار بار (خاصکر رات کے آخری حصہ میں بخار) ہونے
پر، اگر بچہ دبلا ہوتا جائے اور اُس میں جگر کی خرابی ہو اور جلد جلد جگر بڑھ جائے
اور سخت ہو جائے، اسکے بعد غذا سے نفرت، پیٹ بڑھا ہوا۔ قبض یا پتلے
(پاخانہ کا رنگ سفید یا سیاہ اور آنوُں یا خون ملا۔) یرقان تمام جسم کا زرد
ہو جانا۔ وغیرہ علامات بد پیدا ہو جاتے ہیں۔ اگر دو برس سے بھی کم
عمر کے بچوں کو بھی یہ بیماری ہو جائے تو بڑے خوف کی بات ہے۔ اور
نہایت ہوشیاری سے اس کا علاج کرانا چاہیئے، ککلیریا آرس۔ ۳، اس
بیماری کی خاص دوا ہے۔ قبض میں سلفر۔ ۳۔ یا ککلیریا کارب ۶۔ پتلے دست
آنے پر پوڈوفائلم ۶، جگر سخت رہنے پر مرک آیوڈ ۳۔ یا ککلیریا کارب ۶۔
یرقان میں مرک سول ۶، منہ میں زخم نائیٹرک ایسڈ ۶۔ تکلیف دہ کھانسی
فاسفورس ۶۔ بچہ بہت دبلا ہو جائے تو آرج نائی ۶۔ سوجن (استسقا) ہو تو
آرس ۶۔ دینا چاہیئے۔ سلفر ۳۰۔ نکس وامیکا ۶، برایونیا ۶۔ وغیرہ دواؤں
کی کبھی کبھی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ غذا کی طرف زیادہ خیال رکھنا چاہیئے۔
دودھ بالکل منع ہے۔ پانی کی بارلی دینا چاہیئے۔ دودھ پلانیوالی
اگر تیزابیت کی بیماری نہ ہو یا پستان کا دودھ نہ بگڑ گیا ہو تو
بیچ بیچ میں اس کا تھوڑا دودھ پلانا چاہیئے۔ گائے کے چھوٹے بچہ
کا گوبر یا پیشاب گرم کر کے جگر پر سینک دینا اچھا ہے۔ ورم جگر، یرقان
آماس، اور (استسقاء، اور بچہ کا یرقان ملاحظہ ہو، اگر پورنماسی اور آماس
کو بیماری برابر ترقی کرتی جائے تو سلکا ۶۔ ۲۰۰، دینا چاہیئے۔ بچہ
کو یا اس کی دودھ پلانے والی کو چونہ کا پانی نہ پلایا جائے اور دودھ

پلانے والی کو بھی پان کے ساتھ چونہ کھانا چاہیئے۔

بچہ کا رونا:۔ بچہ روتا ہو تو سمجھنا چاہیئے کہ کوئی بیماری یا کسی طرح کی تکلیف ہے۔ اس کو دریافت کرنا ضروری ہے کہ بچہ کس وجہ سے رو رہا ہے۔ روتے وقت اگر کان پر ہاتھ لگائے تو کان کی بیماری، منھ میں انگلی ڈال کر روتا ہو تو دانت نکلنے کی تکلیف، گھٹنے سکوڑ کر پیٹ پر رکھتا ہو تو پیٹ کا تشنج، سخت آواز سے روتا ہو تو نرخرہ میں تکلیف۔ کھانستے کھانستے زور پڑے تو سینہ کی بیماری، بہت چیخ کر روتا ہے تو پھیپھڑے کی بیماری ہو گئی ہے۔ کبھی کبھی چیونٹی کاٹنے کی وجہ سے بھی بچہ تکلیف سے پریشان ہو کر یکایک رو پڑتا ہے۔ گرم، خشک، جسم اور بہت بےچینی اور نیند نہ آنے کے علامات میں ایکونائٹ X۳۔ سر گرم آنکھیں اور چہرہ سرخ یکایک چونک پڑنے کے علامات میں بیلاڈونا ۶۔ بچہ کی چڑچڑی عادت، برابر روتے رہنا۔ گود میں، گھومنے کی خواہش، پیٹ میں اینٹھن کی وجہ سے گھٹنے سکوڑے رہنا۔ اور بخار رہنے پر کیمومِلا ۶ (خاصکر دانت نکلنے کے وقت۔ بچہ بہت قسم کی بیماریوں کی وجہ سے رویا کرتا ہو۔) اس حالت میں کیمومِلا سے فائدہ نہ ہو تو ایوین کا کیمفر ایک دو قطرہ دیا جا سکتا ہے۔ اعصابی تحریک کیوجہ سے نیند نہ آتی ہو تو کافیا ۶۔ قبض یا نفخ شکم کی وجہ سے بچہ روتا ہو۔ اور بے چین ہو تو میگنیشیا فاس X۶۔ سفوف۔ (گرم پانی کے ساتھ استعمال کرنا چاہیئے۔) بہت عرصہ تک نہ نہلانے کی وجہ سے نیند نہیں آتی، اس وجہ سے بچہ روتا ہو تو درمیان میں بچہ کو تیل کی مالش کر کے نہلا دینا چاہیئے۔ رونا بند کرنے کے لیے بچہ کو کوئی دوا افیون ملی نہ کھلانا چاہیئے۔ ایسی دوائیں دینے سے بچہ ضرور ہی سو جاتا ہے۔ لیکن اس کا نتیجہ خراب ہوتا ہے۔

بچہ کا سیلان الرحم:۔ سردی لگنا، گندہ رکھنا، کرم کی خرابی وغیرہ اسباب سے چھوٹی لڑکیوں کو سیلان الرحم ہو جاتا ہے۔ بلکیریا کارب ۶۔ سائنا X۳۔ اس بیماری کی خاص دوائیں ہیں (مشرح حال کیلئے اس کتاب میں مرض سیلان الرحم ملاحظہ ہو۔

بچہ کا بے قاعدہ نشوونما پانا:- بچہ کبھی بے طرح لمبا ہوتا ہے یا صرف اس کے سینہ لمبائی بڑھتی ہے۔ ہمیشہ سونے کی زبردست خواہش ہوتی ہے، قوتِ ہضمی اور یادداشت گھٹ جاتی ہے۔ چل نہیں سکتا۔ دُبلاپن۔ سانس میں تکلیف۔ کلیجہ دھڑکنا وغیرہ علامات نمودار ہوتے ہیں، پانٹیس سل یا پیٹریس ۳۰-۲۰۰ (خاصکر زیریں حصہ جسم دُبلا اور گھٹنے کمزور ہونے پر نیز نقرس، کھجلاہٹ وغیرہ علامات ہیں) سلفر ۳۰۔ (ہاتھ، پیر کمزور، تپلے کھیلنے یا چلنے میں کمزور) کلک فاس ۱۲۔ سفوف، کلک کارب ۳۰ اس مرض کی اعلیٰ دوائیں ہیں۔

بچہ کا دبلاپن:- بچہ روز بروز دُبلا ہوتا جاتا ہو تو سلفر ۳۰-۲۰۰ کلک فاس ۶X ۳۰۔ سفوف، ایسڈ فاس، ۶ کلکیریا کارب ۳۰۔ ابروٹینم ۳ سے ۲۰۰۔ سلکا ۶-۳۰۔ وغیرہ دوائیں فائدہ مند ہیں۔ عام اصولوں کی پابندی کرنی چاہیئے۔ تھوڑی اور ہلکی چیزیں کھانے کو دینا چاہیئے۔

لاغری۔ سوکھا (MARASMUS) اچھی طرح ہضم نہ ہونے کی وجہ سے بچہ کا جسم مضبوط نہ ہو کر خشک ہوتا جائے اور جسم کی طبعی حرارت (۹۸٫۴) سے کم رہنے پر سمجھنا چاہیئے کہ یہ بیماری ہوگئی ہے۔ شروع میں سلفر ۳۰۔ اسکے بعد کلکیریا کارب ۳۰۔ اس کی عمدہ دوا ہے۔ بچہ کی غذا پوری ہو، لیکن دُبلا ہوتا جاتا ہو تو ابروٹینم اچھی دوا ہے۔ سوء المزاجی کی دواؤں سے انتخاب کرکے کبھی کبھی دوا استعمال کرنا چاہیئے۔ مقوی غذا۔ صاف ہوا۔ خالص سرسوں کا تیل کچھ گرم کرکے جسم پر پالش کرنا اچھے مکان میں رہنا وغیرہ اُصول صحت کی پابندی کرنی چاہیئے۔

مرض برص (LEUCODERMA) اسے بہت سے لوگ جذام بھی کہتے ہیں۔ لیکن حقیقت میں یہ جذام یا کسی قسم کی جلدی بیماری نہیں ہے۔ اس لئے مریض کو علیحدہ رکھنے کی یا اس سے نفرت کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ حقیقت میں مادہ ملونہ (رنگ پیدا کرنے والا مادہ (PIGMANT) کی کمی کی وجہ سے کسی کسی جلد کا رنگ بگڑ کر دودھ کی طرح سفید ہو جاتا ہے۔

تب ہم لوگ کہتے ہیں کہ اس کو مرض برص کیا ہے۔ اگرچہ اس کا سبب ابھی تک معلوم نہیں ہوا ہے۔ تو بھی بچّہ کی تمام جسم کی (یا صرف اعصاب کی) کمزوری ہی اس کا اصلی سبب ہے۔ اس میں کوئی شک و شبہہ نہیں ہے۔ اکثر آٹھ برس سے کم عمر والے بچّوں کو یہ بیماری ہوتی ہے۔ ہاتھ، گلے کے پیچھے چہرہ اور سینہ کے اوپر شروع میں چھوٹے سفید داغ ہوتے ہیں۔ اس کے بعد داغ سفید اور چکتے کی شکل میں ہو جاتے ہیں۔ آخر میں یہ چکتے آپس میں مل کر ایک بڑے آبلہ کی شکل کے ہو جاتے ہیں۔ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ یہ کوئی جلدی بیماری نہیں ہے۔ بچّہ کے تمام جسم کی صحت خراب ہونے یا نظام اعصابی کے فعل میں نقص پڑنے کی وجہ سے اُسکی جلد دودھ کی طرح سفید ہو جاتی ہے۔ اس لئے جو دوائیں بچّوں کے تمام جسم کی صحت اور نظام اعصابی کے اوپر کام کرتی ہیں۔ وہ ہی سب ادویات اس مرض میں بھی فائدہ کرتی ہیں۔ امراض جلدی کی دوائیں دے کر کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ آرسنک البم۔ ۳، یا آرسنک آیوڈ ۶x۔ سفوف چند ہفتہ تک استعمال کرنے سے بیماری آہستہ آہستہ اچھی ہونے لگتی ہے۔ لیکن ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ آرس سلف فلورم ۶x۔ سفوف کے استعمال سے زیادہ فائدہ ہو سکتا ہے۔ اگر عرصہ تک آرسنک دینے سے بھی کوئی فائدہ نہ ہو۔ (خاصکر سینہ دھڑکنا۔ تنفس میں رکاوٹ وغیرہ سستی کی علامت ہیں۔) تو فاسفورس ۶ کے استعمال سے اکثر موقعوں پر اُمید افزا فائدہ ہوتا ہے۔ لیٹے رہنے پر آرام معلوم ہو۔ نیند نہ آنا۔ (خاصکر رات میں تین بجے کے بعد) دماغی پریشانی، قوت یادداشت غائب ہونا وغیرہ علامات میں زنکم فاس ۳x، سفوف۔ ہسٹیریا کے مریضان کے برص میں اگنیشیا ۶۔ اچھی دوا ہے۔ سلفر ۳۰۔ تھوجا ۶۔ کلکیریا کارب ۔۳۰، کلکیریا فاس ۶x۔ سفوف، انٹم ٹارٹ ۶۔ نائیٹرک ایسڈ ۶۔ (X-RAY 30) زنکم ۶۔ بھی کبھی کبھی مفید ہوتے ہیں۔ کسی چیز کے خارجی استعمال کی ضرورت نہیں ہے۔ (لیکن اخروٹ کا مغز سفید داغ پر گھسنے سے فائدہ ہو سکتا ہے۔ ہم لوگوں نے بیج اور ہیبل کی جڑ گائے کے چھوٹے بچّہ کے پیشاب کے ساتھ پیس کر لیپ لگا کر کے ایک بچّہ کو آرام کیا ہے۔ لیکن آٹھ سال بعد اس کو پھر برص ہو گیا

تھا۔ جو مناسب ہومیو پیتھیک دواؤں کے استعمال سے اچھا ہو گیا۔[1]

بچے کو اچھی طرح بھوک معلوم ہو اور ہاضمہ کی طاقت بڑھتی رہے۔ اس کا انتظام کرنا چاہیئے۔ دودھ، کاڈ لیور آئیل (روغن مچھلی) پختہ مقوی پھل اور دوسری مقوی چیزیں (جو عصب اور خون پیدا کرتی ہیں) کھانا اور اچھے آب و ہوا والے پہاڑی مقامات یا سمندر کنارہ کی جگہ میں کچھ دنوں تک رہنا اچھا ہے۔ کل جسم میں مرض ہو تو گنگا جی کی بالو ملنا اور گنگا جی میں نہانا بھی فائدہ کرتا ہے۔ مٹھائی۔ اچار، وغیرہ ترش چیزیں، اور جو چیزیں ہاضمہ کے فعل میں نقص پہونچاتی ہوں۔ اُن کو ترک کر دینا چاہیے۔

کٹا ہونٹھ :۔ کسی کسی خاندان میں کٹے ہونٹھ (HARE LIM) پیدا ہوتے ہیں۔ نئے پیدا ہونیوالے بچوں کو اس مرض سے بچانے کیلئے حاملہ کو تین سے سات ماہ تک کلک سلف X۱۲ سفوف روزانہ صبح و شام ایک ایک گرین کھلانا چاہیئے۔ ایسے ہونٹھ والے بچہ ہوتے پر کوئی کوئی نشتر لگوا دیتے ہیں۔ ایسے موقع پر نشتر کا زخم خشک کرنے کے لئے کیلنڈ یولا ئین لگانے سے خوب فائدہ ہوتا ہے۔

لکنت :۔ (STAMMERING) اسٹرامونیم ۳۔ یا ہائیوسیامس ۳۔ کچھ عرصہ تک استعمال کرنے سے فائدہ ہو سکتا ہے۔ گڑ، مٹھائی۔ کھانا اور ہمیشہ غصہ ور رہنا منع ہے۔ صبح و شام، زبان صاحب کرنا اور بولتے وقت سنگ مرمر کی گولی یا پتھر کا چھوٹا ٹکڑہ زبان پر رکھ دینا فائدہ کرتا ہے۔

ایک اخبار میں اس مضمون پر لکھا گیا ہے۔

(To the Editor "T.D.News")

Sir With reference to the rules for stammering cure appearing "in the Facts" column of your to-days issue I cannot help suggesting the following rules which might help to cure stammening. The rules are as follows:-(1) Molasses and sweetmeats should be avoided (2) At the time of speaking

---

[1] (ملاحظہ ہو Dr. Fisher's Diseases of children)

"MARBLE" SHOULD BE KEPT ON THE CONGUE (3) "ANGER" SHOULD BE GIVEN UP (4) IMPURITIES AND MUCUS OF THE TONGUE SHOULD BE CLEANSED PROPERLY EVERY MORNING AND EVENING:-

KAIKALA — YOURS ETC.

JANUARY. 19 — BIMALACHARAN DUTTA.

لنگ کرنا (LIMPING) گر پڑنے یا چوٹ لگنے کی وجہ سے لنگڑا کر چلنے پر آرنیکا ۲۔ کمزوری یا خلقی خرابی کی وجہ سے لنگڑانے پر سلفر ۳۰۔ کلکیریا کارب ۳۰۔ دینا چاہیئے۔ یہ نہایت مفید و کارآمد ثابت ہوئے ہیں۔

ہڈی کا ٹیڑھا ہونا (RICKETS) بچہ کی ہڈی، چونہ کا حصہ کم ہونے میں ہڈیاں قاعدہ سے مضبوط ہو کر آہستہ آہستہ نرم، بڑھی ہوئی ٹیڑھی اور کمزور ہوا کرتی ہیں، پتلا دست، سر پر پسینہ، وقت پر دانت نہ نکلنا ہاتھ پیر کی گلٹیاں، موٹی اور اس میں درد سر کی ہڈی سوج کر بڑی ہونا سینہ کی پسلیوں کی ہڈیاں اونچی ہونا۔ عضلہ نرم، ہڈیاں کمزور۔ محنت نہ کر سکنا۔ اور پشت کے ریڑھ کا ٹیڑھا ہونا۔ اس بیماری کے مخصوص علامات ہیں۔ کلکیریا فاس ۱۲X بسفوف، اس مرض کی خاص دوا ہے (خاصکر دبلے اور کمی خون والے بچوں کے لئے) موٹے بچوں کے لئے کلکیریا کارب ۶۔ ۳۰۔ دبلے بچوں کے لئے آرسنک ۶۔ یا آرسنک آیوڈ X۶۔ اور اچھی طرح پرورش نہ ہونے کی وجہ سے برص کے ساتھ ہو تو فاسفورس ۳۔ ۳۰۔ خوب فائدہ کرتا ہے۔ سلکا ۶۔ ایسٹر فاس ۶۔ یا سلفر ۳۰ بھی کبھی کبھی فائدہ کرتا ہے۔ جس جگہ کی مٹی دودھیا ہو وہاں تبدیل آب و ہوا کے لئے بھیجنا اچھا ہے۔ اچھے دودھ اور ترکاری کا بھی بندوبست رکھنا لازمی اور مفید ہے۔

سوء المزاجی* یا خاندانی خرابی:۔ مندرجہ ذیل تین امراض اکثر موقعوں

---

* یہی ہیں کہ بیان کئے ہوئے تینوں خلط خلط یا سوء المزاجی یعنی سورا (P SORA) آتشک (SYPHHIS) اور سوزاک (SYCOSIC) کے لئے مقصد ب ملاحظہ ہو۔

پر والدین سے ہی بچہ میں آتے ہیں (۱) مرض سل (ب) کنٹھ مالا (ج) آتشک

(۱) مرض سل کا مادہ (TUBERCULOSIS) پھیپھڑا، دماغ - آنت - وغیرہ بچّہ کا کوئی بھی جسمانی عضو یا نسج میں سل یا دانہ (TUBERCLES) پیدا ہو جاتے ہیں، یہ سل میلی یا زرد رنگ کے پنیر کے ٹکڑے کی طرح دکھائی دیتی ہے اور اُن میں جراثیم سِلیا یا دانہ (TUBERCULOUS BACILLI) پایا جاتا ہے - پھیپھڑے میں سل ہونے پر دق (PHTHISIS) پیدا ہوتا ہے، سر میں ہونے سے مرض، دماغی جھلّی کا ورم (TUBERCULAR MENINGITIS) فاسفورس ۶- اس مرض کی خاص دوا ہے -

بچّہ ایکبارگی سُست ہو جائے یا خون غائب ہو جائے تو کلکیریا فاس ۶X سفوف دینا چاہیے، منہ سے خون آئے یا ناک سے خون نکلے، بخار زمانہ حیض میں خون نہ نکلنا وغیرہ علامات میں فیرم فاس ۶X- اچھی دوا ہے - بخار، پسینہ، پتلے دست، کھانسی (صبح و شام میں زیادتی) پھیپھڑے میں تیز درد، حرکت سے بڑھنا) وغیرہ علامات میں آرسنک ۶- استعمال کرنا چاہیے -

ہیپر سلف ۶- سلکا ۳۰- لائیکوپوڈیم ۱۲- اور آیوڈیم ۶- کی کبھی کبھی ضرورت پڑ سکتی ہے - بسلینم اور بائرو جن کے استعمال سے ڈاکٹر فیر صاحب کو کوئی فائدہ نہیں محسوس ہوا -

مقوی چیزیں کھانا - کھلی صاف ہوا میں رہنا - صاف ستھرے اچھے کشادہ مکان میں رہنا وغیرہ اُصول صحت کی پابندی کرنی چاہیے -

(ب) کنٹھ مالا (SCROFULA) یہ متذکرہ بالا سل کی ایک خاص حالت ہے - اس بیماری میں جسم کی گلٹیاں (خاصکر گردن کی گلٹیاں) سوج کر درد کرنے لگتی ہیں، اکثر پیٹ کی بیماری ہوا کرتی ہے - مریض زکام میں مبتلا رہتا ہے - اور آنکھ اور کان سے کبھی مواد نکلا کرتا ہے - کلکیریا کارب ۳- آیوڈیم ۳۰- بائیٹرم سلف ۱۲ - سفوف ۱۰۰- اس کی مخصوص دوائیں ہیں - مرض سل کی دواؤں میں سے انتخاب کرکے استعمال کرنا - اور غذا وغیرہ اُصول کی پابندی کرنی چاہیے (بیان کنٹھ مالا ملاحظہ ہو)

(ج) بچہ کا آتشک (IN FANTILE SYPHILIS)

والدین کے خاندان میں مرض آتشک (آتشک ملاحظہ ہو) رہنے پر اولاد پیدا ہوتے ہی یا چند روز بعد اس بیماری میں حسب ذیل علامات نمودار ہوتے ہیں۔ بچہ کمزور ہو جاتا ہے۔ اور برابر روتا ہے۔ سانس اچھی طرح نہیں لیتا۔ اور جسم پر کھجلی وغیرہ ہو جاتی ہے۔ بچے کے جسم سے اس بیماری کا زہر اگر کسی دوسرے آدمی کے جسم میں لگ جاتا ہے تو اُس کو یہ بیماری ہو جاتی ہے۔ مرک سول ۳۰۔ اس کی بہترین دوا ہے۔ کھجلی اور زخم ہونے پر نائیٹرک ایسڈ ۳۰۔ آرم میٹالیکم ۳۰۔ تھوجا ۳۰۔ سفلینم ۲۰۰۔ بڈیاگا ۳۰۔ سلفر ۳۰۔ کی بھی وقتاً فوقتاً ضرورت پڑ سکتی ہے۔ (پیدائشی آتشک ملاحظہ ہو)

چند خلقی امراض کے علامات اور دوائیں

بچہ کا نشوونما زیادہ ہو تو الیسڈ فاس۔

جن کے جسم سے آسانی سے اب خون وغیرہ نکل پڑتا ہو۔ اُن کو فاسفورس۔

جن کی آنکھیں ناک یا جسم کے سوراخ سے آسانی سے اخراج ہوتا ہو۔ اُن کو کروٹیلس۔ کسی بیماری کی وجہ سے مریض بالکل خشک اور دُبلا ہو تو آرج نائی۔ کھڑا ہو کر بیٹھنا۔ جھک کر چلنا وغیرہ علامات میں سلفر۔

سُست کرنیوالی کسی بیماری میں عرصہ تک مبتلا رہنے کی وجہ سے قوت حیات کم ہو جائے کاربو وج، سوکھے، دُبلے پتلے لڑکوں کے لئے ایلیو ینا۔

سوکھی، دُبلی، پتلی، لڑکیوں کے لئے مزمن بیماری میں مبتلا رہنے میں جس سے سردی لگتی ہو یا اسہال ہو جاتا ہو، ایسڈ نائی۔

سورا (PSORA) مزاج والے بچوں کے لئے سلفر اعلیٰ دوا ہے۔

آتشک مزاج والوں کے لئے مرک اعلیٰ دوا ہے۔

سوزاکی مزاج والوں کے لئے تھوجا اعلیٰ دوا ہے۔

آتشک اور مرکری (پارہ) کے بے جا استعمال کرنے سے پیدا ہوئے امراض کے لئے کیلی آیوڈائیڈ یا آرم میٹ۔

تبدیلی موسم کے وقت بچوں کی بیماری بڑھنا۔ موسم برسات سے پہلے

بچّہ کی کوئی بیماری کی ترقی رِیڈ، ڈنڈرن ۲۔ سرد تر ہوا میں مرض کی ترقی میں رسٹاکس ۶۔ امراض تبدیلی موسم بالکل نہ پسند کرتا ہو۔ یا برسات میں بیماری بڑھنے پر ڈلکمارا ۶۔ یا برسات میں مرض کی ترقی کی علامت میں رِینین کیولس بلب ۳۔ موسم گرما کے اسہال میں آرس ۶۔ کہر یا آندھی طوفان کے ایام میں ترقی کرے۔ تو جلسیمم ۳۔ بجلی گرنے کے پہلے بیماری بڑھے تو ایگریلس ۳۔

خسرہ دمہ، کرم، چیچک، وغیرہ امراض کے لئے اس کتاب میں اُن امراض کو اپنے اپنے مقامات پر ملاحظہ کرنا چاہیئے۔

بچہ کے مزاج اور علامات کے موافق ادویات

(امراض طفلان میں کیلی کارب، جلس ورے ایلیب، تھوجا، ٹیوکریم، نکس، ماسکیٹا، سائنا، اسٹرامونی ایم، ایسڈ سلف سینجیا، سائکیوٹا، لیلی بردم، مرک، پلس، ساڈلا، اپیکاک، سلکا، لائیکوپوڈیم وغیرہ دوائیں (خاص کر استعمال ہوتی ہیں۔

بے خبری کی حالت میں خواہش نہ ہونے پر بھی ایک ہاتھ اور ایک پیر ہمیشہ ہلاتے رہنا۔ ایپوسائنم، بے خبری کی حالت میں بچّہ صرف اپنے جسم کے اشارہ سے ضرورت بتلائے۔ اسٹرامونی ایم۔

بے خبری کی حالت میں آنکھیں بغیر حرکت کے او پی۔ ایم۔ بے خبری کی حالت میں ہذیان، بے چینی سے لوٹنا۔ جسم اُچھلنا۔ کیوپرم۔

بے خبری کی حالت میں جب زور سے پکارا جائے، تو آنکھ کھولے۔ بیوقوف کی طرح دیکھا کرے اور آہستہ آہستہ جواب دے تو ایسڈ فاس۔

بے خبری کی حالت میں ٹکٹکی لگا کر مُنہ پھاڑے دیکھتا ہو۔ جھومتا ہو اور کسی سوال کا جواب نہ دیتا ہو۔ ہایوسیامس۔

بے خبری کی حالت کے ساتھ دماغ پر حملہ ہونا۔ کیوپرم۔

بچّہ کے دماغ سر کی ہڈی پر حملہ اُبھار۔ یا خون۔ کلک فلور۔

آنسو، چار ماہ کے بچّہ کی آنکھوں میں پانی ایک دفعہ بھی نہ دکھائی دینے پر سمجھنا چاہیئے کہ اُسے کوئی سخت بیماری ہوئی ہے۔

تمشنج، بہت ہنسنے یا کھیلنے کے بعد۔ کافیا
" آناوس اور پور نماشی کو، سلکا۔
" گیارہ بجے کے وقت دودھ پینے کے بعد پیدا ہونے پر، کیلنڈ یولا۔
" ہر دسویں روز، لیکے سس۔
" دردسر۔ دانت نکلنے یا پیٹ کی خرابی سے اسکیوٹلمیریا۔
" کے وقت یا پہلے چیخنا، اوپ۔
" کے ساتھ رونا یا ہنسنا؛ اگنیشیا۔
" مارنا (آرام کے لیے) چہرہ یا سر پہ ہاتھ کی مٹھی سے آرسنک۔
چوٹ، دیوار یا صحن پر سر پٹکنا۔ رسٹاکس۔
جوش غائب۔ تمام چیزوں کی طرف سے غمگین، فاسفورک ایسڈ۔
سخت، خشک براز، اور آلات تناسل کے چاروں طرف پھنسیاں۔ میڈورنیم۔
کان میں ہمیشہ انگلی ڈالنا؛ کنن [illegible]۔
کانپنا؛ رونے اور نخرے کے ساتھ تمام جسم کانپنا۔ اگنیشیا۔
رونے کے وقت (غصہ ہونے پر بھی) بچہ کی سانس بند ہونے پر، کیوپریم۔
بدبودار خون پیپ نکلنے کے ساتھ بچے کی آنکھوں میں زخم، کیلیا سلف۔
کاٹنا اور دانت پیسنا (مرض ورم، دماغی جھلی میں) بیلاڈونا۔
کھانسی کی زیادتی۔ غصہ ہونے پر انٹم ٹارٹ۔
کھانسنے کے وقت یا کھانسنے کے کچھ پہلے بچہ چیختا ہو۔ آرنکا۔
کھانسنا اور جمائی لینا۔ باری باری سے انٹم ٹارٹ۔
کام میں تیار نہ ہو؛ پھرتی نہ ہو، لائیکوپوڈیم۔
کسی سخت چیز کے کاٹنے کی خواہش۔ فائٹو۔
کونے میں چھپتا ہے۔ چوٹ خیال کرے اور ہر بات پر [illegible] ہو، کیمفر۔
بوسہ دینے پر بچہ کی محبت ظاہر ہونے کی علامت میں، ٹلپس۔
جونک کے پانی کے بے جا استعمال سے یعنی عرصہ تک اسکے استعمال کیوجہ سے
فعل ہاضمہ خراب ہونے پر، ہگیریا کارب ۲۰۰۰-۱۰۰۰۔

آلات تناسل دھو ڈالنے پر بھی کھٹی بو معلوم ہونا۔ سیپی کیولس۔
پانی پینا تیزی اور جلدی پر ایونیا۔
پانی یا دودھ پیتے وقت بچہ برتن کو دانت سے پکڑ لیتا ہو۔ کیوپرم۔
زبان اور منھ میں بہت آبلے، چہرہ پر بہت سخت پھنسیاں۔ یوپے ٹوریم
ابرو ٹیکا۔ کارآمد اور مفید ثابت ہوتا ہے۔
پتلی چیز پیتے وقت سانس بار رکتی ہو۔ لیکن سخت چیز آسانی سے
نگل جاوے۔ کیلی برومیم، پیڑو میں ریاح بھری ہو۔ سیپنا۔
تیز درد کے ساتھ سوء ہضمی، یکایک ہچکیاں۔ پیچھے سر جھکانا۔ بیلاڈونا۔
دانت پیستا اور کاٹتا ہو، بیلاڈونا۔
دیر سے باتیں کرنا سیکھنے پر۔ ٹیٹرم میوریہ۔
جھولا سے اٹھانے، پستان کا دودھ پلانے یا رونے کے بعد بچہ کو سانس
کی تکلیف ہونے پر، کیلک فاس۔
نہانا۔ ٹھنڈے پانی سے نہانا نہ چاہتا ہو، لیکن گرم سے کوئی عذر نہ ہو۔
انٹم کروڈ، نہانا یا دھلانا نہ چاہتا ہو، سر میں پھوڑا ہونے کی وجہ سے
چیختا ہو۔ اور ہاتھ پیر پٹکتا ہو، ہیپر۔
نہانا یا دھلانا بالکل پسند نہ کرے، امونی کارب، انٹم ٹارٹ۔ سلفر۔
ناک بند ہو کر دودھ نہ پیتا ہو۔ کیلی بائی کرومیکم، نکس وامیکا۔
ناک بند ہو کر منھ سے سانس لے اور عجیب آواز آتی ہو۔ لائیکو۔
ناک سے سرخ بلغم نکلنا۔ ملکیریا کارب، سلفر (حاد میں) سلکا (مزمن حالت میں)
ناک اور آنکھیں نیند سے اٹھتے ہی رگڑتا ہو۔ سیپی کیولس۔
ناک سے پانی کی طرح اور سرخی مائل اخراج پانا۔ ابروٹینم، کیلک فاس۔
ناف باہر نکلنا۔ سرخ اور زخمی، بہت رونا۔ تھوجانا۔
ناف سے پانی، مواد وغیرہ نکلنا۔ نال کاٹنے کے بعد کیلک فاس، دودھ شکر،
بچے ہاتھ کی مٹھی کاٹتا ہو، براز سخت اور آسانی سے باہر نہ نکلنا۔ ایکونائٹ
نیند، آدھ منٹ بعد ہی جگ پڑتا ہو، چونک پڑنا یا چیخنا۔ اپیکاک۔

نیند کی حالت میں لوٹنا اور رونا۔ کیلی کارب۔
نیند کے وقت رونا (غصہ درد اور چڑچڑا ہونے کے بعد) اور جاگنے پر خوف سے پریشانی کی علامت میں، زنک؛
نیند کے وقت رونا۔ یا چونک پڑنا۔ کروٹ بدلنا۔ زنک۔
نیند کے وقت رونا۔ اکثر چباتا ہو اور تھوک نگلتا ہو، بلگیریا کارب۔
نیند کے وقت رونا؛ چلا اُٹھے۔ سائنا۔ (برایونیا)
نیند کے وقت رونا (خاصکر رات میں) زور سے چیخنا۔ لیکن سبب، دریافت کرنے پر، جواب نہ دے، اسے پس،
نیند۔ دن رات نہ سوئے، لیکن نیند کے جھونکے لیتا رہے۔ چڑچڑا ہو۔ روتا ہو۔ سوری نم۔
نیند جھولے میں آتی ہو، بغیر جھلائے نہ آئے؛ سائنا۔
نیند میں خرافات بکنا۔ رونا۔ اور آہستہ آہستہ بک کر چونک پڑنا۔ سلفر۔
نیند سے چڑچڑا کر اُٹھ بیٹھنا۔ آرسنک۔ کیلی کارب، لیکے۔ لائیکو۔
نیند غائب اور بیقرار، اس کے بعد نیند آنا۔ کافیا۔ اوپ۔
نیند دن رات نہ آئے؛ سورنیم،
نیند میں چڑچڑاتا ہو، کافیا۔
نیند کے وقت جسم پھڑکتا ہو، چیختا ہو، کانپتا ہو، اور ڈر کر جاگ پڑتا ہو، ہایوسیامس۔
ہر وقت ریاح خارج ہوتے وقت براز نکل پڑتا ہو، اولینڈر۔
ماں باپ کے خاندان میں آتشک یا سوزاک ہونے کی وجہ سے بچہ کی صحت خراب ہونے پر، سٹے فائی سیگیریا۔
پیٹ میں قولنجی درد برابر رہنا۔ جلس
" " " قبض کے ساتھ
" " " کھانے کے بعد ہی گریفائٹس۔
" " " کے ساتھ ریاح پیدا ہونا۔ سائنا۔

پیٹ میں قولنجی درد۔ پیشاب کے وقت کیمو ملا۔

" " " " رات میں۔ لیکن دن میں نہ ہو۔ جلپہ۔

" " " " جس وقت کھانے کی خواہش کرے اور دودھ پینے کے وقت روتا ہو۔ ککلیریا فاس۔

" " " " کی وجہ سے رونا، دایہ کے کندھے پر اپنا پیٹ رکھ کر تھوڑا دبانا۔ یا دایہ کے کندھے پر چڑھ کر گھومنے پر آرام ہونا۔ سٹینم۔

" " " " کے ساتھ پیڑو میں آواز کی علامت میں تھوجا۔

" " " " پانچ بجے تک ابھار ہے، پانچ بجے سے شروع ہو۔ پیڑو سخت ہو۔ کیلی بروم۔

" " " " ہاتھ پیر کھلے رکھنے پر، ریوم۔

چڑچڑا پن۔ چیزوں کو توڑ پھوڑ کر پھینک دیا ہو۔ اس کے لئے رونا۔ سٹے فس، سنگیریا۔ سر بائیں کندھے پر رکھ دے۔ سلفر۔

سر:۔ پیدا ہونے کے وقت سخت جیسے دہاں کوئی جوڑ نہ ہو۔ سیپی کیولس۔

ماں یا دایہ کے غصہ کے وقت دودھ پینے سے بچہ کو تکلیف ہونے پر۔ ایکونائٹ اوپی ایم، دینا چاہیئے۔ یہ نہایت مفید اور کارآمد ثابت ہوا ہے۔

سر کے چند یا پر گانٹھ اور گوشت کا ابھار ہونے پر، ککلیریا فلیور۔

پیشاب تشنجی، تھوڑی تحریک، لیکن قطرہ قطرہ پیشاب ہونا۔ سٹرامونی ایم۔

پیشاب کرنے کے پہلے رونا، بار بار پیشاب ہونا۔ گرم اور سخت بُو۔ بوریکس۔

پیشاب کرنے کے پہلے ڈرنا۔ ایلم۔

" " " " چیخنا اور رونا۔ پیشاب ہو جانے کے بعد آرام محسوس ہونا۔ لائکو۔

" " " " چیخنا۔ بوریکس۔ لیکیسس، سارسا پریلا۔

پیشاب مثانہ میں بھرا ہو، لیکن فائدہ نہ ہو، ماں کے غصہ ہونے کے بعد دودھ پلانے کی وجہ سے، اوپ۔

پیشاب بند یا تکلیف سے ہونا۔ ایکونائٹ۔ اے پیس،

ایسی گونگوں کی آواز گویا پاخانہ ہو رہا ہے لیکن ریاح خارج ہو۔ کیلنڈیولا۔

رات میں گہری نیند سے جاگ پڑنا اور ڈر کر چیخنا۔ کیلی برومیم۔ کیلی فاس۔

رات میں ڈرنا۔ کیلی برومیم۔

بچہ کا گندہ رہنا، کان کے پیچھے اور پٹھے میں لیسدار کھجلی، گریفائٹس۔

بچہ بے چین، نیند نہ آنا۔ گرمی اور جسم کا کپڑا ہٹا دینا۔ سیکیل۔

بچہ بے چین، اس کروٹ سے اُس کروٹ سوتا ہو۔ بہت کمزور۔ آدھی رات کے بعد بے چینی بڑھتی ہو۔ آرسنک۔

بچہ بے چین، چھ بجے شام سے صبح ۳ بجے تک جسم ملنے دبلانے یا بستر پر لیٹنے سے تھوڑی نیند آتی ہو، کریازوٹ۔

بچہ بے چین، رات بھر ادھر لوٹنا۔ تھوڑا تھوڑا بار بار پانی پینا۔ سینی کیولن۔ بچہ کو نیند اُچٹنا۔ فاس۔

بچہ کا اُداس پڑا رہنا اور کبھی لمبی سانس لینا۔ کانپتے ہوئے ہاتھ سے سر چھونا۔ ہلی۔

بچہ کا ایک لمحہ بھی صبر سے نہ رہنا۔ سائنا۔

بچہ کا کسی طرح دودھ پلانے والی کو نہ چھوڑنا۔ علیحدہ ہونے کے ڈر سے اس سے چمٹ جانا۔ کیوپرم۔

بچہ کا غصہ ور، جب تک نہ کھائے اس وقت بے چین رہتا ہو کھانے کے کچھ دیر بعد خاموش رہے۔ اچھی غذا ملنے پر بھی دُبلا ہوتا جائے۔ آیوڈیم۔

بچہ گود میں سونا چاہے بستر پر نہ سوتا ہو، کیوپرم۔

بچہ کا چڑچڑا مزاج، پاگل کی طرح میرم بیرم۔

" " " " کسی کو اپنی طرف دیکھنا یا چھونا پسند نہ کرتا ہو۔ انٹم کروڈ۔

" " " " کسی طرح خاموش نہ ہو۔ اے پس،

بچہ چڑچڑا۔ بولنے کی بات رنجیدہ ہو، آرسنک، کیمو جلس، آیوڈی ایم۔ ٹیرم میور۔

" " " سلف، تکس وامیکا۔ رسٹاکس۔

" " کوئی اسکو چھوتا ہو تو پسند نہ کرے۔ سائنا۔

" " " نکلنے کے وقت یا گرمی سے اور بخار ہونے پر۔ اکونائٹ، کافیا

بچہ چڑچڑا۔ اگر اس سے فائدہ نہ ہو تو ہائیڈ رو برو مک ایسڈ دینا چاہئے۔
" " مختلف قسم کی چیزیں چاہتا ہو لیکن ملنے پر ان کو پھاڑ کر پھینک دیتا ہو۔
کریازوٹ۔ سٹے فی سیگیریا۔
" " ڈراپنے پر روئے اور ہاتھ پیر پٹکے۔ سمبوکس۔
" رنجیدہ غصہ ور رہنا۔ بیوقوف۔ کلکیریا فاس
بچہ چینختا ہو، نیند کے وقت اور گویا خواب میں ڈرتا ہو۔ اس لئے دودھ
پلانے والی سے چمٹ جائے اور چونک پڑے، بوریکس۔
" " اور ہاتھ سے اپنا گلا پکڑ کر رکھتا ہو۔ کلکیریا فاس۔
" " کان کے درد سے بے چین۔ آرم۔
" " ٹھہر ٹھہر کر اور تیسرے پہر کو یا پانچ۔ کلکیریا کارب۔
" " رات و دن دھوپ کھانسی) کی وجہ سے اسٹرا موئیم۔
بچہ چینختا ہو۔ بلا سبب ٹھہر ٹھہر کر۔ بیلاڈونا۔
" " زور زور سے کسی معمولی چیز کو مانگنے سے نہ ملنے پر یا دلار کرنے پر، بل۔
" " پیشاب کرنے کے پہلے۔ بوریکس۔
" " خاموش کرنے کی کوشش پر بڑھے۔ کلکیریا فاس۔
" " یکایک ان، اناکارڈیم، کاربو وج، ہاکوسیامس
" " بچہ جگ پڑے۔ بہت پریشان طریقہ سے، تیکے، لائیکو۔
" بے بسی کے ساتھ رلائی (یا رونے کے کچھ دیر بعد) ایکونائٹ۔
اور اپنے جسم کا کپڑا اور اوڑھنا وغیرہ پیر سے پھینک دے۔ لیلی کارب۔ لائیکو۔
بچہ جگ پڑے، روتا ہو، اور بستر پر لوٹتا ہو، بیلاڈونا۔
" " چینختا ہو اور یہ خیال کرے کہ گویا کوئی اسکو مارنے جا رہا ہے۔ کیلی برم۔
" " تیزی سے روتا ہو اور جسم میں کپکپی ہو، اگنے۔
" " خوف سے (دماغ کی بیماری میں) زنک۔
" " خوف سے گھبرایا ہوا۔ چاروں طرف گھبراہٹ سے دیکھنے کے بعد
پھر سو جائے۔ کچھ عرصہ بعد اس طرح کیا کرے۔ لائیکو پوڈیم۔

بچہ جگ پڑے۔ خوف سے پریشان اور بیوقوف ہونا۔ اسکیولس۔
" " سر کھجلائے۔ کلک کارب۔
" " " رات میں سونے کے دو گھنٹہ بعد ہاتھ پیر پٹکتا ہو۔ روئے کسی سوال کا جواب نہ دیتا ہو۔ پیشاب کرنے کو کہا جائے تو نفی میں جواب دے۔ لیکن پیشاب کرنے کو بٹھالا جائے تو اسی وقت سو جائے۔ بھو جا۔
بچہ جگ پڑے، رات کو ہنستا ہوا کھیلے اور بالکل سونا نہ چاہے۔ سپریڈیم۔
" " رات میں یکایک ڈرے اور کانپنے۔ ٹھنڈے پسینہ کے ساتھ، اکتیاری سی موسی۔
بچہ جگ پڑے۔ سانس میں رکاوٹ، تکلیف کے ساتھ سانس نہ لے سکے۔ لیکن باہر نہ نکال سکے۔ سمبوکس۔
بچہ جگ پڑے یکا یک اور چلائے اور بلا سبب اپنا پکڑ رکھتا ہو۔ بورکس۔
بچہ اپنا بال کھینچتا ہو (درد سر ہو)۔ بیلا ڈونا۔ ڈیجی۔
بچہ تیزی اور رلائی کے ساتھ بہت قسم کی چیزیں مانگتا ہو۔ ریوم۔
بچہ قے کرتا ہو، کچھ کھانے کے بعد دس ہی منٹ میں، فاس۔
" " کھانے پینے کے بعد اور اس وجہ سے کھاتا پیتا بالکل نہ ہو، لیکن نیند اچھی طرح آتی ہو۔ آرسنک۔
بچہ قے کرتا ہو، دودھ پینے کے کچھ ہی دیر بعد کل غذا کی بڑے زور سے قے کر دے اور گہری نیند میں سو جائے۔ سینی کیولا۔
بچہ دیر میں چلنا سیکھے۔ کیلک کارب، سلکا۔
بچہ خاموش رہے، جتنا لاڈ کیا جائے اتنا ہی رنجیدہ ہوتا جائے۔ سائنا۔
بچہ قضیت کھینچ کر لمبا کرے۔ مارک وائی۔
بچہ سب باتوں میں غمگین رہے۔ قوتِ شنوائی کے علاوہ اور سب طاقتیں کمزور ہو جائیں۔ کیلک کارب
بچہ وقت بے وقت ہنستا ہو، نہ کھیلتا ہو، آسانی سے ہوتا بھی نہ ہو اور نیند میں ہنستا ہو۔ دماغی تحریک۔ سیری پیڈیم۔

بچہ ہمیشہ تنہا رہنا چاہے چڑچڑا۔ انٹم کروڈیم، آرس۔ کیمو ملا۔ سائنا۔
فوراً ہنسے اور فوراً روئے۔ کافیا۔
بچہ ہنستا نہ ہو۔ کھیلتا نہ ہو۔ یا کود کھیا ند نہ کرنا چاہتا ہو۔ ہیپر سلف۔
بچہ کو گود میں لیکر گھومنے سے بہت زور سے روتا ہو۔ سائنا۔
" " " " " " " " ہو۔ لیکن آہستہ آہستہ گھومنے
سے رونا بند ہو جائے۔ کیمو ملا۔ مفید اور کارآمد ثابت ہوتا ہے۔
بچہ گود میں تیزی سے گھومنے کا بڑا خواہش مند ہو۔ آرس۔ برومیٹم
بچہ گود میں چڑھ کر آہستہ آہستہ ٹہلنے سے خاموش رہتا ہو اور نہ روتا ہو۔ اور
زور سے جھلانے سے خاموش رہتا ہو۔ سائنا۔
بچہ دایہ کے کندھے پر چڑھکر گھومنے سے خوش رہتا ہو۔ سٹینم۔
بچہ کو گود میں گھمانے پر اُس کے سر میں چکر آتا ہو۔ اور گر پڑنے کے خوف سے
سے دایہ سے چمٹ جاتا ہو۔ جلس۔
بچہ گود میں چڑھ کر گھومنے کا خواہش مند ہو۔ پکس۔
بچہ بجز ماں کی گود کے اور کسی کی گود میں گھومنا نہ چاہتا ہو، اگر کوئی دوسرا آدمی
بچہ کو چھوئے تو بڑی زور سے چیخ اُٹھے۔ انٹم ٹارٹ۔
بچہ کو گود میں لیکر گھومنے سے اور سیدھی پکڑے رہنے سے علامات کم ہو جاتے
ہیں۔ انٹم ٹارٹ۔
بچہ دیکھنے میں بوڑھے کی طرح دُبلا، میلا۔ نیل آلودہ اور زرد۔ سینی کیولس۔
" " " کچوری سے گال (یعنی پھولے گال) (CHUBBY)
کیلی بائی کروم، سی رے گا۔
بچہ زیادہ مٹھائی اور دودھ کھا کر بیمار ہو، نیٹرم فاس۔
بچہ کی آنت بڑھی ہوئی ناف میں یا سینہ میں، نکس وامیکا۔
بچہ آنت بڑھنے پر بہت روتا ہو۔ اور بائیں پسلی دبا نہ رکھنے سے اور ان
سکوڑنے سے خاموش نہ رہتا ہو، تھوجا۔
بچہ کی بدخوابی۔ تشنج کے قابو میں ہو، سمبوکس۔

بچہ کو سست کرنے والی یا کمزور کرنے والی بیماری کے بعد۔ کاربوویج ؛
بچہ کو مرض تیزابیت ہونے پر، نیٹرم فاس۔
بچہ کے سر کی جلد ڈھیلی ہو، اور بیچ بیچ میں چنچیا ہو۔ ہلی۔
بچہ روتا ہو۔ پیار کرنے سے ایک بارگی۔ سلکا۔
بچہ کا رونا تیز، اگر بچہ کا ہاتھ پکڑ کے گھومنے کی کوشش کی جائے۔ سانا۔
بچہ کا رونا اور تشنج ہونا۔ دودھ پینے کے ایک گھنٹہ بعد تک۔ نکس وامیکا۔
" " کسی چیز کے لئے ضد کرنا اور اسکے ملنے پر خاموش ہونا۔ کیمو ملا۔
" " بخار کے وقت۔ چلنے پر۔ برایونیا۔
" " رات بھر اور دن میں سونا۔ جلاپا۔
" " گھے گھے کرتا ہو، اور سانس لینے میں ڈرتا ہو، بیلاڈونا۔
" " جھولے میں سُلاتے ہی اور گر جانے کے خوف سے پاس کی چیزیں پکڑ رکھتا ہو، بوریکس، مفید و کارآمد ہے۔
بچہ کا نا، بلا وجہ جسم پر ہاتھ پھیرتے یا ٹھنڈی ہوا میں جانے سے لئے سلفر۔
" " پیدا ہوتے ہی بہت زیادہ، میڈورینم۔
" " ایسا معلوم ہو کہ کوئی خوفناک چیز دیکھ کر ڈر گیا ہے بسٹرامونیم۔
" " درد قولنج یا معمولی پیٹ کے درد میں۔ کیوپرم۔
" " تمام دن (خاصکر ۸ بجے سے ۹ بجے رات تک) بیٹر دمیابیر گاڑ کر رکھتا ہو، رات میں اچھی نیند آتی ہو۔ کو نتھ کر پاخانہ ہوتا ہو۔ براز سخت اور بہت کم ہو۔ کولوسنتھ،
بچہ کا رونا: دن رات برابر۔ سورنیم،
تمام پیٹ میں ریاح جمع ہونا۔ تمام جسم نیلا ہو۔ سنا۔
بچہ کا رونا۔ تمام رات صبح سے دوپہر تک سوتا رہے۔ کیلک کارب
" " کے ساتھ سر کے پچھلے حصہ میں ہاتھ رکھتا ہو بچہ میں سر رگڑتا ہو، برایونیا۔
" " یکایک شروع ہو اور یکایک بند ہو، بیلاڈونا۔
" " ماں کا دودھ پیتے وقت، کیلک، فاس ؛

بچہ کا رونا۔ معمولی وجہ سے، کاسٹیکم،

″ ″ تمام دن اور رات سوئے۔ لائیکو۔

″ ″ کرم، پیٹ لمبا۔ اور اس کے ساتھ پیٹ میں درد۔ سٹے فائی سیگریا۔

بچہ ″ ″ جسم نرم۔ برومیٹم۔

″ ″ غصہ سے پیدا ہوئی علامت میں ایکونائٹ۔

بچہ کا جسم بادنما کبڑا (بچہ کا جسم نہ بڑھتا ہو) ایرنجیم گنے کارب۔ گنے میوریٹ۔ لائیکو۔

بچہ کا کھلونا مانگنا۔ دودھ کی شکر۔

بچہ کا چڑچڑا مزاج، ہیپر۔ لائیکو۔

بچہ اوپر سے نیچے اترنے میں ڈرے۔ بوریکس۔

بچہ رات و دن ہمیشہ گھومنا چاہے اور ہلنا چاہے۔ سائنا (رسٹاکس

بچہ۔ اکثر گود میں گھومنا چاہے۔ سینی کیولا (رسٹاکس)

بچہ ٹیڑھا راستہ نہ برداشت کرسکتا ہو۔ کافیا۔

بچہ کی گلٹیاں سخت اور بڑھی ہوں، کیلک کارب۔

بچہ کی گلٹیاں سوجی، مارک ڈلسس۔

بچہ کے جسم کی بو دھونے کے بعد کھٹی، ہیپر، میگنیشیا کارب،۔

بچہ کے جسم کی بو ہمیشہ سڑے پنیر کی طرح۔ سینی کیولا۔ سورنیم۔

بچہ کا غوں غوں کرنا۔ آنکھیں نصف کھلی سر جھول پڑنا (قابو میں نہ رہنا) پوڈو۔

بچہ کا غوں غوں کرنا اور سست رہنا۔ بیلاڈونا۔

″ ″ ″ رات میں ۱ بجے، کیلی کارب۔

″ ″ ″ آخر رات میں رسٹاکس۔

بچہ کی زبان پر سفید میل کی تہہ۔ انٹم کروڈ۔

بچہ کا پیڑو اور اس کی جامد جگہ سخت ہو، فوطے پیدا ہوگئے۔ بچہ کا وہ تیزی سے بڑھنا۔ اور زیادہ سخت ہونا۔ کبھی کبھی سرخ رنگ ہو کر جلد پر آجائے، کزاز کی طرح اکڑنا۔ سر پیچھے کی طرف گرے۔ کیمفر۔

بچہ کا زور سے چیخنا۔ ٹھہر ٹھہر کر بہت زور سے۔ اے پس۔

بچہ کا زور سے چیخنا؛ نیند کے وقت۔ سائنا۔

〃 〃 〃 دل بھر آنے والا۔ کیوپرم۔

بچہ کا جسم تھل تھلا۔ میگنیشیا۔

بچہ کے دانت نکلنے کے وقت؛ اتھوزا۔ مگنے فاس، ٹیڑم میٹور۔

بچہ کو دودھ پانی بالکل برداشت نہ ہوتا ہو، کارڈ لیور آئیل۔

بچہ کے ناک سے خون گرتا ہو۔ ٹیری بنتھنا۔

بچہ کا جسم دُبلا، سر مضبوط اور عقل تیز، لائیکو۔

بچہ کیطرف دیکھنے سے وہ چلّائے اور روتا رہے۔ نیند کھلنے کے بعد چڑچڑا۔ انٹم ٹارٹ۔

بچہ کا ہذیان اور خرافات چیزیں دیکھنا۔ (کتا، بلی، وغیرہ) اتھوزا۔

بچہ کا ہذیان، تیز عجیب نظر، چہرہ سُرخ، آہستہ آہستہ بڑبڑانا۔ بستر نوچنا۔ (دردِ سر) ہائیوسیامس۔

بچہ کا ہذیان :۔ ماں باپ سامنے رہنے پر بھی اُن کا پکارنا۔ اسٹرامونیم

〃 〃 بستر پر کروٹیں بدلنا اور بے چینی (ورم غشاء، دماغ، آرسنک

بچہ کا ہذیان کے ساتھ بچھونے سے اُٹھنا۔ غوں غوں کرنا اور گوشت کو کھینچنا۔ بیلاڈونا۔

بچہ کا ہذیان کے ساتھ تمام رات گرم تیز بخار۔ بیلاڈونا۔

بچہ کا ہذیان کے ساتھ ہنسنے کھیلنے کا مزاج (دماغ ماؤف ہونے پر) اسٹرامونیم۔

بچہ کا ہذیان کے ساتھ بخار، اِلینتھس۔

بچہ کے بیمار ہونے پر طبیعت گری ہوئی؛ لائیکو۔

بچہ سوکھتا جائے۔ کوکا ۱۔ ۳۔

بچہ کی پیٹھ اور عضو میں درد، (گویا مار پڑی ہو) ایسڈ فاس۔

بچہ کا پیٹھ بڑا ہونے پر؛ کلکیریا کارب، سلفر، سارساپریلا، سیتی کیولا۔ سلیکا۔

بچہ کے پیٹ میں درد معلوم ہونے پر، مگنیشیا کارب۔

بچہ کا تالو نہ بھرے، کلکیریا فاس۔ سلکا۔

بچہ کی ہڈی ٹیڑھی رہنے کیوجہ سے اسہال وغیرہ۔ میڈورنیم۔

بچہ کو اجابت اور پیشاب کی حاجت برابر رہنا۔ کیلی آیوڈ ائیڈ۔

بچہ کا چہرہ میلا، رنگ پھیکا۔ سورنیم، کیلک، مرک وایوس۔
بچہ کے سر پر ذرا میں پسینہ آجائے۔ کیلک۔
بچہ کا سر بڑا۔ جبڑا چھوٹا۔ کیلی آیوڈ۔
بچہ کا سر بڑا ہونے پر، کیلی آیوڈ، کیلک کارب، سلکا۔
بچہ کے چہرہ کے چاروں طرف نیلگوں سفید رنگ، سائنا، سبا،
بچہ کا پستان کا دودھ پینے کی وجہ سے منھ میں زخم، ویرونکا؛
بچہ کا چہرہ بوڑھے کی طرح ہو، ابروٹینم، اتھوزا، الیٹڑ روسیانک؛
کریازوٹ، (بوڑھے کی طرح معلوم ہو۔)
بچہ کے چہرہ سے پریشانی معلوم ہوتی ہو، اتھوزا۔ بیلاڈونا۔ کیوپرم۔
بچہ کا چہرہ عقل سے خالی محسوس ہو، پلمبم، اسٹرامونیم، زنکم،
بچہ کی مناسب پرورش نہ ہونا۔ دیر سے چلنا سیکھنا۔ پیٹ لمبا۔ سر بڑا۔ لیکن دانت نہ نکلتا ہو۔ کلکیریا کارب۔ کلکیریا آیوڈ۔
بچہ کا مرض بہت سخت، سورنیم۔
بچہ دُبلا۔ کیلی آیوڈ، سلفر؛
بچہ دُبلا اور بوڑھے کی طرح دکھائی دے اور تشنج ہو اور درد قولنج میں آورج نائی؛
بچہ کمزور یا سوکھا) بہت سُست، کھال ڈھیلی، چہرہ بوڑھے کی طرح، پیٹ بڑا۔ براز میں ماڑ کی طرح، کھال میں پانی بھرا۔ چھوٹی چھوٹی پھنسیاں۔ منھ میں زخم، سارساپریلا۔
بچہ کا دُبلاپن، اوپر کے حصہ سے نیچے کی طرف۔ سیین کرس۔
" " گلٹیاں بڑھیں اور جسم کمزور ہوتا جائے۔ آیوڈ۔
" " چھوٹے بچوں کا بیرام ویرم۔
" " نیچے حصہ سے اوپر کی طرف بڑھے۔ ابروٹے نم۔
" " خاصنگر گردن کا پچھلا حصہ عضلہ، کلکریا فاش، ٹیرم میٹور، سینی کیولا۔
" " (خاصنگر گردن کے پیچھے اوران کا) مرض اسہال کے بعد۔ سینی کیولا۔
" " اور سر کا پچھلا حصہ بیٹھ جانا۔ بیشیا کارب۔

بچہ کا دُبلا پن، مُنہ میں زخم، جسم پر زرد داغ۔ ایسڈ سلف۔
" " مناسب غذا ملنے پر بھی عضلہ سوکھتے جانا۔ آیوڈ، نیٹرم میور۔
" " یکایک اسہال رُک جانے کے بعد، ابروٹے نم۔
" " آسانی سے متحرک ہونا۔ امبرا۔ الائیکو۔ ہایوسیامس۔
" " چونکنا، کیلک کارب۔
بچہ سے بات کرنے پر رو پڑے، ہیڈو، نیٹرم، سلکا۔ ٹیوبر کیونی ایم۔ بچہ ہمیشہ گود میں گھومنے کی خواہش کرنے کی علامت میں، انٹم ٹارٹ، کیمو ملا۔ چائنا۔ سٹینم۔ کیلی کارب۔
ہمیشہ خوفناک خواب دیکھے اور سونے کی خواہش نہ ہو، نکس وامیکا۔
بچہ پستان کی گھنڈی یکایک چھوڑ دے اور روئے۔ گویا سانس رُک جاتی ہو۔ سیدھی طرح اُٹھ کر گھومنے سے اچھا رہے، انٹم ٹارٹ۔
بچہ پستان کا دودھ پینے کے بعد فوراً ہی پانی پینے کے لئے روئے۔ لیکن پانی ایسا ہی پھینک دے۔ آرنکا۔
بچہ دودھ پیتے وقت اور پینے کے بعد روتا ہو۔ آرسنک۔
بچہ پستان کا دودھ نہ پینا چاہے کھنچا ہو۔ پستان کے دودھ سے دونوں ہونٹھ تر ہوتے ہی وہ دور سے پستان کھینچتا ہو۔ برایونیا۔
بچہ ہمیشہ پستان کا دودھ پیتا ہو لیکن اُسکے جسم پر گوشت نہ چڑھتا ہو۔ سینک
بچہ کے پستان کا دودھ پینے کے بعد ہچکی یا تشنج، خالی ڈکار۔ میرم وے رم۔
پستان کا دودھ پینے والے بچہ کو دودھ بالکل برداشت نہ ہو۔ سلکا۔
اعصابی کمزوری اتنی زیادہ ہو کہ کاغذ موڑنے کی تھوڑی کھڑکھڑاہٹ یا درد کی زور کی آواز سے بھی گھبرا کر بچہ اُٹھ بیٹھے، اور ڈرے، بوریکس۔
کمزوری کی وجہ سے بچہ کا پیٹ پھولنا۔ پیٹ میں گڑ گڑانا پے سی فلورا چھوتے ہی ڈرے۔ یکایک چونک اُٹھنا۔ لیکن چیخے نہیں۔ کیلی کارب، انٹم کروڈ۔
بچہ چھونا برداشت نہ کر سکتا ہو، چھونے سے روتا ہو۔ سائنا، کیلی آیوڈ۔
اچھی طرح آرام سے سوتا نہ ہو، اِدھر اُدھر کرے۔ لائیکو۔
جمائی سے ہمیشہ چلا ئے اور کانپ کر جھک پڑے۔ مگنیشیا۔

چلنا اور بولنا دیر سے سیکھے۔ اگاری کس
چلنے اور بولنے پر قابو نہ رکھنا۔
" " " ایک دو برس کا بچہ اسی دوا سے اچھا ہوا ہے۔ باسکاٹا۔
گھر میں ہمیشہ جو بیماریاں ظاہر ہوتی ہیں ان کا علاج اس طرح اوپر لکھا گیا ہے۔
علاج بالمثل کے طریقہ سے علاج کر کے فائدہ ہونے پر گھر والوں کو عقیدہ
کے ساتھ دل سے جناب ہنیمن صاحب کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے کہ بچوں کو کڑوی
اور تکلیف دہ ادویات سے انھوں نے بچایا۔
اس کے متعلق مس کوپ (MISSCOBBE) نے بغیر جانب داری کے
جو کچھ کہا ہے اسکو بتا کر ہم امراض طفلان، کا علاج ختم کرتے ہیں

(CHILDREN, NOTICING THE BUST OF HAHNEMANN IN THE SHOP-WINDOWS, MAY BE PRODERLY TAUGHT TO BLESS THAT GREAT DELIVERER WHO BANISHED FROM THE NURSERY THOSE HUGE AND HATEFUL MAGS OF MISERY BLACK TOUNTS OF SO MANY INFANTINE TEARS-IN UGS OF SOBS AND SIGHE AND JASPS AND STRUGGLES IN UTTERABLE FROM ONE OF WHICH MADAME ROLOND DREW THE FIRST INSPIRATION OF THAT MARTYR SPIRIT WHICH LED HER ONWORD TO THE GUILLOTINE WHEN SHE SUFFERERD HERSELF TO BE WHIPPED SIX TIMES RUNNING, SOONER THAN SWALLOW THE ABOMINABIE CONTENTS" SACRIFICIAL MEDIEINE IN F.P. COBB'S THE PEAKIN DARIEN P. 1960

حادثات (ACCIDENTS)

آگ میں جلنا۔ آگ میں جلنے پر آبلے پڑ جاتے ہیں؛ زخم ہو جاتا ہے۔ موت تک ہو سکتی ہے۔

پہننے کے کپڑے میں آگ لگتے ہی زمین پر لوٹنے سے اور جلتے ہوئے کپڑے کو جاجم، تکیہ، گدی، قالین وغیرہ سے دبا دینے سے آگ بجھ جاتی ہے، دوڑنے یا پانی سے بجھانے کی کوشش کرنے پر سخت آفت کا خوف ہے۔ کیونکہ ہوا لگ کر آگ اور بھی بھڑک اُٹھتی ہے۔



آگ بجھانا، جاجم، گدی وغیرہ سے دبانا۔

جلے ہوئے مقامات کی جلد اُدھیڑنا نہ چاہیئے۔ جلی ہوئی جگہ پر ہوا نہ لگنے پائے اس لیئے جلتے ہی (معالج کے نہ آنے تک) تھوڑا تیل* اور چونا ملا کر یا دف جگہ پر لگانا چاہیئے۔ اگر تیل یا چونہ نہ ملے تو صرف میدہ (یا آٹا) یا اراروٹ جلی ہوئی جگہ پر چھڑک دینا چاہیئے۔

تھوڑا یا بہت جلنے پر یا آبلہ پڑ جانے پر جلی ہوئی جگہ سوڈا سے ڈھک رکھنے پر اور اُس پر گیلا کپڑا بھگو کر رکھنے سے اکثر معالجوں نے بہت فائدہ دیکھا ہے۔ لیکن ڈاکٹر ڈن (G.W. DUNN) کی رائے ہے کہ کنتھرس X 6 X 1 -

---

* سرسوں کا تیل، ناریل کا تیل یا کوئی دوسرا تیل جو اس وقت مل جائے۔ ڈاکٹر بسارجر کا بیان ہے کہ کپڑا دھونے والے سوڈے کا پانی جلی ہوئی جگہ پر لگانے سے تکلیف فوراً بند ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر زخم گہرا ہو گیا ہو یا جسم کے اکثر مقامات جل گئے ہوں تو سوڈا کی گیلی پٹی (نو حصہ پانی ۱۰ اور ایک حصہ سوڈا) جلے ہوئے مقام پر لگانا چاہیئے۔ (THE INDIAN MEDICAL RECORD JAN 1915. PAGE) ملاحظہ ہو۔

اور ۱۲x۳۰ - داخلی استعمال کرنا، سوڈا اور بھی اچھی دوا ہے اُن کا فرمانا ہے کہ اسی علاج سے جلا ہوا مقام ہمیشہ تر رکھنے سے آبلہ یا زخم کچھ بھی نہیں ہوتا ملاحظہ ہو۔
(THE HOM RECORD DECEMBER 1812)

علاج :- تھوڑے سے جلنے پر آبلہ ہو تو کینتھرس (یا آرٹیکا یورنیس) Φ - ایک ڈرام - ایک آؤنس پانی میں ملا کر ایک ٹکڑا کپڑا اُس میں تر کر کے جلے ہوئے مقام پر باندھنا چاہیئے (دوا اگر نہ مل سکے) تو جلے ہوئے مقام پر روغن سرسوں یا ناریل میں تر کر کے اُس پر میدہ یا آٹا ارارو ٹ چھڑک کر یا ناریل کے تیل میں چونے کا پانی ملا کر جلے ہوئے مقام پر لگانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ آلو یا پوی کے پتے پیس کر یا پختہ کیلا چھیل کر اور کچل کر ناریل کا تیل اور چونہ دونوں کو پھینٹ کر یا گڑ شہد گوبر جلے ہوئے مقام پر لگا دینے سے جلن بند ہو جاتی ہے اور آبلہ بھی نہیں پڑتا۔ جلی ہوئی جگہ پر گرم سوجی، بخار، پیاس، جلد خشک، خوف اور پریشانی وغیرہ علامات میں ایکونائٹ، ۳x-۱ استعمال کرنا چاہیئے۔ آگ سے جل کر سیاہ رنگ کا آبلہ، جلن، بخار، تیز پیاس، بہت کمزوری، موت کا خوف وغیرہ علامات میں آرسنک ۶ - زخم کی جگہ پر مواد پڑ جلنے، ہیپر سلف x - استعمال کرنا چاہیئے۔ ایک حصہ کیلنڈیولا Φ - دس حصہ روغن زیتون (OLIVE OIL) کے ساتھ ملا کر لگانا چاہیئے۔ زخم روز حقہ کے پانی سے دھونا چاہیئے۔ اگر زخم سڑنا شروع ہو تو سلکا ۲ - جلی ہوئی جگہ ڈھک رکھنا چاہیئے۔ تاکہ اس میں ہوا نہ لگنے پائے۔ جبتک روئی خوب گندی نہ ہو جائے تب تک اسکو بدلنا نہ چاہیئے (کیونکہ بار بار روئی بدلنے سے جلی ہوئی جگہ میں نئی جلد جلدی نہیں پیدا ہوتی) ہلکی غذا دینی چاہیئے۔ محرک چیزیں ممنوع ہیں۔

عضلات میں تکلیف :- کسرت، دوڑ دھوپ، فٹبال، وغیرہ کھیلنے کی وجہ سے عضلات سست پڑ جاتے ہیں، جسم میں درد اور آبلے ہوں تو آرنیکا ۳x اچھی دوا ہے ضرورت پڑنے پر نیم گرم پانی سے بدن پونچھ ڈالنا چاہیئے۔

کٹی جگہ سے خون گرنا :- ہاتھ، پیر، انگلیاں وغیرہ کٹ کر خون نکلنے پر ایک صاف کپڑا سے (جس کو گرم پانی میں بھگو لیا ہو) کٹی جگہ کی دھول صا

اس کے بعد ایک ٹکڑے کپڑے کی گدی بناکر اور تر کرکے اُس مقام پر رکھ دینے سے خون نکلنا بند ہو جاتا ہے آخر میں پندرہ قطرے کیلنڈیولا Ⓘ نصف چھٹانک پانی میں ملاکر اس کٹی ہوئی جگہ پہ پٹی باندھ دینا چاہیئے۔ خبردار کہیں جگہ پر دھول وغیرہ نہ گرنے پائے۔

وریدیں یا شرائین کے کٹنے سے اخراج خون:۔ بعض اوقات کسی وریدیں یا شرائین کے کٹ جانے سے جسم کا تمام خون اُس کے راستہ سے نکل جاسکتا ہے اس حالت میں موت ضرور ہو جاتی ہے۔ اس لیے اس کو بند کرنے کی فوراً کوشش کرنی چاہیئے۔

اس خون کے بند کرنے کے پہلے یہ رائے قائم کرنا چاہیئے کہ یہ خون ورید سے نکل رہا ہے یا شریان سے؟ دل اور عروق دمویہ کا بیان پہلے کر دیا گیا ہے۔ کہ (۱) شریان کا خون دل سے جسم کے تمام جگہوں میں پہونچتا ہے اور شریان کٹ جانے پر سُرخ خون جھوکے سے وہاں سے نکلتا ہے۔ اور (۲) ورید کا خون سب جگہوں سے دل کی طرف دوڑتا ہے اور ورید کے کٹ جانے سے سیاہ رنگ کا خون آہستہ آہستہ معمولی طور سے نکلتا ہے۔

اس لیے سُرخ خون ایکبارگی بند کرنے کے لئے شریان کا کٹا منھ دل کی طرف ہے (یعنی اوپر کی طرف کا کٹا منھ) اُس کو دباکر پکڑ رکھنا چاہیئے۔ یا باندھ دینا چاہیئے۔ اور سیاہ خون بند کرنے کے لئے کٹی نس کے نیچے کا منھ دباکر پکڑ رکھنا چاہیئے۔ یا باندھ دینا چاہیئے۔ ہاتھ یا ہاتھ کی انگلی سے کٹی ورید زور سے اُس وقت تک پکڑ رکھنا چاہیئے۔ جب تک خون کا اخراج بند نہ ہو جائے یا معالج آکر بینڈیج نہ باندھے۔

جہاں ڈاکٹر نہ مل سکے وہاں مندرجہ ذیل آسان ترکیب سے بینڈیج باندھ دینا چاہیئے۔ (۱) اگر کسی شریان یا ورید جلد کے بہت نزدیک ہو تو موٹے ڈورے، فیتہ یا ڈوری یا دل سے شریان کے اوپر کی طرف یا ورید کے نیچے اکثر باندھ دینا چاہیئے۔ اسی بندھن کا نام بینڈیج ہے۔

(۲) لیکن اگر کٹا گہرا ہو تو مندرجہ ذیل ترکیب سے بینڈیج باندھ دینا چاہیئے۔

ایک لمبا چھتر ڈوری کی طرح بٹ کر کٹی جگہ کو باندھنا چاہیئے اس کے بعد اُس بندھی ہوئی رسی کی طرح کپڑے کو اور جسم کے نیچے (یعنی بینڈیج میں گانٹھ باندھنے کے سوراخ میں) ایک پنسل، قلم یا قینچی، چبھو کر، جب تک خون نکلنا بند نہ ہو جائے وہ قینچی، پنسل، یا قلم، چاروں طرف گھمانا یا اینٹھنا چاہیئے۔ خون نکلنا بند ہونے پر کچھ دیر تک وہ کٹے حصہ پر بندھی رہے۔

کٹی شریان سے خون نکلنا بند ہونے پر آرنیکا ۳x۔ استعمال کرنا چاہیئے۔ اور کیلنڈیولا Ø۔ (آٹھ حصہ پانی کے ساتھ ملا کر) پٹی باندھنا یا دھونا چاہیئے کبھی ورید کا خون گرنے پر بھی میلس x۔ کا داخلی اور بھی میلس۔ Ø (آٹھ گنے پانی میں ملا کر) میں پٹی تر کر کے باندھنا چاہیئے، ہوشیار رہو۔

کٹے زخم پر آرنیکا کا خارجی استعمال کبھی نہ کرنا چاہیئے۔ یہ سیلولائیٹس پیدا کر کے بہت نقصان پہونچا سکتا ہے۔ جس طرح کچل جانے کی چوٹ میں خون نہیں نکلتا۔ اُس میں آرنیکا کا بیرونی استعمال ہو سکتا ہے۔

ناک سے خون گرنا:۔ اس کتاب کے مرض ناک کے بیان میں ناک سے خون گرنا ملاحظہ ہو۔

دانت کی جڑ سے خون نکلنا:۔ دانت کے اُکھڑنے وغیرہ کی وجہ سے کبھی کبھی خون نکلتا ہے اور مریض کمزور ہو جاتا ہے۔

علاج:۔ سُرخ خون نکلنے پر آرنیکا Ø۔ ایک حصہ (دس گنے پانی میں ملا کر) تھوڑا کپڑا تر کر کے گدی بنا کر دانت کے مسوڑھے پر زور سے دبا دینا چاہیئے۔ اس کے بعد اتنا ہی بڑا ایک کاگ (CORK) اس کے اوپر رکھ کر مسوڑھے پر دبانے سے خون بہنا بند ہو جاتا ہے اگر خون بالکل سُرخ نکلتا ہو تو آرنیکا Ø کے بدلے ہی میلس Ø دینا چاہیئے۔

چوٹ:۔ کٹا پھٹا ہوا، کچلا ہوا، موچ کھایا ہوا وغیرہ بہت طرح سے چوٹ لگتی ہے۔ چوٹ کی وجہ سے جلد چھل کر زخم ہو جاتا ہے۔

علاج:۔ چوٹ والی جگہ سے خون نکلنے کو روکنا مناسب ہے، زخم کا منھ اوپر کی طرف رکھ کر ٹھنڈے پانی یا برف کے پانی میں تر کر کے پٹی باندھنے

سے فائدہ ہوتا ہے۔ کٹی جگہ پر دوب چبا کر یا پیسکر لگا دینے یا تازہ گوبر شکر ڈالکر* باندھنے سے خون گرنا بند ہو سکتا ہے۔ اگر چوٹ کی وجہ سے زخم ہو جائے (یعنی گر جانے یا مارنے وغیرہ کی وجہ سے نشان پڑ جانے۔ کالا داغ ہو جانے پر۔) تو آرنکا ۱۔ (ایک ڈرام، ایک آونس کے ساتھ ملا کر اُس پانی میں کپڑا بھگو کر) چوٹ والی جگہ پر پٹی باندھنی چاہیے (کھردری چیز سے زخم ہونے پر آرنکا زیادہ فائدہ کرتا ہے۔) چوٹ کی وجہ سے (کانٹا۔ الپین۔ چبھ جانے یا جونک کاٹنے کی وجہ سے) وریدیں (نروس (NERVES) کٹ کر درد ہونے پر۔ ہائی پیریکم ۱ (آٹھ گنے پانی کے ساتھ پٹی باندھنے سے اور ہائی پیریکم ۳۔ کے استعمال سے فائدہ ہوتا ہے۔ چوٹ کی وجہ سے زہریلا زخم ہو جائے سے ہائی پیریکم ۲۰۰۔۱ استعمال کرنا اور پھوڑے پر سینکنا چاہیے۔ تیز دھار والے اُسترے سے کٹنے کی وجہ سے جلد چھل جانے (LACEKATED) پر رسٹ فائی سیگیریا ۱۔ (دس گنے پانی کے ساتھ پٹی باندھنا اور رسٹ فائی سیگیریا ۳۔۲۰۔۱ استعمال کرنا فائدہ کرتا ہے۔ تیز دھار والے نشتر سے کٹ کر زخم ہو جانے پر یا بارود سے جل کر زخم ہونے پر کیلنڈیولا ۱۔ ۲۰ قطرے دو تولہ پانی میں ملا کر مذکورہ بالا طریقہ سے لگانا چاہیے۔ بارود سے زخم زخم یا آبلہ ہونے پر، اگر وہ کسی طرح اچھا ہوتا ہو، خون خراب ہو گیا ہو

---

* زخم پر شکر لگانا چاہیے۔ جرمنی کے ڈاکٹروں نے گزشتہ جنگ عظیم یورپ میں زخمی سپاہیوں کے زخم میں شکر لگا کر اچھا کیا تھا۔ اس سے تعجب خیز نتیجہ نکلتا ہے۔ لگانے کا طریقہ بہت آسان ہے۔ دانہ دار شکر سے زخم کو ڈریس کر کے باندھ دیا جاتا ہے۔ شکر کسی پھیلنے والی بیماری کو روک نہیں سکتی۔ جب تک خون نکلنا بند نہ ہو جائے تب تک شکر لگانا نہ چاہیے۔ صاف کٹے ہوئے زخم پر شکر کے استعمال کرنے سے زخم بہت جلد اچھا ہو جاتا ہے۔ بعدہٗ وہ ڈریس کرنے کے وقت زخم کو دھونا نہیں پڑتا۔ تین روز کا وقفہ دیکر شکر لگانا بھی اچھا ہے۔ جس زخم میں گوشت جوڑنے کی ضرورت نہیں رہتی اُس میں بھی شکر سے فائدہ ہوتا ہے۔ جناب ڈاکٹر کاٹک چندر سو، ایم بی، کے ذریعہ ایڈیٹر سوراتھ سماچار جیٹھ سمہ ۱۳۲۳ فصلی۔

وغیرہ علامات میں بارود ۳x- (GUNPOWDER) آٹھ گرین مقدار میں
دن میں تین مرتبہ استعمال کرنا چاہیئے (THE HOM WORLD)
(JANUARY 1915 AND FEBUARY 1915) ملاحظہ ہو

چوٹ لگنے کی وجہ سے اگر ہڈی ٹوٹ جائے تو (اچھے سرجن، جراح) سے ہڈی ٹھیک جگہ پر بٹھا کر سمفائیٹم ۱x- استعمال کرنا چاہیئے۔ اگر زخم ہو کر دوسرے دوسرے علامات محسوس ہونے لگیں تو مندرجہ ذیل ادویات استعمال کرنا چاہیئے۔

بخار، سردی، پیاس، پریشانی، موت کا خوف۔ اور سر گرم کے علامات میں ایکونائٹ ۳x- چوٹ ایک ہی جگہ ہو اور کل جسم میں درد ہوتا ہو تو آرنکا ۳x ۶- چوٹ لگ کر بہت زیادہ خون نکلنے کی وجہ سے کمزور ہو جانے پر چائنا ۶- یا آرسنک ۳۰- شکر یا گندھک کا سفوف چوٹ والی جگہ پر باندھنے سے خون بند ہوتا ہے۔ اور کٹنے کا زخم بھر جاتا ہے۔ ہلکی چیزیں کھانے کو دینا چاہیئے۔

بندوق یا پستول کی گولی وغیرہ یا لڑائی کے ہتھیار سے زخمی ہونے پر

ورم کی حالت میں فیرم فاس ۱x یا ایکونائٹ ۳x استعمال کرنا چاہیئے۔ خون خراب ہو کر سڑنا شروع ہونے پر لیکیسس ۶- اگنیشیا Ф- استعمال کرانا اور کیلنڈیولا کی تر پٹی باندھنے سے مواد نہیں ہوتا۔ بارود ۳x- سفوف (GUNPOWDER) استعمال کرنے کے بارہ میں شروع میں بیان کیا گیا ہے (چوٹ کا بیان ملاحظہ ہو۔)

جلد کٹ کر بہت تکلیف، کزاز، نگل نہ سکنا کی علامت میں ہائی پیریکم ۳۰- ۱۰۰۰- بہت فائدہ کرتا ہے۔

بھرمس چوٹ :- اگر جلد نہ چھلی ہو تو مندرجہ بالا طریقے سے آرنکا کی پٹی باندھنا چاہیئے۔ لیکن اگر جلد کٹی ہو تو کیلنڈیولا Ф- (ساٹھ بوند) ایک چھٹانک پانی میں ملا کر پٹی باندھنا چاہیئے۔ بخار، تمام جسم میں درد ہونے پر آرنکا ۶- اور ایکونائٹ ۶- (ایک کے بعد دیگرے) کھلانے کی بھی کچھ لوگوں

کی رائے ہے سر میں گہری چوٹ آنے کی وجہ سے اگر مریض بے ہوش ہو جائے تو آرنکا ۳۔ زبان پر لگا دینا چاہیئے۔ جب تک مریض ہوش میں نہ آجائے تب تک اُس کو پکار کر ہوش میں لانا مناسب نہیں ہے۔ ہوش میں آنے کے بعد اگر مریض کو درد ہو تو آرنکا ۳۔ بخار ہونے پر ایکونائٹ ۳۔ دینا چاہیئے۔

دماغ ہل جانا (CONCUSSION OF THE BRAIN)

سر میں زیادہ چوٹ لگنے، گر جانے وغیرہ اسباب سے دماغ کے فعل میں نقص پیدا ہو جاتا ہے۔ یا بند ہو جاتا ہے۔ اس کا نام دماغ کا ہل جانا ہے۔ بالکل یا تھوڑی بے ہوشی، چہرہ میلا، نبض سریع، بیقاعدہ، ساقط یا ضعیف کمزور اور بے قاعدہ سانس، ہاتھ، پیر، ٹھنڈے، پکارنے پر جاگتا یا جواب دیتا ہو، لیکن فوراً ہی بے ہوشی ہو جاتا ہو۔ وغیرہ۔ اس مرض کا شروع درجہ ہے۔ اس کے بعد زنانہ رواں فعل شروع ہوتا ہے۔ یعنی مریض ہوش میں آجاتا ہے۔ جسم کی حرارت بڑھتی ہے (۱۰ سے ۱۲) متلی، قے، وغیرہ۔

علاج :- شروع میں آرنکا ۳x- کرنا چاہیئے۔ بخار ہونے پر ایکونائٹ ۳x- سر میں درد، مُنہ تمتمایا وغیرہ علامات میں بیلاڈونا ۳۔ سانس میں گھڑگھڑاہٹ ہونے پر، اوپیم ۳۔

مریض کو گرم بستر پر لٹایا جائے اور اُس کے بغل میں اور ہاتھ پیر کو سینکا جائے، پہلے سر نیچا رکھ کر لٹانا چاہیئے۔ اسکے بعد (یعنی ردالفعل شروع ہونے پر) سر اور کندھے کو کچھ اونچا رکھ دیا جاتا ہے۔ مریض کو کسی حالت میں کچھ کھلانا پلانا نہیں چاہیئے۔

سیاہ داغ :- کبھی کبھی چوٹ والی جگہ سے خون نہیں نکلتا۔ اور وہ جگہ نیلی پڑ جاتی ہے۔ اسی کا نام سیاہ داغ ہے۔ ایسی حالت میں اگرچہ خون باہر نہیں نکلتا۔ لیکن مجریٰ دمویہ (BLOOD VESSELS) کٹ کر خون نکلتا ہے۔ اور وہ خون اندر ہی رہ جاتا ہے۔ اسی وجہ سے اس طرح سیاہ داغ پڑ جاتا ہے۔ چوٹ لگتے ہی آرنیکا کی تر پٹی باندھنے پر، اکثر یہ کالا داغ نہیں پڑتا۔ اگر آرنیکا کے استعمال سے کالا داغ نہ اچھا ہو تو

ہیمیمیلس کی ترپٹی باندھنا چاہیے. اگر کوئی دوا نہ ملے تو ایسے داغ کی جگہ کو ٹھنڈے پانی سے دھو کر سینکنے سے درد اور سوجن کم ہو جاتی ہے۔

موچ :- ربر کی طرح رسی سے پیر کی ایڑی، کلائی وغیرہ میں گانٹھ پڑی رہتی ہے. چوٹ لگنے پر وہ رسی ٹوٹ جاتی ہے یا اپنی جگہ سے ہٹ جاتی ہے۔ اسی کو موچ آنا کہتے ہیں، چوٹ والی جگہ میں درد ہوتا ہے۔ اور وہ پھول جاتی ہے. خاص خاص حالتوں میں آرنیکا۔ سمفائٹم، (ہڈی ٹوٹنے پر) ہائپیریکم، روٹا، وغیرہ، ادویات وغیرہ کھلائی اور لگائی جا سکتی ہے۔ ایک حصہ مدر ٹنکچر کو دس گنے پانی میں ملا کر آرنیکا وغیرہ دواؤں کا بیرونی استعمال کیا جا سکتا ہے

موچ والی جگہ کو جہاں تک ہو سکے ہلایا ڈلایا نہ جائے۔ دوا نہ مل سکے تو ہلدی اور چونہ (یعنی پسی ہلدی میں تھوڑا چونہ اور نمک یا شوربہ ملا کر گرم کر کے لگانا چاہیے) اگر گرم گرم موچ کی جگہ پر لگا کر پٹی (بنڈیج) باندھ دینا چاہیے۔ اس طرح دو تین مرتبہ گرم گرم ہلدی چونہ باندھنے سے سوجن اور درد کم ہو جاتا ہے۔

کچل جانا :- جسم کا کوئی حصہ سخت چیز کی معمولی اور گہری چوٹ سے کٹ نہ جانے پر (اس سے خون نہ نکلنے پر) اسے کچل جانا کہتے ہیں۔ اس حالت میں چوٹ والی جگہ کے اندر کا خون بہانے والی چھوٹی چھوٹی نالیاں کٹ کر خون جم جاتا ہے۔ اسی وجہ سے وہ جگہ نیلی یا کالی معلوم ہوتی ہے۔ اندر گہرے حصہ میں چوٹ لگنے پر اس پر مواد پیدا ہو جا سکتا ہے۔

علاج :- ایک حصہ آرنیکا Ø . دس حصہ پانی کے ساتھ چوٹ کی جگہ پر پٹی باندھنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ پٹی کے اوپر گیلا کا پھاہا اور کپڑا باندھنا چاہیے۔ بخار یا جسم کے دوسرے حصہ میں درد محسوس ہونے پر آرنیکا 3X ۔ کا استعمال کرنا مناسب ہے۔ چوٹ والی جگہ کے چاروں طرف چھوٹی پھنسیاں نکلنے پر، اور اس جگہ کا ڈھیلا پڑنے پر ہیمامیلس Ø ایک حصہ پانی چھ حصہ میں ملا کر آرنیکا کی طرح پٹی باندھنا چاہیے۔

ہڈی میں چوٹ لگنے پر، برو ٹا X1۔ پستان یا گلٹی میں چوٹ ہونے پر کونیم X۳۔ مواد پڑنے کا اندیشہ ہو، ہیپر سلفر ۳۰۔ سڑنا شروع ہونے پر آرنک ۳۰۔ یا سلکا ۳۔ دینا چاہیئے۔

تیز صدمہ (SHOCK) تیز چوٹ یا دماغی تحریک سے قوتِ زلیت کے سُست پڑ جانے کا نام تیز صدمہ ہے۔ شکاگو کے مشہور سرجن ڈاکٹر ہوورڈ کروشر (DR.HOWAD CRUTCHER) فرماتے ہیں کہ تیز صدمہ کی تین مخصوص دوائیں ہیں، کیمفر، کاربوویج اور وریٹرم البم، جسم سرد ہونے پر، کیمفر، جسم نیلا ہونے پر کاربو وج، سر پر ٹھنڈا پسینہ نکلنے پر وریٹرم البم فائدہ کرتا ہے۔ چیسل صاحب کا بیان ہے کہ دل اگر ڈوب جائے تو وریٹرم البم کا استعمال کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔

ڈاکٹر ہیوز فرماتے ہیں کہ تیز صدمہ میں اگر نسیج کے سخت جلن کی غیر طبعی تحریک معلوم ہو تو ایسی حالت میں وریٹرم البم کی جگہ آرسنک ۳۔ طاقت کا بہت فائدہ کرتا ہے۔

سواری پر گھومنے کے وقت قے:۔ گاڑی، پالکی، ریل، اسٹیمر، ناؤ وغیرہ سواریوں پر چڑھنے سے کسی کسی کو تیز قے ہونے لگتی ہے۔ کاکولس، ۳، ۲۰۰، اس کی مقبول اور کارآمد دوا ہے۔

پاگل کتا اور سانپ کاٹنا:۔ کٹی ہوئی جگہ کا بالائی حصہ رسی سے باندھ لینا چاہیئے۔ اس کے بعد جس کے دانتوں میں کوئی بیماری نہ ہو، اس کو یہ مقام چوس لینا چاہیئے۔ اور اُسی وقت کاسٹک یا گرم لوہے سے اُس مقام کو جلا دینا چاہیئے۔ یا تیز چھری سے اُسکے گرد کی جگہ کاٹ دینا چاہیئے۔ مفصل علاج کے لئے سانپ کاٹنا ملاحظہ ہو۔

پاگل کتا کاٹنے پر سات دنوں کے اندر نزدیک کے ضلع یا سب ڈویژنل گورنمنٹ ڈسپنسری میں جاکر دو ہفتہ تک دو انجکشن روزانہ اٹھائیں انجکشن لینے پر موت کا خوف نہیں رہتا۔ پاگل کتا، سیار، بندر وغیرہ کے کاٹ لینے پر دس روز کے اندر اگر موت نہ ہو جائے تو سمجھنا چاہیئے وہ جانور

پاگل نہیں تھا۔

کیڑے کا کاٹنا:۔ بھونرا، بر، بچھو، کن کھجور، وغیرہ کاٹنے پر کٹی ہوئی جگہ سے اس کا ڈنک چھری سے نکال دینا چاہیئے۔ اسکے بعد اسپرٹ کیمفر، سوں کا تیل یا کراسن تیل یا تمباکو یا حقہ کا پانی یا نمک ملا کر ایک عرق پیا لگا دینا چاہیئے۔ زیادہ سوجنے پر ایپس ۶۔ استعمال کرانا چاہیئے۔ بچھو کاٹنے پر زمین قند کا سفوف یا ارو ئی کے درخت کا سفوف لگا دینا چاہیئے۔ تتیر۔ کھٹمل یا کوئی زہریلا کانٹا پر یا برہنٹی لگ جلنے پر اگر کوئی حصہ زیادہ پھول جائے اور وہاں درد ہو تو اس جگہ پر پہلے اسپرٹ کیمفر یا لیموں کا عرق لگا کر ملنا چاہیئے۔ اسکے بعد چونا گرم کر کے لگانا چاہیئے اور لے پس ۶۔ استعمال کرنا چاہیئے۔ مچھلی کا کانٹا گڑ جانے سے درد معلوم ہونے پر گرم پانی میں شورا یا نمک ملا کر چوٹ والی جگہ کو اس میں ڈبو رکھنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ مدھ مکھی کاٹنے کی وجہ سے اگر خرابی ہو تو کاربولک ایسڈ ۳x۶-۱ استعمال کرنے سے فوراً فائدہ ہوتا ہے۔ شو یا پوک ۱، لگنے پر وہاں کان چھیڑا ۲، ۳ مدھو درخت کے پتے کا عرق ۴ نچوڑ کر لگا دینے سے پھر کوئی خرابی کا خوف نہیں ہوتا۔

اگر یہ چیزیں نہ ملیں تو گولر یا اروئی کا پتہ یا چھری سے گھس کر وہاں چونہ لگا دینا چاہیئے۔ مکڑا اگر کاٹے تو گھی میں نمک ملا کر لگانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ چوہا کے کاٹنے پر لیڈم اچھی دوا ہے۔ معمولی کتے کے کاٹتے ہی کاٹی ہوئی جگہ گرم پانی سے اچھی طرح دھو کر اس جگہ کو کاسٹک

۱، کیلنڈیولا اور لیڈم کے بھی استعمال سے فائدہ ہوتا ہے۔ ڈاکٹر نشر

ANSHULZ IN HOM-

(RACODER FOR AUG 1916- (VINEGAR) دیکھیئے۔

(۱) شو یا پوک لگنا بہت خراب ہے۔ اس کے لگنے پر کبھی کبھی عضو سڑنے لگتا ہے

(۲) کان چھڑا درخت کا دوسرا نام دھولا ہے یا کرنا، اسنونا، ہے۔

(۳) مدھو کا درخت بہت چھوٹا ہوتا ہے۔ دیواروں پر پیدا ہوتا ہے۔ اس کا پھول بھی بہت چھوٹا ہوتا ہے زرد رنگ دیکھنے میں گیندے کے پھول کی طرح لڑکے اس پھل کو چوس کر اس کا رس پیتے ہیں۔

سے جانا۔ پر میگنٹ آف پوٹاش کا سفوف چھڑک دینا چاہیے۔ کتا۔ سیار وغیرہ کے کاٹنے پر لوہے کی کسی چیز کو آگ میں سُرخ کر کے اس سے سینکنا چاہیے اور اسٹرامونی ایم ۲×۔ کئی جگہ پر کئی مرتبہ استعمال کرنا چاہیے۔ اور ایک ہفتہ تک تھوڑا تھوڑا اگرم دن میں تین دفعہ کھلانا چاہیے۔ پاگل کتا یا سیار کاٹنے پر کتے کا پاگل پن ملاحظہ ہو۔

کیکڑا یا بچھو کاٹنے پر:۔ اگر کہیں بچھو نے کاٹا ہو تو اسکے مخالف جسم کے کان میں (یعنی کسی کو دائیں حصہ جسم میں کاٹا ہو تو بائیں کان میں بائیں کان میں کاٹا ہو تو دائیں کان میں) تھوڑے گرم پانی میں چٹکی نمک حل کر کے چار مرتبہ ڈالنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ اگر چار، پانچ مرتبہ ڈالنے سے بھی کوئی فائدہ نہ ہو تو تھوڑے گرم پانی میں صابن کا پھین نکال کر اُس میں تھوڑی شکر ملا کر چار، پانچ مرتبہ اُس کو کان میں ڈالنے سے یہ سب جلن اور تکلیف، فوراً دور ہو جاتی ہے۔ اور بہت کارآمد ہوتا ہے۔

ناک، آنکھ یا کان میں کیڑا جانا:۔ آنکھ میں راکھ یا دھول پڑنے پر۔ ملائم کاغذ کی بتی بنا کر اُس کو گرم پانی میں ڈبو کر اُس سے دھول یا راکھ نکال لینا چاہیے۔ دوسری آنکھ اگر ٹھیک رہے تو کنکر، کیڑا یا بال آنکھ میں پڑنے پر پلک کو اُلٹ کر صاف کپڑے کی نوک سے اُس کو باہر نکال لینا چاہیے۔ آنکھوں کو بھول کر بھی رگڑنا نہ چاہیے۔ آنکھوں میں چونہ، کوئلہ، یا تمباکو کی خاک گرنے پر فوراً آنکھوں میں دہی یا ۲۔ قطرے سرکہ نصف آونس گرم پانی میں ملا کر آنکھیں دھو ڈالنی چاہیے۔ چونے کا سفوف جانے پر کیلنڈیولا دس قطرے (ورنہ لیمون کا عرق ایک چھٹانک پانی میں ملا کر آنکھوں پر پٹی باندھنی چاہیے (خالص پانی سے آنکھیں نہ دھوئی جائیں آنکھیں خراب ہو سکتی ہیں) یا لوہا یا کسی دھات کے ذرات آنکھ میں پڑنے میں انڈے کا سفید حصہ لگانا پڑتا ہے۔ کان میں لکڑی یا سفوف جانے پر نیم گرم پانی کی پچکاری سے وہ نکل جاتا ہے۔

کان میں کیڑا جانے پر گرم تیل کان میں ڈالنے سے کیڑا مر جاتا ہے۔

بیج یا اور کوئی چھوٹی چیز ناک یا کان میں جانے پر بڑی ہوشیاری سے چمٹی سے اُسکو باہر نکال لینا چاہیئے۔ (ناک میں کیڑا وغیرہ داخل ہونا، کا باب ملاحظہ ہو) ناک، کان، یا آنکھ سے بال وغیرہ نکلنے پر اگر آنکھیں اینٹھتی ہوں، تو آرنکا ۳۔ استعمال کرنا چاہیئے۔

سانس بند، پانی میں ڈوبنے، پھانسی لگانے، یا زہریلی بھاپ جسم میں داخل ہونے پر اور پاس کی جگہ پر بجلی گرنے سے یکایک سانس رک جاتی ہے۔

علاج:۔ (ا) پانی میں ڈوبنے یا پھانسی لگانے کی وجہ سے سانس رکنے پر،

(۱) پہنے ہوئے کپڑوں کو اُتار کر ہاتھ پیروں کو گرم گرم سینک دینا چاہیئے۔

(۲) پھیپھڑے سے پانی نکلنے کے لئے مریض کو پٹ لٹا کر جسم کا درمیانی حصہ اس طرح اونچا رکھنا چاہیئے کہ سر نیچے کی طرف لٹک پڑے۔ پیٹ اور سینہ کو ہاتھ سے دبائے رکھنا چاہیئے۔



اس کے بعد مریض کو چت لٹا کر دونوں ہاتھوں سے اُس کی دونوں کہنی اوپر کو اور اچھی طرح پکڑ کر ایک بار اوپر جھونکا دے کر اُٹھانا چاہیئے۔ اسکے بعد دونوں کہنی موڑ کر سینہ پر آہستہ آہستہ لیکن کس کر دبا رکھنا چاہیئے۔

(۳) رومال یا رسی کے ساتھ اسپنج کی مدد سے زبان کو کھینچکر باہر نکال کر مریض کے دونوں نتھنوں کا سوراخ بند کر کے اُسکے منہ میں فی مرتبہ زور

یں پھونکنا چاہیے، پندرہ بیس مرتبہ اس طرح کرنے سے سانس کی حرکت



شروع ہو سکتی ہے۔ ایسی حالت میں اوپیم ۲۰۰۔ دینا چاہیئے۔ اگر اوپیم سے



فائدہ نہ ہو تو انٹم ٹارٹ ۳۰۔ یا لیکے سس ۲۰۰۔ دینا چاہیئے۔

رائے:- خدمت کرنیوالوں کو کبھی طرح ناامید نہ ہونا چاہیئے۔ دیکھا گیا ہے کہ کئی گھنٹہ تک استقلال سے مریض کی اس طرح خدمت کرنے پر سانس چلنے لگتی ہے۔

(۴) سانس چلنے لگے تو مریض کو گرم بستر پر لٹا کر گرم پانی میں ایک دو قطرہ شراب پلا دینا چاہیئے۔

(ب) بجلی گرنا:۔ سے سانس رُک جانے پر ہوا اور جگہ میں بے ہوش آدمی کو غفلت کی حالت میں تکیہ کے سہارے بٹھالنا چاہیئے اور چہرہ، سینہ کندھوں پر ٹھنڈے پانی کا چھینٹا دینا چاہیئے۔ اس کے بعد سورج کی طرف اُس کا منھ کرکے نئی مٹی کھود کر اُس مٹی سے ڈھکا کر آرتکا دینا چاہیئے ۔ سر اور چہرہ کو چھوڑ کر کل جسم کو ڈھک دینا چاہیئے۔ اس طرح کچھ دیر رکھنے پر وہ ہوش میں آسکتا ہے۔ لیکن اتنا کرنے کا بھی اگر موقع نہ ہو تو جسم پر ٹھنڈے پانی کا چھینٹا دینے سے ہی کام چل سکتا ہے۔ لیکن ہوشیار! بھیڑ سے ہوا بند رہو کر اس کے تنفس میں نقص نہ ہو جائے، مریض میں نگلنے کی طاقت جب آجائے تو اُسے نکس وامیکا ۳۰۔ استعمال کرانا چاہیئے۔ اگر بجلی کی چمک سے دیکھنے کی طاقت جاتی رہے تو فاسفورس ۲۰۰ دینا چاہیئے۔ یہ کارآمد ثابت ہوا ہے۔

(ج) سڑا پاخانہ، موری وغیرہ کی زہریلی بھاپ کی وجہ سے سانس بند ہونے پر مریض کو فوراً کھلی ہوا میں لاکر پانی میں ڈوبے ہوئے انسان کی سانس رُکنے والا طریقہ کام میں لانا چاہیئے ۔ ہوش میں آجانے پر گاڑھی کافی پلانا۔ اور سر اور سینہ پر سرکہ لگانا چاہیئے۔

سردی گرمی:۔ مریض کے کپڑے ڈھیلے کرکے مریض کو سایہ میں رکھنا چاہیئے۔ اس کے بعد برف کا ٹھنڈا پانی اُس کے سر پر ڈالنا چاہیئے۔

(مفصل حالات کے لئے سردی، گرمی، ملاحظہ ہو۔)

بیہوش ہونا:۔ قوت ارادی اور عضلات کی کمی کے ساتھ بالکل یا تھوڑی غفلت ہو جانے پر اسی کا نام بے ہوشی ہے جسم کے خون کا زوال یا (اعصابی کمزوری کی وجہ سے) دماغی احساس (جیسے خوشی، رنج، خوف وغیرہ) زیادتی ہسٹیریا وغیرہ اسباب سے بیہوشی ہوا کرتی ہے ایسے بھی ڈرنے والے (ڈرپوک) لوگ موجود ہیں۔ جو کسی کے جسم کے خون نکلنے یا کسی کو چوٹ لگتے یا دیکھتے بے ہوش ہو جاتے ہیں۔

علاج مختصر:۔ (۱) بیہوشی کے وقت روہنی کمفر (نہ ہو تو خالی کافور

یا مسکس ۲x۔ (کستوری) سونگھانا۔ ایکونائٹ ۱x۔ استعمال کرانا (۲) کمزوری کی وجہ سے چائنا ۲x۔ ۶۔ آرس ۲x۔ آیوڈ ۶x۔ ورے ور ۲x۔ (۳) دل کی بیماری کی وجہ سے بے ہوشی، ماسکس ۳x۔ ڈیجی ٹے لس ۳x۔ ورا ٹرم ورا ئیڈ ۳x۔ (مجرب) (موہ کی بیماری کے بیان میں بے ہوشی ملاحظہ ہو۔

(۴) ہسٹیریا کی وجہ سے بے ہوشی۔ مرض ہسٹیریا کی دوائیں ملاحظہ ہوں)

بے ہوش ہوتے ہی، نزدیک والے آدمی گھبرا کر بھی نئی آفت پیدا کر دیتے ہیں، اگر بے ہوشی کا سبب نامعلوم ہو تو مریض کے لیے بے ہوش ہوتے ہی اسکا گلا، سینہ، اور پیٹ کا کپڑا ڈھیلا کر دینا چاہیئے۔ اور اسی وقت اسے اس طریقہ سے لٹا رکھنا چاہیئے کہ جس میں اس کا سر اس کے کل جسم سے نیچے جھکا رہے (لیٹنے) اس کو چت لٹا کر اس کے منہ پر گردن کے پیچھے اور پیٹ کے اوپر سرد پانی کا چھینٹا دینا اور ہوا کرنا چاہیئے۔ اگر اس سے فائدہ نہ ہو تو افسوس کہ سپرٹ کیمفر یا کستوری سونگھانا چاہیئے۔ اگر بے ہوشی کی وجہ معلوم ہوئے تو حسب ذیل ادویات میں سے علامات کے مطابق دینی چاہیئے۔

سخت دلی تکلیف، اگر بیہوشی ہو تو کیموملا ۶۔ رنج کو دبا رکھنے کیوجہ سے اگر بیہوشی ہو تو اگنیشیا ۶۔ زیادہ غصہ کیوجہ سے بے ہوشی ہو تو ایکونائٹ ۳۔ خوف کی وجہ سے بے ہوشی ہو تو ایکونائٹ ۳۔ یا اوپیم ۳۔ خون کے زائل ہونے کی وجہ سے بے ہوشی ہو تو چائنا۔ عشق میں نا اُمیدی کی وجہ سے مُردہ کی طرح پڑے رہنا۔ لیکیسس ۶۔ چینخ نہ آنے کی وجہ سے بے ہوشی ہونے پر کاکیولس ۶۔ درد کی وجہ سے بے ہوشی ہونے پر ایکونائٹ ۲۔ کیموملا ۶۔ کافیا ۶۔ ویریٹرم ایلیب ۶۔ شراب پینے یا تیز ادویات استعمال کرنے کی وجہ سے بے ہوش ہو تو نکس وامیکا ۲x۔ بہت پارہ (MARCURY) استعمال کرنیکی وجہ سے بے ہوش ہو تو کاربوویج ۳۔ جسم میں کچھ درد ہو کر بے ہوش ہو تو اپیکاک ۳۔ سر چکر کھا کر بے ہوش ہونے پر کیموملا ۶۔ بیبر ۶۔ گرنے کی وجہ سے بے ہوش ہونے پر اپیکاک ۳۔ زچگی کے بعد اخراج خون کی وجہ سے بے ہوش ہو تو چائنا ۳۔ نہ کھانے کی وجہ سے بے ہوش ہونے پر پہلے پہلے بوند بوند گرم دودھ

اس کے بعد ہوش میں آنے پر شوربہ وغیرہ دیا جا سکتا ہے۔ سردی یا برف کی وجہ سے جسم جکڑ گیا ہو تو مریض کو کھلی ٹھنڈی جگہ میں لاکر خوب ٹھنڈا پانی یا برف دیکر رگڑنا چاہیئے۔ خبردار! آگ سے سینہ سینکا نہ جائے۔ سینکنے سے موت آسکتی ہے) جسم کے کل حصہ نرم اور سُرخ ہونے پر اُس کو خشک بستر پر لٹاکر ٹھنڈے فلالین یا پرانے صاف کپڑوں سے برابر رگڑنا چاہیئے۔ اور دس پندرہ منٹ بعد ایک دو بوند اسپرٹ کیمفر استعمال چاہیئے۔ ہوش میں آنے پر کاربو وج ۳۰۔ آرسنک ۳۰۔ یا اکونائٹ ۳×۱۰ استعمال کرانا چاہیئے۔ دماغ کی کسی تیز تبدیلی کی وجہ سے یکایک بیہوش ہو جانے پر اگر چہرہ زرد ہو تو ایپس ۶ یا گلونائن ۶ استعمال کرانا چاہیئے۔

بچوں کے کرم کیوجہ بیہوشی میں سائنا ۲۰۰×۲ وغیرہ دوائیں دینا چاہیئے۔

ہوشیار! اگر بیہوشی دور ہونے کے بعد قے شروع ہو تو اُسکو روکنے کے لئے دوا نہ دی جائے یا مریض کو نیند آنے پر اُسکو جگایا نہ جائے۔

امراض اعصاب اور بے ہوشی (FAINTING) ملاحظہ ہو۔

زہر کھانا:۔ یہ معلوم ہوتے ہی کہ زہر کھایا ہے۔ فوراً ڈاکٹر کو دکھانا چاہیئے۔ اس درمیان میں مریض کو قے کراکر پیٹ سے زہر نکال دینے کی کوشش کرنا چاہیئے۔ حسب ذیل ادویات میں کوئی ایک دوا کھلاکر قے کرائی جا سکتی ہے۔ (۱) گلے میں انگلی یا پَر کے ذریعہ سے

(۲) ایک پاؤ گرم پانی میں دو چمچ نمک (یا ایک چمچ سرسوں کا سفوف ملاکر پلانا چاہیئے۔

(۳) چونے دھوئے پانی کا پلانا۔

(۴) انڈے کا سفید حصہ گرم دودھ کے ساتھ پلانا۔

(۵) ۵، ۷ گرین توتیا (۳۰ گرین سفوف) ایکاک یا ۳۰ گرین سلف آف زنک) نیم گرم پانی میں حل کرکے پلانا چاہیئے۔

قے کے ساتھ زہر نکل جانے پر اُس زہر کا تریاق (اُلٹا زہر) کچھ روز تک کھلانا چاہیئے۔ مروجہ بارہ قسم کے زہر کا تریاق حسب ذیل مندرج ہے

تریاق زہر یا فادزہر	زہر
سفوف چائے کرڑی گرم پانی کے ساتھ	ایسڈ (نائیٹرک، وغیرہ
دودھ، کالی کافی	شراب (الکوحل)
اپیکاک ؛ ورائٹرم	سنکھیا (آرسنک)
دودھ، چینی کا شربت۔ انڈے کا سفید حصہ۔	توتیا وغیرہ تانبا کی دوا سیندور رسکپور
	پارہ وغیرہ سے بنی دوا
باری، ارارروٹ وغیرہ	تارپین کا تیل (TURPENTINE)
پتلی چیزیں۔	جمال گوٹا کا تیل (CROTON OIL)
اوپیم، دودھ، انڈا کی سفیدی یا صابن کا جھین	سیسہ (LEAD)
بل ۱۔ گاڑھی کافی یا پانی ملا سرکہ	اوپیم
کافی، سرکہ یا لیمونیڈ	دھتورا
اپیکاک، یا سرکہ	تمباکو
کالی کافی یا اوپیم ۳X۔	کافور

افیون زہر کی مقدار ہیں :۔ آج کل اس ملک میں اوپیم جان دینے کے کام میں آتی ہے۔ اسلئے یہ مضمون علیحدہ رکھنا پڑا۔ شروع میں "زہر کھانا" کے بیان میں مندرجہ ذیل طریقے سے پیٹ زہر سے صاف کر لینا چاہیئے۔ زہر نکل جانے پر دس بوند بیلا ڈونا ۱۔ ہر آدھ گھنٹہ پر استعمال کرانا چاہیئے۔ اسکے بعد گاڑھی کافی یا پانی کے ساتھ (VINEGER) سرکہ پلانا مناسب ہے۔ اسکو دیر تک سونے نہ دینا چاہیئے۔ پیٹھ پر مار کر اس کو گھر میں دوڑانا چاہیئے۔ ضرورت پڑنے پر وہ طریقہ علاج جو ڈوبنے کی وجہ سے سانس رکنے کے بیان میں لکھا گیا ہے۔ کام میں لانا چاہیئے۔

گلے میں مچھلی کا کانٹا وغیرہ اٹکنا :۔ مچھلی کا تیز کانٹا یا لکڑی کی سینگ گلے میں اٹک جانے پر روٹی، چاول، کیلا وغیرہ سخت چیز نگلنے کے ساتھ وہ بھی نیچے اتر جا سکتی ہے۔ گوشت کا ٹکڑا یا کوئی دوسری بڑی نیکن ملائم چیز گلے میں اٹکنے پر، گلے میں انگلی ڈال کر ٹھیل دینے سے

وہ پیٹ میں اُتر جاتی ہے۔ کھردری اور سخت چیز گلے میں اٹکنے پر گلے میں انگلی ڈال کر قے کرنے سے وہ منہ کے راستہ سے باہر نکل جاتی ہے۔ چھوٹی چمٹی سے بھی نکالی جاسکتی ہے۔ ضرورت پڑے پر نشتر لگانے والی مدد لینی چاہیئے۔

مچھلی کا زہر:۔ کچھ قسم کی مچھلیوں کے کھانے سے جسم میں زہر کا اثر معلوم ہوتا ہے۔ تھوڑی ہلکی زہریلی علامت میں لکڑی کا کوئلہ پیس کر گڑ کے ساتھ کھانا یا شکر کا گاڑھا شربت یا کالی کافی یا برابر کے مقدار میں پانی کے ساتھ سرکہ (VINEGAR) پینا فائدہ کرتا ہے۔ لیکن جسم سُرخ، چہرہ اور دونوں ہاتھ سوجے، گلے میں زخم وغیرہ میں بیلاڈونا X۲ یا کیپسکم X۳۔ دینا چاہیئے۔

بیماری پھیلانیوالی مچھر یا مکھی کا فساد بند کرنا

تازہ پائی ماریتھرم کا سفوف (PYRETHRUM POWDER) کرہ میں* رکھ دینے سے یا جس دودھ میں پندرہ فیصد فارملین (FORMALIN) ہو، اس کے ساتھ کریسول (CRESSOL) ملا کر مکان میں جلانے پر مکان مکھی سے پاک ہو جاتا ہے۔

(THE ADDRESS GENL VAILLARD PRESIDENT OF THE- HEALTH BOARD OF THE FRENCH ARMY - TO THE ROYAL SOCIETY OF MEDICINE IN LONDON. SUMMARISED IN THE "INDIAN DAILY NEWS" DATED FEB. 1-2-1915)

سانپ کاٹنا:۔ سانپ کاٹتے ہی کاٹی ہوئی جگہ کے کچھ اوپر فوراً خوب کس کر ایک کے اوپر ایک، تین جگہ باندھ دینا چاہیئے۔ بندھن اتنا کسا ہوا ہونا چاہیئے کہ خون کا دورہ بند ہو جائے۔ (یعنی بندھن کے نیچے کا خون کا دورہ نہ معلوم)، اس کے بعد چھری یا کسی تیز آلہ سے جہاں

---

* امریکی لوگ سفوف پائی ریتھرم کو کمرہ میں سلگا دیتے ہیں۔ اس سے زیادہ دھواں نکلنے پر، مچھر اور مکھی مرجاتی ہیں۔ دس مربع فٹ کے کمرہ کے لئے ایک پاؤ سفوف کی ضرورت ہوتی ہے۔

جہاں دانت کا نشان ہو۔ وہاں دو انچ لمبا اور آدھ انچ گہرا نشتر لگا کر انگلی سے اسے چیر کر پھانکس کر دینا چاہیے۔ اگر وہاں زہر ہوگا تو سُرخ پانی کی طرح وہاں سے ایک پتلی چیز نکلے گی۔ (زیادہ خون نکلنے پر دونوں طرف آہستہ آہستہ دبانے سے خون بند ہو جائے گا۔) اسکے بعد ایک گرین پرمیگنیٹ آف پوٹاس تھوڑے پانی یا تھوک میں حل کر کے اُس کاٹی ہوئی جگہ پر رگڑنا چاہیے۔ اس طرح کچھ دیر رگڑنے سے وہ جگہ سیاہ ہو جائے گی۔ اُسکے بعد کپڑے کی گدی رکھ کر باندھ دینا چاہیے اور وہ تینوں بندھن کھول دینا چاہیے۔ مریض کو اس طرح بٹھانا چاہیے کہ وہ سو نہ جائے۔ سانپ کاٹنے کے بعد اس طریقہ عمل سے جان بچ سکتی ہے، تھوڑا پرمیگنیٹ آف پوٹاس ہر مکان میں رکھنا چاہیے۔

حسب ذیل چار طریقوں کی آزمائش بھی کرنی چاہیے۔

(۱) زخم کی جگہ کے اوپر نمک کی پوٹلی سے سینکنا۔ گرم پانی میں ڈالنے سے خون نکلتا رہے گا۔ جب تک صاف سُرخ خون نہ نکلے، اس وقت تک یہ عمل بند نہ کرنا چاہیے (۲) زیتون کا تیل کھلانے اور لگانے سے بھی فائدہ ہو سکتا ہے۔

(۳) مدناپور ضلع کے اندر ہیجلی کانتھی کے محکمہ کے خلیج بنگال کے نزدیک بالو کی زمین میں ایک قسم کا بادام پیدا ہوتا ہے۔ اسکے نتیجہ پھل کے بیج کا مغز معمولی کام میں آتا ہے اور اُسکے چھلکے کا عرق رینڈی کے تیل کی طرح جلانے کے کام میں آتا ہے۔ اسکے علاوہ یہ پھل سانپ کاٹنے کی اچھی دوا ہے۔ اس پھل کا مغز نصف پاؤ سانپ کے کاٹے ہوئے آدمی کو کھلانے سے فوراً اچھا ہو سکتا ہے۔

(۴) عرق درخت کیلا یا عرق پتی تلسی پلانا مفید و کارآمد ہے۔

(۵) مارگزیدہ کا طریقہ علاج۔ جسم میں زہر داخل ہونے پر ایک قسم کی رال پیدا ہوتی ہے۔ اور منہ سے لیسدار رطوبت آنے لگتا ہے۔ جب اس رال سے سانس بند ہوتی ہے اُس وقت موت ہوتی ہے۔ رال پیدا ہوتے ہی چھڑا یا انگلی ڈال کر اُسے نکال دینا، اسکے بعد تھوڑا تھوڑا گرم پانی پلا کر قے کرانی چاہیے۔ یا املتاس، توتیا یا چٹکے کا پانی ملا کر قے کرانی

چاہیئے۔ املی، املتاس، یا لیمون وغیرہ استعمال کرانے سے زہر کے مار ڈالنے کی طاقت کم ہو جاتی ہے۔

مریض کے جینے کی اُمید نہ رہنے پر "جل سار" سے فائدہ ہو سکتا ہے۔ مریض کو بیٹھا کر نیم گرم پانی چار پانچ ہاتھ کی اونچائی سے چالیس پچاس گھڑا پانی جسم پر (جب تک لرزہ پیدا ہو جائے گا۔ لگاتار ڈالتے رہنے کا نام "جل سار" ہے۔ جب تک مریض کا جسم بالکل زہر سے بری نہ ہو جائے تب تک پانی ڈالنا بند نہ کرنا چاہیئے۔

مریض سونے نہ پائے۔ اس بات پر ہوشیاری سے نظر رکھنا چاہیئے۔

(۶) کسی گھوڑے کو زہریلے سانپ سے کٹوا کر اس کا خون کسی سانپ کے کاٹے انسان کے (کاٹنے سے ایک گھنٹہ کے اندر) جسم میں خون کے ساتھ ملا دینے سے سانپ کا زہر رفع ہو جاتا ہے۔ زمانہ موجودہ کے معالجوں کی رائے سے سانپ کے کاٹے کی یہی تیر بہدف دوا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

(THE INDIAN AND EASTERN DRUGGISTS FOR DEC. 1922)

ہڈی ٹوٹنا یا اکھڑنا

(FRACTURES & DISLOCATIONS)

جاننے کے قابل چند باتیں :- چوٹ وغیرہ کی وجہ سے مریض کچھ دیر تک بے ہوش مُردہ کی طرح پڑا رہ سکتا ہے۔ اس حالت میں اُس کی تیمارداری اچھی طرح کی جائے تو ہوش آجاتا ہے۔ اسلئے ایسے حادثہ کے موقع پر یہ معلوم کرنے کی کوشش کرنا کہ مریض مر گیا یا زندہ ہے۔ بالکل ہی بیکار ہے۔ ایسا کرنا ہرگز مناسب نہیں ہے۔ کیونکہ اکثر نہایت ہوشیار معالجوں کو بھی یہ تشخیص کرنا کہ مریض زندہ ہے۔ یا مُردہ۔ بہت دشوار ہے۔

یکایک چوٹ لگنے پر، خون نکلنے کا زیادہ خیال ہوتا ہے۔ بہت خون نکل جانے کی وجہ سے آسانی سے موت واقع ہوتی ہے۔ اس لئے سب سے پہلے اخراج خون کے روکنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ بعد ازاں دوسری باتوں پر خیال کرنا چاہیئے۔ جس جگہ پر زخم ہو گیا ہو سب سے پہلے اُس جگہ کو

صاف کپڑا یا بورک کاٹن یا پٹی سے ڈھک دینا چاہیئے۔ تاکہ اس میں خراب جراثیم دخل نہ پا سکیں۔

اس کے بعد نزدیک کے کسی قابل معالج کو مدد کے لئے بلا لینا چاہیئے۔ اگر معالج کی مدد ملنے میں دیری ہو تو خود ہی مریض کی خدمت کرنا چاہیئے۔

اگر مریض بے ہوش نہ ہو جائے تو اُس کا دل خوب بڑھائے رہنا چاہیئے۔ اور تھوڑا ہی آرام ملنے والی جگہ پر لیجانا چاہیئے۔ اگر ایک ہاتھ ٹوٹ گیا ہو تو مدد کرنے والے کو اُس کے اچھے ہاتھ کی طرف کھڑے ہو کر اُس کے اچھے ہاتھ کو اپنے کندھے پر رکھ اور دوسرے ہاتھ سے مریض کی کمر پکڑ کر مریض کو لکڑی پر یا رکھ کر چلنے کی ہدایت کی جا سکتی ہے۔

پیر میں چوٹ لگنے پر مریض کو چلنے دینا مناسب نہیں ہے۔ اس سے نقصان پہونچ سکتا ہے۔ ایسی حالت میں دو آدمیوں کو آمنے سامنے کھڑے ایک کا دایاں ہاتھ دوسرے کے بایئں ہاتھ سے کس کر پکڑ لینا چاہیئے۔ اور اُس پر مریض کو بٹھانا چاہیئے۔ اور مریض کے دونوں ہاتھ مددگاروں کے کندھے پر رکھ آسانی سے اُس کو اُٹھا کر دوسری جگہ لے جا سکتے ہیں۔ گھٹنا یا ران کے نیچے کی جگہ میں چوٹ لگنے پر ایک مددگار کو مریض کے دونوں ران کے درمیان ہاتھ دیکر مریض کے پیچھے کھڑا ہونا چاہیئے۔ اور دوسرا مددگار مریض کے پشت اپنے سینہ پر رکھ کر ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جا سکتے ہیں۔

بے ہوش مریض کو یا جن مریضوں کے کمر اور ران کے بالائی حصہ میں اور سر میں چوٹ آگئی ہو اور اسکو ایک مقام سے دوسرے مقام میں لے جانا ہو تو دو چار یا پانچ ہاتھ لمبے سخت بانس یا تختہ میں ایک سے دو ہاتھ چوڑے کئی بانس باندھ کر ایک سیڑھی کی طرح بنا لینا چاہیئے۔ یا نزدیک کے کسی مکان سے ایک سیڑھی مانگ لینا چاہیئے۔ اُس پر ایک توشک بچھا کر اس پر مریض کو لمبے لٹا دینا چاہیئے اس طرح اس کو بغیر تکلیف کے جگہ معینہ پر لے جا سکتے ہیں۔ اگر گدّی نہ ملے تو صرف سیڑھی پر یا اگر سیڑھی نہ ملے تو ایک تختہ پر لٹا کر اسکو لے جایا جا سکتا ہے۔ اگر یہ سب انتظام نہ ہو سکے اور اندیشہ ہو یعنی مریض کا کوئی

فائدہ نہ دکھائی دے۔ مددگار تنہا ہو تو مریض کو اپنی پیٹھ پر لے کر اس کے دونوں کندھوں کے اوپر سے آگے کی طرف ملا۔ ذرا اونچا ہو کر چلتا ہوا مریض مریض کو دوسری جگہ لے جا سکتا ہے۔ اگر مددگار دو ہوں تو ایک ایک دونوں طرف بیٹھ کر دونوں کو نمایاں ہاتھ مریض کے کمر کے نیچے لگا کر دونوں ہاتھ سے مٹھی باندھ کر پکڑ لینا چاہئے۔ اور ایک کا دایاں ہاتھ مریض کے سر کی طرف اور دوسرے کا دایاں ہاتھ سر کی طرف رکھ کر مریض کو مقام پر پہونچایا جا سکتا ہے۔ اگر مریض کے تمام جسم میں چوٹ آگئی ہو، اور سیڑھی، جھولا، چوکی نہ ملے تو پاس کی کسی جگہ سے دو چھ ہاتھ لمبے بانس یا لکڑی اگر یہ بھی ملنا ممکن نہ ہو تو ایک ہی بانس یا لکڑی لے کر مریض کو اس بانس یا لکڑی سے کپڑا کے ذریعہ باندھ کر ہٹایا جا سکتا ہے۔ کپڑا کی کمی ہو تو مدد کرنے والے کی دھوتی یا کپڑا پھاڑ کر بھی یہ کام ہو سکتا ہے۔

اتفاقیہ چوٹ وغیرہ کے وقت مددگار کا پہلا فرض ہے۔ تیزی سے کام کرنا اور گھبرا نہ جانا۔ اگر مدد کرنے والا خود ہی گھبرا جائے گا تو کوئی بھی کام نہ ہو سکے گا۔ خرافات کام یا شور وغل کرنے سے مریض کو نقصان کے سوا فائدہ نہ ہوگا۔ اس سے مریض کو بہت تکلیف ہوتی ہے۔

اگر مریض بے ہوش نہ ہو جائے تو اس کو آہستہ آہستہ ایک پیالہ گرم چائے یا گرم دودھ یا تھوڑی شراب پانی میں ملا کر پلا دینا چاہئے۔ اس سے مریض کی تکلیف گھٹ جاتی ہے اور رواں فعل کی طاقت بڑھ جاتی ہے۔

حواس کھو دینے پر، آنکھ، منہ پر پانی کا چھینٹا، سر پر پنکھے کی ہوا اور ممکن ہو تو اسلنگ سالٹ یا امونیا سونگھا کر ہوش میں لانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ ہوش وحواس غائب ہونے یا موجود رہنے میں کسی حالت میں بھی مریض کے چاروں طرف بیکار بھیڑ نہ ہونا ہونا چاہیئے۔ بھیڑ ہو جانے سے آدمیوں سے مدد تو نہیں ملتی۔ بلکہ اس کے بدلے مختلف دوائیں دے کر لوگ مریض اور مددگار کو طرح طرح کی ہدایت کرتے اور گھبرا دیتے ہیں۔

ہڈی ٹوٹنا (FRACTURES)

اگر چوٹ لگنے کی وجہ سے ہاتھ پیر کی انگلیاں ٹوٹ جائیں یا اُس جگہ کی جلد کٹ کر خون نکلنے لگے تو پہلے تھوڑا گرم پانی اگر نہ ملے تو ٹھنڈے پانی کے ساتھ عرق کیلنڈیولا ملا کر کپڑے یا روئی سے اُس مقام کو آہستہ آہستہ دھو ڈالنا چاہیئے۔ اُس کے بعد اُس شخص کے درست حصہ کے ساتھ یا دوسرے شخص کے اچھے حصّہ کے ساتھ مقابلہ کرنا چاہیئے کہ اُس جگہ کی ہڈی ٹوٹی ہے یا نہیں۔

اگر دوسرے حصّہ میں چوٹ لگی ہو تو حرکت دینے اور درد وغیرہ کے ذریعہ ہڈی ٹوٹنے کی تشخیص کرنی پڑتی ہے۔ برف یا ٹھنڈے پانی کی پٹی باندھنے سے اخراج خون فوراً بند ہو جاتا ہے۔ اور سوزش بند ہو جاتی ہے۔ زخم کو صاف کرکے انگلی چھوٹی ہونے سے، اُس پر تھوڑی روئی لگا کر آدھ انچ سے ایک انچ چوڑا صاف کپڑا لپیٹ کر بینڈیج باندھنا چاہیئے۔ اگر انگلی بڑی ہو تو ضرورت کے مطابق دو انچ سے چار انچ تک لمبا اور نصف انچ چوڑا دو بانس یا لکڑی کی کھپاچیں یا ٹکڑے انگلی کے اوپر اور نیچے رکھ کر اُس پر تھوڑی روئی رکھ کر ایک سے تین انچ چوڑے کپڑے سے باندھنا چاہیئے۔ اگر بانس یا لکڑی کا ٹکڑا نہ ملے تو ضرورت کے موافق قلم کا ہینڈل کاٹ کر کام میں لایا جا سکتا ہے۔

اسی طرح ہاتھ پیر کی لمبی ہڈی ٹوٹ جانے پر مندرجہ بالا اُصولوں سے دھو کر اُسی طرح بانس کی کھپچی یا لکڑی کا ٹکڑا اُسی ناپ کا اوپر نیچے یا دونوں طرف کچھ روئی رکھ کر اُس پر لکڑی کا ٹکڑا رکھ کر دو سے چار انچ چوڑی اور آٹھ دس ہاتھ لمبی پٹی باندھنا چاہیئے، روئی رکھنے کی یہ ہی منشا ہے کہ اس کے دباؤ کے جسم میں تکلیف نہ پہونچے۔

اگر چوٹ کی جگہ سے بہت خون نکلتا ہو تو اُس مقام کے بالائی حصہ میں فوراً ایک ڈوری یا جوتہ کا فیتہ یا دھوتی یا ساڑی کا کنارا کس کر باندھ دینا چاہیے۔ اگر ڈوری وغیرہ ملنے میں دیر ہو تو اُس مقام سے کچھ اوپر دونوں ہاتھوں سے خوب کس کر زور سے دبا رکھنا چاہیئے۔ اُس سے شرائین میں دباؤ پڑ کر اخراج خون بند ہو جاتا ہے۔

اگر ہڈی ٹوٹ کر باہر نکل آئے تو ذرا عقل سے کام لے کر ٹوٹے

مقام کو دونوں طرف سے کھینچکر ان دونوں ٹوٹے مقامات کو ملا دینے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اگر اس کام کے بارہ میں معلومات نہ ہو تو بے کار کھینچ کر مریض کو تکلیف نہ دینا چاہیئے۔ ہڈیوں کو خاصکر ٹوٹی ہڈیوں کو ملاتے وقت اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ ان کے درمیان میں گوشت کا ٹکڑا نہ رہ جائے ورنہ جوڑ نہ لگے گا۔ اس طرح دونوں ہڈیوں کو ملا دینے کے بعد لکڑی کی پٹری رکھ کر اوپر سے باندھ دینا چاہیئے۔ باندھنے کا طریقہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔

اگر حرام مغز میں چوٹ لگے۔ اور وہ ٹوٹ جائے تو اسی طرح لکڑی کی پٹری رکھ کر باندھ دینا چاہیئے۔ پسلی کی ہڈی ٹوٹ جائے تو بھی اسی طرح لکڑی کی پٹری رکھ کر باندھا نہیں جاتا ہے بلکہ پلاسٹر آف پیرس (PLASTER OF PARIS-) (فیتہ میں ایک طرف گوند لگا ہوا) لگا کر باندھا جاتا ہے۔ یہ پلاسٹر آف پیرس دواخانوں میں ملتا ہے۔

سر میں چوٹ لگنے پر دماغ کی ہڈی اگر ٹوٹ جائے تو فوراً اس پر برف رکھ کر خون گرنا روک دینا چاہیئے۔ اگر برف نہ ملے تو کپڑے کی پٹی بنا کر اس کو کیلنڈیولا لوشن سے تر کر کے ٹوٹی جگہ پر رکھ کر لمبی پٹی سے باندھ دینا چاہیئے۔

اس طرح کی چوٹ میں مریض کا نقصان ہو سکتا ہے۔ تعلیم یافتہ معالجوں کو بھی مشق نہ رہنے کی وجہ سے اس کام میں بہت سوچ سمجھ کر کام کرنا پڑتا ہے۔ اسلئے مریض کے علاج کی ذمہ داری اپنے سر پر لے کر مریض کی جان زیادہ خطرہ میں ڈالنا مناسب نہیں ہے۔ لیکن اگر اچھا معالج نہ ملے تو مجبوراً کرنا ہی پڑتا ہے۔ لیکن جہاں تک ممکن ہو تو فوراً نزدیک کے ہوشیار معالج کی مدد لینا چاہیئے۔ اور جب تک مریض کو اچھے معالج کی مدد نہ ملے اس وقت تک مندرجہ بالا طریقوں سے مریض کی مدد کرنی چاہیئے۔

ہاتھ پیر ٹوٹ کر اگر اخراج خون ہوتا ہو تو اس اخراج خون کے روکنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ ٹوٹے ہوئے مقام پر ایک رومال کو ڈھیلا ایک باندھ دینا اور اس کے اندر ایک پتلی لکڑی یا بانس کا ٹکڑا داخل کر کے گھمانا۔ اس سے

رومال کا گھیرا چھوٹا ہوتا جائے اور اُس ٹوٹے ہوئے مقام پر دباؤ پڑے گا۔ اسطرح وہاں کی وریدپر، دباؤ پراخراج خون بند ہو جاتا ہے۔

جوڑ اُکھڑنا۔ ہڈی کھسک جانا۔ ہڈی کا اپنی جگہ سے ہٹ جانا

(DISLOCATION OF THE BONES)

بوڑھوں کے نسبت لڑکوں اور بچّوں کی ہڈی خاصکر اپنے مقام سے ہٹتی ہے اس کے علاوہ نیچے کی ہڈی کے نسبت اوپر کی ہڈی خاصکر ہٹتی ہے اور نیچے کی ہڈی جلد اپنی جگہ نہیں چھوڑتی۔ لیکن اگر ایسا ہو جاتا ہے یعنے جوانوں اور خاصکر نیچے کی ہڈی اپنی جگہ سے ہٹ جائے تو خاصکر زیادہ تکلیف ہوتی ہے۔ بچّوں کی اور اوپر کی ہڈی جلد بیٹھ جاتی ہے۔ ہڈی کھسک جانے پر وہ مقام ٹیڑھا ہو جاتا ہے اور ہلانے پر تکلیف ہوتی ہے۔

جبڑا کھسکنا یا اکڑنا:۔ زور سے گاتے، چلاتے چلاتے اُچھل کود کے وقت یا زور سے چیخنے پر ایسا ہو سکتا ہے کہ جبڑے اکڑ جاتے ہیں یا ٹیڑھے ہو جاتے ہیں، مریض کا منھ کھلا رہ جاتا ہے۔ ہاتھ میں تولیا یا کپڑا لپیٹ کر (ورنہ دانت لگ جانے کا خوف ہوتا ہے) منھ میں ہاتھ ڈال کر نچلا جبڑا نیچے کی طرف اور پیچھے کی طرف دبا دینے سے یہ ٹھیک ہو جاتا ہے۔

گلے کی ہڈی کھسکنا:۔ ایک ہاتھ سے ہڈی کے اوپر دباؤ ڈالنے اور دوسرے ہاتھ سے اُس ماؤف ہڈی پر کے ہاتھ کو پیچھے کی طرف ٹھیلنے سے گلے کی ہڈی بیٹھ جاتی ہے۔ اُچھلنے یکایک ہاتھ اونچے اُٹھانے وغیرہ اسباب سے ایسا ہوتا ہے۔

بازو کی ہڈی:۔ (HUMERUS) اگر کندھے کی ہڈی ہٹ جائے تو ہنسلی یا کندھے کی ہڈی ایک ہاتھ سے اپنی جگہ پر دبا رکھ کر بازو سر کی طرف اُٹھانے سے یہ کندھے کی ہڈی جوڑ میں بیٹھ جاتی ہے دوسرے طرف کی ہڈی سے مقابلہ کرنے سے معلوم ہو گا کہ ہڈی ٹھیک طرح سے بیٹھی ہے یا نہیں۔

کہنی کی ہڈی کھسک جانا:۔ اکثر ایسا ہوا کرتا ہے جوانوں کو زیادہ ہوتا

ہے اور بازو کی ہڈی کہنی کے پیچھے کی طرف سے باہر نکلنا چاہتی ہے۔
دوسری ہڈیوں سے مقابلہ کرنے پر اُس کی تشخیص آسانی سے ہو سکتی ہے۔
مریض کو ایک کرسی پر بٹھاکر معالج یا امداد کرنے والے مریض کی کرسی پر پیر رکھ کر کھڑا رہنا پڑتا ہے، معالج کا گھٹنا مریض کے ران پر رکھ کر اور بازو کو پکڑ کر کھینچنے سے کھسکی ہڈی اپنی جگہ پر بیٹھ جاتی ہے۔

اگر انگلی کی ہڈی کھسک جائے تو کلائی کو ایک ہاتھ سے پکڑ کر دوسرے ہاتھ سے انگلی کو کھینچنا پڑتا ہے۔ اس طرح سے ہڈی اپنی جگہ پر بیٹھ جاتی ہے اس کے بعد جب انگلی اپنی جگہ پر بیٹھ جائے تو ایک پٹری لکڑی کی رکھ کر باندھ دینا چاہیئے۔

ران کی ھڈی :۔ اگر اپنی جگہ سے ہٹ جائے تو مریض اپنا پیر زمین پر نہیں رکھ سکتا۔ ٹیڑھا بنا رہتا ہے اور وہ پیر کچھ چھوٹا ہو جاتا ہے۔ اس حالت میں مریض کو بستر پر یا زمین پر لٹائے رکھنا چاہیئے۔

اگر ہڈی کھسک کر آگے کی طرف آجائے تو پیر کو پہلے باہر کی طرف گھما کر پیچھے کی طرف کھینچنا چاہیئے۔ اس کے بعد اندر کی طرف گھما کر پیر سیدھا کرنا پڑتا ہے۔ ہڈی کھسک کر پیچھے کی طرف ہٹ جانے پر پہلے پیر اندر کی طرف گھمانا اور کھینچنا پڑتا ہے، اسکے بعد باہر کی طرف گھما کر سیدھا کرنا چاہیئے
گھٹنا کھسک جانا :۔ مریض کو لٹا کر ایک آدمی کو اُسے کس کر پکڑے رکھنا چاہیئے۔ اس کے بعد دوسرا آدمی اُس ماؤف حصہ جسم کو پکڑ کر کھینچے، اس سے ہڈی اپنی جگہ پر بیٹھ جاتی ہے۔

پانچواں باب

علم ادویات

تمہید کے باب میں ادویات کی تیاری (دوا سازی) اور ادویات

کے استعمال کا طریقہ بیان کیا گیا ہے۔ اب اس باب میں ہومیو پیتھک دواؤں کی خاص علامات، طاقت وغیرہ مضمون پر بیان کیا جائے گا۔ یہ باب مندرجہ ذیل تین حصّوں میں منقسم ہے۔

(۱) تشریح ادویات:۔ اس مقصد میں ۲۰۴ مخصوص ادویات کے خاص علامات (PECULIAR SYMPTOMS) درج ہیں۔

(۲) کتاب ہذا میں جن ادویات کا تذکرہ ہے ان کی فہرست ان کی طاقت مروجہ (ڈائیوشن) اور ان کے فعل کا مدت قیام درج کیا گیا ہے۔

(۳) کل مخصوص ہومیو پیتھک ادویات کا رشتہ اس مقصد میں درج ہے۔

خواص الادویہ یعنے میٹریا میڈیکا

(MATERIA MEDICA)

اب ہم یہاں چند خاص اور عام طور سے مستعمل ہونے والی ادویات کے خواص کا بیان کریں گے۔

(۱) آرنیکا:۔ خون عضلات اور عروق شعریہ پر اس کا خاص فعل ہوتا ہے چوٹ لگنے، کچل جانے یا زخم ہونے پر جیسا درد ستر درد ہوتا ہے۔ تمام جسم میں ویسا ہی درد معلوم ہو، بستر سخت محسوس ہونا۔ دماغ میں جلن یا سر اور چہرہ گرم۔ لیکن جسم کے دوسرے حصے (خاص کر ہاتھ پیر) ٹھنڈے۔ کالا داغ پڑنا۔ ڈکار، دست، یا زبان سے سڑے انڈے کی طرح بُو آنا۔ چوٹ وغیرہ سے خون بہنا، بے ہوشی، بخار سے بے چینی ہو، لیکن پوچھنے پر مریض جواب دے کہ اچھا ہوں، بخار میں مریض کو جواب دینے میں بے ہوش ہونا۔ سڑنے کا فعل، چوٹ کی وجہ سے جسمانی محنت سے پیدا ہوئی بیماریاں، بچہ جننے کے بعد فالج، سرسامی بخار، عضلات میں درد۔ گرنے یا چوٹ کی وجہ سے کزاز، وجع مفاصل، بستر کا زخم (BED SORE) پرانا ملیریا بخار، ناک یا منھ سے خون گرنا۔ اخراج

خون اور بنجری میں پیشاب ہو جانا وغیرہ علامات میں یہ دوا فائدہ کرتی ہے۔ چوٹ، گرنا، چمڑا چھل جانا۔ سیاہ لکیر پڑ جانا وغیرہ میں اسکا بیرونی استعمال ہو سکتا ہے (۲) آرسنک۔ جسم کے کل آلات اور خاصکر اخراج خون پر اس کا خاص فعل ہے، جسم یا دماغ کی بہت تکلیف کی وجہ سے مریض بے چین ہو، ذرا بھی یکسو نہ رہنا چاہتا ہو۔ یکایک سست ہو جائے۔ یا قوت حیات سے ہراساں ہو، جسم میں جلن ہو۔ لیکن کپڑے سے جسم ڈھکنے سے جلن کم ہو جائے، بہت پیاس بار بار تھوڑا پانی پینے کی خواہش، اٹھنے بیٹھنے یا سیڑھی پر چڑھنے سے بہت تھکاوٹ محسوس ہونا، یا سانس میں تکلیف، دست اور قے، کھانے پینے کے بعد ہی اسہال اور قے، کی زیادتی، رات میں بارہ بجے سے تین بجے تک، مرض کی زیادتی، سرد ہوا، ٹھنڈی کوٹھری یا ٹھنڈک لگنے سے مرض کی زیادتی، گرم ہوا، گرم کوٹھری یا گرمی لگنے پر مرض میں کمی محسوس ہونا، سردی لگ کر سر کی بلغمی جھلی اور ناک کی بلغمی جھلی ماؤف ہو کر جلن اور زخم پیدا کرنیوالا اخراج ہوا کرتا ہے۔ ناک بند ہو جاتی ہے، دل کی بیماریاں، پانی کی طرح دست، یا سبز اور کالے رنگ کا جلتا ہوا اسہال، بیچ بیچ میں قے، اسہال، یا ہیضہ، زچہ خانہ کا بخار، معدہ میں بے حد جلن کے ساتھ درد، معدہ میں زخم، جلد میں سوزشی پھنسیاں اور اس کے ساتھ ہی کھجلی سے جلد کی پرت نکلنا۔ چہرہ کے چاروں طرف جلن پیدا کرنے والی کھجلی، اس کھجلی سے سفید پانی نکلنا، مزمن تپ و لرزہ و بخار، کونین سے فائدہ نہ ہونے یا کونین کے غلط استعمال سے آنکھ دکھنا جس میں درد اور جلن زیادہ ہو۔ استسقاء مزمن، سڑا بخار، نیند نہ آنا، خون کی کمی، اعصابی درد، جسم کمزور کرنے والی کل بیماریاں۔

(۳) ایکونائٹ۔۔۔ سر اور پشت کے اعصابی نظام پر اس کا خاص فعل ہوتا ہے، موت کا یا بھیڑ جانے کا ڈر، جسمانی یا دماغی تحریک، تکلیف سے بے چین ہو جانا۔ یا کوئی شدید بیماری یکایک ٹھنڈی ہوا لگنے (یا پسینہ بند ہو جانے کی وجہ سے کوئی بیماری پیدا ہو، سوزشی بیماری کی شروع حالت میں جیسے بخار، موتیا بند، سیتلا، زکام، خشک کھانسی، ککر کھانسی، برانکائیٹس۔ نمونیا

وجع مفاصل، جوڑوں کے وجع مفاصل وغیرہ بیماریوں کی شروع حالت میں کپڑا اُتارنے یا کھلی ہوا میں جانے سے بیماری کا گم ہو جانا۔ گرم کوٹھری میں یا بائیں کروٹ لیٹنے پر بیماری کی زیادتی، تیز پیاس، جسم خشک اور گرم پسینہ بالکل ندارد، نبض سخت، سریع اور پُر۔ چہرہ سُرخ، سانس میں تکلیف، دل دھڑکنا۔ حیض کی رُکاوٹ۔

(۴) انٹو نیم ٹارٹیریکم:۔ جگر، پھیپھڑہ اور معدہ کی بلغمی جھلی کے اوپر اس کا خاص فعل ہے۔ بچوں اور بوڑھوں کی بیماریاں، مرض تنفس کی جن بیماریوں میں ہوا نکلنے کے راستے میں بہت بلغم جمع ہوتا ہو یا گھڑ، گھڑ کی آواز بلغم میں ہوتی ہو، اس کو باہر نکالنے کے ناقابل ہو، بہت سُستی یا گہری نیند یا غفلت، پسینہ، کمزوری، متلی یا قے، غذا سے نفرت ہمیشہ قے کرنے کی کوشش۔ لیکن قے نہ ہوتی ہو، جسم سرد۔ سرد پسینہ چہرہ پھیکا یا نیلا، تمام جسم میں خاصکر ہاتھ اور سر میں لرزہ دودھ سے نفرت، کھٹی چیزوں کی رغبت، پیاس ندارد، ہیضہ، ڈکار یا کف نکل جانے سے بیماری کی کمی، آنکھیں سُرخ، پھیپھڑے میں فالج یا ورم ہونے کا اندیشہ، جلد پر کھجلی، جس میں مواد بھرا ہو، چیچک، بچوں کی ہوا کی نالی کی سوجن، بلغم کی قے ہونا۔ دمہ، تکلیف اور درد کمر۔

(۵) الیسڈ نائیٹرک:۔ خون بلغمی، جھلی، گلٹیاں اور ہڈی، جلد مبرز اور آلات تناسل وغیرہ میں اس دوا کا فعل ہوتا ہے، زیادہ مقدار میں پارہ کے بے جا استعمال سے پیدا ہوئی بیماریاں، مرض آتشک، گلے کے اندر زخم، جگر کی مزمن بیماری، مبرز میں ناسور، خونی بواسیر، پاخانہ ہونے کے پہلے اور بعد مبرز میں تیز درد، پسینہ یا پیشاب میں گھوڑا کے پیشاب کی بدبو، مزمن، سیلان الرحم، پیچش وغیرہ۔

(۶) الیسڈ فاسفورک:۔ اعصابی نظام، مثانہ اور قضیب ریڑھ کی ہڈی ہڈی اور جلد پر اس کا خاص فعل ہوتا ہے، گہری نیند، غمگین، مریض کے سامنے جو ہو رہا ہے وہ اُسکو معلوم نہیں کر سکتا۔ لیکن جگا دینے پر

ہوش لوٹ آتا ہے۔ رنج، جسمانی اور دماغی محنت یا زیادہ مجامعت کی وجہ سے پیدا ہوئی بیماریاں (جیسے سفید بال، پژمردہ چہرہ) پیشاب کا رنگ دودھ یا پانی کی طرح جسم کی بالیدگی، تیز پڑھنے وغیرہ کے سبب سے لڑکیوں کے سر کا درد، اعصابی نظام اور آلات تناسل کی بیماری، سفید رنگ کا پانی کی طرح سیلان الرحم، زیادہ پسینہ کی وجہ سے جسمانی کمزوری، اخراج خون، مزمن اسہال، بلا تکلیف، زشت مشت زنی کے بُرے نتائج، کنٹھ مالا کی وجہ سے ہڈی کا زخم، بال گر جانا۔ (خاصکر تھوڑا پیشاب ہونا۔ پیشاب دودھ کی طرح سفید، بہت زیادہ پیشاب ہونا۔ خواب میں انزال، جس سے کمزوری زیادہ ہو۔ مشت زنی کی وجہ سے منہ کا پھوڑا۔

(۷) اپیکاک:۔ آلات تنفس اور معدہ پر اس کا خاص فعل ہوتا ہے۔ دمہ، سائیں سائیں یا گھڑ گھڑ آواز، تلی کی سانس کی تکلیف۔ ہمیشہ متلی ہونا۔ درد سر کے ساتھ متلی، رحم، ناک، منہ، مقعد یا پھیپھڑہ وغیرہ سے چمکدار سرخ رنگ کا زیادہ اخراج خون، گندلا، یا پسینہ کی طرح یا سبز رنگ کا دست، ایک روز ناغہ دیکر جوڑی بخار، کونین کے غلط استعمال سے بخار، بے قاعدہ بخار، بچوں کے بخار کے شروع حالات میں سبز رنگ کا آنوں ملا اسہال، اور اس کے ساتھ خون کی چھینٹیں، گھاس کی طرح سبز رنگ کا دست۔ صفراوی درد سر، قے اور لگاتار متلی اسی کی خاص علامت ہے۔

(۸) اوپیم:۔ دماغ اور پشت اور نظام عصبی کے اوپر اس کا خاص فعل ہے۔ مریض کو درد بالکل محسوس نہیں ہوتا۔ نیند آتی ہے۔ لیکن سو نہیں سکتا۔ منہ سے براز کی قے ہوتی ہے۔ جسم خوب گرم، لیکن پسینہ ندارد۔ بالکل بے ہوش۔ لیکن ناک سے تیز آواز آتی ہے۔ اور چہرہ سرخ، بستر بالکل گرم معلوم ہوتا۔ قبض خوف، یا فرقت سے پیدا ہوئی بیماریاں، سرسامی بخار، دماغ سست، تنفس میں

گلا گھر گھراتا ہو، غافل، آنکھوں کی پتلی سکڑی ہوئی، پیٹ میں زیادہ اجتماع ریاح، گہری نیند، ساتھ ہی نصف کھلی آنکھیں۔ سردی، گرمی، غفلت، اوپیم کے مخصوص علامات ہیں۔

(۹) بیلاڈونا۔ دماغ (CEREBRUM) اور پورے نظام عصبی پر اس کا خاص فعل ہے چہرہ تمتمایا، نبض سخت، پُر اور مطرقی (ہتوڑی) ہذیان، تشنج اور اکڑن، آنکھیں سُرخ۔ ٹکٹکی لگا کر دیکھنا۔ منہ گلا، یا زبان، خشک، سُرخ، تشنج شکم، کھانے کے وقت گلا میں سڑی بدبو کا ذائقہ معلوم ہونا، جسم کا کوئی مقام گرم اور سوجن، سُرخ ٹمنک یا جلن کی طرح کسی جگہ پر اجتماع خون اور ورم، پانی سے خوف، ہچکی، پھوڑا ادرار حیض، دردزہ، کھانسی، سُرخ بخار۔ سرسام، خبادہ۔ سکتہ، زخم، کسی قسم کا درد۔ یکایک شروع ہونا۔ اور یکایک بند ہونا، بیلاڈونا کی خاص علامت ہے۔

(۱۰) برائیونیا۔ پھیپھڑہ کی جھلی، دماغ اور جگر پر اس کا خاص فعل ہے، ہونٹھ، منھ اور معدہ خشک، جس کی وجہ سے مریض بہت دیر بعد زیادہ پانی پی کر اپنی پیاس روکتا ہے۔ براز، خشک، سخت اینٹ کی طرح، زیادہ گرمی یا برسات میں خشک، سرد ہوا لگ کر بیمار ہونا، حیض کے وقت حیض نہ ہو کر ناک سے خون گرنا۔ پستان سخت گرم، اور درد کرنا۔ قبض لیکن اجابت کی حاجت بالکل نہ ہو، ہوا کی نالی کا ورم، پھیپھڑہ کا ورم (شروع حالت میں) سینہ میں سردی لگنے کی وجہ سے درد، سانس لینے اور کھانسنے میں تکلیف محسوس ہونا خشک کھانسی، جوڑ کا وجع مفاصل (خاصکر جب چلنے پھرنے میں تکلیف محسوس ہو۔) درد کمر، وجع مفاصل کا بخار۔ صفراوی بخار، اور درد سر صفرا کی قے، سینہ میں جلن، کڑوی ڈکار، چڑچڑا مزاج، زچہ خانہ کا بخار، کانٹا چبھنے یا کٹ جانے کی طرح درد، چلنے پھرنے میں بیماری بڑھنا۔ برائیونیا کے استعمال کی خاص علامت ہے۔

۱۱۔ پلسا ٹیلا:۔ جسم کی بلغمی جھلی، اعصابی جھلی، وریدیں، آنکھ، کان اور آلۂ تناسل پر اس کا خاص فعل ہے۔ ثقیل چیز، جیسے گھی یا تیل سے بنی) کھانے پینے سے پیدا ہوئی بدہضمی، زبان پر میل کی تہہ یا زرد صفرا اور بلغم کی قے، تیزابیت۔ سینہ میں جلن۔ سفید آنوؤں ملا پتلا دست، خسرہ پانی بھرا، کان میں درد، کان سے مواد بہنا۔ وجع مفاصل، جوڑوں کا وجع مفاصل، تپ ولرزہ، تپ لازمی، سر میں سردی لگنا۔ اور اسکے ساتھ ہی ناک سے گاڑھا بلغم نکلنا۔ پلکیں چمٹ جانا۔ خسرہ کے بعد کا بہرا پن بے قاعدہ حیض، سیلان الرحم۔ قوطر میں ورم، حیض رُکنا، سوزاک، مرض کے علامات ہمیشہ بدلتے رہتے ہیں، کبھی ہنسنا، کبھی رونا۔ ہر مرتبہ پاخانہ کا رنگ گاڑھا ملائم اخراج پانا۔ پیر نم رہنے کی وجہ سے حیض میں رکاوٹ کھلی سرد ہوا میں رہنے سے۔ بیماری میں کمی، دردزہ کے وقت استعمال کرنے سے آسانی سے ولادت کے امیدوار جنین کا جسم گھوم کر سر آگے کی طرف آجاتا ہے۔ ذرا میں زور دیتے والوں کے لئے (خاصکر عورتوں کیلئے فائدہ مند ہے)

(۱۲) تھوجا:۔ آلۂ تناسل، مثانہ، مبرز اور جلد پر اس کا خاص فعل ہے۔ ہنی مین کی رائے کے مطابق تھوجا۔ سوزاک کی خرابی (ANJI- SYCOTIC) کو دور کرنے والا ہے۔ گوشت کی بالیدگی (VEGETALION) کی طرح بم کی گٹھی۔ ایک قسم کا نوکدار پھوڑا (جو رحم، ناک، گلا کے اندر۔ کان یا مقعد میں پیدا ہوتا ہے) مسّہ، سوزاک کی وجہ سے بدگوشت، دبا ہوا سوزاک، ورم مجری بول، گاڑھا، اخراج، پیشاب ہو جانے کے بعد کترنے کی طرح درد۔ اور پیشاب کی کئی دھار، کان یا ناک سے لگاتار سبز رنگ کا بلغم نکلنا۔ پیڑو کا پھولنا، دانت نکلنے کے وقت اس کا مسوڑھا۔ ضائع ہونے لگنا۔ لیکن آگے کے حصّہ میں زخم نہ ہونا۔ کپڑا سے جسم میں روئیں کھڑے ہونا۔ بانہ ڈھکے حصّہ میں پسینہ۔ ٹیکہ لگوانے کے بعد چیچک ہو جانے کے بعد جسم کا اچھی طرح نہ ٹھیک ہونا۔ سرد ہوا میں مرض کا بڑھنا۔ بواسیر، استسقار، مائے آتشک، پیشاب کی نلی کے منھ

کے پاس زرد یا سبز رنگ کا مواد جمع ہونا۔ بار بار بوند پیشاب ہونا۔ سوزاک کے بعد بہت پیشاب۔ آتشک کی بیماری کا دوسرا درجہ کسی کسی کی رائے سے تھوجا۔ مرض سوزاک کی اچھی دوا ہے اور حفظ ماتقدم بھی ہے۔

(۱۳) چائنا:۔ گلٹی کے نظام عصبی پر اس کا خاص اثر ہے۔ جسم سے بہت زیادہ خون یا منی کا نکل جانا۔ یا دودھ بہنے کیوجہ سے کمزوری۔ ٹھیک وقت (جیسے ایک روز ناغہ دیگر) کسی بیماری کا حملہ۔ سیاہ رنگ کا یا تھکہ تھکہ خون کا اخراج، اسکے بعد بے ہوشی اور قوت باصرہ کا کم ہونا۔ اور کان میں ہوں کی آواز، خون کی کمی، خون میں پانی کا حصہ۔ زیادہ نفخ شکم۔ ذا ایسا محسوس ہو گویا پیٹ ریاح سے بھرا ہوا ہے۔ ڈکار یا ریاح نکلنے سے آرام محسوس ہونا۔ بلا تکلیف کا اسہال (پیلا پانی کی طرح یا مٹی کے رنگ کا پاخانہ):۔ جاڑا یا بہت سردی، پیاس کے ساتھ پسینہ، نیند کے وقت یا کپڑے سے جسم کے ڈھکنے پر پسینہ، مزمن وجع مفاصل، پھل کھانے کے بعد اسہال چار کی وجہ سے نفخ شکم، جسم کو چھونا (یہاں تک کہ ہوا کا چھو جانا) مریض برداشت نہ کرسکتا ہو۔ اجتماع خون کی وجہ سے جگر اور طحال کا بڑھنا۔ ملیریا کیوجہ سے تپ ولرزہ (جس بخار میں جاڑا۔ گرمی اور پسینہ، تینوں درجے صاف نمایاں ہوں) سوجن، بہت زیادہ بھوک۔ سر میں ٹنک کی طرح درد (ایسا کہ سر پھٹ جائیگا) کمزور کرنیوالا احتلام میں انزال۔ زیادہ مجامعت کرنیکی وجہ سے نامردی۔

(۱۴) رسٹاکس:۔ آلات جسمانی، بلغمی جھلی، عضلہ جلدیہ، اور جوڑوں کے تشنج پر اس کا خاص فعل ہے۔ زبان خشک یا میل کی تہہ جمی اور زبان کا اگلا حصہ سرخ، مثلث نما، بے چینی، ہر وقت کروٹ بدلنا۔ ٹائیفائڈ بخار کے علامات نمودار ہونا۔ ہلکا ہذیان، غشی، عضلات میں درد۔ کمر میں قولنجی درد (بائیں حصہ میں) بائیں بازو میں درد، اسکے ساتھ دل کی بیماری لگنے کے وقت کندھے میں درد۔ بخار کے درجہ لرزہ میں تکلیف دہ، خشک کھانسی، اور درجۂ حرارت میں تمام جسم میں پتی اچھلنا۔ وجع مفاصل خاصکر مزمن وجع مفاصل، جوڑوں میں درد۔ درد کمر یا چوٹ سے وجع مفاصل کی وجہ سے

کالج، آبلہ کا زہرباد۔ جس میں پانی بھرا ہو، تمام جسم میں خسرہ کی طرح سرخ دانے، سرسامی بخار میں اسہال، امراض جلدیہ (ناقابل برداشت، جلن اور کھجلاہٹ اور کانور) جلنے پھرنے سے۔ بیماری دبی محسوس ہونا۔ رسٹاکس کی خاص علامت ہے۔

(۱۵) سائلیشیا:*۔ (ادویات تشنج کے باب میں) سلکا ملاحظہ ہو۔ مقوی غذا ملنے پر بچہ کا جسم نہ بڑھتا ہو، اور خشک ہوتا جاتا ہو۔ بچہ کے ہاتھ پیر پتلے، پیٹ بڑا۔ چہرہ بوڑھوں کی طرح سرخ۔ سر پر زیادہ پسینہ ٹپکنا (VACCINALION) کا برا نتیجہ۔ کانٹا مچھلی کا کانٹا وغیرہ جسم میں داخل ہونے پر سلکا کے استعمال سے آسانی سے اس کے نکلنے میں مدد ملتی ہے۔ انگلی پکنا، استسقاء۔ مختلف قسم کے پھوڑے کنٹھ مالا کی وجہ سے زخم، بے چینی، سر میں بدبودار مواد بھری پپڑی جمنا۔ چربی کی کمی کی وجہ سے ہاتھ پیر پتلا پڑجانا۔ ہڈی اور ہڈی کو ڈھکنے والی جلد میں مواد پیدا ہونا۔ پورنما اور اماوس کے وقت بیماری کی زیادتی۔

(۱۶) سائنا:۔ (CINA) آنتوں پر اس کا خاص اثر ہے ہمیشہ ناف کھجلانا (کرم رہے یا نہ رہے) ناک میں انگلی ڈالنا۔ چڑچڑا مزاج بچہ ہمیشہ تھوک نگلتا ہے۔ گویا گلے میں کچھ اٹکا ہے۔ یکایک باربار تیز بخار نیند نہ آنا۔ ککر کھانسی۔ تشنج یا اکڑن، دانت کڑکڑانا۔ خوفناک حالت (کرم کی وجہ سے) آنتوں میں کرم، غذا سے نفرت، یا تیز، بھوک، رات میں بےخبری سے پیشاب ہوجانا، دودھ کی طرح پیشاب، ہونگ، کھٹ یا گلا روندھنے والی کھانسی، کرم کی وجہ سے، بہت علامات، تپ بلغمی (کرم ہو یا نہ ہو۔)

(۱۷) سیکیل کار:۔ دماغ اور پشت کے اعصاب پر اس کا خاص اثر ہوتا ہے۔ ہیضہ کی اینٹھن یا اکڑن۔ ہیضہ میں جسم کی جلن۔ (ہمیشہ پنکھا جھلنے کو کہتا ہو۔) ہاتھ پیر بے قابو، اور سانس رکنا۔

---

* لفظ سائلیشیا صفت ہے اس کے عوض لفظ، سلکا، استعمال کرنا چاہیے۔

دردزہ، ولادت کے آخر کا درد۔ اخراج خون (خاصکر دُبلی عورتوں کا) بے خبری میں بدبودار کمزور کرنیوالا سبز رنگ کا دست، معدہ سے اخراج خون، رحم سے عرصہ تک اور زیادہ مقدار میں حیض جاری رہنا اسقاط حمل کا اندیشہ، ولادت جلد ہونے کے لئے سیکیل (خاصکر یا پچلی طاقت) استعمال کرنا بہت خراب ہے۔

(۱۸) سلفر:۔ خاصکر گلٹی کا نظام اعصابی کے درمیان سے تمام جسم پر اسکا فعل نمودار ہوتا ہے۔ ہر قسم کی جلدی بیماری، کھجلی، کوئی فرسن بیماری، قبض، بواسیر، کف، زخم، درجع مفاصل، پھوڑا، انگلی بگیتا۔ چھوٹے کرم۔ اسہال، سر کے اندر جلن (گویا گرم پانی سے جل رہا ہے) بار بار پیشاب ہونا۔ پیشاب ہوتے وقت جلن۔ تمام جسم میں (خاصکر تلوے میں) بہت جلن محسوس ہونا، ہونٹھ، ناک، کان کے سوراخ، آنکھوں کی پلک، پیشاب کی نلی، مقعد وغیرہ کا رنگ سُرخ، گویا خون سے بھرا ہے۔) کوئی جلدی بیماری دب کر دوسری شدید بیماری ہونے پر، کوئی بیماری جلد چھوڑنا نہ چاہتی ہو۔ منتخب دوا دینے پر بھی فائدہ نہ ہوتا ہو، آشوب چشم، وقت مقررہ کے بہت پہلے یا بعد عرصہ تک رہنے والا زیادہ مقدار میں ادرار حیض، سوزشی اور تکلیف دہ سیلان رحم، یا جن مریضان کو مناسب دوا دینے پر بھی فائدہ نہ ہوتا۔ اُن کو بیچ بیچ میں سلفر کھلا کر دوا دینے سے بہت زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔ کبھی بیماری کے شروع میں اور آخر میں یہ دوا دیکر علاج کرنا چاہیئے۔ نہانے یا جسم دھونے کے بعد بستر کی گرمی سے یا آدھی رات کے بعد مرض کا بڑھنا۔ اس دوا کے استعمال کرنے کے لئے مخصوص علامات ہیں۔

سلفر کے استعمال کے پہلے کبھی کلک کارب نہ دینا چاہیئے۔

(۱۹) فاسفورس:۔ خون اور پرورش کرنے والا نظام اعصابی پر اس دوا کا خاص فعل ہے۔ اخراج خون خلقی، تھوڑی چوٹ سے بھی بہت زیادہ اخراج خون ہو، مُنہ، معدہ، مقعد وغیرہ حصوں میں

بہت جلن محسوس ہونا۔ شام سے دوپہر تک کھانسی کا بڑھنا۔ دماغ کی بیماری، سر میں چکر، درد سر، بہرا پن، ناک سے خون کا اخراج، خون کی کمی، زیادہ اسہال، پانی کی طرح براز میں سابو دانہ کی طرح چھوٹی چھوٹی چیزوں کا نکلنا اور مقعد کھلی رہنا۔ ٹھنڈے پانی پینے کے لئے تیز پیاس لیکن اسکو پینے کے بعد معدہ کا گرم ہو کرتے ہو جانا۔ نیند کے بعد بیماری کم ہو جانا۔ دماغی اور جسمانی اعصابی کی کمزوری، پھیپھڑے کا ورم۔ کھانسی کے ساتھ بلغم اور خون نکلنا۔ آواز بیٹھی، جلدی جلدی ماہواری ہونا۔ ادار حیض، عورتوں سے صحبت کی بہت خواہش، نچلے جبڑے کی ہڈی میں زخم، دانت کی جڑ علیحدہ رہنا اور آسانی سے اس سے خون گرنا، دانت کی جڑ زائل ہونا۔ سینہ کا کوئی پھوڑا نشتر لگوانے کے بعد اگر ناسور ہو جائے تو یہ دوا فائدہ کرتی ہے۔

(۲۰) فیرم مٹ:۔ خون پر اس کا خاص فعل ہے۔ کمی خون، جسمانی کمزوری کیوجہ سے سر بھاری، مثانہ اور مجری بول کا ورم۔ کبھی خوب بھوک اور کبھی بھوک ندارد۔ کسی جسمانی عضو سے خون نکل جانا، چہرہ سرخ (خاصکر لرزہ کی حالت میں) بغیر درد کے بدہضمی کے دست، ملیریا، دن کی غذا رات میں ڈکار آنا۔ یا قے ہو جانا۔ چہرہ اترا ہوا، سینہ میں دھڑکن، خون کی قے، دمہ وغیرہ مرض آہستہ آہستہ ٹہلنے پر مریض کو آرام محسوس ہونا زمین، اسہال۔ گلا کی خرابی، پیشاب میں بالو کے ذرات نکلنا۔ چائے یا کونین کے غلط استعمال سے پیدا ہوئی بیماریاں، نازک عورتوں کے لئے اور اعصاب اور غلیظ خون کے مزاج والے آدمیوں کے لئے یہ دوا بہت مفید ہے۔

(۲۱) کاربو ویجی ٹیلس:۔ خون نظام اعصابی اور معدہ کی بلغمی جھلی کے اوپر اس کا خاص فعل ہوتا ہے۔ درجہ سردی میں جب قوت حیات یک دم ختم ہونا چاہتی ہے (جب جسم برف کی طرح ٹھنڈا اور نیلا ہو جاتا ہے، اور مریض ہمیشہ ہوا کرنے کے لئے کہتا ہے۔ کسی

بھی بیماری کی آخری حالت میں جب بہت ٹھنڈا پسینہ، زبان ٹھنڈی سانس ٹھنڈی، آواز بیٹھی وغیرہ علامات نمودار ہوتے ہیں، کسی بیماری یا چوٹ سے اپنی صحت واپس نہ لا سکا۔ کونین وغیرہ دواؤں کے غلط استعمال سے پیدا ہوئی بیماری، جسم کے اندر گویا کوئی چیز جل بھن رہی ہے۔ جسم کے کسی حصہ میں سیاہ خون کا اجتماع، خون، ڈکار، سینہ کی جلن، پیٹ ایک ہو جانا۔ پیٹ پھولنے کے ساتھ اوپر کی طرف یاح جانا، سرسامی بخار، بواسیر، اسہال، درد دانت، مسوڑھوں سے آسانی سے خون نکلنا۔ متعفن زخم، آواز بیٹھی، جانکنی کی حالت میں پیر کے تلوے سے کمر تک ٹھنڈک ہونے پر مریض بالکل ہوا کھانا چاہتا ہے۔ یہ کاربو کی خاص علامت ہے۔

(۲۲) کیمو ملا:۔ نظام اعصابی جگر، معدہ اور بلغمی جھلی کے اوپر اس کا خاص فعل ہے؛ چڑچڑا مزاج، ناقابل برداشت درد، بھالا مارنے کی طرح درد۔) دردزہ، دانت کا درد، وغیرہ علامات میں مریض سو نہیں سکتا۔ یا بے چینی سے رونے لگتا ہے)۔ ناقابل برداشت درد، اور بیچ بیچ میں درد والی جگہ کا بے حس ہو جانا۔ جھن جھن کرنا۔ (جیسے وجع مفاصل فالج) رات کے وقت تلوے میں زیادہ جلن، نیند کے وقت کی کھانسی، بچّے کے دانت نکلنے کے وقت کی بیماریاں۔ (جیسے زرد یا سبز رنگ کے دست، اکڑن، پانی کی طرح دانہ دار دست؛ سڑے انڈے کی طرح بدبودار پانی کی طرح درد، دانت نکلنے کے وقت بچّہ کا ایک گال سرخ اور گرم ہونا؛ تکلیف دہ بے چینی، گلے میں ورم اور اُس کے ساتھ تھوڑا بخار، گرم چیز پینے سے دانت کا درد بڑھنا، عصبی درد، حیض کے وقت خون کالا۔ دھبہ دھبہ حالت حمل میں عورتوں کا تشنج، بچّہ چڑچڑا اور تھوڑی ہی بات میں رنجیدہ ہو جائے؛ بچّہ کی تکلیف گود میں گھومنے سے کم ہو جائے۔

(۲۳) کلکیریا کارب:۔ پرورش کی خرابی سے پیدا ہوئے

(کنٹھ مالا، دق، ہڈیوں کی نزاکت) امراض پر اس کا خاص فعل ہے۔
حسب ذیل علامات میں کلکیریا کارب خوب فائدہ کرتا ہے۔
(۱) گورے رنگ کا موٹا تازہ نرم ہڈی والا آدمی (۲) جس کو سردی لگ کر ذرا ہی میں کوئی بیماری ہو جاتی ہے۔ (۳) رات میں پسینہ (۴) جبکہ پیر خوب ٹھنڈے اور ذرا ہی میں جاڑا معلوم ہوتا ہو (۵) نظام ہضمی میں تیزابیت (جیسے ذائقہ ترش، ڈکار ترش، قے ترش، براز میں ترش بدبو (۶) خاص جگہ پسینہ (جیسے بچہ کے سر میں پسینہ (۷) ہڈیوں کی اچھی طرح پرورش نہ ہونا (جیسے چندیا اپنے وقت پر نہ بھر جائے، یا بچہ کا وقت پر نہ چل سکنا (۸) دھوبی وغیرہ جو بہت دیر تک پانی میں کام کام کرتے ہوں۔ بچہ کو دانت نکلنے میں دیر یا تکلیف، بچہ کا وقت پر نہ چل سکنا۔ آنکھوں کی سوزش، گلٹیاں سوجی۔ زیادہ حیض اور اس کے ساتھ گھٹنے سے لیکر تلوے تک، دونوں پیر برف کی طرح ٹھنڈے، اور تر، مقررہ وقت کے بہت پہلے حیض ہونا۔ دودھ کی طرح سفید سیلان الرحم۔ جماع کے وقت بہت جلد انزال اور اس کے ساتھ ہی کمزوری۔ رات میں سر میں پسینہ، تیزابیت، قریب پورنما کے یا پورنما کے دن بیماری کی زیادتی، ٹھنڈی ہوا اور بیمار کے پاس سونے سے بیماری کا کم ہونا۔ سبز یا سیاہ رنگ کا جلن پیدا کرنے والا دست، بیچ بیچ میں قے۔ اسہال یا ہر قسم کی مزمن بیماری میں ایک روز کا وقفہ دیکر بیماری کا بڑھنا۔ اس دوا کے کھلانے کے بعد کبھی سلفر نہ دیا جائے۔

(۲۴) لائیکو پوڈیم:۔ آلہ تنفس، معدہ، مثانہ اور آلہ تناسل کی بلغمی جھلی، جلد اور جگر میں اس کا خاص فعل ہے، دل سُست۔ قوت یادداشت کی کمزوری، آسانی سے غصہ آجانا، دائیں جسم کی بیماری نونیا۔ آنت بڑھنا، پھوڑا وغیرہ جو کوئی بیماری دائیں طرف ہو کر بائیں جانب پھیلے، نفخ شکم کے ساتھ نیچے کی طرف ریاح خارج ہونا۔ پیٹ میں گڑگڑاہٹ، پیشاب میں سُرخ رنگ کی چیز، تہ نشیں ہوتی ہو،

سہ پہر کو چار بجے سے رات کے ۸ بجے تک کسی بیماری کی زیادتی، ایک پیر سرد۔ دوسرا گرم، بھوک کے وقت تھوڑا کھانے سے پیٹ بھر جانا یا پیٹ بھاری محسوس ہونا۔ پسینہ کے بعد ہی پیاس، تپ ولرزہ میں تُرش ذائقہ، تُرش پسینہ، تُرش ڈکار، تُرش قے، قبض، لیکن مقعد کے سکڑے رہنے سے پاخانہ نہ ہونا، مزمن بیماری، خون کی بیماری۔ صبح نیند کھلتے وقت اور بعد میں سر گھومنا، جلن پیدا کرنے والی ڈکار، مُنھ میں پانی بھر آنا۔ اور سینہ میں جلن، دماغی محنت سے پیدا ہوئی بدہضمی، لیتھک ایسڈ ملا مادہ۔

(۲۵) لیکے سس:- پیٹھ کے نظام اعصابی، پھیپھڑہ اور معدہ کے اعصاب کے اوپر اس کا خاص فعل ہے۔ سُستی، نیند کے بعد ہی کسی بیماری کا بڑھنا؛ بائیں جانب کی بیماریاں، بائیں جسم میں کوئی بیماری پیدا ہو کر دائیں طرف پھیل جائے، جسم گویا کس گیا۔ خون کی خرابی، کمزوری کی وجہ سے زبان یا کسی دوسرے حصّہ کا کانپنا؛ گلا میں درد؛ کان میں درد۔ گال کی ہڈی سے کان کے نیچے پھیلنے کی طرح درد، پیاس نہ ہو، لیکن گلا۔ خشک ہو جائے، سڑا بدبودار دست، بے خبری سے پاخانہ نکل جانا۔ موسم گرما کا اسہال، جلد پر سیاہی مائل نیلے رنگ کا زہریلا زخم؛ رحم سے ادرار حیض (خون کا رنگ کالا) حیض کے وقت دردِ زہ کی طرح درد۔ عورتوں کے ماہواری میں اور مرض پلیگ میں۔

(۲۶) مرکیوریس وائی وس:- ہر عضو پر اور ہر نسیج پر اس کا خاص فعل ہے۔ ڈاکٹر نیش کا ارشاد ہے کہ پھوڑا پکانے کے لئے مرکیوریس، ادنیٰ طاقت میں اور اسکو بیٹھا دینے کے لئے اسکو اعلےٰ طاقت میں استعمال کرنا چاہیئے۔ مسوڑھا سوجا اور اُس میں سوراخ ہو جائے۔ اس سے خون گرتا ہو، زبان میں ورم ہو۔ اور ٹنگ پڑے۔ اور زبان میں دانت کا داغ دکھائی دے، زبان رس بھری مُنہ میں رال بھرا اور تیز پیاس دن رات بہت پسینہ، ہڈیوں کی بیماریوں؛ گلا کے اندر زخم؛ رال بہنا۔ مُنہ کے اندر زخم۔ دانت میں درد، کان سے مواد بہنا، ناک یا آنکھ سے بلغم

یا مواد نکلنا۔ آنکھیں آنا۔ جگر میں ورم (دائیں کروٹ سونے پر درد) جگر سخت اور متورم اور اُس میں درد، تُرش صفرا گرنا۔ یرقان، اسہال میں، آتشک کے زخم صاف نمودار ہونا۔ معدہ کا ورم، آتشک سے پیدا ہوا وجع مفاصل، آنتوں کے ساتھ خون کا دست، کونتھنا (خاصکر پاخانہ کے وقت) رات کے وقت بستر کی گرمی سے مرض کا بڑھنا۔ مرکیورلیس کے استعمال کی خاص علامت ہے۔

(۲۷) **نکس وامیکا:۔** پشت، چربی، قوت حرکت اور قوت ادراک پر اسس کا خاص فعل ہے۔ جن لوگوں کو ریاح کا غلبہ ہو، جن کو غصہ آسانی سے آجاتا ہے۔ جو لوگ متفکر اور پریشان رہتے ہیں دماغی کام کرنے والوں (جیسے آفس کا حساب رکھنا)۔ کی بیماریاں ذکی الحس، آواز، روشنی، بُو وغیرہ مرض بالکل برداشت نہ کر سکتا ہو، تشنج یا اکڑن، تیز بخار میں بھی جاڑا معلوم ہونا نشیلی، کڑوی یا گرم، ادویات محرکہ کے استعمال کے بدنتائج، بار بار اجابت کی حاجت، لیکن بہت تھوڑا پاخانہ ہونا۔ یا بالکل ہی نہ ہونا۔ نیند کے کھلنے کے بعد تھکاوٹ محسوس ہونا۔ کھانے کے ایک دو گھنٹہ بعد پیڑو میں بوجھ معلوم ہونا۔ قے یا متلی، اجابت ہوجانے کے بعد کچھ دیر کے لئے تکلیف کم ہوجانا (خاصکر پیچش میں) بواسیر کے ساتھ کھجلی، اندر مسّہ، سردی کے دنوں میں پتلا اور رات میں خشک، صبح مرض کی زیادتی، گویا کچھ اڑا ہوا ہے۔ قبض کے ساتھ براز نکلنے کی حاجت، خشک کھانسی زکام، رات میں جاگنا، زیادہ غذا یا نشیلی چیزوں کے استعمال سے پیدا ہوئی بیماریاں، کبھی پتلے دست اور کبھی قبض، قولنجی درد، نفخ شکم، سینہ میں جلن، سر بھاری، اور اسکے ساتھ سر میں چکر، آنتوں کا بڑھنا، زبان کا پچھلا حصہ میلا، بدخواب، گویا کوئی سینہ پر چڑھا ہے۔ ناؤ یا جہاز پر چلنے سے متلی، تشنجی دمہ، نچلے حصہ میں اینٹھن، جلدی جلدی اور زیادہ مقدار میں حیض ہونا۔ حیض کے وقت اور صبح اُبکائی

قے، پیشاب، قطرہ قطرہ ہو، مجریٰ بول کا فالج اور جگر کی بیماری شراب وغیرہ پینے کی وجہ سے ہاتھ پیر کا کانپنا۔

(۲۸) نیٹرم میور یا نیٹرم :۔ خون عروق جاذبہ معدہ کی نعلی جھلی جگر اور تلی پر اس کا خاص فعل ہے۔ نوبتی بخار، کمزوری۔ دبلا پن خون کی کمی، قبض، طحال اور جگر کا بڑھنا، سوزاک، سفید سیلان رحم، زکام، ناک سے خون گرنا، کڑوا یا نمکین ذائقہ یا ذائقہ ہی نہ معلوم ہونا۔ ہونٹ اور مقعد خشک اور پھٹا ہوا، ملیریا بخار (دن ۱ گیارہ بجے خفیف ٹھنڈک سے بخار آنا) منہ پر مریض کو خشک محسوس ہونا، زبان، ہونٹھ، ناک اور انگلی میں ٹنک اور چلک کی طرح درد، کھجلی، دل دھڑکنا ادویات تشنج کے باب میں نیٹرم میور ملاحظہ ہو۔

(۲۹) ویراٹرم البم :۔ دماغ اور پشت کے نظام اعصابی کے بیچ سے پرورش کرنے والے اعضاء پر اس کا مخصوص فعل ہے ہیضہ (بھات کا ماڑ۔ چاول پیچ کی طرح زیادہ مقدار میں دست و قے) تمام جسم ٹھنڈا، اکڑن، قولنجی کمزوری کے ساتھ ٹھنڈا پسینہ، اعصاب میں سستی، ہذیان ابکائی یا قے کے ساتھ سر پر ٹھنڈا پسینہ، مرض دیوانگی اور اس کے ساتھ چیزوں کو پھاڑ ڈالنے یا کاٹ ڈالنے کی خواہش بے حس و حرکت، غصہ ہونے پر مریض کا پاگل ہو جانا۔ وجع مفاصل سرد ہوا میں بڑھنا، بہت درد، تکلیف سے مریض کا خرافات بکنا۔ زیادہ اخراج (پاخانہ) پیشاب، رال زیادہ مقدار میں نکلنا۔

(۳۰) ہیپر سلفر :۔ جلد اور آلہ تنفس کی جھلی پر اس کا خاص فعل ہے مواد پیدا کرنا۔ اور بڑھانا اسکی خاص حقیقت ہے۔ ٹھنڈی ہوا یا معمولی درد بھی برداشت نہ کر سکنا۔ تھوڑی سی چوٹ یا چھل جانے سے ہی جن کو مواد پیدا ہو جاتا ہے، مواد پیدا کرنا یا بند کرنا ڈیورک [illegible] اکثر ڈاکٹروں کا بیان ہے کہ پھوڑا پکانے کے لئے اور توڑنے کے لئے [illegible] مواد پیدا کرنے کے لئے) ہیپر کی نچلی طاقت (جیسے ۲X سفوف)

دینا چاہیئے اور بٹھا دینے کے لئے یعنے مواد پیدا کرنا۔ اس کو روکنے کے لئے، ہیپر اونچی طاقت کی (جیسے ۳ : ۲۰۰) دینا چاہیئے۔ مواد اور خون بھری پھنسی، مواد بھرا زخم، سڑا زخم، چاروں طرف سُرخ رنگ، خشک ہوا لگ کر گھڑ گھڑاہٹ کی کھانسی، دمہ محسوس ہونا۔ کہ گویا گلا میں مچھلی کا کانٹا اٹکا ہوا ہے۔ پھوڑے میں مواد ہونا۔ اس کی علامت سابقہ ہے) ٹنک یا خراش کرنے والا درد۔ ٹھنڈا محسوس ہونا۔ دن رات پسینہ، عضلات کی کمزوری کی وجہ سے تکلیف سے پاخانہ ہونا اور آہستہ آہستہ پیشاب ہونا۔ پارہ کے غلط استعمال سے پیدا ہوئے علامات، سورار اور آتشک کا مادہ اور اینٹھن'۔ سانس میں تکلیف (خاصکر دمہ پیدا کرنے والی کھانسی کے شروع) میں پھوڑا، انگلی کا پکنا، سر میں سخت پھنسیاں، کھانسی مزمن، مزمن بدہضمی، بواسیر، قبض، کان سے مواد گرنا۔ آتشک کے زخم اور بدبودار مواد نکلنا۔ کنٹھ مالا والے آدمیوں کے لئے پارہ کے غلط استعمال سے پیدا ہوئی بیماری میں اور مغربی ہوا سے مرض کی ترقی کے علامات میں یہ دوا بہت فائدہ مند ہے۔

(۱۳۱) ہیمی میلس :- خون کو لے جانیوالی وریدوں پر اس کا خاص فعل ہے۔ جسم کے کسی ورید سے سیاہ رنگ (PASSIVE) کا اخراج خون، ہیمی میلس کے استعمال کی خاص علامت ہے، خون بہنے پر بواسیر جسم کے کسی مخرج سے (جیسے آنکھ، ناک، کان، پھیپھڑا، رحم اور مقعد وغیرہ سے سیاہ رنگ کا تھکہ تھکہ اخراج خون، عورتوں کے آلات تناسل کی نسیں متورم، رحم سے زیادہ مقدار میں سیاہ ادرار حیض میں اس دوا کا داخلی اور خارجی استعمال ہوتا ہے۔

کھاروں سے علاج

ٹیشور میڈیز یا ادویات بایو کیمک

بایو کیمک طریقۂ علاج کے موجد ڈاکٹر شسلر صاحب کا ارشاد ہے کہ خون کا سفید حصہ یا زلال (ALBUMEN) چربی، شکر، پانی، تیزابیت تر وغیرہ چیزیں (INOGRANIC SALTS (TISSUE) بے جان نمک) اور خون کے مخصوص جز ہیں، کلکیریا فلوریکا۔ کلکیریا فاسفوریکا۔ کلکیریا سلفیوریکا؛ فیرم فاس فوریکم، کیلی میوریاٹکم۔ کیلی فاسفوریکم، کیلی سلفیوریکم۔ اور سلکا یہ بارہ سالٹوں (یا نمک) جاندار جسم (TISSUE) کے کل یا سیایں بنتے ہیں۔ اُن کا ارشاد ہے کہ ان سالٹ میں سے کسی ایک کی بھی جسم کمی ہونے پر، تشنج کا زوال ہوتا ہے اور بیماری پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اُن کی رائے یہ بھی ہے کہ اُس خاص سالٹ سے اُس خاص شے کو پورا کر دینے سے بیماری اچھی ہو سکتی ہے۔ اس لئے اُنہوں نے اُن بارہ نمکوں کا نام ادویات تشنج (TISSUE REMEDIES) رکھا ہے اُن کا ارشاد کتنا ثبوت سے پُر ہے۔ اس بات پر یہاں غور کرنا بیکار ہے ہاں مندرجۂ ذیل ادویات ہومیوپیتھک کے طریقہ سے تندرست جسم پر آزمائی گئی ہیں۔ (PROVED) اور مریض کے بارے میں بار بار فائدہ کرنے سے ہم لوگوں نے اُس بارہ دواؤں کے مخصوص علامات اس کتاب میں شامل کر دیئے ہیں

ڈاکٹر شسلر صاحب شروع میں ہومیوپیتھ تھے اسکے بعد اپنے نام کو قائم رکھنے کے لئے ہی شاید انہوں نے اُس طریقہ کو مشہور کیا ہے۔

ہومیوپیتھک فارماکوپیا کے طریقہ سے بھی بایو کیمک دواؤں کا تقیل ہوتا ہے۔ شسلر صاحب عموماً 6X 12X سفوف کا استعمال کرتے تھے۔ لیکن ہومیوپیتھک سب ہی تقیل (1X...1) حالت کے مطابق استعمال کیا کرتے تھے۔

(۱) لے تھے لین :- ۱۹۱۷ء میں کیلی فورنیا یونیورسٹی کے معلم ڈاکٹر (T.E. ROBERT ON) لے تھے لین (LETHELIN) نامی ایک شے انسان کے جسم میں (IN THE PITUITARY BODY AT THE BASE (OF THE BRAIN)

دریافت کیا ہے اور انسان کے جسم سے اس کو علیحدہ کرنے میں بھی کامیاب ہوئے ہیں۔ اس کے استعمال سے انسان کے جسم تیزی سے بڑھنے لگتے ہیں۔ اس لیے ادویات تشیح کے طریقہ علاج سے لے تھے لین بھی جلد ایک دوا بن جائے گی۔

ملاحظہ ہو۔ (THE INDINE DAILY NEWS. MARCH. 1-1-1917)

(۲) سلیکا ×۱۲ سفوف ۳۰ : پیٹھ کی چوٹ انگلی پکنا، زخم، پھوڑا، گھاؤ، ٹیکا لگانے کی وجہ سے پیدا ہوا زخم؛ دانہ دار وغیرہ جن تمام ورموں سے پتلا مواد نکلتا ہے۔ موٹے تازے بچوں کے سر پر پسینہ، پیٹ بڑا ہو۔ لیکن ہاتھ پیر چھوٹے، قبض، براز کا کچھ حصہ پھر اندر چلا جانا۔ جسم میں قوت حیات اور حرارت کی کمی، تھوڑے ہی میں سردی لگنا۔ درد سر مزمن، پیر یا بغل میں صحت کا خراب کرنے والا بدبودار پسینہ، ہڈی کا زخم، ران کے جوڑ کا درد، وغیرہ، ہڈی کی بیماری، رات میں پسینہ (خاص کر گردن کے پیچھے) بہت عرصہ تک قیام کرنے والا بخار، مرض دق، مزمن وجع مفاصل جوڑوں کا درد۔ جسمانی طاقت کی نسبت دماغی طاقت کی زیادتی کی وجہ سے جلد تھکاوٹ آجاتی ہے۔ قوت سامعہ کی زیادتی، بے چینی، ہمیشہ خاموش رہنے کی خواہش، بے چینی، مایوسی، اندر خوب سردی محسوس ہونا۔ گوشت، گرم غذا سے نفرت، بال بڑھ جانا۔ پیر کا پسینہ بند[1]

---

[1] پسینہ بند کرنے کے لئے بہت لوگ فٹ پاؤڈر (FOOT POWDER) استعمال کرتے ہیں۔ اس سے پسینہ تو فوراً بند ہو جاتا ہے۔ لیکن مندرجہ بالا سخت بیماریاں پیدا ہو سکتی ہیں۔ سلیکا کے استعمال سے پسینہ اور مذکورہ بالا بیماریاں رفع ہوتی ہیں۔

ہونے کی وجہ سے آنکھوں میں فالج، مرض سکتہ، بہرا پن، ناک کا اگلا حصہ سرخ ہو جانا۔ یا پھوڑا ہونا، ناک ہڈی میں دانہ یا زخم اور اس سے مواد نکلنا، زبان یا ہونٹھ کے کنارے زخم، سیلان رحم، اعصابی درد۔ ناک کی بلغمی جھلی کے موٹے ہونے کی وجہ سے ناک کا بند ہو جانا، سنگ تراش یا چکی والوں کا دمہ۔ سنگ گردہ، آنکھ میں مواد پڑنا۔ ران کے جوڑ میں سوجن (اماوش یا پورن ماشی کو بڑھنا) درد والی بواسیر، بدبودار اسہال، بواسیر۔

بورک ایسڈ، پرانا سوزاک، پستان یا گھنڈی میں زخم، مزمن بازو کے نلی کا ورم، دق سے پیدا ہوا پھیپھڑے کا پھوڑا۔ تیز تپاک قلب، امراض مزمنہ وخون کی تحریک کی وجہ سے نیند نہ آنا۔ (سائی لی شیا ملاحظہ ہو۔)

اماوس اور پورن ماشی کی رات میں ٹھنڈی ہوا میں مرض میں ترقی، فساد یا گرم کوٹھری میں سر میں گرم کپڑے باندھنے، یا گرم پانی میں نہلانے سے بیماری کی کمی، اس دوا کی خاص علامت ہے۔

فیرم فاسفوریکم ۱x۲۰۰۔ آنکھ، کان، دانت، معدہ، زخم وغیرہ، کسی مقام میں ورم کی شروع حالت میں خصیہ ریڑھ کا ورم (برانکائی ٹس) پھیپھڑا (نمونیا پلیورسی، کل التہابی بخار، درد سر، سر میں چکر، وجع مفاصل، درد کمر، زہر باد، گلے کا زخم، کھانسی سردی، دماغ میں بلغم وغیرہ امراض کی شروع حالت میں چمکدار سرخ خون گرنا، آتشک، اسہال، ناک سے خون گرنا۔ پھوڑا۔ پیٹھ کا پھوڑا، جسم کہیں کہیں سے متورم اور ان جگہوں کا گرم رہنا۔ پیشاب روکنے کی طاقت کا زائل ہو جانا۔ درد سر کی وجہ سے سر میں ٹنک، سردی لگنے کی وجہ سے درد اور اسہال، بدہضمی، قے۔

فیرم فاس ۳x۔ کی ترپٹی یا مرہم مرض آتشک میں لگانا چاہیے۔ حرکت کرنے سے یا سینکنے سے مندرجہ بالا بیماریوں کا بڑھنا۔ اور

سرد استعمال سے گھٹنا، فیرم فاس کی خاص علامت ہے۔

(۴) کلکیریا سلفیوریکا ۳۔ ۲۰۰۔ پھوڑا، سردی، سفیدی مائل زرد اخراج، جسم کے کسی حصّہ میں مواد پڑنے والا یا آنکھ کی تلی میں (CORNEA) زخم یا مزمن، اسہال یا مزمن، زخم سے پتلا مواد نکلنا یا اس کی وجہ سے تھوڑا تھوڑا بخار ہونا، یا مسوڑھوں میں چھالے یا جگر اور مثانہ کی بیماری، یا نمونیا، یا برانکائٹس کا تیسرا درجہ، یا دردِ سر، یا متلی، یا اعصابی، درد، جسم میں قوت ملس کی زیادتی یا پھیل، اور ٹھنڈی چیز کھانے کی رغبت، یا پھنسی پھوڑا (خاصکر منھ میں) مزمن وجع مفاصل، جلد کی بیماری، ایلو پیتھک طریقہ سے کسی بیماری کا علاج ہونے کے بعد:۔

کلکیریا فاسفوریکا ۲۔ ۲۰۰۔ آب زلال (ALBNMEN) کا نکلنا۔ یا غذائی، غذا پوری ملنے پر بھی بچّہ کا جسم مضبوط نہ ہونا۔ بدہضمی، جسم خشک ہو جانا۔ جسم کی ٹوٹی ہوئی ہڈی کا جوڑ اچھی طرح نہ بیٹھنا۔ بچّہ کی چندیا نہ بھرنا۔ ہڈی کی بیماری، دیر سے دانت نکلنا، ران کے جوڑ کی جگہ سفید، سوجن یا اکڑن، یا تشنج، اور سستی، ہاتھ، پیر ٹھنڈے اجتماع خون، کی خرابی یا خاندانی سوء المزاجی سے پیدا ہوا اسپل کی خرابی (دق وغیرہ) مثانہ کی بیماری۔ سفید سیلان الرحم، درد یا رات میں پسینہ، یا زخم، یا دانتوں کا جلد جلد زائل ہونا؛ برسات میں وجع مفاصل ہونا؛ سر میں اجتماع آب، پیٹھ کی ریڑھ اور گردن کمزور یا دردِ سر، یا سر میں بہت پسینہ (موٹے تازے

لہ سابق کے عالم تشریح جسم کی رائے کو غلط ثابت کر کے جرمن کے عالم کہتے ہیں کہ کلکیریا سلفیوریکا جانور جسم میں نہیں ہے اس لئے موت سے کچھ ہی روز پہلے ۲۵ برس تک علاج کرنے کے بعد ڈاکٹر شسلر نے اپنی میٹریا میڈیکا سے نکال دیا۔ ہے۔ لیکن ہم لوگوں کو ترک کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اس سے بائیو کیمک یا ہومیو پیتھک طریقہ سے آزمائش کے بعد (PROVING) بہت زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔

بچہ کو) تبدیلی موسم یا نمی یا حرکت سے مرض کا بڑھنا اور سونے سے گھٹنا اس دوا کی خاص علامت ہے۔

(۶) کلکیر یا فلوریکا ۱۲X - ۲۰۰ - ہڈی میں ابھار، سخت دانہ، ہڈی کے جوڑنے والی جگہ کا بڑھنا۔ گلٹیاں ورم کرنا۔ گلٹیوں کا سخت ہونا۔ آنکھوں میں جالا پڑنا۔ اعصاب میں ورم یا نواسیر یا آنتوں کا بڑھنا۔ بواسیر یا رحم سے اخراج، کان میں سخت میل، ہاتھ پھٹنا۔ دانت برابر نہ ہوں، دانت میں درد ہو۔ بچوں کے دانت دیر سے نکلنا۔ کھانسی اور اس کے ساتھ تھکہ تھکہ، زرد کف نکلنا۔ جسمانی اعضاء کا۔ (خاصکر رحم کا) اپنی جگہ سے ہٹنا۔ دل، وریدوں کا بڑھنا۔ نرخرہ یا گلا نیلا۔ خشک محسوس ہونا۔ آرام کے وقت اور موسم برسات میں مرض کا بڑھنا اور گرمی سے کم ہونا۔ اس دوا کی مخصوص علامت ہے۔

کیلی سلفیوریکم :- ۶X - ۱۲ سفوف ۲۰۰۔ زرد بلغم تھکہ تھکہ اخراج اور ہر قسم کے ورم اور بلغم کے تیسرے درجہ کی یہ اچھی دوا ہے۔ بہت قسم کی جلدی بیماری میں بھی یہ فائدہ کرتی ہے۔ گھڑ گھڑا ہٹ کے ساتھ اور بلغم، اور نزلہ کے ساتھ دمہ، گلا، کان، اور معدہ سے زرد رنگ کا بلغم نکلنا۔ سر بھاری۔ (سرد ہوا میں آرام) اوس یا آگ کی تپش سے گویا سر جھلسا جاتا ہو۔ سیلان رحم کا اخراج زرد۔ جسم کی تکلیف (گویا چکر آنا) جسم میں داد یا کھال اُدھڑنا۔ جسم میں آکسیجن کی کمی کی وجہ سے سر گھومنا۔ جاڑا معلوم ہونا۔ دانت میں درد وغیرہ بخار دمویہ، چیچک، زہر باد۔ خصیۃ الرحم کا ورم، کھانسی یا ڈفتھیریا، ہوپ کھانسی، پھیپھڑے کا ورم۔ (نمونیا) ہیضہ، سرسامی بخار وغیرہ کے تیسرے درجہ میں یا ملیریا بخار، معدہ میں بلغم کی وجہ سے یرقان، قولنجی درد یا معدہ میں بوجھ محسوس ہونا۔ قبض۔ ہونٹھ کی کھال نکلنا۔ چہرہ زبان، منھ یا کسی بھی جھلّی پر جلن پیدا ہو جانا۔ نصف جسم کا فالج، ناک سے یا کان سے بدبو دار اخراج

ہوتا۔ کان میں یا اگزیما، کھجلی، پھوڑا، خسرہ کے دب جانے سے پیدا ہوئے علامات یا امراض ناخن وغیرہ کمرہ کے اندر (خاصکر کھڑکی بند رہنے پر) گرم جگہ میں، موسم گرما میں) اور غروب آفتاب کے بعد اس بیماری کا بڑھنا، ٹھنڈی ہوا کھلی جگہ میں، خشک معتدل موسم میں آرام محسوس ہونا۔ اس دوا کی خاص علامت ہے۔

(۸) کیلی فاسفوریکم X۱۲۔ سفوف۔ ۲۰۰۔ یہ عضلات یا پٹھے دماغ اور خون کی دوا ہے۔ دماغ سست ہونا۔ بڑی عمر کے آدمیوں کا بھی بچوں کی طرح رونا۔ اعصابی بے ہوشی، امراض اعصاب خون خراب ہونا، سڑن کی حالت، سرسامی بخار، خراب زخم، براز اور پسینہ وغیرہ میں بدبو، جسم کے کسی حصّہ میں سڑنے کے شروع درجے میں یا تمام جسم میں پھنسیاں، زکام میں بدبو، ناک سے بہت بدبودار، بلغم نکلنا، اسہال، درد کان، گردن اکڑنا، دمہ، زکامی کھانسی کی وجہ سے موسم گرما کا بخار، یا آنکھیں سرخ، فالج کی حالت یا مرگی، زیادہ شراب پینے کی وجہ سے نیند نہ آنا، پیٹ میں درد، بہت کمزوری (جسمانی یا دماغی) خون کا رنگ سیاہی مائل، پر نبض کمزور۔ شروع حالت میں تیز۔ بعدہٗ سست، یادداشت کی کمزوری، بدہضمی، زچہ خانہ کا بخار یا سیاہ رنگ کا چیچک، اخراج خون، تمام جسم میں روسی۔ رحم سے اخراج خون زلالی، بول، ہسٹریا، پاگل پن، یا سونے میں سر گھومنا، یا کھلی جگہ میں جانے سے ڈر یا سر گھومنا، ورم معدہ یا زخم معدہ یا ہوپ کھانسی یا وجع مفاصل، پتی، لنسواں کا کانپنا۔ محنت کی وجہ سے ہانپنا یا اکڑنا۔ آواز سرد، ہوا لگنا یا زیادہ محنت یا لکھنے سے بیماری کا بڑھنا۔ یا آہستہ آہستہ گھومنا یا اچھی باتیں کرنا۔ اور گرم حالت میں آرام محسوس کرنا۔ اس دوا کی خاص علامت ہے۔

(۹) کیلی میورِیاٹیکم X۱۲ سفوف۔ ۲۰۰۔ سوزش کے دوسرے درجہ میں زیادہ فائدہ کرتا ہے۔ یہ خاصکر بلغمی جھلی پر فائدہ کرتا ہے۔

سفید یا میلے رنگ کا داغ یا بیماری کی مزمن حالت میں تھکہ زکام
کھانسی، آواز بیٹھی، خشک. بلغم، گلا و کان کی گلٹی کا آماس، بیماری متعلق
نرخرہ، متلی کے ساتھ دردسر، کان میں بھوں بھوں کی آواز، منہ میں
زخم، منہ میں رال کی کمی، یا ڈفتھیریا. (مخصوص دوا) بدہضمی، مرگی، وجع
مفاصل میں جوڑوں کا ورم، سردی کا پھوڑا یا جسم بھر میں دوسی
یا سرطان، قبض، مرض یرقان، یوسٹے سی این ٹیوب کے ورم سے
پیدا ہوا بہرا پن، کان میں مواد (مزمن بیماری) گلے کا زخم، موتیا
سیتلا، چیچک، بخار دموہیہ۔ زہر باد، اگزیما، پھیپھڑے کا ورم
(نمونیا) ذات الجنب، سفید سیلان الرحم، آتشک، سوزاک
حیض کی تکلیف، سیلان الرحم، خون میں آماکس، اسہال
سرسامی بخار، پلیگ، دمہ بوجہ بدہضمی، سفید پتلی چیز کی غذا کھانے کی
وجہ سے پیٹ میں درد وغیرہ، ثقیل چیزیں کھانا اور حرکت
سے مرض کا بڑھنا اس دوا کی خاص علامت ہے۔

(۱۰) میگنیشیا فاسفوریکا ۱x ۱۲x ۔سفوف ۳x، ۳۰۔ اینٹھن
اکڑن، اعصابی درد میں یہ دوا بہت زیادہ فائدہ کرتی ہے۔ خوب گرم
پانی کے ساتھ نچلی طاقت کا سفوف استعمال کرنا چاہیئے اس سے
درد گھٹ جاتا ہے۔ سر، منہ، ذات، معدہ وغیرہ میں درد، عصبی
درد، قوت شامہ کی کمی، اکڑن، تشنج، ہوپ، کھانسی، عضلات
میں اکڑن کزاز، تشنج کی وجہ سے پیشاب رکنا؛ تشنجی کھانسی۔ جسم کانپنا
میں بلا مرضی کے ہاتھ پیر کے عضلات کا کانپنا۔ بہت عرصہ تک شراب
پینے کی وجہ سے بہت قسم کے علامات، کلارک۔ کا ہاتھ کانپنا
ریاحی قولنج، بہت کھجلی، درد دل، دمہ، خونی بواسیر، پانی کی طرح
زکام جاری ہونا، سردی میں بڑھنا، گرمی سے گھٹنا، وجع مفاصل
درد، جبڑا بیٹھ جانا۔ ہچکی، فالج کی وجہ سے جسم کا کانپنا۔ تمام جسم
میں کھجلی، تالو کا ورم۔ صفرا کی پتھری اور اس کے ساتھ قولنج

درد، (۳x۲ گرم پانی کے ساتھ استعمال کرنا) متلی یا قے، معدہ میں ریاح جمع ہونا، مرض مرگی، جمائی آنا، بہت زیادہ پسینہ نکلنا، نیند نہ آنا۔ آہستہ آہستہ چھونے یا سردی لگنے سے درد بڑھتا (خاصکر دائیں جانب سینکنے سے، زور سے دبائے رکھنے، ملنے یا جسم کو دہرا موڑنے سے درد کم ہونا۔ اس دوا کی خاص علامت ہے۔

(۱۱) نیٹرم سلفیوریکم x۱۲ سفوف ۳۰۔۲۰۰۔ صفرا کی وجہ سے بیماروں میں اور جن کے جسم میں پانی کا حصہ زیادہ ہو، اُن کے واسطے نہایت اچھی دوا ہے۔ صفراوی بخار، صفراوی کڑوی قے، ڈکار یا اسہال، صفراء سے پیدا ہوا درد سر، کڑوا ذائقہ، میلی زبان، بایوکیمک کے طریقہ سے پیدا ہوا درد سر، بخار اور انفلوئنزا کی یہ یکتا دوا ہے۔ یرقان، سردی کا بخار، معدہ میں ریاح کی وجہ سے درد، ملیریا بخار، جگر کی بیماریاں، نزلہ خصیۃ الرحم میں بلغم کا جمع ہونا اور ساتھ ہی درد یا سبز رنگ کا کف نکلنا۔ نیند کے وقت ہاتھ پیر میں مروڑ۔ یا تشنج، ہذیان، دماغ میں چوٹ کی وجہ سے دماغی درد، حیض، ہیضہ، اسہال، بچوں کا ہیضہ۔ درد (LEAD-COLIC OR PRINTER'S COLIC) مرض میں x۲ استعمال کرنا چاہیئے۔ خون میں سفید ذرات کی زیادتی یا سرخ ذرات کی کمی، صفراء کی تھیلی میں درد، مزمن سوزاک، وجع مفاصل یا جوڑوں کا درد (خاصکر بلغمی مزاج والوں کو) جگر میں بیماری کی وجہ سے استسقاء، پیشاب روکنے کی طاقت نہ رہنا۔ اعصابی درد۔ (ملیریا سے پیدا ہوا۔) پستان میں دودھ کم کرنے کے لئے پلکوں کا چپک جانا (مریض روشنی میں جانے سے ڈرتا ہے۔) کان میں درد۔ ٹھن ٹھن محسوس ہونا۔ ناک سے (آتشک کی وجہ سے) بدبودار مواد بہنا۔ ناک اور منھ میں سرخ مرچ کی طرح) جلن، کسی طرح کی غذا کا ذائقہ نہ معلوم ہونا۔ دانتوں کا درد، اور اس کے ساتھ مسوڑھے میں جلن (دھواں پینے سے آرام محسوس ہونا) مرض پتھری حالت حمل میں کھانے

کے وقت سینہ میں درد کی وجہ سے سینہ دبا رکھنا، پیر اور ایڑیوں میں سوجن، گہری نیند، دمہ کی وجہ سے رات میں نیند کھل جانا، پھوڑا، داد، ۲۰۰-[۱] نم زمین، برساتی ہوا یا تری کے پاس رہنا، پانی سے پیدا ہوئے پودے، گرم، کھلی جگہ میں سونے کی وجہ سے بیماری کا آرام محسوس ہونا۔ اس دوا کی خاص علامت ہے۔

(۱۲) نیٹرم فاسفوریکم ۳× ۱۲× سفوف ۳۰- ۲۰۰-

یہ مرض تیزابیت کی اچھی دوا ہے۔ کھٹی ڈکار، قے، وجع مفاصل یا جوڑوں کا درد۔ پسینہ میں کھٹی بو، جسم میں یورک ایسڈ رہنا۔ آنکھوں سے زرد رنگ کا اخراج، مثانہ سے زرد رنگ کا اخراج اور جلن تپ ولرزہ، ملیریا اور اس کے ساتھ کھٹی قے، زیادہ مقدار میں کھٹا دودھ نکلنا، جریان منی، ریڑھ کے ستون کا مغز کمزور، جسم کمزور، تیزابیت سے پیدا ہوا اسہال، بچہ کے جسم سے کھٹی بو آنا؛ زیادہ شکر، یا مصری ڈال کر دودھ پینے کی وجہ سے بچوں میں لیکٹک ایسڈ، بڑھ جانے سے پیدا ہوئی بیماریوں میں، اُن گلٹیوں کا ورم، جن سے سیال اخراج ہوتا ہو۔ سوزاک کی بیماری بیماری، سینہ میں جلن، منہ میں پانی بھر آنا۔ معدہ میں ترشی، تیزابیت سے پیدا ہوئی بدہضمی، مواد پیدا ہونا۔ رگی، زہرباد، ٹیکے کا بُرا نتیجہ۔ سر بھاری، سر میں چکر۔ سانس میں ترش بدبو۔ آنکھوں کا ورم، ایک کان کا گرم اور سُرخ ہونا اور اُس کے ساتھ کھجلی رہنا۔ ناک کھجلانا، ناک میں ہمیشہ بدبو محسوس ہونا۔ منہ سرخ ہو کر آماس ہو جانا، ترش اور تلخ، ذائقہ، زبان کی جڑ میں زرد داغ، معدہ میں زخم، معدہ میں اجتماع ریاح، کرم کی وجہ سے پیٹ میں درد

---

[۱] ڈاکٹر ڈنڈار گل ہیج فرماتے ہیں کہ نیٹرم سلف ۲۰۰ داد کی تیر بہدف دوا ہے۔ ہم لوگوں نے سنہ ۱۸۹۶ء میں موسم برسات میں اسی دوا کی ۵۰۰ طاقت کھلا کر ایک لڑکے کو بالکل اچھا کر دیا ہے۔

ترچھی نگاہ، قبض، اجابت کے وقت کو نھد نا، براز سفید یا سبز، امراض بول، امراض تیزابیت کی وجہ سے پیشاب روکنے کی طاقت نہ رہنا۔ سفید سیلان الرحم، تپ دق، دل کانپنا، کمزوری کی وجہ سے پیر اُکھڑنا ران، ایڑی وغیرہ جوڑ کے مقام میں درد، کھجلی کی وجہ سے نیند نہ آنا۔ اگزیما، شہد کے رنگ کا اخراج۔ بچہ دُبلا ہوتا جانا۔ بجلی گرجنے کے وقت، چربی ملایا میٹھی غذا سے بیماری کا بڑھنا۔

نیٹرم میور یاٹکم ۱۲X سفوف ۳۰۔ ۲۰۰۔ ناامیدی اپنے کو بالکل بے مددگار کے سمجھنا، متواتر پیاس، جسم بہت دُبلا کمزور، منھ خشک ہونا۔ نمک کھانے کی بے حد خواہش، قبض اس دوا کے مخصوص علامات ہیں۔ کمی خون، چہرہ اُترا ہوا۔ دردسر، کلیجہ کی دھڑکن، دماغی پریشانی، دُبلا اور کمزور ہونا۔ ہونٹھ خشک، ہونٹھ کے کنارے زخم کنارہ یا ہونٹھ کے بیچ کی جگہ پھٹی، بلغم لیسدار اور صاف، انگلی پکنا پیر کے انگلی میں گوکھرو (یا گھٹہ) ناخن کی بہت قسم کی بیماریاں۔

تپ ولرزہ، ملیریا (دس گیارہ بجے لرزہ ہونا۔ درجہ سردی میں، یا اس کے پہلے پیاس، درجہ گرمی میں پیاس نہ رہنا۔ سر میں تیز درد، کونین سے رُکا ہوا بخار وغیرہ علامات میں صاف پانی کی طرح بلغم نکلنا، اچھی غذا ملتے پر بھی بچہ کا جسم نہ بڑھنا۔ نواسیر مسوڑھے میں درد، بیٹھ میں درد، مریض کو ایسا محسوس ہو گویا پیٹھ پھٹی جاتی ہے۔ مریض کا جسم ہمیشہ تیل لگا یا معلوم ہوتا ہو، سفید لیسدار گندمی رال، یکایک خون کا دوران رُک جانا۔ کبھی کبھی شدید بیماری کی وجہ سے دل کے عضلات کا فالج، پھیپھڑہ معدہ وغیرہ سے اخراج خون زیادہ مقدار میں شراب پینے کی وجہ سے استسقاء، موسم گرما کے نزلہ کی کھانسی کا بخار، گہری نیند یا نیند بالکل ہی نہیں۔

مرگی اور اس کے ساتھ منہ سے کف نکلنا، سردی، گرمی ۶X کا استعمال اور چندیا پر سرد پانی ڈالنا، خبردار! سر کے پیچھے یا گردن کے پیچھے پانی

نہ لگنے پر بھونرا اور زہریلے جانداروں کا ڈنک مارنا۔ کونین سے رُکا ہوا بخار، پتّی یا جسم کی کھجلی، اچھی غذا ہونے سے بھی مریض کا جسم خشک ہوتے جانا، جوڑوں میں درد۔
جاڑے کے دنوں میں سمندر کے کنارے رہنا۔ پیشاب کے بعد کونین آرسنک، مرکری، نائیٹرک آف سلور، سلفر، وغیرہ کے غلط استعمال سے مرض کا بڑھنا، کھلی جگہ میں رہنا۔ سرد پانی سے غسل کرنا۔ دائیں کروٹ سونے پر مریض کو آرام محسوس ہونا۔ اس کی خاص علامت ہے۔ نیٹرم میور، ملاحظہ ہو۔

مخصوص اعضاء کی ادویات

دایاں عضو ماؤف ہونے پر، آرم۔ ارجنٹم، نائ، اے پس، کالو، سنتھ، کینتھرس، کلکیریا کارب، چیلی ڈونیم، نکس وامیکا۔ پلس، بیلاڈونا، برائیونیا، بوریکس، بپٹیشیا، شیکیل، لائیکوپوڈیم۔

بایاں عضو ماؤف ہونے پر، اسافوٹیڈا۔ آرج نائ۔ فاسفورس، یوفوریا کروکس، کیپسکم، منترپریم، لیکسس، اسٹانم، سائنا، سلف، سلکا۔

دایاں اور بایاں عضو یکے بعد دیگرے ماؤف ہونے پر، ایگاریکس، انیم کروڈ، لیکسس۔

کسی عضو کے مخالف دونوں کونے (DIAGONALLY) ماؤف ہونے پر، ایگا، فاسفورس۔

---

(۲) دوا کی طاقت اور دوا کے فعل اور زمانۂ قیام

(د۔ دن۔ گ۔ گھنٹہ۔ س یسفوف)

اس مقصد کے ہر ایک صفحہ میں چار خانے ہیں۔ پہلے میں حروف تہجی کی ترتیب سے دواؤں کے نام۔ دوسرے میں اُن کے نام

تیسرے میں دوا کی طاقت (DRUG POTENCY) عموماً کام میں آنے والی تقلیل (DILUTIONS) یا طاقت (POTENCIES) اور چوتھے خانہ میں اس دوا کی طاقت کا زمانۂ قیام، یعنی دواؤں کا اثر جسم

(DURATION OF ACTION OF THE POTENTISED DRUG)

میں کتنی دیر تک ٹھہر سکتا ہے۔ مندرج ہیں

زمانہ قیام اثر	طاقت	مختصر نام	نام ادویات
-	۳ - ۳۰	اسٹین	اسٹینم
	۲ - ۳ - ۳س	ارم ملنے	آرم میوز یٹرو
	۳ - ۳۰	اسٹے فائ	اسٹے فائی سیگریا
۵۰ - ۶۰ - دن	۴x۳س - ۳۰۰	ارم	آرم میٹالیکم

(RELATIONSHIP OF REMEDIES (DR GIBSON MILLER'S)

سلہ ہومیوپیتھک دوا کا زمانۂ قیام، مرض کی حالت اور مرض پر منحصر ہے اسے چوتھے خانہ کا مطلب معمولی زمانۂ قیام سمجھنا چاہیئے۔ جیسے نکس وامیکا کی کوئی طاقت استعمال کرنے پر اس کا اثر ہمیشہ ایک روز سے سات روز تک رہتا ہے یا ایکونائٹ کے فعل کا اثر نصف گھنٹہ سے دو دن تک مریض کے جسم میں موجود رہتا ہے۔

مشہور و معروف ڈاکٹر جار نے فرمایا ہے کہ نئی دحاد بیماری کے موافق کسی ہومیوپیتھک دوا کا زمانۂ قیام کم سے کم ۱۵ منٹ سے ۴۸ گھنٹہ تک اور پرانی (مزمن) بیماریوں میں اس دوا کا زمانۂ قیام ۵ روز سے ۸ روز تک تسلیم کیا جاسکتا ہے۔ اس کے بعد ضرورت پڑنے پر دوا بدل کر دوسری دوا دی جاسکتی ہے۔

(HULL'S JAHR 6TH AMERICAN EDITION)

نام ادویات	مختصر نام	طاقت	زمانہ قیام اثر
اسٹریا وارجیکا	اسٹری	۱ - ۳	-
اسٹکنم	اسٹک	اسفوف ۳ - ۳۰	-
اسیم	اسم	۶	-
آئی وریس	آئی وے	φ - ۳	-
آئی وریس وسکلر	آئی رے	φ - ۳۰	-
آسٹرن سیا کارب	اسٹرن کارب	۶ - سفوف	-
آیوڈیم	آیوڈ	φ - ۳ - ۳۰	۳۰ - ۴۰ دن -
آرجنٹیم نائٹریکم	ارج نائ	۳ - ۳۰	۳۰ دن
آرجنٹیم مٹالیکم	آرج مٹ	۳ - ۶ - س	۲۱ - ۳۰ دن
آرٹکا یورنیس	آرٹی	φ - ۶×	-
اسٹرافین ٹکس	اسٹرونے	φ -	-
آرنکا مارنٹینا	آرنکا	φ - ۳ - ۲۰۰	۶ - ۱۰ دن
اسٹرامونیم	اسٹرامو	φ - ۳۰	-
آرسنکم آیوڈ	آرس آیوڈ	۳× - ۳ - س [1]	-
آرسنکم ایلبم	آرس	۳× - ۲۰۰	۳۶ - ۴۰ دن -
آرسنکم بروم	آرس بروم	φ (پانی کے ساتھ)	-
آرسنکم ہائڈرو	آرس ہائڈرو۔	۳ -	-
آرسنکم - سلف فلو	آرس سلف	۳ - س	-
ایکاتھا انڈیکا	ایکامی	۳ - ۱۲	
ایکونائٹ نپ	ایکون	۳× - ۳۰	نصف گھنٹہ سے ۴۸ گھنٹہ
ایکٹیا ریسی موسا	ایکٹرے	φ - ۳ - ۳۰	۰ - ۱۲ دن
ایکٹیا - آئی کٹیا	ایکٹیا	۳	ایک گھنٹہ - ۲۱ دن
ایگارس ایمرنگانا	ایگاہ	φ	.
ایگریکم میکے۔	ایگار	۳ - ۲۰۰	۴۰ دن

[1] پانی کے ساتھ سفوف کھانا صحیح ہے۔

نام ادویات	مختصر نام	طاقت	زمانۂ قیام اثر
اگنیس کسٹس	اگنیس	۱-۶	۰۰ - ۱۴ دن
اینگسلیورا	اینگسٹ	۳-۶	۲۰ دن
ایٹروپن	ایٹرپ	۲- سفوف	-
انٹی مونیم کروڈم	انٹم کروڈ	۳-۶	۱۴ دن
الیمونیم ٹارٹریکم	انٹم ٹارٹ	۲-۳ سفوف ۶--۲۰	۲۰-۳۰- دن
ایڈری ٹیلن	ایڈر	۱-۳×-	-
ان اکارڈیم اور	اینا کا	۳-۶-	۳۰-۴۰ دن
انتھراسینم	انتھرا	۳۰	-
اپومارفیا	اپومارف	۳-۶	-
ایپوسائنم کنانیم	ایپوسائن	۵-	-
ایسبتم	ایب سنتھ	۱-۶	-
امپروٹم	ایبرو	۳-۳۰، ۲	-
آیوناسٹائی وا	آیونا	۵ (گرم پانی کے ساتھ)	-
ایل نائیٹروسم	ایسل نائ	۱×۳	-
ایمونیم کارب	ایمون کارب	نیچے کی طاقت	۱۴ دن
ایمونیم کاسٹیکم	ایمون کاسٹ	۱-۳	-
ایمون پکرک	ایمون پک	۲-۳	-
ایمونیم فاسس	ایمون فاس	۲× س	-
ایمونیم بنزوئیک	ایمون بنج	۲-س	-
ایمونیم .بروم	ایمون بروم	۱-	-
ایمونیم میور	ایمون میور	۳-۶	۲۰-۳۰- دن
ایمبراگریشیا	ایمبرا	۲-۳	-
آرنیٹسیاولگیرس	آرنیٹ	۱-۳	-
ایرانیاڈ امڈے	ایرانیا	۶-۳۰	-

نام ادویات	مختصر نام	طاقت	زمانۂ قیام اثر
ایلسٹونیا کنسٹرکٹا	ایلسٹو	θ - ۳× -	-
ایلومینا	ایلیوم	۶ - ۳۰	۴۰ - ۶۰ دن
ایلیومن	ایلیومے	۱ - ۳۰	بہت عرصہ تک
ایلوسکورٹنیا	ایلو	۱ - ۲۰۰	۳۰ - ۴۰ دن
ایلٹرم فیرموسا	ایلیٹری فیر	θ - ۳	
اسکولے ٹیریا	اسکولے ٹ	θ - ۳	
ایلیم سیپا	ایلس	۱ - ۳	ایک دن
ایلیم سٹاوا	ایلیسے	۳ - ۶	
انگلی پیس بٹوب	انگلی پی ٹوب	θ - ۱	۴۰ - ۶۰ دن
اسافٹیڈا	ایسافی	۲ - ۳۰	۲۰ - ۴۰ دن
سپائی جلیپا	سپائی	۲ - ۳۰	۲۰ - ۳۰ دن
ایسارام یورپ	ایسارام	۳ - ۶	۸ - ۱۴ دن
ایسڈ بکزلک	الیسی ایکز	۳ - ۳۰	-
ایسڈ ایسٹیکم	ایسی ایسی	۳ - ۳۰	۱۴ - ۲۰ دن
ایسڈ کاربولیکم	ایسی کاربب	۱ - ۳ - ۲۰۰	-
ایسڈ نائیٹریکم	ایسی نائی	۲× - ۳۰	۲۰ - ۶۰ دن
ایسڈ پکریکم	ایسی پکرک	۱ - ۶	-
ایسڈ فاسفوریکم	ایسی فاس	۲× - ۳۰	۴۰ دن
ایسڈ فلوریکم	ایسی فلو	۶	۳۰ دن
ایسڈ میوریاٹیکم	ایسی میور	۱ - ۶	۳۵ دن
ایسڈ لیکٹک	ایسی لیک	۳ - ۳۰	-
ایسڈ سلفیورک	ایسی سلف	θ - ۳۰	۲۰ - ۶۰ دن
ایسڈ ہائیڈروسیانک	ایسی ہائڈرو	۱ - ۳	
اگنیشیا	اگنے	θ - ۲۰۰	۲ گھنٹہ ۹ دن

نام ادویات	مختصر نام	طاقت	زمانۂ قیام کا اثر
ایتھوزا -	ایتھو	۳ - ۳۰	۲۰ - ۳۰ دن
انفلوزنیم	انفلو	۳۰ - ۲۰۰	-
انیتھہ داتینتھ کسی کیرائے	اوننتھہ ملاحظہ ہو	-	-
ایکاکوہنسا	اِپ	۳ × ۳۰	۲ گھنٹہ - ۴۰ دن
ایسکیولس تفظ ایسیولس	ایسکیولس ملاحظہ ہو	-	-
اگنیشیا	اگنیشیا	-	-
ایپس ملی فکا	ایپی	۵ - ۳۰	-
ایپیم گریے ویونس	ایپی گریے	۱ - ۳۰	
اے بی ایچ کناڈنس	اے بی ایچ	۵ - ۳۰	
اے بی ایچ نانگرا	اے، بی، نانگرا	۱ - ۳۰	
ارم ٹرائکفلم	ارم	۳ - ۳۰	۱ - ۲ - دن
ایلاٹریم	ایلاٹر	۲ - ۶	
ایلینتھس	ایلینتھ	۱ - ۶	
ایسکیولس	ایسکیو	۵ - ۳	۳۰ دن
اوننتھہ کروکیٹا	اوننتھ	۳ - ۶	
اسپرٹ کیمفر	کیمف	۳	ایک گھنٹہ ایک دن
اوپیم	اوپ	۳ - ۲۰۰	۷ - دن
اورنیگنیم	اورا	۳	-
اولینڈر	اولی	۳ - ۳۰	۳ - ۳۰ - دن
اسٹی لنگیا سلوٹکا	اسٹی لنگ	۵ - ۲×	.
اوسیم کیلنم	اوسس	۲ - ۲۰۰	.
اسٹکنا پلتونریا	اسٹکنا	۵ - ۶	
سپنجیا	سپنج	۵ - ۳	ایک گھنٹہ ایک دن
بربیرس ولگیرس	بربیا	۵ ۶	۲۰ - ۳۰ دن

نام ادویات	مختصر نام	طاقت	زمانۂ قیام اثر
بسمتھ	بسمتھ	۱ - ۶	۲۰ - ۵۰ دن
بیوفو	بیوفو	۶ -	-
بیاس پیرنیس	بیلیس	۵ - ۳	-
بیلاڈونا	بل	۳ × ۳۰	۲ - ۷ - دن
یوتھراپس	یوتھرا	۶ - ۳۰	-
بووسٹا	بووی	۳ - ۶	۷ - ۱۴ - دن
بوریکس	بوریکس	۱ - ۳	۳۰ - دن
بڈیگا	بیڈ	۱ - ۶	-
بپٹیشیا	بیپٹ	۵ - ۳۰	-
براٹا آیوڈ	برایوڈ	۲ - ۳ - سفوف	-
براٹا کاربونکم	براٹا کارب	۳ - ۳۰	۴۰ دن
براٹا بیوریاٹکم	براسیو	۳ - سفوف	-
بسلینیم	بیلی	۳۰ - ۲۰۰	-
برایونیا	برایو	۱ - ۳۰	۷ - ۲۱ - دن
بلٹا اورنٹیکیس	بلکٹ	۵ - ۶ - ۲۰۰	۲۰ دن
پاڈوڈوی ائلم	پاڈڈو	۵ - ۶ - ۲۰۰	۳۰ دن
پاٹروجن	پاٹرو	۶ - ۳۰	-
پاٹکو کارپس	پاٹکو کارپ	۳	-
پلساٹیلا نیٹ	پلس	۳ × ۳۰	۳۰ - دن
پسٹیلا	پس	۳ - ۳۰	-
پیٹروولیم	پیٹر	۳ - ۶	۴۰ - ۵۰ دن
پیٹروسلینم	پیٹرے	۱ - ۳	-
پیربرا بریوا	پیریے بر	۵ - ۳	-
پیرسس	پیرسس	۳ -	-

نام ادویات	مختصر نام	طاقت	زمانہ قیام اثر
پیسی فلورائن کارنیٹا	پیسی فلو	Φ (خوراک ۵ سے ۶ قطرے)	
پلمبم	پلمب	۳ - ۳۰	۲۰ - ۳۰ دن
پلیگیگنیم	پلیگی	۶ - ۳۰	-
پلٹینیم	پلیٹی	۳ - ۳۰	۳۰ - ۴۰ دن
پلین ٹگو	پلینٹیج	Φ - ۳	.
تھریڈیم	تھری	۳ × ۳۰	-
تھیا	تھیا	۳ - ۳۰	-
تھوجا	تھوجا	Φ - ۲۰۰	۶۰ دن
تھلیسپ وارسا	تھلیسپ	Φ - ۶	-
ٹائیفائیڈ نیم	ٹائی فائی	۳۰ - ۲۰۰	.
ٹیوکریم	ٹیوکر	۱ - ۶	۱۴ - ۲۱ دن
ٹے بیکم	ٹے بے	۳ - ۲۰۰	-
ٹراکیسکم	ٹراکس	Φ - ۳۰	۱۴ - ۲۱ دن
ٹیوبرکیولینم	ٹیوبر	۳۰ - ۲۰۰	.
ٹری نیتھن	ٹری	۱ - ۶	.
ٹرنی ڈیم	ڈمب	۶ - ۳۰	-
ٹیمیوریم	ٹیمیو	۶ - ۳۰	۳۰ - ۴۰ دن
ٹرینیڈیولا	ٹرینیڈ	۶ - ۳۰	-
جھیا	جھیا	Φ - ۳۰	-
جن سینگ	جن سینگ	Φ - ۳	-
جن سیاتا لوٹیا	جنس لوٹ	Φ - ۳	-
جلسیمیم	جلس	Φ - ۳۰	۳۰ دن
جیکرنڈا	جیک	Φ - ۳۰	
جسٹ روفا	جیسٹ ربور	۳ - ۲۰	

نام ادویات	مختصر نام	طاقت	زمانہ قیام اثر
بجے بورینڈی	بجے بو	۲ - س - ۳	۰
حپائنا	چائنا	θ - ۳۰	۷ دن
سچے فسلا	چچے	θ - ۳	۰
چیلی ڈلمونیم	چیلی	θ - ۳×	۷ - ۱۴ دن
ڈلکس	ڈل	۶	-
ڈالیسکوریا	ڈالیسک	θ - ۳	۱ - ۷ - دن
ڈلکمارا	ڈلکے	۲ - ۳۰	۳۰ - دن
ڈیجی ٹیلیس	ڈیجی	۲× ۳۰	۴۰ - ۵۰ دن
ڈفتھرنیم	ڈفتھی	۳۰ - ۲۰۰	
ڈفنی انڈیکا	ڈفن	۱ - ۶	
ڈرایرا	ڈراسس	۱ - ۶	۲۰ - ۳۰ دن
رسٹاکس	رس	۳ - ۲۰۰	۱ - ۷ دن
رس وے نینیٹا	رس وین	۳ - ۲۰۰	-
رسس ریڈ	رسس ریڈ	۳ - ۳۰ - ۲۰۰	۱ - ۷ دن
روٹا	روٹا	۱ - ۳۰	۳۰ دن
ریوم	ریوم	۳ - ۶	۲ - ۳ دن
ریومکس گرامچس	ریومکس	۳ - ۶	-
رسس نج	رسس	۳ - ۶	-
ریڈیم برومائڈ	ریڈی	۳ - ۲۰۰	-
روڈو ڈنڈرم	روڈو	θ - ۳	
روبینا	روبن	θ - ۳	۳۵ - ۴۰ دن
رٹیانا	ریٹا	۳ - ۶	
رکنس کیولس بلب	رنن	θ - ۳ - ۳۰	۳۰ - ۴۰ دن
رلفیش	رلیفی	۳ - ۳۰	۰

زمانۂ قیام اثر	طاقت	مختصر نام	نام ادویات
۳۰-۴۰- دن	۲ - ۳۰	زنک	زنکم میٹالیکم
۔	۱ - ۶	زنج	زنجیبار
۔	۱ - ۶	زنیتھو	زیغ تھوک سائلم
۳۵-۴۰- دن	۳ - ۲۰۰	سائیکیوٹا	سائی کوٹا واڑ روسا
۱۴-۲۱- دن	۱ - ۲۰۰	سائیٹنا	سائیکنا
۔	۶ - ۲۰۰	سلئے	سائیکس
۔	۔	سلکا - ملاحظہ ہو	سائیکیشیا
۳۵- دن	۱ - ۶	سارسا	سارساپریلا
۴۰-۶۰ دن	۶ - ۲۰۰	سلف	سلفر
۲۰-۳۰- دن	۵ - ۳۰	سکے	سیکیل
۱۴-۲۰- دن	۳-	سلکا	سلکامن
۔	۵-	سیج	سربجیم جیمو
۔	۵ - ۳۰	سنس	سفیدشیو
۔	۔	سائنا۔ ملاحظہ ہو	سینیا
۔	۳	سینری	سنرپریاباڑ سیاد رسکس)
۴۰-۵۰- دن	۶ - ۲۰۰	سپ	سیپیا
	۳۰ - ۲۰۰	سفل	سفلینم
۔		(ڈاکیبارسیں موسا) ملاحظہ ہو	سیمی سفیوگارسیں موسا
۔	۵-	سمفائیٹم	سمفائیٹم
۔	۵-	بیانو	بیانو کھتس مریکا
۱۴-۲۰- دن	۱ - ۶	سلا	سلامیری ٹھا
۴۰-۶۰- دن	۳-س-۶-۲۰۰	سلی	سلکا
۴۰- دن	۳ - ۲۰۰	سلن	سلینم
۔	۔	(چائنا ملاحظہ ہو)	سنکونا

نام ادویات	مختصر نام	طاقت	زمانہ قیام اثر
سی، ٹی، پریسس	ٹے	۱-۳-س	-
سسں ٹش	سسں ٹس	۱--۳۰	-
سٹڑرن	سٹیگا	ϴ - ۶	-
سیال سرولیٹس	سیال	ϴ (دس بارہ قطرے)	-
سرے نیم	سو	۳۰--۲۰۰	۳۰--۴۰ دن
سکوکم چاک	سکوکم	۳- س	-
سکیو لا	(سیلا ملاحظہ ہو)	-	-
سولینم نانگرا	سولینم	۲- ۳	-
سنگوئیریا	سنگ	ϴ-۳-۶	-
سوٹونائن	سن ٹو	۱x۳ - س	
سوائنا	سوائی	۱- ۳- ۳۰	۲۰- ۳۰- دن
سباڈلا	سواڈ	ϴ - ۳	۲۰- ۳۰- دن
سمبیوکس	سمبیو	ϴ - ۶	۳- ۴- گھنٹے
سراسینا	سراس	۳- ۶	-
فارمکا	فارمی	۶--۳۰	-
فاسفورس	فاسفو	۳--۳۰	۴۰ دن
فائی زسٹگ	فائی زس	۳	-
فائی ٹولکا	فائیٹو	ϴ- ۳۰	-
فلکس مس	فلکس	۱- ۳	-
فیرم آیوڈیم	فیرم آیوڈ	۳- س	-
فیرم پکرک	فیرم پک	۳--۳۰- س	-
فیرم فاسفوریکم	فیرم فاس	۳- ۶	-
فیرم میٹور	فیرم میٹور	۳x-	-
فیرم مٹالکم	فیرم	۱- ۶-	۵۰- دن

نام ادویات	مختصر نام	طاقت	زمانہ قیام اثر
فلبنڈ یکم	فسلبنڈ	Ø-۶	
کاکیولس انڈیکا	کاکیو	۳-۳۰	۳۰ دن
گنگس لکٹائی	گنگس	۱×س-۲۰۰	-
کینڈیورنکا	کینڈیو	Ø-۱×-	-
کافیا کروڈا	کاف	۳-۲۰۰	۱-۷ دن
کوریلیم ریوبرم	کوریل	۳-۳۰	-
کوپیٹکم	کوپٹ	Ø-۳-۳۰	۱۴-۲۰ دن
کالن سونیم	کالن سو	Ø-۳-۲۰۰	۳۰ دن
کلیسٹرنیم	کلیسٹر	۳-س	-
کالوائلم	کالوسی	Ø-۳-	-
کالوسنتھ	کالوس	۳-۳۰	۱-۷ دن
کاسٹم	کاسٹک	۳-۳۰	۵۰ دن
کارڈواس میرتیس	کارڈ	Ø-۳×	
کاربوانیمی لس	کاربوائے	۳-س-۳۰	۴۰-۶۰ دن
کاربوویجی ٹیلس	کاربوے	۱-س-۳۰	۴۰-۶۰ دن
کارسنوسن	کارسی	۳۰-۲۰۰	-
کیوپرم آرسنکم	کیوپرارس	۲-۲-ت	-
کیوپرم ایسیٹکم	کیوپرایسی	۲-۲-س	-
کیوپرم میٹیلکم	کیوپر	۶-۳۰	-
کیوبیبا	کیوبی	۲-۳	-
کنکم آرسس	کنی آرس	Ø-۲-س	-
کنکم سلفیو	کنی سلف	۱×س-۳۰	-
کیوکٹھس	کیونہ	Ø-۱	
کینوپوڈیم	کنوپوا	۳-	-

نام ادویات	مختصر نام	طاقت	زمانۂ قیام اثر
کیلی آیوڈیم	کیلی آیو	Q - ۱۲	۲۰-۳۰- دن
کیلی کاربونیکم	کیلی کارب	۳-۳ - ۲۰۰	۴۰-۵۰ دن
کیلی آرسنکم	کیلی آرس	۳- ۳۰	
کیلی فوریکم	کیلی فور	۱- ۶	
کیلی نائٹریکم	کیلی بائی	۳- ۳۰	۳۰-۴۰ دن-
کیلی پارمنگینیٹم	کیلی پارمنگ	۳x س (پانی کے ساتھ)	-
کیلی فاسفوریکم	کیلی فاس	۳-س - ۲۰۰	-
کیلی بائی کرومیکم	کیلی بائی	۲-س - ۱۲	۳۰-دن
کیلی برومیٹم	کیلی برو	Q-۳-س-	-
کیلی میوریاٹیکم	کیلی	۳-۶	-
کیلی سائنٹس	کیلی سائی	۲x س	-
کیلی سلفیوریکم	کیلی سلف	۳-۲	-
کونائینم	کونائی	۳-۳۰	۳۰-۵۰
کوکا	کوکا	Q - ۳	-
کوپیوا	کوپیوا	۱ - ۳	-
کوبرا (ناجا)	کوبرا (ناجا)	۶-۳۰	-
کیکٹس	کیکٹ	Q-۶-۳۰	۷-۱۰ دن
کیڈمیم سلف	کیڈم	۳-۳۰	-
کنابس انڈیکا	کنابی	Q - ۳	-
کنابس سٹائیوا	کناسیٹ	۱ - ۱۲	۱-۱۰ دن
کینتھرس	کینتھ	۳x ۳۰	۳۰-۴۰-دن
کپسیکم	کیپس	۳-۶ (دودھ کے ساتھ)	۷ دن
کیموملا	کیمو	۱-۳۰	۲۰-۳۰- دن
کیمفر	کیمف	Q - ۳	۱- گھنٹہ ۱- دن

نام ادویات	مختصر نام	طاقت	زمانہ قیام اثر
کلکیریا آیوڈ	کلک آیوڈ	۲-۳-س	-
کلکیریا آرسنکم	کیلک آرسس	۳×س - ۳۰	-
کلکیریا کاربونیکا	کیلک	۶-۳۰-	۶۰ دن
کلکیریا فاسفو	کیلک فاس	۱-س- ۲۰۰	۶۰-دن
کلکیریا فلوریٹا	کے فلو	۳-۱۲- س	-
کلکیریا سلف	کیلک سلف	۲-۶- س	-
کیلمیا	کیلم	۱-۶-	۷-۱۴- دن
کلیڈیم	کیل	۳-۶	۳۰-۴۰ دن
کلینڈریولا	کلینڈ	θ-۳	-
کریوزوٹم	کریو	۲-۲۰۰	۱۵-۲۰ دن
کروکس سٹائیوا	کروکس	θ-۳۰	۹- دن
کروٹن ٹیگلیم	کروٹن	۳×۶	۳۰- دن
کروٹیلس ہیرانڈس	کروٹ	۳-۶	۳۰- دن
کریٹیگس	کریٹ	θ-	-
کلیمیٹس ایریکٹا	کلیم	۳-۳۰	۱۴-۲۰- دن
کلورم	کلورم	۴-۶	-
کلورل ہائیڈریٹ	کلوریل	۱-س-۶	-
گوائیکم	گوسے	۶	۴۰- دن
گمبوجیا	گمبو	۳-۳۰	۱-۵- دن
گرافائٹس	گرافائٹ	۶-۳۰	۴۰-۵۰ دن
گریسی اولا	گریس	θ-۳	-
گلونائن	گلونو	۲-۳۰	۱- دن
لیک ننیتھس	لیکن	θ-۳	-
لے تھاسرس	لیتھا	۳	-

نام ادویات	مختصر نام	طاقت	زمانۂ قیام اثر
لاروسی ریسس	لرو	۱ - ۳	۲-۸ - دن
لائیکوپس	لائیکوپس	۱ - ۳۰	-
لائیکو پوڈیم	لائیکو	۶ - ۲۰۰	۴۰-۵۰ - دن
لیڈم	لیڈم	۳ - ۳۰	۳۰ دن
لیتھونیم کارب	لیتھی کارب	۱ - ۳ - س	
للیم ٹائیگرم	للی	۳	۱۴-۲۰ - دن
لسن	لسی	۳۰	-
لپٹنڈرا	لپٹے	۱ - ۳۰	-
لوبلیا	لوبے	۱ - ۳	-
لیک کینم	لیکے کن	۳۰ - ۲۰۰	
لیکسس	لیکے	۶ - ۲۰۰	۳۰-۴۰ - دن
مسکس	[illegible]	۱ - ۳	ایک دن
مرکیوریس کروسٹالوس	مرک کار	۳ - ۶	-
مرکیوریس ڈالسس	مرک ڈال	۳ - ۶ - س	-
مرکیوریس بن آیوڈ	مرک بن	س - س ۷	
مرکیوریس پروٹو	مرک پروٹو	۱ - ۲ - س	
مرکیوریس وائوس	مرک وا	۲ - ۳ - س	۱ - ۳ - دن
مرکیوریس سلوبلس	مرک سول	۲ - ۳۰	-
مرکیوریس سائنیٹس	مرک سائ	۶ - ۳۰	-
مار فینم	مارف	۳ - ۶ - س	-
مربی ٹنیم	مارب	۳۰ - ۲۰۰	-
مزیرم	مز	۶ - ۳۰	۳۰-۶۰ دن
میڈورینم	میڈور	۳۰ - ۲۰۰	-
من تھس	منی	۳ - ۳۰	۱۴-۲۰ - دن

نام ادویات	مختصر نام	طاقت	زمانہ قیام اثر
مفائیٹر	مفائی	۱ - ۳	ایک دن
ملی فولیم	ملی	θ - ۱	۱ - ۳۰ دن
میریکا	میریکا	θ - ۳	-
ملی لوٹی	ملی لو۔	θ - نیچے کی طاقت	
مگنیشیا کاربونیکا	مگنی کاب	۳ - ۳۰۔	۴۰ - ۵۰ دن
مگنیشیا فاسفوریکا	مگنی فاس	۳x س ۳ - ۲۰۰	-
مگنیشیا میور	مگنے میور	۳ - ۲۰۰	۴۰ - ۵۰ دن
مگنیشیا سلف	مگنے سلف	۱ - ۳	۳۰ دن
مینگنم اسٹیکم	مینگے	۳	۲۰ دن
ملیریا آفٹ سی نیلس	ملیریا آف	۳۰ - ۲۰۰	-
ملینڈ نیم	ملینڈ	۳۰ - ۲۰۰	-
نکس وامیکا	نکس وا	۱x - ۲۰۰	۱ - ۷ دن
نکس ماسٹیکا	نکس میم	۱ - ۳	۸ - ۲۱ دن
نیوفیرلوٹیم	نیوفسا	θ - ۶	-
نیکوٹنیم	نکوٹ	۳ - ۶	-
نیٹرم آرسنکم	نیٹر آرس	۳ - ۳۰	
نیٹرم کاربونیکم	نیٹر کارب	۳ - ۶	۳۰ دن
نیٹرم نائیٹریکم	نیٹرم نائ	۲ - س	-
نیٹرم سلفیورنیکم	نیٹرم فاس	۳ - ۱۲ x س	-
نفٹے لیم	نفتیل	۶ - ۲۰۰	۴۰ - ۵۰ دن
ناجا (کوبرا)	ناجا (یا کوبرا)	۶ - ۳۰	
نف تھیلینیم	نفتھ	۱ - ۳ - س	
نائیٹری اسپرٹ ڈالسس	نائیٹری اسپی ڈا	؟	
وائی برنم اوپیولس	وائب	θ - ۳ - x -	

نام ادویات	مختصر نام	طاقت	زمانہ قیام اثر
وائی یولا ڈوریٹا	وائی یولا د	۵ - ۶	۲-۴ - دن
وائی یولا ٹرائی کلر	وائی یو ٹرا	نیچے کی طاقت ۳	۸ - ۱۴ - دن
وربسکم	ور با	۵	۸ - ۱۰ - دن
وائپیرم البم	ورے	۳ - ۳۰	۲۰ - ۳۰ - دن
وسکم البم	وسکم	۵ - نیچے کی طاقت	-
وراٹرم ورائڈ	ورے وی	۵ - ۶	-
وبے ریولینم	وریا	۶ - ۳۰	-
وبے لیوریٹا	ویلنز	۵	۸-۱۰- دن -
ویکس نیم	ویکس	۶-۳- ۳۰	-
ہائیڈروکوٹائیل	ہائیڈروکو	۳-۶	-
ہائیڈروفوبیم	ہائیڈروفو	۳۰- ۲۰۰	-
ہائی پیریکم	ہائی پی	۵-۶	۱-۷- دن
ہایوسیامس	ہائیس	۵ - ۲۰۰	۶-۱۴- دن
ہائیڈراسٹس	ہائیڈرا	۵-۱- ۲۰۰	-
ہیپر سلفر	ہیپر	۳-س - ۲۰۰	۸ ہفتہ
ہکلا لاوا	ہکلا	۳-س- نیچے کی طاقتیں	
ہل نیتھس	ہلی	۵- ۳۰	
ہلوڈرما ہورائڈس	ہلوڈرما	-۳۰	
ہلونیس	ہلی نی	۵ - ۶	
ہلی بورس	ہلی	۵- ۳۰	-
ہیمی میلس	ہیمی	۵- ۳×۰	-
یوکلپٹس	یوکل	۵- ۳×۰	-
یوپےٹوریم پاربیٹ	یوپٹ پارپ	۱	-
یوپےٹوریم پرف		۵- ۳۰	۱-۷- دن

نام ادویات	مختصر نام	طاقت	زمانۂ قیام اثر
یوفوربیم	یوفوربی	۳ - ۶	۵۰ - دن
یوفریشیا	یوفر	۱ - ۳	۵۰ - دن
یورینیم نائیٹ	یوری	۲ - ۳ - س	-

(۳) رشتہ ادویات

(DRUG-RELATION SHIP)

اطلاع

اس باب میں محلل قوی ہومیوپیتھک دواؤں کا آپس میں رشتہ بنایا گیا ہے
(الف) کس دوا کے بعد کون دوا چل سکتی ہے۔
(ب) کس دوا کے بعد کون دوا نہیں چلتی۔
(ج) کس دوا کے زہر کا فسل کس کس دوا کو زائل کرتا ہے۔

تعینے

(الف) اس حصہ میں کس محلل قوی دوا کے بعد کون سی محلل قوی دوا اچھا کام کرتی ہے۔ درج ہے۔

جیسے 'ایلو' دوا کے بعد 'کیلی بائی کروم' 'سیپیا'، سلفیورک ایسڈ یا سلفر خوب چلتا ہے۔ مریض کے جسم میں کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ اسی سے کیلی بائی کروم، سیپیا، سلفیورک ایسڈ اور سلفر ادویات کو ایلو کے بعد والی موافق دوائیں کہتے ہیں۔

اس بعد والی موافق ادویات میں، جو جلی قلم سے لکھی گئی ہیں۔ اُن کو اُن دواؤں کا جو پہلے دی گئی ہیں۔ تمامیہ کہتے ہیں۔ جیسے ایلو کے بعد

سلہ یعنے ادویات تمامیہ، جیسے ایلو کے استعمال سے بیماری کچھ دب جانے پر بیماری کا باقی حصّہ سلفر سے رفع ہو سکتا ہے (بقیہ پشت پر)

والی موافق دواؤں میں لفظ سلفر جلی قلم سے لکھا گیا ہے۔ اسی طرح سمجھ لینا چاہیئے کہ سلفر دوا ایلو کی معاون ہے، یہ تو بتا دینا بے سود ہے کہ ایلو کے ساتھ سلفر کے بعد والی موافق اور معاون دونوں قسم کا رخنہ سمجھ لینا چاہیئے۔

(ب) اس حصّہ میں کسی محلل مقوی دوا کے استعمال کے بعد کون سی محلل مقوی دوا نہیں چلتی یا نقصان پہونچاتی ہیں۔ لکھی گئی ہیں۔

جیسے، ایلو کے بعد، ایلیم سیٹ، استعمال کرنے پر کوئی سخت بیماری پیدا ہو جا سکتی ہے۔ اسی لئے ' ایلیم سٹائیوا'، ایلو کے بعد والی مخالف یا مہلک (INCOMPATIBLE) دوا کہی جا سکتی ہے۔

(ج) اس حصّہ میں کسی محلل مقوی دوا کی زیادہ مقدار استعمال کرنے کے بعد کس کس محلل مقوی دوا کے استعمال کرنے پر اس کا زہریلا فعل زائل ہو جاتا ہے۔ لکھا گیا ہے۔ درج ذیل ہے۔

جیسے ایلو استعمال کرنے کے بعد، کیمفر، لائیکو، نکس، یا سلفر کے استعمال سے ایلو کا زہریلا فعل زائل ہو جا سکتا ہے۔ یعنے اگر ایلو کے استعمال کے بعد مریض کے جسم میں اُس کا زہریا فعل (POISONING) یا کوئی نئی علامت نمودار ہو تو اُس زہریلے فعل کو زائل کرنے کے لیے کیمفر، لائیکو، نکس یا سلفر استعمال کرنا چاہیئے۔ اسی سے کیمفر، لائیکو، نکس، اور سلفر دوائیں ایلو کے زہر کو ہلاک کرنے والی یا ضد ہیں یا فادزہر (ANTIDOTES) کہتے ہیں۔

(بقیہ پشت کا)

اس سے محسوس ہوتا ہے کہ تمام ادویات تمامیہ، بعد والی موافق ادویات کے طابع ہیں۔ اگر کل بعد والی موافق ادویات، تمامیہ نہیں ہیں) ایک بات اور بھی یاد رکھنے کے قابل ہے۔' ادویات تمامیہ ان ادویات کے پہلے جن کے اثر کو وہ تکمیل کو پہونچاتی ہیں) ضرورت پڑنے پر (دوا سلفر، ایلو، کے پہلے بغیر کسی نقصان کے استعمال کی جا سکتی ہے۔)

بلا علم رشتہ ادویات دینے کا بوجھ کسی کو اپنے سر نہ لینا چاہیئے۔

موجودہ وقت کے ہومیوپیتھ کی نسبت سابق کے ہومیوپیتھوں کو اس کا علم بہت زیادہ تھا۔ اسی لیئے علاج میں اُن کو بہت زیادہ کامیابی ہوئی تھی اور اُن کی وجہ سے مہذب دُنیا میں آج ہومیوپیتھی کی اس قدر آؤ بھگت ہے۔ ادویات کے رشتہ کا علم ہوئے بغیر دوا دینا ایسا ہے جیسے روکنے والے پرزہ (BRAKE) کے بغیر موٹر گاڑی چلانا۔ قدم قدم پر خوفناک مصیبت آسکتی ہے۔ موجودہ باب کی مدد سے ہومیوپیتھک دواؤں کا بے فائدہ استعمال بند ہوگا۔ ایسی اُمید کرنا بے جا نہ ہوگا۔

انگلینڈ میں زمانۂ حال کے انگلستانی ہومیوپیتھک ڈاکٹروں میں مقدم ڈاکٹر کلارک صاحب کا ارشاد ہے کہ میں جانتا ہوں کہ ایک مزمن بیماری میں علاج کے لئے کلکیریا کارب کے استعمال سے کچھ کچھ فائدہ ہو رہا تھا۔ لیکن کلکیریا کارب کے بعد ہی برایونیا استعمال کرنے پر بیماری ناقابل شفا ہو گئی۔

(THE CASE WAS IRRETRIEVABLY SPOILED) ایک دفعہ مجھے خود ہی کچھ تکلیف دہ علامات ہو گئے اس کا سبب تلاش کرنے میں کئی روز ہو گئے۔ اس کے بعد سبب کچھ سمجھ میں آیا کہ کچھ روز پہلے ٹیرم میور ۲۰۰ ایک خوراک کھانے سے ہی یہ نتیجہ ہے اس وقت (JAHR) کی کتاب کھول کر اس کا فادنیٹرڈا۔ اسپریٹس (NITRI SPIRITUS DULCIS) ڈلسس سونگھنے ہی سے میں اُسی وقت بالکل اچھا ہو گیا۔ اُسی وقت ان محلل قوی ہومیوپیتھک دواؤں کی مضبوطی میری سمجھ میں آ گئی۔

(DR. CLARKE'S DICTIONARY OF PRACTICAL MEDICINE

(ملاحظہ ہو۔ VOL. I. PAGE V. AND VOL II)

صاحب خانہ اور نئے معالجوں کی دوا دینے کی آسانی کے لئے مندرجہ بالا تینوں قسم کے رشتے ترتیب وار لکھے گئے ہیں۔

---

(۱) کہنا بیکار ہے کہ ادویات معاون ادویات وانی (یعنے ہم (بقیہ پشت پر)

کس دوا کے بعد کون دوا خوب بہترین کام کرتی ہے

(THE REMEDY IS FOLLOWED WELLBY)

نام دوا	ادویات معاون یعنی جو بعد میں خوب کام کرتی ہیں
آرم میٹ	ایکون، بل، کیلک، چائنا، لائیکو، مرک، ایسڈ نائی، ٹپلس، رسس، سیپی، سلف، سلکا۔
آئیوڈیم	بسیڈ ٹی، لائیکو، ٹپلس، ایکون، آرج نائی، کیلک، کیلک فاس، کیلی بائی، مرک سول، فاسفو۔
آرنکا	ایکون، اپیکاک، راس، ورے، ہائیو، آرس، بل، برائیو، بیرائی کمیکٹ، کیلک، کیمو، کیلینڈولا، کونیم، ہیپر، آئیوڈ، نکس، فاس، لیسڈم، ٹپلس، سوئمی، رٹوٹا۔ ایسڈ سلف، سلف، یاربار۔
آرسنکم البم	نیٹرم سلف، اے لی سیٹ، کاربو وج، نیٹرم سلف، فاسفو، پائرو، تھوجا، ایپی، بل، کیکٹ، کیمو، چائنا، سائکیو، فیرم ایسڈ، فلیو، آیوڈ، اپیکا۔ کیلی بائی۔ لائیکو۔ مرک، نکس، برائیٹا کارب، کیلک فاس، چلی، لیکیے۔ سلف، ورے، رس۔
آر۔ ٹی سیا	کسٹر (WINE) شراب کے ساتھ، آرٹی میسیا۔ دوا استعمال کرنا چاہیے۔
آرجنٹیم میٹ	کیلک، ٹپلس، سیپی،
آرجنٹیم نائی	کیلک، کیلی کارب، لائیکو، مرک، پلیس، سیپی، سلی، سپائی۔ اسپنج، برائی، ورے، مہ سیڈرو۔
ایکونائٹ	آرنکا، کافیا، سلف، ابرو۔ آرس، بل، برائیو، کیکٹ۔

(پشت کا بقیہ) (الف) کس دوا کے بعد کون دوا چلتی ہے۔)
اس لئے ان کو علیحدہ نہیں لکھا گیا ہے۔

نام دوا	نام ادویات معاون یعنی جو بعد میں خوب کام کرتی ہیں
ایکونائٹ	کیلک، لیکو، کینتھ، ہیپر، اپیکا۔ کیلی برو، مرک، بلس، آرس، سیپی، سیپائی، آسپنج، سلکا،
اگیریکس	بل، کیلکا، کیوپرم، مرک، اوپ، نکس ورس، سلی، ٹرنٹ، ٹیوپا۔
اگنس کیکٹس	آرس، برایو، کلیڈیم، اگنے، لائیکو، سلف۔ سلج۔
انڈسٹورا	بل، اگیشیا، لائیکو، سیپ،
انٹم کروڈ	کیلک، لیکے، مرک، پلس، سیپی، بسلف، سلا۔
انٹم ٹارٹ	برائٹا کارب، سائنا۔ کیمف، پلس، سیپی، سلف، ٹری، کاربوویج، اپیکا۔
اناکارڈیم	لائیکو، پکس، پلاٹی،
انا تھراسینم	ارم، ی نے، سلی،
ایمون کارب	بل، کیلک، لائیکو، فاس، پلس، رس، سیپی، سلف، ورے، برایو۔
ایمون میور	انٹم کروڈ، کافیا، مرک، نکس، فاسفو، پلس، رس۔
امبراگریشیا	لائیکو، سیپی، پلس، سلف،
ایلیومینا	کیلی بائی، سیپی، ایسڈ سلف، سلفر،
ایلیو	آرج، مٹ، فیرم،
ایلیم سیپا	کیلک، سلی، فاسفو، پلس، سارسا۔ تھوجا،
ایلیم سٹائیوا	آرس،
ایسافٹیڈا	چسائنا، مرک، پلس،
ایسارم یو	بسمتھ، کاسٹیکم، پلس، سلی، ایسڈ سلف،
ایلمر ایسٹ	چائنا۔
ایسڈ نائیٹرک	آرمکا، آرم، بل، کیلک، کاربوویج، سیکے، کیلی کارب، کریو، مرک، فاسفو، پلس، سیپی، سلی، سلف، تھوجا۔ آرس، کلیڈیم،
ایسڈ فاس	آرس، بل، کیلک فاس، لائیکو، نیٹرم فاس۔ نکس،۔

نام دوا	ادویات معاون یعنے جو بعد میں خوب کام کرتی ہیں۔
	سیپی، ٹیس، رس، سلفی، سلف، ورے
ایسڈ فلیو	گریفا، ایسڈ نائ، سلی۔
ایسڈ میور	کیلک، کارب، پلس، سیپیا، سلف، سلی۔ نکس۔
ایسڈ سلف	آرنکا۔ بریونا، کیلک، کونیم، لائیکو، پلیٹ، سیپی، سلف پلس۔
اگنیشا	آرسس، بل، کیلک، چائنا، لائیکو، پلس، رس، نکس، سیپی، سلف، زنکم، سلی، نیٹرم میور۔
اتھیوزا	کیلک۔
	انٹم کروڈ، آرسس، بل، برایو، کیلک، ایپی، کیکٹ، کیڈمی۔ کیمو، چائنا، اگنے، نکس، فاسفو، پلس، پوڈو، ریڈم، سیپی، سلف، ٹیلٹ، ورے، انٹم ٹرٹ، کیوپر، آرنکا۔
ایپس	آرس، گریفا، آیوڈ، کیلی، بائ، لائیکو، فاسفورس، ایسڈ، ایپی، سلف، آرنکا۔ نیٹرم میور۔
ایرام اوپیم اونیٹ ڈر اوسیم اسٹینم	یوفریسا۔ ایکون، انٹم ٹارٹ، بل، ہایو، نکس مس، نکس وا۔ سمبلیو۔ کونائ، لائیکو، نیٹرم میور، پلس، رس۔ سیپی، سپائی۔ ڈراسیک، پلس، کیلک، کیلی کارب، نکس۔ فاسفو، رس، سلف۔ بیسیلی، ہائیڈرواٹ۔ ایکون، بل، برایو، کیوپرم، ہایوس۔ نکس، رسٹلا، ملاحظہ ہو۔
ڈسکیولا سٹے فائی سگریا	کاسٹی، کولوسی، کیلک، النسی، فلیو، کیلی کارب، اگنے، لائیکو، نکس، پلس، رس، سلف۔ سلینی۔

نام ادویات	ادویات معاون جو بعد میں خوب کام کرتی ہیں
اسٹرامونیم	ایکون، بل، برائیو، کیوپرم، ہائیوسس، نکس۔
سپائی جلیا	آرنیکا، ایکون، آرس، بل، کیلک، سمی سی۔ ڈیجی، آئرس، کیلی کارب، کیلی، نکس، پلس۔ رس، سیپی، سلفر، زنک۔
سپنجیا	بروی، برائیو، آرجنائی، کاربوویج، ایسی فلیو، ہیپر، کیلی بروم، نکس، فاسفو، پلس۔
اسپرٹ کیمفر	کیمفر (ملاحظہ ہو)۔
بربیرس	لائیکو۔
بسمتھ	بل، کیلک، پلس، سیپی،
بیلاڈونا	کلک، ایکون، آرس، کیکٹ، کاوج، کیمو، کونیم۔ ڈلک، ہیپر، ہائیوس، لیکے، مرک، بن، مسک۔ ایسڈ میور، نکس، پلس، رس، سنیگا، سیپی۔ سل، اسٹرامو، سلفر، ورے، لی ری، ورے، چائنا،
بووسٹا	ایلیومی، کلک، رس، سیپی، ورے۔
بورکس	نکس، آرس، برائیو، لائیکو، فاسفو، سلی۔
بیڈیاگا	آیوڈ، مرک، سلفر، لیکے،
بپٹیشیا	سیمی، ایسڈ نائی، ہسٹررسی، کروٹے، پائرو۔
برائٹا کارب	ڈلکے، انٹم ٹارٹ، کونیم (کیلک) چائنا، فاسفو، پلس۔ رس۔ سیپی، سلی، سلفر، لائیکو، مرک۔ ایسڈ نائی، سورنی، ٹیوبر
بسیلینم	کیلک فاس، لیکے، کیلی کارب، ہائیڈراس، (ٹیوبرکیولینم) (ملاحظہ ہو)
برائیونیا	ایلیومی، رس، کیلی کارب، نیٹرم میور، آرس، ایبرو، انٹم ٹارٹ، بل، بربیرس، کیکٹ، کاربوویج، ڈلکے، ہائیوس، کیلی کارب، ایسڈ میور، نکس، فاسفو، پلس۔

نام دوا	ادویات معاون یعنی جو بعد میں خوب کام کرتی ہیں
برایونیا	رس، سلی، سیباڈلا، سلا، سلفر، ڈراس
بروونیم	آرجنٹائی، کیلی کارب،
پیرس	کیلک، لیڈم، لائیکو، نکس، فاسفو، پلس، رس، ایسی، سلفر،
پلمبم	آرس، بل، لائیکو، مرک، فاسفو، پلس، سلی، سلفر۔
پلاٹی نیم	اناکا، آرجنٹ، بل، لائیکو، پلس، رس، سیپی، وریٹ، اگنے، پلاٹی نیم،
پوڈوفائلم	سلفر،
پارلوٹسن	کوریل، کاسٹی، پوڈو، ایپی،
بلساٹیلا	ایل، اسپا، ایسڈسلف، آرجنٹائی، لائیکو، سلی، اسٹینن، کیلی میور، کیلی سلف (ٹیوبر کیو۔ انٹم کروڈ، انٹم ٹارٹ، اناکا۔ ایسانی، آرس، بل، کیلک، پوفوابی، گرافی، اگنے، کیلی بائی۔ ایسڈنائی، نکس، رس، سیپی، سلف، فاسفو،
پیٹرولیم	برایو، کیلک، لائیکو، ایسڈ نائی، نکس، پلس، سلی، سلفر۔ سیپی [1]
تھوجا	آرس، نیٹرم، سلف، سبائی، میڈورینم، سلی، ایسانی، کیلک، اگنے، کیلی کا، سیا، لائیکو، مرک، ایسڈنائی، پلس، سلف، وتکس۔
ٹیوبرکیولینم	سورنیم، ہائیڈرو، سلفر، بل، کیلک، کیلک فاس، کیلک آیوڈ، سلی، برائسٹا کارب، فاس فو، پلس، پسٹی تھوجا، بیسلینم (ملاحظہ ہو) چائنا، پلس، سیپی، بیٹی، کیکٹا، اپیکا

[1] سیپی کے پہلے پیٹرولیم استعمال کیا جا سکتا ہے۔ لیکن سیپیا کے بعد پیٹرولیم استعمال نہیں کیا جاتا۔

نام دوا	ادویات معاون یعنی جو بعد میں خوب کام کرتی ہیں۔
چائنا	فیرم، ایسڈ اے سے، آرس، آرنکا، ایسافی، بل، کیلک، کاربو وج، کیلک فاس، لیکے، مرک، پلس، فاسفو، ایسڈ فاس، سلف، ورے،
چیلی ڈونیم	اکون، آرس، براپو، اپیکاک، لیڈم، لائیکو، نکس، سیپی، سپائی، سلف، کوریل۔
ڈلکمارا	بیرائٹا، کارب، کیلک، کیلی سلف، سلف۔ بل۔ لائیکو، رس، سیپی،
ڈجی ٹیلس	براپو، بل، کیمو، چائنا، لائیکو، نکس، اوپی، فاسفو، پلس، سیپی، سلف، ورے، ایسڈ اے سے،
ڈراسیرا	نکس، کیلک، سائنا، پلس، سلف، ورے، کونائی۔
رس وین	رسٹاکس۔
ایس ریڈ	رسٹاکس کے بعد کی ادویات ملاحظہ ہوں
روٹا	کلکیریا فاس، کیلک، کاسٹی، لائیکو، ایسی، فاس، پلس، سیپی، سلف، ایسی سلف،
ریوم	مگنے کارب، بل، پلس، رس، سلف۔
رسٹاکس	براپو، کیلک، آرس، آرنکا، بل، بربیرس، کیگمٹ، کیلک فاس، کیمو، کونیم، گرافا، ہائیوس، لیکے، مرک، ایسی میو، نکس، پلس، فاسفو، ایسڈ فاس، سیپی، سلف، ڈراسی۔
ریومیکس	کیگک،
رنن کیولس بلبوسا	براپو، اگنے، کیلی کارب، نکس، رس، سیپی، سپائی۔
روڈوڈنڈران	آرنکا، آرس، کیلک، کونائی، لائیکو، مرک، نکس، پلس، سیپی، سلی، سلف
روڈیم برومائیڈ	رس وین، سیپی، کیلک

نام دوا	ادویات معاون یعنی جو بعد میں خوب کام کرتی ہیں۔
زنکم مٹ	کیلک فاس، ہیپر، اگنے، پکس، سیپی، سلف۔
سائنا	کیلک، چائنا، اگنے، نکس، پلیٹی، پلس، سلی، اسٹینی،
سائیلیشیا	(سلکا ملاحظہ ہو۔)
سارساپریلا	ایلی، سیپیا، مرک، سیپی، بل، ہیپر، فاسفورس، سلف۔
سلفر	ایلو، نکس، سورنی، ایکون، پلس، آرس، بیڈی، الیکیو، ایلیومی، ایپس، بل، برائیو، برائٹا کارب، باربیرس، بوریکس، کلک، کاربوویج، بوفوبی، گریفا، گرے سارسا، کیلی کارب، مرک، ایسی نائی، فاسفو، پوڈو، رس، سیپی، سمبیو، ڈلکا اسی،
سیکیل	ایکون، آرس، بل، چائنا، مرک، پلس۔
سلکامن	فاسفو، پلس، آرس، سیپی، سلف۔
سنکونا	(چائنا، ملاحظہ ہو۔)
سیپیا	نیٹرم کارب، نیٹرم میور، نکس، سباڈی، سلف، بل، بکس۔ کونائی، کاربوویج، ڈلکمارا۔ لوفورب، گریفا، لائیکو، پیٹرو، پکس، سارساپریلا، سلی، رس، ٹیرنٹلے، فاسفو۔ ایسی نائی۔
سیونوتھس امیریکانا	بربیرس، کیونائی۔ کے کارس،
سلامیریٹیکا	آرس، اگنے، نکس، سلی، برائٹا کارب،
سلکا	کیلک، سلف، تھوجا، اسی فلیو۔ آرس، ایسافی، بل۔ کلیمیے، گرلفا، ہیپر، لیکے، لائیکو، نکس، فاسفورس، سیپی، سلف، پٹوریر،
سلینیم	کیلک، نکس، مرک، سیپی،
سسٹس	بل، کاربوویج، گگنے کارب، فاسفو۔
سنیگا	کوپرم، کیلک، لائیکو، فاسفو، سلف

نام دوا	ادویات معاون جو بعد میں خوب کام کرتی ہیں۔
سورنیم	سلف، ٹیوبر، ایلیومن، بورکس، بیاٹا کارب، کاربوویج، جائنا، ہیپر، لائیکو،
سائی کیوٹاوائی روسا	بل، ہیپر، اوپی، پلس، رس، سیپی، اسٹیمس،
سائنا	تھوجا، آرس، بل، پلس، رس، اسپنج، سلف۔
سباڈلا	سیپی، آرس، بل، مرک، نکس، پلس۔
سمبوکس	آرس، بل، کونائی، ڈروسی، نکس، فاسفورس، سیپی۔
فاسفورس	آرس، ایل سیپا، کاربوویج، ایپی، بل، برائیو، جائنا،
فیرم	کیلی کارب، کیلک۔ لائیکو، نکس، پلس، رس، سلی، سلف، ایلیومی، چائنا، بنم۔ ایکون، آرنیکا، بل، کونیم، لائیکو۔ مرک، فاسفو، سلف، ورے۔
کاکیولس	آرس، بل، ہیپر، اگنے، لائیکو، نکس، پلس، سلف، اوپ
کافیا	آرم، بل، السی، فلیو۔ لائیکو، نکس، اوپ، سلف۔ ایکونا۔
کاسٹیکم	انٹم ٹارٹ، آرم، گیو، کیلی، آیوڈ، کیلک، نکس، لیس، رس، روٹ۔ سیپی، سلی، اسٹینم، سلف، لائیکو، پٹرو، سے۔ کولوسن، کاربوویج۔
کاربوانیملس	آرس، بل، برائیو، البیڈ نائی، فاسفو، پلس، سیپی، سلی۔ ورے (کاربوویج، کیلک فاس۔
کیمفر	کینتھرس، آرم، انٹم ٹارٹ، بل، کاکیو، نکس، ورے، ورے، کونائی، گلونا، اوپ، پلس،
کلکیریا آرس	
کلکیریا کارب	بل، رس، اگیریکس، بورکس، بسمتھ، ڈراسی، ڈالک، اپیکاک، کیلی بائی، لائیکو، نیٹرم کارب، گریفائٹس، نکس وا۔ فاسفو، پلس، پوڈو۔ پلاٹی، سلی، سیپی، سارسا، ٹیوبر، ٹھریڈیم۔ کیونکہ کارب۔ کے بعد سلفر یا البیڈنائی ہرگز نہیں دینا چاہیے کھلانے سے تیز بیماریاں پیدا ہو سکتی ہیں

نام دوا	ادویات معاون جو بعد میں خوب کام کرتی ہیں۔
کاربوویج	آرسں، ایکون، چائنا، لائیکو، نکس، ایسڈ فاس، پلس، سیپی، سلف، ورے، ڈراسے، کیلی کارب، فاسفو،
کیوپرم ایسٹ	کیلی، جلس، سائیکیو، زنک،
کیوپرم مٹ	رسں، بل، کاسٹیکم، ہایوس، پلس، اسرامونے، ورے، زنک، کیلک، سائیکیو۔
کیلی آیوڈ	ایسڈ نائی۔
کیلی کارب	کاربوویج، نکس، ایسڈ نائی، فاسفو، سیپی، آرسں، ایسڈ فلیو، لائیکو، پلس، سلف۔
کیلی نائیٹریکم	بل، کیلک۔ پلس، رسں، سیپی، سلف
کیلی بائی	انٹم ٹارٹ، آرسں، پلس، باریا،
کیلی برومیٹم	کیلک،
کیلی سلف	ایسڈ اسے، آرسں، کیلک، ہیپر، کیلی کارب، پلس، رسں۔ سیپی، سلی، سلف،
کیکٹس	ڈیجی، یوپیٹ پرف، کیلک، نکس، سلف،
کیڈیمیم	بل، کاربوویج، لوبی، السپی، وائی،
کنابس سٹیوا	بل، ہایوس، لائیکو، اوپ، پلس، رس، ورے۔
کینتھرس	کیمفر، بل، کیلی آیوڈ، کیلی بائی۔ مرک، فاسفورسں، پلس، سیپی، سلف،
کیمولا	بل، کگنے، کارب، پلس، ایکون، آرنکا، برایو، کیکٹ، کاکیولس، فارم، رکے، نکس، رس، سلی، سلف، سیپی،
کلکیریا فاس	ہیپر، ریوٹا، سلف، زنک، رس، آیوڈ، سوری۔
کلکیریا فلوریٹ	کلکیریا فاس، ایسڈ فاس، نیٹرم میور، سلی۔
کیلیا	کیلک، لائیکو، نیٹرم میور، پلس، سیبائی
کیلیڈیم	ایسڈ نائی، ایکون، کاسٹی، پلس، سیپی،

نام دوا	ادویات معاون یعنی جو بعد میں خوب کام کرتی ہیں۔
کلیڈیم	ایسڈ نائی، ایکون، کاسی، پس، سیپی،
کونائیم	بیرامی، آرنی، آرس، بل، کیلک، کیلک آرس، سائکیو ڈراسی، لائیکو، نکس، سوری، فاسفو، پلس، رسر اسرامو، سلف۔
کوریلیم	سلف
کولچیکم	کاربوورج، مرک، نکس، پلس، رس، سیپی،
کالوسنتھ	بل، برائیو، کاسٹی، کیمو، نکس۔ سلف، سپائی، اسٹرانا، مرک
کلینڈیولا	ہیپر، آرنکا، آرس، برائیو، ایسڈ نائی، فاسفورس،
کرلوزوٹم	آرس، بل، کیلک، کیلی کارب، لائیکو، ایسڈ نائی، نکس، رسی، سیپی، سلف۔
کروکس	چائنا، نکس، پلس، سلف۔
کروٹن ٹگ	رس،
کلی میٹرا رکٹ	کیلک، رس، سیپی، سلی۔ سلف۔
گوئیکم	کیلک۔ مرک
گریفائٹس	آرس۔ کاسٹی، ہیپر، فیرم۔
لاروسیرلس	
لائیکوپوڈیم	آیوڈ، لیک، پلس، چیلی، اگنیٹے، ایپی، کیلی آیوڈ، اناکا، بل، برائیو، کاربوورج، کولچی، ڈلکے، گریفا، ہائیوسس، کیلی کارب، لیڈم، نکس، فاسفو، اسٹرامو، سیپی، ورے، ڈراسی، زکیلک، تھریڈیم۔
لیڈم	ایکون بل، برائیو، چیلی، نکس، پلس، رس، سلف،
لسن	(ہائیڈروفوبنیم ملاحظہ ہو)
لیکےسس	لائیکو، ایسڈ نائی، ہیپر، کیلی آیوڈ، آیوڈ، ایکون۔

نام دوا	ادویات معاون یعنی جو بعد میں خوب کام کرتی ہے
لیکےسس	آرس، ایلیوپی۔ بل، بروم، کاربوویج، کاسٹی، کونائی۔ کیلنٹ، کیلک، چائنا، ہائیوس۔ کیلی بائی، مرک۔ سائیکو، نکس، نیٹرم میور، اوپیم، فاسفورس، سلی۔ سلفر۔ ٹیرنٹ۔ یوفوربی، مرک آ، سپرڈ، ٹوانیوڈ۔
مرکیورلیس[1]	بیڈی، آرس، اسافی، بل، فناس، کاربوویج، چائنا۔ ڈلکا، آیوڈ، ہیپر لیکے، لائیکو، ایسڈ میور، ایسڈ نائی۔ فاسفو۔ پلس، رس، سیپیا، سلفر۔ تھوجا۔
مرکیورلیس ائی ڈس / مرکیورلیس سلیوبلس	(مندرجہ بالا مرکیورلیس، ملاحظہ ہو۔)
میزیریم	کیلک، کاسٹی، اگنے، لائیکو، مرک، نکس، فاسفو، پلس، سلفر۔ تھوجا۔
میڈورینم	
ڈی نین تھس	سیپیا، لائیکو، رس، تھوجا۔
مگنیشیا کارب	کیمو، کاسٹی، فاسفو، پلس، سیپیا، سلفر،
مگنیشیا میور	بل، لائیکو، نیٹرم میور، نکس، پلس، سیپیا۔
میگنم الیسی	پلس، رس، سلفر۔
نکس وامیکا	کیلک، کیپسی کارب، سیپیا، سلفر، آرس، اکٹی، سپائی، بل، برائیو، کیکٹ، کاربوویج، کاکیو، کوچی، ہائیوس، لائیکو۔ فاسفو پلس، رس، سیپیا، ایسڈ فاس، الیکیو، سلفر،
نکس ماسکاٹا	انٹم ٹ، ناوٹ، لائیکو، پلس، رس، اسٹرامیو، نکس،
نیٹرم کارب	کیلک، نکس، ایسڈ نائی، پلس، سلفر، سیپیا،
نیٹرم میور	اے لیس، کیپسی، اگنے، سیپیا، برائیو، کیلک، ہیپر، کیلک کارب، پلس، رس، سلفر، تھوجا۔

[1] مرکیورلیس لکھنے سے مرکیورلیس سالی، یا مرکیورلیس، ائی وس سمجھنا چاہیئے۔

نام دوا۔	ادویات معاون جو بعد میں عجب کام کرتی ہیں۔
نائیٹرم سلف	آرس، کھوجا۔ بل،
وایولا اوڈو	بل، رس، سیپی، اسٹے فائی ۔
وربسیکم	بل، چامنا، لائیکو، پُلس، اسٹرامو، سیپی، رسس، سالف،
ورائیٹرم	آرنکا، ایکون، آرس، آرج نائی، کاربو وج، چائنا، کیوپرم ڈراسی، ایپی، پلس، رس، سیپی، سلف۔ ایمبرا، ڈلکے،
ولیریانا	تنا سفو، پلس،
ہائیڈرونوبنیم	نیٹرم کارب، نیٹرم میور، جلس، لیکے، ناجا وغیرہ زہریلے کا زہر وغیرہ،
ہایوسیامس	بل، فاسفو، پُلس، اسٹرامو، ورا۔
ہیپر سلفر	کلینڈ، ایبرو۔ ایکون، آرنم، بل، برایو، آیوڈ۔ لیکے، مرک، ایسڈ نائی، پلس، نکس، رس، سیپی، اسپنج، سلی، زنگ، آرنکا، زنک،
ہلی بورس	بل، برایو، چائنا، لائیکو، نکس، فاسفو، پلس، زنک، سلف، زنک،
ہمی میلس	فیرم، آرنکا۔
ہیپے کریم پرف	نیٹرم، سیپیا، ہیٹوب۔
یوفوربیم	
یوپیٹوریم پرف	ایکون، ایلیومی، کیلک، کونائی، مرک، نکس، فاسفو، پلس، رسس، سیپیا، سلف، لائیکو۔

(ب) کس دوا کے بعد کون دوا نہیں چلتی یا نقصان کرتی ہے

(INIMIC L OR INCOMPATIBLE REMEDIES)

نام دوا	دوا کے بعد والی مخالف دوائیں۔
آرم میوری	کافی، شراب
آرجنٹم نائی	کافی

دوا کا نام	دوا کے بعد والی مخالف دوائیں۔
آرنکا	شراب (پاگل کتا، سیار، بلی وغیرہ کے کاٹنے پر آرنکا استعمال کرنا بہت زیادہ مُضر ہے)
اسٹروپین	جلس۔
ایمونیم کارب	لیکے۔
ایلوسو کروٹنا	ایلی، سینا، ایلی سا،
ایلیم سیپا	ایلو، ایلی، سینا، سلا،
ایلیم سائیوا	ایلو، ایلی، سینا، سلا،
ایسڈ اسے سے	آرنکا۔بورکیس، نین، سارسا، بل، لیکے، مرک،
ایسڈ نائٹ	لیکے (ہنی مین نے فرمایا ہے کہ کیلک کارب کے بعد ایسڈ نائٹ نہیں چلتا)
ایسڈ لیکٹک	کافیا
اگنیشیا	کافی، نکس، سبے،
ایپس	رس، فاسفو،
ایرم ٹرائفیلم	کلیڈیم
اسٹیفائی سیگریا	رے نن (اسٹیفائی سیگریا کے بعد یا پہلے رے نن نہیں چلتا)
اسٹرامونیم	کان
ایس کیولا	(سلا، ملاحظہ ہو)
بیلاڈونا	ڈلکے، ایسڈ، اسے سے، دنی گر۔
بووسٹا	کافیا
بوریکس	ایسڈ اسے سے۔ دنی گر اور شراب۔ (کیلک کارب کے بعد برائٹا کارب نہیں چلتا)
برائٹا کارب	
برائیونیا	کیلک۔
پیریس	فیرم فاس۔ نمک (نمک لوڈوفائٹم کے فعل کو بڑھاتا ہے۔)

دوا کا نام	دوا کے بعد والی مخالف دوائیں۔
تھیسیا	نیرم
بلیسکم	لیکنے
جلسیمیم	(اُوپ) رڈوین کے بعد جلس نہیں چلتا۔)
چائنا	کریو (ڈیجی ٹیلس یا سلینم کے بعد، چائنا نہیں چلتا۔)
ڈلکمارا	لیکے، بلا، ان، سی، اے سے،
ڈیجی ٹیلس	چائنا، نائٹرک ی، اسپریٹس، ڈلس۔
رسٹاکس	اے پس (اسٹاکس کے پہلے یا بعد لے پس نہیں چلتا۔)
رس ریڈ	رسٹاکس کی مخالف دوا۔
رتن کیوکس بلبو	الیسی، اے سے سے تا۔ سلف، نائیٹرک، اسپرن، ڈلس
	شراب الکوحل، اور وینیگر،
زنکم	کیمو، نکس، شراب
انکبہ شیا	(سکا، ملاحظہ ہو،
سارساپریلا	الیسی، یسے
سلفر	رتن، ہنی مین کا ارشاد ہے کہ کلکیریا کارب کے بعد کبھی سلف استعمال نہ کیا جائے، اور کینٹ فرماتے ہیں کہ لائیکو کے بعد سلف، چلتا ہے لیکن سلف کے بعد لائیکو نہیں چلتا۔
سسلش	کافی
سلامارٹیما	ایلی، سی، ایلی سا،
سلکا	دل
سلینیم	چائنا، شراب
سکونا	(چائنا ملاحظہ ہو،)
سورائنم	کونیم، لیکے، رسیپی
سیپیا	برایو، لیکے،
فاسفورس	کاسٹی، اے پس،

نام دوا	دوا کے بعد والی مخالف دوائیں
زیرم فاسس	بیرسس
کاکیولس، انڈیکس	کافی، کافی
کاربو این	(کاربو وج ؟)
کاربو وج	(کاربو این ؟)
کاسٹیکم	ایسیڈ اسے، کافی، فاسفو، کاکیو، ہر قسم کے ایسڈ،
کافیا کروڈا	کیتھ، کالسٹی، کاکیو، اگنے، سس لس، بلی، اسٹرامو،
	(آرج مائی کے بعد، کافیا نہیں چلتا)
کالونائلم	کافیا
کریازوٹم	(کاربو وج یا چائنا کے بعد، کریازوٹ، نہیں چلتا)
کلکیریا کارب	سلف، برائٹا کارب، برائو، کیلی بائی، ایسڈ نائی کے بعد
	کلکیریا کارب نہیں چلتا۔)
کنابس سٹائوا	کیمفر
کونیم	(سوزنیم کے بعد کبھی کبھی کونیم نہیں چلتا۔)
کلیڈیم	آرم۔
کیلنڈیولا	کیمفر
کیلی بائی	(کلکیریا کے بعد، کیلی بائی۔ نہیں چلتا۔)
کاڈیم	آرم
کیلنڈیولا۔	کیمفر
کیلی بائی	(کلکیر کے بعد، کیلی بائی۔ نہیں چلتا)
کیلی ائی	(کیمفر یا کافور کی بو سونگھنا۔
کیموملا۔	زنک، نکس۔
کینتھرس	کافی
کیمفر	کلیڈی (کافیا کے بعد یا کیلی نائٹریکم کے بعد، کیمفر

دوا کا نام	دوا کے بعد والی مخالف دوائیں۔
لیکیسس	سی سی، اے سے، ایسی کارب، ایسی نائی، ایمون کارب، ڈلکے، سوری،(سیپیں)
لیڈم	چائنا۔
مارفینیم	ونی۔
مرکیوریس سلہ	ایسی، اے سے، سلی، (سلکا کے پہلے یا بعد مخلل، (تفتیسل کیا ہوا۔ (POTENTISD) (مرکیوریس نہیں چلتا)
ملی فولیم	کافی
نائیٹریکم اسپرٹس میں	ڈیجی رتن
نکس وامیکا	ایسی، اے سے، اگنے، زنک، ہر قسم کا ایسڈ (نکس وامیکا کے پہلے یا بعد نہیں چلتا۔)
نیٹرم میور	(نیٹرمی) پوڈوفائلم کے فعل کو بڑھاتا ہے۔
ہیپر	اسپنج (DR. SMITH)

(ج) کس دوا کے زہر کا فعل کس کس دوا کو زائل کرتا ہے۔

THE REFMEDY IS ANTIDOTED BY

	دوا کا زہر مخالف ANTIDOTES)
آرم مٹ	بل، چائنا، کاکیو، کافیا، کیوپر، مرک، بلکس، سپیائی کیمف
اسٹریا	برائیو،
آرس	نکس،
آیوڈم	انہم ٹارٹ (ایپس) آرس، ایکون، بل، کیمف، چائنا، کافی، کپی، ساف، فیرم، گریفا، گریشی، اوپی، ہیپر، فاسفو

لہ مرکیوریس سا سے مطلب مرکیوریس وائی وس سمجھنا چاہیئے۔

دوا کا نام	دوا کا زہر مخالف (ANTIDOTES)
آیوڈیم	اسپنج، سلف، نقوجا (پارہ میں ملا ہوا گیہوں کا میدہ)
آرجنٹم نائٹ	آرس، کیلک، لائیکو، نیٹرم میور، مرک، سلی، فاسفو، پلکیس، آرس، ہیپ، سلف، آیوڈ، دودھ،
آرجنٹم مٹ	مرک، پلس،
آرنکا	سٹامک، کاربس،
اوسیم	بل، مرک، ہیپر، اسپنج، ایسی، فاس، سلی،
آرنکا	ایکون، آرس، کیمفر، چائنا، سائکیو، اگنے، ابی، ایمون، کارب، سینیگا، فیرم،
آرسنک آیوڈ	برایو۔
آرسنک ایلب	کنی، سلف، کاربو وج، چائنا، یوفوربی۔ فیرم، گ اپینا ہیپر، آیوڈ، ابی، کیلی بائی۔ مرک۔ نکس وا- نکس، اوپی، سمبو، سلف، بیپٹے، ورے، لیکے۔
آرسنک ہائڈرو	ایمون، ایسٹ، نکس۔
ایکونائٹ نیپ	ایسی، ایسٹ، بل، کاربو، کافی، نکس، سلف، کیمو، ورے، سیپی سی، ٹیرڈ ماسیپی، ڈیسنگر، شراب،
اکٹیا ریس	(ایکون) بیٹی
اگریسس	کیلک، پلس، ازن کیف، شراب، چربی یا تیل، کافی،
اگنیس کیکٹس	کیمفر، نکس، نیٹرم میور، نمک ملا پانی،
اگنس بیٹورا	برایو، جیلی، کافی،
ایٹروپن	بل، اوپی، فنائی جس۔
ایلومینیم کروڈ	کیلک، ہیپر، مرک،
ایلومینیم ٹارٹ	ایسافی، چائنا، کاکیو، ایپی، لورو، اوپی، پلس، رس، سیپی، کونائی، مرک۔ گلکے، کرڈمن، کافی، اِنن، رس۔

دوا کا نام	دوا کا زہر مخالف (ANTIDOES)
انتھراسینم	اے پس، آرس، کیمو، ایسی، کارب، کاربو وج، کریو، لیکے، رس، تھیس، سلی، الیٹر، سلفت، چائنا،
ایمل نائٹریٹ	کیکٹ۔
ایمون کاسٹ	آرج نائی۔ کھٹائی/سرکہ،
ایمون کارب	آرنکا، کیمف، ہیپر، لیکے، ترشی، روغن، اریںڈی۔ روغن زیتون وغیرہ۔
ایمون میور	کیمف، ہیپر، کافی، نکس،
امبرا گریشیا	کیمف، کافی، پلس، نکس، اسٹرافا۔
املانیا	تمباکو کا دھواں پینا۔
ایلیومینا	برائیو، کیمف، کیمو، ایپی، پلس،
ایلیو من	ایلو، کیمو، نکس، ایپی، سلف۔
ایلوسوکوٹرینا	کیمف، لائیکو، نکس، سلف، بیلیوس، سرسوں،
ایلیم سیپا	آرنکا، کیمو، کافی، نکس، تھوجا، ورے،
ایلیم سٹ	لائیکو۔
ایسافٹیڈا	کیمف، کاسٹ، چائنا، مرک، پلس، ڈلیری،
ایسارم	ایسڈ اے سے، کیمف، پودوں کی کھٹائی، وینیگر،
ایسڈ اے سے	ایکونیٹری، مگنیشیا کارب، نکس، سیپی، ٹیبا،
ایسڈ کارب	کھریا مٹی، دودھ، شکر ملا چونے کا پانی۔
ایسڈ نائٹرک	کلکیریا، ہیپر، کونائی، ڈک، سزے، سلف، پیٹرو۔
ایسڈ نائٹ	اسٹرینا۔ کافی، کیمف
ایسڈ فلیو	سلی،
ایسڈ ایگزالک	مگنیشیا کارب، کلکیریا کارب
ایسڈ میور	برائیو، کیمف، ایپی (DR. TESTE)
ایسڈ لیک	برائیو

دوا کا نام	دوا کا زہر مخالف (ANTIDOTES)
ایسڈ سلف	ایپی، پلس،
ایسڈ ہائیڈرو	کیمف، کافی، فیرم، اوپی، ایپی، نکس، ورے، وی،
اگنیشیا	پلس، آرنکا، کیمف، اے سی، اے سے، کاکیو، کیمو، نکس،
ایتھوزا	تیزاب،
ایپکاک	آرس، آرنیکا، چائنا، نکس، ٹے بے،
ایلیپس کوریلی نم	آرس، شراب، ناب،
ایلیپس ملی فنکا	کینتھ، ایپی، لیک، لیڈم، نیٹرم میور، پلیٹینم، ایسی کارب، آرنکا، روغن زیتون، پیاز،
آرم	ایسی، اے، اے سے، بل، پلس، مکھن دودھ یا مٹھا۔
ایلین تھس	نکس، رس، شراب،
ایسکیولس ہپ	نکس،
اوپیم	ایسی، اے سے، بل، کیمو، سائکیو، کافی، کیوپر، جلس، ایپکاک، مرک، ایسی میور، نکس، پلس، ورے، زنک،
اولینڈر	کیمف، سلف،
اسٹنگیا	ایپی،
اسیٹن	پلس
اسٹافی سیگریا	ایمبر، کیمف ایکون، کیمف، کلوروفارم، ایسل، ناما، آرج، کافی، ہایوس، ورے، وا، سلفر، ۳۰ (ٹے بے)
اسٹرامونیم	ایسی، اے سے، بل، ہایوس، نکس، اوپی، ٹبیکم، ٹے بے، کیمف، عرق لیموں،
اسکیولا سیری ناٹم	سلکا کا زہر مخالف ملاحظہ ہو، ٹے بے۔

دوا کا نام	دوا کا زہر مخالف یا ضد (ANTIDOTES) زہر
سپائی جلیا	اگرم کینتھ، کاکیو، پلس،
سپنجیا	ایکون، کینتھ،
باربیرس	کیمف، بل،
بسمتھ	کافی، کیلک، کیپس، نکس،
بیوفو	لیکے، سنیگا۔
بسیلاڈونا	ایکون، کافی، ہیپر، ہایوس، مرک، اوپی، پلس، سباڈی، شراب،
براٹاکارب	انٹم ٹارٹ، بل، کیمف، ڈلکا، مرک، زنک، کیمف
بووسٹا	
بورکس	کیمو، کافی،
برائونیا	ایکون، ایلیومی، کیمف، کیمو، چیلی، کلے۔ اگنے، نکس، ایسی، جی، پلس، رس، سینگا، انٹم ٹارٹ،
برومیم	ایمون کارب، کیمف، مگنے، کارب، اوپی، کوکلچی؟
پوڈوفائلم	کالوسنتھ، لیپٹا، نکس،
پلساٹیلا	ایسماز، کافی کیمو اگنے، نکس۔ اسٹیا، انٹم ٹارٹ کیلک فاس (DR. TESTE) تیراب (ALLIES) مقدار ہے۔ کیمولا اور پلساٹیلا ایک دوسرے کے زہر مخالف ہیں یعنی آپس میں ایک دوسرے کی موافق ہوتا ہے۔
پلسٹانٹ	انٹم کروڈ۔
پٹرولیم	ایکون، کاکیو، فاسفو، نکس،
پیرسس	کیمف، کافی۔
پلمم	ایلومنی، اٹیمونے انٹم کروڈ، آرسن، ان، کاکیو، کاسٹی، ہیپر، اوپی، ہایوس، کیلی برومیم، کریو، زنک، نکس وامیکا، پلاٹینا، ایسی سلف، ایسی۔ اسے سیے۔

دوا کا نام	دوا کے زہر مخالف یا دافع زہر (ANTIDOTES)
پلمبم	کیمو، زنک، ایتھوزا۔ (ڈاکٹر ٹیسٹ) بل، نائیٹری، اسپر ٹیس، ڈلسس، پلس، کولچی، (DR. TESTE)
پلیٹن ٹیگو	مرک۔
پٹیمیا	فیرم، تھوجا، شراب، بیر، شراب، چائے۔
تھوجا	کولچی، کیمف، کیمو، مرک، نکس، کاکیو، پلس، سلف۔ اسٹرافا۔
ٹیوکریم	کیمف۔
ٹے بیکم	الیسی، اے سے، آرس، کلمے، کاکیو، اگنے، اپی، لائیکو۔ ونا سفو، نکس، پلس، سیپی، ورے، اسٹرافا۔ کیمف، کافی۔ بلس، کیلیم، پلیٹن ٹیگو، سپائی، دے نیگر، شراب، کھٹائی کا استعمال،
ٹیری بنتھنا	فاسفو۔
ٹیلیوریم	نکس۔
ٹرائسے کم	کیمف۔
ٹرن ٹولا	(بوویسٹا) کاربو وج، چیلی، کیو پرا، جلس، لیگنے، کارب۔ مسکس (مچھر)
ٹریم بی ڈیم	مرک، کالی، اسٹرافا۔
جلسیم	ایسڑ فی، چائنا، کافی، ڈیجی، نیٹرم میور، نکس وامیکا۔ اسٹرینی کس (JEPHSON)
جیورنڈی	بل
چیائنا	آرنکا، اے پس، آرس، الیسانی، بل، برایو، نا، [illegible]
کیلک کاربا	کیلیس، کاسٹی، سڈرن، ساٹنا، یونٹ، [illegible] سیم، اپی، [illegible] نیٹرم، ایگو، [illegible] مرک، [illegible]

دوا کا زہر مخالف یا فاد زہر (ANTIDOTES)	دوا کا نام
ٹیرسی، نکس، پلس، رس، سیپی، سلفر، ورے، چلی ڈونیم	
ایکون، کیمو، کافی، کیف، سٹرابیہ (ACIDS)	
شراب، ایکون،	ڈلی کس
کیوبر، ایپی، کیسلی، کاربیا، مرک، کیمف،	ڈلکما
ایپس، کیمف، کیلک (کولچی) نکس، ایسی ٹالی : (اوپی)،	ڈیجی ٹیلس
ٹیرابیا، دے ہبنگر، ایتھر۔	
برائیو، ڈیجی، رس، سیپی، سلی، زنک۔	ڈیفنے انڈیکا
کیمف۔	ڈروسیرا
انیاکا (ایکون؟ ایون کارب، بل، برائیو، کیمف،	رسٹاکس
کافی، کلیمے، کروٹن، گرلیفا. گورے، لیکیے، رنن، سلف،	
سیپی، کیوپر، سنگ لیڈم (DR-TESTS) مرک، بلنیے،	
برائیو، کلیمے، ایسی ٹانی، فاسفو، رنن :۔	رس وین
رسٹاکس کا زہر مخالف ملاحظہ ہو۔	رس ریڈر
کیمف	ریوٹا
کیمف، کیمو، کولوسی، مرک، نکس، پلس،	ریوم
بل، کیمف، کونائی، ہایوس۔ لیکے، فاسفو۔	ریومکس
رس ٹاکس (ٹلیو؟)	ریڈیم برومائڈ
اناکا، برائیو، کیمف، کروٹن، پلس، رس	رنن بالبو
زیادہ مقدار میں ٹھنڈا پانی پینا۔	ریفینس
برائیو، کلیمے، رس، نکس وا۔	روڈو ڈینڈران
کیمف، ہیپر، اگنے، نوبلے (DR-TESTE)	زنکم میٹالکم
نکس۔	زنجی بار
کاربوان،	زجیا
آرنی، کافی۔ اوپی، کیوپر، اے ست، ان ٹ، بی،	سائکیوٹا

دوا کا نام	دوا کا زہر مخالف یا فادزہر (ANTIDOTES)
سائنا	آرنی، بیمف، چائنا، کیپس۔
سارساپریلا	بل، مرک، سیپی،
سلفر	ایکون، کیمف، آرس، کیمو، چائنا، کونائی، کاسٹی، نکس، مرک، پلس، رس، سیپی، سلی، تھوجا۔
سیکیل	کیمف، اوپی،
سلکے من	کیمف، کافی، پلس
سنابیرس	ہیپر لے سے، نائی، اوپی، سلف۔
سیپیا	ایکون، انٹم ٹارٹ، رسس، سلف، انٹم کروڈ، پودھوں کی کھٹائی (ACIDS)، نائیٹری اسپرٹس، ڈلکس۔
	، ونگھنا۔
سفلینم	نکس وا (ALLENS NOSODES) ملاحظہ ہو۔
سیانوتھس	میٹرم میٹو۔
سلامیری ٹما	کیمف
میلکا	کیمف، ایسڈ فلور، ہیپر،
سلینیم	اگنے، پلس (السی ملیڈی)
سپس لٹس	سیپی، رس، کینتھ،
سٹرن	لیکیسس،
سنیگا	آرنی، بل، برائی، کیمف
سیال سرونیٹا	سنیکا۔ پلس۔
سورنیم	کافی
سپائنا	کیلیتھ، پلس،
سباڈلا	کیلیتھ، پالی، پلس۔
سمبوکس	آرسس، کیمف،
سینیا	پوڈو۔

دوا کا نام	دوا کا زہر مخالف یا فادزہر (ANTIDOTES)
فاسفورس	کافی، کیلک، مئزرت، نکس، پیپی، ٹیرٹا، آرس، کیمف، کلوروفارم
فائی جٹ گما	آرنی، کافی، نلی، قے کرنے والی دوائیں۔
فیرم آئیسس	آرنی بل، چائنا۔ ہیپر، ای پی، پلس، سلف، ورے، بیر، شراب،
فلیٹڈریم	رسبوم۔
فائی ٹولکا	بل، کافی، اگنے، آئرس، مرک، مزی، نائیٹرم، اسپرٹیس، ڈلسس، اوپ، سلف، دودھ، نمک،
کاکیولس انڈیکا	کیمف، کیمو، کیوپر، اگنے، اسٹرافا
کافیا	ایکون، نکس، ایسی، اسے، کیمو، چائنا، گریشی، مرک، پلس، اگنے، سلف، ٹیوبر،
کاسٹیکم	انتم ٹارٹ، کافی، کولوسی، ڈالکے، گودے، نائیٹرئی، اسپرٹیس، ڈالسس، نکس، ایسافی،
کاربوائن	آرس، کیمف، نکس، ایکا، کافی، دے نیگر، سپٹ۔ اب
کاربوویج	آرس، کیمف، کافی، لیکے، نائٹرئی، اسپرٹیس، ڈالسس۔
کیوپرم آرس	(آرسنک کا زہر مخالف ملاحظہ ہو!)
کیوپرم ایسے	ب، چائنا، سائیکو، ڈلکے، ہیپر، اپی، مرک، نکس،
کیوپرم مٹ	بل، کیمف، سائیکو، چائنا، کاکیوما کونامی، ڈلکے، ہیپر، اپی، مرک، نکس، پلس، وارے، آئرم، کیمو، شکر، انڈے کی سفیدی (دودھ کے ساتھ) استعمال کرنا چاہیے۔
کیمنم سلفا	ارنکا، آرس، کیلک، نکس، ... قیر، ہیپر، لیکے، نیٹرمی، پلس،
کیلی آیوڈ	ایون میور، آرس، چائنا، ہارٹ، ارس، سلف، ڈلیری۔

دوا کا نام	دوا کا زہر مخالف یا فاد زہر (ANTIDOTES)
کیلی آیوڈ	آرجنٹ نائٹ، آرم، ہیپر، ایسی نائٹ ۳۰؛
کیلی کارب	کیمف، کافی، نائٹ، ٹری، اسپرٹیس، ڈالسس، ڈلکیم۔
کیلی کلور	ہائیڈرو۔
کیلی نائٹ	ایپی، نائٹرٹری، اسپرٹس، ڈالسس، سونگھنا۔
کیلی بائی	آرس، لیکے، پلس، کھٹائی، کھریا دودھ؛
کیلی بروم	کیمف، ایکون، نکس، زنک۔ پودینہ کی کھٹائی۔
کیلی میور	بل، کیلک، سائٹ، ہائیڈرا، پلس۔
کیکٹس	ایکون، کیمف، چائنا، یوپے ٹوریم پرف۔
کنابس سیٹ	کیمف، مرک؛
کینتھرس	ایکون، کیمف، کیپسی، ایلو، پلس، ریوم؛
کیپسکم	کلیڈیم، کیمف، چائنا، ایسی سلف، گندھک، کا دھواں۔
کیموملا	ایکون، ایلیم، پوریکس، کیمف، چائنا، کاکولس، کافیا، کولوسی، کیولا، اگنیشیا، نکس، ویرے وی،
کیمفر	کینتھرس، نائٹرٹری، اسپرٹس، ڈالسس، اوپی، فاسفو
کلکیریا آرس	گلونو، پلس، کاربوویج؛
کلکیریا کارب	برائیو، کیمف، چائنا، نائٹرٹری، اسپرٹس، ڈالسس، نکس، سیپیا، سلف، ہیپر، آیوڈ، ایسی نائٹ۔
کلیمیا	ایکون، بل، سیپیائی،
کیلیڈیم	کیپس، کاربو وج، کالوس، اگنیشیا، مرک، زنک۔
کلینڈیولا	آرنکا۔
کوکا	جل...
کونیم	کافی، ڈلکے، ... نائٹرٹری، اسپرٹس، ڈالسس۔ شیرا...

دوا کا نام	دوا کا زہر مخالف یا دافع زہر (ANTIDOTES)
کوپیوا	بل، شراب، مرک کار۔ مردوں کے لئے۔ اور مرک سول، عورتوں کے لئے مفید ہے۔) ملف
کوبرا (ناجا)	ٹی بی،
کوریلیم	کیلک: مرک،
کوچیکم	بل، کیمف، کاکیو، لیڈم، نکس، سپائی، شکر، شہد،
کالن سونیا	نکس۔
کالو سنتھ	کیمف، کاسٹی، کیمو، کافی، اوپی، اسٹرافا
کریازوٹم	ایکون، نکس، فیرم،
کروکس سیٹ	ایکون، بل، اوپی۔
کروٹن ٹگ	اے ناکا، انٹم ٹارٹ، کلیمیٹس، رس، رنن،
کروٹلس ہارڈس	لیکے؛ (کیمف، کافی، اوپی، شراب اور لیکا زہر مخالف ہے)
کلیمی میٹس	برائی، کیمف، کیمو، اناکا، کروٹن، رس، رنن۔
کلورم	برائی، لائیکو، پلمبم ایسیٹ،
کلورین ہائیڈریٹ	ڈیجی، مسکس، ٹارٹ۔
گوسیپیم	نکس۔
گیمبوجیا	کیمف۔ کافی، کولوسی، کیلی کارب، اوپی،
گریفائٹس	ایکون، آرس، نکس، چائنا، شراب۔
گرے ٹیولا	کاسٹی، بل، یوفوربی، نکس،
لارو سیرسس	کیمف، کافی، ایپی، اوپی، نکس ما۔
لائیکوپوڈیم	ایکوا، کیمف، کاسٹی، کافی، کیمو، گریفا، نکس، پلس،
لیڈم	کیمف، رس۔
لوبیلیا	اپی،
لیلیم ٹائی	ہیلو، نکس، پلس، پلاٹی۔
لیکیسس	ایلومنی، آرس، بل، کیمو، کیمو، کاربو، کافی،

دوا کا نام	دوا کا زہر مخالف یا فادزہر (ANTIDOTES)
لکیسس	ہیپر، لیڈم، مرک، ایسی نائی، ا-سی فاس، نکس، او پی، سیپی، ٹرینٹ۔ سیڈرون۔
مرکیوریس پروٹوآیوڈ	ہیپر، لائیکو،
مرکیوریس آیوڈ	ہیپر
مرکیوریس وائیوس	
مرکیوریس سول	مندرجہ بالا مرکیوریس کے کل زہر مخالف ملاحظہ ہوں،
مزیرم	ایگرن، برائیو، کیلک، کیلی آیوڈ، نجس، کیمف۔ کھٹائی۔
مسیڈورنیم	ایپی، نکس وا۔
منی نیتھس	کیمف۔
مفائٹس	کیمف، کڑوے۔
مرلیکا	ڈیجی۔
میگنیشیا کارب	آرس، کیمو، مرک سول، نکس، پلس۔ ریئم، کولوسنتھ،
میگنیشیا فاس	جلس، بل، لیکے۔
میگنیشیا میور	آرس، کیلک، کیمو، نکس،
مگنیم ایسٹیکم	کافی، کیمف، مرک سول۔
ملیریا اف	برائیو، نکس، آرس، رس:
مارفینم	ایکون، اپی، اٹروپی، ادنیا سیٹ، بل، کافی،
مسکس	کیمف، کافی،
مرکیوریس*	آرم، آرس: ایسافی۔ بل، برائیو، کلیڈیم، کاربوویج، کیلک۔ چائنا، کرلو، کونائی، کلورل، کلیمے۔ ڈلکے۔ فیرم لکوپ۔ ہیپر، آیوڈ، کیلی آیوڈ، کیلی کلورل، لیسلی یائی۔ لیکے، مسنری، ایسی نائی، نکس، اوپی، پوڈو، فائٹو۔

* مرکیوریس کا مطلب، مرکیوریس سول یا مرکیوریس وائیوس سمجھنا چاہیے۔

دوا کا نام	دوا کا زہر مخالف یا فاد زہر (ANTIDOTES)
مرکیوریس کار	روٹا، سارسا، اسٹے فا، سیپی، اسٹی لنگ، سپائی، سلف؛ اسٹیمو، ویلیریمی کیپس، کاسٹی، سائنا، ہائیڈرے، ہایوسس۔ آرس، لیکےمی، لائیکو، ایسی می، نکس وا، چمس، ٹری، تھوجا لوبے، مرک سول، سیپی اور مندرجہ بالا مرکیوریس کے قریب قریب کل زہر مخالف؛
مرکیوریس ڈلسس	ہیپر
نائیٹری اسپرٹس ڈلسس	کیلک، کاربو وج، کاسٹی، کونائی، کیلک کارب، نیٹرم میور، اوپی، سیپی،
نکس وا	ایکون، آرس، بل، کیمف، کیمو، کاکیو، کافی، یوفوربی، اوپی، پلس، تھوجا، امبرا، اگنے، آرس، پلیٹی، اسٹرامو، شراب۔
نکس مسکیٹا	کیمف، گلس، لورو، نکس وا، اوپی، وے ری، زنک۔
نکوٹینم	ٹے بیکم، کا زہر مخالف ملاحظہ ہو۔
نیٹرم کارب	کیمف، نائیٹری، اسپرٹس، ڈاللسس۔
نیٹرم فاس	اے پس، سیپی۔
نیٹرم میور	آرس، فاسفو، سیپی، نکس، کیمف، نائیٹری، اسپرٹس۔ ڈالسس، سونگھنا۔
ناجا	کوبرا کا زہر مخالف ملاحظہ ہو۔
وارے برنم	ایکون، ورے۔
وائیولا اوڈوریٹا	کیمف۔
وائیولا ٹرکلر	کیمف، مرک، پلس، رس،
وربیسکم	کیمف
ورے ٹرم البم	ایکون، آرس، کیمف، چائنا، کافی (سٹافا)
ویرٹرم ورڈ	بہت گرم کافی،

دوا کا نام	دنیا کا زہر ضد الف یا ضاد زہر (ANTIDOTES.)
وسکم البم	کیمف، چائنا
ویریولینم	انٹم ٹارٹ، سلینڈر، سیراسی، تھوجا، ویکس،
دے سیرنبا	بل، کیمف، پلس، مرک، سائنا، کافی،
ویکسینم	ایپس، انٹم ٹارٹ، میلنڈری، سلی، تھوجا۔
ہائڈروفوربنیم	اگنس، بل، سڈرن، ہالوس، لیکے، اسٹرامو،
ہائپیریکم	آرس، کیموسلف،
ہالوسیامس	السی، اے سے، بل، چائنا، اسٹرامو، وے نیگر،
ہائڈراسٹس	سلف
ہیپرسلف	السی، اے سے، بل، کیمو، سلی، آرس
ہلی بورس	کیمف۔ چائنا
ہیمی میلس	آرنی، کیمف، چائنا، پلس۔
یونورہ بیم	السی، اے سے کیمف، او پی (لیمون کا عرق زیادہ مقدار میں۔
یوفریشیا	کیمف، کاسٹی، پلس،

مقصد (الف)

ایک قطرہ دوا سے فائدہ کیوں ہوتا ہے؟

ذرّہ ہی کل کا سبب سے خورد ترین علّت مادی ہے۔ بیجان دنیا کی علّت مادی ذرّات نہ منقسم ہو سکتے ہیں، اور نہ فنا ہو سکتے ہیں (یا ازلی ہیں)، اتنے پر بھی تمام قدرتی افعال کی (جیسے بادل، بجلی، طوفان، زلزلہ وغیرہ) یہ ہی علت ہے، پرانے مہرشی گزاؤں سے لیکر قابل تعظیم مغربی مہاتما ڈلٹن تک، سبھی زیادہ اسی اصول کو مانتے ہیں لیکن معلوم ہوتا ہے کہ بے جان ذرّات کی عظمت اب قائم نہیں رہ سکتی۔

(۱) کپڑا، پانی، بخارات، درخت، جاندار وغیرہ تمام اشیاء سوراخ دار سکڑنے والے اور منقسم ہونے والے ہیں (۲) سے علماء کا خیال ہے کہ تمام اشیاء لطیف

ذرّات سے بنے ہیں۔ اس لطیف ذرّہ کا نام اجزائے صغیر (MOLECULES) ذرّات ہے جیسے ایک قطرہ پانی کو تقسیم کرتے کرتے جب ایسی لطیف حالت میں پہونچ جاتا ہے کہ پھر وہ تقسیم نہیں ہو سکتا تو اسی خورد ترین سخت حصّہ کا نام پانی کا ذرّہ ہے (یعنے ایسے کروڑوں ذرّات سے ایک قطرہ پانی تیار ہوتا ہے۔) اس کے بعد کیمیاوی فعل کے ذریعہ پانی کے اجزا تقسیم کرنے پر جب ہائیڈروجن (HYDROGEN) اور ہوائے لطیف یا نسیم یا آکسیجن (OXYGEN) نام کے دو بھاپ پائے جاتے ہیں تو یہ بھی فرض کرنا خلاف معمول نہ ہو گا کہ پانی کے ہر ایک ذرّہ میں ہائیڈروجن اور ہوائے لطیف یعنی آکسیجن ضرور ہی موجود ہے۔ اس ذرّہ کے ذرّہ کو علّت مادی یا جوہر فرد (ATOMS) ذرّہ ناقابل تقسیم کہتے ہیں اور تمام ذرّات کی علّت مادی جوہر فرد (یا ذرات ناقابل تقسیم ہیں) جیسے پانی کے ہر ایک ذرّہ میں دو کے حساب سے، ذرات ہائیڈروجن اور ایک کے حساب سے ذرات نسیم یا ہوائے لطیف یا آکسیجن موجود رہتے ہیں، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ چیزوں میں سوراخ، ناقابل منقسم صنعت ہی وغیرہ باتیں دیکھ کر علم الکیمیا میں ذرات کی ایجاد کی گئی ہے اور اکثر علّت مادی کے آپس میں ملنے سے مرکب چیزیں پیدا ہوتی ہیں اسکو سمجھانے کے لئے مغربی علم الکیما میں، علّت مادی مانی گئی ہے۔ حقیقت میں ذرّہ اور ذرات لطیف یعنے علّت مادی کی موجودگی ہمارا خیال ہی ہے۔

بلہ جو چیزیں ایک قسم کے مادّہ سے بنی ہیں، جسکے توڑنے پر ایک یا اس سے زیادہ چیزیں نہیں پائی جاتیں۔ اُن کو عناصر (EIENTENTS) کہتے ہیں۔ جیسے سونا، پارہ، ہائیڈروجن وغیرہ نشتر عناصر ہیں۔

اور جن اشیاء کو تقسیم کرنے پر دو یا اس سے زیادہ عناصر پائے جاتے ہیں ان کو مرکب اشیاء (COMPOUNDS) کہتے ہیں۔ جیسے پانی ایک مرکب چیز ہے۔ کیونکہ پانی کو تقسیم کرنے پر وہ بھاپ موسومہ ہائیڈروجن اور آکسیجن (ہوائے لطیف یا نسیم میں پائے جاتے ہیں (یہ کہنا بیکار ہے کہ یہ دونوں چیزیں پانی سے بالکل علیحدہ ہیں۔

(۲) مشہور عالم واسکو دچ، فیراڈے وغیرہ علم ریاضی کے ماہر علم مادہ کے عالم اور علم کیمیا کے فاضل نے مختلف قسم کی آزمائش اور تلاشیوں کے بعد ایک آواز سے یہ فیصلہ کیا ہے کہ بے جان چیزیں ٹھوس (بلا سوراخ کے) ذرات کسی طرح بھی، بے جان، کی علت نہیں ہو سکتے۔ صرف مرکزی طاقت ہوا سے ہے۔ مثل۔

(What is constitutive of matter is not indivisible Particles, but mere coentres of for ce)

اس کے علاوہ برٹش ایسوسی ایشن کے سابق صدر تمام علم کے ماہر سر ولیم کروکس صاحب نے طے کیا ہے کہ ٹھوس (SOLID) سیال (LIQUID) اور گیس کی ہوا (GASEOUS) ان تین قسم کی حالتوں کے علاوہ چیزوں کی اور بھی ایک حالت ہے چیزوں کی یہ چوتھی یا نورانی حالت (RADIANT) بخوبی غور کرنے پر صاف معلوم ہوتا ہے کہ بے جان (بلا حرکت والا مادہ) کبھی بھی اس دنیا کا علت مادہ نہیں ہو سکتا۔

لیکن ناظرین تو یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ تو اٹھارھویں یا انیسویں صدی کی بات ہے، اب اس پر بھی کچھ روشنی پڑنی چاہیے کہ اس بارہ میں بیسویں صدی کا علم کیا کہتا ہے

(۳) آجکل کے عالموں میں یہ بات قائم رہتے معلوم نہیں ہوتی کہ ذرات ہی مادی چیزوں کے ناقابل تقسیم حصہ ہیں، مشہور پروفیسر لے بون کا بیان ہے کہ جسکو ہم لوگ بے جان کہتے ہیں، اس کے نزدیک نہایت ہی لطیف ذرے کے اندر بھی ایک طاقت (ENERGY) پوشیدہ ہے انھیں اگر باہر سے طاقت نہ بھی ملے تو بھی وہ آپ ہی آپ بڑھ سکتے ہیں۔ جب کوئی بڑی بے جان چیز کسی وجہ سے منتشر ہو جاتی ہے۔ اس وقت اسکے پوشیدہ ذرات میں اس پوشیدہ طاقت کا جلوہ دکھائی دیتا ہے۔ سورج کا جلال اور بجلی بھی اسی طریقے سے پیدا ہوتی ہے۔ بے جان چیز مادہ (MATTER) اور طاقت (FORCE) ایک ہی چیز کی دو مختلف شکلیں ہیں، جب ذرات کی (INTRAATOMICENERGY) طاقت غیر محرک حالت سے موجود رہتی ہے اس وقت وہ بے جان چیز

(مادّہ) رہتی ہے۔ جب وہ متحرک حالت میں موجود رہتی ہیں، تب وہ جلال، روشنی
بجلی وغیرہ کی شکل میں رہتی ہے (نتو یودھ جنتی پتر کا بیاکھ ۲۹ ۔ ۸ اشلا کے ملاحظہ ہو)
(۴) عالموں کی باتوں سے اتنا ہی معلوم ہوتا ہے کہ جسے ہم بے جان، کہتے ہیں
وہ درحقیقت بے جان نہیں ہے۔ ہمیشہ متحرک ایتھر (AETHER)
مرکزی طاقت کا انبار ہے۔ ایک عالم تو یہاں تک آگے بڑھ گئے، ہیں۔
کہ اُن کی رائے سے بے جان طاقت کا انبار ذرّات کے تجربہ کے ذریعہ طاقت
کی پیدائیش ہوسکتی ہے تو ایجاد ریڈیم (RADIUM) کا فضل مری، کا کام
ہے، بے جان چیز (مادّہ) کے منتشر ہونے پر وہ طاقت اُس میں پوشیدہ طریقے سے
رہتی ہے۔ اس کی جھلک صرف خاص حالت میں ہوتی ہے۔ کلکتہ یونیورسٹی
(دارالعلوم کلکتہ) کے سابق وائس چانسلر ہر دلعزیز بنگال کے نہایت مشہور
و معروف سر گورداس بندا اوپادھیا مرحوم (Kt. M.A. B.L. PH. D) کی
تصنیف وگیان و کرم، ملاحظہ ہو

(۵) بیسویں صدی کے شروع میں، ۱۹۰۳ء میں مسٹر اور مسز کری
(MADAME PIERRE CURRIE) نے ریڈیم کو ظاہر کر کے علمی دُنیا کو حیرت
میں ڈال دیا ہے۔ یہ ریڈیم ایک مرکب کرن ہے یہ معلوم نہیں ہوا کہ اس کا بوجھ
ذرہ بھر بھی گھٹتا ہے یا نہیں، نباتات یا جاندار جسم میں کچھ دیر تک ریڈیم کی
دوڑ لگا رکھنے پر اسکی عجیب طاقت نمودار ہوتی ہے۔ چھوٹے درخت، بیل،
وغیرہ تو غالبًا ہی ہو جلتے ہیں، انسان کی کھال جل جاتی ہے اور پنجرے میں
بند چڑیاں اور چوہے وغیرہ جاندار مفلوج ہو کر آخر میں مر جاتے ہیں۔

The Palh'Mall Magazine oct 1903 Rayes Experiments
1904 British Medical Journal Sept. 21. 1907)

Karl Pearson "Grammar of Seiens") ملا

2nd ed. Ch. VII.

Gustave le Bons "Evolution of matter") ملا

(طلاہو) اور ریڈیم سے تر ہوا استعمال کرنے پر جوڑوں کا درج مفاصل آرام ہوتا ہے۔
(THE BERLIN RADIAM EMANATORIA REPORTS AND THE INDIAN DAILY NEWS FOR NOV-6-1911) اس جگہ پر ایسا کہنا شاید نامناسب نہ ہوگا کہ پیری کردی صاحب کے والد اور بابا مشہور ہومیوپیتھی کے معالج تھے۔ ایک گرین ریڈیم کی قیمت چھ ہزار سے کم نہیں ہے اور تمام دنیا میں کل ۴ آونس ریڈیم موجود ہے۔
(DR.R.N.MOOR OF UNITED STAES BURESU OF MINES
سنہ ۱۹۱۸ء میں امریکہ کے مور صاحب نے میسوتھیورم (MESOTHORIUM) نام کی ایک دھات دریافت کی ہے۔ یہ چیز مونگ برازیل (MONAZTE) میں مٹی ملی دھات کی شکل میں ملی ہے۔ اس میں بھی ریڈیم کے کرنوں کی طرح دیر تک نہیں ٹھہر سکتیں، ریڈیم کی کرنیں دو ہزار برس تک قائم رہ سکتی ہیں۔ لیکن موسوتھیوریم کی کرنوں کی عمر زیادہ سے زیادہ ایک یا دو برس تک کی ہے۔ جو ہو، اس کی کرنوں کے استعمال سے بھی بہت مرض آرام ہو رہے اس کی قیمت تھوڑی ہے۔ اس لئے معالجوں کو امید ہوتی ہے کہ وقت پاکر اسکی مدد سے غریب انسان کو بھی آرام ہو سکے گا۔

(۶) کچھ روز پہلے کیمیاوی علم میں بھی سمجھ دیا جاتا تھا کہ کم و بیش ستر خاص چیزوں سے اس دنیا کی پیدائش ہوتی ہے۔ لیکن بیسویں صدی کے روشن ہونے پر علماؤں نے بہت آزمائش کے بعد مجبور ہو کر یہ کہنا شروع کیا کہ ستر یا اس سے بھی زیادہ اصلی چیز نہیں، بلکہ ایک ہی اصلی چیز سے اس دنیا کی پیدائش ہوتی ہے، اس کا نام برقی ذرات، یا برقی نقطہ ہے۔ کسی کسی کی رائے یہ الیکٹرن (ELECTRONS) جو بجلی سے ہیں۔ ذرات ماہ

لہ مضمون میں کہا گیا ہے کہ مادّہ کو تقسیم کرتے کرتے آخر میں ایک حالت ایسی آجاتی ہے کہ پھر اس کو تقسیم نہیں کر سکتے اسی کا نام (HYDROGENATUM) ذرات رکھا گیا ہے۔ پانی کا ایک قطرہ کی نسبت چھوٹا اور کوئی قطرہ نہیں ہو سکتا۔ یہ بھی ابھی تک مانا جاتا تھا۔ لیکن آخر ایک دن ایسا آپہونچا (بقیہ پشت پر)

یعنی مادّہ (MATTAR) ہیں اور کسی کسی کی رائے سے وہ خود ہی بجلی یا مجسم بجلی یعنی طاقت (ENERGY) ہو رہے ہیں۔ لیکن یہ سب مانتے ہیں کہ دُنیا کی طاقت پیدائش الکٹرن ہے' الکٹرن کی بناوٹ بالکل تاریکی میں پوشیدہ رہنے پر بھی اس کا قد وغیرہ بہت کچھ معلوم ہو گیا ہے'۔ ہزار الکٹرون کا مجموعہ ایک ہائیڈروجن کے ذرّہ کا قد (BIZE) یا وزن (WEIGHT) کے برابر ہوتا ہے اور اسکی رفتار یعنی تیزی (VELOCITY) روشنی کی دو تہائی حصّہ ہوتی ہے ایک فرانسیسی عالم کی رائے ہے کہ ذرّہ کی صرف چوڑائی ۔
M.M. ۱۰-۷ ۔ (یعنی ایک ملی میٹر کا کروڑواں حصّہ) اور الکٹرون کی چوڑائی M.M. ۱۰..۸۸ ہوتا ہے۔ حقیقت میں تمام ذرات (ELECTRIC POINTS) بہت سے برقی نقطہ کے علّت نامہ ہیں۔ اس نقطہ کا قدیم لوگ خیال ہی نہیں کر سکتے۔ جسطرح نقطہ زمین بغیر سورج کے پھیلاؤ کے انسان کی آنکھوں میں صرف معلوم ہوتا ہے اُسی طرح کی علّت برقی نقطہ بنی ہیں اُس کی شکل وغیرہ کے تقسیم کی طاقت ٹھیک جاننے کے لئے ہندسہ کے وجود کی طاقت ہونٹوں میں دوڑ پڑتی ہے۔ لارڈ کلورن فرماتے ہیں کہ ایک قطرہ پانی کو زمین سمجھ کر اگر اس کا دائرہ ۲۴۰۰۰ میل قائم کیا جائے تو اس کے

(پشت کا بقیہ) جب علماؤں نے یہ سمجھ لیا کہ مادہ کی بناوٹ کا پتہ اتنی آسانی سے نہیں لگ سکتا۔ سورج کے گرد جس طرح سیّارے چھوٹے سیّاروں کے جھنڈ چکّر لگایا کرتے ہیں اور ان سب کو لیکر طرح سورج کی دُنیا بنی ہے۔ اسی طرح ایک ذرّہ کے اندر حقیقی بڑے ذرات (POSITIVE ELECTRONS) ایک ذرہ کے گرد مجازی برقی ذرہ کے بیشمار چھوٹے چھوٹے ذرات بہت تیزی سے گھومتے رہتے ہیں ان کا بھی (NEGATIVE ELECTROLLS) نام برقی ذرّات (ELECTRONS) ریڈیم کے خرد ترین ذرّے یعنی غیر منقسم ہونیوالے ذرّات خود بخود ٹوٹتے جاتے ہیں اور اسی سے برقی ذرات بڑی تیزی سے باہر نکلتے ہیں انکی رفتار مختلف قسم کی ہوتی ہے کسی کی کم اور کسی کی زیادہ ایک تیز رو برقی ذرّہ۔ جب جب ہوا کے اندر سے ہو کر چلا کرتا ہے اُس وقت اُس کی رفتار کم ہو جاتی ہے
(اسکے متعلق :— SIR ERUTHER FORDS LECTORE ON THE STRUCBURE
OF MATTER AT BRITISH ASOCIATION EDINDORGH 192[illegible])

ذرّات اسی فرض کے برابر ہی ہیں بندوق کی گولی کی طرح ہوں گے۔ اس کے علاوہ اس ذرّہ کو ۶ فٹ لمبا، ۸۰ فٹ چوڑا اور ۴۰ فٹ اونچا ایک مکان تصور کیا جائے تو اُس کے برقی ذرّات ایک ایک فلسٹاپ (۰) کی طرح ہوں گے۔ اس بارہ میں کلکتہ یونیورسٹی (دار العلوم کلکتہ) کے سابق ممتحن پروفیسر رامیندر ترویدی (M.A. P.H.S.) مرحوم نے فرمایا ہے ... ... ذرّات کی نسبت لطیف تر یادہ اس دنیا میں گویا اور کوئی نہیں ہے۔ اب پتہ لگتا ہے ... ... ذرّہ کو توڑ لینے سے ٹکڑے مل سکتے ہیں، ایک ٹکڑا کتنا لطیف ہوتا ہے اِن ذرّات کی چال ڈھال بڑی عجیب و غریب ہے ان کے لئے ایک سکنڈ میں ایک لاکھ میل چلنا بھی غیر ممکن نہیں ہے۔ کبھی کبھی تو یہ اپنی رفتار میں بڑی تیزی سے چلتے ہیں۔ نوایجاد ریڈیم کے ذرّات ترچھے چھوڑ رہے ہیں! اس کے ذرّات برابر باہر نکلا کرتے ہیں، اس کی بھی رفتار کتنی مضبوط رہتی ہے۔ ذرّات میں یہ سب ذرّات لطیف سیکڑوں یا ہزاروں کی تعداد میں موجود ہیں۔ لیکن وہ رہنا نہیں چاہتے، وہ اندر کی طرف پوشیدہ رہنے پر بھی تیزی سے گھومتے ہیں اور بجز خلا میں چوٹ دے کر روشنی کی لہر پھیرا دیتے ہیں۔ موقع ملتے ہی وہ روک کاٹ سے جھٹکا پاکر باہر نکل آتے ہیں جس بجلی یا الیکٹرن کے ذریعہ انسان اِن سو برسوں سے اتنے ٹکڑے کر رہا ہے۔ اس کی شکل وہ بالکل نہیں جانتا۔ اب معلوم ہوتا ہے مادّہ کہ یہ لطیف ذرّات اس بجلی کے علاوہ اور کچھ نہیں ہیں۔ یہ کہنا بھی مشکل ہے کہ یہ لطیف ذرّات بے جان شئے (مادہ) ہے یا نہیں، بجلی مادّہ ہو یا نہ ہو، برقی ذرّات سے ضرور ہی بنا ہے۔ دُنیا میں صرف بجلی ہی بجلی ہے۔ یہ علّت مادی ہے۔ لیکن ہماری زبان سلسلہ وار مشکل ہوتی جاتی ہے۔ علم اگر عقل میں نہ آوے تو وہ جہل ہو جاتا ہے۔ اس سے ہمیں ختم کر دینا چاہیئے

(برکرت، مطبوعہ سنہ ۱۹۰۹ء صفحات ۱۷۰-۱۷۹ دیکھیے۔)

حقیقت میں، سب طرح کی الکٹرن (یا برقی نقطہ) کا دار ومدار (ENARGY)
طاقت پر ہے یعنی قدیم کراوشی اور حال کے ڈلیٹن صاحب کا ذرات (ATOMS)
اسی برقی ذرات سے بنا ہے۔ بجلی خود ہی طاقت سے پُر چیز ہے۔
بجلی کے فعل ہی ذریعہ ذرات کا وصل اور جدا ہو کر ہزاروں
دُنیا بنتی ہے اور کل طبعی فعل ہوا کرتے ہیں۔ ایک ایک ذرہ میں گرد اروں
الکٹرن گرد اگرد رہتے ہیں، آپس میں منتشر الکٹرن کا ہجوم قائم بحر خلا
(AELHER) میں برابر ادھر سے اُدھر دوڑا کرتے ہیں دو الکٹرن
کبھی بالکل نہیں ملتے یا ایک دوسرے کا وصل نہیں ہوتا اور ہر
ایک الکٹرن کے درمیان کچھ نہ کچھ خلا رہتا ہے۔ اُس جگہ کوئی
دوسرا الکٹرن داخل نہیں ہو پاتا۔

(۷) متواتر بہت قسم کی آزمائش کرنے پر، کیمرج ٹرینٹی، کالج سے پروفیسر
اسٹریٹ (STRUT:) صاحب نے کہا ہے کہ تھوڑا ریڈیم برو مائڈ ایک شیشہ
کی نلی میں رکھ کر دھیمی آنچ دینے سے اُس سے بہت تھوڑی بھاپ نکلا
کرتی ہے، اس بھاپ کے مجموعہ کی ناپ الپین کے سر سے زیادہ نہیں ہوتی۔
اس نکلی ہوئی بھاپ میں، اس کے کئی لاکھ اوصاف ہوا کے ساتھ
مل جانے پر بھی، صاف ریڈیم کے تمام اوصاف اس ملی ہوئی چیز میں موجود
رہتے ہیں۔ اس کی عجیب وغریب طاقت اور بہت زیادہ کام کرنا دیکھ کر
تعجب ہونا پڑتا ہے، اس کے استعمال سے جسم کے ایسے خراب زخم کی بیماریاں
جو نسیج کو برباد کر دیتی ہیں، آرام ہو جاتی ہیں۔ مختلف عالموں نے مختلف
قسم کی آزمائش کے بعد بلا شک وشبہہ کے طے کیا ہے کہ اس میں ناقابل تردید

لہ کین صاحب موجودہ زمانہ کے ایک مشہور مادہ کے مروج کرنے والے میں انھوں
نے بھی اس رائے کی تائید کی ہے وہ کہتے ہیں کہ ہر ایک ذرہ تمام بار ہے کروڑ برقی ذرات
کا ایک مجموعہ ہے اور ہر ایک برقی نقطہ (RESERVOIF OF ENEGY)
(الکٹرن) بڑا مخزن ہے، کتاب موسومہ ملاحظہ ہو۔)
(MC. CABSS EVOLUTION OF MIN·D)

ایک قسم کا جوھر کنٹھا ہوتا ہے، اُستاد ٹرسٹ کہتے ہیں کہ جوہر کی پوشیدہ طاقت کے بارے میں غور کرنے پر تعجب ہوتا ہے۔

(THE BECQUEREL RAYS)

(۸) جس خوفناک لطیف زہر سے امراض خسرہ، چیچک، ملیریا، ہسٹیریا، انفلوئنزا، یا پلیگ پیدا ہوتے ہیں اسکو کیا کبھی کسی نے آنکھوں سے دیکھا ہے؟ یا ناپ سے اُس کا وزن وغیرہ قائم کر سکتے ہیں۔ لیکن آنکھوں کی ناقابل دید پیدا کرنے والی طاقت پر فتح پانے کے لئے آج تمام مہذب دنیا کی شاہی طاقت لگی ہوئی ہے۔

(۹) ماہران علم الحیات نے (BIOLGIST) ثابت کیا ہے کہ قوت حیات (PROTOPLASM) ہی زندگی کے جسم کی علت مادی ہے۔ یہی ذرات زندگی کے خزانہ کا سبب اولین ہے (یعنی نباتات اور جسم زندگی کا اصلی سبب ہی (MALARIAL BASIS OF LIFE) ہے۔ ذرات زندگی کے خزانہ، قوت حیات، کا سلسلہ جب اچھی حالت میں رہتا ہے۔ تو اسکو ہم لوگ صحت کہتے ہیں اور جب یہ سلسلہ ٹوٹ جاتا ہے تب اس کو مرض کہتے ہیں۔ اشیاء محرکہ سے زندگی کا فعل تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے قوت حیات کا سلسلہ ٹوٹ جانے پر اشیاء محرکہ سے قوت حیات کا فعل بڑھا جا سکتا ہے۔ اس لئے ادویات کو قوت کا کیمیاوی محرک (CHEMICAl STIMUli) یا قوتِ حیات بڑھانے والا خیال تو نامناسب نہیں ہے۔ قوی محرک (A. LARG STIMLAS) کے ذریعہ زندگی کا فعل رُکتا ہے اور نسبتاً نئی طاقت کی تحریک کے ذریعہ قوتِ حیات کا فعل بڑھ جاتا ہے۔

اب اگر مرض ہونے پر بالشل طریقہ والے یہ خیال کریں کہ زیادہ تعداد یا کم تعداد ذرات کی زندگی کے خزانہ کی قوت حیات کا سلسلہ ٹوٹ جانے کی حالت میں پہونچ گیا ہے تو اُن کا گمان مناسب نہیں کہا جا سکتا۔ ہم لوگوں نے کتاب کے شروع میں کہا ہے کہ تندرست جسم میں کسی دوا کے

کھانے سے جسم میں جو تمام علامات ظاہر ہوتے ہیں، وہی علامات اگر بیماری کی حالت میں نمودار ہوں تو اسی دوا کو نہایت قلیل مقدار میں استعمال کر کے اس مرض کو رفع کرنے کا نام ہومیوپیتھی ہے۔ یعنی ذرات زندگی کے خزانہ کی قوت حیات کا سلسلہ شکست ہو جانے پر نہایت قلیل مقدار میں منقسمہ ہومیوپیتھک دوا استعمال کرنے پر قوت حیات کا فعل بڑھ جاتا ہے۔ یا جسم کو آرام ہو جاتا ہے۔

اگر ہومیوپیتھک دوا استعمال کرنے پر قوت حیات کا فعل بڑھ جاتا ہے۔ یا جسم کو آرام ہو جاتا ہے اگر ہومیوپیتھک والے ایسی اُمیدیں کریں تو عقیدہ کے خلاف نہ ہوگا۔

اسلئے تندرست جسم میں ہومیوپیتھک آزمودہ دوا زیادہ تعداد میں دینے پر مرض کیوں ترقی کرتا ہے۔ اور کم مقدار میں استعمال کرنے سے کیوں آرام ہوتا ہے .... اس بڑی سچائی کے دریافت کرنے کی وجہ سے خلقی ہومیوپیتھ ذرا بھی بغیر لغزش کے خاموشی کے ساتھ اپنے فرائض کی انجام دہی میں مشغول رہتا ہے اور ہومیوپیتھی میں بلا شوق والے اور فیصدی ستانوے معالج بغیر مشقت کے امتحان کر کے دیکھ سکتے ہیں کہ ٹھیک ہومیوپیتھک دوا زیادہ مقدار میں استعمال کرنے پر مرض ترقی پکڑتا ہے۔ یا نہیں؟ دوا مقدار میں استعمال کرنے پر آرام ہوتا ہے یا نہیں؟ کچھ عرصہ تک صبر سے اسی طرح امتحان کرنے کے بعد اگر اس کو یہ یقین ہو جائے کہ مذکورہ بالا اُصول سچائی پر قائم ہے تو ہم لوگ اُن سے انکساری سے درخواست کرتے ہیں کہ علاج ہومیوپیتھک کے طریقہ کو تسلیم کر کے نہایت ہی قلیل دوا کی طاقت کے بارہ میں شہادت دیکر دُنیا کی بھلائی کریں۔

(۱۰) سب ہی جانتے ہیں کہ (RASTEUR KOUCB BEHRING) آجکل کے عالم قدیم طریقہ کے معالجوں کی انٹی ٹاکسن (ANTI-TOXIN) کے طریقہ میں لطیف ذرات حصوں میں منقسم دوا استعمال ہوا کرتی ہے۔ اور اسی کے ذریعہ پاگل کتے وغیرہ کے کاٹنے، زخم، دق، ڈفتھریا، کزاز وغیرہ خراب امراض آرام ہونے کی وجہ سے دُنیا کو بے حد فائدہ پہنچ رہا ہے لیکن خیال ہے بہت آدمی یہ نہیں جانتے کہ سیکڑے بڑے محقق صاحبان

(خاصکر بیرنگ) نے ہم آواز ہو کر سب کے روبرو اس کا فائدہ صاف الفاظ میں ہومیوپیتھک ڈائیوشن کی تعریف اور اس کا فائدہ تسلیم کیا ہے (ملاحظہ ہو۔)

(Beltrage Zdr Experimenteller Thera)

Heft II. by prof. E. Von Behring Berlin 1906

(۱۱) سگے گو یونیورسٹی (دارالعلوم) کے پروفیسر (معلم المعزز) تل کین اور گیل ان دونوں صاحبان کی رائے میں ہر قسم کے تعدادت میں ہے۔ بہت بڑی مقدار پوشیدہ ہے

(Vide their first course in physics paga 482)

Here is a free English translation of interest ing p ssaes:-

Thirteen years agoI (von Behring) demonstrated before the Berlin Physiologieal Society the immunising action of my tetanus-antitoxin. in infinitesimal dilution and spoke of the production of the serum by treating animals with a poison which acted the better - the more it was diluted. Gentleman.................if I had sat myself the task of rendering an incurable disease curable by artificial nears and sheuld finel that only the road of Homceopatny led to my goal lassure your dogmatic considerations wo ld never deter me from taking that road.

یہ پہلے کلکتہ یونیورسٹی کے ماتحت کالجوں میں درس کی کتاب تھی جو نہایت
قلیل مقدار میں ہومیوپیتھک محل (منقسم) دواؤں کے ذرات میں بھی یہ
اگر پوشیدہ رہے تو کوئی تعجب کی بات نہیں ہے۔

یہ کہنا بیکار ہے کہ متقدمین علماء میں کوئی بھی طریقہ کا حامی نہیں ہے۔ یا
ہومیوپیتھک طاقت کی سچائی کی ترقی کے لئے انھوں نے قلم نہیں اٹھایا تھا۔

(۱۲) لورپول کے ڈاکٹر ہے ورڈز (HAY WARD'S) صاحب کا بیان ہے
کہ ذرات ہی مادہ کا لطیف ترین حصہ ہے کچھ عرصہ پہلے تعلیم دی جاتی
تھی۔ لیکن برقی ذرات کے ساتھ مقابلہ کرنے پر ایک ایک ذرہ بہت بڑا ہے۔
ہر ایک ذرہ میں موجودہ ذرات برقی میں آپس میں اتنا فرق یا خلا یعنی
خالی جگہ (SFACE) پڑی ہے کہ سورج کی دنیا کے بڑے خلا میں اپنے اپنے
حلقوں میں بہت تیزی سے گھومنے والے سیاروں کی طرح وہ برقی ذرات
بغیر کسی شخص کے بڑی تیزی سے اس ذرہ کے اندر ہی متواتر چکر لگایا کرتی ہیں۔

Dr. C.W. Hayward's paper on "Loss" in the
British Hom. Journal for Feb. 1911 F.B Grosvener
M.A.M.D. Article "Matter and "Medicine" in
the Homeopathic Recorder for August 1916)

Vide also Mysteries of the atom by E.
Hendriek - Sc.D. Homeoworld (Jan. 12 P. 57)
Besides the valueable articles on alectrons
recent ly contributed by prof. Niels Bohr (Noble
Prize holder 1922) J.J. Thompson Rutherford
Curie, Seddy Eintsin, Planck, Aston, Michel
Millikan Gilbert Lewis and Langmeir.)

(۱۳) اس موقع پر تا زندگی علم سائنس کے محب اور غور و فکر کرنے والے
مزاج کیفیت والے جناب پروفیسر ترویدی صاحب جو کہ چند باتیں بتاتے

نہیں رہ سکتے، ہومیو پیتھک طریقۂ علاج کو بہت لوگ آسان کام سمجھتے ہیں۔ غیر ممالک کا حال تو ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔ لیکن ہمارے اس ملک میں ہومیو پیتھی کے ساتھ علم کے تذکرہ کا ایک گہرا تعلق سلسلہ وار آ رہا ہے۔ بنگال کے فخر علامہ ڈاکٹر مہندر لال سرکار جس طرح ایک طرف ہومیو پیتھک علاج کی بنیاد مضبوط کر گئے ہیں۔ اسی طرح انھوں نے علم سائنس کی عظمت کے لیے اپنی زندگی کو وقف کیا ہے۔ جنھوں نے اس ملک میں ہومیو پیتھک کی شہرت کے لیے زندگی کو وقف کیا ہے ان میں سے بہتوں کو پایہ تکمیل دینے والا کہا جا سکتا ہے۔ ڈاکٹر مہندر لال سرکار بھی ایک تکمیل دینے والے تھے۔ اس تکمیل میں ایک بہادری ہے، چاروں طرف کے لوگ مذاق اڑا رہے ہیں۔ دل لگی کرتے ہیں۔ لیکن اس بیہودہ مذاق کو سچ سمجھ کر یکسوئی اور یقین کے ساتھ ہومیو پیتھی کی تکمیل کرنی پڑتی ہے۔ سچا عقیدہ ہوئے بغیر یہ تکمیل بار آور نہیں ہوتی، یہ عقیدہ ڈاکٹر کو کور عقیدہ میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ اس میں بھی کوئی عجیب بات نہیں ہے۔ کیونکہ اس غلط عقیدہ کی اصلیت میں سچا عقیدہ موجود رہتا ہے۔ ہومیو پیتھک ڈاکٹروں کی اس کور عقیدہ کی مثال آپ میں سے بہت سے لوگوں نے دیکھا ہوگا اور دل ہی دل میں ہنستے بھی ہوں گے آپ اس کو کور عقیدہ کہنا چاہیں تو کہیں۔ لیکن مجھے اس میں تکمیل کرنے والے کی بالکل سچائی کا پتہ لگتا ہے۔ اس یکسوئی اور اس عقیدہ کے بغیر کام پورا نہیں ہوتا۔ آپ لوگ اس ملک کے دیوتاؤں کے کور عقیدہ کا مذاق اڑایا کرتے ہیں۔ کور عقیدہ والا وشنو دوسرے دیوتا کی بات بھی نہیں کرتا۔ وہاں بھی اصلیت میں وہی سچا عقیدہ روشن ہے۔ علمی چرچے میں جو اپنی زندگی گزارتے ہیں ان میں ایسے کور عقیدہ والے بہت ملتے ہیں، وہ اگر علم ہی کو خوشی اور علم ہی کو برہم سروپ مان لیں تو آپ کو تعجب نہ ہونا چاہیے۔ ایسی عشق ہوئے بغیر تکمیل نہیں ہو سکتی۔

میں یہ نہیں جانتا کہ ہومیو پیتھک سائنس ہے یا نہیں۔ لیکن میری عادت کچھ علمی چرچے کی ہے۔ لیکن میں تو طالب علم ہوں، صرف علم کا بھکاری ہوں۔

بھیک کی جھولی کندھے پر رکھ کر عالموں کے دروازہ دروازہ پر گھومتا رہا ہوں۔ کیا علم ہے اور کیا علم نہیں ہے۔ اس بارہ میں مختلف بحث ومباحثہ عالموں کے منھ سے میں نے سُنا ہے۔ یہ بھی دیکھا ہے کہ آج جس عالم علم کا جھنڈا انجمن علماء میں لہرا رہا ہے۔ دو ہی روز بعد وہی علم اور اصول کا جھنڈا پامال ہو رہا ہے۔ کتنے ہی جھنڈے زمین میں لوٹ پوٹ ہو رہے ہیں۔ لیکن تمام عالموں کے دیوار کی شکل میں بڑی سچائی ہے اس دیوار کو چھوڑ دینے پر کوئی کھڑا نہیں رہ سکتا۔ وہ دیوار ہی ثبوت بدیہی کی دیوار۔ علم کے لئے ثبوت بدیہی کے علاوہ اور کوئی ثبوت نہیں ہے۔

نقوش کو حسب مناسب تیز کر کے اس پر سان چڑھا کر ان نفاس کے میل سے ثبوت اکٹھا کرنا پڑتا ہے۔ حاصل کیا ہوا ثبوت بدیہی بہت لوگوں کے ذریعہ ثبوت بدیہی جو سچ پایا گیا ہے۔ علم اسی کو سچ مانتا ہے ہومیوپیتھی کے علم کے بارہ میں، میں نے بہت بحث سُنی ہے۔ بہت بحث ومباحثہ بہت سے اُصول، بہت سے علمی بیانات میں نے سُنے ہیں۔ لیکن اُن کا اثر میرے دل پر نہیں ہو سکا۔ دہانہ گنگا میں ایک چمچ بیلاڈونا ڈال کر دریائے گنگا سے ایک چمچ پانی لے کر پینے سے اگر اُس کا نتیجہ دکھائی دے، اگر لفظ سچا علم علماء کے طریقہ کے ذریعہ ثبوت بدیہی میں اس کا نتیجہ دیکھ سکوں اور یہ معلوم ہو کہ اور بھی بہت سے لوگوں کو فائدہ معلوم ہو رہا ہے تو میں اس کو بغیر کسی قوت کے سچ مان لینے کو تیار ہوں۔ یہ نتیجہ کس طرح دستیاب ہوا اُسے لیکر مقنن، سر پھٹول کیا کریں۔ علم سائنس کے نزدیک ثبوت بدیہی ہی بالکل ثبوت ہیں۔

۲۲ مارچ ۱۹۱۸ء کو شوپور میں سائنس کی عمارت کھلنے کے وقت جناب صدر رالیندر سندر ترویدی سور گیاشی کا ارشاد ملاحظہ ہو:

(۱۴) اور حال میں ۱۹۱۲ء میں خالص ریڈیم X۶۔ قوت کا سفوف کرنوں کی مدد سے امریکہ کے مشہور معالج، اے، پی، الیسٹول صاحب ایم، ڈی، فوٹو گراف لیکر کامیاب ہو گئے۔

لہ

ہمارے چہرہ کی آنکھیں یا خوردبین سے نہ دکھائی دینے والی X-ray کی طاقت میں بھی جو ریڈیم موجود ہے۔ اُس کو اُنھوں نے ظاہر کرکے عالموں کی آنکھیں کھولدی ہیں۔

(۱۵) اب متذکرہ بالا لطیف ذرّات کا ملاپ یعنی مادّہ کے حامیوں کا نہایت عزیز مجسم ذرّہ بیسویں صدی کے ریڈیم کی کرن کے سامنے چور چور ہوکر اور ناقابلِ دید لطیف طاقت کی شکل (یا بجلی کے ذرّہ یا بجلی بیں) تبدیل ہوکر سچائیٔ مادّہ کی ہستی کی شہرت دیتے ہوئے زمانہ قوت کی ہنک جبر کی اطلاع کیا۔ دُنیا کے سامنے گہری آوازیں نہیں دے رہا ہے۔

علم سائنس کے اچھے طریقہ کی تربیتی کے پاک پانی میں نہاکر مستقل دور اندیش ہنی مین نے سیکڑوں برس پیشتر گہرے غور وخوض سے ادویات کے اندر بعید الفہم قوت دیکھی تھی، اور جس کی (DYNAMISATION) قوت بڑھانے پر مقامین لکھنے سے عالموں اور جاہلوں کے طبقہ نے اتنے دنوں تک مذاق اڑایا۔ آج اُسی سائنس کے مختلف آزمائش اور تجربہ کے بعد مادّہ پرستوں نے بڑی عظمت کی ضروری چیز مادّہ (MATTER) کو رد کرکے ہمارے اعتبار میں اُلٹی ناقابلِ دید قوت کی سچائی تسلیم کر رہے ہیں۔ اور اُس کی عظمت کی تعریف کرتے ہوئے ہنی مین صاحب کی غیر معمولی عقل کی شہادت دے رہے ہیں۔ اور انگلستان کے محافظ سابق ولیعہد اور ہندوستان کے شہنشاہ نے تاریخ ۱۰ جون ۱۹۲۱ء کو رائل ہومیو پیتھک ہسپتال کی بنیاد

لہ نصف ڈرام کرن X-ray میں کوئی مادّہ اور پلیٹس (PLATES) ۴۸ گھنٹہ بل کر اکسپوز (EXPOSED) دینے کے بعد صاف فوٹو گراف اُٹھاتا تھا۔ مفصل حالات کے لئے:۔

(THE HOM RECODER APRIL 15. 1913 (P 145-146)

(THEORY OF DYNAMI SATION) کے (کی مضمون میں ملاحظہ ہو)

اپنے ہاتھوں سے رکھنے کے بیشتر یہ فرمایا تھا کہ میں بھی ایک مریض زیر علاج ہومیو پیتھی ہوں۔ اس طرح انھوں نے بڑی خوشی سے سب کے روبرو تعریف کی تھی ایکے بعد سنہ ۱۹۲۶ء میں لندن ہسپتال کے ہومیو پیتھک ڈاکٹر کو اپنا معالج مقرر کیا۔
(WEIR BURNETT. PROTESSOR OF HOM. MATERIA MEDICA
تھا۔ یعنی شاہی عملہ A PHYSICIAN IN ORDINARY TO H.R.H.
کے مرتبہ پر (مقرر کیا تھا۔ اسطرح مستقل THE PRINCE OF WALES)
چوٹی پر علامہ ہینی مین کا ہی طریقہ مثل بالمثل کی زیادہ تعریف ہوتی تھی اس میں تو کوئی شبہ نہیں کہ مہاتما ہنی مین! آپ کے پاک جلوہ سے پر نورانی پیشانی پر فتح کے خوبصورت تاج کا نتیجہ ہمیشہ شگفتہ رہے گا۔ وہ کبھی بھی پژمردہ نہیں ہو سکتا۔ ادویات کے مادی کی کیمیاوی برقی علم کی دیوار کی بنیاد ڈالنے والے آپ کے مقلد ڈاکٹر گلوانی کو بھی ایک روز طعنہ سے کہنا پڑا کہ سائنس داں، اور جاہل، ان دونوں طریقوں کے لوگ ہی مجھ پر حملہ کیا کرتے ہیں، ان دونوں طرف کے حامیان مجھے مینڈک کے خاندان کا جاندار عالم کہہ کر مذاق اڑا کرتے ہیں۔ لیکن مجھے بلا شک و شبہ معلوم ہے۔ کہ مادہ کے اندر ایک عظیم طاقت میں نے دریافت کی ہے۔

مقدمہ (ب)

سوء المزاجی اندر اسیری کا دفعیہ
(شدید امراض یعنی حاد اور مزمن ملاحظہ ہو)
(ہومیو پیتھک علاج میں تھوڑی بہت معلومات ہوئے بغیر طالب علم

(H.R.H. The Prince of wales stated in Joyous tone" I am a Homeopathic patient too" The Homeopathic world Febuary July 1921)
(صفحہ ۲۵۱ - ۳۵۰ - ۳۵۴ - ۱۱ فروری ۲۳ صفحہ ۲۵ - ۲۶ - ملاحظہ ہو)

اس مقصد (ب) کا مطلب سمجھ نہیں سکتا۔

یاد رکھنے کے قابل :۔ تمہید کے باب میں بیان کیا گیا ہے کہ ۱۷۹۰ء میں بڑی شخصیت والے ہنی مین صاحب نے ہومیوپیتھی دریافت کی تھی۔ لیکن بہت عرصہ تک ہومیوپیتھی طریقہ سے علاج معالجہ کرتے کرتے انہوں نے دیکھا کہ ٹھیک دوا کے استعمال سے کسی کسی مریض کی بیماری بالکل آرام آرام نہیں ہوتی کچھ دب کر رہ جاتی ہے۔ ایسا کیوں ہوتا ہے ۱۸۱۶ء میں انھوں نے اس اصلیت کی تلاش شروع کی۔ بارہ برس تک تلاش کرنے کے بعد اُنہوں نے یہ اُصول قائم کیا کہ سوزاک، آتشک، یا زہر سورا، مریض کے جسم میں موجود رہنے پر ایسا ہوتا ہے اس باب میں پہلی تینوں قسم کے سوء المزاجی کا حال بیان کیا جائیگا۔

ہنی مین صاحب کے بتائے ہوئے امراض حاد اور مزمن کے علامات اور ہومیوپیتھک طریقہ سے علامات مرض لکھنے کا طریقہ، کے ساتھ اس مقصد کو ملا پڑھنے سے بالمثل طریقہ کے استاد کے اُصول سے تمام قسم کے مزمن مرض کے علاج کرنے کی اور ہومیوپیتھی کے اصل اُصول (FIRST PRINCIPLES) سمجھنے میں بہت مدد ملے گی۔ ئلہ

؎ ہومیوپیتھی یا طریقہ بالمثل کے اصل اُصول کو اچھی طرح ذہنشین نہ کر کے ہومیوپیتھک علاج کرنیکی کوشش کرنا مذاق ہے۔ موجودہ ہومیوپیتھک علاج دنیا کے شہنشاہ علامہ کینٹ صاحب نے سچ کہا ہے کہ یہ سچ ہے کہ ہومیوپیتھی تمام دنیا میں رائج ہو گئی ہے۔ لیکن بڑے ہی تعجب کی بات یہ ہے کہ جو موجودہ پیتھی کی خدمت کرنے کا دعوی کرتے ہیں۔ انھیں کے ذریعہ ہومیوپیتھی کا اصلی اُصول زیادہ تر بگڑ جاتا ہے۔ نیچے

ئلہ متذکرہ بالا باب کے ساتھ یاد رکھنے کے قابل مقصد پڑھیے

HOMEOPATH IS KNOWN EXTENSIVELY DISSEMINATED OVER THE WORLD, BUT STRANGE TO SAY BY NONE ARE ITS DOCTRINES SO DISTORTED AS BY MANY OF ITS PRETENTED DEVOTEES KENT LECTURES ON HOMEOPATHIC PHILOSOPHY PAGE 3, MEMORIAL EDITION.

معالج اور گھر گرہست صاحبان کو یہ ارشاد خصوصیت سے یاد رکھنا چاہیئے لیکن بڑے افسوس کی بات ہے کہ آج تک اُردو کی کسی ہومیوپیتھک کتاب میں ہومیوپیتھی کے اصل اُصول پر غور نہ کرنے کیوجہ سے امراض حاد اور مزمن کے علاج کا طریقہ نہیں پایا جاتا۔ اس لئے اُمید ہے کہ متذکرہ بالا چاروں باب کے غور سے پڑھنے پر یہ کمی کچھ پوری ہو جائے گی۔

ہر سپر سوء المزاجی :- امراض حاد کا علاج کرتے وقت ٹھیک منتخب دوا بھی کبھی کبھی حسب خواہش فائدہ نہیں کرتی۔ ایسی حالت میں سمجھنا چاہیئے کہ مریض کا خون خراب ہو گیا ہے اور وہی خراب خون (مناسب ہومیوپیتھک دوا استعمال کرنے پر بھی شفا میں خلل ڈالتا ہے۔ ہنی مین صاحب فرماتے ہیں کہ تین وجوہات سے (جیسے زہر سورا، زہر آتشک، اور زہر سوزاک خون میں داخل ہونے پر۔) یہ خرابی خون یا سوء المزاجی (DYSCRASIA) پیدا ہو جاتی ہے۔ یعنے (CONSTITUTION) مزاج میں سورا، سفلس، سائیکوسس پیدا ہو جاتے ہیں۔ یہ تینوں زہر علیحدہ علیحدہ خود مختاری کی صورت میں یا سب مخلوط، مریض کے جسم میں رہتے ہیں تو ہم لوگ اس کو مرض مزمن کہتے ہیں (شدید اور مرض مزمن کا مقصد ملاحظہ ہو۔)

تمام سوء المزاجی یا مرض مزمن چھوت دار امراض متعدی (CONTAGIOUS) خاندانی اور باہر کی (HEREDITARY) طرف سے اندر (FROM) (OUT WARD IN WARD) کی طرف ہوتے ہیں اور وہی درجے آغاز، اور نمو ہوتے ہیں (درجہ زوال نہیں ہوتا) یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ طبعی قوت واقع مرض سوء المزاجی کو دور نہیں کر سکتی۔

جن کو کوئی سوء المزاجی ہوتی ہے ان کو کوئی حاد بیماری ہونے پر بھی وہ پیچیدہ ہو جاتی ہے۔ یہ اندیشہ ہوتے ہی کہ سوء المزاجی ہی مریض کی گذشتہ تاریخ (PAST HISTORY) وغیرہ اچھی طرح معلوم کر کے یہ طے کرنا چاہیئے کہ اسکو کون سوء المزاجی ہے اور اس کے بعد اس سوء المزاجی کو دفع کرنے کے لئے پہلے دوا دینا چاہیئے اسکے بعد (یعنے

سوء المزاجی کچھ دب جانے پر) حسب ضرورت حاد بیماری کی دوا دینا چاہیے۔ اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ دوا دافع سوء المزاجی کے استعمال کرتے ہی سوء المزاجی حاد بیماری کا سبب سابقہ ہے۔ سوء المزاجی اگر نہ رہے تو حاد مرض کبھی پیدا نہیں ہو سکتا۔

(Dr. Ridpath's Law of cure Page 6) ملاحظہ ہو۔

ہنی مین صاحب کے تینوں سوء المزاجی کی علامات اور ادویات وغیرہ مختصراً بیان کی جاتی ہیں۔

(۱) سودا (PSORA) کئی ہزار پیشتر جذام (یا کوڑھ کی طرح کے ایک قسم کا جلدی مرض اتنا پھیلا کہ لوگ گھبرا گئے۔ مختلف قسم کی ادویات اندرونی استعمال اور بیرونی استعمال کی وجہ سے وہ مرض زائل نہ ہو کر جسم کے اندر (SUPPRESSED) دب گیا اور اس نے جسم کو خراب کر دیا۔ اسی دبی ہوئی کھجلی یا جلدی امراض کا نام سورا یا اندرونی زہر کھجلی ہے۔ نسلاً بعد نسلاً یہ سورا مختلف کی شکل میں (جیسے بتوڑی، بد سورتی، سردی، دق زیادہ پیشاب) پیکن قلب یا مرض دماغی وغیرہ میں ظاہر ہوا کرتا ہے۔ صاحب آلرائے کینٹ کا ارشاد ہے کہ سورا، انسان کی طبعی خرابی یا ابتدائی ہے۔ اور مرض

۱؎ اگر ایک برس کے بچّہ کو سوکھا (MARASMUS) ہو جائے اور دو برس کی عمر والوں کو اگر اس میں مرض دق کے علامات اور بوڑھوں کی طرح چہرہ دکھائی دے تو سمجھنا چاہیے کہ اس نے اپنے ماں باپ سے کوئی مرض مزمن ترکہ میں پایا ہے یعنی بچّہ کا سوکھا پن اور مرض دق کی کمزوری یہ دونوں ہی بچّہ میں تینوں مزمن امراض کے علامات ہیں۔ ان کی طبعی حالت بالخصوص علامات متذکرہ بالا ہر ایک سوء المزاجی بیان کرتے وقت علیحدہ علیحدہ لکھا جائے گا۔

۲؎ شروع میں طبعی قوتِ دافع مرض ملاحظہ ہو۔

سوزاک[1] یعنی حاد تمام بیماریاں) سورا کے اوپر ہے۔ منقسم ہو رہا ہے۔
سورا، اگر نہ رہتا تو جسم انسانی پر کوئی بیماری حملہ نہ کر سکتی، امراض
زہریہ (VENERAL DISEASES) کے علاوہ کل مزاجی کیفیت والے
(CONSTITUTIONAL) اور عضوی (ORGANIC) مریض
اندرونی سورا کے مشابہ ہیں۔ جیسے مزمن جگر کی بیماری ایک علیحدہ خود مختار آزاد
نہیں ہے، یہ جگر میں سورا کا رہنا۔ مقامی (LOCALISATION) ہے۔
اسی طرح دل پھیپھڑا، دماغ، مثانہ وغیرہ کی مزمن بیماریاں علیحدہ
علیحدہ نہیں ہیں۔ اُن اُن آلات میں سمجھنا چاہیئے کہ سورا موجود ہے
دبا ہوا سورا، سرطان (CANCER) امراض، دل، پھیپھڑے کی
بیماریاں، دق وغیرہ جسم کو زائل کرنے والی بیماریاں پیدا کرتا ہے۔
زہر سورا عموماً مجری دم (BLOOD VESSER) اور جگر (LIVER) کو
خراب کر دیتا ہے اور جلد پر پیپ اور پھوڑا (BOILS) پیدا کر دیتا ہے

[1] ہنی مین نے مندرجہ ذیل امراض کا بیان کیا ہے عصبی کمزوری۔ اختناق الرحم
(HYSTERIA) وہم عراقی (HYPOCHONDRIASIS) وحشت (جنون سعی
بیوقوفی (IDIOCY) جنون (MADNESS) مرگی اور جملہ قسم کے تشنج
(EPILEPSY AND CONVULSIONS) ہڈیوں کا ٹیڑھا ہو جانا یا اکڑن (RACHITIS)
سرطان (CANCER) ہڈیوں کا بوسیدہ ہونا (CARIES) قطر رد مودی یا مسہ
ایک قسم کا ملائم سرطان یا مسہ (FUNGUS HAEMAICDES) نئی ساخت
(NEO PLASMS) نقرس (GOUT) میر یرقان (ICTEARUS) مرض
ازرق یا نیلی بیماری (CYANOSIS) استسقاء (DROPSY) امراض حیض، معدہ
ناک، پھیپھڑہ یا مثانہ یا رحم سے اخراج اور پھیپھڑے میں مواد، نامردی بانجھ پن،
آدھا سیسی، درد سر، بہرا پن، موتیا بند، سبز موتیا (GLAUCOMA)
سنگ مثانہ (RENAL CALCULUS) فالج، نقص یا منہ سے پا کام کرنے
کی ناطاقتی، ہر قسم کا جسمانی درد وغیرہ اس، سورا کے تحت ہیں۔
(THE ORGANON SECTION) ملاحظہ ہو)

چھو جانے (جیسے ہاتھ ملانے، پہنے ہوئے کپڑے استعمال کرنا۔ اکے ذریعہ سے یہاں تک کہ سورا ر میں مبتلا ہوئے اشخاص کی سانس یا چھینک کے ساتھ سورا زہر تندرست جسم میں پہنچ جاتا ہے یونیورسٹی کے ہم مکتب دل کے سانس کے ساتھ ہی تندرست طلباء میں سرایت کر جاتا ہے۔

اگر دیکھو کہ ہومیوپیتھک مناسب دوا کے استعمال سے بھی کوئی حاد بیماری اچھی نہیں ہو رہی ہے یا بیماری بے حد بے کار بڑھتی جا رہی ہے۔ یا اگر یہ معلوم ہو کہ کسی کی جلد پھٹتی ہے۔ یا کوتہ، کھجلی، زخم، یا اگزیما، برابر لگا رہتا ہے یا کبھی کبھی جسم پر پانی بھری پھنسیاں نکلا کرتی ہیں۔ یا ہاتھ کی کلائی کے پاس وقتاً فوقتاً جاری بیماری ہو جایا کرتی ہے اور بیس برس پہلے ہاتھ کے جوڑوں میں اندھوری کی طرح دانے نکلتے تھے اور اس کے بعد ناخونوں میں نقص پیدا ہو گیا ہے اور اگر یہ معلوم ہو کہ جستہ (ZINC) اور گندھک وغیرہ کا مرہم کوئی دوسری نقصان دہ صابت وغیرہ سے تیار کی ہوئی دوا کے خارجی استعمال سے کوئی بیماری دب گئی ہے اور اس کے بعد ہی سے کوئی تیز بیماری پیدا ہو گئی ہے تو سمجھنا چاہیے کہ مریض کے جسم میں سورا پوشیدہ طور سے سکونت پذیر ہے۔

سورا کی خرابی دور کرنے کے لئے سلفر ۳۰، ۲۰۰ مخصوص دوا ہے۔

سورنیم، کیلک کارب، لائیکو، سیپیا، سلیکا، ہیپر، تیڑرم میٹور، گریفائٹس، آرسنک، ایلومنا، کاسٹیکم، مزریم، سٹرونشیم کاربو ایسڈ، ٹیوبرکیولیم آرم مٹ، نائٹرک ایسڈ، گوئیکم، بورکس، زنکم، آیوڈ، برائٹا کارب لیکسس، فاسفورس، وغیرہ دواؤں کی اونچی طاقت کی خرابی کو رفع کرنے والی ہیں :- (ANTIPSORICS)

سلفر وغیرہ ادویات قاتل سورا کے استعمال کرنے پر کبھی کبھی دبا ہوا اندرونی سورا، کسی جلدی بیماری کی شکل میں جسم کے بیرونی حصہ میں نمودار ہو جاتا ہے۔ ایسی حالت میں سمجھنا چاہیے کہ مرض شفا کی طرف رجوع ہو رہا ہے۔ اور دوا کچھ عرصہ تک روک دینا چاہیے۔

ادویات قاتل سورار کے استعمال کرنے کا خاص وقت:۔

صبح حالتِ حمل میں حیض کے پانچویں روز حیض کے وقت، اور حیض ہونے کے کچھ ہی پہلے یا بعد دوا استعمال کرنا منع ہے۔

(ب) آتشک (SYPHILIS) سفلس

آتشک کے ماؤف انسان کے ساتھ صحبت کرنے پر جلد کے کسی باریک (یا کٹی ہوئی) حصّہ میں اس کا زہر لگاؤ ہو جانے پر تندرست جسم میں بھی آتشک کا زہر پھیل جاتا ہے۔ اس زہر کے سرایت کرنے کے بعد متواتر تین درجے یکے بعد دیگرے ظاہر ہوتے ہیں۔ زہر سرایت کرنے کے ایک یا دو ہفتہ بعد اس مقام پر جہاں زہر لگا تھا۔ ایک پانی بھری پھنسی (VESIELE) نمودار ہوتی ہے۔ اسکے بعد یہ پانی بھری پھنسی سخت زخم میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ پٹھے کی گانٹھ کو باگھی کہتے ہیں (۲) سخت زخم ہونے۔ بے کم سے کم دو ماہ کے اندر گلے میں زخم ہو کر ہڈیوں میں درد، مختلف اقسام کے آتشکی زخم، (SYPHILIDES) بال گرنا، ناخن میں نقص ہونا۔ آنکھ کے انگوری پردے کی سوجن (IRTIS) رطوبتی گلٹیوں کا بڑھنا وغیرہ علامات پیدا ہوتے ہیں اور آخر میں (۳) عنقریب ڈیڑھ برس بعد ہڈیوں کا ابھار یا گٹھیا (GUNMATA) یعنی ہڈی، جلد دماغ، جگر، بیضہ، رحم وغیرہ جسم کے تمام اعضاء میں اور حصّوں میں ٹیومر یا بتوڑی کی نمود یا مواد پیدا ہو جاتا ہے۔ ناک، مری (غذا کی نالی، تالو، مجری، براز وغیرہ مقام کی ہڈیوں میں زخم ہونا۔ یا سڑ جانا وغیرہ علامات نمودار ہوتے ہیں۔ کمزور جسم میں بہت تیزی سے یہ تینوں درجے ظاہر ہوتے ہیں۔ ہومیو پیتھک طریقے سے ٹھیک علاج ہونے پر وہ مناسب وقت پر بلا کسی نقص کے آرام ہو سکتا ہے (مرض آتشک لا علاج ہو۔ لیکن خراب علاج یا مختلف قسم کی نقصان دہ ادویات وغیرہ کے استعمال سے آتشکی زہر جسم کے اندر سرایت کرنے پر مرض خوفناک ہو جاتا ہے۔ اس وقت بہت ہوشیاری سے مناسب

ا۔ سر اونچا۔ ہنسلی کی طرح دانت اور چپٹی ناک ان باتوں کو آتشک کے متعلق یاد کرنا چاہیے۔

ہومیوپیتھک دوا کے استعمال سے اسکو ماؤف جسم کے اندر سے باہر لانا پڑتا ہے۔
کسی مزمن بیماری میں اگر سر کے دونوں طرف کی ہڈی بے حد درد صحت بالکل خراب، دماغی کمزوری، ہڈی کا ابھار (GUMMATA) اور گہرا زخم (DEE-SEATED ULCERATION) رات کے وقت (یعنی غروب آفتاب سے طلوع آفتاب تک) تکلیف کا بڑھنا وغیرہ علامات معلوم ہوتے ہیں۔ ان سب علامات کو دیکھتے ہی یہ سمجھنا چاہیئے کہ مریض کے جسم میں آتشک کی خرابی پوشیدہ ہے۔ اسکے علاوہ اگر کسی بچّہ کا سر اونچا آگے کے بالائی حصّہ میں چاروں طرف دانت کنگھی کی طرح کٹے ہوئے اور ناک کی جڑ بیٹھی ہوئی یعنی چپٹی دکھائی دے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ اسکے خون میں زہر آتشک موجود ہے یعنی اُس کے باپ یا ماں کے تین چار پشت میں کسی نہ کسی کو بلا شک وشبہہ آتشک ہوئی ہے
مرض آتشک میں ہڈی اور سر کی ہڈی کی جھلّی (PERIOSTEUM) اور سیر خصوصیت سے مبتلا ہوا کرتے ہیں مرض آتشک برقی (TUBERCULAR) در حقیقت پھوڑا (BOILS) نہیں ہے۔ اس لئے سورا والے جلدی پھوڑے کے ساتھ اس کے دھوکا ہونے کا امکان نہیں ہے۔
مرض آتشک کے دفعیہ کے لئے مرک سول ۶-۲۰۰ اچھی دوا ہے۔
سفلینم، ہیپر، نائیٹرک ایسڈ، آرم مِٹ، نیٹرم میور، سلیکا، نیٹرم سلف، لیکسس، آرس، گوئیکم، گریفائٹس، لائیکو، کیلی بائی وغیرہ ادویات قاتل آتشک ہیں (اونچی طاقت میں) اگر منتخب دوا استعمال کرنے پر اندرونی آتشک ماؤف جسم کے باہری حصّہ میں حسا ق مطلق آنکھ کے انگوری پردہ کی سوجن (IRITIS) وغیرہ کی شکل میں نمودار ہو تو سمجھنا چاہیئے کہ مرض شفا کی طرف رجوع ہو رہا ہے۔
ماں باپ میں کسی کو بھی آتشک رہے تو اس خیال سے کہ ان کی اولاد میں نہ پھیلے۔ حسب ذیل طریقہ اختیار کرنا چاہیئے۔ حالت حمل میں اور جتنے عرصہ تک بچّہ ماں باپ کا دودھ پیتا رہے ماں کو ہر

دو ہفتہ پر ایک خوراک سفلینم ۳۰ ۔ اور روزانہ مرک سول ۶ - (صبح) استعمال کرنا چاہیئے۔ اس کے استعمال کرنے سے اگر بچہ میں کمزوری وغیرہ کے علامات پائے جائیں تو بچہ کو ہر روز صبح و شام ایک خوراک مرک سول دینا چاہیئے (امراض طفلان کے بیان میں سوء المزاجی یا خاندانی مرض ملاحظہ ہو۔)

(ج) طبعی زہر (SYCOSIS) سوزاک۔ سائیکوسیس:۔ کینٹ اور ہنی مین کا بیان ہے کہ زہر سوزاک دو قسم کا ہوتا ہے حاد اور مزمن حاد زہر پھیلنے پر مقامی (LOCAL) سوزاک پیدا ہوتا ہے اسوجہ سے اس کی شروع، نمود، اور زوال، یہ تینوں درجے یکے بعد دیگرے آتے ہیں۔ اور مرض مزمن میں ماؤف ہونے پر (CONSTITUTIONAL) خلقی سوزاک پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے اس کی شروع اور نمو دو ہی درجے ہوتے ہیں۔ خلقی زہر سوزاک، یا سائیکوسس، خرابی بہاسہ رہے دونوں قسم کے زہر حملہ کرنے والے ہیں اور ہر سرایت کرنے کے آٹھ دس روز بعد سوزش مجری بول (URETHRITIS) کی طرح ان دونوں ہی مرض سوزاک میں مجری بول (MUCO PURULENT DISCHARGES) ہوا کرتا ہے پچکاری کے ذریعے سے نائیٹریٹ آف سلور وغیرہ مقامی دوائیں استعمال کرنے پر بہت مریضوں کا یہ اخراج بند ہو جاتا ہے۔ لیکن ان سب طریقوں سے اخراج بند کرنا نہایت مضر ہے۔ سوزش مجری بول اور امراض حیض والے باب میں مرض سوزاک ملاحظہ ہو۔)

مقامی (یا معمولی مرض سوزاک میں صرف آلہ بول پر حملہ ہوا کرتا ہے تمام جسم ماؤف نہیں ہوتا۔ پیٹر وسلینم اس کی بہترین دوا ہے کنابس سیٹ، کینتھرس، یا کوپیوا کی کبھی ضرورت پڑا کرتی ہے۔ اس ملک میں دونوں قسم کے سوزاک میں سے مقامی سوزاک کی تعداد زیادہ ہے۔ سورا میں مبتلا مریضوں کو مقامی سوزاک ہونے پر پہلے ادویات قابل سورا استعمال کرنا چاہیئے۔

ہنی مین صاحب فرماتے ہیں کہ سائیکوٹک یا (طبعی) سوزاک، ایک سخت بیماری ہے یہ کل جسم کو خراب کر دیتی ہے۔ ہمیشہ بیماری کے شروع

ہوتے ہی، اس کا اخراج مواد کی طرح گاڑھا۔ پیشاب میں تکلیف کم۔
قضیب میں سوجن اور سختی، اور کسی کسی کو قضیب کے اُوپر گانٹھ دار اُبھار،
(GLANDULAR TUBERCLES) ہوتا ہے۔ اور درد۔
(ملاحظہ ہو۔ ہنی مین صاحب کی تصنیف شدہ کتاب کرانک ڈسیزیز)
قضیب کے چاروں طرف گولر یا گوبھی کے پھول کی طرح مسّہ یا گانٹھ
(EXCREBEENES) یہ سائیکوسس کی مخصوص علامت
ہے، گولر کی طرح ہونے والے مسّے بہت ہی خشک رہتے ہیں اور گوبھی
کے پھول (یا مُرغ کی چوٹی) کی شکل والے بلغمی دانے عموماً اسپنج کی طرح ملائم
رہتے ہیں اور اُن سے آسانی سے اخراج خون ہوتا ہے، کاسٹک سے جلانا چُھری
وغیرہ آلات سے کانٹنا یا کس کر باندھنا وغیرہ کسی بھی ترکیب سے اگر یہ بڑھا
ہوا گوشت جسم سے ہٹا دیا جاتا ہے۔ یا پچکاری کا (INJECTION)
استعمال کر کے اخراج بند کر دیا جاتا ہے۔ یا زیادہ مقدار میں پارہ وغیرہ
(MERCURY ETC.) استعمال کیا جاتا ہے تو اخراج رفتہ رفتہ بند ہو
جاتا ہے اور ہمیشہ مندرجہ ذیل علامات پیدا ہوا کرتے ہیں۔ بہت زیادہ
(MUSCULAR) عضلاتی کمزوری اور سوزش کے (IRRTTABILITY)
ساتھ فکر، سخت ڈر یا بہت خوف عصبی کمزوری (NEURASTHENIA)
دمہ یا ہوائی نالی کے امراض (BRONCHIAL AFFECTIONS) ہاتھ کی
انگلی کے ناخن کی خرابی اور ہتھیلی میں (PALMS) مسّہ، پیشاب کے راستے
سے اخراج بند کرنے کے بعد سے زائد گوشت کو کٹانے کے بعد سے
وجع مفاصل کا (خاصکر گھٹنہ اور ایڑی) حملہ ہوتا ہے۔ بال خشک
گویا جھلسے ہوئے مریضہ کو حبس طمث کا ناقابل برداشت درد ہوتا ہے یا خبیثۃ الرحم
کی سوجن یا حبس طمث پیدا ہوتا ہے۔ آندھی پانی کے دنوں میں
(یعنی طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک) حبس زیادہ ہو جاتا ہے

(BOERICKES COMPEND PAGE 83 UNDER "SYMPTOMS OF SUPPRSSED GDNORRHAEA" (ملاحظہ ہو)

اور عرصہ تک (یعنے دس پندرہ سال تک) مرض میں مبتلا رہنے پر عموماً مندرجہ ذیل علامات نمودار ہوتے ہیں کمی خون، موم کی طرح چہرہ سفید ہونٹھ، کان صاف، جسم میں اکثر جگہ مسّے، آنکھ اور ناک سے گاڑھی زردی مائل سبز رطوبت (YELLOWISH GREEN) نکلنا آلات بول و تنفس یا جگر کے سخت امراض، بہت تیز وجع مفاصل (پیشاب کے راستہ سے خون بند ہونے کی وجہ سے۔ خصیہ میں ورم ہو کر مریض کو تکلیف سے بے چین کر دیتا ہے۔ ران، پیر، اور تلوے میں اینٹھن، یا اکڑن کی وجہ سے مریض کھڑا نہیں ہو سکتا۔ یا بڑی تکلیف سے لنگڑا کر چلتا ہے ...... اگر کسی بچّہ کے چہرہ پر خون نہ ہو مثل موم کے ہو یا بدہضمی کی وجہ سے پاخانہ کے ساتھ غذا بلا ہضم کے نکلے یا ہر موسم گرما میں ہیضہ کی طرح دست ہوا کرے تو سمجھنا چاہیئے کہ بچّہ کے جسم میں سائکوسس اُس کے والدین سے آیا ہے اور پوشیدہ بیٹھا ہے۔

کھوجا ۳۰، ۲۰۰ - سائکوسس مزاج والے مریض کی خاص دوا ہے۔ میڈورائنم، کیلک کارب، خاصکر ناک سے گاڑھا زردی مائل سبز رنگ کا بلغم نکلنے پر) نائیٹرک ایسڈ، کیلک فاس (خاصکر کمی خون کے ساتھ فتق رہنے پر۔) کیلی آیوڈ ۳۰۔ ہیپر سلفر، مکس، بی فولیم، ایسڈ فاس، سلیکا۔ نیٹرم میور، کیلی سلفٹ، نیٹرم فاس، سائنا، آرم نائیٹریکم، آرس، بوریکس، کاسٹیکم، کلیمٹس، گریفائٹس، ہائیڈراسٹس نکس وامیکا، کیلی بائی، سیپیا، وغیرہ ادویات (۲ ـــ ۲۰۰ طاقت کی) مسّے کی خرابی دور کرتی ہیں۔ منتخب دوا استعمال کرنے۔ اگر رُکا ہوا اخراج پیشاب کے مقام سے نکلنے لگے تو سمجھنا چاہیئے کہ مرض شفا کی طرح رجوع ہوا ہے۔ اور دوا فائدہ کر رہی ہے۔

مرکب سوء المزاجی:۔ کبھی دو اور کبھی تینوں سوء المزاجی، ایک ہی وقت اور ایک ہی بیمار جسم میں موجود رہتی ہے۔ اس پر بھی تیز تیز ایلوپیتھک دوائیں زیادہ مقدار میں استعمال کرنے کی وجہ سے

جلدی امراض وغیرہ جسم کے اندر داخل ہونے پر مرض اکثر خراب ہو جاتا ہے۔ ایسے موقع پر ہنی مین صاحب کا بھی مشورہ ہے کہ سب سے پہلے ادویات قاتل سورا استعمال کرنا چاہیئے۔ اسکے بعد دافع آتشک یا سوزاک کی ادویات اِن دونوں میں جن کے علامات زیادہ نمودار ہوں، اس کا علاج پہلے کرنا چاہیئے اور اس کے بعد ادویات دافع سوء المزاجی جو باقی رہ گئی ہے۔ استعمال کرنا چاہیئے۔

تینوں سوء المزاجی کے بارہ میں چند مزید باتیں

(۱) کبھی سوء المزاجی کی ابتدار اور نمو یہ دو درجے ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ نمود کا درجہ ابتدائی (PRIMARY) اور ثانوی (SECONDARY) درجۂ عروج (ADVANCED) وغیرہ حقیقت درجے (SUB-STAGES) ہوتے ہیں، جس حقیقت درجہ میں کوئی سوء المزاجی تندرست شخص میں سرایت کرتی ہے اُسی حقیقت درجہ کی ہی علامت اُسی وقت سے اُس شخص میں ظاہر ہونے لگتی ہیں۔ جس میں مرض سرایت کرتا ہے اور مناسب وقت پر اسکے ذریعہ تبدیلی کے علامات ظاہر ہوتے ہیں۔ لیکن مذکورہ بالا درجۂ حقیقت کے پیشتر کوئی بھی علامات مادی شخص میں موجود نہیں ہوتی۔ جیسے اگر میاں اور بیوی دونوں میں فرد کو آتشک ہو، اور اگر درجۂ ثانوی میں صحبت کے ذریعہ وہ بیوی میں سرایت کر جائے تو درجۂ ابتدائی کے زخم وغیرہ کوئی علامات اس عورت کے جسم میں ظاہر نہیں ہوتے، لیکن درجۂ ثانوی کے جلدی امراض وغیرہ (SYPHILODERMA) اور بعد کے علامات اُس میں اُسوقت مناسب طور پر ظاہر ہوتے ہیں[1] مثلاً خرابی یعنی سائیکوسس

---

[1] ایک انگلش قابل تنظیم فن جراحی کے ماہر ڈاکٹر کانتی لال مرحوم نے مذکورہ بالا بیان پر رائے زنی کی تھی، کہ درست نہیں ہے ابتدائی اور ثانوی علامات ہمیشہ نمودار نہیں ہوتے۔ آتشک کا زہر (بقیہ پشت پر)

کے متعلق بھی بالکل یہ ہی اُصول ہے۔ درجۂ شدّت میں سوراء میں مبتلا ہوئی عورتوں سے صحبت کرنے سے اسی درجۂ شدّت میں سوراء مرد کے جسم میں سرایت کرجاتا ہے اور بڑھا کرتا ہے۔ درجۂ شدّت میں سوراء میں مبتلا ہوئے بچوں کے ساتھ کھیل کود سے خراب ہوا لگ کر بھی تندرست لڑکوں میں سورا داخل ہوجاتا ہے اور بڑھا کرتا ہے۔

(۲) نسلاً بعد نسلاً کا طریقہ مندرجۂ بالا اُصول کے تحت ہے اور سوزاک وغیرہ میں مبتلا ہوئے ماں باپ کے اولاد پیدا ہونے کے وقت کی سوء المزاجی کی طاقت کے علامات اس بچّہ میں پہونچتے ہیں اور ایسے بچّوں میں جو سوء المزاجی (پشت کا اثیہ) جو کسی درجہ میں آتا ہے، وہی زہر ہے اور وہی علامات درجہ وار پیدا ہوں گے اور یہی حال سوزاک کے زہر کا ہے۔

اسکے متعلق ہمارے بیان کی تائید ہنیمن صاحب کے آرگنن (DR. GANON) پر تفسیر کرتے وقت (POST GREDUATS SCHOOL OF HOMEOPATHIES) ڈاکٹر کنیٹ صاحب نامی اسکول میں جو بیش بہا سبق دیا تھا۔ (HOM PHILOSOPHY) اور اُس کے آگے نام سے جو تصنیف شائع ہوئی تھی اُس سے ناظرین کی واقفیت کے لیے چند سطور مندرجۂ ذیل ہیں:۔

آتشک یہاں سے بیوی میں سرایت کرتا ہے اور جس درجہ میں ہوتا ہے اُسی درجہ میں سرایت کرتا ہے اور اُس وقت سے بتدریج بڑھتا ہے۔ عورت یہ بیماری مرد سے اُسی درجہ میں پاتی ہی جس درجہ میں وہ شادی کے وقت مرد میں تھی۔ وہ (عورت) وہی پاتی ہے جو مرد میں ہوتا ہے۔ اگر مرد میں یہ بیماری ترقی پر ہوتی ہے تو عورت کو اُسی درجہ میں ملتی ہے (وہ عورت) اُسے (مرد اُسی درجہ میں پاتی ہے) جو اُس کے (مرد کے) پاس اُس کو (عورت کو) دینے کے لئے ہوتا ہے۔ اور بالکل یہی بات سوراء اور سائیکوسس کے لئے ہے، حاد میازم میں یہ بات کبھی واقع نہیں ہوتی، لیکن تینوں مزمن میازمز میں چھوت ہوتی ہے اُسی شکل میں جس میں وہ اُس وقت ہوتا ہے۔ (لکچر ۳۰) یہ کہنا بیکار ہے کہ کچھ دنوں تک استقلال کے ساتھ آزمائش کرنیکے بعد علم ہونے پہ نئے معالجوں کو جو راستے اُن کو ٹھیک معلوم ہو وہی اختیار کرنا چاہیے۔

داخل ہوتی ہے وہی سوراالمزاجی کے اثرات (یعنے سوزاک وغیرہ امراض کے قبولیت کا اثر بعدہٗ اُس کے مزاج میں ظاہر ہوتے ہیں۔

(۳) سفلس، سورا، یا سائیکوسس صرف ایک مرتبہ انسانی جسم پر حملہ کرتا ہے زندگی میں کبھی بھی دو یا اس سے زیادہ مرتبہ کسی کو بھی آتشک یا سورا (نسلی مرض سوزاک[1]) ہو نہیں سکتا۔ اگر کوئی کہے کہ اس کو چھ مرتبہ (سوزاک) ہوا ہے

[1] سوزاک ایک مرتبہ آرام ہو جانے کے بعد دوبارہ یا زہر لگنے سے شروع سے نیا گنوریا (سوزاک) ہو جاتا ہے۔ یہ بات ایک مشہور بنگلہ کی ہومیوپیتھک کی کتاب میں پڑھ کر بہت تعجب ہوا۔ اس کتاب کے طبع بہت ہو گئے ہیں اسلئے اس کے متعلق نہ کہنا ہی اچھا ہے۔ لیکن خالص ہومیوپیتھک کی اشاعت کے لئے جنھوں نے اپنی زندگی وقف کر دی تھی اُن ہی صادق دوراندیش معالج ڈاکٹر کینٹ کی تصانیف تمام طلباء کو نہایت غور و خوض سے پڑھنا چاہیئے۔

اسکے علاوہ پر وارک پکستا بنگلہ زبان کا طبع نہم کے شائع ہوتے پر کلکتہ کے ایک مشہور ڈاکٹر نے ہم لوگوں کی باتوں کی تردید کی تھی اس کے جواب میں انکساری سی ہمارا کہنا ہے کہ

(AS REGARDS THE NOTE WITH REFERENCE TO A FRESH ATTACK OF SYCOSIS OR SYPHILIS WE WOULD ABSERVE THAT WE ARE BELIEVERS IN DR- KENT'S VIEW WHICH HAS BEN FREQUENTLY CONFIRMED DURING OUR LIMITED EXPERIENCE"

جو ہو طلبار اور عالم ناظرین کی واقفیت کے لئے شکاگو ہنی مین ہومیوپیتھک مڈیکل کالج کے ٹیچر یا میڈیکا کے عالم مشہور (MD·PH·D·LL·D·) ڈاکٹر کاڈ پرتھایت پیرس کے مشہور معالج (SAINT JACQUES HOSPITAL) اور ہومیوپیتھک شاہی مجلس (HELD AT THE PARIS) کے صدر فرانسسی ڈاکٹر (OUSSET PIERRE M·D·) (WORLD'S FAIR IN JULY 1900) نیویارک ہومیوپیتھک مڈیکل کالج کے علم العلاج کے معلم اور فلاور اسپتال کے دوراندیش معالج ڈاکٹر بینڈٹ مس (A:B.M.D) ہومیوپیتھک

(بقیہ پشت پر)

(بقیہ پشت کا) کا قابل عزت ماہواری رسالہ (THE HOMOEPATH RECODER)
موسومہ کے سابق اڈیٹر ڈاکٹر ایچ۔ سٹرج (M.D) اور خالص ہومیوپیتھک فلسفہ کے
دلدادہ ڈہنم مڈیکل کالج کے معلم مزمن مرض کے علاج کے ماہر ڈاکٹر وغیرہ
(A.M.M.D.) صاحبان کے کتب وغیرہ سے کچھ اقتباس درج ہے۔
جو شخص مرض آتشک میں ایک مرتبہ مبتلا ہو چکا ہو اُسکو دوبارہ نہیں
لگایا جا سکتا اور آتشک ثلاثی کا نتیجہ اکثر مستقل ہوا کرتا ہے۔ کاپر ویٹ کی
پرکٹس صـ۷۴۹ اور ۷۵۵۔ ملاحظہ ہو۔)

جب طبیب آتشکی شخص کو شادی کرنے کی اجازت دے تو طبیب کو چاہیئے
کہ اس آتشکی شخص کو پیشتر ہی مطلع کر دے کہ اُس کی ذمہ داری کا عرف اُس پر نہیں
ہے۔ کیونکہ ثلاثی درجہ آتشک ظاہر الشفاء ہونے کے دس، بیس، تیس اور
ستاون برس کے بعد بھی نمودار ہوتا ہے، بیری جاسٹ پرکٹس آف ایڈیشن
مترجمہ جے، آر، کیگیونی ایم، ڈی صـ۶۷ ملاحظہ ہو۔

(۷) ثلاثی علامات (آتشک) کے ظاہر الشفاء ہو جانے کے ۵۰ برس بعد بھی
نمودار ہو سکتا ہے اور علاوہ سوزاک شفا ہو سکتا ہے گو کہ بالکل شفایابی
نہایت مشتبہ ہے۔ اکثر مریضوں پر دوبارہ حملہ ہوا ہے۔ جو غالباً صرف اعادہ مرض
ہے۔ ڈاکٹر سینڈس ملس پرکٹس صـ۱۷۵، ۱۶۲، ملاحظہ ہو، ہم لوگوں کے لیے یہ کہنا
فضول ہے کہ ہل کی تازہ تصنیف موسومہ ہومیوپیتھک پرکٹس بہترین تصنیف ہے۔

(۸) اکثر تجربہ کار طبیب دعوی کرتے ہیں کہ انسان سوزاک کے شدید زہر سے
کبھی بھی نجات نہیں پاتا۔ جن لوگوں کو بیماری چھوت سے ہوئی ہے۔ وہ اخراج
مواد کی تکلیفات سے چھٹکارا پاگئے اور سمجھنے لگے کہ شفا ہو گئی۔ لیکن بعد کو
بہت سی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں، براہ راست چھوت اس کی وجہ ہو سکتی
ہے۔ ای، پی، این، شوئمز کی کتاب موسومہ سکشول صـ۵۰ ملاحظہ ہو۔

(۹) تین مزمن بیماریوں (میازمس (MIASMS) میں سے صرف ایک بیماری
انسان کی زندگی میں صرف ایک مرتبہ حملہ کرتی ہے۔ انسان دو مرتبہ سفلس میں
مبتلا نہیں ہو سکتا۔ نہ دو مرتبہ سائکوسس میں اور نہ دو مرتبہ سورا میں (بقیہ پشت پر)

تو سمجھنا چاہیئے کہ اصلی سوزاک اسکو صرف ایک مرتبہ ہوا تھا۔ زہریہ سوزاک یا سائیکوسس سے ماؤف شخص کبھی دوسری مرتبہ طبعی زہر سوزاک قبول نہیں کر سکتا۔

(۴) امراض مزمن میں دوا استعمال کرنے کے بعد (ا) اگر پہلے بالائی جسم کے (جیسے سر کے) اور اسکے بعد نیچے کے (جیسے ہاتھ پیر وغیرہ نیچے کے)

(SYMPTOMS DISAPPEARING FROM ABOVE DOWNWARDS)

علامات غائب ہوں (ب) اگر اپنے جسم کے اندرونی علامات اور اسکے بعد (SYMPTOMS DISAPPEARING FROM WITHIN OUT WORDS) جسم کے بیرونی (جیسے جلد وغیرہ) علامات آرام ہوں یا (ج) کسی مرض کے موجودہ علامات میں اگر سب کے آخری علامات سب سے پہلے آرام ہو، اور اُس کے بعد پہلے کی علامات ترتیب وار کم ہوں تو سمجھنا چاہیئے۔

(DISAPPEARING IN THE REVERSE ORDER OF THEIR COMING)

کہ طبعی ہومیوپیتھک دوا منتخب ہوئی ہے۔ جیسے ورم غشار بطن میں دوا استعمال کرنے کے بعد اگر کوئی جلدی بیماری نمودار ہو تو (ENDOCARDITIS) سمجھنا چاہیئے کہ ٹھیک دوا منتخب ہوئی ہے۔

(۵) مرض کے مجموعی علامات کو دیکھ کر مرض مزمن کی دوا منتخب کرنی پڑتی ہے۔ اور منتخب دوا کی اونچی طاقت (جیسے ۳۰۔ ۲۰۰۔ صرف ایک خوراک ہفتہ وار) یا اُس سے زیادہ اونچی طاقت ۱۰۰۰۔ ۱۰۰۰۰۰۔ ایم۔ ایم۔ ۴۰ دنوں میں ایک ماہ کا وقفہ دے کر یا تین چار ماہ کے وقفہ سے ایک ایک خوراک) کی دینی پڑتی ہے۔ دوا استعمال کرنے کے بعد

(پشت کا بقیہ) یہ تمہیں معلوم ہے کہ اگر کسی سے دریافت کیا جائے کہ تم کو کتنے مرتبہ سوزاک ہوا ہے تو جواب دیگا کہ قریب قریب نصف درجن کے۔ لیکن ان میں سے صرف ایک ہی سائیکوٹک ہے۔ سائیکوٹک خلقت پر دوبارہ سائیکوسس کا حملہ نہیں ہوتا۔ ایک حملہ کے بعد انسان کو ہمیشہ کے لئے امینت مل جاتی ہے۔

کینٹ صاحب کے لکچر متعلق ہومیوپیتھک فلاسفی پہلا ایڈیشن صفحہ ۱۷۴ ملاحظہ ہو۔)

کچھ فائدہ ظاہر ہونے پر دوا کچھ عرصہ تک بند رکھنی پڑتی ہے اسکے بعد ضرورت ہونے پر وہ دوا یا کوئی دوا مریض کی حالت کے مطابق دینا چاہیئے۔ مفصل تشریح کے لئے اس کتاب کا باب امراض حاد اور مزمن مطابق رائے ہنی مین صاحب (HAHNERI ANN'S CHRONIC DISEASES) KENT'S LECTURES ON HOM PHYLOSOPHY ALLEN'S CHRONIC MIASM'S اور BIDWELLS HOW TO USE THE REPERTORY)

مقصد (ج)

علم الجراثیم

(قرار حمل ملاحظہ ہو)

پانچویں یا چھٹے بار کی اشاعت کے کسی کسی بزرگ قابل تعظیم مقتدر نے یہ کہا ہے کہ موجودہ زمانہ میں جو بات پائی جاتی ہے زمانہ مستقبل میں اسی بات کے صحیح ہونے میں نقص کیوں پڑے گا؟ تعجب خیز فعل نیا علم جب سابق کے شاعروں کے سخت فرضی باتوں کو بھی کام میں تبدیل کر کے صحیح ثابت کر رہا ہے تو جان کی پیدائش کے مضمون کو وہ کیوں نہ ثابت کر سکے گا؟ اس کے علاوہ کبھی کبھی عالم کے منھ سے یہ بات بھی سننے میں آئی ہے کہ جب کیڑے، مچھر، جوں، کھٹمل، وغیرہ پسینہ سے خود بخود پیدا ہو جاتے ہیں تو کیا کیمیاوی ترکیب کے زور سے مادہ میں جان موجود ہونے کا ثبوت کبھی بار آور نہ ہوگا۔ ان دونوں طریقوں کے سوال کرنے۔

لہ سنہ ۱۸۲۱ء میں آخر میں ہنیمن کا آرگنن جو پہلی بار طبع ہوا ہے اس میں مندرجہ ذیل اصول کے موافق معلوم ہوتا ہے امراض مزمن کے علاج کے شروع میں منتخب ہومیو دوا کچھ روز زیادہ مقدار میں روز تین چار مرتبہ استعمال کرانے کے بعد (آہستہ آہستہ کچھ دنوں بعد) وہ دوا زیادہ اونچی طاقت میں استعمال کرانا چاہیئے، سورا، سفلس، سائیکوسس امراض کی دوا کے مقدار کے بارہ میں دور اندیش قاعدہ بنانے والے۔ یہی آخری رائے دیتے ہیں (ORGANON) مطبوعہ بار ششم

۲-۳ : مقصد کا فٹ نوٹ ملاحظہ ہو۔

والوں کی خدمت میں حسب ذیل چار باتیں خوب استقلال سے سمجھنے کی درخواست کرتا ہوں۔

(۱) شروع ہی زمانہ سے تمام ممالک میں انسانوں کے مختلف طرح کی چیزوں کو مرکب کرنے یا علیحدہ کرنے وغیرہ ترکیب کے ذریعہ جان پیدا کرنیکی بار بار کوشش کی ہے اور بار بار ناکامیاب ہوئے ہیں۔ مغربی علم کیمیا بھی یہ فعل ناممکن سمجھ کر ہاتھ لگانے کے لئے تیار نہیں ہے ۱۸۷۲ء میں ولیسٹرین نے جب پیدائش اختیاری' کے طریقہ سے اس کے موافق رائے ظاہر کرنا چاہی تو علمی دنیا میں ان کا مذاق اڑایا گیا اور اُن کی تصنیف موسومہ دونوں کتابیں زمانہ کے (BEGINING OF LIF (1872) & EVOLU HION OF LIFE (1907) نشان سمندر میں) ڈوب گئیں۔ اُس دن کیمبرج کے عالم بارک صاحب کے کیونڈس کے عملی کیمیاگاہ (LABORATORY) میں کیمیا کی ترکیب کی طاقت سے (REDIUM) ریڈیم۔ بارول (BOVRIL) وغیرہ کے مرکب سے جان پیدا ہوا کرتی ہے اس ڈھنگ کی ایک شہرت ہوئی ہے۔ (VIDE BURKE'S ORIGIN OF LIFE & MC. CABE'S FROM NEBUIA TO MAN.) لیکن ناظرین شاید بھولے نہ ہوں گے کہ اس زبردست غرور کا کیا حشر ہوا تھا اور جیو کی دُنیا نہ ہو کر بیکار جھوٹ اور ڈھونگ کی دنیا ہوئی تھی۔ ؎ا

(۲) انڈے میں کچھ آکسیجن (OXYGEN) کچھ ہائیڈروجن (HYDROGEN) اور کسی غذا میں نائیٹروجن رہتا ہے، سائنس نے خوب تلاش اور تحقیقات کرکے یہ پتہ تو لگا لیا ہے۔ لیکن کوئی بھی کیمیا کا عالم ان ایجاد کئے ہوئے اجزاء کو مناسب مقدار میں ملاکر آج تک ایسا انڈا تیار نہ کرسکا۔ جسکے ٹوٹنے

؎ا اب انجمن موسومہ (DUNDEE BRITISH ASSOCIATION) ڈاکٹر شیفر نے (DR SCHAFER) کہا ہے کہ تھوڑے ہی زمانہ کے بعد علم کیمیا کے ماہران اپنے اپنے کیمیاگاہ میں مادہ کے مرکب سے جان پیدا کرسکیں گے۔

اچھی بات ہے۔ بحث کے لئے مان بھی لیا جائے کہ کیمیادی ترکیب سے جان کے اجزاء پیدا ہونا ممکن ہے لیکن ان اجزاء میں روح کی تقدیس یا ارتقا کس طرح پیدا ہوگی۔

پر چڑیوں کے بچے یہاں تک کہ بنگچی کی طرح ادنیٰ جان بھی پیدا ہو سکے۔ یعنی کیمیا کے عالم جن اجزار کے بارہ میں کہا کرتے ہیں ان کے علاوہ کچھ ایسی چیز اور بھی چڑیوں وغیرہ کے انڈے میں ضرور ہی ہوتی ہیں۔ جس کا پتہ موجودہ زمانہ کے کیمیا دانوں تک نہیں لگا۔ اور جس جز کی کمی کی وجہ سے کیمیاوی ترکیب سے تیار کئے ہوئے انڈے میں جان کا پیدا ہونا ممکن نہیں ہوتا۔

(۳) زمانہ موجودہ کے کیمیا والوں نے اکثر قسم کی آزمائش کے بعد یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہنس اور مرغی کے انڈے ایک ہی قسم کے ہیں۔ ان میں کوئی جدائی نہیں ہے۔ اور وہ نہایت باریک ترین کانٹے کے وزن کے مطابق ایک ہی وزن کے ہیں اور دونوں ہی غیر متحرک انڈے کا غلاف (چھلکا) توڑ کر تعجب خیز ساز و سامان سے آراستہ دو لاثانی جان نکلا کرتی ہیں۔ لیکن ایک کا انڈا کیوں ہنس کے بچہ کی شکل میں بدل جاتا ہے۔ اور تیر سکتا ہے۔ اور دوسرے انڈے سے نکلی ہوئی جان کیوں چوٹی کی سجاوٹ سے پیدا ہوتی ہے اور پانی میں تیر نہیں سکتی؟ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مختلف جنس کے انڈے میں مختلف طبائع اور بھی اعلےٰ خاص اجزار ضرور ہی موجود ہیں جن کا پتہ لگا لینا علم کیمیا کے دائرہ قدرت سے باہر ہے۔ اور جسم ناقابل محسوس اجزار کی وجہ سے ہنس کا انڈا ٹوٹ کر ہنس ہی کا بچہ نکلتا ہے۔ اور مرغی کا انڈا ٹوٹ کر مرغی ہی کا بچہ اصلی شکل سے نکلتا ہے۔ اس کے علاوہ کیا یہ بھی ایک راز کی بات نہیں ہے کہ عورت کے پیٹ کے اندر کا جنین اوّل (۱) ذرہ کیسہ (CALL) رہتا ہے۔ اسکے بعد وہ علی الترتیب (۲) خاکی کیسہ جملی (۳) دوڑتی بھر لوتھڑا (۴) مچھلی (۵) مختلف قسم کی ضعیف جان پڑنا۔ اور دودھ پینے والی جان اور (۶) بندر کی شکل ہو کر آخر میں (۷) انسان کا جسم رکھ کر اس زمین پر آپہونچتا ہے۔

(HAECKEL'S EVOLUTION OF MAN)

(ملاحظہ ہو)

جس طرح چند قطرے جامن بہت دودھ کو دہی میں تبدیل کر سکتا ہے
اور ایسڈ کا ایک ذرّہ جس طرح چار پانچ من شکر کو دوسری چیز کی شکل میں
بدل سکتا ہے۔ علم کیمیا کے استاد فیشر ایچھے عالم و فاضل کہتے ہیں کہ جاندار
اور نباتات کے جسم سے نکلا ہوا بہت قسم کا سیّال جو جسم میں موجود
رہتا ہے۔ بہت چیزوں کی شکل بدل کر قوت حیات کو ظاہر کرتا ہے
(یعنے زندگی کچھ کیمیاوی تبدیلیوں کے نتیجے کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ [۱]

اسی اصول سے یکجا کرنے کے قاعدے کے بھروسہ پر کیمیا گاہ میں نقلی
جان تیار کرنے کی وہ اُمید کر رہے ہیں؛ اسلئے کیا ہم اُن سے دریافت کر سکتے
ہیں کہ آب و دانہ وغیرہ جو چیزیں جسم کی ساخت میں فائدہ پہونچاتی
ہیں اُن میں جو لا انتہا طاقت چھپی ہوئی ہے اور جس چھپی ہوئی طاقت کو متحرک
کر کے قدرت جاندار سے زندگی کے فعل کرا لیتی ہے جو عجیب طاقت
نباتات اور جاندار جسم میں زندگی بھر موجود رہ کر جسم میں تمام
کیمیاوی فعل جاری کرتی ہے، کیا اس طاقت کا کسی نے اب تک
پتہ پایا ہے یا اُس ناقابل معلوم بڑی قدرت کا بیر زنجیر میں جکڑ
کر کیا کوئی کیمیاگر اس کو کسی روز جانچ کرنے کی نالی میں داخل کر سکا۔
ہے جو کیمیا کے سایہ میں آ کر بڑی خوشی کے ساتھ اس لامحدود راز
کو افشا کرنا چاہتے ہیں اُن کو مذکورہ بالا سریان دلیسٹن اور برگ صاحبان
کی اچھل کود کے ضروری ہونے والے نتیجہ کو دوبارہ یاد کر لینا چاہیئے!

(۴) پکایا ہوا غلہ یا دودھ، دہی وغیرہ کھانے کی چیزیں چند روز تک
رکھ کر چھوڑنے پر اُس میں چھنا لگ جاتا ہے اور کچھ روز بعد یہ چیزیں
سڑنی شروع ہو جاتی ہیں اور اس میں چھوٹے چھوٹے کیڑے دکھائی
دیتے ہیں۔ یہ چھوٹے چھوٹے کیڑے کہاں سے آئے؟ پرانے زمانے کے علماء کی رائے تھی
کہ یہ کیڑے اُن کھانے کی چیزوں سے خودبخود پیدا ہو جاتے ہیں، کیونکہ کیڑے وغیرہ
نالی، پاخانہ وغیرہ میں دکھائی دیتے ہیں، اسلئے اُن کی پیدائش تری کے سبب ہونے کی وجہ سے

[۱] (ماہ بھارت ورش چیتر ملاحظہ ہو)

ایک اُصول کے تحت ہو کر ان کا نام تری سے پیدا ہوئے رکھ دیا گیا ہے اور
یقین کرنے لگے
(ABIOGENESIS OR SPONTANEOUS GENERATION)
کہ ان کی پیدائش خود بخود ہے۔ لیکن ریڈی لین دل، ہویک، جلیم، ہولیخ،
بیس ٹیڈر، ٹنڈال، الیسٹر وغیرہ، معظم سائنس دانوں نے دو سو سال
تک (۱۸۶۹ء - ۱۶۶۰ء) بڑی سے بڑی حکمتوں اور چھوٹے سے
چھوٹے آلات وغیرہ کی مدد سے بہت ہی سخت آزمائش کے بعد پرا شک مشبنہ یہ
فیصلہ کیا ہے کہ مذکورہ بالا کیڑے خود بخود پیدا ہونے والے نہیں ہیں، ان
پیدائش ہوا میں اُڑتی ہوئی دُھول کے ذرّات خدا جاندار سے ہوتی ہے۔
زمین کی ہر جگہ ہم لوگوں کے ذرّات دکھائی دیتے ہیں، معزز ٹنڈل
بڑی کوشش سے ہر طرح کی آزمائش کے بعد نتیجہ پر پہونچے ہیں کہ تمام
دُنیا میں پھیلی ہوئی دُھول کے کل اجزار درحقیقت دُھول ہی نہیں ہیں۔
(اس کا زیادہ حصّہ دُھول کے ذرّات اور بہت کم حِصّہ چھوٹے چھوٹے
ادنیٰ طبقہ کے جاندار ہیں) یہ دُھول کے ذرّات کثیر تعداد میں
جو خورد بین سے معلوم ہوتے ہیں۔ جراثیم (GERMS) (OR BACILLI)
کی شکل میں پانی، زمین، ہوا، خلا میں ہر جگہ موجود ہیں ہم لوگ سائنس یا

لہ موجودہ زمانہ کے علم الجراثیم کے عالموں کا فرمانا ہے کہ ایک جسم کے جراثیم سے
ایک مختار قسم کے مرض پیدا ہوا کرتے ہیں، جیسے کما بیسی لسی نام کے جراثیم مرض ہیضہ
پیدا کرنے والا ہے۔ بیسی لس پیٹیس، پلیگ کا سبب محرکہ وغیرہ ملاحظہ ہو) پلیگ
وغیرہ امراض سے ماؤف شخصوں کے دست، قے، وغیرہ میں مذکورہ بالا جراثیم
دکھائی دیتے ہیں۔ اس وجہ سے علم الجراثیم کے علمار مذکورہ بالا جراثیم کو اس مرض
کے حملہ کا مقدم سبب سمجھتے ہیں یعنی ان جراثیم کے تندرست جسم پر حملہ کرنے
ہی سے مرض وغیرہ پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن کیا نہیں ہو سکتا ہے کہ کسی سبب سے
ہماری تندرستی خراب ہونے سے ہی مذکورہ بالا جراثیم ہمارے جسم کو اپنا
مسکن بنا لیتے ہیں۔ (یعنے ہم لوگ اپنے فعل سے اُنھیں اپنے جسم میں
دعوت دیتے ہیں۔ (امراض جراثیم ملاحظہ ہو)

۱۲۸

گلی ہوئی چیزوں یا سڑے زخم میں جو کیڑے دکھائی دیتے ہیں وہ ان ہی لطیف جسم والے جانداروں کے خاندانی ہیں ان ہوا میں رہنے والے قابل دید جراثیم کے اثر سے ہی دودھ ترش ہو جاتا ہے، شراب، کھجور کا عرق وغیرہ سیال میٹھی چیزوں میں پھپھوندی یا خمیر (FERMENTAHON) یا تاڑی پیدا ہو جاتی ہے، انسانی جسم کی کوئی جگہ کٹ جانے پر یہ جراثیم اُس جگہ پر حملہ کرتے ہیں۔ اور مرض کی جگہ پر مواد پیدا ہو جاتا ہے۔ درحقیقت آجکل کی کیمیاوی دنیا نے خود بخود پیدا ہونے کا خیال ترک کر دیا ہے، جاندار کے پیدا ہونے کے بارہ میں موجودہ زمانہ کے سائنس دانوں نے یہ اُصول قائم کیا ہے کہ صرف جاندار ہی سے جاندار کی پیدائش ہوا کرتی ہے۔ اس کے خلاف نہیں ہوتا۔ تحقیق کی ہوئی صاف گو سائنس نے ۲۰۰ سو برس کی متواتر تلاش اور سخت تحقیقات کے نتیجہ کے طور پر یہ ٹرا رازو نیاز کے روبرو بلا شک و شبہہ قائم کیا ہے۔

Vide Spencer's Biology. Huxley's Presidential address of 1870 to the British Association. Tyhdalls Article in the Nineteenth century for January 1878, HaecKels Natural History of creation. Tyndalls Floaling Matter in the air and chambers Encyclo-poedia article "Spontaneous Generation."

لیکن اس جگہ پر یہ کہنا نامناسب نہ ہوگا کہ مذکورہ بالا جراثیم کے پیدا کرنے والے (یعنے سابق جراثیم کے بیج) کس طرح اس زمین پر آپہونچے اس بارہ میں زمانہ کے موجودہ کے سائنس دانوں میں سخت اختلاف رائے دکھائی دیتا ہے۔

گزشتہ زمانہ کے کسی نیک ساعت میں تعجب خیز کیمیاوی طاقت کے اثر سے یکایک مادہ میں جان پیوست ہو کر اُصول علی الترتیب کے

مطابق بہت دنوں سے اور بہت اوقات اختلافات ہونے پر بھی کرۂ زمین سلسلہ وار مختلف قسم کے جانوں سے بھر گئی ہے۔ سوائی انچتر پورے طور لیقہ کامیابی کا وہ بڑا وقت اب گزر گیا ہے اسلئے دنیا کے موجودہ حالت میں کیمیاوی ترکیب سے جان پیدا ہوئے نہیں دکھائی دیتی ہے کہ کر جو سب کیمیا کے متعلق مضامین لکھنے والے ماہوار رسالہ میں لمبی چوڑی باتیں بنا کر یا بھان متی کا پٹارہ بجا کر اپنے ایجاد کی طاقت و عظمت دکھاتے ہوئے جان کی پیدائش کا سوال حل کر ڈالتے ہیں۔ ان کی تو بات ہی چھوڑ دینا چاہیئے۔ کیونکہ مذکورہ بالا اچھے مشکل خیالات کا مطلب یہ ہی ہے کہ خود بخود پیدا ہونے کی رائے اصول علی الترتیب کی مدد سے ثابت ہوتا ہے اور اصول علی الترتیب خود بخود پیدائش کے ذریعہ آسانی سے ہی قائم کیا جا سکتا ہے۔ اگرچہ یہ تو ایجاد جال ان کے آسان عقیدہ کا علم ظاہر کرتا ہے لیکن نامعلوم جراثیم کی طرح یا دھوکے کے مثل بھی لطیف ہو سکتا ہے لیکن بدقسمتی سے آزمائش کا مشاہدہ موجودہ نئی سائنس یا قدیم خیالات کے ایجاد کرنے والا فلسفہ اس کی بالکل تائید نہیں کرتا۔ علم کیمیا کے سرتاج قابل تعظیم عالم و فاضل لارڈ کیلون صاحب فرماتے ہیں کہ شروع میں جراثیم ٹوٹے ہوئے تارہ میں موجود تھا۔ اس کے بعد ٹوٹے ہوئے تارہ کے ساتھ وہ زمین پر گر کر زمانہ ابتدا میں اپنا خاندان پھیلاتا ہوا اصول علی الترتیب کے قاعدہ کے مطابق بہت جسم کی جانوں میں تبدیل ہوا ہے

ل‍ہ مشاہدہ (OBSCERVATION) اور تجربہ (EXPERIMENT) کے ذریعہ ہم لوگ موجودہ زمانہ میں بیزرل کی سچائی اور حقیقت کا فیصلہ کر سکتے ہیں۔ اور زمانہ حال کی سچائی کی تفسیر کر کے زمانہ گذشتہ کی سچائی تک پہونچ سکتے ہیں، سائنس کی یہ ہی رائے ہے۔ اسکے علاوہ جو ہمارے علم میں آتا نہیں وہ سائنس (علم کیمیا) نہیں ہے۔ فرض یا حکمت سے خالی صرف اندازہ (یعنی زمانہ حال کی کیمیا سے زمانہ گذشتہ کی کیمیا طفلانہ علم کیمیا کا شغل ہی اب مشاہدہ اور تجربہ کے ذریعہ زمانہ حال میں خود بخود پیدائش ثابت نہیں ہوتی۔ اسلئے اس زمانہ حال کی تفسیر کر کے گذشتہ زمانہ کی خود بخود پیدائش کیمیا دان کی حکمت کے بھروسہ پر اس قسم کے اصول تک کسطرح پہونچانا ناممکن ہے۔ اسلئے خود بخود پیدائش کو علم کیمیا کے مطابق کہنے سے ! سچ کر چھپایا نہیں جا سکتا بقیہ دست پرم

تمام قسم کے ماہران علم کیمیا جرمن علمار حیلم ہوئنج اور یورپ کے اکثر مشہور عالم اس رائے کی تائید کرتے ہیں۔ لیکن علامہ زولنر (ZOLLNER) نے اسکی تردید کی ہے۔ فاضل ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں کہ خدا کی کل جگہ نہایت لطیف جراثیم سے پُر ہے۔ خلا میں موجودہ جسم اثیم مناسب غذا، ہوا، حرارت پانے پر بڑھتے ہیں اور رفتہ رفتہ دُنیا میں مختلف قسم کے جان کی شکل میں پیدا کرتے ہیں۔ صفحہ میں کہا گیا ہے کہ مادہ میں طاقت (ENERGY) پوشیدہ رہتی ہے خاص خاص حالتوں میں وہ ظاہر ہوتی ہے۔ صوبہ بنگال کے قابل فخر علامہ کیمیا داں سر جگدیش چندر بسو (KT: M.A. DSC. C.I.E. C.B.I) کے تحریر کتاب (RESPOSE IN THE LIVING AND THE NON-LIVING) موسومہ پڑھنے سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ عقل (یعنی) (SENSIVITY) قوتِ احساس اُسی طرح پوشیدہ طریقہ سے موجودہ ہے اور خاص حالتوں میں نمودار ہوا کرتی ہے۔ [1] اپنے بنائے ہوئے آلات سے اُنہوں نے ثابت کیا ہے کہ نباتات کے اعصاب سے متحرک ہونے پر آواز نکلتی ہے: یعنے راحت اور تکلیف

(پشت کا بقیہ) اور خود بخود پیدائش کے طریقہ ثبوت میں انصاف کے قاعدہ کے (SYLLOGISM) دلیل کرنے کی جگہ (PREMISES) ٹھیک ٹھیک مقام پر نہیں معلوم ہوتی ہے اس لئے وہ نتیجہ (INFERENCE) ٹھیک (یا منطق کے مطابق بھی) نہیں ہے یعنی غلط ہے۔

اس سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ داخل کیا ہوا علم کیمیا سچا یا حکمت یا پیدا ہوا نتیجہ (INFERNCE) خود بخود پیدائش کی دیوار نہیں ہے کور عقیدہ یا حکمت سے خالی تدبیر کے منصوبہ (SPECULATION) کے اوپر ہی اس کا انحصار ہے۔ یعنے علم کیمیا اور اچھی حکمت کے نام پر اپنے فیصلہ کو بلا قیل و قال اور خوف و خطرہ کے تسلیم کرنے کا مشورہ دیتے ہیں۔

[1] ویدنیتوں کے لئے یہ بات نئی نہیں ہے یورپین علمار نے بھی اس بات کو تسلیم کر لیا ہے۔ (BARCIAY LEWIS DAY) صاحب کی تصنیف کتاب موسومہ (OUR HERITAGE OF THOUGHT) چند سطور مندرجہ ذیل ہیں (بقیہ پشت پر)

یا اپنے جاندار ہونے کا اظہار کرتے ہیں۔ ہیکیلس وغیرہ دو قسم کے راز ماننے والے لوگوں نے کہنا شروع کیا ہے کہ (VIDE HAECKELS) خلا کے ہر ایک ذرہ میں (REDLE OF THE UNIVERSE P-57-868-WONI ER OF LIFE) تین اوصاف موجود ہیں۔

(دلپشت کا بقیہ) ویدانت دلیری کے ساتھ دعویٰ کرتا ہے کہ جان اُن چیزوں میں بھی یہاں تک کہ جن کو مادہ کہتے ہیں۔ پوشیدہ ہے۔ ویدانت کی رو سے ایسی کوئی چیز نہیں ہے، جیسا کہ مادہ بے جان، تمام کائنات ایک جان ہے، ایک خیال ڈاکٹر بوس صاحب اُن ذرات جو اُنہوں نے زندگی کے دوران انسانیت کا اظہار کر کے نئی سائنس کی کی ہے۔ نہایت عزت کے مستحق ہیں، ہم لوگوں میں ایک گہری حس تعظیم کی پیدا ہوتی ہے، جب ہم خیال کرتے ہیں کہ یہ ایک ہندوستانی کا حصہ تھا کہ وہ ہمارے زمانہ قدیم کے قابل تعظیم بزرگوں کے اس دلیرانہ قول کو کہ جان تمام چیزوں میں پوشیدہ ہے آزمودہ طریقوں سے ثابت کرے۔ سابق گورنر (لارڈ رونلڈشے) کے الفاظ میں۔ سر جگدیش کا جنم زمانہ کے رشیوں میں سے کسی کا اسلئے ہوا ہے کہ موجودہ زمانہ میں سخت سائنٹفک مظاہرات سے ثابت کریں کہ ایک دنیا کا وجود ہے۔ جس میں جان ہر جگہ حاضر و ناظر ہے۔

اے ہیتھی، ایم ڈی، اپنے خیالات کا اظہار جو اُنہوں نے ہیگ میں مختلف اقوام کے ہومیوپیتھک کاؤنسل منعقدہ ۲۶ اگست ۱۹۱۸ء کے روبرو پیش کیا تھا اسطرح کرتے ہیں کہ میں نے حال ہی میں اُصول کی قبولیت (ادویات کا دوہرا فعل ہتی مین کا علاج) (پبلشن) لندن کے ایک اخبار مارننگ پوسٹ مطبوعہ ۲۸ جولائی میں دیکھا گیا تھا۔ اس اخبار نے ایک ہندوستانی سائنٹسٹ سر جگدیش بوس کے تصانیف پر رائے زنی کی تھی، یہ بیان کرنے کے بعد کہ بوس کا عقیدہ ہے کہ دھوں میں بالفعل کا اثر ہے۔ مثلاً بے تار برقی کی تحریک جو نہایت نازک احساس والے انسان اور دوسرے بھی نہیں محسوس کرتے وہی اخبار پھر کہتا ہے کہ انھیں (بوس) نے ثابت کیا ہے کہ زہر قلیل مقدار میں دھات میں بھی) تحریک پیدا کر دیتا ہے اور زیادہ مقدار میں ختم کر دیتا ہے، ہمارا اصل اُصول مادی دنیا تک (بقیہ پشت پر)

(۱) پھیلاؤ (EXTENSION) (۲) طاقت (FORCE) اور (۳) احساس (SENSATION) لیکن مادہ کے ماننے والوں کا خیال ذرہ اپنے جسم کو تقسیم بے شکل بجز طاقت کے غرور میں ہمیشہ کے لئے ڈوب جانے کا ماجرا (مقصد ملاحظہ ہو۔) کیا اس مادّہ کے ماننے والوں کی تائید کرتا ہے؟ زمانہ حال کے علم کیمیا کے ایک خاص سردار ایرے نیس (ARRHENIUS) صاحب کی رائے کے مطابق کسی دور کے زندہ تارے ۔۔۔ سے پہلا نہایت ہی لطیف تخم جان تمام دُنیا میں حاضر و ناظر کے دباؤ کی وجہ سے چاروں طرف سے متحرک ہو کر زمین پر آگیا ہے۔ لیکن بڑے بڑے علماء کے دوسرے قائم مقام بے کے رل صاحب (BECQUEREL) اس رائے کے خلاف فرماتے ہیں کہ غور کی امر میں ایسی جراثیم کی قابل کرن موجود ہے کہ اس سے وہ جراثیم ہرگز زندہ حالت میں زمین تک پہونچ ہی نہیں سکتے۔ اور ٹوٹے ہوئے جسم تارہ یا تصور کے قریب سے کسی دوسرے تارہ سے تخم جراثیم کا زمین پر گرنا۔ یا بڑے خلا میں جراثیم کا اُترتے رہنا، یہ رائے اگر تسلیم بھی کر لیا جائے تو یہ آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے کہ مذکورہ ٹوٹے ہوئے تارے، یا گرہیں، یا خلا میں پہلا تخم جر سومہ کس طرح پیدا ہو گیا (یعنی جان) روح کا مضمون ہم لوگوں کے دائرہ علم سے باہر ہی علم مادّہ آج تک اسکو حل نہ کر سکا اور معلوم ہوتا ہے کہ کبھی بھی حل نہ کر سکے گا۔ بلکہ جان کی پیدائش کے بارے میں علم کیمیا کی طرف سے عالم سر بہری، اسکو علم روح کے نام سے مشہور و معروف علامہ ڈاروِن اور عالم والیس صاحب اور سائنس کے ماہر ہکسلے صاحب جو خدا سے منکر اور صرف مادہ کے قائل ہوئے

(پشت کا بقیہ) پھیل گیا ہے۔ ہنیک و یکسن کھترائی میں ہر جگہ تسلیم کیا گیا ہے ہنیٹ مطبوعہ گذشتہ فروری میں درج ہے کہ واقعہ کے گرد کی راز کی اشاعت کی اشد ضرورت ہے کہ وہی چیز تشخیص مرض کا بڑا عمل قائم کر سکتی ہے۔ مطلب بالمثل نہ کہ عمل مخالفت، بسنت کے کبھی نہیں سنا۔

ہنیمن کا قانون ہومیوپیتھک ورلڈ۔ مطبوعہ فروری سنہ ۱۹۲۱ء (صفحہ ۵۶۔ ۵۷۔ ملاحظہ فرمایئے۔)

ہیں پہلے شخص تھے علم مادہ کی طرف سے بے مثل عاقل شاعر ٹنڈل صاحب اور فلسفہ انقلاب کی طرف سے نہایت قابل ہربرٹ اسپنسر صاحب اور بیسویں صدی کے تدریج انقلاب کے حامیوں کے ہادی فرنچ فلسفہ میں یکتا قابل تعظیم برگسو صاحب نے انکساری کے ساتھ یہی ارشاد فرمایا ہے کہ ان کا اپنا اپنا علم اس دقیق مسئلہ کے حل کرنے میں بالکل ناقابل ہے بہت مدت تک غور و خوض کے بعد فلسفہ زندگی کے حامیوں کی جماعت نے ایک آواز سے تسلیم کرلیا ہے کہ حاضر و ناظر ہستی دھوکے کے پردہ میں پوشیدہ ناقابل دید کوئی ایک ایسی ابدی اور قادر (ONE INFINITE & ETERNAL ENERGY) مطلق ہے جس کے اثر سے یہ حیرت انگیز کام ہوا کرتا ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ تمام متفقہ منطق ہر جگہ حاضر و ناظر قابل بیان بعید الفہم قدرت عظیم جو جان کی زندگی اور جاندار کی جان ہے اور جو حیوانات اور نباتات کیلئے بڑی طاقتوں کو متواتر بھلائی کے راستہ پر چلاتی ہے وہ ادنیٰ طاقت تاریک ہے یا روشن وہ قدرت کاملہ عقل سے بے بہرہ ہے یا اس کی تہہ میں کوئی نیک اصول پوشیدہ ہے یعنی نئی سائنس میں بھی ناقابل دید ہستی کا مضمون کیا درست ہے کیا ایسی جھلک پائی جاتی ہے؟ اسکے جواب کا بعض غور و فکر کرنیوالے ناظرین پر چھوڑ کر ہم مختلف محققین کی رائے درج کرتے ہیں۔

(SIR ARTHER KEITH.) نے اپنی تقریر میں بلا مبالغہ فرمایا ہے کہ جس ابتدائی جراثیم سے ہمارے اولین بزرگوار کی پیدائش ہوئی تھی۔ اس میں خدائے برتر نے انسان کی پوشیدہ تقدیر ہمیشہ کے لئے لکھ دی ہے اس نیک ساعت میں مخلوق کو جو کچھ آج تک ملا ہے یا آئندہ ملیگا اسکا اظہار عجیب طور پر آغاز زمانہ میں ہوا ہے یعنی انسان کی طاقت اس کے اوصاف اور راز و نیاز کی تسکین انکی عجیب لطیف نظر وغیرہ جملہ باتیں حالت روئیدگی میں اس میں موجود تھیں کینتھ وغیرہ عالموں کا بتلایا ہوا نئے زمانہ کا یہ علم ناقابل دید ہونے پر بھی سائنس کے ناقابل ترک ہے۔

لمارک صاحب جو جان کی بتدریج ترقی کے اصول بانی تھے اپنے سسٹم انیالاٹمک (۱۸۲۰ میں فرماتے ہیں کہ "نیچر" (قدرت) چیزوں کا صرف قاعدہ ترتیب ہے جو ان قوانین کے تحت ہے جو ذات برتر کی مرضی سے نکلتے ہیں (۳ صفحہ ۴۲) اس ذات برتر کی ہستی اور لامحدود طاقت کو انسانی (بقیہ پشت پر)

مشاہدہ سے معلوم کیا ہے (صفحہ ۸) گو کہ یہ بات بے وسیلہ ہے لیکن خیال معقول ہے
ڈارون صاحب بھی جن کو لوگ منکر بتلاتے ہیں اپنی مشہور کتاب موسومہ اوریجن آف اسپیسیز (صفحہ ۹۳) چیپ ایڈیشن میں اسطرح نتیجہ نکالتے ہیں کہ میں اخذ کرتا ہوں کہ تمام جاندار ہستیاں ایک اصل شکل سے جسمیں خالق نے شروع میں زندگی پھونکی پیدا ہوئی ہیں پھر اپنے خطوط مورخہ ۲۹ مارچ ۱۸۶۳ء بنام سرجے ڈی ہوکر ۲۹ نومبر ۱۸۶۶ء بنام وی کیرس اور ۲۸ فروری ۱۸۸۲ء (یعنی دوماہ قبل اپنی موت کے) بنام میکنتوش میں ڈارون علی الترتیب لکھتے ہیں (۱) بالفعل زندگی کی اصلیت پر ابھی خیال کرنا بیوقوفی ہے۔ کوئی صاحب مادہ کے اصلیت پر بھی غور کرینگے (۲) مجھے معلوم ہوتا ہے کہ زندگی کا اصلی سبب دائرہ سائنس سے باہر ہے۔ (۳) میری رائے میں کوئی قابل وثوق شہادت ایسی نہیں پیش کی گئی جس سے معلوم ہو کہ جاندار ہستی بلا جان کے مادہ سے پیدا ہوئی ہے۔

جاندار دنیا کی ترقی کے کم سے کم تین درجے ہیں جہاں کوئی نیا سبب یا طاقت ضرور ہی عمل میں آتی ہے۔ غیر جاندار سے جاندار ہونا پہلا درجہ ہی جبکہ بالکل ابتدائی نباتاتی ذرہ (یا زندہ پرٹوپلازم جیسے یہ پیدا ہوا ہے) شروع میں ظاہر ہوا ..... اس میں کوئی ایسی چیز ہے جو کیمیاوی تبدیلیوں سے بالکل مبرا ہے گو بظاہر یہ پیچیدہ ہے اور بہت لوگوں کی رائے ہے کہ ابتدائی نباتاتی ذرہ دنیا میں ایک نئی چیز تھی جسمیں نئی طاقت تھی (دوسرا درجہ جس میں ایسے ہی مشکلات ہیں حواس اور ضمیر کی پیدائش اور ذی عقل کا خیال اور گویائی ہیں) والیس صاحب کا ڈاروینزم صفحات ۴۷۴-۴۷۵ ملاحظہ ہو۔

یہ کہا جاسکتا ہے کہ زندہ مادہ کی پیدائش کے ابتدا کی بابت ہم لوگ کچھ بھی نہیں جانتے۔ ..... سائنس کی رو سے کوئی ایسا ذریعہ نہیں ہے کہ زندگی کی ابتدا پر رائے قائم کی جائے۔ ہم لوگ صرف قیاس دوڑا سکتے ہیں۔ لیکن اس میں کوئی سائنٹیفک خوبی نہیں ہی ہوگی (آرٹیکل بیالوجی دی انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا)

ایسے بھی لوگ ہیں جو پیشگوئی کرتے ہیں کہ ایک دن ایسا آئیگا جبکہ کیمیا ساز (کیمسٹ) لگاتار تعمیری کوششوں سے حیط آب نرلائی (البیومن) سے تجاوز کر جائینگے اور بیجان مادہ کی ماہیت کو جاندار جسم میں مجتمع کر دینگے کسی دوسرے نقطہ نظر سے جو کچھ اسکی بابت کہا جائے لیکن کیمیا ساز (کیمسٹ) صرف اسقدر کہہ سکتے ہیں کہ فی الحال انکے حیطہ اختیار میں کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے" سر جیمز روز کو صاحب کی تقریر بحیثیت صدر برٹش ایسوسی ایشن ۱۸۸۷

اختیاری پیدائش کیموافق کی شہادت لائق محقق کے سامنے رد ہو جاتی ہے۔

سنڈس فرانگمنٹ آف سائنس (آرٹیکل اسپین ٹیلیس خیرلیش)

موجودہ دنیا میں ایسی چیز کا وجود نہیں ہے جیسا کہ غیر جانبدار مادہ سے جاندار مخلوق کا پیدا ہونا، ہربرٹ اسپنسر (فلاسفر آف ایولوشن) مئی ۱۸۸۶ء صفحہ ۷۶۹

سر اسحٰق نیوٹن نے اعلان کیا کہ آسمانی علم جرثقیل کے مطالعہ سے ایک فہم اور عقل کی خوبی سے پر وجود کی ہستی کا نتیجہ نکلنا ضروری ہے (پرنسیپیا اسکولیم ملاحظہ ہو۔)

جان کی پیدائش عملی کیمیا کے موجودہ دائرہ سے باہر ہے۔ پروفیسر ہینگس گلف۔

سر اولیور للج صاحب فرماتے ہیں کہ اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ زندگی کی اصلیت زندہ پروٹو پلازم کے ایک جگہ مصنوعی طور سے طبع کر دینے سے بھی بہتر سمجھ میں آتی ہے وہ چیز جو کہ مادہ سے باہمی کام کرنے سے اسکو ایسی شئے بخشی ہے جس کو ہم قوت حیات کہتے ہیں گمان غالب ہے کہ وہ ہم کو دھوکہ دیگی۔ یہ طاقت کی صورت نہیں معلوم ہوتی لیکن بلاشک و شبہہ یہ رہنمائی کا قاعدہ ہے جو طاقت کو کام میں لاتی ہے۔ یہ بات علم طبیعات اور علم کیمیا کو خوب معلوم ہے اور تمام معمولی قانون قدرتی طور پر ختم نہیں ہوتے جو مادی دنیا کے قانون معلومہ سے باہر معلوم ہوتے ہیں۔ علاوہ بریں اپنی جدید تصنیف موسومہ ڈی میکنگ آف مین میں سر اولیور صاحب یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ وہ چیز جسکو ہم انقلاب (EVOLUTION) کا راستہ سمجھتے ہیں۔ خدائی اور مقصد کا اظہار کرتے ہیں۔

لارڈ کلورن صاحب اپنی تصنیف کی رپورٹ میں خود ہی ترمیم کرتے ہوئے فرماتے ہیں (نائنٹینتھ سنچری اینڈ آفٹر ۱۹۰۳ء) کہ میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ جان کی پیدائش کے بارے میں سائنس خالق کی طاقت کو نہ تسلیم کرتی ہے اور نہ انکار کرتی ہے، سائنس پیدا کرنے اور ہدایت کرنے کی طاقت کو تسلیم کرتی ہے اور بطور عقیدت کے تسلیم کرنے کے لئے ہمکو بھی مجبور کرتی ہے۔

اور آخر میں پیدائش کیوقت خراب اور بیکسی کی حالت میں بجز طاقت میں پھینکدیا گیا تھا اسوقت بیرونی طاقت اندر داخل ہو کر ہمارے جسم کی پیروی و ترقی کے باعث ہوتی ہے اسوقت ماں کے دودھ کے ساتھ محبت کا عالم اندر داخل ہو کر اور اعزا کے محبت کے ذریعہ زندگی خوشگوار ہو گئی ہے، بڑے ایام میں اور بیرونی فرد تیکے نتیجہ کی شکل میں طاقت جمع ہوتی ہے تا اسی کے بھروسہ پر بیرونی جنگ و جدال میں قادر ہو سکا ہوں (بقیہ پشت پر)

تشریح الالفاظ

(GLOSSARY)

اجزائے صغیرہ :- مرکب اشیاء کا خورد ترین حصّہ جس میں مرکب اشیاء کے تمام صفات موجود رہتے ہیں (MOLECULE)

اجزائے صغیرہ کا انتشار :- کسی مرکب شے کے بالکل گل جانے پر اُس کے ذرات کا برق نقطہ میں تبدیل ہونا۔ (DISSOCIATION OF MOLECULES)

ملاحظہ ہو۔

ادویات تمامیہ ۔ یا (COMPLEMENTARY REMEDIES)

(COMPLEMENTS)

ادویات محرکہ :- جو دوا کسی جسمانی عضو میں تحریک پیدا کرتی ہو (STIMULANT)

اسباب محرکہ :- کسی مرض کا سبب تحریک اسباب سابقہ ملاحظہ ہو۔ (EXCITING CAUSE)

استسقا ۔ مرض شکم ۔ پیٹ میں پانی بھر جانا (ASCITES)

اُبھار خون کی وجہ سے کسی حصّہ جسم کا سخت ہو جانا یا پھول جانا (ERUPTION)

اسباب ثانوی :- اسباب سابقہ ملاحظہ ہو۔

ادویات مادّی (MATERIALISM IN MEDICINE)

(MATERIALISTIC MEDICINE)

آزمائش ادویات :- تندرست جسم میں دوا کے اثرات کی آزمائش یعنی حالت صحت میں دوا کے کھانے سے جسم اور دماغ کے جملہ علامات اور حالات جو ظاہر ہوتے ہیں اُن تمام علامات اور حالات کا لکھنا۔ (PROVINGS)

(بقیہ پشت کا) اس میں میرا اپنا پن کہاں ہے اس سبب کی اصلیت میں جیوں کہ تم! اندر اور باہر کے اس طاقت کے ہی جنگ و جدال میں مختلف طریقوں سے زندگی کا اظہار ہوتا ہے۔ دونوں کی اصلیت میں ایک ہی طاقت عظیم ہے۔ جس کے ذریعہ سے ذی روح اور غیر ذی روح ذرّہ اور جملہ کائنات ذی روح ہو رہی ہیں۔ اُس قدرت عظیم کی ہستی میں ہی زندگی کی شکل ہے، مقدس پروفیسر جگدیش چندر بسو صاحب کی تصنیف، بنیں گر نتھ اوبکت (مطبوعہ کوار ۱۳۲۸ بنگلہ) صفحہ ۲۲ - صفحہ ۲۲۸ ملاحظہ ہو۔

امراض ادویات:۔ افیون، پارہ، کونین، وغیرہ دواؤں کے غلط استعمال کیوجہ سے مریض کے جسم میں مزمن بیماری کی طرح کے علامات ظاہر ہوتے ہیں اُسی کا نام امراض ادویات (DRUG-DISEASES) ہے۔

ادویات نسُیج:۔ (TISSU REMEDIES) ملاحظہ ہو۔

امراض خلقی:۔ (CONSTITUTIONAL DISEAS) امراض عام ملاحظہ ہو

آزمودہ (PROVED)

الم الجنب (دائیں بائیں پہلو کا) پسلیوں کا درمیانی عضلہ کا درد (PLEURODYNIA)

الم عصص (CUCCYGODYNIA)

اسباب سابقہ:۔ کسی مرض کے پہلے کا سبب (PREDISPOSING CAUSE)

اجتماع الدم:۔ جسم کی کسی جگہ یا کسی عضو میں زیادہ خون اکٹھا یا منجمد ہونا۔ (CONGESTION)

انصباب:۔ کسی عضو میں زیادہ مقدار میں اور تیزی سے خون کا دوڑنا۔

(DETERMINATION OF BLOOD)

انقلاب۔ تبدیلی (EVOLUTION) (لفظ نیست ملاحظہ ہو۔)

اُصول انقلاب۔ (THEORY OF EVOLUTION) (لفظ نیست ملاحظہ ہو۔)

ادویات مصلح (ANTIDOTAL REMEDIES)

ادویات مخالف (IN-COMPATIBLE OR INIMICAL REMEDIES)

ادویات ایک اثر والی (ALLIED OR KINDRED REMEDIES)

اعصاب (NERVES)

بدرقہ (INGREDLENTS)

برقی ذرات یا برقی نقطہ (ELECTRONS) (مقدمہ ۲ ملاحظہ ہو)

بانیٔ انقلاب (THE ORIGINATOR OF EVOLUONISM)

بخار بے قاعدہ:۔ جس بخار کا زمانۂ راحت کم یا زیادہ ہوتا ہے (ملاحظہ ہو)

بے رغبتی، کراہت:۔ (ANTIPATHY)

پھنسیاں یا پھوڑا (ERUPTIONS)

پھیلاؤ۔ (EXENSION)

تریاق زہر (ISOPATHY) اس کو فادر زہر جراثیم بھی کہتے ہیں۔
اشنج :۔ بلا ارادہ اعصاب میں کھنچاؤ۔ اینٹھن یا اکڑن (SPASM)
تقلیل :۔ دوا کا منقسم لطیف حصہ۔ (ATTENUATION)
تقلیل کا اظہار ۔ (EVOLUTION) نیست ملاحظہ ہو۔
تجربہ (EXPERIMENTS)
تجزیہ تقسیم کرنا جدا جدا کرنا (ANALYSIS)
تیزی :۔ رفتار کی حالت یعنی فی سکنڈ دوری جتنا بڑھتی ہے یا گھٹتی ہے۔ اسی حالت کو تیزی (VEOCITY) کہتے ہیں۔ جیسے گھوڑا اور گھنٹہ میں، (X۲-X۶-X۶-سکنڈ) پندرہ میل (یعنی X۱۵-X۱۷-۳ - فٹ) جانے پر اس کی تیزی

$$\frac{۳ X ۱۷۶ - X۱۵}{۶ X ۶ - X۲}$$

= انٹ فی سیکنڈ۔
جراثیم مرض ۔ مقصد (ب) (MIASMB) سوء المزاجی اور اس کا دفعیہ ملاحظہ ہو۔ DISEASE GERMS)
جراثیم :۔ آنکھوں سے نہ دکھائی دینے والا بہت چھوٹا جاندار۔ (GERMS OF BACILLI) خوردبین کی مدد سے ملیریا، پلیگ، ہیضہ وغیرہ بیماریوں میں یہ جاندار کیڑا خون میں دکھائی دیتا ہے۔ اسلئے اسکو پیدا کرنے والے کہتے ہیں۔ (امراض جراثیم اور مقصد (ج) جراثیم پیرا (۴ ملاحظہ ہو۔)
چھوت دار امراض (DIRECT) چھونے کے ذریعہ یا چیز وں کے ذریعہ دودھ، پانی، غذا، کپڑا، برتن، مکھی وغیرہ) کسی انسان سے دوسرے انسان میں جراثیم مرض داخل ہوتے ہیں، اس مرض کو چھوت دار مرض (INFECTION) کہتے ہیں۔
حرکت :۔ کسی چیز کے قیام کی تبدیلی کو حرکت (MOTION) کہتے ہیں۔ (شرح میں الفاظ زور اور طاقت ملاحظہ ہو۔
حفظ ماتقدم :۔ کسی مرض کے حملہ کرنے کے پہلے ہی اسکو روکنے کی کوشش۔ (PREVENTIVE OR PROPHYLACTIC TREATMENT)

خدا سے منکر۔ صرف دو مادّہ ماننے والے AGNOSTICISM)

خواص الادویہ :۔ MATERIA MEDICA)

خوراک۔ دوا کی مقدار (DO SE)

خود بخود پیدائش (ABIOGENESIS OF SPONTA NEOUS GENRATION)

دردکمر LUMBAG-(

دوا کے اُبھارنے کی طاقت (DYNAMIC)

دُمچی کی ہڈی۔ (COCCYX)

دوا کی طاقت کا اُصول :۔ رگڑنے یا حل کرنے وغیرہ سے ہو میوپیتھیک طریقے سے کسی) دوا کا کثیف حصّہ، یعنے مادّی حصّہ یا غیر متحرک حالت کو چھوڑ کر وہ اپنی شکل یا لطیف حصّہ (یا متحرک حالت)

یعنی پوشیدہ طاقت کا اظہار کیا جا سکتا ہے، اسی طریقہ کا نام، دوا کی طاقت ہے۔ (THEORY OF POTENTI SATION OR DYNAMISATION.)

ذرّات بہت چھوٹا حصّہ (PARTICLES) یا عنصر کا لطیف ترین حصّہ (ATOMS) (مقصد (م) ملاحظہ ہو)

رشتہ ادویات (DRUG RELATION SHIP OR RELATION SHIPOT REMDIES)

زمانۂ ادویات مادّی (THEAGE OF MATERIA LISTIC MEDICINE)

زمانۂ مادّہ (THE MATRIA LISTIC)

زور کشش (PRESSURE) (WEIGHT) (ATTRACTION)

وغیرہ جس سے حرکت پیدا ہوتی ہے اُسی کا نام زور (FORCE) ہے۔ نیوٹن کہتے ہیں کہ حرکت پیدا کرنا، زور کا کام ہے، حرکت کی پیدائش، استعمال زور، لیکن حرکت کی پیدائش کا سبب، زور، نہیں، حرکت کی پیدائش کا سبب کوئی نہیں جانتا۔ اسلئے کوئی چیز، موسومہ، زور نہیں ہے۔ یا اگر کوئی چیز ہو بھی تو وہ طاقت، یا قوت ہے۔

(اسی شرح میں فعل، حرکت، قوت، ملاحظہ ہو)

زمانۂ قیام ادویات — (DURATION OF DRUGACTION)

زہر مرض :۔ مرض پیدا کرنے والے جراثیم یا زہر وائرس (VIRUS)

سدیم :۔ (خلا) نہایت لطیف گیس، جو مقام فضا میں پھیلا ہے، جو کائنات کے ہر ذرہ میں موجود ہے (ETHER)

سوزش :۔ جسم میں سخت تحریک کی وجہ سے اعصاب اور عضلات کے فعل میں زیادتی ہونا۔ (LRRITATION)

سیال - گیلی چیز (SOLUTION)

سیال بنانا - گلانا۔ (PROCESS OF. SOLUTION)

سوء المزاجی (DYSCRASIA) (مقصد (ب) ملاحظہ ہو)

سوزش، جسم کے کسی حصہ میں درد، گرمی، سرخی (INFLAMMATION) آماس ہونا، جیسے پیر کٹ جانے پر، گردن میں پھوڑا ہونے پر، ہاتھ ٹوٹ جانے پر، انگلی میں کانٹا چبھ جانے پر سوزش ہوتی ہے۔

ساخت :جسم کے آلات کی بناوٹ (STRUCTURE)

سائیکوسس، زہر سوزاک (SYCOSIS) مقصد (ب) ملاحظہ ہو)

صریح :۔ دو معنی نہ ہو۔ جسکے دو معنی نہ ہوں ایک ہی معنی ہوں (UNEQUIVOCALY)

طبعی سوزاک - سائیکوسس (SYCOSIS)

طفیلی :۔ ایسا حیوان یا نبات جو دوسرے حیوان یا نبات کے جسم کے بغیر اپنی غذا نہیں پاتے۔ (PARASITES)

طاقت دوا (DRUG POTENCY)

طاقت :۔ کام کرنے کی طاقت (یعنی مخالفت زور رہنے پر بھی کوئی چیز چلانے کے لئے قابلیت کو، طاقت (ENERGY) کہتے ہیں، جیسے پھینکے ہوئے اینٹ کے ٹکڑا میں طاقت ہے وجہ یہ ہے کہ مرکزی کشش کے خلاف بہت چڑھ سکتا ہے، طاقت کی ابتدا اور انتہا نہیں ہے طاقت ہی ایک مادی شئے علت ہے (مقصد (ا) ملاحظہ ہو۔) اور طاقت ہی ایک شئے سے دوسری شئے میں داخل ہوتی ہے۔ کبھی بیرونی چیز سے، طاقت، ہمارے حواس کے ذریعہ داخل ہونے پر ہم لوگ

اس چیز کی موجودگی، شکل، ذائقہ، بُو، وغیرہ سے معلوم کرتے ہیں۔ اس شرح میں الفاظ، فعل، حرکت، اور زور، ملاحظہ ہو، جناب لاج صاحب

(SIR OLIVER LODGE LL.D.-D. SC.)

فرماتے ہیں کہ طاقت ہی زور (FORCE) ہے، یا پیدا کرنے والا

(FORCE GENERATOR LODGE'S ELEMENTARY MECHANICS.)

صفحہ ایک ملاحظہ ہو۔

علم میں مذکورہ طاقت اس کی علامت کو مدنظر رکھ کر ہومیو پیتھی میں تقیل اور طاقت (POTENCY OR POWER) ایک ہی معنی میں مستعمل ہوتا آرہا ہے۔ (صفحہ ۱۱۳۔ ملاحظہ ہو۔)

طب تشابہی (IDIOPATHIC

عرق النساء (SCIATICA)

علم الحیات (BIOLOGY)

علم متعلق مقدار دوا۔ (POSOLOGY)

عناصر:۔ جو چیزیں اپنے جنس کے علاوہ کسی دوسرے جنس کی چیزوں کے مرکب سے پیدا نہیں ہوئیں (ELEMENTS) مقصد (ا) (ا) ملاحظہ ہو۔

علاج آب خون:۔ (SERUM THERAPY) ملاحظہ ہو؛

علم کیمیا:۔ اصلی چیزوں کی صفت، اور اُن کے آپس کے ملنے اور جدا ہونے وغیرہ سے کیسا فعل ہوتا ہے یا کیسے مرکب چیزیں پیدا ہوتی ہیں۔ اس کے متعلق علم (CHEMISTRY) ملاحظہ ہو۔

علم تجربہ۔ (SCIENCE)

علم سفوف۔ سفوف کرنا، چور کرنا۔ (PROCESS OF TRITURTION)

عفونتی (SCEPTICISM)

علاج بالمثل (HOMOEPATHY THE LAW OF SIMILARSTHO)

(METHOD OF CURE) صفحہ ۱۰۱۔ ملاحظہ ہو

غیر متحرک:۔ حرکت کا طاقت نہ ہونا۔ (PASSIVE)

فعل غشائی:۔ نرم لطیف، جال کی طرح صاف غلاف (MEMBRANE)
کسی چیز کو اگر زور (FORCE) کے خلاف چلایا جائے تو فعل کرتا
ہوا فعل تمام طاقت کے اتفاق (COHESION) کے خلاف ہوتا ہے۔
تمام فعل میں طاقت ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتی ہے (اس شرح میں
الفاظ کو، حرکت، زور، اور طاقت، ملاحظہ ہو۔)

فعل ادویات (DRUG ACTION OR ACTION OF REMEDIES)

فلسفۂ انقلاب (PHILOSOPHY OF EVOLUTION)

قوتِ دافع مرض (VIS MEDICATRIX NATURAL THE HEALING)
(POWER OF NATURE)

قوتِ حیات:۔ (VITAL ENERGY)

قوتِ محرکہ ذرات:۔ (INTRA-ATOMIC ENERGY)

قواعد صحت HYGIENIC RULES)

لطیف ترین (INFINILESIMAL)

مقامی مرض:۔ جس مرض کا حملہ صرف ایک حصّہ پر ہوتا ہے تمام جسم ماؤف نہیں
ہوتا۔ (یعنے خون کی خرابی نہیں پیدا ہوتی، اُس کا نام مقامی (LOCAL)
مرض ہے، آتشکی، زخم، مقامی مرض ہے۔ کیونکہ اُس مرض کا زہر
کسی تندرست شخص کے جسم میں داخل کرنے پر اُس کے طرف آلات
تناسل میں زخم پیدا ہو جاتا ہے (کل جسم پر مرض کا حملہ نہیں ہوتا)
مرض خلقی ملاحظہ ہو۔

مالیخولیا (HYPOCHONDRIA)

موروثی؛ خاندانی (HEREDITARY)

مادّہ:۔ کسی چیز کے ذرّات لطیف میں طاقت جب بلا حرکت موجود رہتی ہے۔
تب اُس چیز کو مادہ (MATTER) کہتے ہیں۔ مقصد (۱)
(۲) ملاحظہ ہو۔

متشکک:۔ صرف مادّہ ماننے والے (AGNOSTICISM)

مرض رقص (ST VITUS DANCE)

مشاہدہ (OBSERVATION)

مصلح دوا (ANTIDOTES)

مرکب اشیاء اصلی چیزوں کے ملنے سے نئی چیزیں (COMPOUNDS)

مقصد (۱) (۲) ملاحظہ ہو

مرض کے زہر سے تیار کی ہوئی دوا (NOSODES)

مرض کے زہر سے دوا تیار کرنے کا علم، ہیضہ، پلیگ، وغیرہ متعدی امراض کا زہر (VIRUS) یا جرم (BACILLI) جیسے اُس کا پانی، مواد، خون وغیرہ جسم میں داخل کر کے اُن امراض کو دفع کرنے یا علامات کو دُور کرنے کا علم (ISOPATHY)

محلل :- (POTENTISED)

مرکب کرنا : (SYNTHESIS

متحرک :- چلنے کی طاقت والا۔

مرض خلقی : جس مرض سے کل جسم ماؤف ہو جاتا ہے (یعنی خون میں خرابی ہو جاتی ہے) اس کا نام (CONSTITUTIONAL DISEASE) مرض خلقی ہے جیسے سخت زخم والا، آتشک، ایک مرض تمام جسم میں پھیلنے والا ہے۔ کیونکہ یہ مرض خوفناک زہر مرض (VIRUS) کسی تندرست شخص کے جسم میں داخل ہونے پر، اُس کے خون میں خرابی ہو جاتی ہے (جیسے مباشرت کے بعد زہر پہلے قضیب پر زخم کی صورت میں نکلتا ہے۔ اس کے بعد وہ قضیب سے ہونٹھ، انگلی، پستان، مقعد وغیرہ کے دوسرے حصہ میں پھیل جاتا ہے۔

مقامی مرض ملاحظہ ہو۔

مقامی مرض :- کسی خاص عضو میں مرض ہونا۔

مرض متعدی - براہ راست (DIRECT) چھوٹے سے جو جراثیم مرض کسی بیمار شخص سے کسی دوسرے تندرست شخص میں داخل ہوتا

ہے۔ اُس کو مرض متعدی (CONTAGIOUS) کہتے ہیں۔ جیسے سوزش کرن مول (MUNNPS) ہوپنگ کھانسی۔ (WHOOPING COUGH) ہیضہ، انفلوئنیزا، جذام، دق، ڈفتھیریا۔ چیچک، پچیش، نمونیا۔ ٹائیفائیڈ بخار وغیرہ امراض چھوت دار اور متعد [illegible] دونوں قسم کے) ہیں۔

چھوت دار مرض ملاحظہ ہو۔

نمیست سے ہست ہونا۔ باطن سے ظاہر ہونا۔ متقدمین آریہ پنڈتوں کی رائے سے خلا وغیرہ نہایت چھوٹے عنصر سے یہ کثیف دنیا بنی۔ (زمانہ موجودہ دور کے سائنس دانوں کی رائے کے موافق کسی ایک ہی چیز کی تبدیلی سے تمام مادّہ اور روح کا پیدا ہونا۔ اُسی کو نیست سے ہست ہونا کہتے ہیں (EVOLUTION)

نیست سے ہست ہونے کا اُصول (THEORY OF EVOLUTION)

نظام عصبی (NERVOUS SYSBEM)

نسیج کا بیان :۔ یافت و ساخت جسم یعنی مختلف سوت کی طرح ریشے وغیرہ جو باہم مل کر مختلف اعضائے جسم کی یافت و ساخت بناتے ہیں۔

وبار۔ جس بیماری کا حملہ ایک ہی وقت میں بہت اشخاص پر ہوتا ہے۔ اسکو وبار (EPIDEMIC) کہتے ہیں۔

Published by:
Anupam Bhattacharyya
on behalf of
M. Bhattacharyya & Co. (P) Ltd.
73, Netaji Subhas Rd.
Calcutta-700 001

Price Rs: 75

6th Edition : February 1986

Printed By: Granthalaya Pvt Ltd.
(Printing Division)
P 518 Raja Basanta Roy Road
Calcutta-29